نماز
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
1
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی
0333 - 3136872

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب............ نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف............ مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سن طباعت............ طبع اول: ۱۴۳۱ھ ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۷	✦ تکبیر تحریمہ رکن ہے یا شرط ....
۳۵۷	✦ تکبیر تحریمہ صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں ....
۳۶۱	✦ تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلا جانا ....
۳۶	✦ تکبیر تحریمہ کہنے کا مسنون طریقہ ....
۳۶۴	✦ تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہو گیا ....
۳۶۵	✦ تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری تکبیر کے بغیر رکوع میں چلا گیا ....
۳۶۵	✦ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھے ....
۳۶۵	✦ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے ....
۳۶۶	✦ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے ....
۳۶۶	✦ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھے اور رکوع میں چلا گیا ....
۳۶۷	✦ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت ....
۳۶۷	✦ تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو جھکانا اور سامنے ....
۳۶۸	✦ تکبیر تحریمہ مقتدی نے بیٹھ کر کہہ دی ....
۳۶۸	✦ تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز ....
۳۷۰	✦ تکبیر تحریمہ میں عورت کا کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی وجہ ....
۳۷۰	✦ تکبیر تحریمہ ....
۳۷۲	✦ تکبیر تحریمہ کی قضاء ....

تقریظ

استاذ الاساتذہ ومحبوب العلماء حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث ومہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

حامداً ومصلیاً

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ واقعہ منقول ہے کہ:

"جب نماز کا وقت آتا تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تو وہ سب اس امانت کے بوجھ سے ڈر گئے اور اسے اٹھانے سے انکار کر دیا۔" (احیاء العلوم)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے بیاسی مقامات خالی نہیں، نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس تاکید سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل وبرکات سے کما حقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہائے کرام نے نماز کے تفصیلی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمد للہ ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی تشریح ورہنمائی ہمارے اکابر وسلف اور فقہائے امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب "نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" ہمارے جامعہ کے استاذ مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازہ تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاء اللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے۔ اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر مستقل کتابیں تالیف کر چکے ہیں جو علماء، طلباء اور عوام سب میں مقبول عام ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔۔۔۔۔ آمین۔

ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام صاحب چاٹگامی مدظلہ العالی

مفتی و استاذ الحدیث جامعۃ اہلیہ دار العلوم معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام بنگلہ دیش

و سابق رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

حامداً و مصلیاً

اما بعد یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اپنے بندوں کی ہدایت کا راستہ دین اسلام کو ان کے واسطے قیامت تک کیلئے متعین فرما دیا، اور دین اسلام کے اصولوں کو سمجھنے کیلئے کتاب قرآن کریم نازل فرمائی اور ان اصولوں کو سمجھانے کیلئے اپنے رسول سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ ہاشمی مطلبی کو مبعوث فرمایا، آپ نے اپنے بیان، عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعض اقوال و افعال کی تصدیق و تائید فرما کر دین اسلام کی مکمل تشریح فرمادی، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ہماری طرف سے مناسب بدلہ عطا فرمائے۔

لیکن نئے حالات نئے لوگوں کے اذہان کی رعایت کر کے نئے مسائل اور حوادث کے احکام کو بیان کیلئے اللہ تعالیٰ نے امت میں سے ایسے رجال کار کو پیدا فرما دیے اور آئندہ بھی پیدا فرماتے رہیں گے جو ہمیشہ اور ہر قدیم و جدید سوال کا جواب قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں دیتے رہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی اپنی کاوشوں اور مجاہدوں کے بدلے عطا فرمائے۔

اسی طرح بعد کے علمائے محققین اور باحثین نے نئے حالات کے تحت نئے انداز میں امت کو دین کی رہنمائی فرماتے رہیں، کتابیں لکھیں، تعلیم و تبلیغ کے راستوں میں مناسب جدت اور آسانیاں پیدا فرمائی ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارے برادر عزیز محترم مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی چاٹگامی نے نماز، زکوۃ، روزہ، قربانی کے شرعی مسائل کو جدید انداز میں جو حروف تہجی کی ترتیب سے کتابیں لکھی ہیں جو ماشاءاللہ بہت جاذب اور خوبصورت جلدوں اور کاغذوں میں طباعت ہو کر مارکیٹ کی زینت بنی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ انکی کاوشوں کو قبول فرمادے اور ان کے لئے ذریعہ نجات بنادے اور مصنف اور قارئین اور ان پر عمل کرنے والوں کیلئے مغفرت کا سبب بنادے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی وآلہ واصحابہ اجمعین

بندہ محمد تمیز سلام

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد المجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

ہمارا زمانہ آرام طلبی اور سہولت پسندی کا زمانہ ہے۔ ہر شخص بسہولت اپنی ضروریات کی تکمیل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی رحیم وکریم ہیں، انسان اگر سہولت کا طالب ہے تو وہ اپنی شان کریمی کی بناء پر انسانی ضروریات کا حصول بھی آسان اور سہل بنا دیتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے بعض کو مخلوق تک سہولت رسانی کے لئے مصروف عمل کر دیتے ہیں۔ غذا، لباس اور مکان اگر انسان کی مادی ضروریات ہیں تو مسائل و احکام انسان کی روحانی اور حقیقی ضروریات ہیں۔ اللہ نے اس زمانے میں اس حقیقی ضرورت کا حصول بھی آسان بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے محترم دوست رفیق دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفتی محمد انعام الحق زید مجدہ کو موفق بنایا ہے انہوں نے مسائل احکام کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب فرمانا شروع فرمایا۔ سب سے پہلے روزہ کے مسائل کو مرتب فرمایا، پھر مسائل قربانی سے لئے وقت کی قربانی دی، اس کے بعد زکوٰۃ کے مسائل کو منفصل انداز میں ترتیب دے کر اپنے وقت کی زکوٰۃ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں کو شرف قبولیت سے نوازا اور ان کی ہمت بڑھی اور انہوں نے اہم العبادات صلوٰۃ (نماز) کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا تین جلدوں میں مرتب فرمایا۔ تمام کتب میں مسائل کی کتب فقہ سے باحوالہ تخریج کر کے اس کو ایک معتبر اور مستند

۔ فتاویٰ بنادیا۔ اب یہ کتاب جہاں عوام کے لئے آسان استفادہ کا ذریعہ ہے وہاں مفتی حضرات کے لئے باحوالہ ہونے کی وجہ سے مستند ومعتبر فتاویٰ بھی ہے۔ ان شاء اللہ اس کو مسائل کے حوالے کے طور پر بھی نقل کیا جاسکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سابقہ کتب کی طرح اس کو بھی شرف قبولیت سے نوازے۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم۔

محمد عبد المجید ناگی بورڑی

۱۹ر شوال ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۰ر۹ر۲۹

عرض مؤلف

نماز دین کا ستون، جنت کی کنجی، مومن کی معراج اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بات چیت کا ذریعہ ہے، فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تنبیہ الغافلین“ میں نقل کیا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، فرشتوں کی محبوب چیز، انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے، نماز ایمان کی بنیاد، بدن کے لئے راحت، دشمن کے لئے ہتھیار ہے، نمازی کے لیے سفارشی، قبر کا چراغ اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے، منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے، قیامت کی دھوپ میں سایہ اور اندھیرے میں روشنی ہے، جہنم کی آگ سے بچاؤ، اعمال کے ترازو کا بوجھ ہے، پل صراط سے جلدی گزرنے والی اور جنت کی کنجی ہے۔

ابن حجر نے المنبہات میں نقل کیا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں:

چہرے کی رونق، دل کا نور، بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے، قبر کا انس، اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا ذریعہ، آسمان کی کنجی، اعمال نامے کے ترازو کا وزن، اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، جنت کی قیمت اور دوزخ کی آڑ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے المنبہات میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں:

(۱) اس کو اپنا محبوب بنالیتے ہیں (۲) اس کو تندرستی عطا کرتے ہیں (۳) فرشتے اس کی

حفاظت کرتے ہیں (۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں (۵) اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے (۶) اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں (۷) میدان حشر میں وہ پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزار دیں گے (۸) جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے (۹) جنت میں نیک ساتھی عطا کریں گے۔

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے لیکن تمام عبادات کو جامع ہے، اور تمام اعمال میں اس کو پہلی پوزیشن حاصل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کے دیدار کی دولت جو معراج کی رات عالم بالا میں میسر ہوئی تھی معراج سے واپس آنے کے بعد دنیا میں یہ دولت نماز میں میسر ہوئی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**الصلوٰۃ معراج المؤمنین**" (نماز مومن کی معراج ہے) اور بندے کو اپنے رب کے ساتھ سب سے زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**اقرب ما یکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ**"۔

نماز ہی تھکماروں کے لئے لذت بخش اور بیماروں کو راحت دینے والی ہے "**ارحنی یا بلال**" (اے بلال مجھے راحت دے) اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے "**قرۃ عینی فی الصلوٰۃ**" (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)۔

دوسری جانب حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست ہوئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہوگی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے، دوسری روایت میں ہے وہ برباد ہوا اور نقصان اٹھایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا (مکاشفۃ القلوب)

حضرت نوفل بن معیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من فاته صلوٰة فكانما وتر اهله وماله" جس کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے گھر اور مال کو لوٹ لیا گیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ بلا عذر جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن التفات نہیں کریں گے اور اسے دردناک عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے، فرشتے منہ اور پشت پر ڈنڈے لگا رہے ہوں گے، جنت کہے گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں، نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے، دوزخ کہے گی کہ آ جا میرے پاس میں تیرے لئے اور تو میرے لئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی "لملم" ہے جس میں بچھو اور سانپ ہوں گے، ان کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی، اس وادی میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی "جب الحزن" ہے جو بچھوؤں کا گھر کہلاتا ہے، ہر بچھو خچر کے برابر ہوگا اس میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جو عورت سمجھانے کے باوجود نماز نہیں پڑھتی ہے اسے طلاق دیدو اگرچہ مہر ادا کرنا مشکل ہو۔ قیامت کے دن بے نمازی خاوند کا ساتھ پیش ہونے سے قرض کا بوجھ لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا بہتر ہے۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کی پیشانی پر تین سطریں لکھی جائیں گی:

☆... اے اللہ کے حق ضائع کرنے والے

☆... اے اللہ کے غضب اور ناراضگی کے مستحق

☆... جس طرح تو نے اللہ کا حق ضائع کیا اسی طرح آج اس کی رحمت سے مایوس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن حکومت کی وجہ سے نماز میں سستی کرنے والوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، بیماری کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت ایوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اولاد کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اور نوکری کے خوف سے سستی کرنے والوں کے سامنے بی بی آسیہ کو پیش کیا جائے گا۔

ایک بزرگ کی شیطان سے راہ چلتے ملاقات ہوئی، بزرگ نے پوچھا کہ ایسا کام بتاؤ کہ میں تمہارے جیسا بن جاؤں، اس نے کہا: نماز پڑھنے میں سستی کرو اور جھوٹی سچی قسمیں کھایا کرو، اس بزرگ نے قسم کھا کر کہا کہ میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا، شیطان یہ سن کر شپٹا گیا اور کہنے لگا کہ میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آدم کی اولاد کو سچی بات نہیں کہوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے فجر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں اے فاجر! ظہر کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں اے نقصان اٹھانے والے خسارہ پانے والے! عصر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں اے نافرمان گنہگار! مغرب کی نماز ترک کرنے

باتوں کو سچے ہیں اسے کافر ناشکر گزار اور اعتنائی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں اے نماز ضائع اور برباد کرنے والے تو یہاں کیا کر رہا ہے اللہ تجھے برباد کرے۔

اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے کہ کسی قسم کی سستی کے بغیر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کریں خواتین اپنے گھر میں ادا کریں، جس میں ان کے لئے مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بھی زیادہ ثواب ہے اور مرد حضرات مسجد میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت سے ادا کریں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو اور قبر میں بھی آسانی ہو اور جنت بھی نصیب ہو اور ہر جگہ خوشی ہی خوشی ہو۔

اور فرائض، واجبات اور سنن مؤکدہ کے ساتھ ساتھ نوافل بھی کثرت سے پڑھتے رہیں تاکہ فرائض میں کمی کوتاہی کی صورت میں تلافی کرنا آسانی سے ممکن ہو اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

کتابوں میں رابعہ بصریہ کے بارے میں لکھا ہے کہ دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ چند رکعتیں کوئی ثواب حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھتی بلکہ اس لئے پڑھتی ہوں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت ہے۔ اسی طرح دیگر بھی بہت سارے واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔

چونکہ نماز سب سے اہم عبادت ہے اور اس کے مسائل معلوم کئے بغیر اسے صحیح طور پر انجام دینا ممکن نہیں ہے اس لئے بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل و کرم سے نماز کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے اور ساتھ ساتھ فضائل، حکمت، فلسفہ اور مستحب کو بھی بقدر ضرورت شامل کیا ہے تاکہ جو لوگ مزید تفصیل میں جانا

چاہتے ہیں ان کے لئے بھی تشفی کا سامان ہو۔

اور آخر میں جن لوگوں نے پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ میں تعاون کیا ہے ان کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی شان کے مطابق بدلہ دے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، اور صدقۂ جاریہ بنائے اور دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیابی کا ذریعہ بنائے، اس کتاب کو مطالعہ کرنے والے، سننے والے، سنانے والے اور عمل کرنے والے کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔

آمین۔

محمد نعمان الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۸/۹/۱۴۳۱ھ

آ

آپریشن

آپریشن کے دوران جتنی نمازیں فوت ہو جاتی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضا لازم ہے۔ (۱)

آپریشن کے ڈاکٹر

اگر مریض کے آپریشن کے دوران نماز کا وقت آ جائے اور ڈاکٹر کا آپریشن چھوڑ کر نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں مریض کی جان کا خطرہ ہو تو آپریشن سے فارغ ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تا کہ مریض کی جان بچائی جا سکے۔ (۲)

---

(۱) (قوله ومن جن أو أغمي عليه خمس صلوات قضى ولو أكثر لا) أطلق في الإغماء والجنون فشمل ما إذا كان بسبب فزع من سبع أو خوف من عدو فلا يجب القضاء إذا امتد إجماعا لأن الخوف بسبب ضعف قلبه وهو مرض إلا أنه يرد عليه ما إذا زال عقله بالخمر أو أغمي عليه بسبب شرب البنج أو الدواء فإنه لا يسقط عنه القضاء في الأول وإن طال اتفاقا لأنه حصل بما هو معصية فلا يوجب التخفيف ولهذا يقع طلاقه ولا يسقط أيضا في الثاني عند أبي حنيفة لأن النص ورد في إغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا في إغماء حصل بصنع العباد لأن العذر إذا جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق إلخ. (البحر الرائق ۲/ ۱۱۸، ۱۱۹، في باب سجود التلاوة، ط. سعيد كراچي)

(وإن غشي عليه ببنج أو خمر) أو دواء (لزمه القضاء وإن طالت) لأنه بصنع العباد كالنوم. (الدر المختار مع الرد ۲/ ۱۰۳، باب صلاة المريض، قبيل باب سجود التلاوة، ط. سعيد كراچي، عالمگيرية ۱/ ۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه)

(۲) لأن قطع الصلاة لا يجوز إلا لضرورة وكذا الأجنبي إذا خاف أن يسقط من سطح أو تحرقه النار أو يغرق في الماء واستغاث بالمصلي وجب عليه قطع الصلوة ... وكذا المصلي إذا سرقت دابته أو خاف الراعي على غنمه الذئب ولو رأى أعمى عند البئر فخاف عليه أن يقع فيها قطع الصلاة لأجله كذا في السراج الوهاج. (فتاوى عالمگيرية ۱/ ۱۰۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة إلخ، ط رشيدية كوئٹه)

آتش دان

اگر آتش دان میں انگارے روشن ہیں تو مجبوری کے بغیر اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کرنے والوں کی عبادت سے مشابہ ہے۔

اور اگر اتفاق سے نماز کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے، تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

آخری قعدے میں بھول سے کھڑا ہوگیا

آخری قعدہ میں اگر تشہد کے پڑھنے کی مقدار نمازی ٹھہرا ہے اور اس کے بعد بھول سے کھڑا ہوگیا تو سنت طریقہ یہ ہے کہ فوراً بیٹھ جائے اور سلام پھیر دے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہوکر سلام پھیر دیا تب بھی نماز ہوگئی البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

آخری قعدے میں مقتدی کا تشہد پورا نہ ہوا

آخری قعدے میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی کو سلام پھیر دینا چاہئے البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد (التحیات) پورا نہ ہوا کچھ باقی رہ گیا تو اس کو پورا کر کے سلام

---

(۱) والصحیح انه لا یکره ان یصلی وبین یدیه شمع او سراج لانه لم یعبدها احد والمجوس یعبدون الجمر لا النار الموقدة حتی قیل لا یکره الی النار الموقدة اهـ وظاهره ان المراد بالموقدة التی لها لهب لکن قال فی العنایة ان بعضهم قال تکره الی شمع او سراج کما لو کان بین یدیه کانون فیه جمر او نار موقدة اهـ وظاهره ان الکراهة فی الموقدة متفق علیها کما فی الجمر تأمل. (رد المحتار، کتاب الصلوة، مکروهات الصلاة ۱/۶۵۲ ط. سعید)

(۲) ولو قعد فی الرابعة مثلا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم ولو سلم قائماً صح (قوله عاد وسلم) ای عاد للجلوس لما مر ان ما دون الرکعة محل للرفض وفیه اشارة الی انه لا یعید التشهد وبه صرح فی البحر قال فی الامداد والعود للتسلیم جالساً سنة لان السنة التسلیم جالساً والتسلیم حالة القیام غیر مشروع فی الصلاة المطلقة بلا عذر فیأتی به علی الوجه المشروع فلو سلم قائماً لم تفسد

پھیرے۔(۱)

آدمی کی طرف نماز پڑھنا

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے

یہ بات مشہور ہے کہ ”آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے“ یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی درست ہونا چاہیئے، ورنہ ناجائز اور خراب عمل کر کے نیت درست کرنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

= صلاته وتأخير ... لمعنة آه ... رد المحتار ۲/۸۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو: ۲/۱۰۴، ط: سعيد كراچي

(۱) وجب متابعته ... بخلاف سلامه أو قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فإنه لا يتابعه بل يتمه لو لم يتم به، ولو لم يتم جاز، ولو سلم والمؤتم في أدعية التشهد تابعه لأنها سنة والناس عنه غافلون. الدر المختار مع الرد: ۲/۲۹۶، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط سعيد كراچي. وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلوٰة ص ۳۰۲، ط: قديمي كراچي

(۲) وصلاته إلى وجه إنسان، ككره استقباله، فالاستقبال لو من المصلي فالكراهة عليه وإلا فعلى المستقبل ولو بعيداً ولا حائل. الدر المختار: ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة الخ، ط سعيد كراچي. حلبي كبير ص ۳۵۸، باب فيما يكره، ط سهيل اكيڈمي لاهور

(۳) عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما الأعمال بالنيات وإنما لامرئ ما نوى، فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله، ومن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو امرأة يتزوجها فهجرته إلى ما هاجر إليه. متفق عليه. مشكوٰة شريف ص ۱۱، ط: قديمي. (و) الخامس (النية) بالإجماع (وهي الإرادة) المرجحة لأحد المتساويين أي إرادة الصلوٰة لله تعالى على الخلوص. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۱۳، باب شروط الصلاة، ط سعيد كراچي. كنز الدقائق مع البحر الرائق: ۱/۴۷۸، كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة، ط رشيدية كوئٹه

آدھی آستین والی قمیص

آدھی آستین والی قمیص پہن کر یا آدھی آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

آستین

۱۔۔۔۔کہنی تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا، اور کہنی تک آدھی آستین والی قمیص اور شرٹ وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران پوری آستین والی قمیص اور شرٹ پہن کر نماز پڑھے تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔(۲)

۲۔۔۔۔اگر وضو کرتے وقت آستین چڑھائی ہوئی تھی، اور جماعت میں شرکت کرنے کے لئے جلدی میں آستین چڑھی ہوئی رہ گئی ہو تو نماز میں ایک ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی اجزے سے اتارنے میں دونوں ہاتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز

(۲،۱) وفي رد المحتار: (و) كره (كفه) أي رفعه ولو لتراب كمشمر كم أو ذيل) أي كما لو دخل في الصلاة وهو مشمر كمه أو ذيله، وأشار بذلك إلى أن الكراهة لا تختص بالكف وهو في الصلاة كما أفاده في شرح المنية، لكن قال في شرح القنية: اختلف فيمن صلى وقد شمر كميه لعمل كان يعمله قبل الصلاة أو هيئته ذلك اهـ. ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لإدراك الركعة مع الإمام، وإذا دخل في الصلاة كذلك وقلنا بالكراهة فهل الأفضل إرخاء كميه فيها بعمل قليل أو تركهما؟ لم أره؛ والأظهر الأول بدليل قوله الآتي ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل. تأمل.

هذا، وقيد الكراهة في الخلاصة والمنية بأن يكون رافعا كميه إلى المرفقين، وظاهره أنه لا يكره إلى ما دونهما، قال في البحر: التقييد بالمرفقين اتفاقي، قال: وهذا لو شمر وهو خارج الصلاة ثم شرع فيها كذلك، أما لو شمر وهو فيها تفسد لأنه عمل كثير. (رد المحتار ۲: ۴۰۶، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي وكذا في حلبي كبير ص ۳۴۸، مكروهات الصلوة ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳۔۔ گرمی اور پسینہ کی وجہ سے نماز کی حالت میں آستین چڑھانا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

۴۔۔ جبہ یا کرتا کے آستین میں ہاتھ ڈالے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

آستین اتارنا

اگر کوئی شخص وضو کرتے ہی جماعت میں شامل ہو گیا، آستین اتارنے کا موقع نہیں ملا، اور کہنیاں کھلی رہ گئیں، تو نماز کے دوران عمل کثیر کے بغیر آستین اتارے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ کچھ قیام میں کچھ رکوع میں، کچھ قومہ میں، کچھ سجدہ میں اور کچھ جلسہ میں اتارے، تو عمل قلیل کی وجہ سے نماز میں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔(۴)

(۱، ۲) انظر الى الحاشية ۱، ۲ فى الصفحة السابقة.

(۳) وفی حلبی کبیر: (ولو صلی فی قباء مطرف او بارانی) — وهو ما يلبس للمطر — يعني ان يدخل يديه في كميه ويشد القباء) وتحزم بالمنطقة احترازاً عن السدل)، ص: ۳۴۸، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وفی رد المحتار: وكره سدل ثوبه اي ارساله بلا لبس معتاد وكذا القباء بكم الى وراء، شامی: ۱/ ۶۳۸، ۶۳۹ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچی.

(۴) (قوله كمشمر كم او ذيل) اي كما لو دخل في الصلاة وهو مشمر كمه او ذيله اشار بذلك الى ان الكراهة لا تختص بالكف وهو في الصلاة كما افاده في شرح المنية، لكن قال في القنية: واختلف فيمن صلى وقد شمر كميه لعمل كان يعمله قبل الصلاة او هيئته ذلك اهـ، ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لادراك الركعة مع الامام، واذا دخل في الصلاة كذلك وقلنا بالكراهة فهل الافضل ارخاء كميه فيها بعمل قليل او تركهما؟ لم اره: والاظهر الاول بدليل قوله الآتي ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل تامل، هذا وقيد الكراهة في الخلاصة والمنية بان يكون رافعا كميه الى المرفقين، وظاهره انه لا يكره الى ما دونهما، شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچی

حلبی کبیر، ص: ۳۵۴، مکروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

آسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ

ایک پاکستانی دل کے مرض میں مبتلا علاج کرتے کراتے آخر کار جب آسٹریلیا میں علاج کے لئے پہنچا وہاں کے مشہور ماہر امراض قلب نے ان کے مکمل معائنہ کے بعد کچھ ادویات اور ایک ورزش تجویز کی کہ آپ میرے فزیو وارڈ میں ورزش میری نگرانی میں آٹھ یوم کریں اسے جب ورزش کرائی گئی تو مکمل خشوع وخضوع اور تسلی والی نماز ہی تھی اب یہ پاکستانی مریض اس ورزش کو بالکل صحیح انداز میں کرنے لگے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا آپ پہلے مریض ہیں کہ اتنی جلدی میری ورزش سیکھ کر اچھی طرح کرنا شروع کر دیا ہے حالانکہ یہاں تو مریض آٹھ یوم میں یہ طریقہ سیکھتا ہے تو مریض نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور یہ طریقہ بالکل نماز کی طرح ہے اس لئے مجھے اس کے سمجھنے میں بالکل پریشانی نہیں ہوئی تو ڈاکٹر نے دوسرے روز اس مریض کو ادویات اور خاص ہدایت (اس ورزش کے بارے میں) دے کر رخصت کر دیا۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۴۳)

آسمان کی طرف دیکھنا

نماز کے دوران آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی حالت میں جو لوگ آنکھیں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ان کی بینائی جاتی رہے گی یا کمزور ہو جائے گی۔(۱)

---

(۱) ویکره رفع البصر الی السماء لقوله تعالی عن انس قال قال رسول الله ﷺ: ما بال اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی صلاتهم فاشتد قوله فی ذلک حتی قال: لینتهین عن ذلک او لتخطفن ابصارهم حلبی کبیر ص: ۳۶۹-۳۷۰، فروع یکره رفع البصر، فصل "فی الصلاة" ط: سہیل اکیڈمی لاہور، بخاری شریف ۱/۱۰۴ باب رفع البصر الی السماء فی الصلاة کتاب الاذان ط: قدیمی کراچی، هندیة: ۱/۱۰۹، کتاب الصلوة مکروهات الصلوة ط: رشیدیة کوئٹه

آفتاب نکل آیا

اگر کوئی شخص فجر کی نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

آفس میں جماعت کرنا

اگر قریب میں اہل حق کی مسجد ہے تو مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے، مسجد کی جماعت کو چھوڑ کر آفس میں جماعت کرنا سنت کے خلاف ہے اور مسجد چھوڑنے کا گناہ بھی ہے۔(۲)

---

(۱) (و) اذا طلعت الشمس ... (والمصلي) في خلال) اي في اثناء صلوة (الفجر تفسد صلوة الفجر) لعروض النقصان على ما وجب بالسبب الكامل. حلبی کبیر ص: ۲۳۶، فروع في شرح الطحطاوي، الشرط الرابع، ط. سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار: ۱/ ۳۶۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط سعيد، و: ۱/ ۶۰۲، باب الاستخلاف، ط سعيد كراچي

(۲) عن معاذ بن جبلؓ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم، يأخذ الشاة القاصية والناحية فاياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة والمسجد. مسند احمد:
۶/ ۴۰۳ ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

وعن ابن مسعودؓ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة: لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم رواه مسلم مشكوة: ۱/ ۱۲۱، كتاب الصلوة، باب وجوبها، ط: قديمي كراچي

وان صلى بجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصحيح ان للجماعة في البيت فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرى فاذا صلى في البيت بجماعة فقد حاز فضيلة ادائها بالجماعة وترك الفضيلة الاخرى، كذا قاله القاضي الامام ابو علي النسفي والصحيح ان اداءها بالجماعة في المسجد افضل وكذلك في المكتوبات. الفتاوى العالمگيرية: ۱/ ۱۱۶، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير، ص: ۴۰۲، كتاب الصلاة، باب التراويح، ط سهيل اكيڈمي لاهور. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۸۵، كتاب الصلاة، باب الامامة ط: قديمي،

آگ پر پانی ڈالو

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو اللہ رب العزت ایک فرشتے سے اعلان کراتے ہیں اے لوگو! اٹھو، وہ جو آگ تم نے گناہوں کی جلائی ہے اس پر پانی ڈالو اور اس کو بجھاؤ تو نمازی اٹھ کر وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ ان کے لئے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور بے نمازی جیسے تھے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ (کنز العمال) (۱)

آمین

سورۂ فاتحہ ختم ہونے کے بعد آہستہ سے "آمین" کہنا سنت ہے اگر آمین کی آواز برابر کے ایک دو آدمی سن لیں تو یہ بھی آہستہ میں داخل ہے۔ (۲)

---

(۱) عن ابن مسعودؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "یبعث مناد عند حضرة کل صلوٰة فیقول یا بنی آدم قوموا فاطفئوا ما أوقدتم علی أنفسکم فیقومون فیتطهرون ویصلون الظهر فیغفر لهم ما بینهما فإذا حضرت العصر فمثل ذلک فإذا حضرت المغرب فمثل ذلک فإذا حضرت العتمة فمثل ذلک فینامون فمدلج فی خیر ومدلج فی شر" (الترغیب والترهیب: ۱/۱۹۹، کتاب الصلوٰة، الترغیب فی الصلوات الخمس، حدیث رقم: ۹، وکذا فی کنز العمال، حرف الصاد، کتاب الصلوٰة، الفصل الثانی فی فضائل الصلاة: ۷/۲۸۱، حدیث رقم: ۱۹۰۳۳، ط: مؤسسة الرسالة)

(۲) والتأمين سنة لمرويه عليه الصلاة والسلام إذا أمن الإمام فأمنوا فإنه من وافق تأمينه تأمين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه "متفق عليه" (ويخفونها) أي ويخفي الإمام والمقتدون آمين. (حلبي كبير ص: ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاهور. کذا فی رد المحتار: ۱/۴۹۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيديه كوئته) (وأدنى المخافتة إسماع نفسه) ومن بقربه لو سمع رجل أو رجلان فليس بجهر. (رد المحتار: ۱/۵۳۴-۵۳۵، فصل في القراءة، مطلب في الكلام على الجهر والمخافتة، ط: سعيد كراچی)

آمین بلند آواز سے کہہ دی

اگر کسی نے بلند آواز سے "آمین" کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

"آمین" کہہ دی دوسرے سے دعا سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص کے دعا مانگنے پر نماز کی حالت میں آمین کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

آمین کہہ دی دوسرے سے فاتحہ سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ کی تلاوت سنی، اور اس کے "ولا الضالین" کہنے پر نمازی نے "آمین" کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

آمین کہنا

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورہ فاتحہ کے ختم پر آہستہ سے "آمین" کہنا سنت ہے، اور اگر جماعت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت ہو رہی ہے تو سورۂ فاتحہ

---

(۱) ولا يجب السجود بالجهر في ما يخافت... ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره او تغيير واجب بان يجهر فيما يخافت... فتاوى عالمگيری: ۱/۱۲۶ الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيدية كوئته.

(۲) وفي الظهيرية: اذا امن لدعاء رجل ليس في الصلاة تفسد صلاته آه. ...رد المحتار ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام. ط. سعيد كراتشي. وكذا في العالمگيرى: ۱/۹۸، كتاب الصلاة، الباب السابع، ط: رشيدية كوئته. فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۳۶ كتاب الصلوة مفسدات الصلوة ط: رشيدية كوئته.

(۳) وكذا في البحر عن المبتغى لو سمع المصلي من مصل آخر ولا الضالين فقال آمين لا تفسد وقيل تفسد وعليه المتأخرون آه..... رد المحتار: ۱/۶۲۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام. ط: سعيد كراتشي.

کے ختم پر تمام مقتدیوں کے لئے آہستہ سے "آمین" کہنا سنت ہے۔(۱)

اور آمین آہستہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ کہنا بہتر ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔(۲)

آنکھیں

نماز کی حالت میں آنکھوں کو کھلا رکھے، قصداً بند نہ کرے،(۳) بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، اور رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور

---

(۱) (وامن الامام سرا كمأموم ومنفرد) ولو في السرية لقوله: واذا امن، هو سنة للمصلي، رد المحتار ۱/۴۹۲، ۴۹۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص ۳۰۹ ط سهيل اكيڈمي لاهور. قال العلامة ملا علي القاري قلت مع ان الاصل في الدعاء الاخفاء لقوله تعالى: "ادعوا ربكم تضرعا وخفية" ولا شك ان آمين دعاء فعند التعارض يرجح الاخفاء بذلك وبالقياس على سائر الاذكار والادعية ولان آمين ليس من القرآن اجماعا فلا ينبغي ان يكون على صوت القرآن كما انه لا يجوز كتابته في المصحف ولهذا اجمعوا على اخفاء التعوذ لكونه ليس من القرآن والخلاف في الجهر بالبسملة مبني على انه من القرآن ام لا. مرقات شرح مشكاة: ۲/۵۵۱ ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولانه دعاء فيكون مبناه على الاخفاء. الهداية على هامش فتح القدير ۱/۲۵۷، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشيدية كوئٹه. واما الادعية والاذكار فالسنة اولى. قلت: ويؤيده قوله في السراج: ويجتهد في الدعاء وسنة ان يخفي صوته لقوله تعالى ادعوا ربكم تضرعا وخفية اه. شامي ۲/۵۰۵، كتاب الحج مطلب في شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره للمصلي ايضا ان يغمض عينيه قيل لانه من صنيع اهل الكتاب وقال في الاختيار لانه عليه الصلوة والسلام نهى عنه. حلبي كبير ص ۳۵۰-۳۵۱، فصل كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. (وكره تغميض عينيه) للنهي الا لكمال الخشوع قال الشامي (قوله: للنهي) اي في حديث اذا قام احدكم في الصلاة فلا يغمض عينيه رواه ابن عدي الا ان في سنده من ضعف وعلل في البدائع بان السنة ان يرمي بصره الى موضع سجوده وفي التغميض تركها ثم الظاهر ان الكراهة تنزيهية كذا في الحلية والبحر وكانه لان علة النهي ما مر عن البدائع وهي الصارفة له عن التحريم (قوله: الا لكمال الخشوع) بان خاف فوت الخشوع بسبب رؤية ما يفرق الخاطر فلا يكره بل قال بعض العلماء انه الاولى وليس ببعيد. حلية وبحر. رد المحتار ۱/۶۴۵، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

سجدوں میں ناک کے سرے پر، اور بیٹھنے کی حالت میں رانوں پر نظر رکھے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ایسا سمجھتا ہے کہ آنکھ بند کر لینے سے نماز میں دل زیادہ لگے گا تو آنکھ بند کرنے کی گنجائش ہے، باقی کھلا رکھنا بہتر ہے۔(۲)

آنکھ بند کرنا

آنکھ بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر آنکھ بند کر لینے سے خشوع اور عاجزی زیادہ ہوتی ہے تو مکروہ نہیں ہے، تاہم آنکھ کھلی رکھ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ سجدہ کی جگہ کو دیکھنا مسنون ہے، اور آنکھوں کو بند کرنے سے یہ سنت ترک ہو جاتی ہے۔(۳)

آنکھ کا آپریشن

اگر آنکھ کے آپریشن کے بعد رکوع اور سجدہ کرنے میں آنکھوں میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور

---

(۱) نظره الى موضع سجوده حال قيامه وإلى ظهر قدميه حال ركوعه وإلى أرنبة أنفه حال سجوده، وإلى حجره حال قعوده وإلى منكبه الأيمن والأيسر عند التسليمة الأولى والثانية. رد المحتار، ۱/۴۷۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط. سعيد كراچی

البحر الرائق: ۱/۳۰۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳

(۳) ويكره أن يغمض عينيه في الصلاة لما روي عن النبي ﷺ أنه نهى عن تغميض العين في الصلاة، ولأن السنة أن يرمي ببصره إلى موضع سجوده وفي التغميض ترك هذه السنة، ولأن كل عضو وطرف ذو حظ من هذه العبادة فكذا العين. بدائع الصنائع، ۱/۲۱۶، كتاب الصلاة، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچی. رد المحتار، ۱/۶۴۵، وانظر الهندية المتقدمة أيضاً.

رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے کرے، اور سجدہ کا اشارہ کرتے ہوئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکائے۔(۱)

آنکھ کے اشارہ سے نماز پڑھنا

جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، مگر اپنی آنکھ، اپنے دل اور اپنے ابرو کے اشارہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا ہے، اس طرح نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

آنکھیں بند کر لینا

☆ ...آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں کسی مصلحت کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں، مثلاً ایسی چیز کو دیکھنے سے آنکھیں بند کر لینا جو انسان کو سب کچھ بھلا دے یا نماز سے غافل کر دے تو آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

☆ ...اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ آنکھیں کھول کر نماز پڑھنے کی صورت میں اسے خشوع اور عاجزی حاصل نہیں ہوتی اور آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں خشوع

---

(۱) ولو عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا بالايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ... بدائع الصنائع: ۱/۱۰۵-۱۰۶ كتاب الصلاة، فصل في اركان الصلاة ط: سعيد كراچی، وكذا في العالمگيري: ۱/۱۳۶ كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وإن عجز عن الايماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين. عالمگيري: ۱/۱۳۷، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه وكذا في بدائع الصنائع: ۱/۱۰۶ كتاب الصلاة، فصل اركان الصلاة ط: سعيد، البحر الرائق: ۲/۱۰۹ كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد.

(۳) دیکھئے عنوان "آنکھ بند کرنا" کے تحت۔

اور عاجزی حاصل ہوتی ہے تو ایسے آدمی کے لئے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر ہے بلا کراہت نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

آواز بلند کرنے کا درجہ

امام بلند آواز، خوش الحان، تجوید کے مطابق صحیح صحیح قرأت کرنے والا ہونا چاہیے، اور امام اس قدر بلند آواز سے نماز پڑھائے کہ تمام نمازی یا جماعت میں شامل اکثر نمازی اس کی آواز سن سکیں۔

اور اگر امام کی آواز اتنی پست ہے کہ تمام نمازی یا اکثر نمازی ان کی آواز نہ سن سکیں تو کم از کم اگر پہلی صف کے آس پاس کے نمازی ان کی آواز سن لیتے ہیں تو نماز ہو جائے گی مگر ایسے پست آواز والے آدمی کو امام بنانا مناسب نہیں (۲) تاہم موجودہ دور میں لاؤڈ اسپیکر نے اس مسئلہ کو آسان کر دیا ہے، اور پست آواز والی مشکل ختم کر دی۔

آواز بن جانا

نماز میں چھینک یا ڈکار کی وجہ سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۳)

---

(۱) ایضاً

(۲) فی الشامی: والمتاتی فی الخلاصة والخانیة عن الجامع الصغیر: ان الامام اذا قرأ فی صلاة المخافتة بحیث سمع رجل او رجلان لا یکون جهرا، والجهر ان یسمع الکل اھ ای کل الصف الاول لا کل المصلین بدلیل ما فی القهستانی عن المسعودیة ان جهر الامام اسماع الصف الاول اھ. رد المحتار: ۱/۵۳۴، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی

(۳) ولو کان لا یبس والتاوہ اذا کان بعذر بان کان مریضا لا یملک نفسه فصار کالعطاس والجشاء، ولو عطس او تجشأ فحصل منه کلام لا تفسد کذا فی محیط السرخسی. عالمگیری ۱/۱۰۱ کتاب الصلوة، الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکره فیها، الفصل الاول فیما یفسد، ط: رشیدیة کوئٹہ.

آواز سن کر اقتداء کرنا

☆.....اگر صفیں متصل ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے، تو آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح ہے،(۱) اگر درمیان میں کوئی نہر یا سڑک یا کمرہ یا مکان ہے تو صرف نا ذ ا قہ کر یا ریڈیو کی آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

☆.....''عرفات'' میں بعض لوگ ''مسجد نمرہ'' میں نہیں جاتے، اور خیمے میں ریڈیو کھول کر اقتداء کرتے ہیں، حالانکہ صفیں متصل نہیں ہوتیں، درمیان میں بہت زیادہ خالی جگہ ہوتی ہے، تو ایسے لوگوں کی اقتداء صحیح نہیں، ایسے لوگوں کو چاہیے کہ خیمے میں کسی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔(۳)

آواز کتنی ہو

امام کو تکبیرات وغیرہ میں اتنی ہی آواز کو بلند کرنا سنت ہے جتنا ضروری ہو، بقدر ضرورت

---

(۱) ولو قام على دكان خارج المسجد متصل بالمسجد يجوز الاقتداء لكن بشرط اتصال الصفوف كذا في الخلاصة ويجوز اقتداء جار المسجد بامام المسجد وهو في بيته اذا لم يكن بينه وبين المسجد طريق عام وان كان طريق عام ولكن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن في بيته بامام المسجد كذا في التتارخانية ناقلا عن الحجة: عالمگیری ۱/۸۸ کتاب الصلوۃ الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ط: رشیدیہ کوئٹہ حلبی کبیر ص: ۵۲۳-۵۲۵ فصل في الامامة ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۲) المانع من الاقتداء ثلاثة اشياء منها طريق عام يمر فيه العجلة والاوقار . ومنها نهر عظيم لا يمكن العبور عنه . عالمگیری ۱/۸۷ کتاب الصلوۃ الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر ص: ۵۲۳ فصل في الامامة ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

ويمنع من الاقتداء طريق او نهر فيه السفن او خلاء في الصحراء يسع صفين، الدر مع الرد: ۱/۵۸۴-۵۸۵، باب الامامة ط: سعید کراچی

(۳) ایضاً.

سے بہت زیادہ اونچی آواز نکالنا مکروہ ہے، اس میں تکبیر تحریمہ اور دوسری تکبیرات کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ (۱)

آہ

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے "آہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر کسی ایسے زخم یا مرض کی وجہ سے "آہ" کا لفظ نکلا ہے جس کو ضبط کرنا مشکل ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

مزید "رونا" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

آہ آہ کرنا

"کراہنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

آہستہ آواز سے قراءت کرنا

امام کے لئے ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) (ويجهر الإمام) وجوباً بحسب الجماعة، فإن زاد عليه أساء (قوله فإن زاد عليه أساء) وفي الزاهدي عن أبي جعفر: لو زاد على الحاجة فهو أفضل إلا إذا أجهد نفسه أو آذى غيره قهستاني. رد المحتار ۱/۵۳۲ كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط سعيد

(۲) لا تفسد لعدم إمكان الاحتراز عنه (كذا) الأنين والتأوه إذا كان بعذر بأن كان مريضا لا يملك نفسه فصار كالعطاس والجشاء. فتاوى عالمگیری ۱/۱۰۱ كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة ط رشيدية كوئٹہ
(يفسد الصلاة ... الأنين والتأوه) كنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق ۲/۳ كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط سعيد كراچی

(۳) (ويسر في غيرها) بأن كان عليه الصلاة والسلام يجهر في الكل ثم ترك في الظهر والعصر لدفع أذى الكفار. كافي. (قوله ويسر في غيرها) وهو الثالثة من المغرب والأخريان من العشاء وكذا جميع ركعات الظهر والعصر. رد المحتار ۱/۵۳۳ كتاب الصلاة فصل في القراءة ط سعيد. حلبي كبير ص ۲۹۶ واجبات الصلاة سهيل اكيڈمی لاہور

آہستہ آواز کی حد

آہستہ آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔(۱)

آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر آہستہ آواز والی نماز میں یعنی ظہر اور عصر میں امام نے بلند آواز سے قرأت کرلی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆......اگر امام نے ظہر یا عصر میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے پڑھ لی، جو نماز کے صحیح ہونے کے لیے کافی نہیں ہے مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں تو کچھ حرج نہیں، نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱)(و ادنیٰ المخافتة اسماع نفسه رد المحتار: ۱/ ۵۳۳-۵۳۵ ،فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی، وفی البحر: وحد القراءة تصحیح الحروف بلسانه بحیث یسمع نفسه علی الصحیح وسیأتی بیان الخلاف فیه ،البحر الرائق: ۱/ ۲۹۳ کتاب الصلوٰة، شروط الصلوٰة ط: رشیدیه کوئٹه، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۶۹ الباب الرابع صفة الصلوٰة

(۲)(والجهر فیما یخافت فیه) للامام (وعکسه) لکل مصل فی الاصح ــــ رد المحتار: ۲/ ۸۱، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ط: سعید کراچی. وایضاً حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۶۱، کتاب الصلوٰة ،فصل فی سجود السهو ط: قدیمی والبحر الرائق ،باب سجود السهو: ۲/ ۱۷۰، ط: رشیدیة کوئٹه

(۳)(وقیل)قائله قاضیخان یجب السهو (بهما) ای بالجهر و المخافتة (مطلقاً) ای قل او کثر (قوله قل او کثر ای ولو کلمة .قال القهستانی :والمتبادر ان یکون هذا فی صورة ان ینسیٰ ان علیه المخافتة فیجهر قصداً ،واما اذا علم ان علیه المخافتة فیجهر لتبین الکلمة فلیس علیه شیء ــــ رد المحتار: ۲/ ۸۱-۸۲، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.

واختلف فی القدر الموجب للسهو و الاصح انه قدر ما تجوز به الصلوٰة فی الفصلین لان الیسیر من الجهر والاخفاء لا یمکن الاحتراز عنه مراقی الفلاح شرح نور الایضاح: ۲/ ۲۵۱ ط: قدیمی وکذا فی فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۲۸ کتاب الصلوٰة ،الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

مسئلہ: اگر تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرے گا تو سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، نماز ہوجائے گی۔(۱)

آیات کا جواب دینا

واضح رہے کہ احادیث میں بعض آیات اور بعض سورتوں کے آخر میں جواب دینے کے الفاظ مذکور ہیں، مثلاً سورۂ بقرہ کے ختم پر "آمین" بنی اسرائیل کے آخر میں "اللہ اکبر" سورۂ ملک کے آخر میں "اللہ رب العالمین" وغیرہ۔(۲)

یہ جوابات جماعت کی نماز میں دینا جائز نہیں، البتہ نماز سے باہر کوئی شخص ان آیات و سورتوں میں سے کوئی آیت پڑھے یا سورت ختم کرے تو ان کا جواب دینا مستحب

---

(۱) المصلي ظاهر الرواية لا سهو على المنفرد إذا جهر فيما يخافت فيه وإنما هو على الإمام فقط (رد المحتار ۲/ ۵۰۸ كتاب الصلوة باب سجود السهو ط سعيد) والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والإخفاء لأنهما من خصائص الجماعة هكذا في التبيين (عالمگیری ۱/ ۱۲۸ كتاب الصلوة الباب الثاني عشر في سجود السهو ط رشيدية)

(۲) أخرج أبو عبيد عن أبي ميسرة "أن جبريل لقن رسول الله صلى الله عليه وسلم عند خاتمة البقرة آمين" (الدر المنثور للسيوطي ۲/ ۱۳۴ ط دار الفكر بيروت لبنان) وأخرج أبو داود عن ... رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ منكم والتين والزيتون فانتهى إلى آخرها أليس الله بأحكم الحاكمين فليقل بلى وأنا على ذلك من الشاهدين ومن قرأ "لا أقسم بيوم القيامة" فانتهى إلى "أليس ذلك بقادر على أن يحيي الموتى" فليقل بلى ومن قرأ "والمرسلات" فبلغ "فبأي حديث بعده يؤمنون" فليقل آمنا بالله (سنن أبي داود كتاب الصلوة باب مقدار الركوع والسجود ۱/ ۱۲۹ ط حقانية ملتان) ويستحب أن يقول القارئ عقب "تبارك" "الله رب العالمين" كما في ... ذكره الخطيب الشربيني في تفسيره "السراج المنير" سورة الملك ... ط دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان وكذا في تفسير الجلالين ص ۴۶۸ ط قديمي.

(۳) قوله تعالى "وكبره تكبيرا" ... عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: قول العبد "الله أكبر" خير من الدنيا وما فيها" كذا في حاشية محي الدين على تفسير البيضاوي سورة الإسراء ۵/ ۳۳۲ ط دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے باہر یہ جوابات دینا منقول ہے اگر کہیں کہیں نماز میں بھی جوابات دینا ثابت ہے تو وہ امت کو تعلیم دینے کے لئے ہے کہ اس آیت کا جواب ان الفاظ سے دیا جاتا ہے یا اس سورت کے ختم پر یہ کہا جاتا ہے، یا اسلام کے ابتدائی دور میں اس کی اجازت تھی بعد میں منع کر دیا گیا جیسا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں نماز میں باتیں کرنے کی اجازت تھی، یا جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کو نیت باندھ کر جلدی جلدی پڑھ کر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی، بعد میں یہ سب باتیں منع کر دی گئی ہیں، اسی طرح یہ جوابات بھی نماز میں منع کر دیے گئے البتہ یہ جوابات اکیلا نفل نماز پڑھنے والا دے سکتا ہے۔(۱)

(نوٹ) سورۂ فاتحہ کے آخر میں "آمین" کہنا اس سے مستثنیٰ ہے۔(۲)

---

(۱) (والمؤتم لا يقرأ مطلقاً فان قرأ كره تحريماً بل يستمع) اذا جهر (وينصت) اذا اسر — (وان) وصلية (قرأ الامام آية ترغيب او ترهيب) وكذا الامام لا يشتغل بغير القرآن، وما ورد حمل على النفل منفرداً كما مر (وكذا الخطبة) فلا يأتي بما يفوت الاستماع ولو كتابة او رد سلام (الدر المختار) (قوله آية ترغيب) اى في ثوابه تعالى (او ترهيب) اى تخويف من عقابه تعالى، فلا يسأل الاول ولا يستعيذ من الثاني، قال في الفتح: لان الله تعالى وعده بالرحمة اذا استمع ووعده حتم، واجابة دعاء المتشاغل عنه غير مجزوم بها (قوله وما ورد) اى عن حذيفة رضي الله عنه قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة الى ان قال: وما مر بآية رحمة الا وقف عندها فسأل ولا آية عذاب الا وقف عندها وتعوذ" اخرجه ابو داؤد وتمامه في الحلية (قوله حمل على النفل منفرداً) افاد ان كلا من الامام والمقتدى في الفرض او النفل سواء .....

رد المحتار: ۱/۵۴۴-۵۴۵، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد، وكذا الهداية مع شرحها فتح القدير والعناية: ۱/۲۹۸، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئته، البحر الرائق: ۱/۳۴۳-۳۴۴، كتاب الصلاة، فصل اذا اراد الدخول في الصلاة ط: سعيد كراچي

(۲) "آمین کہنا" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

آیت چھوڑ دی

اگر جہری نماز کے اندر قراءت کے دوران تین آیت پڑھنے کے بعد پوری ایک آیت چھوڑ دی یا قرآن مجید کے چند الفاظ چھوڑ دیئے گئے اور اس کے چھوڑنے سے معنی کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا اور سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا

اگر آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا تو فضول اور بے موقع ہوا ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا، اس لئے احتیاط سے کام لینا چاہئے۔(۲)

آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا

نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا واجب ہے، اگر تین آیت سے زیادہ پڑھنے کے بعد سجدہ کیا گیا تو قضا شمار ہوگا اور تاخیر کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، اگر سجدۂ سہو نہیں کیا گیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، جو سجدۂ تلاوت نماز میں واجب

---

(۱) ولو زاد كلمة أو نقص كلمة أو نقص حرفاً أو قدمه أو بدله بآخر ... لم تفسد ما لم يتغير المعنى البحر الرائق ۱: ۳۳۲-۳۳۳، كتاب الصلاة، مسائل زلة القارئ ط سعيد، ولو ذكر آية مكان آية إن وقف وقفاً تاماً ثم ابتدأ بآية أخرى أو ببعض آية لا تفسد. هندية ۱: ۸۰، الفصل الخامس في زلة القارئ ط رشيدية كوئٹه

(۲) ويجب سجدة السهو ... بترك واجب ... سهواً ... لا سنة ... بتقديم أو تأخير أو زيادة أو نقص. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص [illegible]، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ط قديمي كراچي، وكذا في الدر المختار ۱: [illegible]، باب سجود السهو ط سعيد كراچي.

ہوا ہے وہ سلام پھیرنے سے پہلے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک نماز کی کوئی منافی حرکت نہ ہو سجدہ کر لینا چاہیے ۔اس کے بعد توبہ اور استغفار کے علاوہ تلافی کی کوئی اور صورت نہیں ۔(۱)

آیت ''لا''

رموز اوراوقاف میں بعض آیات کے آخر میں ''لا'' لکھا ہوا ہوتا ہے، یعنی یہاں وقف نہ کرے، اگر قرأت کے دوران ضرورت کی وجہ سے آیت ''لا'' پر وقف کر دیا ہے تو کوئی حرج نہیں ،نماز ہو جائے گی ،اور ماقبل سے دہرانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر ماقبل سے دہرا لیا تو بھی کوئی قباحت نہیں ہوگی ۔(۲)

اپنے فعل سے نماز کو تمام کرنا

یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو

---

(۱) (ان لم تكن صلوية فعلى الفور لصيرورتها جزأ منها ويأثم بتاخيرها ويقضيها مادام في حرمة الصلاة ولو بعد السلام ـــــ الدر المختار (قوله فعلى الفور (فان كانت صلوية فعلى الفور ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اكثر من آيتين او ثلاث على ما سيأتي حلية (قوله ويأثم بتاخيرها) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة ،وهو القراءة وصارت من اجزائها فوجب اداؤها مضيقاً ـــــ (قوله ولو بعد السلام) اى ناسيا مادام في المسجد وروى انه لا يسجد بعد السلام ناسيا ـــــ تاتارخانية .رد المحتار :۲/ ۱۰۹ ، ۱۱۰ كتاب الصلوة ،باب سجود التلاوة ط سعيد .وايضا حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح ص: ۴۸۶ كتاب الصلاة ،باب سجود السهو ، ط :قديمي كراچي

(۲) وكذا ان وصل في غير موضع الوصل كما لو لم يقف عند قوله اصحاب النار بل وصل بقوله الذين يحملون العرش لا تفسد لكنه قبيح هكذا في الخلاصة وان تغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو ان يقرأ ''شهد الله انه لا اله'' ووقف ثم قال الا هو لا تفسد صلاته عند عامة علمائنا وعند البعض تفسد صلاته والفتوى على عدم الفساد بكل حال هكذا في المحيط ـــــ عالمگيری ۱/ ۸۱ كتاب الصلاة ،الفصل الخامس في زلة القارى ط رشيدية كوئٹه

وقت ہو دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے۔(۱) اگر وقت ہے تو احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت توبہ کی نیت سے نماز پڑھ کر اللہ سے توبہ استغفار کر لینا چاہیے، پھر اس کے بعد مزید دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔(۲)

☆...اس نماز کی نیت یہ ہے کہ ”میں دو رکعت احرام کی نماز پڑھ رہا ہوں ”اللہ اکبر“ یا عربی میں اس طرح نیت کرے ”نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْاِحْرَامِ سُنَّةً لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ“۔(۳)

اداء

اداء وہ نماز ہوتی ہے جو اپنے وقت پر پڑھی جائے۔(۴)

ادعیہ واذکار

جلسہ وغیرہ میں ادعیہ واذکار نوافل میں پڑھے، فرائض میں چونکہ امام کو تخفیف

---

(۱) ثم يصلي ركعتين ... ولا يصليهما في الوقت المكروه وتجزيه المكتوبة كذا في البحر الرائق. فتاوى عالمگيري: ۱/۲۲۳، كتاب الحج، الباب الثالث في الاحرام، ط: رشيدية، رد المحتار: ۲/۴۸۱-۴۸۲، كتاب الحج، صفة الحج، ط: سعيد كراچي. وكذا في غنية الناسك ص: ۷۲ قبيل فصل في كيفية الاحرام.

(۲) واذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها ... (و) اذا اراد التوبة يصلي ركعتين صلاة التوبة. غنية الناسك ص: ۳۳، باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي.

(۳) ثم يسن ان يصلي ركعتين بعد اللبس ينوي بهما سنة الاحرام ليحوز فضيلة السنة، وإلا فلو أطلق جاز. غنية الناسك ص: ۷۲ قبيل فصل في كيفية الاحرام وصفة التلبية، ط: ادارة القرآن.

(۴) (فعل الاداء) فعل الواجب في وقته. الدر المختار مع الرد: ۲/۶۲-۶۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. كذا في مراقي الفلاح شرح نور الايضاح ص: ۲۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي.

کرنے کا حکم ہے لہذا فرائض میں ادعیہ واذکار نہ پڑھے۔(۱)

ادھر اُدھر دیکھنا

نماز کی حالت میں ادھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور سجدوں میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں زانوں پر نظر رکھے۔(۲)

اذان

☆...... پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اذان دینا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، اگر اذان نہیں دیں گے تو گنہگار رہوں گے اور یہ شہر اور بستی کے لئے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ہر شہر اور بستی میں اگر ایک آدمی اذان

---

(۱)(ویجلس بین السجدتین مطمئنا ولیس بینهما ذکر مسنون وکذا بعد رفعه من الرکوع دعاء وکذا لا یاتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب) وما ورد محمول علی النفل
الدر المختار: ۱/۵۰۵ کتاب الصلوٰۃ، آداب الصلوٰۃ ط: سعید کراچی۔
عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض، فاذا صلی وحده فلیصل کیف شاء. صحیح مسلم: ۱/۱۸۸، کتاب الصلوٰۃ، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة، ط: قدیمی کراچی۔
قال القاضی: خفة الصلاة عبارة عن عدم تطویل قراء تها و الاقتصار علی قصار المفصل وکذا قصر المنفصل وعن ترک الدعوات الطویلة فی الانتقالات وتمامها عبارة عن الاتیان بجمیع الارکان والسنن واللبث راکعاً و ساجداً بقدر مایسبح ثلاثاً انتهی. فتح الملهم: ۳/۹۶، ط: دار العلوم کراچی۔
(۲) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه والی ارنبة انفه حال سجوده والی حجره حال قعوده والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة
الدر المختار: ۱/۴۷۷-۴۷۸، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، آداب الصلوٰۃ ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۲۰۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ ط: رشیدیه کوئٹه

دیدے گا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گی اور اگر ایک آدمی بھی اذان نہیں دے گا تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔(۱)

☆......ان نمازوں کے علاوہ باقی کسی بھی نماز کے لئے اذان سنت نہیں۔(۲)

☆......اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے تو اذان دینا مستحب ہے۔(۳)

☆......مسافر کے لئے بھی اذان چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱)(وهو سنة للرجال في مكان عال مؤكدة)هي كالواجب في لحوق الاثم (للفرائض) الخمس (في وقتها ولو قضاء)(قوله هي كالواجب) ...... واستظهر في البحر كونه سنة على الكفاية بالنسبة الى كل اهل بلدة ،بمعنى انه اذا فعل في بلدة سقطت المقاتلة عن اهلها ... (قوله للفرائض الخمس) دخلت الجمعة ...... رد المحتار ،كتاب الصلوة باب الاذان : ۱/ ۳۸۳ ط سعيد، حلبي كبير ص: ۳۷۱، فصل السنن ط سهيل اكيڈمي ،بدائع الصنائع :۱/ ۱۵۲ ،كتاب الصلوة ،فصل بيان محل وجوب الاذان ،ط سعيد

(۲)(قوله لا يسن لغيرها)اى من الصلوات ...... رد المحتار :۱/ ۳۸۵ كتاب الصلوة ،باب الاذان ط سعيد.

وليس لغير الصلوات الخمس و الجمعة نحو السنن و الوتر و التطوعات و التراويح و العيدين اذان ولا اقامة ...... عالمگیری: ۱/ ۵۳، كتاب الصلوة ،الباب الثاني في الاذان.

(۳) (قوله للفرائض الخمس دخلت الجمعة "بحر" وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة قال في مواهب الرحمن ونور الايضاح :ولو منفرداً اداءً او قضاء سفرا او حضرا لكن لا يكره تركه لمصلي في بيته في المصر لان اذان الحي يكفيه كما سياتي وفي الامداد انه ياتي به ندبا ...... رد المحتار: ۱/ ۳۸۴ كتاب الصلوة ،باب الاذان ط سعيد

(۴) فان كان مسافرا يكره له تركهما معا وان ترك الاذان واكتفى بالاقامة جاز ...... حلبي كبير ص: ۳۷۲ فصل السنن ط سهيل اكيڈمي لاهور، (وكره تركهما) معا (لمسافر) ولو منفردا وكذا تركها لا تركه لحضور الرفقة ...... الدر المختار: ۱/ ۳۹۳، كتاب الصلوة ،باب الاذان ط سعيد ...... وان صلوا بجماعة في المفازة وتركوا الاذان لا يكره وان تركوا الاقامة يكره عالمگیری: ۱/ ۵۴ ، كتاب الصلوة ،الباب الثاني في الاذان ،الفصل الاول في صفته واحوال المؤذن، ط رشيدية كوئته

☆ جنگل میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے اذان چھوڑنا مکروہ نہیں۔(۱)

☆..... عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۲)

☆..... ایک سے زائد موذنوں کا ایک ساتھ اذان دینا جائز ہے، اس کو عرف میں "اذان جوق" کہتے ہیں، بڑی بڑی مساجد میں اس کا رواج ہے، پہلے حرمین شریفین میں بھی اس کا رواج تھا اب نہیں، فی الحال جامع دمشق شام میں رائج ہے۔(۳)

☆ عورتوں کے لئے نماز سے پہلے اذان دینا مسنون نہیں، اس لئے

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة

(۲) ويصلى بهم الظهر والعصر باذان واقامتين (رد المحتار: ۲/۵۰۴، كتاب الحج، مطلب في الرواح الى عرفات، ط. سعيد كراچى)

ويصلى العشائين باذان واقامة لان العشاء في وقتها لم تحتج للاعلام كما لا احتياج هنا للاقامة (الدر المختار: ۲/۵۰۸–۵۰۹، كتاب الحج، ط. سعيد كراچى)

وفي الجمع بين الصلاتين بعرفة او مزدلفة يؤذن ويقيم للاولى ويقيم للثانية ولا يؤذن (عالمگيرى: ۱/۵۵، كتاب الصلوة، الباب الثاني في الاذان، ط. رشيدية كوئته)

(۳) يذكر السيوطي ان اول من احدث اذان اثنين معا بنو امية. قال الرملي في حاشية البحر ولم ار نصا صريحا في جماعة الاذان المسمى في ديارنا باذان الجوق هل هو بدعة حسنة او سيئة. واذا اذن المؤذنون الاذان الاول لترك البيع ذكر المؤذنين بلفظ الجمع اخراجا للكلام مخرج العادة فان المتوارث فيه اجتماعهم لتبليغ اصواتهم الى اطراف المصر الجامع ففيه دليل على انه غير مكروه لان المتوارث لا يكون مكروها ولا خصوصية للجمعة اذ الفروض الخمسة تحتاج للاعلام (رد المحتار: ۱/۳۹۰، مطلب في اذان الجوق، باب الاذان، ط. سعيد كراچى)

خواتین اذان کے بغیر نماز پڑھیں گی۔ (۱)

اذان اور اقامت کے درمیان فاصلہ

۱۔ مغرب کی نماز کے علاوہ باقی چار وقتوں کی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کرنا مستحب ہے کہ کھانا کھانے والا کھانے پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضروریات پوری کرکے فارغ ہو جائے۔ (۲)

۲۔ مغرب کا وقت ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے اس لئے مغرب میں اذان اور اقامت کے درمیان مختصر تین آیت کی تلاوت کی مقدار سے زیادہ فاصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ (۳)

اذان اور اقامت میں فصل

☆ مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان اتنی دو رکعت یا چار رکعتوں کی مقدار فصل کرنا مستحب ہے جن میں ہر رکعت میں دس آیتیں پڑھی

---

(۱) وليس على النساء أذان ولا إقامة فإن صلين بجماعة يصلين بغير أذان وإقامة وإن صلين بهما جازت صلاتهن مع الإساءة هكذا في الخلاصة. عالمگیری ۱/۵۳، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثاني في الأذان، ط: رشیدیة کوئٹہ

(۲) ينبغي أن يؤذن في أول الوقت ويقيم في وسطه حتى يفرغ المتوضئ من وضوئه والمصلي من صلاته والمعتصر من قضاء حاجته. عالمگیری: ۱/۵۳، کتاب الصلوٰۃ، الباب الثاني في الأذان، ط: رشیدیة کوئٹہ

(۳) وأما إذا كان في المغرب فالمستحب أن يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار ما يتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار ومقدار السكتة عنده قدر ما يتمكن فيه من قراءة ثلاث آيات قصار أو آية طويلة وعندهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين. عالمگیری: ۱/۵۷، کتاب الصلاۃ، الباب الثاني في الأذان، ط: رشیدیہ کوئٹہ

ويجلس بينهما إلا في المغرب فيسكت قائما قدر ثلاث آيات قصار ويكره الوصل إجماعا. الدر مع الرد ۱/۳۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب الأذان، ط: سعید کراچی

جا سکیں اور ہمیشہ آنے والے نمازیوں کے لئے مستحب وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے رعایت کرے تاکہ جو لوگ پاخانہ پیشاب یا کھانے پینے میں مشغول ہوں وہ سہولت سے فارغ ہو کر جماعت میں شریک ہو سکیں۔(۱)

اذان اور اقامت کو ملانا، ان دونوں کے درمیان فصل نہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور مؤذن کے لئے بہتر یہ ہے کہ جس نماز سے پہلے سنت یا نفل ہیں وہ اذان اور اقامت کے درمیان میں پڑھے، اور اگر نہ پڑھے تو اس درمیان میں بیٹھ جائے۔(۲)

☆..... مغرب کے وقت بھی اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چھوٹی تین آیت یا بڑی ایک آیت تلاوت کرنے کے لئے جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت کھڑا رہنے کے بعد اقامت کہنا مستحب ہے، اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا مستحب ہے۔

اور یہ اختلاف صرف اتنی بات پر ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اتنی دیر کھڑا رہنا افضل ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اتنی دیر بیٹھنا افضل ہے اور کھڑا رہنا

---

(۱) ویفصل بین الاذان والاقامة مقدار رکعتین او اربع یقرأ فی کل رکعة نحوا من عشرین آیات کذا فی الزاهدی...... ینبغی ان یؤذن فی اول الوقت ویقیم فی وسطه حتی یفرغ المتوضئ من وضوءه والمصلی من صلاته والمعتصر من قضاء حاجته کذا فی التتارخانیه ناقلا عن الحجة. عالمگیری: ۱/۵۶،۵۷، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) والوصل بین الاذان والاقامة مکروه بالاتفاق کذا فی معراج الدرایة والاولی للمؤذن فی الصلاة التی قبلها تطوع مسنون او مستحب ان یتطوع بین الاذان والاقامة هکذا فی محیط السرخسی، فان لم یصل یجلس بینهما. عالمگیری: ۱/۵۷، کتاب الصلوة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیه کوئٹه، رد المحتار ۱/۲۸۹، باب الاذان مطلب فی الکلام علی حدیث "الاذان جزم"، ط: سعید.

جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے قول پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

اذان بیٹھ کر دینا

بیٹھ کر اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔ (۲)

اذان جمعہ کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

"جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

اذان سن کر نماز کے لئے تیار ہونا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ گھر تشریف لاتے، اور گھر والوں سے بے تکلفی سے باتیں فرماتے رہتے، لیکن جب اذان

---

(۱) واما اذا كان في المغرب فالمستحب ان يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار ما يتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار هكذا في النهاية فعند ابي حنيفةؒ المستحب ان يفصل بينهما بسكتة قائما ساعة ثم يقيم، ومقدار السكتة عنده قدر ما يتمكن فيه من قراءة ثلاث آيات قصار او آية طويلة وعندهما يفصل بينهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين وذكر الامام الحلواني الخلاف في الافضلية حتى ان عند ابي حنيفةؒ ان جلس جاز والافضل ان لا يجلس وعندهما على العكس كذا في النهاية. عالمگیری: ۱/ ۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان ط: رشيدية كوئٹه ...... بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۰، كتاب الصلوة، بيان سنن الاذان ط: سعيد.

(۲) ويكره الاذان قاعداً وان اذن لنفسه قاعدا فلا بأس به والمسافر اذا اذن راكبا لا يكره وينزل للاقامة كذا في فتاوى قاضيخان والخلاصة ..... عالمگیری: ۱/ ۵۳ كتاب الاذان، الباب الثاني في الاذان ط: رشيدية كوئٹه.

...... وفي الشامية (قوله ويعاد اذان جنب الخ) زاد القهستاني والفاجر والراكب والقاعد والماشي والمنحرف عن القبلة وعلل الوجوب في الكل بانه غير معتد به، والندب بانه معتد به الا انه ناقص قال وهو الاصح ..... رد المحتار: ۱/ ۳۹۳، باب الاذان، مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه، ط: سعيد کراچی.

چاہیے۔(۱)

اذان کے بغیر جماعت کرنا

اذان کے بغیر مسجد یا بیرونِ مسجد جماعت کرنے سے نماز ہو جاتی ہے لیکن سنت مؤکدہ ترک کرنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہوں گے، البتہ اگر اسی شہر کی کسی مسجد میں اذان ہوگئی، اور ان لوگوں نے سن لی تو اذان ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

اذان کے جواب کا عجیب واقعہ

خطیبؒ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نضلہ بن معاویہؓ کو قادسیہ کی جانب بھیجا، جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت نضلہ نے اذان دی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو سنا کہ پہاڑ سے کوئی جواب دینے والا کہہ رہا ہے کہا اے نضلہ! تم نے بہت بڑی عظیم ذات کی کبریائی بیان کی، پھر انہوں نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو اس نے جواب میں کہا اے نضلہ! یہ کلمہ اخلاص ہے، جب انہوں نے

---

(۱) ویکرہ اذان القاعد ومن اذن لنفسہ قاعدا فلا باس بہ۔ عالمگیری ۱/۵۴، کتاب الصلوۃ الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیہ کوئٹہ

ان یوذن قائما اذا اذن للجماعۃ ویکرہ قاعدا لان النازل من السماء اذن قائما حیث وقف علی جذم حائط وکذا الناس توارثوا ذلک فعلا فکان تارکہ مسیئا لمخالفتہ النازل من السماء واجماع الخلق ولان تمام الاعلام بالقیام ویجزئہ لحصول اصل المقصود۔ بدائع الصنائع: ۱/۱۵۱، کتاب الصلوۃ، فی سنن الاذان ط: سعید کراچی، رد المحتار ۱/۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب، ط: سعید کراچی

(۲) ویکرہ اداء المکتوبۃ بالجماعۃ فی المسجد بغیر اذان واقامۃ کذا فی فتاوی قاضیخان ولا یکرہ ترکھما لمن یصلی فی المصر اذا وجد فی المحلۃ ولا فرق بین الواحد والجماعۃ ھکذا فی التبیین۔ عالمگیری ۱/۵۴، کتاب الصلوۃ الباب الثانی فی الاذان ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

اشہد ان محمداً رسول اللہ کہا تو ان صاحب نے کہا یہ ڈرانے والے ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی، اور ان کی امت پر ہی قیامت قائم ہوگی، پھر انہوں نے جب "حی علی الصلاۃ" کہا تو ان صاحب نے کہا مبارک باد ہے اس کے لئے جو نماز کے لئے جائے اور اس پر مواظبت کرے، انہوں نے جب "حی علی الفلاح" کہا تو انہوں نے کہا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر "لبیک" کہی اور یہ امت محمدیہ کے بقا کا ذریعہ ہے پھر انہوں نے "اللہ اکبر اللہ اکبر" حضرکہا تو اس نے کہا اے نضلہ! تم نے کلمہ توحید واضح کر کے پیش کیا اللہ تعالیٰ تمہارا جسم جہنم پر حرام کرے۔

حضرت نضلہ جب اذان سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو ان حضرات نے اس شخص سے جس نے پہاڑ کی جانب سے مؤذن کی اذان کا جواب دیا تھا، کہا اللہ تم پر رحم کرے! یہ بتاؤ تم کون ہو فرشتے ہو یا جن یا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بندہ؟ تم نے اپنی آواز تو ہمیں سنادی تو ذرا اپنی صورت بھی ہمیں دکھاؤ، اس لئے کہ ہم اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے بھیجے ہوئے وفد ہیں، فرمایا کہ پہاڑ کے درمیان سے بجلی کی طرح ڈاکیہ سر نکلا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے دو اونی چادریں اوڑھ رکھی تھی اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ان حضرات نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تم پر اللہ رحم کرے یہ بتلاؤ تم کون ہو؟ اس نے کہا نیک بندے عیسیٰ کا وصی "زریب بن ثملا" ہوں انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر ٹھہرایا تھا اور میرے لئے دعا کی تھی کہ ان کے آسمان سے نازل ہونے تک باقی رہوں، وہ آسمان سے اتر کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور عیسائیوں نے جو چیزیں حلال کر لی تھیں ان سے اظہار برأت کریں گے، اب جب کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ملاقات سے محروم ہو گیا ہوں تو حضرت عمر کو میرا سلام کہہ دینا اور ان سے کہنا اے عمر! صحیح راستے پر چلتے رہیئے اور اس کے قریب رہیئے اس لئے کہ وقت قریب آگیا ہے اور انہیں یہ نشانیاں بتلا دینا جو ابھی میں تمہیں بتاؤں گا، جب یہ چیزیں امت محمدیہ میں ظاہر ہو جائیں تو دور سے دور بھاگنا، جب مرد مردوں پر اکتفا کریں اور عورتیں عورتوں پر، اور اپنی نسبت اپنے والدین کی طرف نہ کریں اور غیروں کی طرف نسبت کریں، اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کھائیں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم نہ کریں، اور اچھائی کا حکم دینے کو چھوڑ دیا جائے اور برائی کو ہونے دیا جائے اس سے روکا نہ جائے، اور عالم روپے پیسے حاصل کرنے کے لئے علم دین پڑھے، اور بارش گرمی کا، اور اولاد ناراضگی کا سبب بن جائے، اور منارے اونچے اونچے بنائے جائیں، اور قرآن کریم پر چاندی چڑھائی جانے لگے، اور چھتیں اور عمارتیں بنائی جائیں اور خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، اور دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیں، اور مسلمان کے خون اور قطع رحمی کو معمولی سمجھا جانے لگے، اور فیصلے پر پیسے لئے جانے لگیں، سود خوری ہونے لگے، اور مالداری عزت کا سبب بن جائے، اور ایک انسان گھر سے نکلے تو اس کے لئے اس سے بہتر آدمی کھڑا ہو اور وہ اسے سلام کرے، اور عورتیں گھوڑوں پر چڑھنے لگیں، یہ کہہ کر وہ ”زرنب بن ثملا“ ہم سے روپوش ہو گیا اور ہم نے اس کے بعد اسے نہیں دیکھا۔

حضرت نضلہ نے یہ واقعہ حضرت سعد بن وقاص کو لکھ بھیجا اور حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو لکھا ”اے سعد! اللہ تمہارے والد کو جزائے خیر دے تم اور تمہارے ساتھ جو مہاجرین اور انصار ہیں وہ جائیں اور اس پہاڑ پر ڈیرہ ڈال لیں، اگر اس سے ملاقات ہو جائے تو اسے میرا سلام کہنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعض وصی عراق کے کنارے اس پہاڑ پر اترے تھے“ فرمایا پھر حضرت سعد چار ہزار مہاجرین وانصار کو لیکر اس پہاڑ پر اترے چالیس دن تک وہاں رہے ہر نماز کے وقت اذان دیتے رہے

لیکن کوئی جواب نہ ملا۔(۱)

حکیم ترمذی نوادر الاصول میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک خوف و دہشت پیش آئے گی لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بنے ہوئے ہوں گے، علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان علماء کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اس لئے مسخ کیا کہ مسخ میں خلقت کو اپنی شکل سے بدل دیا جاتا ہے جس طرح انہوں نے حق کو بدلا تھا اور کلمات کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ پہنچا دیا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلوں کو مسخ کر کے ان کی خلقت کو بدل دیا اس لئے کہ انہوں نے حق کو باطل سے بدل دیا تھا، واللّٰہ تعالٰی اعلم۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اور ہمارے عالم بھائیوں کی حق سے کجی کی طرف آنے سے حفاظت فرمائیں اور اسلام پر موت دیں۔ (آمین اللّٰھم آمین)۔(۲)

اذان کے وقت خاموش رہے

اذان کے وقت خاموش رہنا مستحب ہے، اس لئے بلا ضرورت بات نہیں

---

(۱) تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۱۰/۳۵۵-۳۵۶ ترجمة عبد الرحمن بن ابراهیم الراسبی المصری ط. دار الکتاب العربی بیروت لبنان، دلائل النبوة للامام البیهقی ۵/۴۲۵-۴۲۶ باب ما جاء فی قصة وصی عیسی بن مریم علیه السلام وظهوره فی زمن عمر بن الخطاب ان صحت الروایة ط. دار الکتب العلمیه بیروت لبنان، التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة ص: ۶۹۱ ط. المکتبة التجاریة مکة المکرمة باب اذا فعلت هذه الامة خمس عشرة خصلة حل بها البلاء بیان منه ۳، حیاة الحیوان الکبری ۱/۳۲ "الاوز" خلافة عمر الفاروق رضی الله عنه، ط. مصطفی البابی الحلبی بولاق مصر.

(۲) عن ابی امامة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون فی امتی فزعة فیصیر الناس الی علمائهم فاذا هم قردة وخنازیر الخ نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول ص: ۱۹۳ ط. دار صادر بیروت، الاصل الثمانون والمائة فی ان من عبر الحق من العلماء یمسخ التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة ص: ۶۸۴ المکتبة التجاریة مکة المکرمة قبیل "باب فی رفع الامانة والایمان عن القلوب"۔

کرنی چاہئے۔(۱)

اذان میں اللہ اکبر کا اعراب

"اللہ اکبر کی راء" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان میں بھول جانا

اگر اذان دیتے ہوئے کوئی کلمہ بھول گیا، یا تقدیم اور تاخیر کرلی، تو یاد آتے ہی اس کا اعادہ کرے اور آگے ترتیب سے اذان کہنا شروع کرے اور اگر اذان سے فارغ ہونے کے بعد غلطی کا احساس ہوا اور اس دوران لوگوں سے بات چیت بھی کی تو اذان دوبارہ دیا کرے۔(۲)

اذان میں چلنا

موذن کے لئے اذان دیتے وقت چلنا مکروہ ہے، یعنی اذان کا اعادہ کرنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) ولا ينبغي أن يتكلم السامع في خلال الأذان والإقامة. (فتاوى عالمگيرى: ۵۷/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني في الأذان، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱۵۵/۱، كتاب الصلاة، فصل بيان ما يجب على السامعين عند الأذان، ط: سعيد كراچى)

(۲) وإذا قدم في أذانه أو في الإقامة بعض الكلمات على بعض نحو أن يقول أشهد أن محمداً رسول الله قبل قوله أشهد أن لا إله إلا الله فالأفضل في هذا أن ما سبق على أوانه لا يعتد به حتى يعيده في أوانه وموضعه وإن مضى على ذلك جازت صلاته كذا في المحيط. (عالمگيرى: ۵۶/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۳۸۹/۱، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد. (قول الشارح أعاد ما قدم فقط) أي أجزأه ذلك لكن الاستئناف أفضل ... ط: بيروت: ۲۶۳/۱. بدائع الصنائع: ۱۴۹/۱، كتاب الصلوة، سنن الأذان، ط: سعيد)

(۳) وفي المحيط والمشي عند الأذان مكروه. (الفتاوى التاتارخانية: ۵۱۵/۱، كتاب الصلاة، الأذان، ط: إدارة القرآن كراچى)

وفي الشامية: (قوله ويستدير ... إلخ) زاد القهستاني والراكب والقاعد والماشي، والمنحرف عن القبلة وعلل الوجوب في الكل بأنه غير معتد به ... إلا أنه ينافي ما قال، وهو الأصح. (رد المحتار: ۳۹۳/۱، باب الأذان، ط: سعيد كراچى)

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ تردد دور ہو جائے، اور ایک جانب کو ترجیح ہو جائے، خواب دیکھنا وغیرہ ضروری نہیں ہے۔(۱)

استخارہ کی نماز

مسئلہ: جب کسی کو کوئی کام درپیش ہو، اور وہ کام جائز ہو اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو یا اس میں تردد ہو کہ وہ کام کس وقت کیا جائے، مثلاً کسی کو مکان یا دکان لینی ہو یا شادی کا مسئلہ ہے تو ایسی حالت میں مستحب ہے کہ استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، اور اس کے بعد دعا پڑھ کر سو جائے۔ پھر اس کے بعد دل جس طرف مائل ہو وہ کام کرے، اگر وہ کام کرنے کی طرف دل مائل ہو رہا ہے طبیعت کو رغبت ہو رہی ہے تو وہ کام کرے ورنہ ترک کر دے۔(۲)

---

(۱) احسن الفتاوی: ۳/ ۴۸۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی

(۲) (واذا استخار مضى لما ينشرح له صدره) حلبي كبير، ص: ۴۳۲، فصل في النوافل، ط: نعمانيه كوئته.

(و) ندب (صلاة الاستخارة) (اى طلب ما فيه الخير) وهي تكون الامر في المستقبل ليظهر الله تعالى خير الامرين (واذا استخار مضى لما ينشرح له صدره) والمراد انه ينشرح له صدره انشراحا خاليا عن هوى النفس – طحطاوی على مراقي الفلاح، ص: ۳۹۷، ۳۹۸، كتاب الصلوة، فصل في تحية المسجد، ط: قديمى.

(قوله اذا هم احدكم بالامر) اى اذا قصد الامر المهم المخير بين فعله وتركه وتردد في انه خير في ذاته او في ايقاعه في ذالك الوقت ام لا في تاخيره عنه فينبغي ان يستخير ليطلب الخير ليظهر له ببركة الصلاة والدعاء ما هو الخير" الفتوحات الربانية على الاذكار النواوية: ۳/ ۳۴۴، ۳۴۸، ط: دار احياء التراث العربي بيروت

ثم الظاهر ان الذي سبق الى قلبه فان الخير فيه شامی: ۲/ ۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ط: سعيد كراچي

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو جس طرح اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے، اسی طرح اہتمام کے ساتھ استخارہ کی نماز کی بھی تعلیم دیتے تھے۔(۱)

☆ استخارہ کی نماز اس طرح نیت کر کے شروع کرے کہ ''میں دو رکعت استخارہ کی نماز پڑھ رہا ہوں ''اللہ اکبر'' اور اگر عربی میں نیت کرنا چاہے تو اس کے الفاظ یہ ہیں: ''نَوَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ'' پھر اس کے بعد معمول کے مطابق دو رکعت نفل نماز پڑھے جیسے دوسرے نوافل پڑھتے ہیں جب نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ

---

(۱) عن جابر بن عبد الله قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول: إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل: اللهم إني أستخيرك ... ويسمي حاجته. وفيه أيضاً: إلا سمعنا وينبغي أن يجمع بين الروايتين فيقول: وعاقبة أمري وعاجله وآجله. حلبي كبير، ص ۴۳۲، فصل في النوافل، ط: نعمانیہ کوئٹہ. رد المحتار: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ط: سعيد. مراقي الفلاح، ص ۳۹۹، باب الوتر وأحكامه، فصل تحية المسجد، ط: قديمي كراچی. والحديث أخرجه البخاري في الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة: ۲/۹۴۴، ط: قديمي كراچی. والترمذي في أبواب الوتر، باب ما جاء في صلاة الاستخارة: ۱/۱۰۹، ط: سعيد كراچی. وأبو داود في أبواب التطوع، باب في الاستخارة: ۱/۲۲۵، ط: رحمانيه لاهور.

قوله قال ويسمي حاجته: أي فيبدل ذلك مسمعا والمراد أنه يقول: اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر هو الحج أو السفر مثلاً. الفتوحات الربانية على الأذكار النووية: ۳/۳۵۴، باب دعاء الاستخارة، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان.

بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ. اور "اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ" کا جملہ دو جگہوں پر ہے دونوں جگہوں پر اپنی حاجت ذکر کرے مثلاً سفر کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے "یا اللہ میں فلاں جگہ کے سفر میں جانا چاہتا ہوں اس میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتا دے" اور اگر نکاح کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے "یا اللہ میرا نکاح فلانہ بنت فلاں کے ساتھ یا فلاں بن فلاں کے ساتھ کرنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتا دے" اور خرید وفروخت کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے "یا اللہ فلانی چیز کی دکان یا مکان یا جگہ یا زمین فروخت کرنے میں یا خریدنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتا دے" اسی طرح جو بھی چیز ہو اس کی نیت کرے اور دائیں کروٹ پر سو جائے، اس دوران کسی سے بات چیت نہ کرے اور کسی کام کے لئے نہ جائے بعض مشائخ سے منقول ہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ وہ کام اچھا ہے کر سکتا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام اچھا نہیں نہ کرے۔(۱)

☆ اگر کسی وجہ سے استخارہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے مثلاً جگہ تنگ ہے یا عورت حیض ونفاس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو صرف دعا پڑھ کر استخارہ کر لے۔(۲)

(۱) وفي شرح الشرعة: المسموع من المشايخ أنه ينبغي أن ينام على طهارة مستقبل القبلة بعد قراءة الدعاء المذكور، فإن رأى في منامه بياضا أو خضرة فذلك الأمر خير، وإن رأى فيه سوادا أو حمرة فهو شر ينبغي أن يجتنب. اهـ رد المحتار، مطلب في ركعتي الاستخارة: ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی

(۲) ولو تعذرت عليه الصلاة استخار بالدعاء. رد المحتار: ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل، مطلب في ركعتي الاستخارة، ط: سعيد كراچی. إذا تعذرت عليه الصلاة يستخار بالدعاء فقد روى الترمذي بإسناد ضعيف عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد الأمر قال: اللهم خر لي واختر لي. الطحطاوي ص: ۲۱۷ باب الوتر وأحكامه، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي، والحديث عند الترمذي.

نوٹ: استخارہ کی دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف بھی پڑھ لینا بہتر ہے، اس لئے بعض عامل حضرات استخارہ کا طریقہ یہ بھی بتاتے ہیں: (۱) کمرہ الگ ہو (۲) دھلے ہوئے کپڑے پہنے ان میں استعمال کیا ہوا کپڑا استخارہ کے لئے نہ پہنے (۳) بستر گدا اور تکیہ پاک ہو (۴) جب استخارہ کرنے کا ارادہ ہو تو ہر کام ہر بات سے فارغ ہونے کے بعد وضو کر کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر دو رکعات نماز استخارہ کی نیت سے پڑھے، پھر تین سو دفعہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے پھر ستر دفعہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کے ساتھ سورۃ "اَلَمْ نَشْرَحْ" پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے اور "اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ پر نیت کرے، اور سوچے استخارہ کا عمل کرنے سے لے کر سو جانے تک کسی سے بات چیت نہ کرے نہ کھائے پئے نہ پیشاب پاخانہ کے لئے جائے ورنہ توجہ تقسیم ہو جائے گی اور اس عمل کو پھر شروع سے کرنا پڑے گا۔(۱)

ہو سکتا ہے خواب میں کچھ نظر آئے، یا کوئی کہنے والا کچھ کہے، یہ ہو سکتا ہے کچھ نظر نہیں آئے یا کوئی کہنے والا کچھ نہیں کہے لیکن نیند سے بیدار ہونے کے بعد دلی خیال یا رجحان کسی ایک طرف مائل ہوگا یہی استخارہ کا نتیجہ ہے اگر ایک دن معلوم نہ ہو تو سات دن تک عمل کرے۔(۲)

---

(۱) ماخوذ از "کمالات عزیزی" شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ عنوان "طریقہ استخارہ" ص: ۷۷-۷۸، ط دار الاشاعت کراچی۔

(۲) إذا استخار مضى بعده لما ينشرح له صدره فإن لم ينشرح صدره لشيء فالذي يظهر أن يكرر الاستخارة بصلاتها ودعائها حتى ينشرح صدره لشيء وإن زاد على السبع والتقييد بها في خبر أنس الآتي جرى على الغالب إذ انشراح الصدر لا يتأخر عن السبع" الفتوحات الربانية على الأذكار النووية ج: ۳، ص: ۳۵۷، باب دعاء الاستخارة، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت. "عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا أنس! إذا هممت بأمر

استسقاء

استسقاء کے سلسلے میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز اور اللہ تعالی کے دربار میں بندوں کی گریہ وزاری ہے، اور یہ نماز کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔

اور اگر نماز پڑھنے کا ارادہ ہے تو شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عید گاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہو جائیں، پورے اخلاص بصدق دل کے ساتھ توبہ استغفار کرتے رہیں پھر اس کے بعد دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں، امام صاحب قرأت بلند آواز سے پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد جمعہ کی طرح دو خطبے دیں اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر اجتماعی طور پر دعا کریں اور امام صاحب قلب رداء کریں یعنی چادر کو پلٹیں، اور اس کا طریقہ کسی عالم یا مفتی سے معلوم کریں۔ (۱)

– فاستخر ربك فيه سبع مرات، ثم انظر إلى الذي يسبق إلى قلبك، فإن الخير فيه" رواه ابن السني في عمل اليوم والليلة، باب كم مرة تستخير الله عز وجل، ص: ۲۸۰، رقم: ۵۹۸، ط: مكتبة المؤيد، رياض، قال النووي في الأذكار: إسناده غريب فيه من لا أعرفهم والله أعلم، باب دعاء الاستخارة، ص: ۲۰۲، ط: دار الفكر بيروت.

(۱) "هو طلب السقيا أي طلب العباد السقي من الله تعالى بالاستغفار والحمد والثناء وشرع بالكتاب والسنة والإجماع، له صلاة جائزة بلا كراهة ... من غير جماعة عند الإمام كما قال إن صلوا وحدانا فلا بأس به، وقال أبو يوسف ومحمد يصلي الإمام ركعتين يجهر فيهما بالقراءة كالعيد... وله استغفار لقوله تعالى: "فقلت استغفروا ربكم إنه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا" ... ويخرجون مشاة في ثياب خلقة غسيلة غير مرقعة أو مرقعة وهو أولى إظهارا للذلة، خاشعين متواضعين خاضعين لله تعالى ناكسين رؤوسهم مقدمين الصدقة كل يوم قبل خروجهم ويجددون التوبة ويستغفرون للمسلمين ويردون المظالم ويستحب إخراج الدواب بأولادها ويشتتون بينها ليحصل الضجيج بالحاجات وخروج الشيوخ الكبار والأطفال ... وليس فيه أي الاستسقاء قلب رداء عند أبي حنيفة وأبي يوسف في رواية عنه وما رواه محمد محمول على التفاؤل، ولا يخطب عند أبي حنيفة لأنها تبع للصلاة بالجماعة ولا جماعة عنده، وعندهما يخطب لكن عند أبي يوسف خطبة واحدة وعند محمد خطبتين" مراقي الفلاح، ص: ۵۴۲-۵۴۸، باب الاستسقاء، ط: قديمي، حلبي كبير، تتمات من النوافل، ص: ۴۲۹-۴۲۰، ط: نعمانيه كوئٹه، عالمگیری، الباب التاسع عشر في الاستسقاء: ۱/۱۵۳-۱۵۴، ط: رشيديه.

استسقاء کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استسقاء کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ (۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ (۳)

استسقاء کی دعا خاص عربی میں ہونا ضروری نہیں، کسی بھی زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) کذا فی رد المحتار ۲/۱۸۴ - ۱۸۵ باب الاستسقاء، ط: سعید کراچی۔ حصن حصین ص ۲۹۲، منزل الحاجات، دعاء الاستسقاء، ط: نور محمد لکھنؤ۔

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال: أتت النبي صلی اللہ علیہ وسلم بواکی فقال: اللهم اسقنا غيثا ... قال: فأطبقت عليهم السماء. (أبو داود ۱/۱۶۵، أبواب صلاة الاستسقاء، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی)

(۲) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استسقى قال: اللهم اسق عبادك ... الحديث رواه أبو داود ۱/۱۶۶ باب رفع اليدين في الاستسقاء، أبواب صلاة الاستسقاء، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی۔ مشکوۃ المصابیح ص ۱۳۲، کتاب الصلوۃ، باب الاستسقاء، الفصل الثانی، ط: قدیمی

(۳) عن عائشة قالت: شكا الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر ... ثم قال: الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا إله إلا الله يفعل ما يريد، اللهم أنت الله لا إله إلا أنت الغني ... الحديث رواه أبو داود، أبواب صلاة الاستسقاء ۱/۱۶۵، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی۔ نیز استسقاء کی مزید دعاؤں کے لئے دیکھئے زاد المعاد فی هدی خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم لابن القیم الجوزیۃ ۱/۴۵۶ - ۴۵۹ فصل فی هدیه صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء، ط: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت

استسقاء کی نماز میں چادر الٹا کرنے کی حکمت

استسقاء کی نماز میں امام صاحب کا چادر الٹا کرنا اس حال کے پلٹ جانے کی طرف اشارہ ہے جس میں لوگوں کو خشک سالی سے فراخ حالی، اور تنگی عیش سے فراخی عیش کی طرف تبدیلی مقصود ہے۔

استسقاء کی نماز میں لوگ کبر و فخر، بڑائی اور گھمنڈ اور ناشکری سے توبہ استغفار، عجز و انکسار، فاقہ اور مسکنت کی طرف پھر جانے کا اظہار کرتے ہیں پس چادر کا الٹا کرنا یہ تصویری زبان سے اظہار ہے، اور زبانی افعال کا اظہار زبانی اقوال کے اظہار سے زیادہ ہی کامل ہے، نیز اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تصویری زبان میں برے افعال اور برے اخلاق سے بچنے اور اچھے افعال اور نیک اخلاق کی توفیق کے لئے دعا کی جاتی ہے، حضرت ابن عربی فرماتے ہیں:

لمن کان یستسقی یحول ردائه

تحول عن الافعال عنک ترتقی

ترجمہ: وہ شخص جو قحط سالی میں استسقاء کی نماز پڑھتا ہے اور چادر الٹا کرتا ہے تو اپنے برے افعال کو الٹ دے اور نیک افعال اختیار کرے تاکہ تو اللہ کا پسندیدہ بن جائے۔ (۱)

استغفار

فرض نماز کے بعد اگر سنت نہیں تو سلام کے بعد فوراً اور اگر سنت ہے تو سنت

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں، ص ۰۰، مولانا حکیم محمد مصطفیٰ، از: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے(۱)، اور بہترین استغفار یہ ہے:

"أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ"۔(۲)

اسلام کا شعار

نماز ملتِ اسلامیہ کا وہ شعار ہے جس کے چھوٹ جانے سے اگر اسلام کے جانے کا خطرہ بتایا جائے تو درست ہوگا، نیز وہ عبادت ہے جو نفس کی تہذیب اور اخلاق کی اصلاح کے لئے کامل و مکمل اثر رکھتی ہے، جو دلوں کو خطاؤں کی نجاستوں سے پاک و صاف کرکے انوارِ الٰہی و تجلیات کے قابل بنا دیتی ہے اور برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتی ہے۔(۳)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اتفاقاً ایک مرد نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا، جب اس گناہ نے اس کے دل کو

---

(۱) عن ثوبان قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثًا. (الصحيح لمسلم: ۱/۲۱۸، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ط: قديمي. شامي، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، فصل إذا أراد الشروع: ۱/۵۳۰، ط: سعيد).

(۲) عن معاذ رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من قال بعد الفجر ثلاث مرات وبعد العصر ثلاث مرات: "أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه" كفرت عنه ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر. (عمل اليوم والليلة لابن السني، باب ما يقول في دبر صلاة الصبح، رقم الحديث: ۱۳۴، ص: ۱۲، ط: مكتبة الشيخ كراچي).

(۳) قال الله تعالى: "إن الحسنات يذهبن السيئات" وقوله صلى الله عليه وسلم: "الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن إذا اجتنبت الكبائر" أقول: الصلاة جامعة للتنظيف والإخبات مقدمة للنفس إلى عالم الملكوت ومن صاحبة النفس لها إذا انصبغت بصبغة رفعت صفتها وتباعدت عنه وصار ذلك كأن لم يكن شيئًا مذكورًا. وقوله صلى الله عليه وسلم: "بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة" أقول: الصلاة من أعظم شعائر الإسلام وعلامات الذي ينبغي أن يحكم بفقده بفقدها لملازمة بينها وبينه. (حجة الله البالغة: ۱/۱۸۵، مبحث في حكمة الصلاة وفضلها وأوقاتها، ط: مكتبة حقانية، پشاور).

قلب پر کس قدر ظلمت اور تاریکی کا پردہ ڈالا تو روحانی ڈاکٹر کی خدمت اقدس میں نہایت ندامت اور شرمندگی سے حاضر ہو کر اس کے ازالہ کی تدبیر دریافت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فریاد اور گریہ وزاری کو سن کر کچھ جواب نہیں دیا بلکہ نماز ادا کرنے تک توقف کیا، جب اس سائل نے جماعت میں شامل ہو کر نماز کو ادا کیا اور اس کی ندامت اور شرمندگی اللہ کی رحمت کے دریا کو جوش میں لائی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ خوشخبری سنائی:

"اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ" یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ کو معاف کر دیا پھر جب اس سائل نے یہ عرض کیا کہ یہ حکم خاص میرے ہی واسطے ہے یا سب کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میری تمام امت کے واسطے یہی حکم ہے۔(۱)

اسلام کی پانچ بنیادیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

---

(۱) عن ابن مسعود قال: ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى "واقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات" فقال الرجل: يا رسول الله الي هذا؟ قال لجميع امتي كلهم وفي رواية لمن عمل بها من امتي. متفق عليه، وعن انس قال جاء رجل فقال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقمه علي قال ولم يسأله عنه وحضرت الصلاة فصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة قام الرجل فقال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقم في كتاب الله قال اليس قد صليت معنا؟ قال نعم، قال: فان الله قد غفر لك ذنبك او حدك. متفق عليه، مشكوة المصابيح ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي.

(۱) توحید اور رسالت کا اقرار کرنا (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا۔(۱)

اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو گیا

اگر کوئی شخص رکوع سجدے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشاروں سے نماز پڑھ رہا تھا اور وہ نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں رکوع اور سجدے پر قادر ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے رکوع سجدے سے ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اشارہ

اگر کوئی شخص محض آنکھوں، بھوؤں یا دل سے اشارہ کر سکتا ہے، سر جھکا کر اشارہ نہیں کر سکتا تو اس صورت میں نماز موقوف کر دے، اس حالت میں نماز پڑھنے سے نماز درست نہیں ہوگی، خواہ عقل قائم ہو یا نہ ہو، اگر اس حالت میں پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہو گئیں تو قضاء واجب نہیں ہوگی، اور اگر پانچ تک فوت ہو گئیں اور وہ کم سے کم سر جھکا کر

---

(۱) عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة والحج وصوم رمضان متفق عليه. مشكوة: ص ۱۲، كتاب الإيمان الفصل الأول، ط: قديمي

(۲) وإن صلى بعض صلوته بالإيماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية. عالمگیری ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، رد المحتار ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق ۲/۱۱۶، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

اشارے سے نماز پڑھنے کے قابل ہو گیا تو ان نمازوں کی قضاء بھی لازم ہوگی۔(۱)

اشارہ کرنا تشہد میں

التحیات پڑھتے وقت جب "اَشْھَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرے اور "اِلَّا اللّٰہُ" پر گرا دے، اور اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائے، چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لے، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ ہو، اور "اِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو کچھ نیچی کر لے، اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی گئی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے، اس طرح اشارہ کرنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) "وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الإيماء بالعينين والحاجبين ثم إذا خف مرضه هل يلزمه القضاء؟ اختلفوا فيه قال بعضهم إن زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وإن كان دون ذلك يلزمه كما في الإغماء وهو الأصح" فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: ١/١٧٤، باب صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.
وفي البحر: وهو المختار لأن مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب، وصححه في البدائع وجزم به الولوالجي وصاحب التجنيس مخالفا لما في الهداية. البحر: ٢/١٢٥، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. رد المحتار: ٢/٩٩-١٠٠، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.
(۲) "ويسن الإشارة في الصحيح لأنه صلى الله عليه وسلم رفع إصبعه السبابة وقد أحياها شيخ ومن قال: إنه لا يشير أصلا فهو خلاف الرواية والدراية ويكون بالمسبحة أي السبابة من اليمنى فقط يشير بها عند انتهائه إلى الشهادة في التشهد .... يرفعها أي المسبحة عند النفي أي نفي الألوهية عما سوى الله تعالى بقوله لا إله ويضعها عند الإثبات أي إثبات الألوهية لله وحده بقوله "إلا الله" ليكون الرفع إشارة إلى النفي والوضع إلى الإثبات، مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي: "وكيفيته أن يعقد الخنصر والتي تليها محلقا بالوسطى والإبهام . فالظاهر أنه يجعل المعقودة إلى جهة القبلة." كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ص: ٢٦٩-٢٧٠، ط: قديمي. وفي الرد: "الثاني: بسط الأصابع إلى حين الشهادة فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الإثبات، وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبي صلى الله عليه وسلم بالأحاديث الصحيحة ولصحة نقله عن أئمتنا الثلاثة، فلذا قال في الفتح إن الأول خلاف الدراية والرواية." مطلب صفة الصلاة: ١/٥٠٩، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ٣٨٥-٣٨٦، فصل في صفة الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه. البحر: ١/٣٤٢، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

اشارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا راز یہ ہے کہ انگلی اٹھانے میں توحید کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے قول وفعل میں مطابقت ہو جاتی ہے اور توحید کے معنی آنکھوں کے سامنے متمثل اور منقش ہو جاتے ہیں۔ (احکام اسلام ص ۴۷) (۱)

اشارے سے نماز جائز ہونے کی حکمت

جس مریض کو چت لیٹنے کا حکم دے دیا گیا ہو تو ایسا شخص اشارے سے نماز پڑھے گا اس لئے کہ انسانی اعضاء کی عزت وحرمت جان کی حرمت کے برابر ہے یعنی جس طرح جان بچانا فرض ہے اسی طرح اعضاء کا بچانا بھی فرض ہے۔ اشارہ کی صورت میں اعضاء کی بھی حفاظت ہو جائے گی۔ (۲)

اشراق کی نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں انسان کو چاہیے کہ اپنے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس قدر صدقہ کرنے کی کس آدمی کو طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں اگر

---

(۱) والسر فی رفع الاصبع الاشارة إلی التوحید لیتطابق القول والفعل ویصیر المعنی متمثلا متصورا۔" حجة الله البالغة: ۲/ ۱۰، المبحث فی هیئات الصلاۃ واذکارها، ط: صدیقیہ کتب خانہ اکوڑہ خٹک

(۲) یقوله وان تعذر القعود اومأ مستلقیا .... کما لو قدر علی القعود ولکن بزع الماء من عینیه لقصره تطبیب ان یستلقی ایاما علی ظهره ونهاه عن القعود والسجود اجزأه ان یستلقی ویصلی بالایماء لان حرمة الاعضاء کحرمة النفس کذا فی ملتقی البحر ۲/ ۱۲۲ ، باب صلاة المریض، ط: سعید، شامی: ۲/ ۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی

تھوک وغیرہ موجود ہو اس کو صاف کر دینا اور راستے میں تکلیف دینے والی چیزیں پڑی ہوئی ہوں تو ان کو وہاں سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اگر تین سو ساٹھ کے برابر صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اشراق کی نماز کی دو رکعت تیرے لئے کافی ہیں۔(۱)

اشراق کی نماز کی فضیلت

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز کی جگہ بیٹھا رہا، اور اشراق کی نماز پڑھ کر وہاں سے اٹھا بشرطیکہ درمیانی وقت میں کوئی دنیاوی کام یا باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ کا ذکر کیا تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔(۲)

☆......اشراق کی نماز کی فضیلت اور کامل ثواب کا مستحق وہ شخص ہے جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے یا عذر کی وجہ سے گھر میں پڑھے، اور اسی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر اشراق کا وقت ہونے کے بعد دو رکعت یا چار رکعت ادا کرے تو اس کو اشراق کی نماز کی پوری فضیلت حاصل ہوگی اور اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط فوت ہو جائے گی تو اشراق کی نماز ہو جائے گی لیکن فضیلت پوری حاصل نہیں ہوگی، تاہم اگر پوری فضیلت حاصل نہ کر سکے تو جتنی بھی حاصل کر سکے وہ غنیمت ہے۔

---

(۱) "عن بریدة قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: فی الإنسان ثلاث مائة وستون مفصلا فعلیه أن یتصدق عن کل مفصل منه بصدقة قالوا: ومن یطیق ذالک یا نبی اللہ! قال: النخاعة فی المسجد تدفنها والشیء تنحیه عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک" مشکاة المصابیح باب صلاة الضحی ،الفصل الثانی ،ص ۱۱۶ ط: قدیمی

(۲) عن معاذ بن انس الجهنی رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: "من قعد فی مصلاه حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول إلا خیرا غفرله خطایاه وإن کان أکثر من زبد البحر" ابو داؤد باب صلاة الضحی: ۱/ ۱۸۹ ط: حقانیه پشاور.

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اس وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھے، اور اس سے چند روز کے بعد باطنی نورانیت بھی حاصل ہوگی۔(۱)

(نوٹ) ذکر میں قرآن و حدیث کا درس بھی شامل ہے۔(۲)

اشراق کی نیت

اشراق کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

اشکال مکروہ و ممنوع ہونے کی وجہ

نماز میں ان امور کو عمل میں لانے کا حکم ہے جو وقار اور عادات حسنہ پر دلالت کرتے ہوں اور ان کو عقلمند لوگ بھی پسند کریں، اور نماز میں ایسی عادات ظاہر نہیں ہونی

(۱، ۲) قال في التحرز: (قوله فقعد) أي استمر على حال ذكره بمرده كان قائما أو قاعدا أو مضطجعا، والجلوس أفضل إلا إذا عارضه أمر كالطواف أو صلاة جنازة أو لحضور درس و نحوها. الفتوحات الربانية على الأذكار النووية: ۳/۶۳، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان.

"عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من صلى صلاة الفجر أو قال صلاة الغداة فقعد في مقعده فلم يلغ بشيء من أمر الدنيا يذكر الله عز وجل حتى يصلي الضحى أربع ركعات خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه" عمل اليوم والليلة لابن السني، باب فضل الذكر بعد صلاة الفجر، رقم (۱۴۹)، ص: ۱۴۵، ط: مكتبة المؤيد الرياض.

.. اعلم أن فضيلة الذكر غير منحصرة في التسبيح والتهليل والتحميد والتكبير ونحوها، بل كل عامل لله تعالى بطاعة فهو ذاكر لله تعالى كذا قاله سعيد بن جبير رضي الله عنه وغيره من العلماء وقال عطاء رحمه الله مجالس الذكر هي مجالس الحلال والحرام، كيف تشتري وتبيع وتصلي وتصوم وتنكح وتطلق وتحج وأشباه هذا" كتاب الأذكار للنووي، ص: ۱۰، ط: دار الفكر بيروت.

(۳) المصلي إذا كان متنفلا سواء كان ذلك النفل سنة مؤكدة أو غيرها يكفيه مطلق نية الصلاة ولا يشترط تعيين ذلك النفل بأنه سنة الفجر مثلا أو تراويح أو غيره فذلك. حلبي كبير، شرائط الصلاة، ص: ۲۱۹-۲۱۷، ط: سهيل اكيڈمي.

چاہئیں جو جانوروں کی طرف منسوب کی جاتی ہے، مثلاً مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے کی مانند جلدی جلدی نماز پڑھنا، کتے کی طرح بیٹھنا، لومڑی کی طرح زمین پر لیٹنا، اونٹ کی طرح بیٹھنا، اور درندوں کی طرح ہاتھ زمین پر بچھانا، اور نماز میں ایسی ہیئت اور شکل بنانا بھی منع ہے جو تکبر کرنے والوں کی ہے، اور ایسے لوگوں کی جن پر عذاب نازل ہوتا ہے مثلاً کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔(۱)

افعال میں پیروی کرنا

جو افعال نماز میں فرض ہیں ان میں مقتدی کے لئے امام کی پیروی کرنا فرض ہے، اور جو افعال واجب ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اور جو افعال سنت ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے، مثلاً اگر مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی نہیں کی اس طور پر کہ مقتدی نے رکوع کیا اور امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے مقتدی نے اپنا سر اٹھالیا، پھر دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہوا تو نماز باطل ہوجائے گی کیونکہ مقتدی نے امام کے ساتھ فرض عمل میں پیروی نہیں کی، اسی طرح اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرلیا تو وہ رکعت باطل ہوجائے گی، ایسی صورت میں اگر امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھ لے گا تو نماز ہوجائے گی ورنہ نماز نہیں ہوگی، اور اس

---

(۱) والهيئات المبغوضة ترجع إلى معان... منها اختيار هيئات الوقار ومجانبة العادات والاحتراز عن البطش، والهيئات التي يعملها أهل الرزق ويستعملونها على طريق ذوي العقول، كنقر الديك والتفات الثعلب وإقعاء الكلب وافتراش السبع ... والتي تكون للمتجبرين وأهل البلاء كالاختصار. (حجة الله البالغة ۲/ ۸ مبحث أذكار الصلاة وهيئاتها المندوب إليها، ط: صديقي كتب خانه اكوڑه خٹك.)

نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(١)

اعوذ باللہ بلند آواز سے پڑھ لی

اگر کوئی بلند آواز سے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(٢)

اعوذ باللہ پڑھنا

☆... امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد صرف پہلی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھنا سنت ہے، دوسری، تیسری یا چوتھی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھنا سنت نہیں ہے، اس لئے باقی رکعتوں میں "اعوذ باللہ" نہ پڑھیں۔(٣)

---

(١) والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع: مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه وركوعه لركوعه وسلامه لسلامه، ويدخل فيه ما لو ركع قبل إمامه ودام حتى أدركه إمامه، ومعاقبة لابتداء فعل إمامه مع المشاركة في باقيه، ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الأنواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب، وسنة في السنة عند عدم المعارض أو عدم لزوم المخالفة كما قدمناه" رد المحتار باب صفة الصلاة مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام: ١/٤٧٠ ط: سعيد

(٢) وإن جهر بالتعوذ أو بالتسمية أو بالتأمين لا سهو عليه. عالمگیری ١/١٢٨، الباب الثاني عشر في سجود السهو. قاضي خان على هامش الهندية ١/١٢٢، فصل فيما يوجب السهو وما لا يوجب السهو ط: رشيدية كوئٹه

(٣) ويسن التعوذ فيقول أعوذ بالله من الشيطان الرجيم وهو ظاهر المذهب ... للقراءة فيأتي به المسبوق كالإمام والمنفرد لا المقتدي لأنه تبع للقراءة عندهما ... ويستفتح كل مصل سواء المقتدي وغيره ما لم يبدأ الإمام بالقراءة ثم يتعوذ بالله من الشيطان الرجيم ... سر للقراءة فقدمنا عليها فيأتي به المسبوق في قضاء ما يفوته بعد الثناء. مراقي الفلاح ص: ٢٥٩، ٢٦٠ كتاب الصلاة فصل في سننها وفصل في كيفية ترتيب أفعال الصلاة ص: ٢٨١، ٢٨٢، ط: قديمي كراچي. هندية كتاب الصلوة الباب الرابع الفصل الثالث ١/٧٣-٧٤، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار صفة الصلاة ١/٤٨٩ ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ١/٣٠٦ باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي

☆ ...مقتدی امام کے پیچھے نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھ کر خاموش رہیں، "اعوذ باللہ" وغیرہ نہ پڑھیں۔(۱)

☆ ...مسبوق امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھیں۔(۲)

اعوذ باللہ پڑھنے کا راز

نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قراءت سے پہلے "اعوذ باللہ" اس واسطے مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم" یعنی "جب تو قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو شیطان مردود کے مکر سے اور اس کے وساوس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر" چونکہ سورۂ فاتحہ اور سورت قرآن ہے اس لئے ان سے پہلے "اعوذ" پڑھنا ضروری ہوا۔(۳)

اعوذ باللہ چھوڑ دی

اگر کسی امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے پہلی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۴)

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) التعوذ لقوله تعالیٰ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم، اقول: السر فی ذالک أن من أعظم ضرر الشیطان أن یوسوس له فی تأویل کتاب اللہ مالیس بمرضی فیؤ یضله عن التدبر حجة اللہ البالغة، مبحث فی اذکار الصلاة وهیئاتها المندوب الیها: ۲/۸۶، ط: صدیقیه کتب خانه اکوڑه خٹک.

(۴) فلا یجب بترک الواجب ذاته لا یجب بترک سنة کالثناء والتعوذ والتسمیة. البحر الرائق، باب سجود السهو: ۲/۹۸، ط: سعید، ولا یجب بترک التعوذ. عالمگیری: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه.

واضح رہے کہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت کے شروع میں ثناء کے بعد "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ شروع کرنا سنت ہے، باقی دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللہ۔۔۔ الخ" پڑھنا سنت نہیں، ان رکعتوں کے شروع میں صرف "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

افضل کو امام بنائیں

افضل آدمی کو لوگ پسند کرتے ہیں، اور افضل آدمی نماز پڑھائے تو جماعت میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے افضل آدمی کو امام بنانا زیادہ بہتر ہے اور افضل امام وہ ہے جو شریعت کے احکام سے سب سے زیادہ واقف ہو اور قرآن مجید تجوید اور صحت کے ساتھ پڑھتا ہو، دیندار پرہیزگار اور صحیح عقیدہ والا ہو، اعلیٰ نسب والا ہو، حسین وجمیل ومعمر ہو، نسبی شرافت، خوش اخلاق اور پاکیزہ صاف ستھرے لباس والا ہو، ایسا آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ لوگ رغبت سے اس کی اقتداء کریں گے اور جماعت میں لوگ زیادہ

---

(۱) "ویسن التعوذ فیقول أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وھو ظاهر المذهب ... للقراءة فیأتی به المسبوق کالإمام والمنفرد لا المقتدی ... وتسن التسمیة أول کل رکعة قبل الفاتحة لأنه صلى الله علیه وسلم کان یفتتح صلاته ببسم اللہ الرحمن الرحیم" مراقي الفلاح ص۲۵۹-۲۶۰ حاشیة الطحطاوي علی المراقي کتاب الصلاة، فصل في بیان سننها، ط. قدیمي، ورد المحتار ۱/۴۸۸-۴۹۰ کتاب الصلاة فصل وإذا أراد الشروع في الصلاة، ط. سعید.

والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غیر، هندیة ۱/۷۳ (ثم یأتي بالتسمیة) ویأتي بها في أول کل رکعة وهو قول أبي یوسف رحمه اللہ کذا في المحیط وفي الحجة وعلیه الفتوی هکذا في التتارخانیة هندیة ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط. رشیدیة کوئٹه، البحر ۱/۳۱۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

ہوں گے۔(۱)

افضل لوگ کہاں کھڑے ہوں

جماعت کی نماز کے دوران جو لوگ عالم فاضل اور افضل ہیں، ان کو پہلی صف میں خاص کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے، تاکہ امام صاحب کے وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں آگے بڑھ کر امامت کے فرائض انجام دے سکیں۔(۲)

افضل مسجد

اگر قرب و جوار میں ایک سے زائد مساجد ہیں، اگر یہ سب مسجدیں اس کے محلہ میں ہیں، تو ان میں جو سب سے قدیم اور پرانی مسجد ہے وہ افضل ہے، اور اگر تمام مساجد قدیم ہونے میں برابر ہیں، یا قدیم ہونا معلوم نہیں تو ان صورتوں میں جو سب سے زیادہ بڑی

(۱) الأولى بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة وهو الظاهر، هذا إذا علم من القراءة قدر ما تقوم به سنة القراءة ولم يطعن في دينه ويجتنب الفواحش الظاهرة وإن كان غيره أورع منه وإن كان متبحرا في علم الصلاة لكن لم يكن له حظ في غيره من العلوم فهو أولى، فإن تساووا فأقرؤهم أي أعلمهم بعلم القراءة فإن تساووا فأورعهم فإن تساووا فأسنهم فإن كانوا سواء في السن فأحسنهم خلقا فإن كانوا سواء فأحسبهم فإن كانوا سواء فأصبحهم وجها أي أكثرهم صلاة بالليل فإن استووا في الحسن فأشرفهم نسبا فكل من كان أكمل فهو أفضل لأن المقصود كثرة الجماعة رغبة الناس فيه أكثر "عالمگیری بحذف ذکر المصادر، کتاب الصلوٰۃ، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني ۱/۸۳، ط رشیدیہ کوئٹہ. رد المحتار، باب الإمامة بزيادة، ثم الأشبه ثوبا: ۱/۵۵۷-۵۵۸، ط سعید ... البحر الرائق ص: ۱/۳۴۷-۳۴۸، باب الإمامة ط سعید. مراقي الفلاح، ص: ۲۹۹-۳۰۱، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط قدیمی.

(۲) ينبغي أن يكون بحذاء الإمام من هو أفضل "عالمگیری ۱/۸۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط رشیدیہ کوئٹہ.

ہے وہ سب سے افضل ہے پھر جو سب سے زیادہ قریب ہے وہ سب سے افضل ہے۔(۱)

اف کرنا

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے "اف" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اور اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے ہے، جس کو ضبط نہ کیا جاسکے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

مزید "رونا" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

اقامت

☆ جب جماعت کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نماز شروع ہونے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے، جو اذان میں کہے جاتے ہیں، اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں، اور اذان دینے والے کو مؤذن اور اقامت کہنے والے کو مکبر کہتے ہیں۔ اور اقامت کے سترہ کلمے ہیں۔(۳)

---

(۱) أفضل المساجد مكة ثم المدينة ثم القدس ثم قباء ثم الأقدم ثم الأعظم، ثم الأقرب. شامي ۱/ ۶۵۸، ۶۵۹، كتاب الصلوة، مطلب في أفضل المساجد، ط: سعيد. حلبي كبير ص: ۶۱۸، فصل في أحكام المساجد، الثاني في أفضل المساجد للصلاة، ط: رحمانيه كوئٹه.

(۲) وفي البحر: ويفسدها التأفيف أف أو تف، والبكاء بصوت يحصل به حروف لوجع أو مصيبة، إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب. البحر، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/ ۲، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۲۵، ط: قديمي. حلبي كبير مفسدات الصلاة ص: ۴۵۱، ط: سهيل اكيڈمي. هندية، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول ۱/ ۱۰۱، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) والإقامة سبع عشرة كلمة، خمس عشرة منها كلمات الأذان وكلمتان قوله "قد قامت الصلاة" مرتين. هندية ۱/ ۵۵، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه. وكذا في رد المحتار ۱/ ۳۸۶، ۳۸۹، باب الأذان، ط: سعيد كراچی

☆... پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اقامت کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ باقی نمازوں کے لئے اقامت نہیں ہے۔(۱)

☆... اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو بھی اقامت کہنا مستحب ہے۔(۲)

☆... مسافر کے لئے بھی اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۳)

☆... جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

☆... عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۵)

---

(۱) الاقامة سنة مؤكدة اي قوية كالواجب ... للفرائض ومنها الجمعة فلا يؤذن لعيد واستسقاء وجنازة ووتر فلا يجمع اذان العشاء للوتر على الصحيح. مراقي الفلاح ص: ۱۹۳ باب الاذان ط: قديمي. هندية، الباب الثاني في الاذان الفصل الاول ۱/ ۵۳، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار ۱/ ۳۸۵، باب الاذان ط: سعيد

(۲) قوله (وندبا لهما) اى الاذان والاقامة للمسافر والمصلي في بيته في المصر ليكون الاداء على هيئة الجماعة. البحر الرائق ۱/ ۲۶۵، باب الاذان، ط: سعيد. هندية ۱/ ۵۴ الباب الثاني في الاذان الفصل الثاني ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱/ ۳۹۵، باب الاذان ط: سعيد.

(۳،۴) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده هكذا في المبسوط. ولو ترك الاقامة اجزأه ولكنه يكره هكذا في شرح الطحاوي ولو أذن وأقام فهو حسن. وإن صلوا جماعة في المفازة وتركوا الاذان لا يكره وإن تركوا الاقامة يكره. هندية: ۱/ ۵۴ الباب الثاني في الاذان الفصل الاول ط: رشيدية. مراقي الفلاح باب الاذان ص: ۱۹۳-۱۹۵ ط: قديمي. رد المحتار: ۱/ ۳۹۵ باب الاذان ط: سعيد.

(۵) (وبعد الخطبة) صلى بهم الظهر والعصر باذان واقامتين اي يقيم للظهر ثم يصليها ثم يقيم للعصر ... وصلى العشاءين باذان واقامة. الدر المختار مع الرد ۲/ ۵۰۴، ۵۰۸ كتاب الحج ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/ ۲۲۸، ۲۳۰ كتاب المناسك الباب الخامس في كيفية الاداء ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق ۲/ ۳۴۲، ۳۴۴ كتاب الحج باب الاحرام ط: سعيد كراتشي.

☆ ...... مردوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون ہے، عورتوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون نہیں، اس لئے خواتین اقامت کے بغیر نماز شروع کریں گی۔ (۱)

اقامت اور اذان میں فصل

”اذان اور اقامت میں فصل“ کے عنوان کو دیکھیں۔

اقامت شروع کرنے کے لئے امام کا مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں

اقامت شروع کرنے کے لئے امام کا پہلے سے مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو اقامت کہنا درست ہے، امام اقامت سن کر خود مصلے پر آ سکتا ہے۔ (۲)

اقامت عربی زبان میں کہنا ضروری ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقامت کے لئے جو خاص عربی الفاظ منقول ہیں انہی خاص الفاظ سے اقامت کہنا ضروری ہے، اگر کسی اور زبان مثلاً اردو، فارسی اور انگریزی

---

(۱) وليس على النساء أذان ولا إقامة فإن صلين بجماعة يصلين بغير أذان وإقامة وإن صلين بهما جازت صلاتهن مع الإساءة كذا في التبيين. (الهندية: ۱/۵۳، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۳۹۱، باب الأذان، ط: سعيد كراتشي. وفي البحر: لا يسن لهن أذان ولا إقامة لأنهما من سنن الجماعة المستحبة فقط بالنساء أي جماعة النساء لأن جماعتهن مكروهة عليهن ولا تؤذن كما قدمناه وظاهر ما في السراج الوهاج أنها لا تقيم أيضا. البحر: ۱/۲۶۶، باب الأذان، ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۹۵، باب الأذان، ط: قديمي كراتشي.

(۲) "حضر الإمام بعد إقامة المؤذن بساعة أو صلى سنة الفجر بعدها لا يجب إعادتها، كذا في القنية. (الهندية: ۱/۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۰۰، باب الأذان، فروع، ط: سعيد كراتشي

میں یا عربی زبان میں اقامت کے لئے جو الفاظ منقول ہیں ان کے علاوہ کسی اور عربی الفاظ سے اقامت کہی جائے تو اقامت صحیح نہیں ہوگی، مسنون طریقہ سے دوبارہ اقامت کہنا ہوگا۔(۱)

اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی آدمی کی نمازیں اقامت کی حالت میں قضا ہوگئی ہیں، اور سفر کی حالت میں ان نمازوں کی قضا کر رہا ہے تو چار رکعت والی فرض نماز کی قضا چار رکعت پڑھے قصر نہ کرے، کیونکہ اقامت والی نماز چار رکعت فرض ہوئی ہے، جس طرح چار رکعت فرض ہوئی ہے، قضاء بھی چار رکعت کرنی ہے۔(۲)

---

(۱) (والاقامة مثله) وهو خمس عشرة كلمة: خمس عشرة منها كلمات الأذان، وكلمتان قوله قد قامت الصلاة مرتين... ولا يؤذن بالفارسية ولا بلسان آخر غير العربية كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۵۵، الفصل الثاني في كلمات الأذان والإقامة، ط: رشيدية كوئٹہ. (قوله بالفاظ كذلك) أشار إلى أنه لا يصح بالفارسية وإن علم أنه أذان وهو الأظهر والأصح كما في السراج. شامي: ۱/۳۸۳، باب الأذان، ط: سعيد كراتشي. والإقامة كالأذان (تنوير الأبصار) شامي: ۱/۳۸۸، باب الأذان، ط: سعيد كراتشي

(۲) (والقضاء يحكي) أي يشابه (الأداء سفرا وحضرا) لأنه بعد ما تقرر لا يتغير، وفي الشامية: (قوله سفرا أو حضرا) أي فلو فاتته صلاة السفر وقضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها، وكذا فائتة الحضر تقضى في السفر تامة. شامي: ۲/۱۳۵، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۲/۱۴۲، باب المسافر، ط: سعيد كراتشي.

ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، فيقضي مسافر في السفر ما فاته في الحضر من الفرض الرباعي أربعا، والمقيم في الإقامة ما فاته في السفر منها ركعتين. هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: مكتبه رشيدية كوئٹہ

اقامت کی نماز کی قضاء

جو نماز اقامت کی حالت میں فوت ہوئی ہے اس کو قضاء کرتے وقت پوری پڑھنا ضروری ہے، چاہے اقامت کی حالت میں قضاء کرے یا سفر کی حالت میں، دونوں حالتوں میں پوری پڑھے، سفر کے دوران ادا کرنے کی صورت میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوئی ہے، وقت گزرنے کے بعد اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے، اس میں رد و بدل کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

جب فرض نماز کی اقامت (تکبیر) ہو جائے تو نفل، سنت اور فرض، واجب کی قضاء وغیرہ شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے:

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ (۲)

ترجمہ: جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس وقت کی فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز پڑھنا نہیں ہے۔

البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر جماعت فوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور قعدہ تک میں شرکت کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ لینی چاہیے، لیکن جماعت کی صف سے دور پڑھے، اور اگر سنت پڑھنے سے جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو تو سنت ترک کردے اور جماعت

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ رقم ۲ فی الصفحۃ السابقۃ

(۲) مسلم شریف، باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن فی اقامۃ الصلاۃ ۱/۲۴۷، ط قدیمی کراچی

میں شامل ہو جائے۔(۱)

اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا

صفیں سیدھی کرنے کے لئے اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑا ہونا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں، خاص طور پر سستی اور اہتمام کی کمی کے باعث "حی علی الفلاح" پر کھڑا ہونے سے امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت تک صفیں سیدھی نہیں ہوتیں بلکہ پہلے کھڑا ہونے پر بھی دیر لگاتے ہیں، اس طرح اقامت اور امام کی تحریمہ میں فاصلہ ہو جاتا ہے، یا امام نیت باندھ لیتا ہے اور لوگ صفیں سیدھی کرنے کے لئے کھنچتے رہتے ہیں جس سے لوگوں کو نیت باندھنے میں الجھن اور تاخیر ہو جاتی ہے، اس ضرورت کی وجہ سے افضل اور بہتر یہ ہے کہ اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر صفیں سیدھی کرلی جائیں۔(۲، ۳)

---

(۱) (وإذا خاف فوت) ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة أكمل (وإلا) بأن رجا إدراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد.. (لا) يتركها بل يصليها عند باب المسجد إن وجد مكانا، وإلا تركها لأن ترك المكروه مقدم على فعل السنة. شامی: ۲/۵۶، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی۔ هندية: ۱/۱۲۰، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: بلوچستان بک ڈپو

(۲) وقد اختلف السلف متى يقوم الناس إلى الصلاة، فذهب مالك وجمهور العلماء إلى أنه ليس لقيامهم حد، ولكن استحب عامتهم القيام إذا أخذ المؤذن في الإقامة. عمدة القاري: ۵/۲۲۳، باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام، ط: مصطفى البابي مصر

(۳) (قوله والقيام لإمام ومؤتم الخ) مسارعة لامتثال أمره، والظاهر أنه احتراز عن التأخير لا التقديم حتى لو قام أول الإقامة لا بأس. حاشية الطحطاوي على الدر المختار: ۱/۲۱۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار المعرفة بيروت

اقامت کے وقت مقتدی کب کھڑے ہوں؟

۱.....جس وقت مقتدی امام کو جماعت کی نماز پڑھانے کے لئے آتا دیکھیں اس وقت سے لے کر مکبر کے "حی علی الفلاح" کہنے تک کسی بھی وقت کھڑے ہو سکتے ہیں، ہاں! اس کے بعد کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (۱)

۲.....اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا بہتر ہے تاکہ صفیں سیدھی ہو جائیں۔

۳.....اگر امام اور مقتدی اقامت شروع کرنے سے پہلے ہی سے مسجد میں موجود تھے تو صحیح روایت کے مطابق "حی علی الفلاح" پر اٹھ جانا چاہئے اور اگر امام باہر سے آ رہا ہے تو اگر وہ محراب کے کسی دروازے سے یا اگلی صف کے سامنے سے آ رہا ہے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اس وقت کھڑے ہو جائیں۔ (۲)

---

(۱) "ان كان المؤذن غير الامام وكان القوم مع الامام في المسجد فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن: "حي على الفلاح" عند علمائنا الثلاثة وهو الصحيح فاما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا قام ذلك الصف ... وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام" هندية: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي، بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ان كان المؤذن غير الامام وكان القوم مع الامام في المسجد فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن "حي على الفلاح" عند علمائنا الثلاثة وهو الصحيح فاما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا قام ذلك الصف ... وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام" هندية: ۱/۵۷، الباب الثاني في الاذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اور اگر وہ پچھلی صفوف کی طرف سے آرہا ہے تو وہ جس صف سے گزرے وہ صف کھڑی ہوتی چلی جائے۔(۱)

مگر امت میں کسی امام کا یہ مذہب نہیں کہ امام اقامت کے وقت باہر سے آکر مصلے پر بیٹھ جائے اور بیٹھنے کو ضروری سمجھے اور کھڑے ہونے والے مقتدیوں کو کھڑے ہونے سے روکے، جو کھڑا ہو اس کو برا سمجھے، پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ اور برا سمجھنا اور برا کہنا چاروں اماموں میں سے کسی امام کا مذہب نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، اور عام صحابہ و تابعین کے تعامل سے اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا ثابت ہے۔(۲)

واضح رہے کہ مسلمانوں کے درمیان جھگڑا فساد اور اختلاف پیدا کرنا بہت بری چیز ہے، اس لئے اس سلسلے میں جھگڑا فساد اور جنگ وجدال کرنا بالکل مناسب نہیں، اگر کسی سے صحیح مسئلہ بیان کرنے کے بعد قبول کرنے کی امید ہے تو ہمدردی، خیرخواہی اور نرمی کے ساتھ مسئلے کی حقیقت بتادے، ورنہ خاموش رہنا بہتر ہے، خود اپنا عمل سنت کے مطابق

---

(۱) والقيام للإمام والمؤتم حين قيل حي على الفلاح خلافاً لزفر فعنده عند حي على الصلاة. ابن كمال إن كان الإمام بقرب المحراب وإلا فيقوم كل صف ينتهي إليه الإمام على الأظهر، وإن دخل من قدام قاموا حين يقع بصرهم عليه. شامي ۱/۴۷۹ باب صفة الصلاة، ط سعيد كراچى. البحر الرائق ۱/۳۲۱ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط رشيدية كوئٹه. النهر الفائق ۱/۲۰۳ كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط امداديه ملتان.

(۲) عن ابن شهاب أن الناس كانوا ساعة يقول المؤذن "الله أكبر" يقومون إلى الصلاة فلا يأتي النبي صلى الله عليه وسلم مقامه حتى تعتدل الصفوف" فتح الباري ۲/۱۲۰ باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام، ط رئاسة إدارة البحوث العلمية بمملكة العربية السعودية.

وعن سعيد بن المسيب وعمر بن عبد العزيز إذا قال المؤذن "الله أكبر" وجب القيام" عمدة القاري ۲/۳۲۲ باب متى يقوم الناس إذا رأوا الإمام، ط مصطفى البابي مصر.

رکھے وہ دوسروں سے تعرض نہ کرے۔(۱)

اقامت میں دائیں بائیں منہ پھیرنا

بعض کے نزدیک اقامت میں "حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح" کے وقت دائیں بائیں منہ نہیں پھیرنا چاہئے کیونکہ اذان میں غائب لوگوں کے لئے اچھی طرح اعلان کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور اقامت میں لوگ موجود ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اور بعض کے نزدیک اگر جماعت کی جگہ کشادہ ہے تو اقامت میں بھی ان دونوں کلمات کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا چاہئے۔

اور بعض نے کہا کہ جگہ کشادہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں منہ پھیرنا چاہئے۔

خلاصہ یہ کہ اقامت کے دوران دائیں بائیں منہ پھیرنا اور نہ پھیرنا دونوں کی گنجائش ہے، باقی پھیرنا بہتر ہے۔(۲)

اقامت میں دائیں بائیں ہونا

صف کے دائیں بائیں جس طرف اتفاق ہو کھڑے ہو کر اقامت کہنا بلا کراہت

---

(۱) دیکھئے جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ۱/۳۰۹-۳۰۴، ط: دار العلوم کراچی

(۲) ويلتفت في الالتفات ولم يقيد بالأذان وقدمنا عن الحلبة أنه يحول في الإقامة أيضا، وفي السراج الوهاج: لا يحول فيها لأنها لإعلام الحاضرين بخلاف الأذان فإنه إعلام للغائبين، وقيل يحول إذا كان الموضع متسعا. البحر الرائق: ۱/۲۵۸ باب الأذان، ط: سعيد كراچي، النهر الفائق: ۱/۱۷۴ كتاب الصلوة، باب الأذان، ط: امداديه، شامي: ۱/۳۸۷، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد كراچي

درست ہے۔(۱)

اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہئے

☆...... اگر امام اور نمازی مسجد کے اندر ہیں تو "حی علی الفلاح" تک کھڑا ہو جانا چاہئے اس سے تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

☆...... اگر امام مسجد کے باہر ہے تو جس جانب سے جماعت پڑھانے کے لئے آئے اس جانب سے نمازیوں کو کھڑے ہو کر صف بنا لینی چاہئے، اگر امام مسجد میں سامنے سے آئے تو امام کو دیکھتے ہی سب کو کھڑے ہو کر صف بنا لینی چاہئے۔(۲)

☆...... باقی نماز شروع ہونے سے پہلے سے امام کا مصلے پر آ کر بیٹھ جانا اور "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے کی پابندی کرنا اور اس کو سنت سمجھنا اور اس سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور خلفائے راشدین کے عمل سے ثابت نہیں، اس لئے اس قسم کی پابندی سے بچنا ضروری ہے، ورنہ ثواب کے بجائے گناہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) ويقيم على الأرض هكذا في القنية وفي المسجد هكذا في البحر الرائق. هندية: ۱/۵۵، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني في بيان كلمة الأذان والإقامة وكيفيتهما، ط. رشيدية كوئٹہ. شامي ۱/۳۸۹، باب الأذان: ۱/۳۸۴، ط سعيد كراتشي. لأن السنة أن يكون الأذان في المنارة، والإقامة في المسجد. البحر الرائق: ۱/۲۶۱، باب الأذان، ط: سعيد كراتشي.

(۲) ومن الأدب القيام أي قيام القوم والإمام إن كان حاضراً بقرب المحراب حين قيل أي وقت قول المقيم: "حي على الفلاح" لأنه أمر به فيجاب وإن لم يكن حاضراً يقوم كل صف حين ينتهي إليه الإمام في الأظهر. مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح ص. ۲۷۷، كتاب الصلاة، فصل من آدابها، ط. قديمي. وكذا في الدر المختار: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۱/۳۱۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراتشي.

(۳) دیکھئے جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب: ۲/۳۷۳، ۳۷۴، ط: دار العلوم کراچی۔

اقتداء پانچویں رکعت میں

"پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

اقتداء درست نہیں ہوتی

اگر مقتدی کسی رکن میں امام کے ساتھ شرکت نہ کرے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اس میں شریک نہ ہو مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی کھڑا ہو جائے ان صورتوں میں اقتداء درست نہیں ہوتی۔(۱)

اقتداء صحیح نہیں

۱۔ بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

---

(۱) (قوله ومتابعة الإمام) قال في شرح المنية: لا خلاف في لزوم المتابعة في الأركان الفعلية إذ هي موضوع الاقتداء، واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت، وفيما عدا القراءة من الأذكار يتابعه فيه. (شامي: ١/٤٧٠، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچي)

وربط صلاة المؤتم بالإمام بشروط عشرة ... ومشاركته في الأركان أي في أصل فعلها أعم من أن يأتي بها معه أو بعده لا قبله، إلا إذا أدركه إمامه فيه. الخ (شامي: ١/٥٤٨، ٥٥١، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٥٢٣، فصل في الإمامة، ط: نعمانيه كوئٹه. طحطاوي على المراقي، ص: ٢٥٥، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي)

(۲) فلا يصح اقتداء بالغ بصبي مطلقاً سواء كان في فرض أو صلاة الصبي ولو نوى الفرض نفلاً أو في نفل لأن نفله لا يلزمه، أي ونفل المقتدي لازم مضمون عليه فيلزم بناء القوي على الضعيف. (مراقي الفلاح: ١/٢٩١، باب الإمامة، ط: مكتبه غوثيه. شامي: ١/٥٧٧ ـ ٥٧٨، ط: سعيد كراچي. هداية: ١/٨٥، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ١/٦٥٠، باب في بيان من يصلح إماماً لغيره، ط: رشيديه)

۲... مرد کی اقتداء خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

۳... مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث وہ ہے جس میں مرد وعورت دونوں کے اعضاء موجود ہوں، اس لئے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

۴... جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو، اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے امام عورت حیض میں ہو اور مقتدی عورت حیض میں نہ ہو۔(۲)

۵... ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست، بے ہوش اور بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

---

(۱) (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة) وخنثى (وصبي مطلقا) شامي: ۱/۵۷۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي، هندية: ۱/۸۵، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۴۷، باب الإمامة. والخنثى البالغ تصح امامته للأنثى مطلقا فقط لا لرجل ولا لمثله لاحتمال أنوثته وذكورة المقتدي. شامي: ۱/۵۷۷، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. الاقتداء بالمماثل صحيح إلا ثلاثة: الخنثى المشكل والضالة والمستحاضة أي لاحتمال الحيض، قال الشامية أي احتمال ذكورة المقتدية وأنوثة الإمام، ثم إن هذا في الضالة ظاهر وقد صرح به في القنية بقوله: ومن جوز اقتداء الضالة بالضالة فقد غلط غلطا فاحشا لاحتمال محاذاتها بالحيض .... شامي: ۱/۵۷۹، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي.

(۲) انظر في الحاشية السابقة.

(۳) ولا يصح الاقتداء بالمجنون المطبق ولا بالسكران. هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: ماجدية كوئٹه. وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق أو متقطع في غير حالة إفاقته وسكران أو معتوه، در مع الرد: ۱/۵۷۸، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي.

۶..... معذور امام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز صحیح نہیں۔(۱)

۷..... ایک عذر والے کی اقتدا دو عذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۸..... قاری کی اقتدا ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں۔

۹..... ان پڑھ کی اقتدا، ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں، جب کہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو۔(۳)

۱۰..... ان پڑھ امی کی اقتدا، گونگے کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ امی فی الحال قرأت نہیں کرسکتا مگر یاد کرنے کی صورت میں قرأت پر قادر ہوگا اور گونگے میں یہ بات نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) ولا طاهر بمعذور، أي لا يصح اقتداء طاهر بصاحب العذر المفوت للطهارة، لأن الصحيح أقوى حالا من المعذور، والشيء لا يتضمن ما هو فوقه. البحر الرائق: ١/٣٦٣، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئته، و ١/٥٧٦، ط: سعيد كراچي. كذا في الفتاوى العالمگيرية، الباب الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره: ١/٨٦، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وأما إذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز لأن الإمام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد. شامي: ١/٥٧٩، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولا يصح اقتداء القارئ بالأمي. هندية: ١/٨٥، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: ماجديه كوئته. الأمي إذا أم أميا وقاريا فإن صلاة الكل فاسدة. شامي: ١/٥٧٩، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(۴) وذكر الشيخ أبو عبد الله الجرجاني: إنما تفسد صلاة الأمي والأخرس عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى إذا علم أن خلفه قارئا، أما إذا لم يعلم لا تفسد صلاته كذا قالا، وفي ظاهر الرواية لا فصل بين حالة العلم وحالة الجهل. هندية: ١/٨٦، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: ماجديه.

۱۱۔۔۔ کپڑے پہنے ہوئے آدمی کی اقتداء ننگے آدمی کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۲۔۔۔ رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۳۔۔۔ جو شخص صرف سجدہ نہیں کر سکتا وہ رکوع اور سجدہ کرنے والے مقتدی کا امام نہیں بن سکتا۔(۳)

۱۴۔۔۔ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

---

(۱) وكذا لا يصح اقتداء الأمي بالأخرس ولا المكتسي بالعاري. فتاوى هندية: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: ماجدية كوئٹه

(۲) ويصح اقتداء القائم بالقاعد الذي يركع ويسجد لا اقتداء الراكع والساجد بالمومي. هندية: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۸۹، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح. البحر: ۱/ ۳۶۰ ـ ۳۶۳، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۵۸۱، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

(۳) ولا قادر على ركوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوي على الضعيف. وفي الشامية (قوله بعاجز عنهما) أي بمن يومي بهما قائما أو قاعدا بخلاف ما لو أمكناه قاعدا فيصح كما سيأتي: قال ط. والعبرة للعجز عن السجود، حتى لو عجز عنه وقدر على الركوع أومأ. شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

والأصل في هذه المسائل أن حال الإمام إن كان مثل حال المقتدي أو فوقه جازت صلاة الكل وإن كان دون حال المقتدي صحت صلاة الإمام ولا تصح صلاة المقتدي. هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه

(۴) ولا يصح اقتداء مصلي الظهر بمصلي العصر ... ولا اقتداء المفترض بالمتنفل والناذر بالناذر إلا إذا نذر أحدهما عين صلاة صاحبه فاقتدى أحدهما بالآخر فإنه يصح. هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۸۹، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح. شامي: ۱/ ۵۷۹ ـ ۵۹۰، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

١٥...... نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔ (١)

١٦...... نذر کی نماز نذر پوری ہونے کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور قسم کی نماز واجب نہیں بلکہ قسم پوری کرنے اور کفارہ دینے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔ (٢)

١٧...... جو شخص حروف کو اپنے مخارج سے ادا نہیں کر سکتا ہے، یا ایک حرف کی جگہ پر دوسرا حرف نکالتا ہے تو اس کے پیچھے صاف حروف نکالنے والے کی اقتداء درست نہیں، ہاں اگر پوری قرات میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتداء درست ہوگی۔ (٣)

١٨...... مسبوق کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔ (٤)

---

(١) انظر الى الحاشية السابقة

(٢) ولا يجوز اقتداء الناذر بالحالف ويصح اقتداء الحالف بالناذر. الهندية: ١/٨٦، الفصل الثالث ط: ماجديه كوئته. قاضيخان على هامش الهندية: ١/٩٥، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفي من لا يصح. شامي: ١/٥٨٠، باب الإمامة ط: سعيد كراچي

(٣) ولا يجوز امامة الألثغ الذي لا يقدر على التكلم ببعض الحروف الا لمثله، اذا لم يكن في القوم من يقدر على التكلم بتلك الحروف فاما اذا كان في القوم من يقدر على التكلم بها فسدت صلاته وصلاة القوم. هندية: ١/٨٦، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته. قوله وكذا من لا يقدر على التلفظ بحرف من الحروف الخ. شامي: ١/٥٨٢، باب الامامة، مطلب في الألثغ، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/٢٩٧، قبل باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي

(٤) (ولا مسبوق بمسبوق مطلقا) لما مر ان الاقتداء في موضع الانفراد مفسد كعكسه. الدر مع الشامي: ١/٥٨٠، باب الامامة ط: سعيد كراچي. وكذا لا يصح اقتداء الامي بالاخرس والكاسي بالعاري والمسبوق في قضاء ما سبق به. عالمگيري: ١/٨٦، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ط: رشيدية كوئته. انه لا يجوز اقتداء المسبوق بالمسبوق ولا اقتداؤه به، لو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام. عالمگيري: ١/٩٢، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ط: رشيدية كوئته.

۱۹ ..... مقتدی کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔ (۱)

۲۰ ..... مردوں کی اقتداء عورتوں اور نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔ (۲)

اقتداء کی نیت کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کے لئے اس نیت کے ساتھ ساتھ کہ وہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے امام کے پیچھے اقتداء کی نیت کرنا بھی ضروری ہے، یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ وہ امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھ رہا ہے۔ (۳)

اقتداء کے لئے جگہ متحد ہونا

جماعت کی نماز میں اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی دونوں کی جگہ حقیقۃً یا حکماً متحد ہونا ضروری ہے۔ (۴)

حقیقۃً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی مسجد میں یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة ، عالمگیری: ۱/۸۵ ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط۔ رشیدیة کوئٹه.

ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازة ، الدر مع الشامی: ۱/۵۷۶ ، باب الامامة ط: سعید کراچی. البحر ۔ ۱/۳۵۱ ، باب الامامة ط: سعید کراچی.

(۳) قوله : (والمقتدی ینوی المتابعة ایضا) ... وأشار بقوله " ایضا " الی انه لا بد للمقتدی ثلاث نیات : اصل الصلاة ونية التعيين ونية الاقتداء ... الخ البحر الرائق : ۱/۲۸۳ ، ط: سعید کراچی. کذا فی الدر المختار : ۱/۴۱۸ ۔ ۴۲۰ ، کتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعید کراچی. النية ارادة الدخول فی الصلاة ، والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی و ادناها ، ماذو سئل لا مکنه ان یجیب علی البدیهة ، هندیة : ۱/۶۵ ، الباب الثالث فی شروط الصلاة ، الفصل الرابع فی النية ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) والصغری ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة : نية المؤتم الاقتداء ، واتحاد مکانهما وصلاتهما ، الدر المختار مع الرد : ۱/۵۴۹ ، ۵۵۰ ، باب الامامة ط: سعید کراچی.

نہیں ہوگا، جب امام کی نماز شروع نہیں ہوئی تو مقتدی کی نماز کیسے شروع ہوگی۔(۱)

☆..... اسی طرح اگر امام کا لفظ "اللہ" کہنے سے پہلے مقتدی نے "اللہ" کہہ دیا تو بھی اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۲)

"اکبر" کی باء کے بعد الف کا اضافہ کرنا

اگر "اللہ اکبر" کی باء کے بعد اور "راء" سے پہلے الف کا اضافہ کر کے "اکبار" پڑھے گا تو تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی، اور نماز میں داخل نہیں ہوگا اور اگر تکبیر تحریمہ صحیح ادا کی اور رکوع میں سجدہ وغیرہ کے درمیان کی تکبیرات کو "با" کے بعد "الف" اضافہ کر کے کہے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

اگلی صف میں جگہ ہے

اگر جماعت کے دوران اگلی صف میں جگہ ہے تو پیچھے والی صف میں کھڑے

---

(۱) فان قال المقتدی "اللہ اکبر" ووقع قوله "اللہ" مع الامام وقوله "اکبر" قبل قول الامام ذلک قال الفقیه ابو جعفر الاصح انه لا یکون شارعا عندهم عالمگیریة. ۱/۶۸، الباب الرابع فی صفة الصلاة ط: ماجدیه کوئٹه. البحر الرائق ۱/۲۹۲ باب صفة الصلوٰة ط: سعید کراچی. فلو قال "اللہ" مع الامام "واکبر" قبله لم یصح فی الاصح، الدر مع الرد. ۱/۴۸۰ باب صفة الصلاة فصل ط: سعید کراچی.

(۲) "ولو افتتح بالله قبل امامه ثم یصر شارعا فی صلاته لانه صار شارعا فی صلاة نفسه قبل شروع الامام" البحر الرائق ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة ط: سعید کراچی. کما لو فرغ من الله قبل الامام. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰ باب صفة الصلاة فصل، ط: سعید کراچی.

(۳) وان قال الله اکبار باشباع الف بین الباء والراء لا یصیر شارعا وان قال ذلک فی خلال الصلاة تفسد صلاته" حلبی کبیر ص: ۲۵۹، طریقة الصلاة، الاول تکبیرة الافتتاح، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی ۱/۴۸۰، باب صفة الصلاة فصل ط: سعید کراچی.

ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

☆... اگر قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا، اگر اس کی یہ خاموشی تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے، اور اگر تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار سے کم خاموش رہا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

☆... اگر قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" پڑھ کر دیر تک خاموش رہا تو سجدۂ سہو

---

(۱) وغايته أنه لو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الأول من خارجها يكون مكروها. شامي: ۱/۵۶۹، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی

ولو صلى على رفوف المسجد إن وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة. الدر مع الرد: ۱/۵۷۰، باب الإمامة ط: سعيد كراچی. وينبغي للقوم إذا قاموا إلى الصلاة أن يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف. هندية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۳۵۳، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی

(۲) ولا يزيد على هذا القدر من التشهد في القعدة الأولى ... فإن زاد على قدر التشهد قال الطحاوي إن قال "اللهم صل على محمد" ساهيا يجب عليه سجدتا السهو ... ويعلم منه أنه لا يشترط التكلم بذلك بل لو سكت مقدار ما يقول "صلى على محمد" يجب السهو لأنه أخر الركن بمقدار ما يؤدى فيه ركن سواء صلى على النبي صلى الله عليه وسلم أو سكت. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، ۳۰۹، فصل في صفة الصلاة. ط: مكتبة نعمانية كوئٹه

وتأخير القيام للثالثة بزيادة قدر أداء ركن ولو ساكتا. الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۸۱، باب سجود السهو ط: مصطفى البابي مصر. شامي: ۱/۵۱۱، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد. ط: سعيد كراچی. شامي: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

واجب ہوگا۔(۱)

التحیات پڑھنا بھول گیا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے، پھر بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہوگیا

اگر مقتدی کی "التحیات" پوری نہیں ہوئی، اور امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو مقتدی کو "التحیات" پوری کر کے کھڑا ہونا چاہئے، اور اگر ایسا مقتدی التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہوگیا تو بھی اس مقتدی کی نماز ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) وسجد للسهو في الصورتين لنقصان فرضه بتأخير السلام، الدر مع الرد: ۲/ ۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. ويدخل في قوله أو غير ذلك ما لو شغله عن السلام بعد، في الظهيرية لو شك بعد ما قعد قدر التشهد أصلى ثلاثا أو أربعا حتى شغله ذلك عن السلام ثم استيقن وأتم صلاته فعليه السهو. وعلله في البدائع بأنه أخر الواجب وهو السلام. شامي: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي.

(وإن كان) زمن (التفكر زائدا) عن تسليمه قدر أداء ركن وجب عليه سجود السهو (في المصلى) وقوله زائدا عن التشهد أي الأول أو الثاني سواء كان بعد الفراغ من الصلاة والأدعية أو قبلهما. طحطاوي على المراقي، ص: ۴۸۶ قبيل "فصل في الشك في الصلاة" (الطبقة)، ط: مصطفى البابي مصر، وص: ۴۷۴ ط: قديمي.

(۲) "وإذا نسي قراءة التشهد حتى سلم ثم تذكر عاد وتشهد وعليه السهو في قول أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى، كذا في المحيط". فتاوى عالمگیری: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) "ولو قام الإمام إلى الثالثة ولم يتم المقتدي التشهد أتمه وإن لم يتمه جاز. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۴۹، فصل فيما يفعله المقتدي، ط: قديمي كراتشي. كذا في الفتاوى العالمگیریة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الإمام وفيما لا يتابعه، ط: [illegible]، وكذا في فتاوى شامي: ۱/ ۴۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي.

التحیات پوری نہیں ہوئی امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی، امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی کو چاہیے کہ اپنی التحیات پوری کرکے سلام پھیر دے، اور اگر درود شریف اور دعا رہ گئی تو کوئی حرج نہیں امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔(۱)

التحیات دو مرتبہ پڑھ لی

☆ اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

☆ اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی تو سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہے۔(۳)

التحیات رکوع میں پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں التحیات پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) (ولو سلم الامام) او تکلم (قبل فراغ المقتدی من) قراءة (التشهد يتمه) لانه من الواجبات ثم يسلم لبقاء حرمة الصلاة وامكن الجمع بالاتيان بهما وان فاتت الصلاة والدعوات بتركهما ويسلم مع الامام لان ترك السنة دون ترك الواجب، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۱۹۹، فصل فيما يفعله المقتدی، ط: قدیمی کراچی۔ فتاوی هندية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته

(۲) ولو كرر التشهد في القعدة الاولى فعليه السهو ولو كرره في القعدة الثانية فلا سهو عليه، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، حلبی كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اکیڈمی لاهور، وص: ۲۶۷، ط: نعمانية كوئته، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۶۵، باب سجود السهو، ط: مصطفى البابی مصر۔

(۳) ولو قرأ التشهد قائما او راكعا او ساجدا لا سهو عليه هكذا في التبيين۔ عالمگيری: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۲۵۰، باب سجود السهو، ط: المكتبة العوثية، ص: ۴۶۵، ط: مصطفى البابی مصر۔ حلبی کبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اکیڈمی لاهور۔

التحیات سجدہ میں پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں التحیات پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۱)

التحیات غلط پڑھ لی

اگر التحیات غلط پڑھ لی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔(۲)

التحیات کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

"تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی

اگر التحیات کی جگہ کوئی سورت پڑھ لی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔(۳)

التحیات کے بعد غلطی ہوئی

اگر آخری قعدہ میں التحیات کے بعد فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب

---

(۱) انظر في الحاشية السابقة.

(۲) وأما ترك الواجب فهو كما إذا نسي (أي تركه وقت نسيان قوله) القنوت في الوتر أو التشهد في إحدى القعدتين الأولى أو الأخيرة فإنه يجب فيهما. حلبي كبير، ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

ولو ترك التشهد في القعدتين أو بعضه لزمه السجود في ظاهر الرواية لأنه ذكر واحد منظوم فترك بعضه كتركه كله. طحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۵۱، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی / وص: ۴۶۲، ط: قديمي جديد.

(۳) إذا بدأ في موضع التشهد بالقراءة ثم تشهد فعليه السهو. عالمگیریة ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ. حاشية الطحطاوي على المراقي: ۲/۱۰۶، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثية

نہیں ہے، نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

التحیات کے بعد قیام میں تاخیر کرنا

اگر دوسری رکعت میں "التحیات" کے بعد اتنی دیر بیٹھا رہا کہ اس میں رکوع جیسا ایک رکن ادا ہو سکے تو تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۲)

التحیات مقتدی نے نہیں پڑھی

"مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی" کے عنوان کو دیکھیں۔

"الحمد للہ"

"خوش خبری پر۔۔۔ [illegible]" کے عنوان کو دیکھیں۔

"الحمد للہ" سے پہلے "بسم اللہ"

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہر رکعت کے شروع میں

---

(۱) وإذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه، هندية ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹہ. وإن كان في الأخير فلا سهو عليه لعدم ترك واجب لأنه موضع له في الدعاء والثناء بمعناه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۲۵۱، باب سجود السهو ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ص ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) إن كان زمن التفكر زائدا عن التشهد (قدر ركن) وجب عليه سجود السهو (وفي الطحطاوي: قوله زائدا عن التشهد أي الأول والثاني سواء كان بعد الفراغ من الصلاة والأدعية أو فيهما. الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۲۶۶، قبيل فصل في الشك في الصلاة والطهارة، ط: مصطفى البابي مصر

☆ ... اور بائیں؛ یعنی دونوں جانب "السلام علیکم" کہنا واجب ہے۔(۱)

"السلام علیکم" کی جگہ پر "علیهم" نکل گیا

اگر "السلام علیکم" میں "علیکم" کی جگہ پر "علیهم" نکل جائے تو نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا نہ کرے بلکہ صحیح لفظ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

اَلَّذِیْ اور نِ الَّذِیْ

مثلاً "وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۔ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ" میں اگر "لمزة" پر وقف کر دیا تو آگے "الذی" پڑھنا چاہئے اور اگر "لمزة" پر وقف نہیں کیا، بلکہ ملا کر پڑھا ہے تو اس صورت میں "نِ الذی" پڑھے۔

اسی طرح مثلاً "علی کل شیء قدیر الذی خلق الموت والحیوة" اس میں "الذی" اور "نِ الذی" دونوں طرح پڑھنا درست ہے مگر وقف کی صورت میں "الذی" پڑھنا چاہئے۔(۲)

"اللّٰه اکبار" کہنا

"اللّٰه اکبر" کے "باء" کو کھینچ کر "اللّٰه اکبار" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

---

(۱) ویجب (لفظ السلام) مرتین فی الیمین والیسار للمواظبة ولم یکن فرضا لحدیث ابن مسعود (دون علیکم) لحصول المقصود بلفظ السلام دون متعلقه ویتجه الوجوب بالمواظبة علیه ایضا. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۴۳، ۱۳۶، فصل فی بیان واجبات الصلاة، ط: قدیمی کراچی، وص: ۲۰۳، ط: مصطفی البابی مصر، بدائع الصنائع ۱/ ۱۹۴، کتاب الصلاة، فصل: واما الذی هو عند الخروج من الصلاة فلفظ السلام، ط: سعید کراچی.

(۲) (وسبها الخروج بصنعه) کفعله المنافی لها بعد تمامها. الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲/ ۱۵۴، ط: مکتبه امدادیه ملتان.

(۳) فتاوی دار العلوم دیوبند: ۴/ ۲۲، ط: مکتبه امدادیه ملتان.

اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"اللہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچنا

تکبیر میں "اللہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

"اللہ" کا لفظ کھڑا ہو کر اور "اکبر" رکوع میں جا کر کہنا

اگر امام رکوع میں ہے اور مقتدی نے کھڑے ہو کر "اللہ" کہا ہے اور رکوع میں جا کر "اکبر" کہا ہے تو اقتداء درست نہیں ہوئی کیونکہ پوری تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا شرط ہے، شرط فوت ہونے کی وجہ سے نماز اور اقتداء درست نہیں ہوئی۔(۳)

---

(۱) ولو قال "آللہ اکبر" بمد همزة الله او بين الباء والراء لا يصير شارعا وان قال ذلك في خلال الصلاة تفسد صلاته (حلبی کبیر، ص: ۲۵۴، فروع في الصلاة الاولى تكبيرة الافتتاح، ط: سہیل اکیڈمی لاہور)

(۲) "اعلم ان المد ان كان في "الله" فاما في اوله او وسطه او آخره فان كان في اوله لم يصر به شارعا وافسد الصلوة لو في اثنائها ولا يكفر ان كان جاهلا لانه جازم والاكفار للشك في مضمون الجملة. (رد المحتار: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۵۳۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. فتاوى هندية: ۱/۶۸، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ)

(۳) ولا يصير شارعا بالتكبير الا في حالة القيام ... فلو ادرك الامام في الركوع فقال "الله اكبر" الا ان قوله "الله" كان في قيامه وقوله "اكبر" وقع في ركوعه لا يكون شارعا في الصلاة. (هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۴۰۵، قبيل مطلب في حديث الاذان جزم، ط: سعيد كراچي. رجل انتهى الى الامام وهو راكع فكبر فذلك غير صحيح ووقع تكبيره وهو الى الركوع اقرب منه الى القيام فصلاته فاسدة لعدم صحة شروعه لفقد الشرط ووقوع التحريمة في محض القيام. (حلبی کبیر، ص: ۲۸۰، ط: سہیل اکیڈمی لاہور)

"اللہ" کا لفظ مقتدی نے امام سے پہلے کہہ دیا

مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے " اللہ " کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ امام کی نماز ابھی تک شروع نہیں ہوئی۔(۱)

اللہ کے سامنے کھڑا ہونا

نماز پڑھنے والا تمام مخلوق میں سے اپنے پروردگار کے سامنے آنکھیں جھکائے کھڑے ہو کر نجات کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بندہ کی رگ جان سے زیادہ قریب ہے لہذا بندہ جو کچھ کہتا ہے پروردگار اس کو سنتا ہے، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کو جانتا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس عمل کو دن رات میں متعدد بار کرتا ہے تو یقیناً اس کے دل میں اپنے پروردگار کی عظمت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا، اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان سے باز رہے گا، نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص سے انسانیت کے خلاف کوئی امر سرزد نہ ہوگا، کسی کی جان پر زیادتی اور کسی کے مال پر ظلم نہیں کرے گا، اور کسی کے دین اور آبرو کو اس سے ایذاء نہ پہنچے گی۔(۲)

(۱) "ولو افتتح بالله قبل امامه لا يصير شارعا في صلاته لانه صار شارعا في صلاة نفسه قبل شروع الامام، البحر الرائق ۱/ ۲۹۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي. هندية ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: ماجدية كوئته. الدر مع الرد ۱/ ۴۸۰، آداب الصلاة، فصل. ط: سعيد كراتشي.

(۲) "اليك جملة من اعمال الصلاة وآثارها في تهذيب النفوس: ...... قيام المصلي بين يدي الله تعالى فالمصلي يقف بجسمه وروحه بين يدي خالقه مطرقا يناجيه، وهو اقرب اليه من حبل الوريد يسمع منه ما يقول، ويعلم ما في قلبه لا يعزب عنه شيء ولا ريب في ان من يفعل ذلك مرات كثيرة في اليوم والليلة لابد قلبه بالخوف من خالقه فيأتمر بما امره به وينتهي عما نهاه عنه فلا ينتهك للناس حرمة، ولا يعتدي على نفس، ولا يغتصب مالا، ولا يؤذيهم في دين او عرض، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة للجزيري ۱/ ۱۶۳-۱۶۴، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها. ط: دار ابن حزم مكة المكرمة

اللہ کے سایہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سات آدمی اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ میں ہونگے۔

(۱) انصاف کرنے والا امیر اور حاکم (۲) وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی خرچ کی (۳) وہ دو شخص جن کی آپس کی محبت محض اللہ کے لئے ہو، اور اس کی محبت میں دونوں جمع ہوتے ہوں، اور اس کی محبت میں دونوں علیحدہ ہوتے ہوں (۴) وہ نمازی جو نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا لیکن دوسری نماز پڑھنے کے لئے اس کا دل مسجد میں لگا رہا، اور وقت پر نماز ادا کرلی (۵) اللہ کا ذکر کرنے والا جو تنہائی میں اللہ کو روتے ہوئے یاد کرتا ہو (۶) وہ نوجوان جس کو خوبصورت عورت برے کام کے لئے دعوت دے، اور وہ اس کو جواب دے کہ مجھے اللہ کو منہ دکھانا ہے (۷) جس نے اللہ کے واسطے کوئی خیرات اس طرح کی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱)

اور سایہ میں رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کی تکلیفوں سے محفوظ رکھیں گے اور اپنی خاص رحمت یعنی عرش کے نیچے اس کو جگہ دیں گے۔

"الینا" کی جگہ "علینا" پڑھ لیا

اگر امام صاحب نے نماز پڑھاتے ہوئے "الینا" کی جگہ "علینا" پڑھا تو نماز

---

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ، امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ، ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ، متفق علیہ، مشکوۃ المصابیح: ۱/ ۶۸، باب المساجد ومواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی۔

ہوجائے گی۔(۱)

امام آہستہ آواز سے قراءت کرے

امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی آخری رکعتوں میں آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔(۲)

امام اونچی جگہ پر ہو

اگر امام اونچی جگہ پر ہے اور مقتدی نیچے تو اقتدا صحیح ہوجائے گی، لیکن اگر امام ایک ہاتھ کی مقدار اونچی جگہ پر ہے، اور مقتدی ایک ہاتھ کی مقدار نیچی جگہ پر ہے تو نماز مکروہ ہوتی ہے اور

---

(۱) ومنها: الحذف في التقديم والتأخير إن قدم كلمة أو أخّر، إن لم يتغير المعنى لا تفسد نحو إن قرأ "لهم فيها زفير وشهيق" فقدم شهيق، هكذا في الخلاصة. (هندية: ۱/۸۰، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: رشيدية كوئٹه). ومنها ذكر كلمة مكان كلمة على وجه البدل إن كانت الكلمة التي قرأها مكان كلمة يقرب معناها وهي في القرآن لا تفسد صلاته نحو إن قرأ مكان العليم، الحكيم ... الخ. (هندية: ۱/۸۰، ط: رشيدية كوئٹه).

(۲) ويجهر الإمام ... في الفجر وأولي العشاءين أداءً وقضاءً وجمعة وعيدين وتراويح ووتر بعدها ... (ويسر في غيرها) وكان عليه الصلاة والسلام يجهر في الكل ثم تركه في الظهر والعصر لدفع أذى الكفار. (الدر مع الرد: ۱/۵۳۲-۵۳۳). (قوله ويسر في غيرها) وهي الثالثة من المغرب والأخريان من العشاء، وكذا جميع ركعات الظهر والعصر ... الخ. شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۹۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۹۰، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

اگر امام کی جگہ کی بلندی ایک ہاتھ کی مقدار سے کم ہے تو مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور اس نے سجدہ نہیں کیا، اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی نے اقتداء کی تو یہ اقتداء درست اور صحیح ہے۔ بعد میں اس کے ذمہ سجدہ واجب نہیں ہے۔ (۲)

---

(١) وانفراد الإمام على الدكان للنهي، وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز، وهو الأوجه، ذكره الكمال وغيره. تنوير مع الرد: ١/ ٦٤٦ (قوله للنهي) وهو ما أخرجه الحاكم أنه صلى الله عليه وسلم نهى أن يقوم الإمام فوق ويبقى الناس خلفه، وعللوه بأنه تشبه بأهل الكتاب فإنهم يتخذون لإمامهم دكانا، بحر. وهذا التعليل يقتضي أنها تنزيهية، والحديث يقتضي أنها تحريمية، الخ. شامي ١/ ٦٤٦، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى. ط: سعيد كراتشي.

وروى الحاكم مرفوعا: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقوم الإمام ويبقى الناس خلفه. الخ. طحطاوي على الدر المختار: ١/ ٢٧٤، باب ما يفسد الصلاة ومكروهات الصلاة. ط: دار الطباعة العامرة، بولاق مصر.

إذا أم الرجل القوم فلا يقوم في مكان أرفع من مقامهم أو نحو ذلك. قال عمار: لذلك اتبعتك حين أخذت على يدي. أبو داؤد: ١/ ٩٨، باب الإمام يقوم مكانا أرفع من مكان القوم. ط: مكتبه رحمانيه لاهور.

ويكره أيضا أن ينفرد الإمام عن القوم في مكان أعلى من مكان القوم إذا لم يكن بعض القوم معه لأن فيه التشبه بأهل الكتاب على ما قيل إنهم يخصون إمامهم بالمكان المرتفع الخ. حلبي كبير، ص ٣٦١، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة. ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(٢) (قوله سواء كان السهو قبل الاقتداء أو بعده) بيان للإطلاق، وشمل بعدما إذا سجد الإمام وسلم ثم عاد لسجود السهو، فإنه يتابعه في الأخرى ولا يقضي الأولى كما لا يقضيهما لو اقتدى به بعدما سجدهما. شامي ٢/ ٨٣، باب سجود السهو. ط: سعيد كراتشي.

وما إذا سجد سجدة واحدة ثم اقتدى به فإنه يتابعه في الأخرى ولا يقضي الأولى كما لا يقضيهما لو اقتدى به بعد ما سجدهما لأنه حين دخل في تحريمة الإمام كان النقص قد انجبر بالسجدتين أو بإحداهما ولا ينقل وجوب جابر من غير نقص. الخ. البحر: ٢/ ٩٩، باب سجود السهو (قوله ويسجد بسهو إمامه لا بسهوه) ط: سعيد كراتشي.

امام پہلی رکعت میں بیٹھ گیا

"پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

امامت کا زیادہ مستحق

۱۔ جو آدمی نماز کے مسائل اچھی طرح جانتا ہے اور نماز میں جس قدر قرأت کرنا مسنون ہے اتنی مقدار اسے یاد ہے بظاہر متقی اور پرہیزگار ہے فاسق فاجر نہیں تو یہ شخص سب سے زیادہ امامت کا مستحق ہے۔(۱)

۲۔ پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی عمدہ آواز سے پڑھتا ہے اور قرأت تجوید کے قواعد کے موافق ہے۔

۳۔ پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

۴۔ پھر وہ شخص جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔

۵۔ پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو۔

۶۔ پھر وہ شخص جس کا لباس زیادہ عمدہ ہو۔

۷۔ پھر وہ شخص جس کا سر سب سے زیادہ بڑا ہو۔

۸۔ پھر وہ شخص جو مقیم ہو مسافر نہ ہو۔

---

(۱) (والأحق بالإمامة تقديما بل نصبا الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض، وقيل واجب، وقيل سنة. قلت: ... وتحقيقه في ... وقوله وقيل سنة) قائله الزيلعي وهو ظاهر المبسوط كما في النهر، ومشى عليه في الفتح، لكن قال: وهو الأظهر لأن هذا التقديم على سبيل الأولوية فلا يناسبه مراعاة السنة. شامي: ۱/۵۵۷، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۹۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي كراچي. هداية ۱/۱۲۳، باب الإمامة، الفصل الثالث في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر ۱/۳۴۷، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

۹ .... پھر وہ شخص جو پیدائشی آزاد ہو۔

۱۰ .... پھر حدث اکبر اور حدث اصغر سے تیمم کرنے والوں میں سے حدث اصغر سے تیمم کرنے والا۔ (۱)

۱۱ .... اگر کسی کے گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ہو رہی ہے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے، اس کے بعد وہ شخص جس کو صاحب خانہ امام بنائے۔ ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہے اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہیں تو پھر دوسرے لوگ حقدار ہوں گے۔ (۲)

---

(۱) "ثم الأحسن تلاوة وتجويدا للقراءة، ثم الأورع أي الأكثر اتقاء للشبهات... ثم الأسن أي الأقدم إسلاما فيقدم شاب على شيخ أسلم، ثم الأحسن خلقا بالضم ألفة بالناس، ثم الأحسن وجها أي أكثرهم تهجدا... ثم الأنظف ثوبا، ثم الأكبر رأسا والأصغر عضوا، ثم المقيم على المسافر، ثم الحر الأصلي على العتيق، ثم المتيمم عن حدث على المتيمم... وفي الرد: (قوله أي الأقدم إسلاما) الأول بل الظاهر أن المراد بالأسن الأكبر سنا كما هو في بعض روايات الحديث: فأكبرهم سنا. انتهى. الدر مع الشامي: ۱/ ۵۵۷، ۵۵۸، باب الإمامة، ط. سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۳، ۸۴، كتاب الصلاة، باب الإمامة، الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص ۲۹۹، ۳۰۱، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي. البحر الرائق: ۱/ ۳۴۷، ۳۴۸، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الدر: واعلم أن صاحب البيت ومثله إمام المسجد الراتب أولى بالإمامة من غيره مطلقا إلا أن يكون معه سلطان أو قاض فيقدم عليه لعموم ولايتهما. وفي الرد: (قوله مطلقا) أي وإن كان غيره من الحاضرين من هو أعلم وأقرأ منه. وفي التاتارخانية: جماعة أضياف في دار يريد أن يتقدم أحدهم ينبغي أن يتقدم المالك، فإن قدم واحدا منهم لعلمه وكبره فهو أفضل. كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/ ۵۵۹، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۸۳، باب الإمامة، الفصل الثالث، ط. رشيدية كوئٹه. وفي المراقي: إذا اجتمع قوم ولم يكن بين الحاضرين صاحب منزل اجتمعوا فيه، ولا فيهم ذو وظيفة وهو إمام المحل، ولا ذو سلطان كأمير ووال وقاض فالأعلم بأحكام الصلاة أحق بالإمامة. وفي الطحطاوي: قوله (ولا ذو سلطان) فهو أولى من الجميع حتى من ساكن المنزل وصاحب الوظيفة لأن ولايته عامة. كتاب الصلاة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ص: ۲۹۹، ط: قديمي كراچي.

۱۳..... جس مسجد میں امام مقرر ہے، اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں، ہاں اگر وہ امام کسی دوسرے آدمی کو امام بنادے تو کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

۱۴..... اسلامی حکومت کی عدالت کے جج یا بادشاہ کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں ہے۔(۲)

امام تکبیر کب کہے

امام کے لئے "قد قامت الصلوٰۃ" کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی اجازت ہے، البتہ اقامت مکمل ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

امامت کی نیت

امامت کی نیت اس طرح کرے کہ میں ان تمام لوگوں کی امامت کر رہا ہوں جو میری اقتداء کریں، اور نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں، دل میں ارادہ کرلینا کافی ہے۔(۴)

(۱، ۲) ایضاً

(۳) وفي الشامي: (ولها آداب) ... (وشروع الإمام في الصلاة مذ قيل قد قامت الصلاة، ولو أخر حتى أتمها لا بأس به إجماعا، وهو قول الثاني والثلاثة، وهو أعدل المذاهب كما في شرح المجمع لمصنفه وفي القهستاني معزيا للخلاصة أنه الأصح، وفي الرد: (قوله إنه الأصح) لأن فيه محافظة على فضيلة متابعة المؤذن وإعانة له على الشروع مع الإمام. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ١/٤٧٩، ط: سعيد. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ٢٨٤، ط: قديمي كراچي. البحر: ١/٣٠٣، باب صفة الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۴) "النية إرادة الدخول في الصلاة، والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي ... ولا عبرة للذكر باللسان، فإن فعله لتجتمع عزيمة قلبه فهو حسن." هندية، ١/٦٥، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق، ١/٢٧٦، ٢٧٧، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

والإمام ينوي صلاته فقط، ولا يشترط لصحة الاقتداء نية إمامة المقتدي بل لنيل الثواب عند اقتداء أحد به قبله كما بحثه في الأشباه. الدر المختار مع الشامي، ١/٤٢٤، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

امامت کے لئے نسب

☆..... امامت کے لئے نسب کا لحاظ کرنا ضروری نہیں، افضلیت کا لحاظ ہے نمازیوں میں جو افضل ہو وہ امامت کا حقدار ہے، تا کہ نماز صحیح اور کامل طور پر ادا ہو اور ثواب پورا پورا ملے اور نمازی زیادہ سے زیادہ نماز میں شریک ہوں، منتشر نہ ہوں، اور جماعت میں کمی نہ آئے۔(۱)

☆..... اگر کسی کمتر قوم کا آدمی علم اور تقویٰ میں سب سے بڑھا ہوا ہے اور اس وجہ سے لوگ اس کا ادب اور احترام کرتے ہیں تو اس کی اقتداء میں نماز بلا کراہت درست ہے، البتہ اگر اس کے افعال ایسے ہیں کہ جن کی بناء پر وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و رگرا ہوا ہے، تو اس کو امام بنانا مکروہ ہے کیونکہ لوگ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند نہیں کریں گے اور جماعت میں کمی آئے گی۔(۲)

امامت مکروہ ہے

نمازیوں کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر

---

(۱) (الأحق بالامامة تقديما بل نصبا الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحة و فسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض وقيل واجب، وقيل سنة..... ثم الأشرف نسبا..... الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۷ - ۵۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فكل من كان أكمل فهو أفضل لأن المقصود كثرة الجماعة ورغبة الناس فيه أكثر، هندية: ۱/ ۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (قوله و كره امامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع والأعمى وولد الزنا) ..... وأما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس في الاقتداء بهؤلاء فيؤدي الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرا للأجر..... وينبغي أن يكون كذلك في العبد وولد الزنا اذا كان أفضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸ - ۳۴۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، طحطاوي على المراقي ص: ۳۰۳، فصل في بيان الأحق بالامامة، ط: قديمي كراچي.

وہ شخص سب سے زیادہ امامت کا استحقاق رکھتا ہے یعنی اس آدمی میں امامت کے جتنے اوصاف ہیں کسی اور آدمی میں نہیں تو اس صورت میں ایسے آدمی کی امامت مکروہ نہیں۔ (۱)

امام تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

"تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

امام تیسرے سجدے میں چلا گیا

اگر امام بھولے سے تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کی اتباع نہ کریں (۲) البتہ امام پر سجدہ سہو واجب ہوگا، اور امام جب سجدہ سہو کرے گا تو مقتدیوں کے لئے بھی امام

---

(۱) فإن اختلفوا اعتبر أكثرهم، ولو قدموا غير الأولى أساؤوا بلا إثم ولو أم قوما وهم له كارهون إن الكراهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره له ذلك تحريما لحديث أبي داود: لا يقبل الله صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون، وإن هو أحق لا، والكراهة عليهم. الدر المختار: ۱/۵۵۸، ۵۵۹، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. البحر ۱/۳۴۸، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۶، ۸۷، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه. وفي الحديث عند أبي داود في كتاب الصلاة، باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون. ۱/۸۸، ط: حقانيه ملتان.

وإن كان هو أحق بالإمامة منهم ولا فساد فيه ومع هذا يكرهونه لا يكره له التقدم لأن الجاهل والفاسق يكره العالم والصالح. امداد الفتاح شرح مراقي الفلاح، ص ۳۳۱، فصل في بيان الأحق بالإمامة، وترتيب الصفوف، ط: صديقي پبلشرز كراچي. طحطاوي على المراقي، ص ۳۰۱، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي كراچي، و ص ۲۴۴، ط: مصطفى البابي مصر

(۲) أربعة أشياء إذا فعلها الإمام لا يتابعه القوم: لو زاد سجدة أو زاد على أقوال الصحابة في تكبيرات العيدين الخ. حلبي كبير، ص ۳۵۳، فصل في الإمامة، ط: نعمانيه كوئٹه. هنديه ۱/۹۰ كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس، ط: رشيدية كوئٹه. شامي ۱/۴۷۰ باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچي.

کی اتباع کرتے ہوئے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

امام دعا کب کرے

امام جس وقت فرض نماز سے فارغ ہو تو مقتدیوں کے ساتھ مل کر سب اکٹھے ایک ساتھ دعا مانگیں، پھر سنت اور نفل پڑھ کر دوبارہ اجتماعی دعا نہ کریں بلکہ انفرادی طور پر دعا کریں یا اپنے کاروبار میں چلے جائیں۔(۲)

واضح رہے کہ سنت اور نفل کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا کرنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس لئے امام یا مقتدی کو دوسری یا تیسری بار دعا کے لئے روکنا جائز نہیں۔(۳)

امام رکوع میں ہے

"بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح ملے" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) "ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه أو تكراره" "وسهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود" هندية: ١/١٢٦، ١٢٨، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ، رد المحتار، باب سجود السهو، ٢/٨٠، ٨٢، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق ٢/٩٩، ٩٢، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

(۲) "ويختم الدعاء بعد المكتوبة وقبل السنة على ما روي عن البقالي من أنه قال: فالأفضل أن يشتغل بالدعاء ثم بالسنة، وهو المشهور المعمول به في زماننا كما لا يخفى فإنه مستجاب بالتجربة." الكوكب الدري، أبواب الدعوات، وقال ربكم ادعوني، ص ٤٢٠، ط: المكتبة اليحيوية سهارنپور.

(۳) "ورحم الله طائفة من المبتدعة في بعض أقطار الهند حيث واظبوا على أن الإمام ومن معه يقومون بعد المكتوبة بعد قراءتهم: اللهم أنت السلام ومنك السلام الخ، ثم إذا فرغوا من فعل السنن والنوافل يدعو الإمام عقيب الفاتحة جهرا بدعاء مرة ثانية، والمقتدون يؤمنون على ذلك، وقد جرى العمل منهم بذلك على سبيل الالتزام والدوام حتى أن بعض العوام اعتقدوا أن الدعاء بعد السنن والنوافل باجتماع الإمام والمأمومين ضروري واجب، حتى أنهم إذا رأوا من يخالفهم في ذلك يعزلونه عن الإمامة ويطعنونه، ولا يصلون خلف من لا يصنع بمثل صنيعهم، وايم الله أن هذا أمر محدث في الدين" أحكام النفائس، كتاب الصلاة، باب الانحراف بعد الصلاة وتعيينه وسنة الدعاء والذكر بعد الصلاة، ٣/٢٠٧، ط: ادارة القرآن كراچی

امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر امام رکوع میں ہے تو اس وقت آنے والے آدمی کو چاہئے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر اگر موقعہ ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ باندھ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر موقع نہیں تو تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے یہ مسنون طریقہ ہے۔(۱) لیکن اگر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور امام کے ساتھ شریک ہوگیا تو وہ رکعت اس کو مل گئی اور نماز بھی صحیح ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

امام سلام پھیرتے وقت

☆... امام سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" بلند آواز سے کہے۔(۳)

☆... اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت سے پست اور آہستہ ہو۔(۴)

---

(۱) "ادرك امامه راكعا يحرم قائما ويكبر ثانيا بالشك وتكبيرات العيد لغلبة ظنه انه يدرك الامام في الركوع وان خشي ان يفوته الركوع يركع ولا يأتي بالتكبيرات ويكبر في ركوعه" هندية: ۱/۱۲۰، كتاب الصلاة، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) "ومدرك الامام في الركوع لا يحتاج الى تكبيرتين خلافا لبعضهم ولو نوى بتلك التكبيرة الواحدة الركوع لا الافتتاح جاز ولغت نيته" فتح القدير: ۱/۴۲۰، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. البحر الرائق: ۲/۶۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۰، كتاب الصلاة، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳،۴) ويسن للامام في السلام ان يكون التسليمة الثانية اخفض اي انزل من التسليمة الاولى من حيث الصوت وهذا ابتناء على ان السنة في حقه الجهر في الاذكار للانتقالات جميعها لاجل الاعلام بالانتقال من حال الى حال لكنه يسن له الجهر بالتسليم الا ان التسليمة الاولى للاعلام فلا بد من تمام الجهر بها كسائر الاذكار الانتقالات بخلاف الثانية فانها للتسوية. حلبي كبير، ص: ۲۹۵-۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. هندية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۲۶، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة: ۱/۳۳۲، ط: سعيد كراچي.

☆...... امام سلام پھیرتے وقت اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرے، خواہ مرد ہو یا عورت یا لڑکے یا مخنث اور "کراماً کاتبین" وغیرہ فرشتوں کی بھی نیت کرے۔(۱)

امام سلام کے بعد کس طرف منہ کرکے بیٹھے

☆...... جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر، عصر ان میں امام کو اختیار ہے، خواہ دائیں طرف (۲) منہ کرکے بیٹھے یا بائیں طرف، حدیث شریف سے دونوں صورتیں ثابت ہیں۔(۳) البتہ امام جہت بدلتا رہے، کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف منہ

---

(۱) وفي الدر المختار: (وينوي) الامام بخطابه (السلام على من في يمينه ويساره) ممن معه في صلاته، ولو جنا أو نساء اما سلام التشهد فيعم لعدم الخطاب (والحفظة فيهما) بلا نية عدد. وفي الرد: لم يذكر الخنثى والصبيان لو اقتدوا بهما، حلبة وبحر. الدر مع الرد، كتاب الصلاة، آداب الصلاة: ۱/۵۲۵-۵۲۶، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة: ۱/۳۳۲، ط: سعيد كراتشي. وفي مراقي الفلاح: ويحسن نية الامام الرجال والنساء والصبيان والخناثى والملائكة الحفظة، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ص: ۲۸۶، ط: قديمي كراتشي.

(۲) إن الامام مخير بعد الفراغ من التطوع أو لم يكن بعدها تطوع إن شاء انحرف عن يمينه وإن شاء عن يساره وإن شاء ذهب إلى حوائجه وإن شاء استقبل الناس بوجهه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في صفة الأذكار، ص: ۳۱۲، ط: قديمي كراتشي وص: ۳۵۳، ط: مصطفى البابي مصر. البحر الرائق، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة: ۱/۳۲۵، ط: سعيد كراتشي. رد المحتار: ۱/۵۳۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۱/۳۲۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراتشي.

(۳) انظر الى الحاشية الآتية.

کر کے بیٹھے تاکہ عوام کسی ایک جہت کو لازم اور ضروری نہ سمجھیں۔(۱)

مسئلہ: اور امام دائیں یا بائیں جانب منہ کرکے بیٹھ کر ان میں تسبیح فاطمی پڑھے(۲) اور ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھے کہ جن لوگوں کی رکعت رہ گئی وہ اپنی نماز کو کس انداز سے ادا کر رہے ہیں، اگر مسنون طریقہ سے ادا کر رہے ہیں تو بہتر، ورنہ ان لوگوں کی نمازوں کی اصلاح کرے، اور یہ بھی دیکھے کہ محلے کے کون سے آدمی جماعت کی نماز میں حاضر نہیں، اور حاضر نہ ہونے کا سبب کیا ہے؟ کیونکہ امام محلہ کا سربراہ اور ذمہ دار بھی ہوتا ہے، اس طرح عمل کرنے سے لوگوں میں امام کی محبت پیدا ہوگی اور جماعت میں

---

(۱) عن عبد الله قال: "لا يجعل أحدكم للشيطان من نفسه جزءا لا يرى إلا أن حقا عليه أن لا ينصرف إلا عن يمينه، أكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن شماله"، وعن السدي قال: سألت أنسا كيف أنصرف إذا صليت عن يميني أو عن يساري؟ قال: أما أنا فأكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه. "الصحيح لمسلم" ۱/۲۴۷، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، ط: قديمي كراچي. قال النووي: وجه الجمع بينهما أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يفعل تارة هذا وتارة هذا، فأخبر كل واحد بما اعتقد أنه الأكثر فيما يعلمه، فدل على جوازهما، ولا كراهة في واحد منهما الخ. "الصحيح لمسلم مع شرحه للنووي" ۱/۲۴۷، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال، ط: قديمي كراچي. طحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۴، فصل في صفة الأذكار، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر

(۲) "وفي نور الإيضاح": "ويستحب للإمام بعد سلامه أن يستقبل بعده الناس، ويسبحون الله ثلاثا وثلاثين ويحمدونه كذلك ويكبرونه كذلك ثم يقولون: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير"، ومثله في إمداد الفتاح. (و) يستحب أن يستقبل بعده أي بعد التطوع إن كان، وكذا إذا لم يكن تطوع بعد الفرض يستقبل الناس بوجهه إن شاء، وإن شاء الإمام انحرف عن يساره، وإن شاء انحرف عن يمينه الخ. كتاب الصلاة، مطلب فيما يستحب للإمام بعد سلامه، ص: ۳۵۴، ۳۵۵، ط: صديقي پبلشرز كراچي. طحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۵۵، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر

حاضر رہیں گے۔(۱)

امام سہو سجدہ کرنا بھول گیا

"سجدہ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

امام سے پہلے رکن ادا کرنا

☆...اگر مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرلے اور امام اس کو اس رکن میں کرتے ہوئے نہ پائے تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی، مثلاً امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی رکوع میں چلا گیا اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا، پھر اس رکوع کو اس نے دوبارہ نہ امام کے ساتھ ادا کیا، اور نہ اس کے بعد، اور امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اس صورت میں مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، اس پر ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

☆...امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے اور مقتدی نے دو سجدے کر لئے تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے کا اعادہ واجب ہے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

(۱) من حكمة مشروعيتها قيام نظام الألفة بين المصلين وتعلم الجاهل من العالم. طحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۳۲، باب الإمامة، ط: مصطفى البابي مصر. لأن الإمام هو المصحح. شامي: ۱/ ۵۴۹، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی.

والحكمة في استقبال المأمومين أن يعلمهم ما كانوا يحتاجون إليه. عمدة القاري: ۵/ ۲۰۸، باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم، ط: مصطفى البابي مصر.... عن أبيه قال: شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلاة الصبح في مسجد الخيف، فلما قضى صلاته انحرف فإذا هو برجلين في أخرى القوم لم يصليا معه، فقال: علي بهما، فجيء بهما ترعد فرائصهما، فقال: ما منعكما أن تصليا معنا؟ فقالا: يا رسول الله! إنا كنا قد صلينا في رحالنا، قال: فلا تفعلا، إذا صليتما في رحالكما ثم أتيتما مسجد جماعة فصليا معهم، فإنها لكما نافلة. ترمذي: ۱/ ۵۳، أبواب الصلاة، باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلي فيه مرة، ط: سعيد كراچی.

(۲) فلو لم يركع أصلاً أو ركع ورفع قبل أن يركع الإمام ولم يعده معه أو بعده بطلت صلاته. رد المحتار، كتاب الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام: ۱/ ۴۷۱، ط: سعيد كراچی. وفيه أيضاً، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي: ۱/ ۴۹۵، ۴۹۶، ط: سعيد كراچی.

(۳) تخریج "عنوان امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا" اور "امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا" کے تحت دیکھیں۔

امام سے پہلے سلام پھیرنا

اگر کسی مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیر دیا اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو مقتدی کی نماز ہوگئی مگر مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کا اعادہ واجب نہیں، البتہ سہواً یا عذر یا وضو ٹوٹ جانے کا خوف یا کسی سخت مجبوری کی وجہ سے سلام پھیر دیا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

امام سے پہلے کسی رکن کا ادا کرنا

☆ اگر جماعت کی نماز میں مقتدی نے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر لیا مثلاً امام سے پہلے رکوع میں جا کر امام کے اٹھنے سے پہلے اٹھ گیا پھر امام کے ساتھ یا اس کے بعد اس رکن کو دوبارہ ادا نہیں کیا اور امام کے ساتھ سلام بھی پھیر دیا تو اس مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، خواہ اس رکن کو پہلے ادا کرنا قصداً اور ارادہ سے ہو یا بھولے سے دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

☆ اور اگر مقتدی نے اسی رکن کو امام کے ساتھ یا اس کے بعد دوبارہ ادا کیا اور امام کے ساتھ سلام بھی پھیرا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) (قوله ولو أتمه قبل إمامه جاز وكره) أي لو أتى المؤتم بالتشهد بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل إتمام إمامه فأتى بما يخرجه من الصلاة كسلام أو كلام أو قيام جاز أي صحت صلاته لحصوله بعد تمام الأركان لأن الإمام وإن لم يكمل التشهد لكنه قعد قدره؛ لأن المفروض من القعدة قدر أسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وإنما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الإمام بلا عذر، فلو به كخوف حدث أو خروج وقت جمعة أو مرور مار بين يديه فلا كراهة" رد المحتار ۱/۵۲۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی۔ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۷۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچی

(۲) "لأن المتابعة فرضاً بمعنى أن يأتي بالفرض مع إمامه أو بعده، كما لو ركع إمامه فركع معه مقارناً أو معاقباً وشاركه فيه أو بعدما رفع منه، فلو لم يركع أصلاً أو ركع ورفع قبل أن يركع إمامه ولم يعده معه أو بعده بطلت صلاته، رد المحتار ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچی

(۳) ایضاً

امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا

اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرکے فارغ ہوگیا، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع کرکے کھڑا ہوگیا اس کے بعد امام رکوع میں گیا، اور مقتدی نے دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شرکت نہیں کی تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی، مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

امام سے پہلے کوئی فعل کرنا

مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا، اور اٹھنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) "امام سے پہلے رکن ادا کرنا" عنوان کی تخریج سے آگے دیکھیں۔

(۲) ويكره للمأموم أن يسبق الإمام بالركوع والسجود وأن يرفع رأسه فيهما قبل الإمام. (الهندية، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني: ۱/۱۰۷، ط: رشيديه كوئٹه. وفي الدر المختار: "واعلم أنه مما يبتني على لزوم المتابعة في الأركان أنه لو رفع الإمام رأسه من الركوع أو السجود قبل أن يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته وكذا عكسه فيعود." وفي الرد: (قوله وكذا عكسه) وهو أن يرفع المأموم رأسه من الركوع أو السجود قبل أن يتم الإمام التسبيحات

(قوله فيعود) أي المقتدي لوجوب متابعته لإمامه في إكمال الركوع وكراهة مسابقته له، فلو لم يعد ارتكب كراهة التحريم. شامي: ۱/۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۳، كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. وفي الرد أيضا: "كالمقتدي: إن أتى بهما قبله ويدركه الإمام فيهما، وهو جائز لكنه مكروه." شامي: ۱/۵۹۵، كتاب الصلاة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح، فصل في بيان واجب الصلاة، ص: ۲۵۵ و ۲۵۶، ط: قديمي كراچي.

امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا

☆......مقتدی کے لئے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ میں جانا مکروہ ہے، اس لئے امام کے بعد رکوع سجدہ میں جائیں امام سے پہلے نہیں۔(۱)

☆......اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ کرلیا اور امام نے اب تک رکوع یا سجدہ نہیں کیا، اور اس مقتدی نے امام کے ساتھ دوبارہ رکوع یا سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

امام سے ناراضگی

اگر امام کا کوئی قصور نہیں تو نمازیوں کی ناراضگی کا اثر نماز میں کچھ نہیں ہوگا، امام کی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی، اور ناراضگی کی وجہ سے نمازی حضرات گنہگار ہوں گے۔

اور اگر امام قصوروار ہے، اور اسی وجہ سے نمازی حضرات ناخوش ہیں تو اس کی امامت مکروہ ہے۔(۳)

امام صف سیدھی کرائے

جماعت کی نماز شروع کرنے سے پہلے امام صفیں سیدھی کرائے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے کھڑے ہونے سے منع کرے، سب کو برابر اور مل مل کے کھڑے ہونے کا حکم دے، اور یہ اعلان کرے کہ "صفیں سیدھی فرمالیں اور مل مل کے کھڑے ہو جائیں اور درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں"(۴) البتہ گھٹنوں کی صف میں ہر دو شخص کے درمیان ایک

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) تخریج عنوان "امامت مکروہ ہے" کے تحت دیکھیں۔

(۴) "وفی النہر: (ویصف) ای یصفہم الامام بان یأمرہم الامام بذلک، قال الشمنی: وینبغی أن یأمرہم بأن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبہم (کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ: ۱/۵۶۸، ط: سعید کراچی۔ البحر: ۱/۳۵۳، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی۔ امداد الفتاح شرح مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان الاحق بالامامۃ وترتیب الصفوف، ص: ۳۲۷، ط: صدیقی

آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ چھوڑ دینی چاہئے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے، لہٰذا مل کر کھڑے ہونے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام فوت ہو گیا

''فوت ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد اٹھ گیا

اگر امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا، تو مقتدی امام کی اتباع نہ کریں بلکہ بیٹھ کر لقمہ دے کر اس کے لوٹنے کا انتظار کریں، اگر پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیں، ورنہ مقتدی خود ہی سلام پھیر کر نماز ختم کر دیں۔(۲)

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد کھڑا ہو گیا، مسبوق نے اس کا اتباع کیا

اگر امام آخری قعدہ کے بعد بھول سے کھڑا ہو گیا، اس کے ساتھ مسبوق بھی کھڑا ہو گیا، تو مسبوق کی نماز فاسد ہو گئی، اس پر لازم تھا کہ بیٹھا رہتا اور امام کے لوٹنے کا انتظار

= پبلشرز کراچی۔

(۱) اطلقوا فی اصطفاف الخنثیٰ ولم یشترطوا عدم المحاذاۃ ــــ وھو مستلزم فساد صلاتہ بمحاذاۃ مثلہ وبتأخرہ خلف مثلہ لاحتمال انوثۃ المتقدم والمحاذی ــــ فیشترط ان یکون الخنثیٰ صفا واحداً بین کل اثنین فرجۃ او حائل یمنع المحاذاۃ، امداد الفتاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان الاحق بالامامۃ و ترتیب الصفوف، ص: ۳۳۹، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، کتاب الصلاۃ باب الامامۃ، ط: سعید کراچی۔

(۲) (اربعۃ اشیاء اذا فعلها الامام لا یتابعہ القوم) ــــ او قام الی الخامسۃ ساھیا فانہ لا یتابع فی ذلک، ثم فی القیام الی الخامسۃ ان کان قعد علی الرابعۃ ینتظر المقتدی قاعدا فان عاد سلم من غیر اعادۃ التشھد وسلم المقتدی معہ وان قید الخامسۃ بالسجدۃ سلم المقتدی وحدہ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۳، فصل فی الامامۃ، الثامن فیما یتابع المقتدی فیہ الامام وما لا یتابعہ فیہ، ط: نعمانیہ، رد المحتار: ۲/ ۱۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، ھندیۃ: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔

امام کا اوپر کی منزل میں کھڑا ہونا

اگر ایک مسجد میں ایک سے زائد منزلیں ہیں، اور امام بیچ کی منزل میں کھڑا ہوتا ہے اور نیچے اور اوپر کی منزل میں مقتدی اقتداء کر کے نماز پڑھتے ہیں تو اقتداء تو صحیح ہو جائے گی مگر امام کو نچلی منزل میں کھڑا ہونا چاہئے، بلا ضرورت بالائی منزل یا درمیانی منزل پر کھڑا ہونا مناسب نہیں کیونکہ یہ مسجد کی اصل وضع اور امت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے۔ (۱)

امام کافر تھا

اگر کوئی شخص ایک عرصے سے امامت کرتا رہا، اب قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے، مگر وہ خود کافر ہونے کا اقرار نہیں کرتا بلکہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مگر لوگوں کو اس کی بات پر اعتماد نہیں، بلکہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ خود اپنے آپ کو منافقت کی وجہ سے مسلمان ظاہر کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی اقتداء میں جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کا اعادہ کرنا فرض ہوگا۔ (۲)

---

(۱) وانفراد الإمام على الدكان للنهي، وقدر الارتفاع بذراع ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز وهو الأوجه، ذكره الكمال وغيره (قوله للنهي) وهو ما أخرجه الحاكم "أنه صلى الله عليه وسلم نهى أن يقوم الإمام فوق ويبقى الناس خلفه" وعللوه بأنه تشبه بأهل الكتاب فإنهم يخصون لإمامهم دكانا. الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۶، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۰۸، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق: ۲/ ۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی

(۲) في الدر المختار: وإذا ظهر حدث إمامه وكذا كل مفسد في رأي مقتد بطلت فيلزم إعادتها لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا. وفي الرد: (قوله وإذا ظهر حدث إمامه) أي بطريق الشهود أنه أحدث وصلى قبل أن يتوضأ (قوله وكذا كل مفسد في رأي مقتد) أشار إلى أن الحدث ليس بقيد، فلو قال المصنف كما في النهر: ولو ظهر أن بإمامه ما يمنع صحة الصلاة لكان أولى، ليشمل ما لو أخل بشرط أو ركن، وإلى أن العبرة برأي المقتدي حتى لو علم من إمامه ما يعتقد

امام کا وسط محراب سے ہٹ کر کھڑا ہونا

محراب سے مقصود یہ ہے کہ امام صف کے ٹھیک بیچ میں کھڑا ہو، اور یہ سنت ہے، اگر محراب ٹھیک صف کے درمیان میں ہے تو محراب کے عین درمیان کو چھوڑ کر دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو معاف ہے۔(۱)

امام کو جس حالت میں پائے شریک ہو جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے دوران مسجد میں آئے تو امام جس حالت میں بھی ہو اسی میں شامل ہو جائے، بلاوجہ تاخیر کرنا مکروہ ہے، امام سجدہ میں ہے تو سجدہ میں، جلسہ میں ہے تو جلسہ میں اور اگر قعدہ میں ہے تو قعدہ میں شریک ہو جائے قیام کا انتظار نہ کرے۔(۲)

ـ أنه مبني على إعادة خلافه أعلم. (قوله مطلب في تبين أنها لم تنعقد) ان كان الحدث سابقا على تكبيرة الإمام أو مقارنا لتكبيرة المقتدي أو سابقا عليها بعد تكبيرة الإمام. (قوله فيلزم إعادتها) المراد بالإعادة الإتيان بالفرض. رد المحتار ۱/ ۵۹۰، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. النهر الفائق ۱/ ۲۵۵، باب الإمامة، ط: قديمي كراتشي.

(۱) (قوله ويصف) (وسطها) قال في المعراج: وفي مبسوط بكر: السنة أن يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان، ولو قام في أحد جانبي الصف يكره. ويفهم من قوله: وفي عبارته كراهة قيام الإمام في غير المحراب، ويؤيده قوله قبله: السنة أن يقوم في المحراب، وكذا قوله في موضع آخر: السنة أن يقوم الإمام إزاء وسط الصف، ألا ترى أن المحاريب ما نصبت إلا وسط المساجد وهي قد عينت لمقام الإمام. رد المحتار ۱/ ۵۶۸، باب الإمامة، مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب، ط: سعيد كراتشي. هندية ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) في مراقي الفلاح: ومن حضر وكان الإمام في صلاة الفرض اقتدى به ولا يشتغل عنه بالسنة في المسجد ... وإذا وجد الإمام ساجدا يجب متابعته لكنه فيه ليس ساجدا، وإن لم يحتسب له من صلاته. وفي الطحطاوي: ظاهر عبارته الوجوب وإن اعتد الركوع لفاته. ويؤيده حديث أبي داؤد عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوها شيئا، ومن أدرك الركوع فقد أدرك الركعة (۱).

امام کی تلاوت اور جدید سائنس

امام جب تلاوت کرتا ہے اور مقتدی دھیان کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ سنتے ہیں تو اس پڑھنے اور سننے کے عمل کے درمیان ایک خاص قسم کی لہریں (Rays) پیدا ہوتی ہیں۔ تو یہ لہریں دونوں کے درمیان انوارات منتقل کرتی ہیں۔ اگر ان میں امام کی برقی قوت (Potential Power) تیز اور زیادہ ہوتی ہے تو وہ مقتدیوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور اگر برقی قوت مقتدیوں کی زیادہ قوی ہوتی ہے تو امام میں منتقل ہوتی ہے۔

ماہر روحانیات لیڈ بیٹر لکھتا ہے کہ "ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے جو مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہے۔ قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور مقتدیوں پر جب یہ مثبت اثرات (لہریں) پڑیں گی تو ان کے اندر سے بے شمار امراض ختم ہو نگے۔ (بحوالہ "من کی دنیا" ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

☆..... خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر مرئی (Invisible) اثرات سے لوٹتے رہتے ہیں اور اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر (Blood Cancer) کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور نماز میں تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں الا ما شاء اللہ۔

= وعبارة الشرح يجب على المقتدى اذا فاته الركوع متابعة الامام في السجود، وان لم يحسب له من الصلاة الخ ——— مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: قديمي، والحديث اخرجه ابو داود في " الصلاة" باب الرجل يدرك الامام ساجداً كيف يصنع؟ : ۱/۱۳۷، ط: رحمانيه لاهور، وروى الترمذي في ابواب السفر، باب ما ذكر في الرجل يدرك الامام ساجداً كيف يصنع : ۱/۱۳۰، ط: قديمي كراچي، : عن على و معاذ بن جبل قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا اتى احدكم الصلاة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام

☆ نفسیاتی امراض (Pcshylogical Diseases) کی زد سے انسان کے لئے دنیا جہان میں امان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ انکی بروقت واسطے اندر تشخیص کی جائے۔

☆ حتیٰ کہ ڈیپریشن (Depression)، بے چینی (Anxiety) جیسے امراض بھی مکمل نماز سے ختم ہو جاتے ہیں اور اگر دھیان خشوع و خضوع زیادہ ہو تو ان امراض کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے ورنہ بے نمازی کے لئے یہ مرض کم ہو جاتا ہے حتیٰ کہ خودکشی کے رجحانات ذہنی تناؤ سے کم ہو کر زائل ہو جاتے ہیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس، جلد ۲ص۵۱)

امام کی وجہ سے مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے

اگر امام پر بھول جانے کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوا ہے تو مقتدی پر بھی اقتدا کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے پیچھے واجب رہ گیا

''واجب رہ گیا امام کے پیچھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے ساتھ رکوع رہ گیا

☆ اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کو رکوع رہ گیا یعنی امام نے رکوع کر لیا اور کسی عذر کی وجہ سے مقتدی کا رکوع رہ گیا تو اسے چاہئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع

---

(۱) السہو لازم الامام یوجب علیہ و علی من خلفہ السجود۔ هندیہ ۱/۱۲۸ الباب الثانی عشر فی سجود السہو ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ رد المحتار ۲/۸۲ کتاب الصلاۃ باب سجود السہو ط: سعید کراچی۔ حلبی کبیر ص ۴۶۰ فصل فی سجود السہو ط: عثمانیہ کوئٹہ

کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ ..... اور اگر وہ رکوع یاد آنے پر بھی اس وقت نہیں کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع کر کے پھر سجدہ خود کرے، اور باقی نماز التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر خود سلام پھیر کر مکمل کرے۔ (۲)

☆ ..... اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا

☆ ..... اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا سجدہ رہ گیا یعنی امام نے سجدہ کر لیا، اور کسی غلط فہمی یا کسی اور وجہ سے مقتدی نے سجدہ نہیں کیا تو اسے چاہئے کہ جس وقت معلوم ہو جائے یا یاد آ جائے فوراً سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے اور اس صورت میں سجدہ سہو

(۱، ۲، ۳) "وفی البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتبع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط، حتى لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة، فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضاً، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم. "رد المحتار: ۲/ ۵۹۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد كراچی.

وفي الدر: ورعاية الترتيب بين القراءة والركوع وفيما يتكرر في كل ركعة كالسجدة او في كل الصلاة، كعدد ركعاتها حتى لو نسي سجدة من الاولى قضاها ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يتشهد ثم يسجد للسهو ثم يتشهد. وفي الرد: (قوله كالسجدة) قال في شرح المنية: حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو. اهـ. الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۱، ۴۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها، هندية: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ ... اور اگر سجدہ کے بارے میں یاد آتے ہی اس وقت سجدہ نہیں کیا تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کر کے سہو سجدہ خود کرے، پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے۔(۲)

☆ ... اور اگر دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا

ضرورت کے بغیر صرف امام کا کسی بلند مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک گز سے کم نہ ہو مکروہ تحریمی ہے،(۴) اگر امام کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۵)

(۱، ۲، ۳) ایضاً.

(۴) (وانفراد الامام على الدكان) للنهي، وقدر الارتفاع بذراع ولا بأس بما دونه، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط: سعيد كراچي.

(۵) ويكره أيضاً (أن ينفرد) الامام عن القوم (في مكان اعلى من مكان القوم) إذا لم يكن بعض القوم معه) لأن فيه التشبه بأهل الكتاب على ما تقدم فإنهم يخصون امامهم بالمكان المرتفع ولذا لو كان بعض القوم مع الامام لا يكره لزوال التشبه بزوال التخصيص، حلبي كبير، ص- ۳۶۴، الخروج في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوى عالمگيري: ۱/ ۱۰۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، فصل وأما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچي.
شامي: ۱/ ۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام کا "سترہ" مقتدیوں کے لئے کافی ہے، ہر مقتدی کے لئے الگ الگ "سترہ" کی ضرورت نہیں یعنی اگر جماعت کی نماز کے دوران امام کے آگے "سترہ" ہے تو مقتدیوں کے آگے سے گذرنے میں گناہ نہیں ہوگا لیکن سترہ اور امام کی درمیانی جگہ سے گذرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

امام کا صف کے درمیان کھڑا ہونا

امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھانے کے دوران مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ امام کو مقتدیوں کی صف سے آگے کھڑا ہونا چاہئے۔(۲)

---

(۱) ان سترة الامام تجزئ عن أصحابه كما هو ظاهر الاحاديث الثابتة في الصحيحين من الاقتصار على سترته صلى الله عليه وسلم وقد اختلف العلماء في أن سترة الامام هل هي بنفسها سترة للقوم أو هي سترة له خاصة وهو سترة لمن خلفه لظاهر كلام شمسا الاول ولهذا قال في الهداية، وسترة الامام سترة للقوم. (البحر الرائق، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/۱۸، ط: سعيد كراجي. فتح القدير: ۱/۳۵۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير شروط الثاني القيام ص: ۳۶۹، ط: سهيل اكيڈمي لاهور) (وكفت سترة الامام للكل) قوله للكل اي للمقتدين به كلهم، وعليه فلو مر مار في قبلة الصف في المسجد الصغير لم يكره اذا كان للامام سترة (شامي: ۱/۶۳۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي)

(۲) ولو توسط اثنين كره تنزيها وتحريما لو أكثر (الدر المختار) وفي الشامية (قوله كره تنزيها) وفي رواية لا يكره والاولى أصح كما في الامداد (قوله وتحريما لو اكثر) افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب كما افاده في الهداية والفتح (شامي: ۱/۵۶۸، مطلب هل الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد كراجي. بدائع: ۱/۱۵۸، كتاب الصلاة فصل وأما بيان مقام الامام، ط: سعيد كراجي. حلبي كبير ص: ۵۲۱، فصل من لا يصح به الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے نماز میں شامل ہونے کے لیے آنے والے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے، اگر امام آنے والے کو جانتا ہے اس لئے قرأت کو لمبی کرتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر آنے والے کو جانتا نہیں تو مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ثواب میں کمی ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ جائے

☆......اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے خود وضو کرنے چلا جائے، اور خلیفہ بقیہ نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، اگر امام وضو کر کے آ گیا تو اس خلیفہ کی اقتداء میں اپنی نماز پوری کرے خلیفہ کو ہٹا کر دوبارہ خود امام نہ بنے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام کو اختیار ہے چاہے اپنی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھ لے۔ یہ افضل ہے، اور اگر چاہے تو باقی نماز وضو کی جگہ پر پڑھے یا اس جگہ پر یا اس کے قریب جگہ پر آ کر پڑھے جہاں نماز پہلے پڑھ رہا تھا۔(۲)

(۱) ويكره تحريما اطالة ركوع او قراءة لادراك الجائي: اي ان عرفه والا فلا بأس به ولو اراد التقرب الى الله تعالى لم يكره اتفاقا لكنه نادر وتسمى مسألة الرياء، فينبغي التحرز عنها. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۵، باب صفة الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۱۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ومن سبقه الحدث في الصلاة، انصرف فان كان اماما استخلف وتوضأ وبنى. فتح القدير: ۱/۳۲۸، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۴۳، فصل في الحدث في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. بدائع الصنائع: ۱/۲۲۶، كتاب الصلاة، فصل واما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. (ويتم صلاته ثمة) وهو اولى تقليلا للمشي (او يعود الى مكانه) ليتحد مكانها (كمنفرد) فانه مخير وهذا كله ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۰۶، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

☆ ... اگر امام کے پیچھے صرف نابالغ بچہ یا عورت ہے، اور نماز میں امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ بچہ اور عورت خلیفہ یا قائم مقام بننے کے اہل نہیں ہیں، اور بچہ اور عورت کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

امام کا وضو ٹوٹ گیا

اگر امام کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو کسی کو خلیفہ بنانا جائز ہے، لازمی نہیں ہے اگر نمازی حضرات خلیفہ بنانے کے مسائل سے واقف نہیں ہیں تو ایسی حالت میں نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع سے پڑھنا بہتر ہے، یعنی پہلے سلام پھیر کر نماز توڑ دے پھر وضو کر کے نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھے۔ (۲)

امام کس کو بنائیں

اگر مسجد میں امام مقرر نہیں تو نمازیوں کو چاہیے کہ تمام حاضرین میں اس آدمی کو امام بنائیں جس میں امامت کے لائق ہونے کے اوصاف زیادہ ہیں۔ (۳)

---

(۱) (قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وأمي إذا استخلف أحدهم فسدت صلاة القوم. شامي: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.
بأن كان صبيا أو امرأة فقط بعين لفسد صلاته وصلاة الإمام لأنه خلو مكانها به والأصح أن لا تفسد صلاته فحسب. حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تنبيه في الحدث في الصلاة، ط: سهيل أكيدمي لاهور. شامي: ۱/۶۲۲، كتاب الصلاة، فصل وأما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۲۲۴، فصل وأما جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۹۶، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم استخلاف الإمام غيره إذا سبقه الحدث جائز إجماعا. حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تنبيه في الحدث، ط: سهيل أكيدمي لاهور. بدائع: ۱/۲۲۴، فصل الكلام في الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. وفي الدر (استخلف) أي جاز له ذلك ولو في جنازة بإشارة أو جر لمحراب ونحوه في القرب وظاهر المتون أن الاستئناف أفضل في حق الكل. شامي: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة، ثم الأحسن تلاوة، ثم الأورع ثم الأسن... الخ. شامي: ۱/۵۵۷، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۳، الفصل الثاني في بيان من هو أحق بالإمامة، ط: ماجدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/۳۰۴، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اور اگر امامت کی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگ ایک سے زائد ہوں تو اس صورت میں اکثریت کی رائے پر عمل کرنا یعنی جس شخص کی امامت کے لئے زیادہ لوگوں کی رائے ہو اسی کو امام بنایا جائے۔(۱)

اور اگر حاضرین میں امامت کے لائق ایک آدمی موجود ہونے کے باوجود کسی نالائق کو امام بنایا جائے گا تو حاضرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔(۲)

امام کعبہ کے اندر ہے

اگر امام کعبہ کے اندر ہو اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھ کر کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جاتی ہے۔(۳) لیکن اگر صرف امام اکیلا کعبہ کے اندر ہو اور کوئی بھی مقتدی اس کے ساتھ کعبہ کے اندر نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے کہ اس صورت میں امام کا مقام مقتدیوں سے ایک قد آدم اونچا ہوگا۔(۴)

امام کو حدث ہو گیا

اگر امام کو حدث ہو گیا یعنی وضو ٹوٹ گیا، اگرچہ آخری قعدہ میں ہو تو اس کو چاہیئے

---

(۱) فان استووا يقرع بين المستويين او الخيار الى القوم فان اختلفوا اعتبر اكثرهم ولو قدموا غير الاولى اساءوا بلا اثم. شامي: ۱/۵۵۸، ۵۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۳، الفصل الثاني في بيان من هو احق بالامامة، ط: ماجديه كوئته. وكذا في البحر الرائق: ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو ان رجلين في الفقه والصلاح سواء الا ان احدهما اقرأ فقدم القوم الآخر فقد اساؤا وتركوا السنة ولكن لا يأثمون لانهم قدموا رجلا صالحا. شامي: ۱/۵۵۹، مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر الرائق: ۱/۳۴۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها والباب مفتوح صح لانه كقيامه في المحراب. شامي: ۲/۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۱۲۱، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۶۵، وما يتصل بذلك الصلاة في الكعبة، ط: ماجديه كوئته.

(۴) (قوله وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها الخ) اي سواء كان معه بعض القوم او لا ... ولكنه يكره ذلك لارتفاع مكان الامام قدر القامة كانفراده على الدكان ان لم يكن معه احد. شامي: ۲/۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچي.

کہ فوراً سلام پھیر کر وضو کرنے کے لئے چلا جائے۔(۱)

اور بہتر یہ ہے:(۲) کہ اپنے مقتدیوں میں سے جس کو امامت کا اہل سمجھتا ہے اس کو اپنی جگہ پر امامت کے لئے کھڑا کردے مدرک یعنی جو مقتدی امام کے ساتھ شروع سے شریک تھا ایسے آدمی کو خلیفہ (امام) بنانا بہتر ہے، اگر مسبوق کو خلیفہ بنا دیا تو بھی جائز ہے اور امام صاحب مسبوق کو امام بنا کر اشارے سے بتادیں کہ اتنی رکعتیں وغیرہ میرے ذمہ باقی ہیں۔

رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی اٹھا کر اشارہ کرے، دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی اٹھا کر اشارہ کرے، رکوع باقی ہے تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ باقی ہے تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ سہو کرنا ہو تو سینے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے۔(۳)

پھر جب سابقہ امام وضو کر چکا ہے تو اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شامل ہو کر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے، اور اگر جماعت ہو چکی ہے تو جہاں چاہے اپنی نماز پوری کرلے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں پوری کرے یا جہاں پہلے تھا وہاں آکر باقی نماز پوری کرے، دونوں صورتیں صحیح ہیں، ہاں اگر پانی مسجد کے اندر ہے پھر خلیفہ بنانا ضروری نہیں، چاہے خلیفہ بنائے چاہے نہ بنائے، بلکہ جب خود وضو کرکے آئے پھر امام بن جائے۔

(۱) من سبقه حدث توضأ وبنى، هندية ۱/۹۳، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيديه كوئته.

(۲) وظاهر المتون أن الاستخلاف أفضل في حق الكل، الشامي ۱/۶۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی

(۳) سبق الإمام حدث ... ولو بعد التشهد استخلف أي جاز له ذلك ولو في جنازة، بإشارة أو جر لمحراب، ولو لمسبوق، ويشير بأصبع لبقاء ركعة وبأصبعين لركعتين ويضع يده على ركبته لترك ركوع وعلى جبهته لسجود وعلى فمه لقراءة وعلى جبهته ولسانه لسجود تلاوة أو صدره لسهو. شامی ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق ۱/۳۷۹ باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی کبیری ص ۴۵۳، تنبيه في الحدث، ط: سهيل اكيڈمی لاہور

اور اتنی دیر تک مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔(۱)

امام کو سہو ہونے کے بعد وضو ٹوٹ گیا

کسی امام کو نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا اور اس کے بعد اس کا وضو بھی ٹوٹ گیا امام نے صف میں سے ایک مسبوق کو (جس کی رکعت نکل گئی ہو) اپنی جگہ خلیفہ (امام) بنا دیا تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کردے لیکن سلام نہ پھیرے، جس وقت سلام پھیرنا ہو تو کسی "مدرک" کو (جس کو شروع سے پوری نماز ملی ہے) آگے کردے، اور وہ مدرک سجدہ سہو کرے، اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، مسبوق بھی اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا۔(۲)

امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہئے

☆ امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہئے اور دونوں طرف برابر مقتدی ہونے چاہئیں، بائیں طرف زیادہ مقتدیوں کو کھڑا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۳)

---

(۱) وإذا ساغ له البناء توضأ فوراً بكل سنة وهي هي ما مضى بلا كراهة ويبني، ثم هو أولى تقليلاً للمشي، أو يعود إلى مكانه ليتحد مكانها كمنفرد فإنه مخير، وهذا كله إن فرغ خليفته وإلا عاد إلى مكانه حتماً لو بينهما ما يمنع الاقتداء. الدر المختار: ۱/۶۰۶، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف. ط. سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۵۲-۲۵۳، فصل فيما يفسد الصلاة. ط. سہیل اکیڈمی لاہور. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳۲، ۳۳۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة. ط. قدیمی کراچی.

(۲) وصح استخلاف المسبوق لوجود المشاركة في التحريمة، والأولى للإمام أن يقدم مدركاً لأنه أقدر على إتمام صلاته، وينبغي لهذا المسبوق أن لا يتقدم لعجزه عن التسليم، فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهى إليه الإمام لقيامه مقامه، وإذا انتهى إلى السلام يقدم مدركاً يسلم بهم. البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة. ط. سعید کراچی. شامی: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف. ط. سعید کراچی.

(۳) السنة أن يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان، ولو قام في أحد جانبي الصف يكره. شامی: ۱/۵۶۸، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش منها. ط. سعید کراچی. بدائع: ۲/۵۸، کتاب الصلاة، فصل وأما بيان مقام الإمام. ط. سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۱، فصل فيمن لا يصح به الاقتداء. ط. سہیل اکیڈمی لاہور.

☆... سنت طریقہ یہ ہے کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو دونوں طرف مقتدی برابر ہوں، پھر جو لوگ بعد میں آ کر شریک ہوں گے ان کو بھی یہ خیال کرنا چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو صف دونوں طرف برابر آئے۔(۱)

امام کہاں کھڑا ہو؟

☆... امام کے لئے سنت یہ ہے کہ محراب میں یا نمازیوں کے بیچ میں آگے کھڑا ہو۔(۲)

☆... امام کو چاہئے کہ وہ صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو، اگر بلا عذر دائیں یا بائیں کھڑا ہوگا تو سنت کا خلاف کرنے والا ہوگا۔(۳)

☆... اگر گرمی میں صحن میں جماعت ہوتی ہے تو امام کو محراب کے برابر محاذ میں کھڑا ہونا چاہئے۔(۴)

☆......اگر امام محراب یا محراب کے محاذات میں کھڑا نہیں ہوگا تو نماز تو ہو جائے گی لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔(۵)

---

(۱) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان ولو قام في احد جانبي الصف يكره.. قال عليه الصلاة والسلام "توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتى يجئ آخر فيقفان خلفه، شامي: ۱/۵۶۸، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وكذا في الفتاوى العالمگيرية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ط. رشيديه كوئته

(۲) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان. وكذا قوله في موضع آخر. السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف، شامي: ۱/۵۶۸، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط. سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم، ط. رشيدية كوئته.

(۳، ۴، ۵) السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف الا ترى ان المحاريب ما نصبت الا وسط المساجد، وهي قد عينت لمقام الامام اه شامي: ۱/۵۶۸ مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيديه كوئته بدائع، كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچي

مسئلہ:... اگر کسی مسجد کا صحن ایک طرف زیادہ ہے تو امام کو صحن کے اعتبار سے بیچ میں کھڑا ہونا چاہئے محراب کے اعتبار سے نہیں۔(۱)

امام کی آواز

تکبیر انتقالات کے اندر امام کو حد سے زیادہ بلند آواز کرنا یا حد سے زیادہ ہلکی آواز کرنا سنت کے خلاف ہے، اس لئے عادت اور ضرورت کے مطابق آواز رکھنی چاہئے۔(۲)

امام کی آواز پر اقتداء کرنا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے صرف امام کی آواز سننا / پہنچنا کافی نہیں بلکہ صفوں کا متصل ہونا اور درمیان میں کوئی نہر، سڑک، مکان، عمارت یا کوئی حائل نہ ہونا ضروری ہے، ورنہ اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) السنة أن يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان، ولو قام في أحد جانبي الصف يكره، ولو كان المسجد الصيفي بجنب الشتوي وامتلأ المسجد يقوم الإمام في جانب الحائط ليستوي القوم من جانبيه، والأصح ما روي عن أبي حنيفة أنه قال: أكره أن يقوم بين الساريتين أو في زاوية أو في ناحية المسجد أو إلى سارية لأنه بخلاف عمل الأمة، قال عليه الصلاة والسلام: "توسطوا الإمام وسدوا الخلل" شامي ۱/۵۶۸، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية كوئٹه

(۲) ويجهر الإمام وجوبا بحسب الجماعة فإن زاد عليه أساء. الدر المختار: (قوله: فإن زاد عليه أساء) وفي الزاهدي عن أبي جعفر: لو زاد على الحاجة فهو أفضل إلا إذا أجهد نفسه أو آذى غيره. قهستاني. الدر المختار مع الشامي ۱/۵۳۴، فصل في القراءة، مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۱/۳۰۶، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه

(۳) ويمنع من الاقتداء طريق تجري فيه عجلة أو نهر تجري فيه السفن أو خلاء في الصحراء يسع صفين فأكثر إلا إذا اتصلت الصفوف فيصح مطلقا. الدر المختار مع رد المحتار ۱/۵۸۴-۵۸۶، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۸۷، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق ۱/۶۳۲-۶۳۵، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه

امام کی پیروی ان باتوں میں نہ کرے

چار باتوں میں امام کی پیروی لازم نہیں۔

۱۔ اگر امام کوئی سجدہ زیادہ کرے تو اس میں مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔(۱)

۲۔ اگر عیدین کی تکبیروں میں کچھ زیادہ کرے تو مقتدی زائد تکبیروں میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۲)

۳۔ اگر امام جنازہ کی تکبیروں میں اضافہ کرے مثلاً چار تکبیروں کی بجائے پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی پانچویں تکبیر میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۳)

۴۔ جب امام فرض نماز کی تمام رکعتیں مکمل کرنے کے بعد قعدہ اخیرہ کر کے بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تب مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کرے، ایسی صورت میں اگر امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ کرے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ خود ہی سلام کر کے نماز سے علیحدہ ہو جائیں، اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا اور واپس آ کر قعدہ اخیرہ کے لئے بیٹھ گیا اور سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے

(۱، ۲، ۳، ۴) وأربعة أشياء إذا فعلها الإمام لا يتابعه القوم: لو زاد سجدة، أو زاد على أقوال الصحابة في تكبير العيدين وكان المقتدي يسمع التكبير منه بخلاف ما إذا كان يسمعه من المؤذنين لاحتمال أن الغلط منهم، أو زاد على الأربع في تكبير الجنازة، أو قام إلى الخامسة ساهيا فإنه لا يتابع في ذلك، ثم إن قام إلى الخامسة إن كان قعد على الرابعة ينتظره المقتدي فإن عاد قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة يسلم المقتدي معه وإن قيد الخامسة بالسجدة سلم المقتدي وحده، وإن لم يكن قعد على الرابعة فإن عاد تابعه المقتدي وإن قيد الخامسة فسدت صلاتهم جميعا ولا يتبعه المقتدي تشهده وسلامه وحده. حلبي كبير ص ۵۲۸، فصل قضاء الفوائت، ط: سهيل اکیڈمی لاهور؛ هندية ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتبع الإمام وفيما لا يتابعه ط: ماجدية كوئٹه؛ شامی ۲/۴۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچی؛ شامی ۱/۴۷۰، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام ط: سعيد كراچی

ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، لیکن اگر امام قعدہ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو فرض ترک کرنے کی وجہ سے سب کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اور سب پر لازم ہوگا کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھیں۔(۱)

واضح رہے کہ قعدہ اخیرہ فرض ہے اور اس کو ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

امام کی پیروی ان چیزوں میں نہ کرے

مندرجہ ذیل نو باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی نہ چھوڑے اور وہ نو باتیں یہ ہیں:

۱... اگر امام تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا بھول گیا اور ہاتھ اٹھائے نہیں تو مقتدی حضرات تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں امام کی پیروی میں ہاتھ اٹھانا ترک نہ کریں۔(۲)

۲... اگر امام ثناء (سبحانک اللّٰھم الخ) پڑھنا ترک کر دے تو مقتدی حضرات ثناء پڑھنا ترک نہ کریں، ہاں اگر امام نے جہری نماز میں قراءت شروع کر دی تو پھر قراءت سنیں اور ثناء نہ پڑھیں۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۲، ۳) وتسعۃ اشیاء اذا لم یفعلھا الامام لا یترکھا القوم رفع الیدین فی التحریمۃ والثناء ما دام الامام فی الفاتحۃ فان شرع فی السورۃ لا یاتیہ المقتدی عند محمد خلافا لابی یوسف وتکبیر الرکوع والسجود والتسبیح فیھما والتسمیع وقراءۃ التشھد والسلام وتکبیر التشریق فلو ترک الامام شیئا من ھذہ لا یترکہ المقتدی، (حلبی کبیر ص ۵۲۴ ... قبیل قضاء الفوائت، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، ھندیۃ: ۱/۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعہ، ط: ماجدیۃ کوئٹہ، شامی ۲/۲۰، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القنوت للنازلۃ، ط: سعید کراچی.

۳ ... اگر امام نے رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر ترک نہ کریں۔ (۱)

۴ ... اگر امام نے سجدہ میں جاتے ہوئے یا سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات سجدہ میں جاتے ہوئے یا اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں۔ (۲)

۵، ۶ ... اگر امام نے رکوع اور سجدہ میں تسبیح نہیں پڑھی تو مقتدی حضرات تسبیحات پڑھیں، امام کی پیروی کرتے ہوئے تسبیحات ترک نہ کریں۔ (۳)

۷ ... اگر امام التحیات پڑھنا بھول گیا تو مقتدی حضرات التحیات پڑھیں امام کی پیروی کرتے ہوئے التحیات ترک نہ کریں۔ (۴)

۸ ... اگر امام نماز سے نکلتے وقت ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہنا بھول گیا یا ترک کر دیا تو مقتدی حضرات ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر نماز سے نکلیں امام کی پیروی کرتے ہوئے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہنا ترک نہ کریں۔ (۵)

۹ ... اگر امام نو ذوالحجہ کی تاریخ کی فجر سے تیرہ تاریخ کی عصر تک کی نمازوں میں سے کسی نماز میں سلام کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور ترک کر دیا تو مقتدی حضرات تکبیر تشریق ترک نہ کریں بلکہ خود پڑھنا شروع کر دیں۔ (۶)

یہ نو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو امام ترک کر دے تو مقتدی امام کی پیروی میں ترک نہ کریں بلکہ ان چیزوں کو خود انجام دیں۔ (۷)

(۱ ـ ۷) انظر الی الحاشیة السابقة

امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں

مقتدی کا امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں:

۱..... مقتدی کا عمل امام کے عمل سے متصل یا قریب ہو، یعنی جس وقت امام نیت باندھے تو ساتھ ہی مقتدی بھی نیت باندھ لے، اور امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرے، اور سلام کے ساتھ سلام پھیرے۔

اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا گیا، اور ابھی تک مقتدی رکوع میں تھا کہ امام نے بھی رکوع کرلیا، تو اس صورت میں مقتدی کا امام کے ساتھ رکوع میں پیروی کرنا کہا جائے گا، لیکن اس طرح امام سے پہلے رکوع وغیرہ میں چلا جانا مکروہ ہے۔ (۱)

۲..... مقتدی امام کے عمل کے بعد وہی عمل کرے، یعنی امام کا کوئی فعل شروع کرنے کے بعد ختم ہونے سے پہلے مقتدی وہ فعل شروع کرے، اور باقی حصے میں امام کے ساتھ شامل رہے۔

۳..... مقتدی امام کی پیروی تاخیر کے ساتھ کرے، مثلاً امام کوئی عمل انجام دے چکا ہے، اور اگلا رکن شروع کرنے سے پہلے مقتدی نے اس عمل کو انجام دے دیا (جیسے امام رکوع کرکے کھڑا ہوگیا ابھی تک سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع نہیں کیا

---

(۱) ولو ركع وسجد بعده صح، وكذا لو فعله وأدركه الإمام فيهما لكنه يكره. شامي: ۱/۴۱۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي. شامي: ۱/۵۹۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: ماجدية كوئٹہ. المتخصص أن يأتي بهما قبله ويدركه الإمام فيهما وهو جائز لكنه يكره. شامي: ۱/۵۹۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. (ولو ركع قبل الإمام فلحقه إمامه صح وكره تحريما. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۰۰، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراتشي.

کہ مقتدی نے رکوع کر لیا) تو ان تمام صورتوں میں یہ تسلیم کیا جائے گا کہ مقتدی نے امام کی پیروی کی، اور اقتدا صحیح ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ کہ امام نے رکوع کیا اور ساتھ ساتھ مقتدی نے بھی رکوع کیا یا مقتدی نے امام کے رکوع کے بعد رکوع کیا یا امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا، یا امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کے لئے جھکنے سے پہلے پہلے رکوع کر لیا تو ان تمام صورتوں میں یہ کہا جائے گا کہ مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی کی۔ (۱)

امام کی حالت کا علم ہو

اقتدا صحیح ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقتدی کو امام کی حالت کا علم ہو یعنی امام مسافر ہے یا مقیم، مقتدی کو اس کا علم ہونا چاہیے خواہ نماز سے پہلے معلوم ہو، نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد معلوم ہو، بہرصورت امام کی حالت معلوم ہونی چاہیے۔ (۲)

---

(۱) والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع: مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه وركوعه لركوعه، وسلامه لسلامه، ويدخل فيها ما لو ركع قبل إمامه ودام حتى أدركه إمامه فيه، ومعاقبة لابتداء فعل إمامه مع المشاركة في باقيه، ومتراخية عنه فمطلق المتابعة الشامل لهذه الأنواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب، وسنة في السنة عند عدم المعارض أو عدم لزوم المخالفة. شامي: ١/٤٧٠، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام ط: سعيد كراچي. (قوله ومشاركته في الأركان) أي في أصل فعلها أعم من أن يأتي بها معه أو بعده لا قبله، إلا إذا أدركه إمامه فيها... الخ. شامي ١/٥٥١، مطلب شروط الإمامة الكبرى، ط: سعيد كراچي

(۲) أن العلم بحال الإمام شرط لكن في حاشية الهداية للهيداي اشتراط العلم بحاله في الحالة في حال الابتداء. (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله لكن الخ) وحاصله: تسليم اشتراط العلم بحال الإمام ولكن لا يلزم كونه في الابتداء فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوبا وحينئذ لئلا مخالفة لظنهم. شامي: ٢/١٢٩، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. مبسوط: ١/٢٤٣، باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلمية بيروت. البحر الرائق: ٢/١٣٨، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.

امام کی دعا پر مقتدی کیا کرے

جماعت کی نماز کے بعد امام کی دعا پر مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہے، یا اپنی دعا مانگے دونوں صورتیں صحیح ہیں، اور دعا آہستہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

امام کی موافقت واجب ہے

نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں، پس اگر امام شافعی ہے اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے (رفع یدین کرے) تو حنفی مقتدیوں کے لئے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، اس لئے کہ ہاتھ اٹھانا فرض یا واجب نہیں بلکہ شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے، اور سنت میں موافقت ضروری نہیں، اسی طرح اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے قنوت پڑھنا ضروری نہیں، ہاں وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنا واجب ہے لہذا اگر شافعی امام وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے بھی قنوت پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وامـا الادعية والاذكار فبالمخافتة اولى، قلت: ويجتهد في الدعاء والسنة ان يخفي صوته لقوله تعالى: "ادعو ربكم تضرعا وخفية" شامي ۲/۷۰۵، كتاب الحج، مطلب في شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط. سعيد كراچي، هندية ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء الخ، ط. رشيدية كوئٹه، اعلاء السنن: ۶/۱۱۱، ابواب الوتر، باب اخفاء القنوت في الوتر، ط: ادارة القرآن كراچي. (فقال رجل من القوم بأي شيء يختم؟ قال بآمين، قال الطيبي: فيه دلالة على ان من دعا يستحب له أن يقول آمين بعد دعائه وان كان الامام يدعو والقوم يؤمنون فلا حاجة الى تأمين الامام اكتفاء بتأمين المأموم. مرقات المفاتيح ۲/۲۹۷ باب القراءة في الصلاة، الفصل الثاني، ط: مكتبه امدادية ملتان.

(۲) ومتابعة الامام يعني في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعدم سنيته كقنوت الفجر، وانما تفسد بمخالفته في الفروض (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله ومتابعة الامام) فعلم

امام کی نماز فاسد ہوجائے تو امام کیا کرے

اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی ہے، اور مقتدیوں کو اس کا علم نہیں ہے تو امام صاحب پر ضروری ہے کہ اس کا اعلان کریں تاکہ مقتدیوں کو اطلاع ہوجائے اور وہ اپنی اپنی نماز لوٹالیں، اور نمازی حضرات اس کو برا محسوس نہ کریں بلکہ امام کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے صداقت سے کام لیا دھوکہ نہیں دیا، اور معاملہ کو آخرت کے بجائے دنیا ہی میں درست کرلیا۔(۱)

امام کی نماز فاسد ہوگئی

☆ اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی سب پر نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا تنہا امام کے اعادہ سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔

حتی هذا ان المتابعة ليست فرضا بل تكون واجبة في الفرائض والواجبات الفعلية. قوله: يعني في المجتهد فيه) ومثال ما تجب فيه المتابعة مما يسوغ فيه الاجتهاد ما ذكره القهستاني في شرح الكيدانية عن الجلابي بقوله: كتكبيرات العيد وسجدتي السهو قبل السلام والقنوت بعد الركوع في الوتر اهـ، والمراد بتكبيرات العيد ما زاد على الثلاث في كل ركعة مما لم يخرج عن أقوال الصحابة كما لو اقتدى بمن يراها ستا مثلا كشافعي، ومثال ما لا يسوغ الاجتهاد فيه ما في شرح الكيدانية عن الجلابي أيضا بقوله: كالقنوت في الفجر والتكبير الخامس في الجنازة ورفع اليدين في تكبير الركوع وتكبيرات الجنازة أي فالمتابعة فيها غير جائزة. شامي: ١/ ٤٧٠، ٤٧٤، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، و: مطلب المراد بالمجتهد فيه، ط: سعيد كراچی. وكذا في البحر الرائق: ٢/ ٤٨، ٤٩، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيديه كوئٹه

(٢) (وإذا ظهر حدث إمامه) ... (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا (كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن ... (بالقدر الممكن) بلسانه أو بكتاب أو رسول على الأصح (لو معينين وإلا لا يلزمه) بحر عن المعراج. شامي: ١/ ٥٩١، ٥٩٢، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ١/ ٣٧٠، باب الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ١/ ٢٢٠، فصل وأما بيان ما يفسد الصلاة، ط: سعيد كراچی

☆ ... اگر مقتدی چلے گئے ہیں تو بعد میں امام سب کو اطلاع کرے یا مسجد میں اعلان کروائے کہ فلاں وقت کی نماز لوٹا لیں، اطلاع ملنے پر ان کو اس نماز کا لوٹانا ضروری ہے اگر اطلاع نہ ملے تو مقتدی معذور ہیں، ان پر آخرت میں پکڑ نہیں ہوگی۔

☆ ... امام کی نماز فاسد ہونا نماز کے دوران معلوم ہو یا ختم ہونے کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔(۱)

امام کی نماز نہیں ہوئی

☆ ... اگر امام کی نماز نہیں ہوئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، کیونکہ مقتدیوں کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے۔ (مقتدی، مسبوق، مدرک اور لاحق کی نماز بھی نہیں ہوگی)(۲)

☆ جو شخص جماعت کی نماز میں کچھ رکعت ہونے کے بعد شامل ہوا اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر لی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں شریک ہونے والے کی نماز صحیح نہیں ہوئی، کیونکہ بعد میں شامل ہونے والے کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، اگر امام کی نماز صحیح ہے تو بعد میں آنے والے کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور اگر امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں آنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، سب کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱) انظر فی الحاشیة السابقة.

(۲، ۳) فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدی الا لمانع آخر، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدی لانه متی فسد الشیء فسد ما فی ضمنه، شامی ۱: ۵۹۰ [?]، باب الامامة مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام، ط سعید کراچی. البحر الرائق ۱: [illegible] باب الامامة ط رشیدیة کوئٹہ. البحر الرائق ۱: ۳۸۹ [?] باب الحدث فی الصلاة ط سعید کراچی. بدائع ۱: ۲۲۴ [?] فصل واما بیان ما یفسد الصلاة ط سعید کراچی.

امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا مقتدی حضرات قرآن پڑھنے میں امام کی پیروی نہ کریں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے خاموش رہ کر سنا جائے، اگر آواز آرہی ہے تو خاموش بھی رہے، اور سنے بھی اور اگر آواز نہیں آتی تو صرف خاموش رہے۔(۱)

عرب کے کافر اور مشرکوں کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھا جاتا تو وہ شور شرابہ کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے، اس لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھے تو مقتدی خاموش رہے امام کے ساتھ نہ پڑھے۔(۲)

امام کے پیچھے کم فاصلہ پر صف بنانا

جمعہ، عیدین اور پانچ وقتوں کی جماعت میں جگہ کی تنگی، بارش یا گرمی کی وجہ سے

---

(۱) وعن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا قمتم الی الصلاۃ فلیؤمکم احدکم واذا قرأ الامام فانصتوا. رواہ مسلم فی صحیحہ، باب التشہد فی الصلاۃ، ۱/۱۷۴، ط: قدیمی کراچی. آثار السنن، ص: ۱۰۹، باب فی ترک القراءۃ خلف الامام فی الجھریۃ. ط: مکتبہ امدادیہ ملتان.

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انما جعل الامام لیؤتم بہ، فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا. رواہ النسائی، تاویل قولہ عزوجل واذا قری القرآن... الآیۃ، ۱/۱۴۶، ط: قدیمی کراچی.

والمؤتم لا یقرأ مطلقا ولا الفاتحۃ فی السریۃ اتفاقا وما نسب لمحمد رحمہ اللہ ضعیف کما بسطہ الکمال فان قرأ کرہ تحریما... وھو مروی عن عدۃ من الصحابۃ فالمنع اولی... واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا [الآیۃ]. شامی: ۱/۵۴۴، ۵۴۵، فصل فی القراءۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۶۳، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ. الخ، ط: سعید کراچی. بدائع: ۱/۲۹۴، کتاب الصلاۃ، الکلام فی القراءۃ، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت.

(۲) وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون [حم السجدۃ، الآیۃ: ۲۶، پ: ۲۴] واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون. [الاعراف، الآیۃ: ۲۰۴، پ: ۹]

امام کی برابری میں صرف چار انگل پیچھے صف بنانے میں تو اس کی گنجائش ہے۔(۱)

امام کے دائیں بائیں کھڑا ہونا

اگر جگہ کی تنگی ہے تو نمازیوں کا امام کے قریب دائیں بائیں کھڑا ہونا بلا کراہت درست ہے جبکہ نمازیوں کی ایڑی امام کی ایڑی کے پیچھے ہو، اور اگر جگہ ہے تنگی نہیں ہے تو اس صورت میں امام کے ساتھ دائیں بائیں صف بنالینا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ ایک سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں امام کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، نیز مقتدیوں کا امام کے ساتھ دائیں بائیں کھڑے ہونے کی صورت میں عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے اور عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا مکروہ ہے۔(۲)

امام کے ساتھ ایک مرد ہے

اگر امام کے ساتھ صرف ایک مرد ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اکیلے مقتدی کے لئے امام کے برابر یا بائیں جانب پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الاتیة

(۲) وذکر الاسبیجابی انه لو کان معه رجلان فالامام بالخیار ان شاء تقدمه وان شاء اقام فیما بینهما ولو کانوا جماعة ینبغی للامام ان یتقدم ولو لم یتقدم الا انه اقام علی میمنة الصف او علی میسرته او قام فی وسط الصف فانه یجوز ویکره. واشار المصنف الی ان العبرة للقدم لا للرأس فلو کان الامام اقصر من المقتدی تقع رأس المقتدی قدام الامام یجوز بعد ان یکون محاذیا بقدمه او متأخرا قلیلا. البحر الرائق ۲/ ۳۰۳، باب الامامة، ط. سعید کراچی، وهکذا فی الدر المختار مع رد المحتار ۱/ ۵۶۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی، خلاصة الفتاوی، کتاب الصلاة، ۱/ ۵۹۶، ط امجد اکیڈمی لاهور

(۳) اذا کان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتأخر عن الامام فی ظاهر الروایة هکذا فی المحیط ولو وقف علی یساره جاز وقد اساء کذا فی محیط السرخسی ولو وقف خلفه جاز ولم یذکر محمد الکراهة نصا واختلف المشایخ فیه قال بعضهم یکره هو الصحیح هکذا فی البدائع. فتاوی عالمگیری ۱/ ۸۸، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم ط رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق ۱/ ۶۱۶، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۵۶۸، ۵۶۵ کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید.

امام کے ساتھ دعا مانگنا

مقتدی کے لئے امام کے ساتھ دعا مانگنا کوئی ضروری نہیں، ہر نمازی فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی اپنی دعا خود کر کے جاسکتا ہے، باقی امام کے ساتھ اجتماعی دعا میں شریک ہو جائے تو بہتر ہے۔(۱)

امام کے ساتھ دو آدمی ہیں

☆ ...... اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہیں تو دونوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔

☆ ...... اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں بھی دونوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔

☆ ...... اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہے تو مرد کو امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا چاہئے، اور عورت اس شخص کے پیچھے کھڑی ہو۔

☆ ...... اگر امام کے ساتھ ایک لڑکا اور ایک عورت ہے تو لڑکا امام کے دائیں جانب کھڑا ہو، اور عورت اس لڑکے کے پیچھے کھڑی ہو۔(۲)

---

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۳۲۳۔ ویستحب ان یستغفر ثلاثا ... ویختم بسبحان ربک ... الآیۃ، رد المحتار: ۱/۵۳۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب هل یفارقه الملکان، ط: سعید کراچی

عن حبيب بن مسلمة وكان مستجابا انه امر على جيش فدرب الدروب فلما لقي العدو قال للناس: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يجتمع ملأ فيدعو بعضهم ويؤمن سائرهم الا اجابهم الله. الحديث. مجمع الزوائد، كتاب الادعية، باب التأمين على الدعاء: ۱۰/۱۷۰، ط: دار الكتاب العربي بيروت

(۲) وإذا كان معه اثنان قاما خلفه وكذلك إذا كان أكثر منهما وإن كان معه رجل وامرأة قام الرجل عن يمينه والمرأة خلفه وإن كان رجلان وامرأة أقام الرجلين خلفه والمرأة وراءهما. عالمگیریہ: ۱/۸۸، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشیدیہ کوئٹہ. شامی: ۱/۵۶۶، ۵۷۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۶۱۶، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

امام کے ساتھ سہو کا سجدہ ایک ملا

امام پر سہو کا سجدہ واجب تھا، اس نے اس سے سہو کا سجدہ کیا، جب ایک سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور ابھی تک امام دوسرے سجدے میں ہے، کسی نے آ کر اس کی اقتدا کر لی، یعنی دوسرے سجدہ سہو میں آ کر شریک ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس کے ذمہ نہیں ہے، ایک ہی سجدہ کافی ہے۔ (۱)

امام کے ساتھ مسبوق نے سلام پھیر دیا

"مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا

اگر مقتدی نے نماز کے دوران امام کے علاوہ کسی اور کی غلطی پر لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اپنے امام کو غلطی پر لقمہ دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (۲)

---

(۱) (قوله: بسجود السهو) ... في الاقتداء او بعده بحال الاطلاق ... وتحصل ايضا ما اذا سجد الامام سجدة ثم اقتدى به فإنه في البحر انه يتابعه في الاخرى ولا يقضي قضاء الاولى كما لا يقضيهما ولو اقتدى به بعدما سجدهما. شامي: كتاب الصلاة، باب سجود السهو: ۲/۸۳، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۳۲۲، كتاب الصلاة، فصل: وأما بيان من يجب عليه السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد ... وإن فتح على امامه لم تفسد. هندية: ۱/۹۹، كتاب الصلاة، ومسائل فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. (قوله: وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ ... بخلاف فتحه على امامه فإنه لا يفسد مطلقا لفاتح وآخذ بكل حال. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

امام کے قریب کون کھڑا ہو

☆......امام کے قریب اہل علم اور اہل عقل کا کھڑا ہونا بہتر ہے، لیکن امام کے پیچھے دوسرے نمازی لوگ آگئے ہیں تو ان کو ہٹانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نماز ہر صورت میں ہو جاتی ہے۔

☆......اگر امام کے پیچھے اہل علم نہیں ہیں تو دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ امام کے پیچھے اہل علم کو کھڑا کریں تا کہ امام کو خلیفہ بنانے کی ضرورت ہونے کی صورت میں آسانی ہو۔(۱)

امام کے لئے بلند آواز کا درجہ

"آواز بلند کرنے کا درجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے لئے مقتدی کا لقمہ لینا

امام کے لئے اپنے مقتدی کا لقمہ لینا جائز ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

امام، مقتدی کی نماز الگ الگ نہ ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی کی نماز ایک ہونی چاہئے، اگر دونوں کی

---

(۱) وينبغي ان يكون بحذاء الامام من هو افضل كذا في شرح الطحاوي، هندية: ۱/۸۹، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم، ط: بلوچستان بک ڈپو. وان سبق احد الى الصف الاول فدخل رجل اكبر منه سنا او اهل علم ينبغي ان يتأخر ويقدمه تعظيما له، شامي: ۱/۵۶۹، مطلب في جواز الايثار بالقرب، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۶۱۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه.

نماز الگ الگ ہے تو اقتدا صحیح نہیں ہوگی، مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے، یا امام گذشتہ کل کے ظہر کی قضا نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی آج کے ظہر کی نماز کی نیت کرے تو دونوں کی نماز الگ الگ ہونے کی وجہ سے اقتدا صحیح نہیں ہوگی، اور نماز بھی درست نہیں ہوگی۔

اگر امام اور مقتدی دونوں گذشتہ کل کے ظہر کی نماز کی قضا پڑھ رہے ہیں یا دونوں آج کی ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں تو اقتدا درست ہے۔(۱)

امام مقتدیوں کو حکم کرے

نماز شروع کرنے سے پہلے امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ خوب مل کر کھڑے ہوں اور دو نمازیوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑیں، اور اپنے مونڈھے برابر کریں۔

اگر اگلی صف میں گنجائش ہے تو اگلی صف میں کھڑا ہونا چاہیے اور درمیان کی خالی جگہ بند کرنی چاہیے اور اگر اگلی صف میں گنجائش نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر نمازیوں کو

---

(۱) ولا مفترض من متنفل وبمفترض فرضا آخر لأن اتحاد الصلاتين شرط عندنا. (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله وبمفترض فرضا آخر) سواء تغاير الفرضان اسما أو صفة، كمصلي ظهر أمس بمصلي ظهر اليوم، بخلاف ما إذا فاتتهما صلاة واحدة من يوم واحد فإنه يجوز. شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط. سعيد كراچی.

واتحاد الصلاتين شرط لصحة الاقتداء حتى لم يصح اقتداء مصلي الظهر بمصلي العصر، ولا اقتداء من يصلي ظهر يوم بمن يصلي ظهر غير ذلك اليوم. (تاتارخانية: ۱/ ۶۰۰، كتاب الصلاة، ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط. ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۳۰، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط. رشيدية كوئٹہ

تکلیف دینا درست نہیں ہے۔(۱)

امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

مندرجہ ذیل پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کریں وہ پانچ باتیں یہ ہیں:

۱..... اگر امام نے عیدین کی نماز میں تکبیرِ زائد ترک کردی تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۲..... اگر امام نے قعدہ اولی ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۳..... اگر امام نے سجدہ تلاوت ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۴..... اگر امام نے سجدہ سہو ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۵..... اگر امام نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دعائے قنوت پڑھ لے اور اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ رکوع میں چلا جائے۔(۲)

---

(۱) وفي السراج: ويصف .. وان لم يعرفهم الامام بان يأمرهم بذلك قال الشمني: وينبغي ان يأمرهم بان يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا مناكبهم ويقف وسطا من غير صفوف الرجال الرابع ... ومتى وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث: ان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه... قال في المعراج: الافضل ان يقف في الصف الآخر اذا خاف ايذاء احد. قال عليه الصلاة والسلام: من ترك الصف الاول مخافة ان يؤذي مسلما اضعف له اجر الصف الاول (شامي: ۱/۵۶۹-۵۷۰، باب الامامة، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچی)

(۲) خمسة اشياء اذا تركه الامام تركه المقتدي ايضا ولا يتابع: تكبيرات العيد والقعدة الاولى وسجدة التلاوة والسهو والقنوت اذا خاف فوت الركوع هكذا في الوجيز للكردري، ولكن كان لا يخاف بقيت لو يركع كذا في الخلاصة (هندية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: ماجدية كوئٹہ. حلبي كبير ص: ۴۲۰، قبيل فصل قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۲/۱۱، باب الوتر والنوافل، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچی)

امام نے ایک سجدہ کیا مقتدی نے دو

امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے، مقتدی نے دو سجدے کر لئے تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے سجدہ کا اعادہ واجب ہے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے

☆...... امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس کو یاد نہیں رہا اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا اور جماعت کی نماز میں بعد میں شامل ہونے والا مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سہو سجدہ واجب تھا، اور امام نے سلام پھیرنے کے بعد اب تک کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ سے بھی ہٹا نہیں تھا، اس لئے امام فوراً تکبیر کہہ کر سہو سجدہ میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ اب تک نہیں کیا تو لوٹ کر آئے، اور امام کے ساتھ سہو سجدہ میں شریک ہو جائے، اور پھر جب امام آخری سلام پھیر دے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرے۔ اور اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع کیا ہے وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔

☆...... اور اگر مسبوق مقتدی نے لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہو کر سہو سجدہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

☆...... اور اگر مسبوق کھڑا ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعت کا سجدہ کر چکا ہے،

---

(۱) وان رفع المقتدی رأسه من السجدة الثانية قبل ان يضع الامام جبهته على الارض لا يجوز وكان عليه اعادة تلك السجدة، ولو لم يعد تفسد صلاته هكذا في فتاوى قاضيخان والخلاصة، عالمگیریة: ۱/۹۰، الباب الخامس في الامامة، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي.

اس کے بعد امام نے سہو سجدہ کیا، تو پھر یہ مقتدی نہ لوٹے اور امام کے ساتھ شریک ہو کر سجدہ نہ کرے بلکہ اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر کے خود سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر سجدہ کرنے کے بعد لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہو کر سہو سجدہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

امام نے سنت موکدہ نہیں پڑھی

اگر امام نے اب تک سنت موکدہ نہیں پڑھی اور جماعت کا وقت ہو گیا تو جماعت کرا سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، ایسی صورت میں اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو امام کو فرض کے بعد سنت موکدہ پڑھ لینی چاہیے۔ (۲)

باقی امام صاحب کو چاہیے کہ جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ ہونے کی کوشش کریں، اگر کبھی امام صاحب جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ نہیں ہو سکیں تو مقتدیوں کو چاہیے کہ امام کو سنتوں سے فارغ ہونے کا موقع دیں اور شور شرابہ نہ کریں، اور امام صاحب بھی روزانہ تاخیر کرنے کی عادت نہ بنائیں، تاکہ روزانہ مقتدی پریشان نہ ہوں اور جماعت میں لوگ کم نہ ہوں۔

---

(۱) ولو سلم الامام فقام المسبوق ثم تذكر الامام ان عليه سهوا فسجد له قبل ان يقيد المسبوق الركعة بسجدة فعليه ان يرفض ذلك ويعود الى متابعته ثم اذا سلم الامام قام الى القضاء ولا يعتد بما فعل من القيام والقراءة والركوع ولو لم يعد الى متابعة الامام ومضى على قضائه فانه تجوز صلاته ويسجد للسهو بعد فراغه استحسانا ولو سجد الامام بعد ما قيد هذا المسبوق الركعة بسجدة فانه لا يعود فان عاد الى متابعته فسدت صلاته كذا في السراج الوهاج. هنديه: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئته. شامي: ۱/۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود الخ. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۶۹، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيلمي لاهور.

(۲) عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاها بعدهن، جامع الترمذي، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر: ۱/۹۷. ط: سعيد كراچي.

امام نے "سورۃ الناس" پڑھی تو مسبوق کیا کرے

اگر کوئی شخص مثلاً مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہو، اور امام نے دوسری رکعت میں "قل اعوذ برب الناس" پڑھی تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے، پورے قرآن مجید میں سے جو سورت چاہے، اور جہاں سے چاہے پڑھے، کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہے گویا یہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے پہلی رکعت پڑھ رہا ہے اس لئے وہ جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۱)

امام نے کفر کا اقرار کیا

ایک شخص کافی عرصے سے امامت کرتا رہا اب وہ خود اپنے کفر کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ کفر کی حالت میں نماز پڑھاتا رہا ہے تو اس کو اقرار کے وقت سے مرتد قرار دیا جائے گا اس وقت سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی اور اس اقرار سے پہلے جو نمازیں ادا کی گئی ہیں وہ درست ہیں، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ومنها انه يقضي اول صلاته في حق القراءة وآخرها في حق التشهد حتى لو ادرك ركعة من المغرب قضى ركعتين وفصل بقعدة فيكون بثلاث قعدات وقرأ في كل فاتحة وسورة، الفتاوى عالمگیریہ: ۱/۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيدية كوئٹه. والمسبوق من سبقه الامام بها أو ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه ... ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد. شامي: ۱/۵۹۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۰۲، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

(۲) وفي الفتح لو زعم انه كافر لم يقبل منه لان الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه، وفي الرد: (قوله: لان الصلاة دليل الاسلام) اي دليل على انه كان مسلما وانه كاذب بقوله انه صلى وهو كافر، وكان ذلك الكلام منه ردة فيجبر على الاسلام، باب الامامة ۱/۵۹۳، ط: سعيد كراچي.

امام نے لقمہ نہیں لیا

اگر مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے لقمہ نہیں لیا تو لقمہ دینے والے، اور امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور صحیح رہے گی، اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سجدہ سہو کرلیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

امام و مسبوق کی قراءت میں ترتیب لازم نہیں

"مسبوق کی قراءت" کے عنوان کو دیکھیں۔

امام و مقتدی کے درمیان فاصلہ

امام اور مقتدی کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ مقتدی کا سر رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے امام سے نہ ٹکرائے۔(۲)

امام ہلکی نماز پڑھائے

امام مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے فرض نماز ہلکی پڑھائے، قراءت تسبیحات

---

(۱) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال. الدر المختار. (قوله: بكل حال) اي سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى آية اخرى ام لا، تكرر الفتح ام لا، هو الاصح، نهر. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وذكر الاسبيجابي انه لو كان معه رجلان فالامام بالخيار ان شاء تقدم وان شاء اقام فيما بينهما ... ولو كانوا جماعة ينبغي للامام ان يتقدم ... واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو كان الامام اقصر من المقتدي تقع رأس المقتدي قدام الامام يجوز بعد ان يكون محاذيا بقدمه او متأخرا قليلا. البحر الرائق: ۱/۶۱۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۶۷، كتاب الصلاة باب الامامة ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۵۶، ۱۵۷، كتاب الصلاة، ما يتصل بصحة الاقتداء. ط: رشيدية كوئٹه

وغیرہ میں زیادہ وقت نہ لے تا کہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔ (۱)

امراضِ قلب سے بچاؤ

دل کے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے کئی سالوں کی محنت کے بعد ایک ورزش دریافت کی ہے جس سے دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں اور یہ ورزش نماز سے ملتی جلتی ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو جسم کے نچلے حصے کو خون زیادہ ملتا ہے اور جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو درمیانی حصے کو فائدہ ہوتا ہے، اور جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو جسم کے اوپر والے حصے کو زیادہ خون ملتا ہے۔

نیز نماز کے دوران جسم کے ہر حصے کو موزوں مقدار میں خون میسر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کئی بیماریاں مثلاً دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں، مشاہدے کی بات ہے کہ عابد لوگ اکثر نحیف ہوتے ہیں لیکن ان کے باوجود ان کے دل قوی ہوتے ہیں، اور وہ دل کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۱)

امرد

”امرد“ یعنی خوب صورت نابالغ لڑکے کو جماعت کی نماز میں برابر کھڑا کرنے سے بعض فقہاء کرام نے نماز فاسد ہونے کا حکم دیا ہے، لیکن اس پر فتویٰ نہیں اس لئے صحیح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ امرد یعنی نابالغ لڑکے کی طرف شہوت کی نظر سے

---

(۱) ولا يطول بهم الإمام لقوله صلى الله عليه وسلم في الصحيحين إذا صلى أحدكم بالناس فليخفف فإن فيهم الضعيف والسقيم والكبير وإذا صلى لنفسه فليطول ما شاء. فتح القدير: ۱/۳۵۰، باب الامامة، ط: دار احياء التراث العربي، البحر الرائق: ۱/۳۷۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۳۰۵، باب الامامة مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا؟ ط: سعيد كراچي

دیکھنا حرام ہے لہٰذا اس سے احتراز کیا جائے۔(۱)

اگر نابالغ لڑکے ایک سے زائد ہیں تو ان کی صف بالغ مردوں کے پیچھے ہونی چاہئے، اور اگر ایک ہی لڑکا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے تو اس کو مردوں کی صف میں کھڑا ہونا درست ہے، اور دونوں طرف کے بالغ مردوں کی نماز بلا کراہت درست ہوگی۔(۲)

امرد کو امام بنانا

☆......کسی حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ لوگوں کا دل نماز سے ہٹ کر اس کی طرف مائل ہونے کا امکان ہے۔(۳)

اُمی نے سورت یاد کرلی

اگر کسی ان پڑھ اُمی نے نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں کوئی سورت یاد کرلی تو

---

(۱) (ومحاذاة الامرد الصبیح) المشتهی (لا یفسدها علی المذهب تضعیف لما فی جامع المحبوبی ودرر البحار من الفساد .اه .الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۵۷۲، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸،باب الامامة ،ط: رشیدیة کوئٹه. عالمگیریة: ۱/ ۸۸، باب الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام و المأموم ،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) " ویصف : ای یصفهم الامام بان یأمرهم بذلک الرجال ثم الصبیان ،ظاهره تعددهم ، فلو واحدا دخل فی الصف... رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸، کتاب الصلاة،باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. عالمگیریة: ۱/ ۸۸، باب الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام و المأموم ط: رشیدیه کوئٹه.

(۳) وکذا تکره خلف امرد الظاهر انها تنزیهیة أیضا. والظاهر ایضا کما قال الرحمتی ان المراد به الصبیح الوجه لانه محل الفتنة، شامی: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب فی امامة الأمرد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۳۰۳، ط: قدیمی کراچی.

جو نماز سورت کے بغیر ادا کی وہ فاسد ہو جائے گی۔(۱)

"انا" ضمیر متکلم

"انا" ضمیر متکلم کے آخری حرف الف کو پڑھنا درست نہیں، تاہم اگر کسی نے کھینچ کر پڑھ لیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس طرح پڑھنے سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

"انا للہ وانا الیہ راجعون" کہنا

"رنج وغم کی خبر سن کر ...." کے عنوان کو دیکھیں۔

ان پڑھ امام

☆ پڑھے لکھے قاری کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

☆ اگر مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری موجود ہے تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے بھی درست نہیں، اور اگر کوئی قاری نہیں تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے

---

(۱) (ونسیه أی آیة) أی تذکره أو حفظه بلا صنع. الدر المختار. وفی الشامیة: (قوله بلا صنع) بأن سمع سورة الإخلاص مثلا من قارئ فحفظها بمجرد السماع، واحترز به عما لو حفظها بتعلیم من القارئ لأنه یکون عملا کثیرا. الشامی: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریة، ط. سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵٦۱، کتاب الصلاة، باب الحدث فی الصلاة، ط. رشیدیة کوئٹه.

فی الدر المختار: (ولو زاد کلمة أو نقص کلمة أو نقص حرفا ... لم تفسد ما لم یتغیر المعنى. ... الصلاة، مطلب مسائل زلة القارئ: ۱/۶۳۲، ۶۳۳، ط. سعید کراچی. کذا فی الهندیة: ۱/۸۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القارئ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) وکذا لا یصح اقتداء العاقل بالمعتوه ولا اقتداء القارئ بالأمی. حلبی کبیر ص: ۵۱۶، فصل الإمامة، من لا یصح الاقتداء به، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. هندیة: ۱/۸۶، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ط. رشیدیة کوئٹه. الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۷۹، ط. سعید کراچی

درست نہیں ہے۔(۱)

ان پڑھ کو خلیفہ بنا دیا

اگر امام کا وضو ٹوٹ گیا اور امام نے کسی ان پڑھ کو خلیفہ بنا دیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر دوبارہ وقت کے ساتھ ادا کررہے ہیں تو امام ان پڑھ نہ ہونا شرط ہے۔(۲)

ان پڑھ کی اقتداء

ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری نہ ہو ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وفي الشامية: "استخلاف الأمي إذا أم أميا وقارئا فإن صلاة الكل فاسدة عند الإمام لأن الأمي يمكن أن يجعل صلاته بقراءة إذا اقتدى بقارئ، لأن قراءة الإمام له قراءة" كتاب الصلاة، باب الإمامة ١/٥٨٠، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير ص: ٥٢٠، فصل الإمامة، الخامس: فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيدمي لاهور. فتح القدير ١/٣٧٣، الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئته

(۲) وبطلت إن رأى متيمم ماء... أو استخلف أميا، قوله: أو استخلف أميا يعني عند سبق الحدث على ما اختاره في الهداية، لأن فساد الصلاة بحكم شرعي وهو عدم صلاحيته للإمامة في حق القارئ. البحر الرائق ١/٣٥٣، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته. شامي ١/٦٠٠، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع في الاستخلاف ١/٢٣١، ط: سعيد كراچی. هندية ١/٩٧، باب الإمامة فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئته

(۳) وصحة الأمي قوما أميين جائزة كذا في السراجية. ولو أم أميا وقارئا فصلاة الجميع فاسدة عند أبي حنيفة. هندية ١/٨٥، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئته. شامي ١/٥٩٤، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، فصل الإمامة، فيمن لا يصح الاقتداء به، ص ٥٢٠، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

ان پڑھ نے قرآن کی آیت سیکھ لی

اگر ان پڑھ آدمی قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہ ہونے کی وجہ سے اکیلے ہی نماز پڑھ رہا ہے، اور آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کسی سے قرآن مجید کی کوئی آیت سن کر یاد کر لی، یا بھولا ہوا تھا یاد آگئی اور یہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے، کسی قاری امام کا مقتدی نہیں، تو اس ان پڑھ کی نماز باطل ہو جائے گی، اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ (۱)

اور اگر قاری امام کا مقتدی ہے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ (۲)

انتقالات کا علم ہونا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا ضروری ہے یعنی امام رکوع میں ہے یا قومے میں یا سجدے میں یا قعدہ میں، مقتدی کو اس کا علم ہونا ضروری ہے، چاہے علم امام کو دیکھ کر حاصل ہو یا کسی مکبر کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر حاصل ہو، بہر صورت علم ہونا ضروری ہے۔ (۳)

---

(۱) وفي الدر المختار: "ولو وجد المصلي ... قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو بعده بطلت ... كما تبطل بقدرة المتيمم على الماء ... وتعلم الأمي آية أو تذكره أو حفظه ..." الدر مع الرد [illegible] باب الاستخلاف، ط: سعيد كراتشي

(۲) وصححه في الفتاوى الظهيرية قال: الأمي إذا تعلم سورة خلف القاري فإنه يمضي على صلاته، وهو الصحيح ... ووجهه أن قراءة الإمام قراءة له، فقد تكامل أول الصلاة وآخرها وبناء الكامل على الكامل جائز. قال أبو الليث: لا تفسد صلاته وبه نأخذ. البحر الرائق [illegible] باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراتشي. الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، الاستخلاف [illegible] ط: سعيد كراتشي

(۳) وفي الدر المختار: "والعاشر من شروط صحة الاقتداء علم المؤتم بانتقالات الإمام ..." وفي الشامية: "قوله: وعلمه بانتقالاته أي بسماع أو رؤية للإمام أو لبعض المقتدين ... وإن لم يتحد المكان" شامي [illegible] كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد

اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اقتداء صحیح نہیں ہوتی۔(۱)

انجکشن

انجکشن لگانے کی صورت میں اگر خون باہر نکلا، یا سرنج کے اندر آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا، اور اگر اسپرٹ لگائی ہے اور وہ ناپاک ہے تو اس حصے کو دھونا بھی لازم ہے۔(۲)

اندھیرے میں نماز پڑھنا

اگر قبلہ کا رخ صحیح ہے تو اندھیرے میں نماز پڑھنا منع نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) "وفي الدر المختار": "والصغرى ربط صلاة المؤتم بالإمام بشروط عشرة: نية المؤتم الاقتداء ... وعلمه بانتقالاته الخ" وفي الشامية: "فتكون الشروط العشرة التي ذكرها الشارح شروطا للإمامة أيضا من حيث توقف الإمامة عليها ... لكن لما كانت العشرة قائمة بالمقتدي جعل العشرة شروطا للاقتداء" شامي: ۱/۵۴۹-۵۵۰، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.
(قوله: وعلمه بانتقالاته) أي بسماع أو رؤية للإمام أو لبعض المقتدين وحتى وإن لم يتحد المكان. شامي: ۱/۵۴۹، ۵۵۰، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الدر المختار: "وينقضه خروج كل خارج نجس ... منه ... معتادا أو لا، من السبيلين أو لا إلى ما يطهر ... أي يلحقه حكم التطهير". وفي الشامية: "ثم الفصد وخرج منه دم كثير ولم يتلطخ رأس الجرح فإنه ناقض مع أنه لم يسل إلى ما يلحقه حكم التطهير، لأنه سال في المكان دون البدن" شامي ۱/۱۳۴، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچي. وفيه أيضا: "وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ومثلها القراد إن كان كبيرا، لأنه حينئذ يخرج منه دم مسفوح سائل" شامي: ۱/۱۳۹، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچي.

(۳) عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت: كنت أنام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته، فإذا سجد غمزني، فقبضت رجلي، فإذا قام بسطتهما، قالت: والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح. صحيح البخاري: ۱/۵۶، باب التطوع خلف المرأة، ط: قديمي كراچي. رجل صلى في المسجد في ليلة مظلمة بالتحري، فتبين أنه صلى إلى غير القبلة جازت صلاته لأنه ليس عليه أن يقرع أبواب الناس للسؤال عن القبلة، هندية: ۱/۶۴، كتاب الصلاة، الباب الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيدية كوئٹہ، شامي: ۱/۴۳۴، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

انعامی بونڈ رکھنے والے کی امامت

"انعامی بونڈ" سود اور جوا کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اس لئے انعامی بونڈ رکھنے والا فاسق ہے اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

انگلیوں پر گننا

نماز کے بعد یا تمام حالات میں انگلیوں پر تسبیحات گننا (شمار کرنا) جائز ہے بلکہ حدیث شریف میں تسبیحات کو انگلیوں پر گننے کا حکم آیا ہے۔(۲)

انگلیوں کا توڑنا

نماز کی حالت میں انگلیوں کا توڑنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) في التنوير: ويكره تنزيها إمامة عبد وأعرابي وفاسق، وفي الشامية: وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه ... فيكره إمامته بكل حال، بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا. الدر مع الرد: ۱/۵۵۹-۵۶۰، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۵۱۳، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. البحر: ۱/۳۴۸، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي.

(۲) عن أم حميضة بنت ياسر عن جدتها يسيرة وكانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكن بالتسبيح والتهليل والتقديس واعقدن بالأنامل فإنهن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسين الرحمة. ترمذي ۲/۲۰۲، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وتعوذه في دبر كل صلاة، ط: سعيد كراتشي. وكذا أيضاً أبواب الدعوات باب ما جاء في عقد التسبيح باليد ۲/۱۸۶، ط: سعيد كراتشي. شامي ۱/۶۵۰، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي.

(۳) وينبغي أن تكون كراهة الفرقعة تحريمية للنهي الوارد في ذلك ... ونقل في المجتبى إجماع العلماء على كراهتها فيها ثم يظهر أيضاً أنها تحريمية للنهي المذكور. البحر الرائق ۲/۲۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي. هندية ۱/۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته. شامي ۱/۶۴۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي.

اوابین کی نماز

"صلوٰۃ الاوابین" کے عنوان کو دیکھیے۔

اوابین کی نماز کی نیت

اوابین کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، کسی خاص نماز اور وقت کا نام لینا ضروری نہیں ہے، اور عوام کو لمبی لمبی نیت جتا کر پریشان کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۱)

اوساطِ مفصل

نماز میں "اوساطِ مفصل" درمیانی درجہ کی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ "سورہ بروج" سے "لم یکن" تک ہیں، اوران سورتوں کو عصر اور عشاء میں پڑھنا مستحب ہے۔

بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، سفر، ضرورت اور وقت میں تنگی کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) "ويكفي مطلق نية الصلاة وإن لم يقل لله لنفل وسنة راتبة (وتراويح) على المعتمد إذ تعيينها بوصف وقت الشروع والتعيين أحوط." شامي: ۱/۴۱۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، الشرط السادس: النية، ص: ۲۴۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/۶۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) "سننها حالة الاضطرار في السفر وهو أن يدعه خوف أو عجلة في سيره أن يقرأ بفاتحة الكتاب وأي سورة شاء وحالة الاضطرار في الحضر وهو ضيق الوقت أو الخوف على نفس أو مال أن يقرأ قدر ما لا يفوته الوقت أو الأمن هكذا في الزاهدي... واستحسنوا في الحضر ... وأوساطه في العصر والعشاء... والأوساط من سورة البروج إلى لم يكن" هندية: ۱/۷۷، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۳۹، ۵۴۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۲-۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

اوقات نماز

سب کو معلوم ہے کہ ہر آن ہر وقت ہر گھڑی بندہ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں برستی ہیں اور ہر بندہ ہر گھڑی ان نعمتوں سے فائدہ حاصل کرتا رہتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا سلسلہ بند کردے تو کسی بھی آدمی کے لئے زندہ رہنا ممکن نہیں ہوگا، اور ان بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نماز کو مقرر کیا گیا ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ انسان ہر وقت نماز اور عبادات میں مشغول رہتا لیکن چونکہ اس میں تمام ضروری حاجتوں کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا، اس لئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان پانچ وقتوں میں نماز فرض کی گئی۔(۱)

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

اوقات نماز اور جدید سائنس

انسان طبعی طور پر متحرک جسم ہے یہ جامد اور ساکت اجسام کی ضد ہے۔ اس لئے اس کی صحت، تندرستی اور بقا تحریک میں ہے اور نماز بار بار اسی تحریک کا نام ہے۔ قدرت نے اس کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے لئے اوقات اور وقفے مقرر کئے ہیں۔

نماز فجر

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی

(۱) "لما كان فائدة الصلاة وهي الغرض في لجة الشهود، والانسلاك في سلك الملائكة لاتحصل الا بمداومة عليها، وملازمة بها واكثار منها حتى تطرح عنهم اثقالهم، ولا يمكن ان يؤمروا بما يفضي الى ترك الارتفاقات الضرورية والانسلاخ عن احكام الطبيعة بالكلية اوجبت الحكمة الالهية ان يؤمروا بالمحافظة عليها والتعهد لها بعد كل برهة من الزمان ليكون انتظارهم للصلاة وتهيؤهم لها قبل ان يفعلوها... الخ، حجة الله البالغة، ابواب الصلاة، اوقات الصلاة: ۱/۲۲۱، ط: قديمي كراچي.

رات کے سکون اور آرام کے بعد اٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظان صحت (Hygiene) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے "بتدریج آہستہ آہستہ اس کی رفتار و قوت اور تیزی میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں پھر تیز پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

اب اگر انسان صبح اٹھتے ہی سترہ رکعات کی نماز پڑھے تو اس کی جسمانی صحت بہت جلد ختم ہو جائے گی اور وہ بہت ہی جلد اعصاب اور بے طاقتی کا مریض بن جائے گا۔

اور پھر رات سونے کے بعد صبح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے اور خالی پیٹ اور اس وقت جب اعضاء رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ تھکن بیٹھک بہت مضر ہے اس لئے اللہ رب العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت (Sterilization) اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے اگر اس نے نماز کا وضو کیا اور مسواک نہ کیا اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو رات بھر جراثیم منہ میں پھلتے پھولتے رہے اور (Bacteria) کی ایک قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ تھوک، لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش (Stomach Swelling) اور آنتوں کی ورم (Inflammation Of Intestines) اور السر (Ulcer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ظہر کی نماز

صبح سے دوپہر تک آدمی کسب معاش کے لئے سعی و کوشش رہتا ہے۔ اسی

دوران گرد وغبار، دھول اور مٹی سے بھی واسطہ پڑتا ہے بعض اوقات ایسے زہریلے کیمیکل
ہوا کے ذریعے کھلے اعضاء، چہرے اور ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں جو اگر زیادہ دیر رہیں تو
انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ تو ایسی کیفیت میں جب آدمی وضو کرتا ہے تو اس پر
سے تمام کثافتیں اور تھکان دور ہو جاتی ہے اور اس پر سرور اور کیف کی ایک دنیا روشن ہو
جاتی ہے۔

سورج کی تمازت ختم ہو کر جو زوال سے شروع ہوتی ہے تو زمین کے اندر سے
ایک گیس خارج ہوتی ہے، یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز
ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم
ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا مظاہرہ کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں
مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں
اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

نماز عصر

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری اور دوسری طولانی۔ زوال کے
بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے
اور عصر کے وقت یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ حواس پر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔ انسان،
حیوان، چرند، پرند سب کے اوپر دن کے حواس کی بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا
شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا
ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور
اضمحلال کا نام دیتا ہے۔ یہ تکان اور اضمحلال شعوری حواس پر لاشعوری حواس کی گرفت کا

نتیجہ ہوتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

ایک مریض کی پریشانی

بندہ کے کلینک میں ایک رئیس آدمی علاج کے لئے آیا اس کا صرف ایک مسئلہ تھا کہ عصر کے وقت سے دماغی دباؤ، بے چینی اور بے سکونی شروع ہو جاتی ہے جو پھر مسلسل بڑھتی ہے اور کچھ عرصہ رہنے کے بعد مغرب کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

بندہ نے انہیں کچھ اوراد دیں اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کا کہا۔ مریض حیرت انگیز طریقے سے صحت یاب ہو گیا۔

نماز عصر کے بعد اوراد کی وجہ

نماز عصر کے بعد کچھ دیر ذکر، تسبیح کی جاتی ہے جو کہ شرعی حکم ہے اور پھر دعا کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان اذکار اور وظائف کی نورانی شعاعیں اور لہریں اس خطرناک اثر پر غالب آ جاتی ہیں جو زمین کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔

اولیاء کا معمول

اولیاء کرام کے معمولات میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ عصر سے مغرب تک مسلسل ذکر، اذکار اور وظائف میں مشغول رہتے ہیں جس کی سائنسی وجہ یہی ہے جو پہلے بیان ہوئی ہے کہ زمین کی گردش محوری اور طولانی کے اثرات سے وہ حضرات ذکر اذکار کے ذریعے محفوظ رہتے تھے۔

نماز مغرب اور روحانی لہریں

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش وخرم اور پرکیف ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پرسکون ذہن کے ساتھ محو گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں (لہریں) بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔ بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (بحوالہ "نماز" خواجہ شمس الدین عظیمی)

نماز عشاء

انسان طبعی طور پر لالچی ہے اور جب وہ کاروبار دنیا سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور لذت و حرص میں کھانا زیادہ کھا لیتا ہے اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے کہ سارا دن کا تھکا ہوا ذہن لے کر اگر نیند کرے گا تو بے سکون ہوگا۔ اس کو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

تو یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے اور پھر جب یہ

نماز پڑھتے پڑھتے سوئے گا تو جس طرح صبح اٹھتے ہی فجر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلائے گی۔

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر سوتے وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔

نماز تہجد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ تہجد کی نماز سے طویل تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں جو ماہرین نے اپنی کتب اور واقعات میں بیان کیے ہیں:

۱.....بے سکونی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

۲.....دل کے امراض کے لئے تریاق اعظم ہے۔

۳..... اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔

۴.....دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک کیفیت کے لئے آخری علاج ہے۔

۵..... نگاہوں میں خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہوں ان کا علاج ہے۔

۶.....انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے جو اسے سارا دن ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

بحوالہ: (۱) ڈاکٹر ڈارون اور اس کے نظریات
(۲) تصورات دین (مکمل) (۳) دینی زندگی (جلد اول)
(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۵۸-۶۳)

اولاد کو دینی تعلیم دینا

ماں باپ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے زیادہ بہتر کوئی تحفہ نہیں دے سکتے اس لئے ماں باپ پر ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو ہمیشہ اچھے طریقے سے دینی تعلیم دیتے رہیں اور ان کو تنبیہ بھی کرتے رہیں، اولاد کو تنبیہ کرنا پونے دو کلو گندم یا کشمش یا کھجور صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اولاد کو نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرنا

☆ جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے تو والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید شروع کر دیں تاکہ انہیں نماز کی عادت پڑ جائے، اور جب ان کی عمر دس سال ہو جائے تو اس وقت نماز پڑھنے پر مجبور کرنے کے لئے تاکید کریں، اگر تاکید کرنے سے نماز نہیں پڑھتے تو ان کی ہلکی پھلکی پٹائی بھی کریں تاکہ بالغ ہونے کے بعد جب نماز فرض ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قضا نہ ہو اور وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو۔(۲)

---

(۱) عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لأن يؤدب الرجل ولده خير من أن يتصدق بصاع. سنن الترمذي ۲/۱۷، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في أدب الولد، ط سعيد كراچي. المستدرك للحاكم، وزاد فيه "والله لأن يؤدب أحدكم ولده خير له من أن يتصدق كل يوم بنصف صاع" كتاب الأدب، فصل تأديب الأولاد ۵، ۳۰۲، رقم الحديث ۷۷۴۴، ط دار المعرفة بيروت، لبنان

(۲) في سنن أبي داود عن عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن أبيه عن جده قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: "مروا الصبي بالصلاة إذا بلغ سبع سنين وإذا بلغ عشر سنين فاضربوه عليها" سنن أبي داود ۱/۷۰، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، ط مير محمد كتب خانه كراچي. سنن الترمذي ۱/۹۳، أبواب الصلاة، باب ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلاة، ط سعيد كراچي. شامي ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط سعيد كراچي

☆ ماں باپ پر یہ بھی ضروری ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے تو اس کو نماز کے ارکان وشرائط اور نماز کے متعلق تمام ضروری احکام اور مسائل بھی سکھا دیں، اور وضو کا طریقہ بھی سکھا دیں اور طہارت کے ضروری مسائل بھی بتا دیں، اگر والدین یہ ذمہ داری ادا کریں گے تو بہتر ورنہ گنہگار ہوں گے۔(۱)

اگر خود یہ تعلیم نہیں دے سکتے تو کسی عالم دین کے ذریعہ یہ تعلیم دلا دیں یا دینی مکاتب میں بھیج دیں۔

اول وقت میں نماز پڑھنا

نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورتوں کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے عورتوں کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں، البتہ وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں ورنہ نہیں۔(۲)

اونٹوں کے مقام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

جہاں اونٹ باندھے ہوں ان جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ ایک عظیم الجثہ جانور ہے، اور جس کو پکڑ لیتا ہے پھر چھوڑتا نہیں اور اس کی عادت بھی یہ ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو ستاتا ہے اور سرکشی اس جانور کا خاصہ ہے، اور یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ذہن کو خطرہ ہو کر نماز پڑھنے سے نمازی کا دل نماز میں نہیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) نعم ذکر شراح الهدایة وغیرهم فی باب التیمم ان اداء الصلاة فی اول الوقت افضل الا اذا تضمن التاخیر فضیلة لا تحصل بدونه کتکثیر الجماعة، ولهذا کان اولی للنساء ان یصلین فی اول الوقت، لانهن لا یخرجن الی الجماعة کذا فی مبسوطی شمس الائمة وفخر الاسلام. اهـ شامی ۱/۳۶۷، کتاب الصلاة مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط. سعید کراچی.

سے نجات کا بلکہ اونٹ پر لگا رہے گا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلوا في مراح الغنم ولا تصلوا في معاطن الإبل فإنها خلقت من الشياطين

بکریوں کی آرام گاہ میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے مقام میں نماز مت پڑھو کیونکہ اونٹ کی فطرت میں شیطانی مادہ زیادہ ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۷)(۱)

"اوقی" کرنا

"کراہنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

اہل حدیث کی امامت

"غیر مقلدین کی امامت" کے عنوان کو دیکھیں۔

ایئر کنڈیشن

مسجد میں "ایئر کنڈیشن" لگانا جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۲)

---

(۱) "ويكره الصلوة ايضا في معاطن الإبل" كذا في الحلبي كبير، ص: ۳۶۲، ۳۶۳، كراهية الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع: ۱/۱۱۵، كتاب الصلاة، شرائط اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي. كذا في العالمگيرية: ۱/۱۰۷، كتاب الصلوة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي.

"وفي معاطن الإبل أن الإبل لعظم جثتها، وشدة نفيها، وكثرة جراءتها كادت تؤذي الإنسان فيمنعه ذلك عن الحضور بخلاف الغنم، حجة الله البالغة، ۲/۳۴۷، المواطن التي لا يصلى فيها، ط: قديمي كراچي.

(۲) "قوله بالقنو والقنوين ليعلقه ، فيه دلالة على تعليق العرق في المساجد، إنما المقصود بأكل منها من الضيوف، ولا سيما في القنو من التمر والتعريف بالعرق في المساجد، حاشية الكوكب الدري، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب القنو يعلق في المسجد: ۲/۸۳، ط: ادارة القرآن كراچي.

قلت: ويدخل في ما تستنبط منه تعليق المكيف في المسجد، فإنه مريح عند شدة الحرارة، ومزيل للرائحة الكريهة، وجالب للعرق الخارجة، ومعين للخشوع وغيره. محمد انعام الحق.

فتاویٰ رحیمیہ: ۹/۱۵۰، ۱۵۱، مؤلف باب احکام المساجد والمدارس، ط: دار الاشاعت کراچی

ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند کرنا

"ایئر کنڈیشن" کی وجہ سے مسجد کا دروازہ بند کرنا جائز ہے۔ اگر مسجد کے اندرونی حصے میں لوگ بھر گئے، اور ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند ہے اور بعد میں آنے والے لوگ دروازے کے باہر برآمدے میں کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کر کے نماز ادا کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو امام کے رکوع، سجدہ وغیرہ کے بارے میں علم ہوتا ہے تو اقتداء درست ہے، اور ان لوگوں کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر دروازے شیشے کے لگا دیئے جائیں تو بھی اقتداء درست ہے جب کہ امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہونچ سکے۔(۱)

ایک رکعت فل

"چار رکعت میں سے ایک رکعت فل" کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا

فرائض کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا مناسب نہیں اور

---

(۱) فی الدر المختار: "والحائل لا یمنع الاقتداء إن لم یشتبه حال امامه بسماع أو رؤیة ولو من باب مشبک یمنع الوصول فی الأصح (قوله بسماع) أی من الامام أو المکبر .. (قوله أو رؤیة) ینبغی أن تکون الرؤیة کالسماع، لا فرق فیها بین أن یری انتقالات الامام أو أحد المقتدین" شامی: ۱/۵۸۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، فصل: الامامة، شروط الصحة الاقتداء ص- ۵۲۲، ۵۲۳، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، التاتارخانیة: ۱/۶۱۲، کتاب الصلوٰۃ باب ما یمتنع صحة الاقتداء وما لا یمتنع، ط: ادارۃ القرآن کراچی

نوافل کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔(۱)

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

"دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سجدہ بھول گیا

"سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سورت سے دوسری سورت کی طرف انتقال کرنا

ایک سورت کو شروع کرنے کے بعد دوسری سورت کی طرف انتقال کرنے سے نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

ایک سورت کو دو رکعت میں پڑھنا

☆… فرض نماز میں عذر اور ضرورت کے بغیر دونوں رکعتوں میں ایک ہی

---

(۱) …ان الافضل قراءة سورة واحدة، ففي جامع الفتاوى: روى الحسن عن ابي حنيفة انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ولو فعل لا يكره، وفي النوافل لا بأس به. شامي، ۱/۴۲۶، كتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. المبسوط للسرخسي، الصلوة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن: ۱/۳۸۶، ط: ادارة القرآن، العلمي كراچي۔ حلبي كبير، ص: ۳۵۵، فكر عيد، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: "ويكره تكرار السورة في ركعة واحدة في الفرائض ولا بأس بذلك في التطوع كذا في فتاوى قاضيخان، ۱/۷۰، كتاب الصلوة، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه۔

(۲) وفي الخلاصة: "افتتح سورة وقصده سورة اخرى، فلما قرأ آية او آيتين اراد ان يترك تلك السورة ويفتتح التي اراد لها يكره اه. شامي، ۱/۵۴۶، كتاب الصلاة، باب آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، كراهية الصلاة، ص ۴۹۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/۷۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

سورت کی قراءت کرنا خلافِ اولیٰ اور مکروہ تنزیہی ہے، اگر بھولے سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں، البتہ نوافل میں بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆ ..... اگر کسی نے ایک ہی سورت دونوں رکعت میں پڑھ لی، مثلاً پہلی رکعت میں "الم تر کیف" پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی "الم تر کیف" پڑھی تو نماز ہو جائے گی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے بلکہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

ایک مثل

سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو ایک مثل ہے، مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور سایہ اصلی کے علاوہ سایہ ایک ہاتھ ہو گیا تو ایک مثل ہے۔(۳)

ایک نماز چھوڑنے کا نقصان

"نماز چھوڑنے کا نقصان" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وفي الدر المختار: لا بأس أن يقرأ سورة ويعيدها في الثانية .. ولا يكره في النفل شيء من ذلك وفي الشامية: (قوله: لا بأس أن يقرأ سورة الخ) افاد انه يكره تنزيها ... هذا اذا لم يضطر، شامي: ۱/۵۴۶، ۵۴۷، كتاب الصلاة، آداب الصلوة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، كراهية الصلوة، ص:۳۵۵، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هنديه: ۱/۷۸، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه

(۲) ايضاً.

(۳) اذا صار ظل كل شيء مثله، حلبي كبير، ص:۲۲۶، كتاب الصلاة، الشرط الخامس الوقت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ۱/۳۵۹، ۳۶۰، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچی. الفتاوى التاتارخانية: ۱/۴۰۲، كتاب الصلوة، باب المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچی.

ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

☆......ایک ہی سورت کی کچھ آیتیں ایک جگہ سے ایک رکعت میں پڑھنا، اور کچھ آیتیں دوسری جگہ سے دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اگر درمیان میں دو آیتوں سے کم چھوڑا جائے، اور اگر دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت سے مسلسل قرأت کی ہے، درمیان میں کوئی آیت نہیں چھوڑی یا درمیان میں دو آیت یا اس سے زیادہ چھوڑ دی، تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اسی طرح اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور ان دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

مثال: پہلی رکعت میں "سورۃ تکاثر" پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں "سورۃ ھمزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۃ عصر" جو تین آیتوں کی سورت ہے چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

---

(۱) وفي الدر المختار: لا بأس ... أن يقرأ في الأولى من محل وفي الثانية من آخر ولو من سورة إن كان بينهما آيتان فأكثر، وفي الشامية: (قوله: لا بأس ... إلخ) أفاد أنه يكره تنزيهاً (شامي: ۱/ ۵۴۶، كتاب الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۹۳، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلوة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۱/ ۵۴۲، كتاب الصلوة، القراءة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) في الدر المختار: ويكره الفصل بسورة قصيرة ... ولا يكره في النفل شيء من ذلك، كتاب الصلوة، فصل في القراءة: ۱/ ۵۴۶ ـ ۵۴۷، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلوة وما لا يكره، ص: ۴۹۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية، كتاب الصلوة، القراءة: ۱/ ۳۵۲ ـ ۳۵۳، ط: ادارة القرآن كراچي.

اور یہ کراہت فرائض کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں اگر یہ کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۱)

ایک ہی مسجد میں جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

''جمعہ کی دو جماعتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

ب

باپ نماز میں پکارے

''ماں باپ نماز میں پکاریں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بات کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

باجا بجانا

باجا بجانا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی جگہ پر نماز ہو رہی ہے تو وہاں قریب باجا بجانا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو خلل ہوگا، خشوع، خضوع اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا نہیں کرسکیں گے، دل ادھر ادھر منتشر ہوگا، پریشان ہو جائیں گے،(۲) اس لئے اس کام کو روکنا ضروری ہے، اگر خود حکمت کے ساتھ روک سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے اس کو روکنے کی کوشش کرنا ضروری ہے، تا کہ یہ سلسلہ بند ہو جائے اور نمازی

---

(۱) قال ابن عابدين رحمه الله: "ذكر شيخ الإسلام أن كل ذلك مكروه عند علمائنا واحتج بقوله تعالى "ومن الناس من يشترى لهو الحديث" الآية. جاء في التفسير: أن المراد الغناء ... وسماع غناء ... فهو حرام بإجماع العلماء. شامى: ۶/۳۴۹، كتاب الحظر والإباحة، ط: سعيد كراچى. الجامع لأحكام القرآن للقرطبى (سورة لقمان: ۶)، عالمگیری: ۵/۳۴۵، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء واللهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) اس کی نظیر یہ ہے: (ويكره ... ورفع صوت بذكر) وفي الشامية: لأنه حيث خيف الرياء أو تأذى المصلين أو النيام، الدر مع الرد ۱/۶۶۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في رفع الصوت بالذكر، ط: سعيد كراچى. فتاوى دار العلوم ديوبند ۳/۵۳، دار الاشاعت كراچى

حضرات سکون کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔(۱)

(نوٹ) قریب میں بچہ بجنے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

بار بار پڑھنا

"پیچھے سے پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

بار بار لقمہ دینا

"لقمہ بار بار دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ بارش سے کسی کو مرض کا خطرہ ہو یا بھیگنے سے (۴۰۶ء۳ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر مالی نقصان ہو رہا تھا تو ایسا شخص نماز توڑ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) اجمع المسلمون فیما ذکر ابن عبد البر ان المنکر واجب تغییرہ علی کل من قدر علیہ. قال العلماء: الامر بالمعروف بالید علی الامراء وباللسان علی العلماء وبالقلب علی الضعفاء یعنی عوام الناس. الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، (آل عمران- ۱۰۴) وقد قال بعض علمائنا الامر الاول للامراء والثانی للعلماء والثالث لعامۃ المؤمنین. مرقات: ۹/ ۳۲۸، کتاب الآداب، باب الامر بالمعروف، الفصل الاول، ط. امدادیہ ملتان. عالمگیری: ۵/ ۳۵۲، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع عشر فی الغناء واللہو، ط. رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) کیونکہ یہ مفسدات میں سے نہیں ہے۔

(۳) وفی الدر المختار: ویقطعها لعذر کمالو خاف ضیاع درهم من ماله. ۲/ ۵۱. وفی الرد (تحتہ): نقل عن خط صاحب البحر علی هامشه ان القطع یکون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا، فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاکمال والواجب لاحیاء نفس. الدر مع الرد: ۲/ ۵۲، کتاب الصلاۃ، مطلب قطع الصلاۃ یکون حراما ومباحا ومستحبا وواجبا، ط. سعید کراچی. و: ۱/ ۶۵۴، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب فی

باریک دوپٹہ

”دوپٹہ باریک ہے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

باریک کپڑے

☆…… جو کپڑے ایسے باریک ہیں کہ پہننے کے بعد اندر سے بدن نظر آتا ہے، عورتوں کے لئے ایسے کپڑے استعمال کرنا جائز نہیں،(۱) اور ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے عورتوں کی نماز نہیں ہوتی نماز کے لئے دوپٹہ بھی موٹا استعمال کرنا چاہیے۔(۲)

☆……اگر عورت نماز میں ایسے باریک کپڑے پہنتی ہے جس سے بدن یا

= بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط: سعيد كراچي. عالمگيري ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني في ما يكره في الصلاة، وما لا يكره ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۴۰، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، احسن الفتاوى: ۳/ ۴۳۸، باب مفسدات الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۱) (وشاذم ستر) لا يصف ما تحته، الدر. وفي الشامية (قوله لا يصف ما تحته) بأن لا يرى منه لون البشرة احترازاً من الرقيق ونحو الزجاج، شامي: ۱/ ۴۰۱، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي.

(والرابع ستر عورته) ووجوبه عام ولو في الخلوة على الصحيح (قوله ووجوبه عام) أي في الصلاة وخارجها (قوله على الصحيح) لانه تعالى وإن كان يرى المستور كما يرى المكشوف لكنه يرى المكشوف تاركا للأدب والمستور متأدبا، وهذا الأدب واجب مراعاته عند القدرة عليه الخ، شامي ۱/ ۴۰۳، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي

(۲) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين عالمگيري ۱/ ۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي ۱/ ۴۰۱، كتاب الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۳، الشرط الثالث في ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

پاؤں کا رنگ جھلکتا ہوا نظر آئے تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆ ... مرد حضرات کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر ستر کا حصہ نظر نہیں آتا ہے،(۲) عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

بازو سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر نہ لگائیں اور خواتین سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها أنها سئلت عن الخمار فقالت: إنما الخمار ما وارى البشرة والشعر. بيهقي، ۲/۲۳۵، باب الترغيب في أن تكثف ثيابها، كتاب الصلاة، ط: نشر السنة ملتان، پاکستان.

(۲) والمستحب أن يصلي الرجل في ثلاثة أثواب قميص وإزار وعمامة، أما لو صلى في ثوب واحد متوشحا به جميع بدنه كإزار الميت تجوز صلاته من غير كراهة، فإن صلى في إزار واحد يكره. حلبي كبير، ص ۲۱۴، الشرط الثالث في ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

إن الشرط هو ستر عورة المصلي لا ستر ذات المصلي. شامي ۱/۴۱۰، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۹، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وصورتها أنها تخالف الرجل في خمسة وعشرين ... الخ، وفي الرد: ولذلك حيث قال: تنبيه: ذكر الزيلعي أنها تخالف الرجل في عشر وقد زدت أكثر من ضعفها ... وتفترش ذراعيها. الدر مع الرد ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. البحر ۱/۳۲۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ۱/۲۸۵، كتاب الصلاة، فصل في كيفية ترتيب أفعال الصلاة، ط: المكتبة الغوثية كراچي پاکستان.

باقی ماندہ رکعتیں

مسبوق کی باقی ماندہ رکعتیں قرأت کے اعتبار سے تو پہلی ہوتی ہیں مگر التحیات میں بیٹھنے کے لحاظ سے یہ رکعتیں آخری ہیں، اگر مسبوق کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہے تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا ضروری ہے، اور باقی دو رکعتیں ایک قعدہ سے ادا کریں۔(۱)

بال

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ويقضي أول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد، فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها. الدر المختار مع الشامي: ۱/۵۹۶ ـ ۵۹۷، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط. سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۹۱، كتاب الصلاة، باب الإمامة، الفصل السابع في المسبوق، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/۲۴۷، كتاب الصلاة، حكم المسبوق، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وكذا الشعر المسترسل أي النازل عن رأسها فإنه لو انكشف ربع الشعر المسترسل فسدت صلاتها، لأنه عورة كذا ذكره في أكثر كتب الفتاوى وصححه صاحب الهداية وغيره، حلبي كبير ص ۲۱۲، الشرط الثالث ستر العورة، ط. سهيل اكيڈمي لاہور.

الربع منه عورة ... (وللحرة) ولو خنثى (جميع بدنها) حتى شعرها النازل في الأصح) وفي الدر: قوله في الأصح) صححه في الهداية والمحيط والكافي وغيرها، وصحح في الخانية خلافه مع تصحيحه لحرمة النظر إليه وهو رواية المنتقى واختاره الصدر الشهيد. والأول أصح وأحوط كما في الحلية عن شرح الجامع لفخر الإسلام، وعليه الفتوى كما في المعراج. الدر مع الرد: ۱/۴۰۵، كتاب الصلوة، مطلب في ستر العورة، ط. سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۸۴، كتاب الصلوة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۲۱، كتاب الصلوة، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچي

بالغ کم عقل کو بچوں کے ساتھ کھڑا کریں

اگر کوئی بالغ لڑکا پاگل نہیں لیکن پاگل کی طرح ہے نماز کی عظمت کو نہیں سمجھتا ہے پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہو تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑے ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اور اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے کیا جا سکتا ہے، فقہاء کرام نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

بالغ ہوا

☆ اگر کوئی نابالغ ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہنے کی گنجائش ہے تو اس وقت کی نماز کی قضا اس کو پڑھنی ہوگی۔(۲)

☆ کوئی بھی بچہ یا بچی جس وقت بالغ ہو اس وقت کی نماز فرض ہوگی، اگر وقت ہے تو اس وقت اس نماز کو پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس وقت نماز نہیں پڑھی تو بعد میں قضاء پڑھنا

---

(۱) (والمعتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب، وقد جعلوه في حكم الصبي. شامي: ۱/ ۵۸۵، باب الإمامة مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد كراچی. حلبي كبيري ص: ۵۱۶، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

(۲) (والسبب هو الجزء الأخير) لو ناقصا حتى تجب على ... وصبي بلغ ... الخ، وفي الرد: (قوله وصبي بلغ) أي ولو كان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة أو أكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض إذا طهرت على المعتمد، الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الأفعال، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، ط: رشيديه كوئٹه

لازم ہوگا۔(۱)

☆… اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا، اور صبح صادق ہونے کے بعد بیدار ہوا اور جسم یا کپڑے میں منی کا اثر دیکھا جس سے معلوم ہوا کہ اس کو احتلام ہو گیا ہے تو اس کو عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے، کیونکہ جو عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا وہ فرض نہیں تھی بلکہ نفل تھی اور احتلام سے بالغ ہونے کے بعد جو نماز اس کے ذمے ہے وہ فرض ہے، اور اس نے اس کو ادا نہیں کیا، اس لئے بیدار ہونے کے بعد عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

بالغ ہوا رات کو

☆… اگر کوئی نابالغ بچہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سویا، نیند میں اس کو احتلام ہوا، اب صبح صادق ہونے کے بعد فجر کو بیدار ہوا، تو اس پر عشاء کی نماز قضاء پڑھنا لازم ہے، کیونکہ سونے سے پہلے وہ نابالغ تھا، اور اس نے اس حالت میں جو عشاء کی نماز پڑھی

---

(۱) والسبب هو الجزء الأخير ولو ناقصا حتى تجب على … صبي بلغ … وبعد خروجه يضاف السبب إلى جملته ليثبت الواجب بصفة الكمال وأنه الأصل حتى يلزمهم القضاء في كامل هو الصحيح. الدر مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلاة، ط. سعيد كراچي، خلاصة الفتاوى: ۱/۷۵، كتاب الصلوة، الفصل الثاني في المقدمة، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير ص: ۵۳۳، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) وفي البحر: صبي احتلم بعد صلاة العشاء واستيقظ بعد الفجر لزمه قضاؤها. وفي الرد: (قوله لزمه قضاؤها) لأنها وقعت نافلة ولما احتلم في وقتها صارت فرضا عليه لأن النوم لا يمنع الخطاب فيلزمه قضاؤها في المختار، ولهذا لو استيقظ قبل الفجر لزمه إعادتها إجماعا كما قدمنا أول كتاب الصلوة عن الخلاصة. شامي: ۲/۷۵، باب الوتر والنوافل، مطلب إذا أسلم المرتد هل تعود حسناته أم لا، ط. سعيد كراچي. و: ۱/۳۵۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۹۲، كتاب الصلاة، الفصل التاسع عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير ص: ۵۳۳، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

تھی وہ نفل نماز تھی فرض نہیں تھی، اور رات کو احتلام ہونے کے بعد وہ بالغ ہو گیا اور اس پر عشاء کی نماز فرض ہو گئی، اور اس نے وہ فرض نماز ادا نہیں کی، اس لئے بیدار ہونے کے بعد اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے، اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد عشاء کی نماز قضاء پڑھے، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔(۱)

☆ ..... اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئی اور نیند میں اس کو احتلام ہوا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی تو اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے پھر عشاء کی نماز کی قضاء کرے، یعنی چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔(۲)

☆ ..... اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئی اور نیند میں اس کو حیض آ گیا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی تو اس صورت میں عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ وہ حیض کی وجہ سے نماز پڑھنے کے قابل نہ رہی۔(۳)

بالوں کا جوڑا

مردوں کے لئے اپنے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور نماز کی حالت میں جوڑا باندھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔(۴)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) واما حکم الحیض والنفاس فمنع جواز الصلاة ... الخ، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۴، کتاب الطهارة فصل فی تفسیر الحیض والنفاس ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۱۹۴، کتاب الطهارة، باب الحیض ط: سعید کراچی. شامی ۱/ ۲۹۰، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی

(۴) ویکره عقص شعره للنهی عن کفه ویجمعه او ادخال اطرافه علی اصوله قبل الصلاة، اما فیها فیفسد (قوله وعقص شعره) ای ضفره وفتله، والمراد به ان یجعله علی هامته ویشد بصمغ او ان یلف ذوائبه حول رأسه کما یفعل النساء فی بعض الاوقات او ان یجمع الشعر کله من قبل

باہر کا آدمی لقمہ دے تو......

اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا کوئی آیت بھول جائے، اور کوئی دوسرا آدمی جو نماز میں شامل نہیں ہے، نماز کے باہر سے بتادے، اور امام یا تنہا نماز پڑھنے والا آدمی اس کے بتانے پر عمل کرے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر خود ہی اس کو بھولی ہوئی آیت وغیرہ یاد آجائے تو اس پر عمل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔(۱)

= الفضاء وينحدر ويتمخط او خرقة كي لا يصيب الارض اذا سجد وجميع ذلك مكروه شرح المنية. ونقل في الحلية عن النووي انها كراهة تنزيه ثم قال: والاشبه بسياق الاحاديث انها تحريم الا ان ثبت على التنزيه اجماع فيصير القول به، وقوله اما فيها فيفسد، لانه عمل كثير بالاجماع، شرح المنية. شامي: ١/٦٤٢، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. شرح النقاية لملا علي قاري: ١/٣١٥، كتاب الصلوة، فصل ما يفسد الصلاة وما يكره في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٣٤٦، كتاب الصلاة، فصل في كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. فتاوى تاتار خانية: ١/٥٦٤، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي.

(١) (قوله وكذا الاخذ) اي اخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة او اخذ الامام بفتح من ليس في صلاته كما فيه عن القنية (قوله الا اذا تذكر ...الخ) قال في القنية: ارتج على الامام ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكر فان اخذ في التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد والا تفسد لان تذكره يضاف الى الفتح اه البحر. قلت والذي ينبغي ان يقال ان حصل التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقا اي سواء شرع في التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذكره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا. شامي: ١/٦٢٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/٦، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ١/١٢١، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

بچوں کی صف

اگر صرف ایک ہی بچہ ہے تو مردوں کے ساتھ مردوں کی صف میں کھڑا ہو جائے اور اگر بچے ایک سے زیادہ ہیں تو وہ مردوں کے پیچھے اپنی الگ صف بنائیں، ان کو مردوں کی صف میں کھڑے ہونے نہ دیں۔(۱)

باقی اگر بچے الگ صف میں کھڑے ہونے کی صورت میں شرارت کرتے ہیں اور شور شرابہ کی وجہ سے بڑوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے یا بچوں کے نماز باطل ہو جانے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑے کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ويصف الرجال ثم الصبيان لقوله عليه السلام: "ليليني منكم أولو الأحلام والنهى ... الخ" ويقتضي أيضاً أن الصبي الواحد لا يكون منفرداً عن صف الرجال بل يدخلهم في صفهم وأن محل هذا الترتيب إنما هو عند حضور جمع من الرجال وجمع من الصبيان فحينئذ تؤخر الصبيان الخ. البحر الرائق: ١/ ٣٥٣، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. الدر المختار مع الرد: ١/ ٥٧١، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. بدائع: ١/ ١٥٩، كتاب الصلاة، فصل في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: سعيد كراتشي.

(۲) وفي تقريرات الرافعي المسماة بالتحرير المختار الشامي: (قوله ذكره في البحر بحثاً) قال الرحمتي: ربما يتعين في زماننا إدخال الصبيان في صفوف الرجال لأن المعهود منهم إذا اجتمع صبيان فأكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم إلى إفساد صلاة الرجال، انتهى اه. سندي: ١/ ٧٣، ط: سعيد كراتشي.

بچوں کی صف سے آگے جگہ خالی ہے

☆......اگر بالغوں کی اگلی صف پوری نہ ہو اور پیچھے نابالغوں کی صف پوری ہو تو بعد میں آنے والا اگر نابالغوں کی صف کو چیر کر بالغوں کی صف میں جا سکتا ہے تو چلا جائے اور بالغوں کی صف میں شریک ہو جائے، اور اگر ایسا کرنا ممکن نہیں تو لڑکوں کی ہی صف میں کھڑا ہو کر جماعت سے نماز پڑھ لے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

☆......پہلی صف پوری نہیں بھری تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہو گئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں بچوں کے آگے سے گزر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۲)

بچوں کی صف نے دائیں بائیں گھیر لیا

پہلی صف پوری بھری نہیں تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہو گئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں

---

(۱) (وفي فرجة) ولو وجد في الأول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث: "من سد فرجة غفر له" وصح "خياركم ألينكم مناكب في الصلاة" (قوله لتقصيرهم) يفيد أن الكلام فيما إذا شرعوا في الصلاة، قال في القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل أن يمر بين يديه ليصل الصفوف لأنه أسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه. شامي: ١/٥٧٠، كتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/٣٥٣، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ١/٣١٠، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) انظر إلى الصفحة السابقة.

بچوں کے آگے سے گذر کر مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔(۱)

بچہ کی اذان

☆... نا سمجھ بچہ کی اذان اور اقامت مکروہ ہے، اس کی دی ہوئی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیے، اقامت کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے،(۲) کیونکہ اذان کا تکرار کرنا شریعت سے ثابت ہے، اور اقامت کا تکرار ثابت نہیں ہے۔(۳)

☆... اگر بچہ سمجھدار ہے اگرچہ بالغ ہونے کے قریب نہیں ہوا تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے، لیکن بالغ لڑکے یا آدمی کی اذان افضل ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره اذان سکران کمجنون وصبی ... ویعاد اذان صبی لا یعقل لا اقامتهم لما مر، وفی الرد: (قوله وجزم المصنف الخ) حیث قال فیما مر: قیدنا بالمراهق لان اذان الصبی الذی لا یعقل غیر صحیح کالمجنون آه. فافهم، وهذا ذکره فی البحر بحثا فترجح عند المصنف فجزم به ویؤیده ما فی شرح المنیة من انه یجب اعادة اذان السکران و المجنون والصبی غیر العاقل لعدم حصول المقصود لعدم الاعتماد علی قولهم. آه. شامی: ۱/ ۳۹۲ـ ۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه، ط: سعید کراچی، فتاوی تاتارخانیة: ۱/ ۵۰۲، کتاب الصلاة، سنن الصلوٰة، نوع آخر فی اذان المحدث والجنب، ط: ادارة القرآن کراچی، حلبی کبیر ص: ۳۷۴ـ ۳۷۵، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۱/ ۲۲۰ باب الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (ولم تعد) ای الاقامة لان تکرارها غیر مشروع ... (یعاد) ای استحبابا (هو) ای الاذان لان تکریره فی المشروع معتبر فی الجمعة فالاذان الاول شرع فی زمان عثمان رضی الله عنه ولان الاذان لاعلام الغائبین فتکریره مفید لاحتمال عدم سماع البعض، شرح النقایة: ۱/ ۲۳۱، کتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعید، فتح القدیر ۱/ ۲۲۰ باب الاذان، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر ص: ۳۷۵، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور

(۴) ویجوز بلا کراهة اذان صبی مراهق، الخ، (قوله: صبی مراهق) المراد به العاقل وان لم یراهق کما هو ظاهر البحر وغیره، وقیل یکره لکنه خلاف ظاهر الروایة کما فی الامداد وغیره، شامی: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان، مطلب فی اذان الجوق، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر ص: ۳۷۴، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر ۱/ ۲۲۰، کتاب الصلوٰة، باب الاذان، ط: رشیدیه کوئٹه.

بچہ کی اقامت

ناسمجھ بچہ کی اقامت مکروہ ہے، البتہ اس کی اقامت کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ اقامت کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

بچے نے دودھ پی لیا

اگر نماز کے دوران بچہ نے آ کر ماں کا دودھ پی لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز ہو جائے گی۔(۲)

بچے کے جسم پر نجاست ہے

اگر بچے کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والاحب ان يعاد الاذان دون الاقامة لان تكرار الاذان مشروع دون الاقامة، فتح القدير ۱/۲۲۲، باب الاذان، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير ص ۳۷۵، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شرح النقاية ۱/۱۳۲، كتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعيد كراچي

(۲) وصبي مص لبن امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي، عالمگیری ۱/۱۰۲، كتاب الصلوة، الباب السابع فيما يفسد الصلوة ويكره فيها، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني ۲/۱۹۳، كتاب الصلوة، الفصل الخامس ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچي. البحر ۲/۱۰، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي ۱/۶۲۹، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي

(۳) وفي المراقي: شروط الصلوة: طهارة بدنه من حدث وخبث مانع كذلك ولو به وكذا ما يعد حاملا له كصبي عليه نجس ان لم يستمسك بنفسه منع وإلا لا، وفي الدر: قوله والا لا اي وان كان يستمسك بنفسه لا يمنع لان حمل النجاسة حينئذ ينسب اليه لا الى المصلي، شامي: ۱/۴۰۲–۴۰۳، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۴۸، كتاب الصلوة، الفصل السابع في طهارة الثوب والمكان، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير: ۱۹۱، الشرط الثاني، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بچے کے کپڑے پر نجاست ہے

اگر بچے کے کپڑے پر نجاست لگی ہوئی ہے اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آکر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

بچے نے عورت کا پستان چوس لیا

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا اور اس سے دودھ نکلا تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

بدعتی کی امامت

☆..... اگر بدعتی امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے مانند ہر جگہ حاضر و ناظر، عالم الغیب اور مختار کل سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے، کیونکہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر ناظر، عالم الغیب اور مختار کل ہونے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کے خلاف ہو جاتا ہے، اس لئے جان بوجھ کر ایسے عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، پڑھنے کی صورت میں لوٹانا لازم

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) وصبی مص ثدی امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي. (عالمگیری: ۱/۱۰۳، کتاب الصلوۃ، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ محیط: ۲/۱۹۶، کتاب الصلوة، الفصل الخامس ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن کراچی۔ بحر: ۲/۲، کتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی۔ شامی: ۱/۸، کتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی۔

ہوگا، اور اگر لاعلمی میں پڑھ لی تو ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اور اگر بدعتی امام موحد ہے شرکیہ عقائد نہیں رکھتا ہے صرف تیجہ، چالیسواں وغیرہ جیسی بدعات میں مبتلا ہے تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، صحیح عقیدہ والا امام مل جائے تو بدعتی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے، اور اگر صحیح عقیدہ والا امام نہ ملے تو مجبوراً ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے، ایسی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ متقی پرہیزگار امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۲)

☆..... بدعتی کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر حاضرین میں سارے بدعتی ہیں متقی پرہیزگار کوئی نہیں تو اس صورت میں بدعتی امام کی امامت بدعتی مقتدیوں کے لئے مکروہ نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وفي الدر: ويكره امامة عبد وفاسق ..... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها وإن كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا فليحفظ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۹ - ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۳ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.
(۲) وفي الدر: ويكره امامة عبد ..... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها وإن كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا وفي النهر عن المحيط: صلى خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (قوله نال فضل الجماعة) افاد ان الصلاة خلفهما اولى من الانفراد، لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۹ - ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۳ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.
(۳) وفي الدر المختار: ويكره امامة عبد ..... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها ..... فلو انفردوا (؟) و جد غيرهم والا فلا كراهة بحر، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۹ - ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۳ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

اور بدعتی وہ ہے جو ایسا کام عبادت سمجھ کر کرے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو یعنی قرآن و سنت، اجماع اور قیاس سے اس کا ثبوت نہ ہو۔(۱)

بدعتی گناہ کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے اس لئے موت تک اس کو توبہ نصیب نہیں ہوتی، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی مریض مرض کو مرض نہیں سمجھتا بلکہ مرض کو صحت سمجھ کر علاج نہیں کراتا اور مرجاتا ہے۔ اس لئے بدعتی کی امامت فاسق سے بھی بدتر ہے۔(۲)

برآمدہ میں نماز پڑھنا

گرمی کے دنوں میں مسجد کے برآمدے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز

(۱) وفي الدر: (وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة) وفي الرد: (قوله وهي اعتقاد ... الخ) عزا هذا التعريف في هامش الخزائن إلى الحافظ ابن حجر في شرح النخبة، وعرفها الشمني بأنها ما أحدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دينا قويما وصراطا مستقيما اهـ. (فتاوى شامي: ۱/۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة أقسام، ط: سعيد كراچي. الاعتصام لأبي إسحاق الشاطبي: ۱/۳۶، الباب الأول في تعريف البدع، ط: دار الفكر بيروت. البحر: ۱/۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) قال أئمة المسلمين كسفيان الثوري: إن البدعة أحب إلى إبليس لأن البدعة لا يتاب منها، والمعصية يتاب منها، ومعنى قولهم "إن البدعة لا يتاب منها" أن المبتدع الذي يتخذ دينا لم يشرعه الله ورسوله قد زين له سوء عمله فرآه حسنا فهو لا يتوب ما دام يراه حسنا لأن أول التوبة العلم بأن فعله سيء ليتوب منه أو تركه حسن مأمورا به ليتوب ويفعله فما دام يرى فعله حسنا وهو سيء في نفس الأمر فإنه لا يتوب. (الإبداع في مضار الابتداع، ص: ۲۳۰، المكتبة العلمية بالمدينة المنورة، الطبعة الخامسة، ۱۳۹۱ھ. حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل في الإمامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور). وروى عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن إبليس قال أهلكتهم بالذنوب فأهلكوني بالاستغفار فلما رأيت ذلك أهلكتهم بالأهواء فهم يحسبون أنهم مهتدون فلا يستغفرون". رواه ابن أبي عاصم وغيره. الترغيب والترهيب: ۱/۴۲، الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع والأهواء، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

ہے شرعاً اس میں قباحت یا کراہت نہیں ہے کیونکہ برآمدہ بھی مسجد ہے۔(۱)

بڑھاپے کی وجہ سے رکعتوں کا شمار یاد نہ ہو

"رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا" کے عنوان کو دیکھیں۔

بڑھنا ہٹنا

اگر کوئی نمازی دیوار کے پاس ہے، جب رکوع میں جاتا ہے تو جگہ کی تنگی کی وجہ سے سرین دیوار سے لگتے ہیں اس لئے تھوڑا سا آگے کو بڑھنا پڑتا ہے اور اٹھتے وقت تھوڑا سا پیچھے کو ہٹنا پڑتا ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ معمولی حرکت ہے۔(۲)

بڑی بڑی سورتیں پڑھنا

امام کو نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مسنون مقدار سے بھی زیادہ ہوں مکروہ ہے بلکہ امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت، ضرورت اور ضعف و بیماری وغیرہ کا خیال رکھ کر سورت پڑھے، اور اس میں بھی جو سب سے زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی

---

(۱) وإذا كان السرداب أو العلو لمصالح المسجد أو كانا وقفا عليه صار مسجدا، شامي: ۳۵۸/۴، كتاب الوقف، مطلب في أحكام المساجد، ط: سعيد كراچي، وانظر "امداد الفتاوى ۶۲۸/۲، بحث في أحكام المساجد، حول عنوان "حكم منازل زير مسجد" ط. مكتبه دار العلوم كراچي

(۲) العمل الكثير يفسد الصلوة والقليل لا كذا في محيط السرخسي، عالمگيري: ۱/ ۱۰۲، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول فيما يفسد ها، ط: رشيدية كوئٹه، محيط السرخسي: ۱۶۰/۲، كتاب الصلاة، الفصل الخامس ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچي، فتاوى عثماني: ۴۲۶/۱، كتاب الصلاة، ط: مكتبه معارف القرآن كراچي

رعایت کر کے قرأت کرے، بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مسنون مقدار سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے، تاکہ لوگوں کو حرج اور پریشانی نہ ہو، اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔ (۱)

بستر ناپاک ہو جاتا ہے

"ناپاک کپڑے پیچھے ہیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

"بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا

☆…امام اور تنہا نماز پڑھنے والا پہلی رکعت کے آغاز میں نیت باندھ کر "سبحانک اللّٰھم" مکمل پڑھنے کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" کے بعد "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھے گا، خواہ نماز سری ہو یا جہری لیکن آواز

---

(۱) وفي الشامي: ويكره تحريما تطويل الصلاة على القوم زائدا على قدر السنة في قراءة وأذكار رضي القوم أو لا، لإطلاق الأمر بالتخفيف (نهر) وفي شرح المنية: ظاهر حديث معاذ أنه لا يزيد على صلاة أضعفهم مطلقا، ولذا قال الكمال: إلا لضرورة، وصح أنه عليه السلام قرأ بالمعوذتين في الفجر حين سمع بكاء صبي. (قوله تحريما) أخذه في البحر من الأمر بالتخفيف في الحديث الآتي، قال: وهو للوجوب إلا لصارف، ولإدخال الضرر على الغير. أه وجزم به في النهر. شامي: ١ / ٥٦٤، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ١ / ١٠٨، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئته.

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا أم أحدكم للناس فليخفف الصلوة، فإن فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض، فإذا صلى وحده فليصل كيف شاء. مسلم: ١ / ١٨٨، كتاب الصلاة، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلوة في تمام، ط: قديمي كراتشي.

والی نماز ہو یا بلند آواز والی دونوں نمازوں کے شروع میں اسی طرح پڑھیں گے۔(۱)

☆......پھر دوسری رکعت سے آخری رکعت تک ہر رکعت کے شروع میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والا صرف " بسم اللہ الرحمن الرحیم " پڑھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھیں گے، دوسری رکعت سے آخر تک ہر رکعت کے شروع میں ثنا اور "اعوذ باللہ ......الخ " نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے کو پہلی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللہ ......الخ " یاد نہیں رہی اور " بسم اللہ ......الخ" پڑھ لی تو ان پر لازم ہے کہ "اعوذ باللہ ......الخ" پڑھ کر پھر "بسم اللہ ......الخ" پڑھیں، لیکن اگر "بسم اللہ ......الخ" پڑھنا یاد نہیں رہا اور سورۂ فاتحہ شروع کر دی تو اس کو پورا کرے پھر سے "بسم

---

(۱) وفي الدر: (وقرأ) كما كبر (سبحانك اللهم) ... مؤتمًا كان أو إمامًا بجهر بالقراءة أو لا ... (وكما استفتح (تعوذ) بلفظ أعوذ على المذهب سرًا) (للقراءة) ... (وكما تعوذ (سمّى) غير المؤتم بلفظ البسملة وفي الرد: قوله (غير المؤتم) هو الإمام والمنفرد إذ لا دخل للمقتدي لأنه لا يقرأ ... فلم إذًا لا يتعوذ "بحر" شامي: ۱/ ۴۸۹_۴۹۰، آداب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير ص: ۳۰۳_۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۴، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة من الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وفي الدر: (وسمّى غير المؤتم بلفظ البسملة) ... (سرًا في أول كل ركعة ولو جهرية) ... الخ. وفي الرد: قوله غير المؤتم هو الإمام والمنفرد إذ لا دخل للمقتدي لأنه لا يقرأ ... فلهذا لا يتعوذ "بحر" الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير ص: ۳۰۳_۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۴، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة من الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غير. هندية: ۱/ ۷۳ (ثم يأتي بالتسمية) ... ويأتي بها في أول كل ركعة، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

اللّٰہ ..... الخ" نہ پڑھے۔(۱)

☆ ..... مقتدی امام کے پیچھے صرف ثناء پڑھے گا "اعوذ باللّٰہ" اور "بسم اللّٰہ" نہیں پڑھے گا، بلکہ خاموش رہے گا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں،(۲) اور "اعوذ باللّٰہ" اور "بسم اللّٰہ" قرأت کے تابع ہیں۔(۳)

☆ ..... امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت میں "ثناء" اور "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" کے بعد "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے، اور پہلی رکعت کے بعد باقی تمام رکعتوں میں "ثناء" اور

---

(۱) وفي الدر: فلو تذكره بعد الفاتحة تركه ولو قبل إكمالها تعوذ وينبغي أن يستأنفها ذكره المحشي. وفي الرد: (قوله ذكره المحلي) أي في شرح المنية بقوله والتعوذ إنما هو عند افتتاح الصلاة، فلو نسيه حتى قرأ الفاتحة لا يتعوذ وحينئذ ينبغي أن يستأنفها آه. (قوله وكما تعوذ سمى) فلو سمى قبل التعوذ أعاده بعده لعدم وقوعها في محلها ولو نسيها حتى فرغ من الفاتحة لا يسمي لأجلها لفوات محلها، حلية وبحر. الدر مع الرد: ۱/۴۸۹ ـ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط. سعيد كراتشي. خلاصة الفتاوى: ۱/۵۳، كتاب الصلوة، الفصل الثاني في المقدمة، ط. رشيديه كوئته، حلبي كبيرى: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا قرأ فأنصتوا. شرح معاني الآثار: ۱/۱۴۹، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الإمام، ط. سعيد كراتشي.

وفي الدر: (والمؤتم لا يقرأ مطلقاً) ولا الفاتحة في السرية اتفاقاً، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فإن قرأ كره تحريماً) وتصح في الأصح وفي درر البحار عن مبسوط خواهر زاده أنها تفسد ويكون فاسقاً، وهو مروي عن عدة من الصحابة فالمنع أحوط (بل يستمع) إذا جهر (وينصت) إذا أسر لقول أبي هريرة رضي الله عنه: كنا نقرأ خلف الإمام فنزل: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا. (قوله وينصت إذا أسر) قال في البحر: وحاصل الآية أن المطلوب بها أمران: الاستماع والسكوت فيعمل بكل منهما والأول يخص الجهرية، والثاني لا فيجري على إطلاقه فيجب السكوت عند القراءة مطلقاً. الدر مع الرد: ۱/۵۴۴ ـ ۵۴۶، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط. سعيد كراتشي. أحكام القرآن للجصاص، الآية: ۲۰۴، سورة الأعراف.

(۳) على قول أبي حنيفة ومحمد أن التعوذ تبع للقراءة أما عند أبي يوسف فهو تبع للثناء

"اعوذ باللہ" کے بغیر صرف "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

☆ مقتدی امام کے پیچھے صرف "ثناء" پڑھیں، "اعوذ باللہ" اور "بسم اللہ" نہ پڑھیں بلکہ تمام رکعتوں میں خاموش رہیں، وجہ یہ ہے کہ "اعوذ باللہ" اور "بسم اللہ" اس آدمی کے لئے پڑھنا سنت ہے جس پر قرأت پڑھنا لازم ہے، اور قرأت امام اور تنہا نماز پڑھنے والے پر لازم ہے مقتدی پر لازم نہیں، اس لئے مقتدی امام کے پیچھے "اعوذ باللہ" اور "بسم اللہ" نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆ مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد بقیہ نمازوں کی ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) لكن صحح الصيحان والهداية وشروحها والكافي والاختيار وأكثر الكتب هو قول محمد أنه تبع للفرض، قوله ضعف شرح المنية، شامي ۱/۴۹۲، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، قبيل: مطلب لفظ الفتوى آكد، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئته

(-) "بسم اللہ پڑھنے کی" عنوان کے تحت تخریج کر دیکھیں۔

(۲) انظر إلى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة

(۳) والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد، حتى يثني ويتعوذ ويقرأ، قوله حتى يثني الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتي بالثناء والتعوذ لأنه للقراءة ويقرأ لأنه يقضي أول صلاته في حق القراءة، شامي ۱/۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع والسجود الخ، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيدية كوئته.

وسمى سرا في كل ركعة، قوله في كل ركعة) أي في ابتداء كل ركعة، الدر مع الرد ۱/۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر ۱/۳۱۲، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۸۲، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.

☆..... سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا اس کو ترک نہ کیا جائے۔(۱)

☆..... جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا ضروری ہے، ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے آہستہ آواز سے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

بسم اللّٰہ بلند آواز سے پڑھنا

☆..... پوری تراویح کی نماز میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ "بسم اللّٰہ" بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جز نہیں ہے۔(۳)

☆..... اگر پوری تراویح میں "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" ایک مرتبہ بھی پڑھی نہیں جائے گی، تو قرآن مجید پورا ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی، اور اگر

(۱، ۲) (ولا) تسن (بين الفاتحة والسورة مطلقا) ولو سرية، (ولا تكره اتفاقا، وما صححه الزاهدي من وجوبها، (قوله ولا تكره اتفاقا) ولهذا صرح في الذخيرة والمجتبى بأنه إن سمى بين الفاتحة والسورة المقروءة سرا أو جهرا كان حسنا عند أبي حنيفة، ورجحه المحقق ابن الهمام وتلميذه الحلبي، لشبهة الاختلاف في كونها آية من كل سورة، إلخ. شامي. ۱/۴۹۰، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. وذكر في المصفى: المختار قول محمد، وهو أن يسمي قبل الفاتحة، وقبل كل سورة في كل ركعة. شامي: ۱/۴۹۰، كتاب الصلوة، آداب الصلاة، قبيل مطلب لفظة القوىٰ آكد، ط: سعيد كراچي.

(۳) وهي آية واحدة من القرآن كله انزلت للفصل بين السور، فما في النمل بعض آية اجماعا وليست من الفاتحة ولا من كل سورة في الأصح، الدر مع الرد: ۱/۴۹۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۶، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہیں ہوگا۔(۱)

☆ اگر کسی نے ان نمازوں میں بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

"بسم اللہ" پڑھنے کی وجہ

نماز کی ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنے کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے قرآن پڑھنے کے لئے پہلے اپنے پاک نام سے برکت حاصل کرنے کو مقرر فرمایا ہے۔(احکام اسلام، ۴۰)(۳)

"بسم اللہ" چھوٹ گئی

امام اور انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا سنت ہے(۴) اگر "بسم اللہ" سہواً چھوٹ

---

(۱) انظر الی الصفحۃ السابقۃ

(۲) ولا یجب بترک التعوذ والبسملۃ فی الاولی الخ، ھندیۃ ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ

(۳) ثم بسم اللہ سرا لما شرع اللہ لنا من تقدیم التبرک باسمہ علی القراءۃ، ولأن فیہ احتیاطا اذ قد اختلفت الروایۃ عن ابی ... آیۃ من الفاتحۃ ام لا، حجۃ اللہ البالغۃ ۲/۸، ذکر صفۃ الصلاۃ، وہیئاتہا والمندوب الیہا، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی

(۴) ثم یاتی بالتسمیۃ ویخفیہا وہی من القرآن آیۃ انزلت للفصل بین السور کذا فی الظہیریۃ ... یکرہ فی الصلاۃ، ولا یتأدی بہا فرض القراءۃ کذا فی الجوہرۃ النیرۃ، ویاتی بہا فی اول کل رکعۃ وہو قول ابی یوسف رحمہ اللہ کذا فی المحیط، وفی الحجۃ وعلیہ الفتوی ہکذا فی التاتارخانیۃ، ھندیۃ ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابہا وکیفیتہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ

(و) کما تعوذ (سمی) غیر المؤتم بلفظ البسملۃ، لا مطلق الذکر کما فی ذبیحۃ (و) وضوء (سرا فی) اول (کل رکعۃ) ولو جہریۃ (الدر المختار) وفی الشامیۃ: (قولہ غیر المؤتم) ہو الامام والمنفرد، اذ لا دخل للمقتدی لانہ لا یقرأ بدلیل عدم انہ لا یعوذ، شامی ۱/۴۹۰، فصل فی بیان تألیف الصلاۃ الی انتہائہا، قبیل مطلب لفظۃ الفتوی آکد وابلغ من لفظۃ المختار، ط: سعید کراچی. البحر ۱/۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر، قولہ وسمی سرا فی کل رکعۃ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ص ۳۰۲، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

جائے تو نماز ہو جائے گی سجدہ سہو نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر "بسم اللہ" ترک کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

"بسم اللہ" چھوڑ دی

اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" چھوڑ دی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

بسم اللہ رکوع میں پڑھی

"رکوع میں بسم اللہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

"بسم اللہ" سورت سے پہلے

"سورت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وسننها) ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل إساءة لو عامدا غير مستخف، وقالوا الإساءة أدون من الكراهة (الدر المختار). (قوله لا يوجب فسادا ولا سهوا) أي بخلاف ترك الفرض فإنه يوجب الفساد وترك الواجب فإنه يوجب سجود السهو (شامي ۱/۴۷۳-۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي) وفي الولوالجية: الأصل في هذا أن المتروك ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب، ففي الأول إن أمكنه التدارك بالقضاء يقضي وإلا فسدت صلاته، وفي الثاني لا تفسد لأن قيامها بأركانها وقد وجدت ولا يجبر بسجدتي السهو، وفي الثالث إن ترك ساهيا يجبر بسجدتي السهو وإن ترك عامدا لا، كذا في التاتارخانية. (هندية ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ)

(۲) ولا يجب بترك التعوذ والبسملة (عالمگیری ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ)

وما في المنية من أنه يلزمه سجود السهو بتركها بين الفاتحة والسورة فبعيد جدا، بل قال الزاهدي إنه غلط على أصحابنا غلطا فاحشا (البحر ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، شامي ۱/۴۹۰، كتاب الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي).

بسم اللہ کہنا

نماز کے دوران کسی چیز کے نیچے گرنے پر "بسم اللہ" پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام رکوع میں ہے، تو آنے والا شخص کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہہ کر اگر موقع ہے تو دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اگر موقع نہیں ملا تو دوبارہ اللہ اکبر کہے بغیر رکوع میں جا سکتا ہے، اور تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت میں کچھ دیر ٹھہرنا ضروری نہیں۔(۲)

---

(۱) ولو سقط شيء من السطح فبسمل أو دعا لأحد أو عليه فقال آمين تفسد الخ (الدر المختار) وفي الشامية: قوله فبسمل يشكل عليه ما في البحر: لو لدغته عقرب أو أصابه وجع فقال بسم الله قيل: تفسد لأنه كالأنين وقيل لا، لأنه ليس من كلام الناس، وفي المصباح (وعليه الفتوى) وجزم به في الظهيرية وكذا لو قال يارب كما في الذخيرة. شامي: ۱/۶۲۱-۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط. سعيد كراچي. البحر: ۲/۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل (قوله والتنحنح بلا عذر) ط. سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط. رشيديه كوئٹه

(۲) ويشترط كونه (قائماً) فلو وجد الإمام راكعاً فكبر منحنياً إن إلى القيام أقرب صح ولغت نية تكبيرة الركوع، وفي الشامية: (قوله ولغت نية تكبيرة الركوع) أي لو نوى بهذه التكبيرة الركوع ولم ينو تكبيرة الافتتاح لغت نيته وانصرفت إلى تكبيرة الافتتاح الخ. شامي: ۱/۴۸۰، قبيل مطلب في حديث الأذان جزم ط. سعيد كراچي

پھر اگر امام کو عین رکوع کی حالت میں پالیا اور رکوع میں شریک ہو گیا تو یہ رکعت مل گئی، خواہ اس رکوع میں جانے کے بعد امام فوراً ہی رکوع سے اٹھ جائے، اور اس کو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا موقعہ بھی نہ ملے، جب بھی یہ رکعت مل گئی۔

اور اگر ایسا ہو کہ اس کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو اقتداء صحیح ہو جائے گی لیکن یہ رکعت نہیں ملی، امام کے سلام کے بعد اس مقتدی کو کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔(۱)

بعد میں شامل ہونے والوں کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بقیہ رکعتیں پوری کرنے والے کی اقتداء

اگر کوئی شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک نہیں ہوا بلکہ ایک یا دو رکعت نکلنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا تو اس پر ضروری ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے،(۲) اب اگر ایسا آدمی اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے کے لئے

(۱) (وفی الذخیرۃ قال) وان سوی ظہرہ فی الرکوع (یعنی حال کون الامام راکعا (صار مدرکا) ای لتلک الرکعۃ (قدر علی التسبیح او لم یقدر) ای لا یشترط المشارکۃ قدر التسبیحۃ وھذا ھو الاصح لان الشرط المشارکۃ فی جزء من الرکن وان قل، فالحاصل انہ ان وصل الی حد الرکوع قبل ان یخرج الامام من حد الرکوع الی حد القیام ادرک تلک الرکعۃ والا فلا علی ما قالہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ حلبی کبیر، ص: ۵۰۲، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) ان المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال: تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فذکر ھذہ القصۃ قال: فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بھم الصبح، فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتأخر فاومی الیہ ان یمضی قال: فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعۃ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الرکعۃ التی سبق بھا ولم یزد علیھا شیئا، اعلاء السنن: ۴/۲۸۸، ابواب الامامۃ، باب المسبوق یقضی ما فاتہ اذا سلم الامام، ط: ادارۃ القرآن کراچی۔ الدر المختار: ۱/۵۹۶ــــ۵۹۷ باب الامامۃ، ط: سعید کراچی۔ ایضاً، ھندیۃ: ۱/۹۱ الباب الخامس فی الامامۃ الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: ماجدیہ کوئٹہ۔

کھڑا ہوا تو بعد میں آنے والے آدمی کے لئے ایسے آدمی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ جو شخص کسی امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور آدمی کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

بلا مصیبت

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے ذکر کرنا

''ذکر بلند آواز سے کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضاء ہوں یا ادا، اور جمعہ وعیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) والحاصل أنه لا يجوز الاقتداء ولا الاقتداء به فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدي. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط. ماجدية كوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر في الإمامة والاقتداء، جنس آخر في مسائل الاقتداء، مسائل المسبوق، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويجهر الإمام وجوبا بالقراءة في الفجر وأولى العشاءين أداء وقضاء وجمعة وعيدين وتراويح ووتر بعدها) أي في رمضان فقط للتوارث. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۲، فصل في القراءة، ط: سعيد. هندية: ۱/۷۲، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۱، فصل في الواجبات الأصلية في الصلاة، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/۹۴، كتاب الصلاة، الفصل الحادي عشر في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو رات کی نماز میں بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے، چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے، چاہے تو آہستہ آواز سے دونوں کا اختیار ہے۔(۱)

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کو کوئی دوسرا شخص سن سکے۔(۲)

بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا

☆.... اگر امام نے بلند آواز والی نماز میں یعنی فجر، مغرب، اور عشاء کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرلی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆.....اگر تنہا نماز پڑھنے والا جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کرے گا تو نماز صحیح ہوجائے گی، سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) وإن كان منفردا إن كانت صلاة يخافت فيها يخافت حتما هو الصحيح وإن كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار. هندية: ۱/۷۲، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلوة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۹۳، كتاب الصلاة، الفصل الحادي عشر في القراءة، ط: رشيدية كوئته

(۲) وأدنى الجهر إسماع غيره. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۲، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاوى: ۱/۹۴، الفصل الحادي عشر في القراءة، ط: رشيدية كوئته

(۳) ومنها الجهر والإخفاء حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو. هندية: ۱/۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. الدر المختار مع الرد: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(۴) والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والإخفاء لأنهما من خصائص الجماعة هكذا في التبيين. هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

☆ ... جہری میں سر اور سری میں جہر کرنے کی صورت میں صرف امام پر سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے تنہا پڑھنے والے پر نہیں۔(۱)

☆ ... اگر کسی شخص نے نوافل، سنن اور سری فرائض میں سر کے بجائے جہر کرلیا تو نماز ہوجائے گی، سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

بمباری ہو

اگر نماز کے دوران بمباری ہو تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

بنیان

کرتے کے بغیر شلوار یا تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز ہوجائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ڈھکا ہوا ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۴)

— شامي ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وكذا إذا جهر الإمام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر لأن الجهر في محله والمخافتة في محلها واجب كل منهما على الإمام وأما المنفرد فهو مخير الخ. حلبي كبير ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع ۱/۱۶۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي

(۲) لا سهو على المنفرد إذا جهر فيما يخافت فيه. شامي ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد. عالمگيري ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه

(۳) ويبيح قطعها لنحو قتل حية، وند دابة وفور قدر وضياع ما قيمته درهم له أو لغيره. الدر المختار مع الرد ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هنديه ۱/۱۰۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه

(۴) والرابع ستر عورته وهي للرجل ما تحت سرته إلى ما تحت ركبته. تنوير الأبصار، شامي ۱/۴۰۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. عالمگيري ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۶۹، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

بوسہ

☆ اور اگر عورت نماز پڑھ رہی ہے، اور مرد نے اس حالت میں اس کا بوسہ لیا تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، عورت اس نماز کو دوبارہ پڑھے، مرد کو نماز کے دوران ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے۔(۱)

☆ اور اگر مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت نے اس کا بوسہ لیا اور مرد کو شہوت ہو گئی تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر مرد کو شہوت نہیں ہوئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲) دونوں

= یہ اس وقت ہے جب اتنا ہی کپڑا میسر ہو، اگر مکمل کپڑے میسر ہوں تو صرف تہبند یا لنگی باندھ کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ ہوگی۔

ولو صلى مع السراويل والقميص عنده يكره ... ولو صلى رافعا كميه الى المرفقين كره كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ١/١٠٦، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: ماجدية كوئٹہ. شامی: ١/٦٥٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی

وان صلى في ازار واحد يجوز ويكره وكذا في السراويل فقط لغير عذر. البحر الرائق: ٢/٢٥، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچی.

(١) لو مس المصلية بشهوة او قبلها بدونها فان صلاتها تفسد. شامی: ١/٦٢٥، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ١/١٠٣، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الأفعال المفسدة في الصلاة، ط. رشيدية كوئٹہ. حلبی كبيری ص: ٤٣٩، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(٢) اما لو قبلت المرأة المصلي ولم يشتهها لم تفسد صلاته. شامی: ١/٦٢٨، ط: سعيد كراچی. هندية: ١/١٠٣، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الأفعال المفسدة في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبی كبيری ص: ٤٣٩، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط. سهيل اكيڈمی لاهور. فتاوى رحيمية: ١/٩٥، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط. ادارة القرآن كراچی.

میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد عورت کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں ہوتا ہے اور اگر عورت مرد کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں نہیں ہوتا۔(۱)

بولنا

☆......نماز کے دوران بات کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......نماز کے دوران کسی نابینا کو ہلاکت کی جگہ سے بچانے کے لئے نماز کے اندر بولنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

بہرا

اگر بہرا نماز پڑھتے وقت تکبیر تحریمہ اور اکیلے میں پڑھنے کی صورت میں قراءت کے لئے زبان ہلا سکتا ہے تو زبان ہلانے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو زبان ہلانے کے بغیر بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۴)

نیز ”گونگا“ کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) الفرق انه في تقبيله معنى الجماع، وفي شرح المنية: وأشار في الخلاصة الى الفرق بأن تقبيله فيه معنى الجماع يعني ان الزوج هو الفاعل للجماع فالتقبيل يكون بدواعيه في معناه، ولو بين المتحابين تقتضي صيانتها فكذا. اما فيها مطلقا، لانه من دواعيه وكذا لو مسها بشهوة بخلاف المرأة فانها ليست فاعلة للجماع فلا يكون تقبيلها دواعيه منها في معناه ما لم يشته الزوج. شامي: ۱/۶۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲، ۳) يفسدها التكلم اي يفسد الصلاة. شامي: ۱/۶۱۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۳۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاہور.

(۴) ولا يلزم العاجز عن النطق كأخرس وأمي تحريك لسانه وكذا في حق القراءة هو الصحيح. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۸۰، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۰۵، باب صفة الصلاة، فصل واذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

بھنگ

اگر بھنگ استعمال کرنے کی وجہ سے عقل زائل ہوگئی، تو اس بے عقلی کے زمانے میں جتنی نمازیں بھی فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضا لازم ہوگی، اس میں بے عقلی کی مدت لمبی ہو یا تھوڑی اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، کیونکہ یہاں بندے کے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہو جائیں گی بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

بھنگی

اگر بھنگی مسلمان ہے، نجاست اور بدبو سے جسم پاک ہے اور صاف ستھرا پاک لباس پہن کر مسجد میں آتا ہے تو اس آدمی کے لئے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اور مسجد کے حوض میں وضو کرنا یا نل سے وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ اس پر بھی دوسرے عاقل بالغ مسلمانوں کی طرح جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) ولو شرب البنج أو الدواء حتى ذهب عقله أكثر من يوم وليلة لا يسقط ... ولو نام أكثر من يوم وليلة يقضي، هندية. ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.
وبمعنا في الشامية: زال عقله ببنج أو خمر أو دواء لزمه القضاء وإن طالت لأنه بصنع العباد، كالنوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق ۲/۱۸۳، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.
(۲) وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج، عالمگيرية: ۱/۸۲، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة، ط: سعيد فتاوى دار العلوم ديوبند: ۳/۳۵، الباب الخامس في الإمامة، فصل اول – جماعت اور اس کی اہمیت، ط: دار الاشاعت کراچی، تنوير الأبصار مع الدر المختار وشامي: ۲/۵۵۴، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۳۶۳، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

بھول گیا سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں اس کا علم نہیں

”سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

”کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا

”کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہو

اگر بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہے تو مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے نہ ہو اگر مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے بڑھ گئی تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ ہاں اگر برابر ہو تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ

”رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆　فرض، واجب، فجر کی سنت، بلکہ ایک روایت کے مطابق دیگر سنت

---

(۱) ومنها: أن لا يتقدم المأموم على امامه ... وان كانت من جلوس فالعبرة بعدم تقدم مقعدة المأموم على مقعد الامام، فان تقدم المأموم في ذلك ثم يصح صلاته اما اذا حاذاه فصلاته صحيحة بلا كراهة. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۲۰۹، كتاب الصلاة، مبحث تقدم المأموم على امامه، وتمكن المأموم من ضبط افعال الامام. ط. مطبعة دار الكتاب العربي مصر. (۱: ۳۰۲، ۳۱۵ ط: دار الفكر بيروت)

مؤکدہ کی نماز بھی کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے۔(۱)عذر اور مجبوری کے بغیر فرض، واجب اور سنت مؤکدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)ہاں اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

☆..... بعض خواتین عذر اور بیماری کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں یا کھڑے ہوکر نماز شروع کرتی ہیں مگر دوسری رکعت میں بلاوجہ بیٹھ جاتی ہیں تو ان کی فرض، واجب اور سنت مؤکدہ کی نماز نہیں ہوگی۔ البتہ نفل اور سنت زائدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھیں تو ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) ومنها القيام ... (في فرض) وملحق به كنذر وسنة فجر في الأصح وفي الشامية: (قوله وسنة فجر في الأصح) اما على القول بوجوبها فظاهر، واما على القول بسنيتها فمراعاة للقول بالوجوب، ونقل في مراقي الفلاح ان الاصح جوازها من قعود، اقول: لكن في الحلية عند الكلام على صلاة التراويح لو صلى التراويح قاعدا بلا عذر قيل لا تجوز قياسا على سنة الفجر فان كلا منهما سنة مؤكدة، وسنة الفجر لا تجوز قاعدا من غير عذر باجماعهم كما هو رواية الحسن عن ابي حنيفة. ... الخ. رد المحتار: ۱/۴۴۴-۴۴۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) والثانية: من الفرائض القيام ولو صلى الفريضة قاعدا مع القدرة على القيام لا تجوز صلاته بخلاف النافلة، حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچي. يشترط للقادر الاستقلال في الفرض ... اما في التطوع او النافلة فلا يشترط الاستقلال بالقيام سواء كان لعذر ام لا. الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۶۳۶، اركان الصلاة، المتفق عليها، الركن الثاني القيام في الفرض للقادر عليه وكذا في الواجب كنذر وسنة الفجر في الاصح عند الحنفية، ط: دار الفكر بيروت، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الثاسع في النوافل، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) وان عجز المريض عن القيام عجزا حقيقيا او حكميا ... يصلي قاعدا يركع ويسجد، حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲

☆ ... اگر فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہے تو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے (۱) اگر کوئی بیمار آدمی کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اس کے باوجود وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور جو نماز بیٹھ کر ادا کی ہے اس کو دوبارہ کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ ... مرد و عورت دونوں کے لئے عذر کے بغیر فرض، واجب اور سنت مؤکدہ والی نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، البتہ نفل نماز عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے (۳) لیکن کھڑے ہو کر نفل پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملے گا، اور بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں آدھا ثواب ملے گا۔ (۴)

---

(۱) قوله والقيام ... وهو فرض في الصلوة للقادر عليه في الفرض، البحر الرائق ۱/۳۰۹، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي، وكذا في تنوير الأبصار، شامي ۱/۴۴۳-۴۴۴، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فإن لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام كذا في الكافي، ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بأن يقوم قدر ما يقدر ... حتى لو ترك هذا خفت أن لا تجوز صلاته، هندية ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق ۲/۱۱۰، باب صلوة المريض، ط: سعيد، حلبي كبير ص ۲۶۱، فرائض الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱

(۴) عن عمران بن حصين قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صلوة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائماً فهو أفضل ومن صلى قاعداً فله نصف أجر القائم (الحديث) بخاري ۱/۱۵۰، باب صلوة القاعد بالإيماء، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق ۲/۶۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

☆... اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں یا کھڑے ہونے پر اور رکوع کرنے پر قادر ہے لیکن سجدے کرنے پر قادر نہیں تو اس سے کھڑے ہونے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی، ایسا آدمی بیٹھ کر اشارے سے رکوع اور سجدے کر کے نماز پڑھے، اور سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ سر جھکائے۔(١)

☆... کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے، اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔(٢)

بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں

جو شخص بیماری یا عذر کی بنا پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(٣)

---

(١) (وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام) أومأ قاعدا وهو أفضل من الإيماء قائما لقربه من الأرض، (ويجعل سجوده أخفض من ركوعه) لزوما. الدر المختار مع الشامي: ٢/ ٩٧-٩٨، باب صلوة المريض، ط. سعيد كراچي. هندية: ١/ ١٣٦، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط. رشيديه كوئٹه. بدائع الصنائع ١/ ١٠٩، فصل في أركان الصلوة، ط: سعيد كراچي. مبسوط: ١/ ٢١٣، باب صلوة المريض، ط. رشيديه كوئٹه.

(٢) ولا يرفع إلى وجهه شيئا يسجد عليه فإنه يكره تحريما فإن فعل ... وهو يخفض برأسه لسجوده أكثر من ركوعه صح. الدر المختار مع الشامي: ٢/ ٩٨، باب صلاة المريض، ط. سعيد كراچي. هندية: ١/ ١٣٦، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ٢٦١، فصل في صلاة المريض، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(٣) وإن تعذر القعود أومأ مستلقيا على ظهره. الدر المختار مع الشامي: ٢/ ٩٩، باب صلاة المريض، ط. سعيد كراچي. هندية: ١/ ١٣٦، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ٢/ ١١٣، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

اگر کوئی شخص قیام پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی قعدہ میں التحیات پڑھنے کے لئے جس طرح بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھے، اور اگر اس طرح ممکن نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے پڑھ سکے۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں نظر

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں قراءت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آگئی

اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آگئی تو فرض نماز میں

---

(۱) (وصلى قاعدا كيف شاء) على المعتمد لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى، وقال زفر: كالمتشهد، قيل: وبه يفتى - وفي الشامية: قوله: يصلي ان يقال ان كان جلوسه كما يجلس للتشهد أيسر عليه من غيره أو مساويا لغيره كان أولى، وإلا اختار الأيسر في جميع الحالات، ولعل ذلك محمل القولين، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. البناية شرح الهداية: ۲/۶۳۰، باب صلوة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ

(۲) وآدابها نظره إلى موضع سجوده حال القيام وإلى ظهر قدميه حالة الركوع وإلى أرنبة حالة السجود وإلى حجره حالة القعود الخ هندية: ۱/۷۲ الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹہ. شامی: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۵۳۵، باب صفة الصلاة ط: رشيدية كوئٹہ

کھڑے ہوکر بقیہ نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور نفل نماز میں کھڑے ہوکر بقیہ نماز پڑھنا بہتر ہوگا۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کیسے بیٹھے

بیماری اور شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو چاہئے کہ تشہد کی حالت میں جس طرح بیٹھتے ہیں اسی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر اس طرح بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی۔(۳)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نظر

"نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو صلى قاعدا بركوع وسجود فصح بنى ...... وللمتطوع الاتكاء ...... وله القعود بلا كراهة مطلقا هو الاصح، شامي: ۲/۱۰۰-۱۰۱، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۱۶، باب صلوة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة السابقة.

(۳) وصح اقتداء متوضئ بمتيمم ...... وقائم بقاعد يركع ويسجد لانه صلى الله عليه وسلم صلى آخر صلاته قاعدا وهم قيام وابو بكر يبلغهم تكبيره، شامي: ۱/۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل الامامة، من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر الرائق: ۱/۳۶۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

بیٹھنے کی ایک صورت

نماز کی حالت میں اس طرح بیٹھنا کہ دونوں ہاتھ اور سرین زمین پر، اور دونوں زانو کھڑے ہوئے سینے سے لگے ہوئے ہوں مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے مجبوراً اس طرح بیٹھتا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

بیڑی

بیڑی بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہوجائے گی۔(۲)

بے عقل کو امام بنانا

کسی نوجوان بے عقل کو امام بنانا جائز نہیں، کیونکہ اس کی اقتداء میں عقلمندوں کی نماز صحیح نہیں۔(۳)

---

(۱) وإقعاء كإقعاء الكلب ... وهي كراهة تحريمية للنهي المذكور ... فالصحيح صاحب الهداية وعامتهم أن يضع أليتيه على الأرض وينصب ركبتيه نصبا كما هو قول الطحاوي وزاد ... ويضع يديه على الأرض ... ويمكن التوفيق عنه ابحمله على حالة العذر. البحر الرائق: ۲۲/۲، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۶۴۳/۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۰۶/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفي الدر: وأكل نحو ثوم ويمنع منه، وتحته في الرد: ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ماله رائحة كريهة مأكولا أو غيره. شامي: ۶۶۱/۱، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۶۱۰، فصل في أحكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. احسن الفتاوى: ۴۴۲/۳، ط: سعيد كراچي.

(۳) وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون ... أو معتوه ذكره الحلبي، قال الشامي تحت قوله أو معتوه: هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون. شامي: ۵۷۸/۱، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۵۱۶، فصل في الإمامة فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بیمار ہوگیا نماز کے دوران

"نماز کے دوران بیمار ہوگیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

بیماری کی قضاء صحت میں کرنا

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت کی قضاء شدہ نماز صحت کی حالت میں بیٹھ کر پڑھے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اس وقت اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔(۱)

بے نمازی کی سزا

☆...نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر فرمایا کہ رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے، میں نے راستے میں دیکھا کہ ایک شخص زمین پر لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص ہاتھ میں پتھر لئے اس کے پاس کھڑا ہوا ہے اور اس پتھر کو اس لیٹے ہوئے انسان کے سر پر بہت زور سے مارتا ہے اور اس پتھر کی چوٹ سے اس شخص کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اور وہ پتھر اچھل کر بہت دور جا پڑتا ہے، یہ شخص اس پتھر کو لینے جاتا ہے، اتنی دیر میں اس کا سر دوبارہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اور وہ شخص دوبارہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور اس کی چوٹ سے اس کا سر دوبارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، وہ تیسری بار اپنے پتھر کو لاتا ہے اور پھر مارتا ہے، اسی طرح بار بار کرتا تھا اور اس کا سر اسی طرح ٹوٹ کر ہر دفعہ جڑ جاتا تھا، میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کون آدمی ہے اور اس کا جرم

---

(۱) ولو فاتت عن المريض صلوات فصح لا يجوز قضاؤها في قعود. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۲۹۷، الفصل العشرون في قضاء الفائتة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی. هندیة: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشیدیه کوئٹه. المحیط البرهاني: ۲/۳۳، مسئلة رقم: ۲۳۵۲، الفصل الحادي والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن کراچی

کیا ہے؟ ان فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہے جو نمازیں چھوڑ کر سو جایا کرتا تھا اور نماز نہیں پڑھتا تھا۔(۱) (بخاری شریف)

بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا

اگر "بے نمازی" نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی یا فدیہ دینے کی وصیت کی لیکن اس نے ترکہ میں مال، جائیداد اور کیش وغیرہ نہیں چھوڑا ہے تو ورثوں کے لئے میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا لازم نہیں۔(۲) ہاں اگر ورثاء بالغ ہیں تو اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کردیں گے تو درست ہے اور میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فدیہ کی وجہ سے اس میت کے

---

(۱) حدثنا سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر أن يقول لأصحابه هل رأى أحد منكم من رؤيا قال فيقص عليه من شاء الله أن يقص وإنه قال لنا ذات غداة إنه أتاني الليلة آتيان وإنهما ابتعثاني وإنهما قالا لي انطلق وإني انطلقت معهما وإنا أتينا على رجل مضطجع وإذا آخر قائم عليه بصخرة وإذا هو يهوي بالصخرة لرأسه فيثلغ رأسه فيتدهده الحجر ههنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع إليه حتى يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل به المرة الأولى قال: قلت لهما سبحان الله ما هذان قالا: لي أما إنا سنخبرك أما الرجل الأول الذي أتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلوة المكتوبة.
(الحديث) بخاري: ۲/ ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، كتاب التعبير، باب تعبير الرؤيا، ط. قديمي كراچي.
فتح الباري: ۱۲/ ۳۸۸ - ۳۸۹، كتاب التعبير، باب تعبير الرؤيا، ط: بولاق مصر. الزواجر عن اقتراف الكبائر: ۱/ ۱۲۳، كتاب الصلوة، الكبيرة السادسة والسبعون، تعمد تأخير الصلوة عن وقتها أو تقديمها عليه من غير عذر كسفر أو مرض على القول بجواز الجمع به: ۱/ ۱۲۳، ط: دار المعرفة بيروت

(۲) قوله ولو لم يترك مالا الخ، أي أصلا أو كان ما أوصى به لا يفي زاد في الإمداد: أو لم يوص بشيء وأراد الولي التبرع الخ، وأشار بالتبرع إلى أن ذلك ليس بواجب على الولي.
شامي: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلوة عن الميت، ط. سعيد كراچي

گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔(۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا (پابندی سے نماز نہیں پڑھتا) قیامت کے دن اس کی نجات نہیں ہوگی، اور اس کے پاس نجات کا سرٹیفیکیٹ بھی نہیں ہوگا۔ اور اس کے پاس روشنی بھی نہیں ہوگی، اور اسی حالت میں قارون یا ہامان یا فرعون یا ابی بن خلف منافق کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا۔(۲)

فائدہ:۔ دنیا میں مال حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:

(۱) حکومت اور بادشاہت (۲) ملازمت (۳) زراعت وتجارت (۴) صنعت وحرفت۔

جو شخص ریاست اور حکومت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو ملازمت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ ہوگا، جو شخص تجارت اور کھیتی وغیرہ کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا وہ ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں جائے گا، کیونکہ یہ شخص کھیتی بھی کرتا تھا اور تجارت وکاروبار بھی کرتا تھا، جو شخص دستکاری، کاریگری اور مل، کارخانہ میں لگ کر نماز نہیں پڑھے گا، وہ قارون کے

---

(۱) واما اذا لم یوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجزیه ان شاء اللہ تعالیٰ، شامی: ۲/۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلوٰۃ عن المیت، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۲۵، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط. رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۳۸، باب صلوٰۃ المریض، ط: قدیمی کراچی

(۲) عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه ذکر الصلوٰۃ یوما فقال من حافظ علیها کانت له نوراً وبرهانا ونجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نور ولا برهان ولا نجاة وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف، مسند امام احمد بن حنبل ۲/۱۶۹، مسند عبداللہ بن عمرو، ط: المکتب الاسلامی، مجمع الزوائد: ۱/۲۹۲، باب فرض الصلوٰۃ، ط: دار الفکر. مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۵۸، کتاب الصلوٰۃ، ط: قدیمی کراچی.

ساتھ جہنم میں داخل ہوگا، کیونکہ قارون دولت کا رسیا تھا۔ (۱)

بے نمازیوں کا حشر

بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ (۲)

بے وضو نماز پڑھادی

"وضو کے بغیر نماز پڑھادی" کے عنوان کو دیکھیں۔

بیوی اور محرم کے ساتھ جماعت

اپنی بیوی اور محرم عورت کے ساتھ جماعت کرنا جائز ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ امام آگے ہو اور بیوی اور محرم عورت پیچھے کھڑی ہوں، محرم عورت کو پردہ میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں، اگر جماعت کرتی ہے تو عورت مرد امام کے برابر میں کھڑی نہ ہو بلکہ وہ الگ صف میں پیچھے کھڑی ہو۔ (۳)

---

(۱) قال بعض العلماء: وإنما يحشر مع هؤلاء لأنه إن اشتغل عن الصلاة بماله أشبه قارون فيحشر معه، أو بملكه أشبه فرعون فيحشر معه، أو بوزارته أشبه هامان فيحشر معه، أو بتجارته أشبه أبي بن خلف تاجر كفار مكة فيحشر معه. (الزواجر عن اقتراف الكبائر: ۱/۲۲۳، كتاب الصلاة، الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تأخير الصلاة عن وقتها أو تقديمها عليه من غير عذر، ط: دار المعرفة بيروت)

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) كما تكره إمامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كأخته أو زوجته أو أمته، أما إذا كان معهن واحد ممن ذكر أو أمهن في المسجد لا يكره ... (الدر المختار: ۱/۵۶۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي، هندية: ۱/۸۵، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، وكذا في الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم: ۱/۸۸، ط: رشيدية كوئٹہ، المحيط البرهاني: ۲/۲۰۳، الفصل السابع في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: ادارة القرآن كراتشي)

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے، مگر بیوی شوہر کے برابر میں کھڑی نہ ہو، بلکہ شوہر سے پیچھے کھڑی ہو، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بے ہوش

"مجنون" کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوش ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں

"قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوشی

☆ ..... اگر کوئی شخص نماز کے دوران بیہوش ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، ہوش میں آنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب مریض ہوش میں نہیں ہے تو نماز معاف ہے، یہ درست نہیں، کیونکہ ہر بے ہوشی میں نماز معاف نہیں ہوتی، جس بے ہوشی میں نماز

---

(۱) المرأة اذا صلت مع زوجها في البيت، ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدماها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع رأس المرأة في السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لأن العبرة للقدم. رد المحتار. ۱/۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق. ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط. سعيد كراتشي. الفتاوى خانية: ۱/۱۴۲، الفصل السابع في بيان مقام الامام والمأموم. ط: ادارة القرآن كراتشي.

(۲) من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء (قال الشامي تحته) فاذا افاق في الوقت وجب اداؤها وبعده يجب القضاء. شامي: ۱/۶۲۹، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها. ط. سعيد كراتشي. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۳۰، جنس آخر في بيان الالفاظ ما يفسد وما لا يفسد. ط. رشيدية. البحر الرائق: ۲/۳، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئته.

معاف ہوتی ہے وہ وہ بے ہوشی ہے جس میں مریض کو نماز کے بارے میں اطلاع کرنے سے بھی اطلاع نہیں ہوتی اور مسلسل چھ نمازیں مکمل بے ہوشی میں گذر جائیں، ایسی شکل میں نماز معاف ہے، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء بھی واجب نہیں ہے، اور اگر اس سے کم بے ہوشی ہے مثلاً چار یا پانچ نمازیں اس حالت میں گذر جائیں تو وہ نمازیں معاف نہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء واجب ہوگی۔(۱) اور اگر قضاء کرنے میں سستی اور لاپرواہی کی تو مرنے سے پہلے ان نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی کو بے ہوشی طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے تو اس کے ذمہ ان چھ نمازوں کی قضاء نہیں، وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت تک بے ہوشی رہے اور چھٹی نماز میں اس کو ہوش آ جائے تو ان نمازوں کی قضاء اس پر لازم ہوگی۔(۳)

---

(۱) ومن جن او اغمي عليه يوما وليلة قضى الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة لا، الدر مع الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلوة المريض، ط. سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: حقانية، فتح القدير: ۱/۴۶۳، باب صلوة المريض، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/۱۰۴، باب صلوة المريض ط: رشيدية كوئته.

(۲) والوصية مستحبة جملة اذا لم يكن عليه حق مستحق لله تعالى وان كان عليه حق مستحق لله تعالى كالزكاة او الصيام او الحج او الصلاة التي فرط فيها فهي واجبة، عالمگیری: ۶/۹۰. كتاب الوصايا الباب الاول في تفسيرها وشرط جوازها وحكمها ومن تجوز له الوصية ومن لا تجوز وما يكون رجوعا عنها، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۶/۶۴۸، كتاب الوصايا، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۸/۴۰۳، كتاب الوصايا، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

☆...اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے اور پورے چوبیس گھنٹے گذرنے کے بعد ہوش میں آ جائے، اور اس دوران پانچ وقت کی نماز فوت ہو جائے تو ان پانچ وقتوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر بے ہوشی کا دورانیہ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ رہا اور اس دوران چھ یا اس سے زائد نمازیں فوت ہو گئیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

(۱) انظر الی الحاشية السابقة

باب

پاجامہ بار بار اٹھانا

نماز میں بار بار پاجامہ اور شلوار وغیرہ کو اٹھانا اچھا نہیں گو نماز صحیح ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۱)

پاجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے والے کی امامت

ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا ناجائز ہے اس پر بہت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جن بد اعمالیوں کی وجہ سے عذاب آیا ان میں سے ایک ٹخنے ڈھانکنا بھی ہے۔ (درمنثور)(۲)

اس لئے ایسے شخص کو فاسق ہونے کی وجہ سے امام بنانا جائز نہیں، اگرچہ نماز پڑھانے سے نماز ہو جانے کی اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ويكره للمصلي ... وأن يكف ثوبه بأن يرفع ثوبه من بين يديه أو من خلفه إذا أراد السجود. عالمگيري: ۱/۱۰۵، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: رشيديه. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوی: ۱/۵۸، الجنس فيما يكره في الصلوة، ط: رشيدية كوئته

(۲) أخرج ابن عساكر عن أبي امامة الباهلي قال: كان في قوم لوط عشر خصال يعرفون بها: لعب الحمام، ورمي البندق والمكاء، والخذف في الأندية، وتسبيط الشعر، وفرقعة العلك، وإسبال الإزار، وحبس الأقبية، وإتيان الرجال، والمداومة على الشراب، وستزيد هذه الأمة عليها. الدر المنثور للسيوطي، الجزء السابع عشر، تفسير سورة الأنبياء رقم الآية ۷۴: ۶/۶۳۴، ط: دار الفكر بيروت.

(۳) ويكره إمامة عبد ... وفاسق وأعمى. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۵، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل في الامامة، الرابع في الأولى بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

پاخانہ

اگر کسی شخص کو نماز شروع کرنے کے بعد پاخانہ کی حاجت ہوئی، تو اس کو نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کرکے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہئے خواہ وہ نفل پڑھ رہا ہو یا فرض نماز خواہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے یا جماعت کے ساتھ، ہر صورت میں نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کرکے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہئے۔

اگر ایسی حالت میں دوسری جماعت ملنے کی امید نہ ہو تب بھی یہی کرے اور اگر پاخانہ کی حاجت شدید ہونے کے باوجود پوری نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جتنا ثواب ملنا چاہئے اتنا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کرکے نماز پڑھنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے امام سلام پھیر دے گا تو اس صورت میں نماز نہ توڑے اسی حالت میں نماز مکمل کرے۔(۱)

پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

اگر پاخانہ کی حاجت اتنی زیادہ ہے کہ دل اس میں مشغول ہے تو ایسی حالت میں

---

(۱) وصلاته مع مدافعة الاخبثين الخ، اى البول والغائط. قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم لما رواه ابو داؤد: لا يحل لاحد يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حاقن حتى يتخفف اى مدافعة البول وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقي مالو خشى فوت الجماعة ولا يجد جماعة غيرها فهل يقطعها... والصواب الاول لان ترك سنة الجماعة اولى من الاتيان بالكراهة. شامى: ۱/ ۶۴۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى الخشوع، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۶، باب ما يفسد الصلاة، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر معمولی سی دلی اس میں مشغولی نہیں تو مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ باقی ہر حال میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

پاسپورٹ

اگر نمازی کی جیب میں پاسپورٹ رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر لگانے کا گناہ پاسپورٹ والے کو نہیں ہوگا، بلکہ تصویر لگانے کے لئے قانون بنانے والے حکومت کے ذمہ دار افراد گناہ گار ہوں گے۔ (۲)

پاک رہنا مشکل ہے

”مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

پاگل

جو شخص پاگل ہو جائے، پورے چوبیس گھنٹے یہی حال رہے تو جنون ختم ہونے

---

(۱) قوله ويستحب للخطيب ... لكنه مخالف لما قدمناه عن شرح المنية من أنه إن كان يشغله أي يشغل قلبه عن الصلاة لحرصها كره إذا لم يكن ... الكراهة التحريمية ومقتضى هذا أن القطع واجب لا مستحب ... إلا أن يحمل ما هنا على ما إذا لم يشغله. شامي ١/٦٥٤، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص ٣٦٦، كراهية الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي ص ١٩٤، باب ما يفسد الصلاة، فصل في المكروهات، ط. قديمي كراچي

(٢) أما إذا كان التصوير في يده وهو يصلي لا يكره وكلام النووي في فعل التصوير ولا يلزم من حرمته حرمة الصلاة فيه ... رد المحتار ١/٦٤٨، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص ٣٦٠، مكروهات الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق ٢/٢٧، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي

سے بعد ان پانچ وقتوں کی قضا کرے گا، اور اگر اس کا جنون چھٹی نماز کے وقت سے بڑھ جائے یعنی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زائد ہو جائے پھر اس کے بعد جنون ختم ہو جائے تو پھر ان نمازوں کی قضا لازم نہیں ہوگی۔ (۱)

پان

اگر نماز کے دوران منہ میں پان رہا ہوا ہے، اور اس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

پانچ نمازوں کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا وہ گویا قرآن ہی سے ثابت ہے، (۳) بہت ساری صحیح احادیث ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازوں کی تعداد پانچ ہے، یہ حدیثیں تواتر کے درجہ کو پہونچی ہوئی ہیں، جن سے ثابت ہے

---

(۱) وكذا الذي جن أو أغمي عليه أكثر من صلاة يوم وليلة لا يقضي، فلما دونها يقضي. اهـ. فتح القدير: ۱/۴۵۹، باب صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۲۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانیہ پشاور.

(۲) ولو أدخل الفانيد أو السكر في فيه ولم يمضغه لكن يصلي والحلاوة تصل إلى جوفه تفسد صلاته. اهـ. رد المحتار: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۵۰، باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. فتح القدير: ۱/۳۹۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. هندية: ۱/۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. قلت: في حكم الفانيد التنبول.

(۳) قال تعالى: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى. (النجم: ۳-۴) عن المقدام بن معديكرب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا إني أوتيت القرآن ومثله معه. ... وإن ما حرم رسول الله كما حرم الله. مشكوة المصابيح، ص: ۲۹، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچی.

پانچ وقت نماز پڑھنے کی ڈاکٹری وجہ

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک ہے اور روح کی غذا نماز ہے۔ دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔

دوپہر کو کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان بن جاتا ہے۔ عصر کی نماز ڈھلتے دن کے جھڑ پر روح کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھاتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: از ادارہ دار الکتاب لاہور)

پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا، اور پانچویں

= نوٹ: فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے اوقات اس قدر یقینی طور پر ثابت اور متواتر ہیں کہ تیرہ سو سال سے ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، کیونکہ جو شخص قرآن مجید سے نماز اور تفصیل بھی لیتا ہے اور جو ناسخ کر پانچ نمازوں کے اوقات قرآن مجید سے صراحت کے ساتھ ثابت ہیں اس وجہ سے نماز کے پانچ اوقات کے بارے میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ چودھویں صدی ہجری کی تمام طبقہ کو دیکھئے کہ اب ایک مذہب کے مقلد کے گوشہ میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا جو فرقہ پیدا کر دیا ہے جسے قرآن مجید میں صرف تین ہی نمازیں نظر آتی ہیں اور بقیہ دو اوقات پر طرح طرح کے نقص اور بے بنیاد اعتراض کرتا ہے گمراہی کی مقامات اکثر کی اور ہم ان پر اعتقاد ... سے دو نمازوں پر وقتی پڑھ سکتا جیسا کہ اوپر قرآن و حدیث سے واضح کیا گیا۔ محمد قاسم حقی۔

فی خمس وعن خمس بخاری: ۱/ ۵۱، کتاب الصلاة، باب کیف فرضت الصلاة، ط. قدیمی کراچی۔ خمس صلوات فی الیوم واللیلة. مسلم ۱/ ۳۰، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات التی هی احد ارکان الاسلام، ط. قدیمی کراچی. عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالی ۱/ ۵۸، صلوا خمسکم، مشکوة ۱/ ۵۸، کتاب الصلاة الفصل الثانی، ط. قدیمی کراچی۔

رکعت کا سجدہ بھی کرلیں، اور اس دوران پانچویں رکعت میں کوئی شخص جماعت میں شامل ہو کر امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی، (۱) کیونکہ امام کی وہ رکعت نفل ہے، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ (۲)

پاؤں

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کو کپڑے سے چھپانا ضروری نہیں دونوں پاؤں کھلے رہنے سے نماز ہوجائے گی، اور پاؤں سے مراد ٹخنے سے نیچے تک ہے۔ (۳)

اور مردوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کو کپڑے (شلوار، پاجامہ، لنگی) سے چھپانا جائز نہیں، اور نماز کے باہر بھی چھپانا جائز نہیں، مردوں کے لئے ٹخنے کو چھپانا منع ہے۔

---

(۱) ومن جملتها: انه لو قام الى الخامسة فتابعه فان كان الامام قعد على الرابعة . فسدت صلوة المسبوق لان اقتداءه في موضع الانفراد وان لم يقعد لا تفسد ما لم يقيد الخامسة بالسجدة . حلبي كبير ص: ۴۶۹، الفصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيدمي لاهور . و ص: ۵۰۲، ط: نعمانية كوئته.

(۲) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضاً آخر لان اتحاد الصلوتين شرط عندنا ... . الدر مع الرد ۱/۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي . بدائع ۱/۱۴۳، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراتشي . حلبي كبير ص: ۵۱۲، الخامس من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(۳) والا فتحتبه ايضاً فالقدمين ليسا بعورة ولكن في القدمين اختلاف المشايخ ... . وذكر في المحيط ان الاصح انهما ليسا بعورة ... . آه . حلبي كبير ص: ۲۱۰، فروع شتى، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيدمي لاهور . تاتارخانية ۱/۴۰۳، ط: ادارة القرآن كراتشي . فتح القدير ۱/۲۵۴، باب شروط الصلوة التي تتقدمها، ط: رشيدية كوئته . شامي ۱/۴۰۵، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراتشي . البحر الرائق ۱/۲۹۹، باب شروط الصلوة، ط: سعيد كراتشي.

گناہ ہے، جتنا حصہ چھپائے گا اتنا حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا،(۱) البتہ موزہ پہننا اور موزہ پہن کر نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے۔(۲)

پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

اگر کوئی شخص معذور ہے، یا پاؤں میں تکلیف ہونے کی وجہ سے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر نہیں بیٹھ سکتا ہے بلکہ دونوں پیر پھیلا کر اس طرح بیٹھتا ہے کہ کافی جگہ رک جاتی ہے، اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسا شخص صف کے ایک کنارے پر یا آخری صف میں کھڑا رہے، وہاں کھڑا ہونے سے بھی ان شاء اللہ اس کو صف اول کا ثواب ملے گا۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمن عن أبيه قال سألت أبا سعيد الخدري عن الإزار فقال على الخبير سقطت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إزرة المسلم إلى نصف الساق ولا حرج أو لا جناح فيما بينه وبين الكعبين ما كان أسفل من الكعبين فهو في النار من جر إزاره بطرا لم ينظر الله إليه. اهـ سنن أبي داؤد ۲/۲۱۲، باب في قدر موضع الإزار، ط. مكتبه حقانيه ملتان. وفي بذل المجهود: ما كان أسفل من الكعبين فهو في النار لأنه حرام يوجب النار وهذا في حق الرجال دون النساء. اهـ بذل المجهود ۶/۷۵، ط. مكتبه القاسميه ملتان.

(۲) عن المغيرة بن شعبة أنه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك قال المغيرة فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط ... ثم أهويت لأنزع خفيه فقال: دعهما فإني أدخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ثم ركب وركبت فانتهينا إلى القوم وقد قاموا إلى الصلاة ويصلي بهم عبد الرحمن بن عوف وقد ركع بهم ركعة، فلما أحس بالنبي صلى الله عليه وسلم ذهب يتأخر، فأومى إليه فأدرك النبي صلى الله عليه وسلم إحدى الركعتين معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا. مشكوٰة المصابيح ص ۵۳، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، الفصل الثاني، ط. قديمي كراچي.

(۳) تنبيه: قال في المعراج: الأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد، قال عليه الصلاة والسلام: من ترك الصف الأول مخافة أن يؤذي مسلما أضعف له أجر الصف الأول، وبه أخذ أبو حنيفة ومحمد. شامي ۱/۵۶۹، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي.

پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا

اگر نمازی نماز میں جس طرح شرعی حکم ہے کہ مناسب پاؤں کھولیں زیادہ نہ کھولیں اگر یہ پاؤں بہت کم کھولیں گے تو جسمانی طور پر نقصان ہوگا۔

تنگ پاؤں رکھنے سے ٹانگ کے اعصاب پر زیادہ دباؤ پڑتے ہیں اور بدن کے زیریں حصے کمزور ہوتے ہیں۔

تنگ پاؤں سے زیادہ نقصان خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے ان کی بیرونی جلد جکڑن کا شکار ہوتی ہے اور اندرونی طور پر گھٹن ہوتی ہے جس سے ان کے اندر تولیدی مواد کے بنانے کا نظام متاثر ہوتا ہے اور ان کا فعل تولید درہم برہم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر پاؤں زیادہ کھولے جائیں اور ٹانگوں کو چوڑا کیا جائے تو اس کا نقصان بھی خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے۔

اور جسم کے توازن میں خرابی ہوتی ہے اور ایسے آدمی کو موخر دماغ کے ضعف کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ، چال ڈھال کی لچک اور غیر متوازن چال کی شکایت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

پاؤں کے جوڑوں پر بھی زیادہ پاؤں کھولنے سے نقصان کا اثر ظاہر ہوتا ہے جس سے قدموں کی ایڑھی اور بیرونی سطح پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے اس لئے جہاں پاؤں کے جوڑ متاثر ہوتے ہیں وہاں جوڑوں کی ٹوٹ پھوٹ ہونے کے مرض کا خطرہ ہوتا ہے، جس میں ایڑھی کے جوڑ بکھر جاتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۲)

پائے جامہ

☆ نماز کے دوران رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے "پائے جامہ"

پٹی پر مسح

پٹی پر مسح کرکے نماز پڑھنا جائز ہے:(۱) اگر کوئی شخص پٹی پر مسح کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران وہ زخم اچھا ہوگیا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو نماز فاسد ہوجائے گی اور تازہ وضو کرکے نماز شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے، اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

پٹی ناپاک ہے

مرض کی وجہ سے شراب یا ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی وغیرہ باندھی گئی ہو تو وہ اس حالت میں بھی نماز پڑھ لے، عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہوجائے گی۔(۳)

پردہ کے پیچھے اقتداء کرنا

اگر مسجد کے اندرونی ہال اور صحن کے درمیان پردہ ہے اور مسجد میں جماعت کے

---

(۱) (و) يجوز (أي مسحها) (ولو شدت بلا وضوء) وغسل دفعا للحرج. الدر مع الرد: ۱/۲۸۰، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۳۵، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني في نواقض المسح، ومما يتصل بذلك المسح على الجبائر، ط: حقانية پشاور.

(۲) ... لو كان المصلي ماسحا على الجبيرة فسقطت عن برء في هذه الحالة ... ففي هذه المسائل الاثني عشرية فسدت صلاته عند أبي حنيفة ... وقالا تمت صلاته، حلبي كبير: ص۴۵۵، مسائل تلقب بالاثني عشرية، ط: نعمانيه كوئٹه. ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثني عشرية، ط: سعيد كراچي.

(۳) مريض مجروح تحته ثياب نجسة إن كان لا يبسط تحته شيء إلا تنجس من ساعته له أن يصلي على حاله لأنه ليس فيه فائدة وكذلك إن لم يتنجس الثاني إلا أنه يزداد مرضه ويلحقه المشقة لأن الحرج مدفوع. الفتاوى الهندية: ۱/۶۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، طهارة موضع الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي.

ساتھ نماز ہو رہی ہے، اور اندر کا ہال بھر گیا ہے تو پردے کے باہر صحن میں جو لوگ کھڑے ہو کر اقتدا کریں گے ان کی اقتدا صحیح ہوگی، اور نماز ہو جائے گی۔(۱)

”ر“ کو باریک پڑھنا

جن جگہوں میں ”راء“ اور ”لام“ کو پُر کر کے پڑھنا چاہیے وہاں پر باریک پڑھنے سے نماز ہو جائے گی،(۲) لیکن قرأت کو تجوید کے مطابق پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۳)

پروفیسر ڈاکٹر برقم جوزف کا تجربہ

مشہور امریکن ڈاکٹر کے ایک انٹرویو میں نماز اور اسلام کے متعلق اس کی زندگی کے تجربات شائع ہوئے، اس کا تجربہ ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی اور بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شاید اس ورزش کو ترتیب دینے والے نے موجودہ

---

(۱) يشترط لصحة الاقتداء اتحاد مكان الامام والمأموم حكما فلو كان بينهما حائط فان كان قصيرا ذليلا بأن كان طوله دون طوله وعرضه غير زائد على ما بين الصفين لا يمنع لعدم الاشتباه. حلبي كبير ص: ۵۲۲، الفصل في الامامة، السابع في المانع من الاقتداء، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. ص: ۵۰۲، ط: نعمانيه، كوئٹه. والحائل لا يمنع الاقتداء ان لم يشتبه حال امامه بسماع او رؤية ولو من باب مشبك يمنع الوصول في الاصح الدر مع الرد ۱/۵۸۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۱/۳۶۲، كتاب الصلوة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي التاتارخانية عن الحاوي: حكي عن الصفار انه كان يقول: الخطأ اذا دخل في الحروف لا يفسد، لان فيه بلوى عامة الناس لانهم لا يقيمون الحروف الا بمشقة. رد المحتار: ۱/۶۳۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي

(۳) ومن لا يحسن بعض الحروف ينبغي ان يجتهد ولا يعذر في ذلك. هندية: ۱/۷۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: حقانيه پشاور.

مشغولی اور غفلت کی دوری کو جیسا آپ نے نماز کو ترتیب دیا تھا۔

اس میں ہاتھوں کا اٹھانا، پھر پڑھنا اور نگاہ کو جمانا، پھر پیٹھ موڑنا اور جھکنا اور پھر سر کو جھکا کر دل و دماغ کی طرف جلدی اور زیادہ خون مہیا کرنے کا موقع دینا اور وقفے وقفے سے دوزانو بیٹھنا یہ سب کچھ ایک جامع ورزش کا طریقہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس ۲: ۴۵)

پستان

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا اور اس سے دودھ نکلا تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دودھ پلانا عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

پسندیدہ عبادت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عبادتوں میں کون سی عبادت زیادہ پسند ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔(۲)

---

(۱) صبي مص ثدي امرأة مصلية إن خرج اللبن فسدت وإلا فلا لأنه متى خرج اللبن يكون إرضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي. هندية ۱: ۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني في الأفعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي ۱: ۶۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى ۱: ۱۲۸، كتاب الصلاة، بيان الأفعال ما يفسد وما لا يفسد، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) عن ابن مسعود قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أحب إلى الله قال: الصلاة لوقتها. مشكوة المصابيح، ص ۵۹، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

پگڑی کا پیچ

اگر پگڑی کا پیچ پیشانی پر آجائے تو اس سے سجدہ ادا ہو جائے گا لیکن اگر ماتھے کے اوپر پگڑی کا پیچ ہو اور پیشانی کو زمین پر ٹکنے نہ دے، پیشانی اوپر اٹھی رہے تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔(۱)

پلاسٹک

☆ .. اگر پلاسٹک کی ایک جانب پاک ہے، اور دوسری جانب ناپاک ہے تو پلاسٹک کو اس طرح بچھایا جائے کہ ناپاک والی جانب نیچے اور پاک والی جانب اوپر ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہوگا۔ کیونکہ پلاسٹک میں ایک جانب کی نجاست دوسری جانب سرایت نہیں کرتی ہے۔(۲)

---

(۱) (كما يكره تنزيها بكور عمامته) إلا لعذر (وإن صح) عندنا بشرط كونه على جبهته كلها أو بعضها كما مر (أما إذا كان) الكور (على رأسه فقط وسجد عليه مقتصرا) أي ولم تصب الأرض جبهته ولا أنفه على القول به (لا) يصح لعدم السجود على محله. الدر مع الرد: ۱/۵۰۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۲۸۲-۲۸۴، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ۲۵۰، ط: نعمانيه.

(۲) (قوله وصلاته على مصلى مضرب نجس) ... وفي البدائع: وإن صلى على حجر الرحى أو باب أو بساط غليظ أو مكعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عند أبي يوسف لا يجوز نظرا إلى اتحاد المحل، فاستوى ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق، وعند محمد يجوز لأنه صلى في موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس بخلاف الثوب الصفيق، لأن الظاهر نفاذ الرطوبة إلى الوجه الآخر اهـ وظاهره ترجيح قول محمد وهو الأشبه، ورجح في الخانية في مسألة الثوب قول أبي يوسف بأنه أقرب إلى الاحتياط، وتبعه في الحلية. وذكر في المنية وشرحها: إذا كانت النجاسة على باطن اللبنة أو الآجرة وصلى على ظاهرها جاز، وكذا الخشبة إن كانت غليظة بحيث يمكن أن تنشر فيقطع فيما بين الوجه الذي فيه النجاسة والوجه الآخر وإلا فلا. اهـ وذكر في الحلية أن مسألة اللبنة والآجرة على الاختلاف المار بينهما، وأنه في الخانية جزم بالجواز، وهو إشارة إلى اختياره، وهو حسن متجه، وكذا مسألة الخشبة على الاختلاف، وأن الأشبه الجواز عليها مطلقا شرايه بالوجه فراجعه. شامي: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچی.

پنکھا کرنا

اگر گرمی کے زمانے میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور بجلی کا پنکھا نہیں ہے، اور کوئی شخص اس کو ٹھنڈی ہوا کے لئے پنکھا کر رہا ہے تاکہ یہ راحت اور اطمینان کے ساتھ نماز پوری کرے تو یہ جائز ہے اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی۔ اور اگر نماز پڑھنے والا پنکھا کرنے کی وجہ سے خوش ہوگا تب بھی نماز ہو جائے گی، فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، البتہ نماز پڑھنے والا خود کسی کو پنکھا کرنے کے لئے حکم نہ کرے، یہ ادب کے خلاف ہے باقی اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پوسٹ کارڈ

اگر پوسٹ کارڈ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) التاتارخانیة ۲/۱۰۰، باب مکروهات الصلاة، ط: دار الاشاعت کراچی۔ ویکره (ان یروح) ای یجلب الریح بفتح الراء وهو تحصیل الریح او المروحة (بکسر المیم وفتح الواو) لانه عبث۔ (من الفضل المتفرقة) حلبی کبیر، ص: ۳۵۴، کراهیة الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) (ولو کانت تحت قدمیه) او محل جلوسه لانها مهانة (او فی یده) عبارة الشمنی بدنه لانها مستورة بثیابه ... قال فی البحر ومفاده کراهة المستبین لا المستتر بکیس او صرة او ثوب آخر (الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۸) (قوله لا المستتر بکیس او صرة) بان صلی ومعه صرة او کیس فیه دنانیر او دراهم فیها صور صغار فلا تکره لاستتارها بحر، ومقتضاه انها لو کانت مکشوفة تکره الصلاة مع ان الصغیرة لا تکره الصلاة معها کما یاتی لکن یکره کراهة تنزیه جعل الصورة فی البیت (قوله او ثوب آخر) بان کان فوق الثوب الذی فیه صورة ثوب ساتر له فلا تکره الصلاة فیه لاستتارها بالثوب شامی: ۱/۶۴۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة اولی۔ ط: سعید کراچی۔

پھلانگ کر بیٹھنا

جو شخص آگے صف میں جگہ خالی دیکھ کر پھلانگ کر بیٹھا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جو جگہ خالی ہونے کے باوجود پیچھے بیٹھا اس نے اچھا نہیں کیا۔(۱)

پہلی رکعت کی سورت لمبی ہو

فجر کے فرض کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے لمبی سورت پڑھنا سنت ہے۔(۲)

پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر پہلی رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہئے، اور آخر

---

(۱) (ولو وجد فرجة في الأول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم) يفيد أن الكلام فيما إذا شرعوا، وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل أن يمر بين يديه ليصل الصفوف لأنه أسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه، دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم: من نظر إلى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فإن لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فإنه لا حرمة له، أي فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة. (رد المحتار: ١/ ٥٧٠، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط. سعيد كراتشي، وفي تقريرات الرافعي: (قوله يفيد أن الكلام فيما إذا شرعوا) يظهر أن الحكم كذلك لو لم يشرعوا، وعلم منهم عدم سد الفرجة فالأولى حيث كان له الخرق وهو في الصلاة فيكون له الخرق وهو خارج عنها بالأولى. (تقريرات الرافعي ملحقا برد المحتار: ١/ ٧٢، ط. سعيد كراتشي)

(۲) وإطالة القراءة في الركعة الأولى على الثانية من الفجر مسنونة بالإجماع. (هندية: ١/ ٧٨، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط. حقانية بشاور)

میں سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا، پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گیا، اگر آخر میں سجدۂ سہو کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوئی اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر ایک رکن سے کم مقدار بیٹھا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وفي رواية الشافعي ويكبر في حالة الانتقال في كل خفض ورفع، وفي شرح الآثار للطحاوي أن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر وعليا وأبا هريرة كانوا يكبرون عند كل خفض ورفع. حلبي كبير ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(ولو قام) في الصلاة الرباعية (إلى) الركعة (الخامسة أو قعد) بعد رفع رأسه من السجود (في) الركعة (الثالثة) أو قام إلى الرابعة في المغرب أو الثالثة فيه أو في الفجر أو قعد بعد رفعه من الركعة الأولى في جميع الصلوات (يجب) عليه سجود السهو، سجود القيام في صورة (و) سجود (القعود) في صورة لتأخير الواجب وهو التشهد أو السلام في صورة القيام وتأخير الركن وهو القيام في صورة القعود. حلبي كبير ص: ۴۵۸، فصل في سجود السهو الخامسة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور ص: ۴۷۹، ط: مكتبه كوئته.

وكذا القعدة في آخر الركعة الأولى أو الثالثة فيجب تركها، ويلزم من فعلها أيضا تأخير القيام إلى الثانية أو الرابعة عن محله، وهذا إذا كانت القعدة طويلة أما الجلسة الخفيفة التي استحبها الشافعي فتركها غير واجب عندنا. الخ. شامي: ۱/۴۶۳، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام. ط: سعيد كراچي، حلبي كبير ص: ۴۵۶، سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۳) ويجب بتأخير ركن . . . نحو أن يؤخر القيام إلى الركعة الثانية بأن يجلس بعد السجدة الثانية من الركعة الأولى جلسة قبل أن يقوم كما هو مذهب الشافعي رحمه الله، وهذا إذا لم يكن به عذر من ضعف أو وجع. حلبي كبير ص: ۴۵۶، سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۹۹، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الإشارة، ط: سعيد كراچي.

پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی

اگر پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی تو آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا

اگر جماعت کی نماز کے دوران پہلی صف میں جگہ ہے تو دوسری صف نہیں بنانی چاہیے، کیونکہ پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف بنانی چاہیے۔(۲)

(۱)(قوله على المذهب) والقولان الاولان متفقان على انه لو قرأ في الاخريين فقط يصح ويلزمه سجود السهو، لو ساهيا لكن مبنيه على الاول تغيير الفرض عن محله وتكون قراءته قضاء عن قراءته في الاوليين ومبنيه على الثاني ترك الواجب وتكون قراءته في الاخريين اداء. شامي ۲/ ۴۵۹، باب صفة الصلوٰة، مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط. سعيد كراچي.

ان ثمرة الخلاف تظهر في وجوب سجود السهو بالترك في الاوليين او في احدهما سهوا وبالتاخير الواجب سهوا عن محله شامي: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط: سعيد. حلبي كبير، ص ۴۷۷، الثالث: القراءة فقط. سهيل اكيڈمي لاهور. البحر. ۱/ ۳۵۳، ۳۵۴، باب الامامة. ط: سعيد كراچي. فتح المعين بشرح النقاية: ۱/ ۲۳۲، واجبات الصلاة. ط: سعيد كراچي

(۲) فلو وقف في الصف الثاني ناخيا قبل استكمال الصف الاول من خارجها يكون مكروها. شامي. ۱/ ۵۶۹، ۵۷۰، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي

عن جابر بن سمرة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ... فرآنا حلقا فقال: مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها، فقلنا: يارسول الله! وكيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف. مسلم: ۱/ ۱۸۱، باب الامر بالسكون في الصلاة الخ، ط: قديمي كراچي، عن انس ان النبي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتموا الصف المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر. ابوداؤد: ۱/ ۱۰۷، باب. تسوية الصفوف، ط: رحمانيه

پچھلے زمانے کے نمازی

۱۔ رابعہ بصری عدویہؒ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لئے پڑھتی ہوں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔(۱)

۲۔ ایک شخص کہتا ہے کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی۔ میں باندی خریدنے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو۔ اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی۔ لیکن اس کی شکل و صورت سے وحشی پن برستا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں جلتا ہے۔ دن تو گزر گیا، جب رات آئی تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کر دی اور پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ (ڈھائی پارہ) ختم کی، اور وہ قرآن شریف ایسے ذوق و شوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے۔ دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورۂ آل عمران (سوا پارہ) ختم کی۔ تیسری رکعت شروع

(۱) رابعة العدوية العابدة الشهيرة بالزهد والعبادة، ولها المسلكات والكرامات والمجاهدات، كانت تصلي ألف ركعة في اليوم والليلة فقيل لها: ما تطلبين بهذا؟ فقالت: لا أريد به ثوابا، وإنما أفعله لكي يسر به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم القيامة فيقول للأنبياء: انظروا إلى امرأة من أمتي هذا عملها. الكواكب الدرية في تراجم السادة الصوفية: زين الدين محمد عبد الرؤوف المناوي، تحقيق محمد أديب الجادر، الجزء الأول، القسم الأول، ص: ۲۸۹، ترجمة (۲۵۵) عدد: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ۱۹۹۹م، و ط: دار صادر بيروت.

فهذه كانت رابعة العدوية تصلي في اليوم والليلة ألف ركعة ونظرها ما تريد بها ثوابا ولكن ليسر رسول الله ﷺ ويقول للأنبياء: انظروا إلى امرأة من أمتي هذا عملها في اليوم والليلة. المجالس السنية في الكلام على الأربعين النووية، ص: ۱۳، المجلس الثالث في الحديث الثالث، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر.

کی، اور اس میں پوری سورہ نساء یعنی ڈھائی پارہ ختم کی، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دو بارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے سورۂ ابراہیم کی تیرھویں پارے کی آیت پر آئی:

ویسقی من ماء صدید یتجرعه ولا یکاد یسیغه ویاتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ومن ورائه عذاب غلیظ (اور اس کو ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر پئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے اس پر موت (کے اسباب) کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں، اور اس (شخص) کو اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لئے دوڑ کر گئے، قریب پہنچ کر دیکھا کہ فوت ہو گئی، اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔ انا لله وانا الیه راجعون۔ (روض الریاحین)(۱)

۳ ..... حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر و خوف، ہیبت و عظمت کی وجہ سے سوکھے درخت کی طرح بالکل

---

(۱) الحکایة الخامسة والسبعون بعد الثلاث مئة. عن ابی عامر الواعظ رحمه الله تعالیٰ قال رأیت جاریة ینادی علیها بثمن لا قدر له، فنظرت الیها فاذا بها قد لحق بطنها بظهرها وتلبد شعرها، واصفر لونها، فاشتریتها رحمة لها، فقلت لها امضی بنا الی السوق لنأخذ حوائج رمضان، فقالت الحمد لله الذی جعل الاشهر عندی شهرا واحدا، ولم یجعل لی شغلا بالدنیا، قال فکانت تصوم النهار وتقوم اللیل، فلما قرب العید، قلت لها اذا کان الصباح فبکری حتی تأتی السوق فنأخذ حوائج العید، فقالت یا مولای ما اعظم شغلک بالدنیا ثم دخلت والبلت علی صلاتها، ولم تزل تقرأ آیة بعد آیة حتی بلغت قوله تعالیٰ: { ویسقی من ماء صدید } الآیة فلم تزل تکررها حتی صاحت صیحة فارقت فیها الدنیا، رضی الله عنها ونفعنا بها. روض الریاحین، ص: ۳۵۵-۳۵۸، ط: موسسة عماد الدین، قبرص

بے حس اور بے حرکت کھڑے رہتے تھے۔(۱)

۴.... حضرت ابراہیم بن شریکؒ کے سجدے کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ سجدہ کرتے تھے تو جانور آپ کو مٹی کا ٹیلہ خیال کر کے آپ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے تھے۔

۵..... حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں اس قدر کھڑے ہوتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک زیادہ دیر تک کھڑا رہنے کی وجہ سے سوج جاتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل گناہوں سے پاک اور معصوم تھے، اور رونے کی وجہ سے آپ کے مصلے پر آنکھوں سے اس طرح آنسو ٹپکتے تھے جیسے کہ ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں پڑا کرتی ہیں۔(۲)

۶ ... حضرت صفوانؒ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے نہیں تھے، اور سجدے کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ

---

(۱) قال يحيى بن وثاب: وكان ابن الزبير إذا سجد وقعت العصافير على ظهره، تصعد وتنزل، لا تراه إلا جذم حائط. مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر، ۲۲/ ۱٤۱، المحقق: روحية النحاس، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى، ۱۹۸٤م.

وعن مجاهد قال: كان ابن الزبير إذا قام في الصلاة كأنه عود، من الخشوع. المصنف لابن أبي شيبة: ۲/ ۱۰٤، كتاب الصلاة، باب: من كان يقول: في الصلاة لا يتحرك، تحقيق محمد عوامة، ط: إدارة القرآن كراچي، الطبعة الثانية، ۱٤۲۸ھ=۲۰۰۷م؛ إحياء علوم الدين: ۱/ ۲۳۳، بيان تفصيل ما ينبغي أن يحضر في القلب، ط: دار الخير دمشق.

(۲) وقال الحسن: ما كان في هذه الأمة أعبد من فاطمة عليها السلام بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، كانت تقوم بالأسحار حتى تورمت قدماها، وقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه، وهو المغفور له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، وكانت دموعه تقع في مصلاه نحو وكف المطر. المستطرف في كل فن مستظرف لبهاء الدين أبي الفتح محمد بن أحمد بن منصور الأبشيهي: ۱/ ۳۲، الباب الأول في مباني الإسلام، الفصل الثاني في الصلاة وفضلها، ط: دار صادر بيروت، الطبعة الأولى ۱۹۹۹ء؛ ربيع الأبرار: ۲/ ۳۲۳، باب الدين وما يتعلق به، ط: انتشارات الشريف الرضي، قم، عراق، ۱٤۱۰ھ.

پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔(۱)

۷ ..... حضرت اویس قرنیؒ ساری رات نہیں سوتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں، اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔(۲)

۸ ..... حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے داؤد! وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرے، اور جب رات آجائے تو سو جائے، کیا ہر عاشق اپنے معشوق اور محبوب کے ساتھ تنہائی نہیں چاہتا؟(۳)

۹ ..... حضرت مسلم بن یسارؒ جب نماز کی نیت باندھتے تو مولیٰ کے خیال میں اس

---

(۱) قال مالك بن أنس: كان صفوان بن سليم أعطى الله عهداً لا يضع جنبه على فراش حتى يلحق بربه، قال: فبلغني أن صفوان عاش بعد ذلك أربعين سنة لم يضع جنبه، فلما نزل به الموت قيل له: رحمك الله ألا تضطجع؟ قال: ما وفيت لله بالعهد إذن، قال: فأسند، فما زال كذلك حتى خرجت نفسه، قال: ويقول أهل المدينة: إنه نقبت جبهته من كثرة السجود. مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر: ١١/٩٦، الجزء الحادي عشر، تحقيق: روحية النحاس، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى: ١٩٨٨م. كذا في الكواكب الدرية: ١/٢٠٣، تحقيق: محمد أديب الجادر، ط: دار الفكر بيروت الطبعة الأولى ١٩٩٩م.

(۲) كان أويس القرني لا ينام ليله ويقول: ما بال الملائكة لا تفتر ونحن نفتر. ربيع الأبرار للزمخشري: ٢/٧٩، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلاة ... الخ، ط: انتشارات الشريف الرضي، قم عراق، ١٤١٢هـ.

(۳) أوحى الله إلى داود: يا داود! كذب من ادعى محبتي، وإذا جنه الليل نام عني، أليس كل محب يحب خلوة حبيبه؟ ربيع الأبرار ونصوص الأخبار، لأبي القاسم محمود بن عمر الزمخشري: ٢/٩٥، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلاة والصوم والحج والصدقات وسائر العبادات والقربات، ط: انتشارات الشريف الرضي، قم عراق، ١٤١٢هـ.

طرح ڈوب جاتے کہ بال بچوں کی بات چیت اور شور وغل کا بالکل علم نہیں ہوتا تھا،(۱) اسی کیفیت کو علامہ رومیؒ فرماتے ہیں:

ہم چو با تکبیرہا مقرون شدند

ہمچو بسمل از جہاں بیرون شدند

یعنی سچے نمازی جب " اللہ اکبر " کہتے ہیں تو مولیٰ کے خیال کی دنیا میں ایسے غرق ہو جاتے ہیں کہ اس جہان سے ایسے بے تعلق ہوتے ہیں جیسے کہ مردہ اس جہان سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسلم بن یسارؒ اپنے مکان کے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اتفاق سے اس کمرے کے کسی کونے میں آگ لگ گئی، آپ برابر نماز میں مشغول رہے، سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے عرض کیا حضرت! ہم گھر والے آگ بجھانے کے لئے جمع ہو گئے لیکن آپ نے نماز نہ چھوڑی، حالانکہ ایسے وقت تو فرض نماز کی نیت توڑنا بھی جائز ہے، آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ضرور نیت توڑتا، خدا کی قسم! مجھے تو آگ لگنے کا بالکل علم ہی نہیں ہوا۔(۲)

۱۰..... حضرت یزید رقاشیؒ نے ایک رات نماز پڑھی، جب صبح ہوئی تو آپ کی نماز

(۱) ویروی عن مسلم بن یسار انہ کان اذا اراد الصلاۃ قال لاھلہ تحدثوا انتم فانی لست اسمعکم، ویروی عنہ انہ کان یصلی یوما فی جامع البصرۃ فسقطت ناحیۃ من المسجد فاجتمع الناس لذلک فلم یشعر بہ حتی انصرف من الصلاۃ. احیاء علوم الدین ۱/۲۰۳، کتاب اسرار الصلاۃ، فی فضائل الصلاۃ، فضیلۃ الخشوع، ط: دار الخیر دمشق

(۲) قال جعفر بن حیان: ذکر لمسلم بن یسار قلۃ التفاتہ فی صلاتہ، فقال: وما یدریکم این قلبی؟ وعن حبیب بن الشہید ان مسلم بن یسار کان قائما یصلی فوقع حریق الی جنبہ فما شعر بہ حتی طفئت النار. حلیۃ الاولیاء ۲/۲۹۰، مطبعۃ السعادۃ بمصر، والطبقات الکبری لابن سعد ۷/۱۸۶، الطبعۃ الثانیۃ، ط: دار صادر بیروت ۱۹۶۸م

کی جگہ کو دیکھا گیا تو اس پر ایسا تازہ خون پڑا ہوا تھا جیسا کہ ابھی ابھی بکرا ذبح کیا ہوا ہے، آپ کے مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت رات کی کیفیت ہم کو بھی بیان فرمائیں، تا کہ ہم کو بھی اس سے کچھ فائدہ ہو، آپ نے فرمایا کہ رات کو نماز کی نیت باندھی تھی، عرش الٰہی کے سامنے پہنچا دیکھا کہ اللہ کا عرش ہانپ رہا ہے، جیسے کہ جانور تھک کر ہانپنے لگتا ہے میں نے پوچھا کہ میرے محبوب یعنی رب العالمین کا پتہ بتا کیونکہ ہم کو بتلایا گیا ہے۔ "الرحمٰن علی العرش استوی" اللہ عرش کے پاس ہے اب تو بتا کہ میرا محبوب کہاں ہے؟ عرش نے کہا اے بایزید ہم کو یہ بتایا گیا کہ اللہ عرش کے پاس ہے، اور عرش سے یہ کہا گیا کہ رب العالمین ایمانداروں کے پاس ہے، عرش کی بات سن کر مجھ پر وجد اور بے خودی طاری ہوگئی۔ (۱)

۱۱.... حضرت ابن عباسؓ کی جب بینائی کمزور ہوگئی اور آپ نابینا ہوگئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور اپنی آنکھیں بنوا لیجئے، لیکن آپ کو کچھ روز نماز چھوڑنی پڑے گی، کیونکہ ان ایام میں حرکت سے نقصان ہوگا، چند دن تک چت لیٹنا پڑے گا، آپ نے یہ بات سن کر فرمایا یہ کام مجھ سے کبھی نہیں ہو سکے گا کیونکہ میرے آقا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہایت غصہ اور غضب کے ساتھ ملاقات کرے گا، لوگو! مجھے اندھا رہنا منظور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کو کیسے برداشت کروں گا۔ (۲)

---

(۱) بہری نماز ص ۱۴۰، دارالاشاعت۔

(۲) عن ابن عباس (رضی اللہ عنہما) قال لما قام بصری، قیل: نداویک وتدع الصلوٰۃ ایاما، قال: لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من ترک الصلوٰۃ لقی اللہ وھو علیہ غضبان رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر، وفیہ سہل بن محمود ذکرہ ابن ابی حاتم و قال روی عنہ احمد بن ابراھیم

اور مستحب روش جانتے، اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز میں کھڑا ہوتا ہوں، کعبہ شریف کو اپنے سامنے، رب العالمین کو اپنے سر پر، جنت کو اپنی دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں۔

پھر نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں، بڑی تعظیم سے "اللہ اکبر" کہتا ہوں، نہایت ادب کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں، بڑے غور اور تامل کے ساتھ قرآن کو سنتا ہوں اور سمجھتا ہوں، نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، انتہائی انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں، پوری امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، اور اللہ کے ڈر و خوف کو دل میں رکھتا ہوں، اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں۔(۱) اور آئندہ ساری عمر ایسی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں، اور پورے تیس سال سے اسی طرح کی نماز پڑھتا ہوں، عاصم بن یوسف یہ باتیں سن کر چیخیں مار مار کر روتے جاتے تھے، اور افسوس کے ساتھ کہتے جاتے تھے، ہائے ہم سے تو

---

(۱) وروي عن حاتم الأصم رضي الله عنه أنه سئل عن صلاته فقال: إذا حانت الصلاة أسبغت الوضوء وأتيت الموضع الذي أريد الصلاة فيه فأقعد فيه حتى تجتمع جوارحي ثم أقوم إلى صلاتي وأجعل الكعبة بين حاجبي والصراط تحت قدمي، والجنة عن يميني والنار عن شمالي، وملك الموت ورائي أظنها آخر صلاتي ثم أقوم بين الرجاء والخوف، وأكبر تكبيرا بتحقيق، وأقرأ قراءة بترتيل، وأركع ركوعا بتواضع وأسجد سجودا بتخشع، وأقعد على الورك الأيسر، وأفرش ظهر قدمها وأنصب القدم اليمنى على الإبهام، وأتبعها الإخلاص، ثم لا أدري أقبلت مني أم لا، وقال ابن عباس رضي الله عنهما: ركعتان مقتصدتان في تفكر خير من قيام ليلة والقلب ساه.
احياء علوم الدين: ١/١٠٠، كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير دمشق. مكاشفة القلوب، ص: ٣٠، الباب الرابع عشر في إتمام الصلاة بالخشوع والخضوع، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

اس طرح سے ایک نماز بھی کبھی ادا نہیں ہوئی۔ (۱)

۱۳۔ حضرت سفیان ثوریؒ ایک دن خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سجدہ میں گئے تو کسی دشمن نے آپ کے پاؤں کی دو انگلیاں اور دوسرے پاؤں کی پانچ انگلیاں کاٹ ڈالیں، جب سلام پھیرا تو اول نماز کی جگہ خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس ہوئی، تب معلوم ہوا کہ کسی شخص نے میری انگلیاں کاٹ ڈالیں "سبحان اللہ" کیا نماز کی شان ہوگی! اور کیا اس کی کیفیات ہوں گی!! (میری نماز)

۱۴۔ ایک عورت نے گھر کا تنور جلایا جلا کر نماز پڑھنے لگی، اور خیال یہ تھا کہ نماز پڑھ کر روٹی پکاؤں گی، اس عورت کا دو ڈھائی سال کا بچہ گھر میں کھیل رہا تھا، شیطان آیا، اور اس بچے کو تنور کے قریب لا کر اس نمازی عورت کے پاس آکر کہنے لگا: دیکھ! تیرا شیر خوار بچہ تنور کے قریب چلا گیا ہے تو نماز توڑ کر بچے کو وہاں سے اٹھا لے ایسا نہ ہو کہ وہ بچہ تنور میں گر

---

(١) وذكر أن حاتماً الزاهد دخل على عاصم بن يوسف، فقال له عاصم: يا حاتم هل تحسن أن تصلي؟ فقال: نعم. قال: كيف تصلي؟ قال: إذا تقارب وقت الصلاة، أسبغ الوضوء، ثم أستوي في الموضع الذي أصلي فيه حتى يستقر كل عضو مني، وأرى الكعبة بين حاجبي، والمقام بحيال صدري، والله فوقي يعلم ما في قلبي، وكأن قدمي على الصراط، والجنة عن يميني والنار عن شمالي، وملك الموت خلفي، وأظن أنها آخر الصلاة، ثم أكبر تكبيراً بإحسان، وأقرأ قراءة بتفكر، وأركع ركوعاً بالتواضع، وأسجد سجوداً بالتضرع، ثم أجلس على التمام، وأتشهد على الرجاء، وأسلم على السنة، ثم أسلمها للإخلاص، وأقوم بين الخوف والرجاء، ثم أتعاهد على الصبر، قال عاصم: يا حاتم، أهكذا صلاتك؟ قال: كذا صلاتي منذ ثلاثين سنة، فبكى عاصم، وقال: ما صليت من صلاتي مثل هذا قط، كذا في تنبيه الغافلين. روح البيان في تفسير القرآن لإسماعيل حقي، تفسير قوله تعالى: ويقيمون الصلاة (البقرة: ٣) ٣٢/١، ط: دار الكتب العلمية بيروت، ٢٠٠٩م-١٤٣٠ه، تنبيه الغافلين للسمرقندي، ص: ٣٠٩، باب إتمام الصلاة والخشوع فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت، ٢٠٠٩م-١٤٣٠ه، إحياء علوم الدين ٢٨٠/١، كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول في فضائل الصلاة، ط: المطبعة الأزهرية المصرية.

کر جل جائے، اس عورت نے بالکل خیال نہیں کیا، بدستور نماز پڑھتی رہی، شیطان کو بہت غصہ آیا، اور بچے کو اٹھا کر تنور میں پھینک دیا، اور آ کر اس عورت سے کہنے لگا کہ تو نماز پڑھ رہی ہے اور تیرا بچہ تنور میں گر گیا، جلدی جا کر اس کو تنور سے نکال لے شاید ابھی تک زندہ ہو، اور سسکتا ہوا اس جائے، ارے کم بخت بیوقوف! نماز تو پھر بھی پڑھ سکتی ہے، اگر بچہ مر گیا تو پھر نصیب نہ ہوگا، شیطان نے اپنی طرف سے بہت کچھ کہا، لیکن اس عورت پر بالکل اثر نہ ہوا وہ بدستور بے خودی اور محویت کے عالم میں نماز پڑھتی رہی، شیطان عورت کی ثابت قدمی دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا، اور وہاں سے اپنا سا منہ لے کر چلا گیا، جب یہ عورت نماز سے فارغ ہوئی، نہایت اطمینان کے ساتھ تنور کے پاس گئی، دیکھا کہ بچہ تنور میں پڑا ہوا ہے، آگ بھڑک رہی ہے، اور بچہ انگاروں سے کھیل رہا ہے، ایک انگارہ بچے نے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تو وہ انگارہ یاقوت بن گیا۔(۱)

من كان لله كان الله له — جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

ولو كان النساء كما ذكرنا — لفضلت النساء على الرجال

فلا التأنيث لاسم الشمس عيب — ولا التذكير فخر للهلال

ترجمہ: "اگر سب عورتیں ایسی عالی ہمت ہو جائیں تو یقیناً مردوں سے فوقیت لے جائیں گی۔ نام کا عورت ہونا عیب نہیں ہے اور نام کا مرد ہونا کمال نہیں ہے۔ سورج عربی زبان کے محاورے میں مؤنث ہے اور چاند محاورے میں مذکر ہے، پھر بھی چاند سورج کا

---

(۱) يروى أنه كان في زمن عيسى عليه السلام زوجة صالحة فجعلت العجين في التنور وحرمت بالصلاة فجاءها إبليس اللعين في صورة امرأة وقال لها: إن العجين قد احترق قال فلم تلتفت إلى قوله وتم مكره بذلك فصار ابنها يحبو فقال لها: ابنك وقع في التنور فلم تلتفت إليه ولم تقطع الصلاة. فدخل زوجها فوجد ابنه في التنور يلعب بالجمر وقد جعل الله الجمر عليه أخضر ناضراً. فبلغ ذلك السيد عيسى عليه السلام فأرسل إليها فحضرت إليه فسألها عن عملها الذي استحقت عليه هذا السر العظيم قالت: يا روح الله إنني ما أحدثت إلا توضأت ولا طلبني أحد حاجة إلا قضيتها وإني أحتمل الأذى من الأحياء كما أحتمله من الأموات منهم: الزواجر في عقوبة أهل الكبائر، للشيخ العلامة زين الدين المليباري، ص: ۱۲۰، ط دار الكتاب العربي، دمشق، سورية

فرق سب پر روشن ہے، مرد وہی ہیں جو اللہ کی مرضی کے اعلیٰ درجہ کے کام کریں ورنہ عورت ان سے ہزار درجہ بہتر ہو گی۔ (ترجمہ المجالس اردو، ج:۱ص:۲۱۵ نمازوں کی فضیلت، ط۔ سعید کراچی)

پیاز کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

پیاز کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے، اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

پیٹ میں قراقر ہونا(۲)

بعض دفعہ نماز پڑھتے ہوئے پیٹ میں قراقر ہو کر ایسا شبہ ہوتا ہے کہ شاید ریح نکل گئی ہے، لیکن شک کی حالت میں نماز نہ توڑے، جب تک آواز یا بدبو نہ آئے نماز سے نہ پھرے، یعنی جب تک ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے صرف شک وشبہ کی بنیاد پر نماز نہ توڑے۔(۳)

پیٹھ پر سجدہ کرنا

''سجدہ پشت پر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پیچھے سے پڑھنا

نماز میں پڑھتے پڑھتے بھولنے یا تشابہ لگنے کی وجہ سے پیچھے سے دوبارہ پڑھنے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سجدہ سہو کر بھی

---

(۱) ''مسجد'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) پیٹ میں گڑگڑاہٹ کی آواز۔

(۳) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا وجد أحدكم في بطنه شيئا فأشكل عليه أخرج منه شيء أم لا فلا يخرجن من المسجد حتى يسمع صوتا أو يجد ريحا. رواه مسلم، مشكوة المصابيح ص:۳۰، باب ما يوجب الوضوء، وفي الحاشية: قوله أو يجد ريحا، أي يجد رائحة ريح خرجت منه، وهذا مجاز عن تيقن الحدث ص:۳۰.

لیا ہے تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پیشاب

اگر نماز شروع کرنے کے بعد پیشاب کی حاجت ہو تو نماز توڑ کر پیشاب کرلے پھر اس کے بعد وضو کرکے اطمینان کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، چاہے دوسری جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر پیشاب سے فراغت کے بعد وضو کرکے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے، اگر کوئی شخص پیشاب کی شدید حاجت کے باوجود اسی حالت میں نماز پڑھے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر پیشاب سے فراغت کے بعد وضو کرکے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت باقی نہیں رہے گا، یعنی وقت کی نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں نماز نہ توڑے، اسی حالت میں پڑھ لے۔(۲)

---

(۱) وإذا كرر آية واحدة مرارا، إن كان في الصلاة المفروضة فهو مكروه في حالة الاختيار وأما في حالة العذر والنسيان فلا بأس، هكذا في المحيط. هندية ١/١٠٧، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ٣٤٣، تتمات فيما يكره من شيء في الصلاة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ٣٢٣، مكتبه نعمانيه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ١٩٣، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچی

(۲) ويكره أن يصلي وهو يدافع الأخبثين أو يدخل في الصلاة وهو يدافع الأخبثين وإن شغله قطعها وكذا الريح وإن مضى عليها أجزأه وقد أساء، ولو ضاق الوقت بحيث لو اشتغل بالوضوء يفوته يصلي لأن الأداء مع الكراهة أولى من القضاء. هندية ١/١٠٧، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره. شامي ١/٦٤٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ط: سعيد. ١/٦٥٤، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الأولى، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي، ص: ١٩٤، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچی.

پیشاب روک کر نماز پڑھنا

اگر پیشاب روک کر نماز ادا کرنے کی صورت میں دل اس میں زیادہ مشغول ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور اگر دل اس میں زیادہ مشغول نہ ہو تو مکروہ تحریمی نہیں ہوگی، بلکہ مکروہ تنزیہی ہوگی۔ (۱)

باقی وہ لوگ جن کو قطرے کی شکایت ہوتی ہے وہ اسی حالت میں پڑھ لیا کریں، تاکہ پیشاب کرنے کے بعد قطرے کی وجہ سے پریشانی نہ ہو۔ (۲)

پیشاب کی شیشی

پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حامل نجاست ہے، جیب سے پیشاب کی شیشی کو نکال کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۳)

اسی طرح تمام نجاستوں کا یہی حکم ہے۔

---

(۱) قوله وصلاته مع مدافعة الاخبثين اى البول والغائط قال في الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم ... وما ذكره من الاثم صرح به في شرح المنية وقال لادائها مع الكراهة التحريمية. شامي: ١/ ٦٤١، مطلب في الخشوع، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير: ٣٦٦، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. طحطاوى على المراقي، ص: ٢٤٧، باب ما يفسد الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي. وشامي ١/ ٣٥٤، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولى. ط: سعيد كراچي.

(۲) (الفروع) يجب رد عذره او تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا وبرده لا يبقى ذا عذر. الدر المختار مع الرد. ١/ ٣٠٧، مطلب في احكام المعذور، ط. سعيد كراچي.

(۳) ولو صلى وفي كمه قارورة مضمومة فيها بول لم يجز صلاته لانه في غير معدنه ومكانه. البحر الرائق. ١/ ٢٦٤، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. م: ١/ ٤٥٣، باب شروط الصلاة، ط. رشيدية كوئٹه. هندية: ١/ ٦٢، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: ماجدية كوئٹه. شامي: ١/ ٤٠٣، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

پیشاب کی تھیلی والے امام

اگر کسی مریض کو بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں نے پیشاب کی تھیلی لگادی تو وہ غیر معذور یعنی تندرست لوگوں کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

پیشاب کے مریض

اگر کسی کو مسلسل پیشاب جاری ہونے کا مرض لاحق ہو، اور یہ اندیشہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے پیشاب آجائے گا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پیشاب نہیں آئے گا، تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۲)

پیشانی اور ناک

پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا ضروری ہے مگر عذر کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولا يصلي الطاهر خلف من به سلس البول. الهندية: ۱/۸۴، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. البحر الرائق ۱/۶۳۰، باب الإمامة، ط: رشیدیہ و ۱/۳۶۳ ط: سعید کراچی. فتح القدیر ۱/۳۱۵، باب الإمامة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. ولا طاهر بمعذور. شامی ۱/۵۷۸، باب الإمامة، ط: سعید کراچی.

(۲) وكذا إن صلى قائماً سلس بوله أو سال جرحه أو لم يقدر على القراءة ولو صلى قاعداً لم يصبه شيء يصلي قاعداً، كذا في السراجية. هندية ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: ماجدية كوئٹہ. فتح القدیر ۲/[illegible]، باب صلاة المريض، ط: رشیدیہ کوئٹہ.
وما لو صلى قائماً سلس بوله، ولو صلى قاعداً لا، فإنه يصلي قاعداً. البحر ۲/۱۲۱، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی، و ۲/۹۹ ط: رشیدیہ کوئٹہ. شامی ۲/۹۶، باب صلاة المريض، و ۱/۵۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والأنف جميعاً ولو وضع أحدهما فقط إن كان من عذر لا يكره وإن كان من غير عذر فإن وضع جبهته دون أنفه جاز إجماعاً ويكره وإن كان بالعكس فكذلك عند أبي حنيفة رحمه الله. الفتاوى الهندية ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. البحر الرائق ۱/۵۵۲-۵۵۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. و ۱/۳۹۳، ط: سعید کراچی. فالأشبه وجوب وضعهما. فتاوى شامی ۱/۴۹۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، ط: سعید کراچی.

پیشانی اور ناک زخمی ہیں

اگر پیشانی اور ناک دونوں زخمی ہونے کی وجہ سے سجدے میں زمین پر نہ لگ سکتے ہوں تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کر سکتا ہے۔(۱)

پیشانی پر سجدہ کرنا

کسی عذر کے بغیر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

پیشانی پر مٹی لگ جائے

اگر نماز کے دوران پیشانی پر مٹی لگ جائے تو کوئی بات نہیں نماز ہو جائے گی، البتہ نماز کے دوران اس مٹی کو صاف نہ کرے، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صاف کرے، اور اگر صاف نہ کرے تو بھی کوئی بات نہیں۔(۳)

---

(۱) ولو وضع خده أو ذقنه لا يجوز لا في حالة العذر ولا في غيرها إلا أنه في حالة العذر يجب أن يومي إيماء ولا يسجد كذا في خزانة المفتين، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: حقانية پشاور

وأما في حالة العذر يومي إيماء لا يسجد على الخد لأن الشرع عين الأنف والجبهة لوضعهما معا تأتي مع استقبال القبلة ووضع الخد لا يتأتى إلا بالانحراف عن القبلة، منحة الخالق على البحر الرائق: ۱/۳۲۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والأنف جميعا ولو وضع أحدهما فقط إن كان من عذر لا يكره وإن كان من غير عذر فإن وضع جبهته دون أنفه جاز إجماعا ويكره وإن كان بالعكس فكذلك عند أبي حنيفة رحمه الله وقالا لا يجوز وعليه الفتوى، هندية: ۱/۷۰، فرائض الصلاة، ط: حقانية پشاور، البحر الرائق: ۱/۳۳۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، رد المحتار: ۱/۴۹۹، ط: سعيد كراچي، ويكره الاقتصار على الجبهة في السجود بلا عذر بالأنف، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: [illegible]، ط: قديمي كراچي

(۳) لا بأس بأن يمسح جبهته من التراب والحشيش بعد الفراغ من الصلاة ... والترك أفضل كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/۱۰۵، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا

پیشانی سے مٹی جھاڑنا

نماز کی حالت میں پیشانی سے مٹی جھاڑنا مکروہ ہے جبکہ نہ جھاڑنے میں کوئی حرج نہ ہو۔(۱)

پینا

نماز کے دوران پانی پینے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

چینٹ

اگر چینٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے، البتہ تنگ چینٹ پہن کر نماز پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔(۳)

یکرہ، ط: حقانیہ پشاور۔ البحر الرائق ۲/۳۲، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ و: ۲/۱۹، ط: سعید کراچی۔ بدائع الصنائع ۱/۲۱۵-۲۱۶، کتاب الصلاۃ، بیان اللباس فی الصلاۃ، ط: احیاء التراث العربی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروہات، فروع، ط: قدیمی کراچی۔

(۱) ولا بأس بأن یمسح جبهته من التراب ... وإذا كان لا یضره ذلك یكره فی وسط الصلاة، هندیة: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فی ما یكره فی الصلاة وما لا یكره، ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۲/۳۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیہ کوئٹہ و: ۲/۱۹، ط: سعید کراچی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی

(۲) والأكل والشرب أی یفسدانها لأن كل واحد منهما عمل كثیر، البحر الرائق ۲/۱۰، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیہ کوئٹہ و: ۲/۱۱، ط: سعید کراچی، فتح القدیر ۱/۴۱۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، فصل ویکره للمصلی، ط: دار الفکر، شامی ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی

(۳) أما لو كان غلیظا لا یرى منه لون البشرة إلا أنه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئیا فینبغی أن لا یمنع جواز الصلاة لحصول الستر، حلبی کبیر، ص: ۲۱۳، شروط الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۱/۴۱۰، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی۔

ت

تاخیر سے سجدہ سہو واجب ہونے کی وجہ

واجب ترک کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، اور جس کام کو تاخیر کے بغیر متصل کرنا تھا اس کو تاخیر سے کرنے کی صورت میں بھی چونکہ واجب ترک ہو جاتا ہے، لہٰذا تاخیر کرنے سے بھی سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ (۱)

تاخیر فرض

فرض کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار ہے۔ (۲)

تاخیر کرنا

اگر پہلی یا تیسری رکعت کے آخر میں بیٹھے گا تو دوسری یا چوتھی رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب ... وفی التحفة وجوبه بشیء واحد وهو ترک الواجب كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، بدائع الصنائع: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، و: ۱/۱۶۳، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۴۳۹، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(۲) قوله قدر اداء ركن ... قال شارحها وذلك قدر ثلاث تسبيحات. فتاوی شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۰۵، شروط الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۳) وسجود السهو يتعلق باشياء منها: لو قعد فيما يقام فيه او قام فيما يجلس وهو امام او منفرد. الفتاوی التاتارخانية على هامش الهندية: ۱/۲۰۱، فصل فيما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية كوئته، خلاصة الفتاوی: ۱/۱۷۴، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس آخر في الافعال، ط: رشيديه كوئته، حلبي كبير، ص: ۴۵۹، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، طحطاوی على المراقي، ص: ۲۴۶، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر.

تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے

نماز میں فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱... سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی شخص اس قدر خاموش رہا، جس میں کوئی رکن ادا ہو سکے۔(۱)

۲... کوئی شخص قراءت کے بعد ایک رکن کی مقدار خاموش کھڑا رہا۔(۲)

۳... کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" کے بعد کم سے کم ایک رکن کی مقدار خاموش چپ چاپ بیٹھا رہے، یا درود شریف پڑھے یا کوئی دعا مانگے، تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه، إلخ. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط. رشيدية كوئٹہ. فتح القدير: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو، ط. رشيدية كوئٹہ. بدائع: ۱/۱۶۳، فصل بيان سبب الوجوب، ط: سعيد.

(۲) يوجب عليه سجود السهو إذ شغله التفكر عن أداء واجب بقدر ركن ... وعلى قياس ما تقدم أن يعتبر الركن مع سنة وهو مقدر بثلاث تسبيحات. مراقي الفلاح: ص: ۲۵۸، ط: قديمي كراچي. و. ص: ۴۶۰، فصل في الشك في الصلاة والطهارة. ط: مصطفى البابي مصر. ثم الأصح في التفكر أنه إن منعه عن أداء ركن كقراءة آية أو ثلاث أو ركوع أو سجود أو عن أداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلك ترك الواجب وهو الإتيان بالركن أو الواجب في محله. شامي: ۲/۹۳، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي

(۳) أو تأخير القيام إلى الثالثة بسبب الزيادة على التشهد بما عليه. فتح القدير: ۱/۴۳۹، باب سجود السهو، ط. رشيدية كوئٹہ. شامي: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير: ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو. ط. سهيل اكيڈمي لاهور. أيضاً. ص: ۴۶۰.

ہو جائے ، اور ہر شہر کی تثویب وہاں کے رواج کے موافق ہوتی ہے جس سے لوگ سمجھتے ہوں کہ جماعت تیار ہے مثلاً کھنکارنا یا "اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ" کہنا یا "اَلصَّلٰوۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ" کہنا وغیرہ۔ (۱)

☆ ... تثویب متقدمین کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں رائج تھی ، فجر کے علاوہ باقی چار نمازوں میں مکروہ تھی۔ لیکن متاخرین نے لوگوں کو غفلت ، اور اذان سنتے ہی بہت کم اٹھنے کی سستی کی وجہ سے مغرب کے علاوہ باقی چار نمازوں میں نہ صرف جائز بلکہ بہتر کہا ہے۔ (۲)

☆ ...... تثویب ہر جگہ وہاں کی زبان میں جائز ہے مثلاً اردو میں "جماعت تیار ہے" عربی کی خصوصیت اذان اور اقامت کے لئے ہے ، تثویب کے لئے نہیں۔ (۳) بہتر بھی یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ تثویب کے لئے استعمال نہ کئے جائیں ان کے علاوہ کوئی اور الفاظ تثویب کے لئے استعمال کئے جائیں۔ (۴)

---

(۱) وتثويب بين الأذان والإقامة في الكل للكل بما تعارفوه ، وفي الشامية : (قوله ويثوب) التثويب : العود إلى الإعلام بعد الإعلام. شامي : ۱/۳۸۹ ، باب الأذان ، ط : سعيد كراچي. البحر الرائق : ۱/۲۶۰ ، باب الأذان ، ط : سعيد كراچي ، هندية. ۱/۵۶ ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الثاني في كلمات الأذان ، ط : بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ۔

(۲) والتثويب حسن عند المتأخرين في كل صلوة إلا في المغرب هكذا في شرح النقاية ، هندية : ۱/۵۶ ، الباب الثاني في الأذان ، الفصل الثاني في كلمات الأذان ، ط : رشيدية ، شامي ، ۱/۳۸۹ ، باب الأذان ، ط : سعيد كراچي

(۳) (قوله بما تعارفوه) كتنحنح أو قامت قامت ، أو الصلاة الصلاة ، ولو أحدثوا إعلاما مخالفا لذلك جاز ، شامي : ۱/۳۸۹ ، باب الأذان ، ط : سعيد كراچي۔ البحر : ۱/۲۶۰ ، باب الأذان ، ط : سعيد كراچي۔ بدائع الصنائع. ۱/۳۶۸ ، كتاب الصلاة ، الكلام في التثويب ، ط : دار احياء التراث العربي بيروت ، ۱/۱۴۸ ، ط : سعيد كراچي.

(۴) وتثويب كل بلدة بحسب ما تعارفوه بينهم كقوله إلى الصلاة بعد الأذان الصلاة الصلاة يا مصلين ، قوموا إلى الصلاة ، حاشية الطحطاوي على مراقي ، ص : ۲۰۴ ، باب الأذان ، ط : قديمي كراچي ، شامي - ۱/۳۸۹ ، باب الأذان ، ط : سعيد كراچي البحر الرائق : ۱/۲۶۰ - باب الأذان ، ط : سعيد كراچي.

☆... فجر کی اذان کے بعد تقریباً بیس آیات تلاوت کی مقدار وقت انتظار کرنے کے بعد تثویب کہے پھر اس کے بعد اتنی ہی مقدار انتظار کے بعد اقامت کہے(۱) اسی طرح مغرب کے علاوہ تمام نمازوں کے لئے کر سکتے ہیں۔ اور مغرب میں چونکہ لوگ پہلے سے حاضر ہوتے ہیں، اور وقت بھی تنگ ہوتا ہے، اور جماعت بھی جلدی کھڑی ہو جاتی ہے، اس لئے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔(۲) موجودہ زمانہ میں جہاں مائیک کا انتظام ہے وہاں تثویب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہے۔

تجوید کی رعایت نہیں کی

اگر کسی نے بلند آواز والی نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن مجید پڑھا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آیا تو نماز صحیح ہے، باقی ایسی صورت میں کسی مفتی سے رجوع کریں۔(۳)

---

(۱) فسره في رواية الحسن بأن يمكث بعد الأذان قدر عشرين آية ثم يثوب ثم يمكث كذلك ثم يقيم، شامي: ۱/۳۸۹، باب الأذان، ط. سعيد كراچی. فتح القدير: ۱/۲۱۴، باب الأذان، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/۲۶۰، باب الأذان، ط: سعيد كراچی.

(۲) قوله إلا في المغرب فقال في البحر: هذا استثناه من يثوب ويجلس لأن التثويب لإعلام الجماعة وهم في المغرب حاضرون لضيق الوقت. شامي: ۱/۳۸۹، باب الأذان، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۵۶، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني في كلمات الأذان، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۳) الخلاصة فيهم مما ذكره أن القراءة بالألحان إذا لم تغير الكلمة عن وضعها ولم يحصل بها تطويل الحروف حتى لا يصير الحرف حرفين بل مجرد تحسين الصوت وتزيين القراءة لا يضر، شامي: ۱/۶۳۰، قبيل مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچی.

تحریر پر نظر پڑی

اگر نماز کے دوران کسی لکھے ہوئے کاغذ پر نظر پڑ جائے، اور اس کا معنی بھی سمجھ میں آ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

تحریر پڑھنا

"لکھی ہوئی چیز پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تحیۃ المسجد

☆... تحیۃ المسجد کی نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کے مالک کا خیال کر کے مکان کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۲)

☆... اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ المسجد کی نماز کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ولا يفسد نظره الى مكتوب وفهمه، شامي: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. هندية ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط. بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ، مجمع الانهر فى شرح ملتقى الابحر ۱/ ۱۸۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. دار الكتب العلمية بيروت. لبنان.

(۲) (قوله يسن تحية) ... لان المقصود منها التقرب الى الله تعالى لا الى المسجد لان الانسان اذا دخل بيت الملك يحيى الملك لا بيته، شامي. ۲/ ۱۸، مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص. ۳۰۵، فصل فى تحية المسجد، ط. قديمي كراچى. وص۔ ۳۹۳، ط: قديمي جديد

(۳) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما فى غير وقت مكروه قبل الجلوس، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۰۵، فصل فى تحية المسجد وصلاة الضحى، ط. قديمي كراچى.

☆ ..... اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے تو نماز نہ پڑھے بلکہ صرف ان کلمات کو چار مرتبہ کہے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور اس کے بعد کوئی سا درود شریف پڑھے۔(١)

☆ ..... تحیۃ المسجد کی نماز کی نیت یہ ہے: "نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ تَحِیَّۃَ الْمَسْجِدِ"۔

یا اپنی زبان میں یوں کہے کہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھتا ہوں، اللّٰہُ اَکْبَرُ۔

☆ ..... دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں، اگر اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(٢)

☆ ..... اگر مسجد میں آتے ہی بیٹھنے سے پہلے کوئی فرض نماز پڑھی جائے، یا اور

= ص ٢٩٣، ط: قدیمی جدید۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ٢/٤٠٢، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ شامی: ٢/١٨، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی

(١) الا اذا دخل فیہ بعد الفجر او العصر فانہ یسبح ویھلل ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ حینئذ یؤدی حق المسجد، شامی: ٢/١٨، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ٤٠٥، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و ص ٢٩٣، ط: قدیمی جدید کراچی۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ٢/٤٠٢، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(٢) وھی تحیۃ المسجد .... رکعتین وان شاء باربع و تشتان الفضل، قہستانی، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ٤٠٥، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و ٢٩٣، ط: قدیمی جدید۔ شامی ٢/١٨، باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید

کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔(۱)

☆... اگر مسجد میں آ کر کوئی شخص بیٹھ جائے، اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔(۲)

☆... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے، نہ بیٹھے۔(۳)

☆... اگر مسجد میں ایک سے زائد مرتبہ جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا آخر میں، دونوں صحیح ہیں۔(۴)

☆... مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو مسجد میں آتے ہی بیٹھ

---

(۱) وينوب عنها كل صلاة صلاها عند الدخول فرضا كانت أو سنة. شامي: ۲/ ۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۰۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد.

(۲) قوله لا تسقط بالجلوس عندنا ... وأما حديث الصحيحين إذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلي ركعتين فهو بيان للأولى. شامي: ۲/ ۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح، ص: ۲۰۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد.

(۳) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما في غير وقت مكروه قبل الجلوس لقوله عليه الصلاة والسلام إذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۵، فصل في تحية المسجد، وصلاة الضحى، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد. شامي ۲/ ۱۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۴) (قوله وتكفيه لكل يوم مرة) أي إذا تكرر دخوله لعذر وظاهر اطلاقه انه مخير بين ان يؤديها في أول المرات أو آخرها. شامي: ۲/ ۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. حلبي كبير ص: ۳۴۲، تحية المسجد، ط: مكتبة نعمانية كوئته، وص: ۳۳۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

جانا سنت کے خلاف ہے، بلکہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا سنت کے مطابق ہے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (۱)

☆... صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (۲)

تحیۃ المسجد دن میں ایک بار پڑھنا سنت ہے

دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، خواہ پہلی مرتبہ مسجد میں داخل ہونے پر پڑھے یا آخری مرتبہ، اگر اسی دن اس مسجد میں کوئی بھی نماز پڑھ لی تو تحیۃ المسجد کی سنت ادا ہو جائے گی۔ (۳)

تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا مکروہ

---

(۱) انظر في الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۲) غير ان اصحابنا يكرهونها في الاوقات المكروهة تقديما لعموم الحاظر على عموم المبيح، شامي ۲/۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۲۳۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. بناية في شرح الهداية ۲/۷۸، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ

(۳) (و) تكرر (ر) دخوله يكفيه ركعتان في اليوم، حاشية الطحطاوي على المراقي: ص ۳۰۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي و ص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد. شامي ۲/۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي

ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو

☆...... وضو کرنے کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اس نماز کو ”تحیۃ الوضو“ کی نماز کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) (وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد ... (وقبل صلاة مغرب) لكراهة تأخيره (إلا يسيرا) قوله (وقبل صلاة المغرب) عليه أكثر أهل العلم منهم أصحابنا ومالك، وأحد الوجهين عن الشافعي، لما ثبت في الصحيحين وغيرهما مما يفيد أنه صلى الله عليه وسلم كان يواظب على صلاة المغرب بأصحابه عقب الغروب، ولقول ابن عمر رضي الله عنهما: "ما رأيت أحدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما" رواه أبو داؤد وسكت عنه، والمنذري في مختصره وإسناده حسن، وروى محمد عن أبي حنيفة عن حماد أنه سأل إبراهيم النخعي عن الصلاة قبل المغرب، قال: فنهى عنها، وقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر لم يكونوا يصلونها، وقال القاضي أبو بكر بن العربي: اختلف الصحابة في ذلك ولم يفعله أحد بعدهم، فهذا يعارض ما روي من فعل الصحابة ومن أمره صلى الله عليه وسلم بصلاتهما لأنه إذا اتفق الناس على ترك العمل بالحديث المرفوع لا يجوز العمل به لأنه دليل ضعفه على ما عرف في موضعه، ولو كان ذلك مشتهرا بين الصحابة لما خفي على ابن عمر، أو يحمل ذلك على أنه كان قبل الأمر بتعجيل المغرب، (قوله لكراهة تأخيره) الأولى تأخيرها أي الصلاة، وقوله إلا يسيرا أفاد أنه ما دون صلاة ركعتين بقدر جلسة ولعل المراد أن الزائد عليه مكروه تنزيها ما لم تشتبك النجوم، شامي: ١/٣٧٦، كتاب الصلاة مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/٥٣، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط- رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ١/٢٠٩، الفصل في الأوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وندب ركعتان بعد الوضوء، يعني قبل الجفاف كما في الشرنبلالية عن المواهب. الدر المختار مع الرد: ٢/٢٢، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٢١٦، كتاب الصلاة، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. وص: ٣٩٥، ط: قديمي جديد. هندية: ١/١١٢، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ٢/٢٢، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط- سعيد كراچي. البحر الرائق: ٢/٥٢، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

☆ ... اگر دو رکعت کی جگہ پر چار رکعت پڑھ لے تو بھی صحیح ہے، اور اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کوئی فرض یا سنت وغیرہ پڑھ لے، تب بھی کافی ہے، ثواب مل جائے گا۔(۱)

☆ عورتیں بھی تحیۃ الوضو کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔

☆ ... صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ الوضو صبح صادق کے بعد

☆ ...... صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں، دو رکعت

---

(۱) ولو صلى عقب الوضوء فريضة حصلت له هذه الفضيلة كما تحصل تحية المسجد بذلك، مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۲۱۶، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچی و ص: ۲۱۲، ط: مصطفى البابي، مصر، و ۳۹۵، ط: قديمي جديد. مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: ۲۵۷/۳، كتاب الطهارة، الفصل الأول ط: امدادیہ ملتان، وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال: "يا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في الإسلام فإني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة، قال: ما عملت عملاً أرجى عندي من أني لم أتطهر طهوراً في ساعة من ليل أو نهار إلا صليت بذلك الطهور، ما كتب لي أن أصلي، رواه البخاري، طحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۱، فصل في تحية المسجد، ط: مصطفى البابي، مصر، و ص: ۳۹۵، ط: قديمي جديد، بخلاف تحية المسجد وشكر الوضوء، فإنه ليس لهما صلاة على حدة، شامي: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچی۔

(۲) تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض... منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر... يكره فيه التطوع بأكثر من سنة الفجر، ومنها بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب... هندية: ۵۲/۱، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامي: ۳۷۴/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی، فتح القدير: ۲۰۹/۱، فصل في الأوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ۔

سنت مؤکدہ کے سوا ہر قسم کے نوافل مکروہ ہیں، مکروہ اوقات میں مسجد میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول رہنے سے تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا۔(۱)

تحیۃ الوضو کی فضیلت

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز خالص دل سے پڑھ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم)(۲)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات جنت میں سیر کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی، معراج سے واپس آنے کے بعد صبح کو ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون سا ایسا نیک کام کرتے ہو کہ میں نے تمہارے چلنے کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب میں وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔(بخاری)(۳)

---

(۱) من دخل المسجد ولم يتمكن من تحية المسجد اما لحدث او لشغل او نحوه يستحب له ان يقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر. شامي: ۲/۱۹، مطلب في تحية المسجد ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۲۱۵، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد. انظر في الحاشية السابقة.

(۲) عن عقبة بن عامر قال كانت علينا رعاية الابل فجاءت نوبتي فروحتها بعشي فادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يحدث الناس فادركت من قوله ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة الخ. صحيح مسلم ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ط: قديمي كراچي.

(۳) عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال عند صلاة الفجر يا بلال! حدثني بارجى عمل عملته في الاسلام فاني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا ارجى عندي اني لم اتطهر طهورا في ساعة ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب لي ان اصلي. بخاري: ۱/۱۵۳، كتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ط: قديمي كراچي.

☆ غسل کے بعد یہ دو رکعتیں مستحب ہیں، اس لئے کہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی ضرور ہو جاتا ہے۔ (۱)

تحیۃ الوضو مغرب سے پہلے اور مغرب کے بعد

عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ غروب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل مختصر طور پر پڑھنا جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے نفل نہ پڑھے۔ (۲)

تحیۃ الوضو مغرب میں پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ الوضوء نماز پڑھنا مکروہ ہے (اگر مختصر نہیں)۔ (۳)

تراویح

بیس رکعت تراویح کی نماز صحابہ کرام کے اجماع اور اتفاق سے ثابت ہے۔ (۴)

---

(۱) (قوله وسنة ركعتان بعد الوضوء) ومثل الوضوء الغسل، شامی: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعید کراچی.

(۲) وأفاد في الفتح وأقره في الحلية والبحر أن صلاة ركعتين إذا تجوز فيهما لا تزيد على اليسير فيباح فعلهما، شامی: ۱/۳۷۶، کتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی، فتح القدير: ۱/۳۸۸، باب النوافل، تتمة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۱/۲۴۹، کتاب الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. نیز تحیۃ الوضوء مغرب کی فرض سے پہلے پڑھنا بھی اس کے تحت آئیگا دیکھیے۔

(۳) تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض ... ومنها ما بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب، هندیہ: ۱/۵۳، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. شامی: ۱/۳۷۶، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. فتح القدير: ۱/۲۰۴، فصل في الأوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ

دو رکعت ایک سلام سے یعنی بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے۔(۱)

تراویح پورے رمضان میں سنت ہے

رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر قرآن مجید تراویح کی نماز میں رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم ہو گیا تو باقی راتوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھنا بدستور سنت مؤکدہ ہوگا۔

مثلاً چند دن میں قرآن مجید ختم ہو گیا تو باقی چند دن کی تراویح کی نماز معاف نہیں ہوئی، بلکہ باقی چند دن کی تراویح کی نماز بدستور سنت مؤکدہ ہے۔(۲)

تراویح عشاء سے پہلے پڑھ لی

☆ ... اگر کسی نے عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس

---

(۱) وهي عشرون ركعة بإجماع الصحابة رضي الله عنهم بعشر تسليمات كما هو المتوارث. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۲۵، فصل في التراويح، ط: قديمي كراچي، و ص: ۳۰۲، ط: قديمي جديد. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، صلاة التراويح، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت و ۱/۲۸۸، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۶۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه و ۲/۶۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۴۵، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچي)

(۲) ولو حصل الختم ليلة التاسع عشر أو الحادي والعشرين لا تترك التراويح في بقية الشهر لأنها سنة، كذا في الجوهرة النيرة. (هندية: ۱/۱۱۸، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: بلوچستان بك ڈپو. حلبي كبير ص: ۴۰۸، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۲/۴۷، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي)

کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆ ... اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی، تو اس صورت میں عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز کو بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، صرف عشاء کا اعادہ کافی نہیں ہوگا۔ (۲)

تراویح کا طریقہ

تراویح کی نماز پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو دوسری نمازوں کا طریقہ ہے لہٰذا تراویح کی نمازوں کو بھی دوسری نمازوں کی طرح پڑھے۔

تراویح کا وقت

☆ ... تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح

---

(١) بخلاف التراويح فإن وقتها بعد أداء العشاء فلا يعتد بما أدى قبل العشاء ... وإنما أعادة التراويح والسنة بعد العشاء المتفق عليها إذا كان الوقت باقيا. (هندية: ١/١١٥، كتاب الصلاة، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٢٢٥، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچي، وص: ٤١٣، ط: قديمي جديد.

(٢) ووقتها بعد صلاة العشاء إلى الفجر قبل الوتر وبعده. (الدر المختار مع الرد: ٢/٤٣، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

ان وقتها بعد العشاء لا تجوز قبلها سواء كانت بعد الوتر او قبله. (حلبي كبير، ص: ٤٠٣، فصل في النوافل، صلاة التراويح، ط: مكتبة نعمانية كوئته، وص: ٤٠٣، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. بدائع الصنائع: ١/٢٨٨، فصل في مقدار التراويح، ط: سعيد كراچي.

(٣) لو تبين ان العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر اعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لانها تبع للعشاء. (هندية: ١/١١٥، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٣٣٦، فصل في صلاة التراويح، ط: مصطفى البابي مصر، وص: ٤٢٥، ط: قديمي كراچي، وص: ٤١٣، ط: قديمي جديد. بدائع الصنائع: ١/٦٤٣، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، وص: ٢٨٩، فصل في مقدار التراويح، ط: سعيد كراچي.

صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔(۱)

☆ ... اگر کسی نے عشاء کی نماز سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس کی تراویح کی نماز نہیں ہوئی، عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆ ... تراویح کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد سے آدھی رات سے پہلے پہلے پڑھ لینا مستحب ہے، آدھی رات کے بعد پڑھنا خلاف اولیٰ ہے۔

تراویح کی ابتداء اور انتہاء

جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کرے، اور جب عید کا چاند نظر آئے تو تراویح پڑھنا چھوڑ دے۔(۲)

تراویح کی فضیلت

تراویح کی نماز کی فضیلت اور ثواب اتنا زیادہ ہے کہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں جو بھی عبادت کی جائے اس کا ثواب بہت

---

(۱) والصحیح ان وقتها ما بعد العشاء الی طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندیة: ۱/۱۱۵، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹہ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۵، فصل فی صلاة التراویح، ط: قدیمی کراچی، وص: ۴۱۳، ط: قدیمی جدید، وص: ۲۲۹، ط: مصطفی البابی مصر. شامی: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۹۹، فصل فی النوافل، صلاة التراویح، ط: مکتبة نعمانیة کوئٹہ، وص: ۴۰۳، ط: سہیل اکیڈمی لاہور

(۲) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال: حدثنی ابی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر شهر رمضان فقال: شهر کتب الله علیکم صیامه، وسننت لکم قیامه، فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه، ابن ماجه، ص: ۹۴، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان، ط: قدیمی کراچی. مسند احمد: ۱/۱۹۱، حدیث عبد الرحمن بن عوف الزهری رضی الله عنه، ط: المکتب الاسلامی بیروت

مزید وارد ہے ایک حدیث میں ہے کہ:

"جو شخص رمضان المبارک کی راتوں میں خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر عبادت کرے گا، اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (۱)

تراویح کی نماز

☆... رمضان المبارک میں مردوں اور عورتوں کے لئے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (۲)

☆... جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کی جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو چھوڑ دی جائے۔ (۳)

☆... رمضان المبارک کا روزہ رکھنا الگ فرض ہے، اور تراویح کی نماز پڑھنا الگ سنت ہے، روزے کا نماز سے اور نماز کا روزے سے کوئی تعلق نہیں، دونوں الگ الگ عبادت ہیں۔ اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی تراویح

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه، بخاری و مسلم، مشكوة المصابيح، ص: ۱۷۳، كتاب الصوم، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی

(۲) وهي سنة للرجال والنساء جميعا كذا في الزاهدی هنديه: ۱۱۶/۱، كتاب الصلاة، فصل في التراويح، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. الفتاوى التاتارخانية على هامش الهندية: ۲۴۳/۱، باب التراويح، ط: مكتبه حقانيه پشاور، شامی: ۴۳/۲، كتاب الصلاة، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچی

(۳) وهي سنة الوقت لا سنة الصوم في الاصح فمن صار اهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح، كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۲، الفصل في صلاة التراويح، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمی كراچی، و ص: ۲۲۸، ط: مصطفی البابی بمصر

کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

☆ مسافر اور ایسے مریض جو بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو چکی ہیں، اسی طرح وہ کافر جو عشاء کے وقت مسلمان ہوا، ان سب کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے (۲) اگرچہ ان لوگوں نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔ (۳)

تراویح کی نیت

☆ تراویح کی نیت اس طرح کرے کہ میں دو رکعت تراویح کی نماز پڑھ رہا ہوں۔ اللہ اکبر۔(۴)

☆ اور اگر امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہا ہے تو اس طرح نیت کرے کہ "میں دو رکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر۔"(۵)

☆ اور اگر عربی زبان میں نیت کرنا چاہے تو اس طرح کرے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ۔

(۱، ۲، ۳) انظر الحاشية السابقة.

(۴) إن نوى التراويح أو سنة الوقت أو قيام الليل في رمضان جاز. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۶، فصل في نية التراويح، ط: حقانيه پشاور. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۲۰، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۶۵، الفصل الرابع في النية، ط: حقانيه پشاور. بدائع: ۱/۲۸۸، فصل في سننها، ط: سعيد كراچي.

(۵) ولو كان مقتديا ينوي ما ينوي المنفرد وينوي الاقتداء أيضا لأن الاقتداء لا يجوز بدون النية كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۶۶، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: حقانيه پشاور. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۲۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۶، فصل في نية التراويح، ط: رشيدية كوئته.

ترجمہ: میں نے دو رکعت تراویح کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کی سنت ہے۔

تراویح کے درمیانی وقفے میں کیا کرے

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں، اور اس بیٹھنے کی حالت میں اختیار ہے، چاہے نوافل پڑھے، چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے، چاہے چپ بیٹھا رہے، مکہ معظمہ میں صحابہ کرام وقفے میں بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، مدینہ منورہ میں چار رکعت نفل مزید پڑھتے تھے، اور بعض فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ

---

(۱) وأما سننها ... ومنها أن الإمام كلما صلى ترويحة قعد بين الترويحتين قدر ترويحة يسبح ويهلل ويكبر ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو وينتظر أيضا بعد الخامسة قدر ترويحة لأنه متوارث عن السلف. بدائع الصنائع ۱/ ۶۴۸ فصل في سننها والتراويح، ط دار إحياء التراث العربي، بيروت، ۱/ ۲۹۰، ط سعيد كراچي. الدر مع الشامي ۲/ ۴۶، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط سعيد كراچي. فتح القدير ۱/ ۴۰۸، فصل في قيام رمضان، ط رشيدية كوئٹه. وأهل مكة يطوفون، وأهل المدينة يصلون أربعا. شامي ۲/ ۴۶، باب الوتر والنوافل، ط سعيد كراچي.

وهذا الانتظار مستحب لعادة أهل الحرمين، فإن عادة أهل مكة أن يطوفوا بعد كل أربع أسبوعا ويصلون ركعتي الطواف، وعادة أهل المدينة أن يصلوا أربع ركعات، وقد روى البيهقي بإسناد صحيح أنهم كانوا يقومون على عهد عمر يعني بين كل ترويحتين. فثبت من عادة أهل الحرمين الفصل بين كل ترويحتين، ومقدار ذلك الفصل وهو مقدار ترويحة فكان مستحبا لأن ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن. حلبي كبير ص ۴۰۲، صلاة التراويح، ط مكتبة نعمانية، و ص ۴۰۳، ط سهيل.

وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (۱)

تراویح میں چار رکعت کے بعد بیٹھنا

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو، یا وقت میں گنجائش کم ہو، یا جماعت میں لوگوں کے کم ہو جانے کا ڈر ہو تو اس سے کم بیٹھے۔ (۲)

تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا

اگر تراویح کی نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور مجمع زیادہ نہیں، یا سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا اندیشہ نہیں تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر مجمع

---

(۱) قال القهستاني: فيقال ثلاث مرات سبحان ذي الملك والملكوت، سبحان ذي العزة والعظمة، والقدرة والكبرياء والجبروت، سبحان الملك الحي الذي لا يموت سبوح قدوس رب الملائكة والروح، لا إله إلا الله نستغفر الله، نسألك الجنة ونعوذ بك من النار، كما في منهج العباد، شامي: ۴۶/۲، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراجي. سبحان ذي الملك والملكوت، سبحان ذي العزة والجبروت سبحان الحي الذي لا يموت، الديلمي عن معاذ، كنز العمال: ۴۷۳/۱، رقم الحديث، ۲۰۶۳، الباب الرابع في التسبيح، ط: موسسة الرسالة بيروت. سبحان الملك القدوس، رب الملائكة والروح، جللت السموات والأرض بالعزة والجبروت، كنز العمال: ۴۶۲/۱، بحواله ابن السني الخرائطي في مكارم الأخلاق، وابن عساكر عن البراء رقم الحديث ۱۹۹۶، الباب الرابع في التسبيح، ط: موسسة الرسالة، بيروت.

(۲) يستحب الجلوس بين الترويحتين قدر ترويحة وكذا بين الخامسة والوتر كذا في الكافي، هكذا في الهداية، هندية: ۱۱۵/۱، فصل في التراويح، ط: ماجدية كوئته. تبيين الحقائق: ۴۴۶/۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۶، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراجي.

بہت زیادہ ہے، سجدۂ سہو کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا قوی احتمال ہے تو سجدۂ سہو معاف ہو جائے گا، کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

تراویح وتر سے پہلے پڑھنا

تراویح کے بعد وتر کی نماز پڑھنا درست ہے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد تراویح پڑھ لی تو بھی درست ہے۔ (۲)

ترتیب

صاحبِ ترتیب آدمی کے لئے وقتی نماز، وقضاء نماز میں، نیز کئی قضاء نمازوں میں باہم ترتیب ضروری ہے۔ (۳) بشرطیکہ وہ قضاء فرض نماز، و وتر کی نماز ہو۔ مثلاً کسی

---

(۱) والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء، والمختار عند المتأخرين عدمه في الأوليين لدفع الفتنة كما في جمعة (قوله عدمه في الأوليين) الظاهر أن الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم وكذا بحثه الرحمتي وقال خصوصا في زماننا وفي جمعة حاشية أبي السعود عن العزمية أنه ليس المراد عدم جوازه بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة. الدر المختار مع الشامي ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

(۲) والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء إلى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده. هندية: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: مكتبة ماجدية كوئته رشيدية كوئته، ويصح تقديم الوتر على التراويح وتأخيره عنها وهو أفضل. حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۴۱۲، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچی. تبيين الحقائق ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی

(۳) الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق كذا في الكافي. هندية ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير ص ۵۲۷، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی

صاحبِ ترتیب آدمی کی ظہر کی نماز قضاء ہوگئی تو ظہر کی قضاء اور عصر کی وقتی نماز میں اس کو ترتیب کی رعایت ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے ظہر کی فرض نماز نہیں پڑھے گا، عصر کی فرض نماز نہیں پڑھ سکتا، اور ظہر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھے گا تو عصر کی فرض نماز نفل ہو جائے گی اور اس کو پہلے ظہر پڑھ کر پھر عصر کی فرض پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر کسی نے عشاء کی فرض نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز نہیں پڑھی اور فجر کا وقت ہو گیا، اور فجر کے وقت میں وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، اور اس کو وتر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، تو اس کو پہلے وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اگر وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھے گا تو فجر کی نماز نہیں ہوگی، وتر پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھنی ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی صاحبِ ترتیب آدمی کے ذمے میں فجر اور ظہر کی قضاء ہے تو ادا کرتے وقت ان دونوں کے آپس میں بھی ترتیب ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے فجر کی

---

(۱) في الأصل: رجل صلى العصر وهو ذاكر أنه لم يصل الظهر فهي فاسدة إلا أن يكون في آخر الوقت. وكذا إذا فسدت الفريضة لا يبطل أصل الصلاة عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى. هندية: ۱/ ۱۲۲، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: حقانية پشاور، فتاوى قاضي خان على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۳، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانية پشاور، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۵۴، كتاب الصلاة، الفصل العشرون في قضاء الفوائت، ط: إدارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، الفصل العاشر في مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو صلى الفجر وهو ذاكر أنه لم يوتر فهي فاسدة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى. هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: حقانية پشاور، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۶۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهاني: ۲/ ۳۵۵، كتاب الصلاة، الفصل العشرون في قضاء الفوائت، ط: إدارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۸۰، كتاب الصلاة، الفصل العاشر في مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹہ.

قضا نہیں پڑھے گا ظہر کی قضا نہیں پڑھ سکتا، اور اگر فجر سے پہلے ظہر کی نماز پڑھے گا تو ظہر کی نماز نفل ہو جائے گی، اور ظہر کی قضاء بدستور اس کے ذمہ میں باقی رہے گی، اور اس پر ضروری ہوگا کہ پہلے فجر کی نماز پڑھے پھر ظہر کی نماز پڑھے۔(۱)

ہاں اگر اس قضاء نماز کے بعد پانچ نمازیں اسی طرح پڑھی جائیں تو پھر یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، یعنی نفل نہیں ہوں گی فرض رہیں گی۔(۲)

ترتیب ختم ہونے کے بعد کا حکم

مسئلہ......ایک دفعہ ترتیب ساقط ہونے کے بعد دوبارہ اس وقت تک ترتیب لوٹ کر نہیں آئے گی جب تک تمام قضا نمازیں نہ پڑھ لے۔ مثلاً کسی آدمی کی قضاء نمازیں پانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی، اور اس نے اپنی قضاء نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں، اور ادا کرتے کرتے اب پانچ نمازیں رہ گئی ہیں، تو اس کی ترتیب

---

(۱) ولو قضى الفائتة ثم فرضه ان كان بين الاولى والثانية فوائت ست جاز له قضاء الثالثة، وان كان اقل من ست لم يجز قضاء الثالثة، ما لم يقض ما قبلها. (خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلاة، الفصل الحادي عشر في مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. الفتاوى الخانية على هامش الهندية ۱/۲۰۰، فصل في الترتيب والقضاء والفوائت، ط: حقانية پشاور) (الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر اداء وقضاء لازم) يفوت الجواز بفوته. (الدر المختار مع الشامي: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي)

(۲) وان لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة وصارت الفوائت مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب. (شامي ۲/۷۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۳۲-۲۳۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۵۰، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.)
لان صحة الموقوفة المؤداة مع تذكر الفائتة فسادا موقوفا الى ان يصلي كمال خمس وقتيات، فان لم يعد شيئا منها حتى دخل وقت السادسة صارت كلها صحيحة. (البحر الرائق: ۲/۸۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. ۲/۸۸، ط: سعيد كراچي.)

لوٹ کر نہیں آئے گی اور وہ صاحب ترتیب نہیں ہوگا، اور قضاء نمازیں یاد ہونے کے باوجود وقتی فرض نماز ادا کرے گا تو صحیح ہو جائے گی۔ ہاں جب ادا کرتے کرتے ایک بھی قضاء نماز باقی نہیں رہے گی تو ترتیب دوبارہ لوٹ کر آئے گی، اور وہ صاحب ترتیب بن جائے گا۔(۱)

☆...... اگر کسی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں حکماً قضاء ہیں اور وہ ایک حقیقۃً قضاء ہے، سب مل کر پانچ سے زیادہ قضاء ہو گئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی، اور ان نمازوں کو ترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہو گیا۔(۲)

---

(۱) كما اذا ترك رجل صلاة شهر مثلا ثم قضاها الا صلاة ثم صلى الوقتية ذاكراً لها، فانها صحيحة، بحر، وقيد بقضاء البعض لانه لو قضى الكل عاد الترتيب، عند الكل كما نقله القهستاني . فتاوى شامي: ۲/ ۰۷، باب قضاء الفوائت، ط :سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۲۳، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئٹه، الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۲، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور.

(۲) وتوضيحه انه اذا فاتته صلاة ولو وترا فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فساداً موقوفاً على قضاء تلك الفائتة فان قضاها قبل ـــ وان لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة وصارت الفوائد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب، شامي: ۲/ ۱۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۴۴، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچی، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۲، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

لو صلى فرضا ذاكرا ان عليه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا الخ، حلبي كبير، ص: ۵۲۶، فصل في قضاء الفوائت، ط: مكتبه نعمانية كوئٹه.

فاتته صلاة الفجر فصلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من اليوم الثاني قبل ان يقضي الفائتة صحت الظهر والخمس التي قبلها، حلبي كبير، ص: ۵۲۶، فصل في قضاء الفوائت، ط: نعمانية كوئٹه.

ترتیب ساقط ہو جاتی ہے

تین صورتوں میں سے کوئی بھی ایک صورت پائی جانے کی صورت میں صاحب ترتیب کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، اور وہ تین صورتیں یہ ہیں:

١۔ پہلی صورت "نسیان" یعنی قضا نماز اس کے ذمہ میں ہے اس بات کو یاد نہ رہنا بھول جانا، اگر کسی کے ذمہ قضا نماز ہے، اور اس کو وقتی نماز پڑھتے وقت قضا ادا کرنے کا خیال نہ رہا تو اس پر ترتیب واجب نہیں (١) اور اس نے جو وقتی نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ وقتی نماز سے پہلے قضا نماز پڑھنے کا حکم یاد ہونے کی صورت میں ہے، اگر یاد نہیں رہا تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (٢)

☆ اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف ایام میں قضا ہوئی ہیں، مثلاً کسی دن کی ظہر اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضا ہوئی ہیں، اور اس کو یہ یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضا ہوئی تھی، تو اس صورت میں بھی ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضا پڑھے یا عصر کی

---

(١) ثم الترتيب يسقط بالنسيان ويعتبر فيه معنى النسيان كذا في المضمرات. هندية ١/١٢٢، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ، حلبي كبير ص ٥٣٠، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي ٢/٦٩، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(٢) ولو نسي الفائتة ثم تذكرها بعد ما أدى الوقتية جازت الوقتية كذا في فتاوى قاضيخان. هندية ١/١٢٢، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ، شامي ٢/٧٤، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي

یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

☆...... اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی فرض نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆...... اگر کسی شخص کو قضاء اور ادا نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں، یعنی یہ شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں تو اس کا یہ نہ جاننا بھی "نسیان" کے حکم میں ہوگا، ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے سے پہلے جو وقتی نماز اس نے ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی۔(۳)

۲...... ترتیب ساقط ہونے کی دوسری صورت "وقت کا تنگ ہو جانا" اگر کسی کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے، اور وقتی نماز ایسے تنگ وقت میں پڑھے جس میں صرف ایک نماز کی

---

(۱) لو ترک ثلاث صلوات مثلا الظهر من يوم والعصر من يوم والمغرب من يوم ولا يدرى ايتها اولى فهى اعتبار الاوقات سقط الترتيب لان المتخلل بين الفوائت كثيرة فيصلى ثلاثا فقط وعلى اعتبار الفوائت فى نفسها لا يسقط فيصلى سبع صلوات والاول اصح، البحر الرائق: ۱/ ۱۰۵، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. شامى. ۲/ ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۲۳، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجدية كوئٹه

(۲) وكذا لو تذكر فى الصلاة فسدت صلاته، عنايه على هامش الهندية: ۱/ ۱۰۱، فصل فى الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، هندية: ۱/ ۱۲۲، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور، شامى: ۲/ ۶۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۳) وفى المجتبى: من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسى وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۹، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، الدر المختار مع الشامى: ۲/ ۶۷، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۱۲۴، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

گنجائش ہے خواہ اس وقتی نماز کو پڑھے یا اس قضا نماز کو تو اس صورت میں ترتیب ساقط ہو جائے گی اور قضا نماز پڑھے بغیر وقتی نماز پڑھنے سے وقتی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

عصر کی نماز میں مستحب وقت کا اعتبار ہے مکروہ وقت کا نہیں یعنی اگر مستحب وقت میں صرف اتنی گنجائش ہے کہ صرف عصر کے فرض پڑھے جا سکتے ہیں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں تو ترتیب ساقط ہو جائے گی اگرچہ اس وقت میں گنجائش ہو، اس لئے کہ آفتاب زرد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۲)

☆ اگر کسی کے ذمہ متعدد نمازوں کی قضاء ہے اور وقت میں تمام نمازوں کو ادا کرنے کی گنجائش نہیں بعض کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق

---

(۱) ويسقط الترتيب عند ضيق الوقت كذا في محيط السرخسي. هندية ۱/۱۲۲، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۵۲۳ فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي ۲/۶۶ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

ثم تفسير ضيق الوقت أن يكون الباقي منه ما لا يسع فيه الوقتية والفائتة جميعا حتى لو كان عليه قضاء العشاء مثلا وعلم أنه لو اشتغل بقضائه ثم صلى الفجر تطلع الشمس قبل أن يقعد قدر التشهد صلى الفجر في الوقت ويقضي العشاء بعد ارتفاع الشمس. هندية ۱/۱۲۲، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويسقط بضيق الوقت المستحب الترتيب ولا يعود بعد خروجه في الأصح مثاله لو اشتغل بقضاء الظهر يقع العصر أو بعضه في وقت التغير فيسقط الترتيب في الأصح، حاشية الطحطاوي، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق ۲/۱۴۶، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كان يبقى من الوقت المستحب قدر ما لا يسع فيه الظهر سقط الترتيب بالإجماع. هندية ۱/۱۲۳، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. شامي ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. مثاله لو اشتغل بقضاء الظهر يقع العصر أو بعضه في وقت التغير فيسقط الترتيب في الأصح، طحطاوي على المراقي ص: ۴۵۹، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفى البابي مصر، ص: ۲۴۲، ط: قديمي كراچي.

ترتیب ساقط ہوجائے گی، اور جتنی قضاء نماز پڑھنے کی گنجائش ہے اس کو پہلے ادا کرکے بعد میں وقتی نماز ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ پہلے وتر کی تین رکعت پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی دو رکعت پڑھے، بلکہ وتر کی نماز پڑھے بغیر بھی اگر فجر کی نماز پڑھ لے گا تو نماز درست ہوجائے گی۔(۱)

۳...... ترتیب ساقط ہونے کی تیسری صورت یہ ہے کہ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو، وتر کی نماز کا حساب ان پانچ نمازوں میں نہیں ہے، اگر وتر کو بھی ملالیا جائے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قضاء نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے زیادہ ہو، اور یہ قضاء نمازیں خواہ حقیقتاً قضاء ہوں جیسے وہ نمازیں جو اپنے وقت میں پڑھی نہیں گئیں، یا حکماً قضاء ہوں، جیسے وہ نمازیں جو کسی قضاء نماز کے بعد ترتیب واجب ہونے کے باوجود ترتیب کے بغیر پڑھی گئیں۔ مثلاً کسی سے فجر کی نماز قضاء ہوگئی ہے اور ظہر کے وقت میں گنجائش بھی ہے، اور فجر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، اس کے باوجود فجر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے تو یہ ظہر کی نماز حکماً قضاء میں شمار ہوگی، اس کے بعد عصر کی نماز

---

(۱) ولو لم یسع الوقت کل الفوائت فالاصح جواز الوقتیة ، وفی الشامیة: قوله ولو لم یسع الوقت کل الفوائت) صورته علیه العشاء والوتر مثلا ثم لم یصل الفجر حتیٰ بقی من الوقت ما یسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم یسع الصلوات الثلاث فظاهر کلامهم ترجیح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم یصل الوتر وصرح فی المجتبی بان الاصح جواز الوقتیة "ح" عن البحر لکن قال الرحمتی: الذی رأیته فی المجتبیٰ الاصح انه لا تجوز الوقتیة ، قلت : راجعت المجتبیٰ فرأیت فیه مثل ما عزاه الیه فی البحر ، وکذا قال القهستانی جازت الوقتیة علی الصحیح ، شامی: ۶۷/۲ ، باب قضاء الفوائت،ط: سعید کراچی. البحر: ۸۲/۲، باب قضاء الفوائت،ط: سعید کراچی. وفی الهندیة: ۱۲۳/۱ ، خلاف ذلک ولکن الفتویٰ علی قول المجتبیٰ کما قاله الشامی.

بھی فائتہ قضاء بھی جائے گی، اگر عصر کے وقت میں فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے کی گنجائش تھی،
اور یاد بھی تھا اس کے باوجود فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی پڑھ لی، تو یہ بھی حکماً
قضاء میں گنی جائے گی، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی، پھر جب دوسرے دن کی فجر کی
نماز پڑھے گا تو ترتیب واجب نہیں ہوگی، اور فجر کی یہ نماز صحیح ہو جائے گی، کیونکہ اس سے
پہلے قضاء نمازوں کی تعداد پانچ ہو چکی تھی ایک حقیقتاً اور چار حکماً۔(۱)

ترتیب سے نماز پڑھنا

یہ نماز کے واجبات میں ضروری امر ہے اگر نماز کی ترتیب کو چھوڑ دیا جائے تو
جسمانی اور صحت مند فوائد سے محرومی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے مذکور ہو کہ نماز میں ورزش کی
ترتیب مخصوص انداز کی ہے جس کا لحاظ ضروری ہے اگر پہلے قیام نہ کیا جائے اور فوراً سجدہ کیا
جائے تو وہ مقاصد جو ایک ورزش کی صحت کے لئے لازم ہیں وہ قطعی میسر نہیں ہو سکیں گے۔
بلکہ ایسی حالت میں مزید مریض ہونے کا خطرہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۰)

---

(۱) (قوله ولو فائتة اعتقادية) لدخولها في حد الكثرة المفضي للحرج (قوله أو فائتة حكمية) يعني لا يلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولا بين الفوائت إذا كانت الفوائت ستا ... ويطلق اسم الفائت على ما إذا فاتت حقيقة أو حكما ... ومثال الحكمية ما إذا ترك فرضا وصلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فإن الخمس تفسد فسادا موقوفا كما سيأتي فالستة فائتة حقيقة وحكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما ... (قوله اعتقادية) وخرج الفرض العملي وهو الوتر فإن الترتيب بينه وبين غيره وإن كان فرضا لكنه لا يحسب مع الفوائت ... لأنه لا تحصل به الكثرة المسقطة للترتيب لأنه من تتمة وظيفة اليوم والليلة، والكثرة لا تحصل إلا بالزيادة عليها من حيث الأوقات أو من حيث الساعات، ولا مدخل للوتر في ذلك. شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی، هندية ۱/۱۲۳، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ، فتح القدير ۱/۴۸۸ باب قضاء الفوائت ط: رشيدية كوئٹہ.

ترتیب کا علم نہیں

اگر کسی شخص کو قضاء اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں تو یہ بھی "نسیان" کے حکم میں ہے، اور ترتیب ساقط ہو جائے گی۔ مثلاً کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اس نے قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

ترتیب کب تک رہتی ہے؟

پانچ نمازوں تک ترتیب باقی رہتی ہے، اگرچہ وہ مختلف اوقات میں قضاء ہوئی ہوں اور زمانہ بھی بہت گزر چکا ہو۔ مثلاً کسی کی کوئی نماز قضاء ہوئی تھی، اور وہ اس کو یاد نہ رہی، چند دن کے بعد پھر اس کی کوئی نماز قضاء ہوئی، اور اس کا بھی خیال نہ رہا، پھر چند روز کے بعد اس کی کوئی اور نماز قضاء ہوئی اور اس کو اس کا بھی خیال نہیں رہا پھر چند روز کے بعد اور کوئی نماز قضاء ہوئی، اور وہ بھی اس کو یاد نہ رہی تو اب یہ پانچ نمازیں ہو گئیں۔ اب تک ان میں ترتیب واجب ہے، ابھی اگر پانچ نمازیں قضاء ہونے کی بات یاد ہے، اور وقت میں گنجائش بھی ہے، تو اس صورت میں قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی فرض نماز پڑھنے کی

---

(۱) وفي المجتبى من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسي وهو قول جماعة من أئمة بلخ، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط. رشيديه كوئته، ر: ۲/ ۸۳، ط. سعيد كراچي. خانية على هامش الهندية، ۱/ ۱۱۳، كتاب الصلاة، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۲/ ۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي

صورت میں وقتی فرض نماز صحیح نہیں ہوگی اور وہ نفل ہو جائے گی۔(١)

ترتیب کے خلاف پڑھنا

اگر کسی نے دوسری رکعت میں ترتیب کے خلاف سورت پڑھی ہے، مثلاً پہلی رکعت میں "قل یا ایها الکافرون" پڑھی، اور دوسری رکعت میں "الم تر کیف" پڑھی تو اگر ایسا بھول سے ہو گیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے، اور اگر قصداً ترتیب کے خلاف پڑھا ہے، تو نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی (٢) اور دونوں صورتوں میں سے کسی

---

(١) فإن نسي خمس صلوات من خمسة أيام قضى بعده صلاة خمسة أيام، حلبي كبير ص: ٥٣٦، فصل في قضاء الفوائت، ط: نعمانيه كوئٹه

(قوله فإن كثرت) أي الصلاة التي صلاها تاركا فيها الترتيب بأن صلاها قبل قضاء الفائتة ذاكرا لها، وهذا التفريع لبيان قوله موقوف، وتوضيحه أنه لو فاتته صلاة ولو وترا فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فسادا موقوفا على قضاء تلك الفائتة، فإن قضاها قبل أن يصلي بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات التي صلاها قبل قضاء الفائتة نفلا، وإن لم يقضها حتى خرج وقت الخامسة وصارت الفوائت مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة، لأنه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب وبيان وجه ذلك في البحر وغيره. قال ط: وقيدوا أداء الخمسة بتذكر الفائتة، فلو لم يتذكرها سقط للنسيان. ولو تذكر في البعض ونسي في البعض يعتبر المذكور فيه، فإن بلغ خمسا صحت ولا نظر لما نسي فيه لما قلنا، شامي: ٢/ ٧١، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. (قوله على الأصح)، شامي: ٢/ ٦٨، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي

(٢) وفي القنية: قرأ في الأولى الكافرون وفي الثانية ألم تر أو تبت ثم ذكر يتم وقيل: يقطع ويبدأ، وفي الشامية: أفاد أن التنكيس أو الفصل بالقصيرة إنما يكره إذا كان عن قصد، فلو سهوا فلا، شامي: ١/ ٥٤٧، قبيل باب الإمامة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير ص: ٤٩٣، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ٢/ ٩٣، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

صورت میں بھی سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب کے خلاف سورت شروع کی پھر ترتیب کے مطابق پڑھی

☆...... اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر ترتیب کے خلاف سورت شروع کی، پھر یاد آتے ہی اس سورت کو چھوڑ کر ترتیب کے مطابق دوسری سورت شروع کی تو اس کی نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ درست ہو جائے گی، اور اس پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

واضح رہے کہ ایسی صورت میں ایک سورت شروع کرنے کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ جو سورت شروع کی ہے اس کو پڑھ کر رکوع

---

(۱) وقوله وترک واجب ای من واجبات الصلاة الاصلية لا كل واجب اذ لو ترک ترتيب السور لا يلزمه شيء مع كونه واجبا، شامي ۲/ ۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

قالوا يجب الترتيب في سور القرآن فلو قرأ منكوسا اثم لكن لا يلزمه سجود السهو لأن ذلك من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة كما ذكره في البحر في باب السهو، رد المحتار: ۱/ ۵۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق ۲/ ۴۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير ص: ۴۹۴، تنبيهات فيما يكره من القرآن، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) ختم سورة وقصد سورة اخرى فلما قرأ آية او آيتين اراد ان يترک تلک السورة ويفتتح التي ارادها يكره وفي الفتح، ولو كان اى المقروء حرفا واحدا، شامي ۱/ ۵۴۶، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

لانه صلی الله عليه وسلم نهى بلالا رضي الله عنه عن الانتقال من سورة الى سورة وقال له اذا ابتدأت سورة فاتمها على نحوها حين سمعه ينتقل من سورة الى سورة في التهجد، شامي ۱/ ۵۴۶، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير ص: ۴۹۴، تنبيهات فيما يكره من القرآن ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

میں جانا چاہئے۔(۱)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

☆...فرض نمازوں میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی جو سورت پیچھے ہے اس کو پہلی رکعت میں پڑھنا اور جو سورت آگے ہے اس کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲) مثال کے طور پر "قل یا ایھا الکافرون" کو پہلی رکعت میں اور "الم تر کیف فعل" دوسری رکعت میں پڑھنا۔

☆...اگر سہواً اور بھول سے ترتیب کے خلاف ہو جائے تو مکروہ نہیں ہے۔(۳)

☆...نفل نماز میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ تاہم ترتیب سے پڑھنا بہتر ہے۔(۴)

---

(۱) وفي القنية قرأ في الأولى الكافرون وفي الثانية ألم تر أو تبت ثم ذكر يتم وقيل يقطع ويبدأ. الدر المختار. أفاد أن التنكيس أو الفصل بالقصيرة إنما يكره إذا كان عن قصد. شامي ۱/۵۴۶، فصل في القراءة، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۴۹۲، تتمات فيما يكره من القرآن، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ويكره قراءة سورة منكوسا لكون الترتيب من واجبات التلاوة. وحاصله أن الفعل إن تضمن ترك واجب فمكروه تحريما. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۱۸۹ - ۱۹۲، فصل في المكروهات، ط. قديمي كراچي. رد المحتار: ۱/۵۴۶، فصل في القراءة، ط. سعيد كراچي.

والحاصل أن الفعل إن تضمن ترك واجب فهو مكروه كراهة تحريم وإن تضمن ترك سنة فهو مكروه كراهة تنزيه. حلبي كبير ص: ۳۵۰، فصل فيما يكره فعله في الصلاة وما لا يكره، ط. سهيل. انظر إلى الحاشية السابقة.

(۳) لأن ترتيب السور في القراءة من واجبات التلاوة إنما يكره إذا كان عن قصد فلو سهوا فلا. شامي: ۱/۵۴۶، فصل في القراءة، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۹۴، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچي.

(۴) ولا يكره في النفل شيء من ذلك. شامي: ۱/۵۴۶، فصل في القراءة، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۴۹۳، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

جواب: اگر کسی سے قصداً نہیں بلکہ بھول سے ترتیب کا خلاف ہو جائے، اور فوراً اس کو خیال آجائے کہ میں ترتیب کے خلاف قراءت کر رہا ہوں تو اس کو چاہئے کہ اسی سورت کو پورا کرلے۔ کیونکہ سورت شروع کرتے وقت ترتیب کے خلاف قراءت کرنے کا قصد نہیں تھا، اور قصداً نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب واجب ہے

نمازی کے لئے قراءت، رکوع اور سجدے میں ترتیب کا قائم رکھنا واجب ہے یعنی پہلے تکبیر تحریمہ، پھر قیام، پھر قراءت، پھر رکوع، پھر دونوں سجدے اور آخری قعدہ میں ترتیب واجب ہے۔(۲)

ترجمہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں قراءت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ بھی بلند آواز سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدۂ سہو سے وہ نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو

---

(۱) وسئل عن رجل قرأ في الأولى من الظهر سورة الشفق وفي الثانية قل هو الله أحد فلما بلغ الله الصمد تذكر أن عليه أن يقرأ قل أعوذ برب الناس لمكان سورة الإخلاص هل يكره جميع ذلك في الفتاوى التاتارخانية. حلبي كبير ص ۴۹۴ تتمات فيما يكره من القرآن ط سهيل اكيڈمي لاهور. شامي ۱/ ۵۴۷ فصل في القراءة ط سعيد كراچي

(۲) ورعاية الترتيب بين القراءة والركوع والسجود. الدر المختار. وحينئذ فيكون الأصل في هذه الفروض الوجوب. لما كان هذا التعيين لا يحصل إلا بهذا الترتيب صار واجبا آخر لغيره. شامي ۱/ ۴۶۱ مطلب كل شفع من النفل صلاة ط سعيد كراچي

لأن مراعاة الترتيب واجبة عندنا خلافا لزفر فإذا ترك الترتيب فقد ترك الواجب ... منية ... الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط ماجدية كوئته. حلبي كبير ص ۲۹۵ واجبات الصلاة ط سهيل اكيڈمي لاهور.

دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، ورنہ فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

تسبیح

☆... رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔(۲) فرائض میں امام کے لئے تخفیف اور ہلکا کرنے کا حکم ہے، اس لئے مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے زیادہ طویل نہ کرے،(۳) البتہ تین تسبیح سے زیادہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۴)

☆... رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا کامل سنت کا آخری درجہ ہے۔(۵)

---

(۱) تفسد بمجرد قراءته لأنه حينئذ متكلم بكلام غير قرآن. شامي: ۱/۴۸۵، مطلب في حكم القراءة بالفارسية، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وذلك أدناه فلو ترك التسبيح أو أتى به مرة واحدة يجوز ويكره... ويقول في سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاثا وذلك أدناه كذا في المحيط. عالمگيري: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۹، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وإن كان إماما لا يزيد على وجه يمل القوم كذا في الهداية. عالمگيري: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه.

(۴) ويستحب أن يزيد على الثلاث في الركوع والسجود بعد أن يختم بالوتر كذا في الهداية، فالأدنى فيهما ثلاث مرات، والأوسط خمس مرات والأكمل سبع مرات كذا في الزاهدي. عالمگيري: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۰۹، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۵) وإن زاد على الثلاث وذلك أدناه: أي أدنى كمال سنة التسبيح. حلبي كبير، ص: ۳۰۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور ونور ص: ۳۲۵، ط: نعمانيه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

... سننها ... والتسبيح ثلاثا، هنديه: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۵۴، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

تسبیحات میں امام کی پیروی

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے(۱) اگر کسی نے رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی نہیں کی، اور تسبیحات نہیں پڑھیں تو سنت کو ترک کرنے والا ہوگا، (۲) نماز ہو جائے گی، لیکن آخرت میں ڈانٹ ڈپٹ ہوگی کہ رکوع اور سجود میں تسبیحات کیوں نہیں پڑھیں (۳)

تسبیح تین مرتبہ کہنے سے پہلے سر اٹھا لینا

رکوع اور سجدے سے تین مرتبہ تسبیح کہنے سے پہلے سر اٹھا لینا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۴)

تسبیح زور سے پڑھنا

رکوع اور سجدے کی تسبیح کو آہستہ پڑھنا چاہئے، زور سے پڑھنا صحیح نہیں تاہم نماز صحیح ہو جائے گی، سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (۵)

---

(۱) ان المتابعة ليست فرضاً بل تكون واجبة ... وتكون سنة في الثناء، شامي ۱/۴۷۰، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. ومنه المتابعة بانواعها تكون فرضاً فيما هو فرض من اعمال الصلاة، وواجبة في الواجب وسنة في السنة، الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۰۳، مباحث الامام في الصلاة، متابعة المأموم لامامه في افعال الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت لبنان

(۲) ويكره ايضاً للمصلي ... ان يترك التسبيحات في الركوع والسجود ... لمخالفة السنة في ذلك كله، حلبي كبير، ص: ۳۵۷، ط: سهيل اكيدمي لاهور، وص: ۳۱۰، ط: تصانيف كونته

(۳) (ومنها) ترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهواً بل اساءة لو عامداً غير مستخف، شامي: ۱/۴۷۳، ۴۷۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد، وحكم السنة انه يندب الى تحصيلها ويلام على تركها مع لحوق اثم يسير، شامي ۱/۱۰۳، مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد كراچي

(۴) (و) يكره للمصلي ... (وان يترك التسبيحات في الركوع والسجود وان ينقص من ثلاث تسبيحات في الركوع والسجود لمخالفة السنة في ذلك كله، حلبي كبير، ص: ۳۵۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، البحر ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. والتسبيح فيه ثلاثاً فلو تركه او نقصه كره تنزيهاً، شامي ۱/۴۹۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۵) وفي حاشية المجموع عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفاً وخلفاً على استحباب ذكر

اگر تسبیحات کو زور سے پڑھنے سے دوسرے نمازیوں کو خلل ہوتا ہے مثلاً ان سے بھول ہوجاتی ہے یا خشوع خضوع میں فرق آتا ہے تو ایسا آدمی گنہگار بھی ہوگا۔(۱)

تسبیح کتنی مرتبہ کہے

☆...... امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدوں کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے، اگر تین بار کہے تو اس طرح کہے کہ مقتدی کو بھی اسی طرح تین دفعہ تسبیح پڑھنے کا موقع ملے۔(۲)

☆... تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے بھی پانچ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام اٹھ گیا تو مقتدی کو بھی اٹھ جانا چاہئے، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری اور پیروی کرنا واجب

---

(۱) الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ الخ، شامي ۱: ۶۶۰، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في رفع الصوت، ط: سعيد كراچي

واجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الله تعالى جماعة في المساجد وغيرها من غير نكير الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ كما هو مقرر في كتب الفقه، شرح الحموي على الاشباه ۳/ ۱۹۰، الفن الثالث، جمع في الجمع والفرق، القول في احكام المساجد، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) مقرر في الحاشية رقم ۳ في الصفحة الآتية.

(۳) ونقل في الحلية عن عبد الله بن المبارك واسحاق وابراهيم والثوري انه يستحب للامام ان يسبح خمس تسبيحات ليدرك من خلفه ثلاث. شامي ۱/ ۴۹۴، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي وان كان اماما لا يزيد على وجه يمل القوم، عالمگیرية ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه

(۳) ويستحب ان يزيد على الثلاث في الركوع والسجود ... فالادنى فيهما ثلاث مرات والاوسط خمس مرات، عالمگیرية ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه.

(و) زاد على الثلاث (فهو) اي الفعل الذي هو الزيادة (افضل) من تركه لقوله عليه الصلاة

ہے، مقتدی تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہ کرے۔(۱)

تسبیح میں تبدیلی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ سنت کی خلاف ورزی ہے، سنت کی خلاف ورزی ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا،(۲) نماز مکروہ تنزیہی ہو جاتی ہے۔

ایسی صورت میں اگر یاد آجائے تو رکوع میں رکوع کی تسبیح اور سجدہ میں سجدہ کی تسبیح پڑھے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

تشہد پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

"التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا

☆......نماز کی ہر دو رکعت کے اختتام پر جب بیٹھتے ہیں اس میں امام، مقتدی

= والسلام" وذلک ادناہ" ای ادنیٰ کمال سنۃ التسبیح ولا شک ان الزیادۃ علی الادنیٰ افضل۔ حلبی کبیر، ص: ۳۱۲، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی۔ ۱/۴۹۳، فیں مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی۔

(۱) ولو رفع الامام رأسہ من الرکوع او السجود قبل ان یتم المأموم التسبیحات الثلاث وجب متابعتہ۔ الدر المختار مع الشامی۔ ۱/۴۹۵، فصل فی بیان تألیف الصلاۃ الی انتہائہا، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱/۵۵۲، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ السعایۃ فی کشف ما فی شرح الوقایۃ: ۲/۱۹۳، کتاب الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیۃ والثناء والتامین وتکبیرات الانتقالات، والتسبیحات۔ حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السہو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، ص ۴۹۳، ط: مکتبہ سعطانیہ کوئٹہ۔ هندیۃ: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، فتح القدیر: ۱/۵۰۲، باب سجود السہو، ط: مصطفی البابی مصر۔

(۳) والتسبیح فیہ ثلاثا (قولہ ثلاثا) فلو ترکہ او نقصہ کرہ تنزیہا۔ شامی: ۱/۴۹۴، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ط: سعید کراچی۔ اور یہاں چونکہ کوئی حکم نہیں ہے بلکہ تسبیح بدل گئی اس لئے مکروہ تنزیہی ہے۔

اور منفرد کے لیے تشہد (التحیات) پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

☆ ... اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہیے، کیونکہ تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب ترک ہوگا۔ (۲)

☆ ... آخری قعدہ میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی سلام پھیر دیں، البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد یعنی التحیات کچھ باقی رہ گئی ہو تو اس کو پورا کر کے سلام پھیریں۔ (۳)

☆ ... قعدۂ اولیٰ اور اخیرہ میں خاص یہی تشہد پڑھنا اس میں کمی زیادتی نہ کرنا اور تشہد یہ ہے۔ (۴)

---

(۱) ومنها: التشهد فإذا تركه في القعدة الأولى أو الأخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا إذا ترك بعضه كذا في التبيين. هندية ١/١٢٧، باب سجود السهو، ماجدية كوئٹه.
ومنها قراءة التشهد فإنها واجبة في القعدتين الأولى والأخيرة. حلبي كبير ص: ٢٩٥، واجبات الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. وص: ٢٩٦، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ١/٤٦٦، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) بخلاف ما لو قام إلى الثالثة قبل أن يتم المقتدي التشهد فإنه يتم ثم يقوم لأن التشهد واجب وإن لم يتمه وقام جاز. حلبي كبير ص: ٥٢٥، باب الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ٥٣٣، ط: نعمانية كوئٹه. شامي ١/٤٩٦، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام. ط: سعيد كراچي.

(۳) لو سلم قبل أن يتم المقتدي التشهد فإنه يتمه ثم يسلم ولو سلم ولم يتمه جاز. حلبي كبير ص: ٥٢٧، باب الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ٥٣٠، ط: نعمانية كوئٹه
لو فرغ الإمام قبل أن يتم المقتدي التشهد يتمه. شامي ١/٤٩٦، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچي.

(۴) عن شقيق بن سلمة قال: قال عبدالله رضي الله عنه: كنا إذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا: السلام على جبرائيل وميكائيل، السلام على فلان وفلان، فالتفت إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن الله هو السلام فإذا صلى أحدكم فليقل: التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، فإنكم إذا قلتموها أصابت كل عبد لله صالح في السماء والأرض، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله. صحيح البخاري: ١/١١٥، كتاب الأذان، باب التشهد في الآخرة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ص: ٣٢٢-٣٢٣، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ١/٧٢، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ١/٥١٠، باب صفة الصلاة، فصل. ط: سعيد كراچي.

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تشہد پڑھنا بھول گیا

"التحیات پڑھنا بھول گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا واجب ہے

تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، اس لئے اکثر یا بعض حصہ چھوٹ جانے سے بھی سہو سجدہ لازم ہوتا ہے۔ (۱)

تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

"التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہو گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد چھوڑ دیا

قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے قعدہ میں تشہد چھوڑ دیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا، (۲) البتہ امام کے پیچھے تشہد چھوڑ جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱، ۲) ومنها التشهد فان ترکه في القعدة الاولی او الاخیرة وجب علیه سجود السهو، و کذا اذا ترک بعضه کذا في التبیین هندیة: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط. ماجدیة کوئٹه. حلبی کبیر ص: ۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانیه کوئٹه و ص: ۳۹۳-۳۹۵، فصل في سجود السهو، ط: نعمانیة کوئٹه. شامي: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلاة فصل، ط: سعید کراچي. البحر ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچي

(۳) سهو المؤتم لا یوجب المسجدة ولو ترک الامام سجود السهو فلا سهو علی المأموم کذا في المحیط، هندیة: ۱/۱۲۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانیه کوئٹه، البحر ۲/۹۹، باب سجود السهو، ط: سعید کراچي. شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط. سعید کراچي، بخلاف سلامه او قیامه لثالثة قبل تمام المؤتم التشهد فانه لا یتابعه بل یتمه لوجوبه ثم رأیت ... المحتار عندی انه یتم التشهد، وان لم یفعل اجزأه، رد المحتار: ۱/۴۹۶، کتاب الصلاة، فصل واذا اراد الشروع، ط: سعید کراچي.

تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

"التحیات دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا

"فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ کے بعد پڑھ لیا

"فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد قیام میں پڑھ لیا

☆... اگر کسی نے قیام کی حالت میں تشہد پڑھ لیا تو اگر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو کوئی حرج نہیں ہے، سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور سورۂ فاتحہ کے درمیان کوئی ایسی چیز پڑھنی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، اور تشہد بھی اسی قسم سے ہے۔(۱)

☆... اور اگر قیام کی حالت میں کسی بھی رکعت میں قراءت پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا ہے تو اس صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا،(۲) کیونکہ قراءت سے فارغ ہونے

(۱، ۲) ولو قرأ التشهد في القيام إن كان في الركعة الأولى لا يلزمه شيء وإن كان في الركعة الثانية اختلف المشايخ فيه والصحيح أنه لا يجب كذا في الظهيرية ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو وهو الأصح لأن بعد الفاتحة محل قراءة السورة فإذا تشهد فيه فقد أخر الواجب وقبلها محل الثناء كذا في التبيين ولو تشهد في الأخريين لا يلزمه السهو كذا في محيط السرخسي. هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير، ص: ۳۹۲، فصل في سجود السهو، ط: مكتبة نعمانية كوئٹہ، وص: ۴۰۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲/۱۰۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۴۳۳، باب سجود السهو، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت.

کے بعد فوراً رکوع کرنا واجب ہے،(۱) اور واجب میں تاخیر ہونے کی صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

تشہد کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی، اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا، رہ گیا یا بھول گیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے خواہ فرض نماز میں ہو یا نفل میں ہر حال میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔(۳)

تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نے تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی، یا پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر تشہد پڑھا تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۴)

---

(۱) (الانتقال من الفرض الى الذي هو فرض آخر) الذي بعده فان ذلك واجب، حلبي كبير، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور: هنديه: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته.

(۲) انه لا يجب الا بترك الواجب (او بتأخيره) اي بتأخير الواجب عن محله، حلبي كبير، ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هنديه: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئته

(۳) (ومنها) التشهد فاذا تركه في القعدة الاولى او الاخيرة وجب عليه سجود السهو وكذا اذا ترك بعضه كذا في التبيين، هنديه: ۱/ ۱۲۷، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، حلبي كبير، ص: ۲۹۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانيه، شامي ۱/ ۴۰۵، باب صفة الصلاة، ط: ايچ ايم سعيد كراچي، البحر الرائق ۱/ ۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، خانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۱، فصل في ما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيديه كوئته

(۴) واذا قرأ الفاتحة مكان التشهد فعليه السهو وكذلك اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد كان عليه السهو، هنديه: ۱/ ۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجديه كوئته، حلبي كبير، ص: ۴۶۰، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

تشہد کی حقیقت

عبادات صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے، کسی قسم کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور اللہ تعالیٰ کو کسی شریک کی ضرورت نہیں، التحیات للہ سے آخر تک کی حقیقت یہ ہے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جذبہ انسان کے دل میں فطری اور پیدائشی طور پر موجزن ہوتا ہے، ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، ان احسانات کی وجہ سے ہم نے اللہ کو جانا مانا اور پہچانا، وہی ذات ہے کہ ان کے ذریعہ ہم کو اللہ کے اوامر و نواہی، اور اس کو راضی کرنے کی راہیں معلوم ہوئیں۔ وہ ہی ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ یعنی اذان اور نماز ہمیں میسر ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعے سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج، درجے اور رتبے تک ترقی کر سکتے ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعے سے "لا الٰہ الا اللہ" کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی، وہ ہی ہیں جو خدا شناسی کا اعلیٰ درجہ ہیں۔

غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں کہ ان کا کوئی حساب نہیں، دوسری قوموں نے اپنے محسنوں اور نبیوں کو ان کے بے شمار احسانات اور انعامات کی وجہ سے ان کو خدا شناسی اور خدا رسی کا ایک ذریعہ اور وسیلہ سمجھنے کی بجائے غلطی سے ان کو خدا بنا لیا تھا، اور توحید سکھانے والے لوگوں کو خود واحد و یگانہ مان لیا تھا، اور ان کی تعلیمات کو جو نبوت کی خاکساری، عاجزی، عبودیت اور بندگی سے بھری ہوئی تھیں بھول کر ترک کر دیا، اور انہی کو معبود بنا لیا اور ان کی عبادت کرنے لگے، ہم مسلمانوں سے بھی ممکن تھا کہ ایسا کر بیٹھتے مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک امتحان سے بچانے کے لئے "التحیات

عبدہ ورسولہ" کا جملہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی "لاالٰہ الا اللّٰہ" کا جزء بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے شرک سے بچالیا، بلکہ اسی باریک حکمت نے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی مکہ معظمہ میں نہیں بنوائی بلکہ مدینہ منورہ میں بنوائی، اگر آپ کی قبر مکہ معظمہ میں ہوتی تو ممکن تھا کہ کسی کے دل میں پرستش اور عبادت کا خیال آجاتا یا کم از کم دشمن اور مخالفین اس بات پر اعتراض کرتے کہ کعبۃ اللہ کا طواف وغیرہ ہوتا ہے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی جاتی اور اس کا طواف نہیں کیا جاتا وغیرہ۔

جو لوگ مکہ معظمہ کے شمالی جانب سے جنوب کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف ہوتی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے آپ کی قبر کو نہ پوجے جانے اور مسلمانوں کو شرک میں مبتلا نہ ہونے کا ایک راستہ بنادیا۔

اسی طرح جن جن باتوں میں اس بات کا وہم و گمان بھی ہو سکتا تھا کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنا لے گا، ان کا خود اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم میں ایسا بندوبست کر دیا کہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو، مگر چونکہ احسان کرنے والے سے محبت کرنا، اور محسن کا گرویدہ اور فریفتہ ہونا انسان کی فطرت کا تقاضا تھا، اس واسطے اس کی ایک راہ کھول دی کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں، اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے اور رتبے میں ترقی ہوتی رہے، چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کا سلام پیش کرتا ہے، اور تہہ دل سے شکرگزار ہو کر گویا کہ آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے

آپ کی ایسی محبت پیدا کر لیتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے موجود ہیں، آپ کے اعلیٰ احسانات کے نقشے سے آپ کا وجود حاضر کی طرح سامنے لا کر، حقیقۃً حاضر جان کر خطاب کے رنگ میں عرض کرتا ہے، جس میں حقیقۃً اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

”اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔“

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو آپ کے دین کے سچے خدام یعنی صحابہ، اولیاء اللہ، اصفیاء، اتقیاء اور ابدال آئے ان کے واسطے بھی ان کی اعلیٰ خدمات اور عظیم احسانات کی وجہ سے دعا کی تعلیم دی گئی یعنی ”السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ“۔ (احکام اسلام: ۴۹-۵۰)

تشہد کی مقدار بیٹھنا

آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، اور تشہد پڑھنا واجب ہے۔(۱)

تشہد کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کم سے کم تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی

(۱) لأن القعدة الأخيرة لما كانت فرضا كانت قراءة التشهد فيها واجبة، حلبي كبير، ص: ۴۵۵، سهيل ... جود السجود، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، (وتشهد القعود الأخير) مقدار ... هندية ۱/ ۷۰، والقعدة الأخيرة فرض في الفرض والتطوع، هندية ۱/ ۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، والقعود الأخير قدر التشهد وهي فرض بإجماع العلماء. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، شامي، ۱/ ۴۸۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، ولو ... التشهد في إحدى القعدتين الأولى أو الأخيرة فإنه وجب فيهما في ظاهر الرواية وهو الصحيح، حلبي كبير، ص: ۳۱۳، فصل في سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه

☆ سنت غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے اس لئے سنت غیر مؤکدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆ ...... اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم ہوگا اور یہ حکم فرض، واجب اور سنت مؤکدہ کے لئے ہے۔(۲) چار رکعت والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

تشہد کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نمازی نے دو رکعت کے بعد یا آخری قعدہ میں بیٹھ کر پہلے تشہد پڑھا پھر اس کے بعد بھولے سے فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) وفي البواقي من ذوات الأربع يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم. الدر المختار على هامش رد المحتار: ۲/ ۱۶، ط: سعيد كراتشي.
وفي الشامي أيضا: (قوله ثم لا يصلي ولا يستفتح) (قوله في البواقي) وهي ثلاثة: نافلة الظهر ورباعية الجمعة القبلية والبعدية وهو الأصح لأنه تشبه الفرائض، واحترز به عن الرباعيات المستحبات ومنه فإنه يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم في القعدة الأولى ثم يقرأ دعاء الاستفتاح. شامي: ۲/ ۱۶، مستحب، ط: سعيد كراتشي.
(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.
(۳) وكذا ترك الزيادة على التشهد أي في الفرض والسنة المؤكدة لأنها في النفل مطلوبة. شامي: ۱/ ۴۶۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي. انظر إلى الحاشية السابقة. وفيها أيضا.
(۴) وإذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه وإذا قرأ الفاتحة مكان التشهد فعليه السهو وكذلك إذا قرأ الفاتحة ثم التشهد كان عليه السهو، كذا روي عن أبي حنيفة رحمه الله في الواقعات الناطفية، وذكر هناك إذا بدأ في موضع التشهد بالقراءة ثم بالتشهد فعليه السهو ولو بدأ بالتشهد ثم بالقراءة فلا سهو عليه. هكذا في المحيط. هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

تشہد مقتدی نے پڑھ لیا

اگر مقتدی نے تشہد پڑھ لیا تو وہ سلام نہیں پھیر سکتا بلکہ سلام میں امام کی پیروی کرے گا یعنی جب تک امام سلام نہیں پھیرے گا انتظار کرے گا، جب امام سلام پھیرے گا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سلام پھیرے گا۔(۱)

تشہد مقرر ہونے کی وجہ

☆...... نماز کی ہر دو رکعت کے بعد التحیات مقرر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں نماز دو ہی رکعت مقرر ہوئی تھی، اور باقی رکعتیں ان کی تکمیل کے واسطے ہیں، اس واسطے ہر دو رکعت کے بعد تشہد مقرر ہوا، تا کہ اصل اور فرع میں تمیز ہو جائے، اور اسی تمیز کے لئے فرض کی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا بھی واجب ہے، اور آخری دو رکعتوں کے ساتھ سورت ملانا واجب نہیں بلکہ ملانا سنت ہے۔(احکام اسلام ص ۶۲)(۲)

---

(۱) والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع: مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه، وركوعه لركوعه، وسلامه لسلامه. شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچي.

(قوله ولو أتمه إلخ) أي لو أتم المؤتم التشهد بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل تمام إمامه فأتى بما يخرجه من الصلاة كسلام أو كلام أو قيام جاز　　　وإنما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الإمام بلا عذر إلخ. شامي: ۱/۵۲۵، آداب الصلاة، مطلب في تعداد التحريم، ط. سعيد (قوله وكره تحريماً) أي قيامه بعد قعود إمامه قدر التشهد لوجوب متابعته في السلام. شامي: ۱/۵۹۸، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۲) الحاصل أن الصلاة فرض ركعة ركعة، ولم يشرع أقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بالأخرى وصارتا شيئاً واحداً، قالت عائشة رضي الله عنها: "فرض الله تعالى الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين في الحضر والسفر فأقرت صلاة السفر وزيد في صلاة الحضر" وفي رواية: "إلا المغرب فإنها كانت ثلاثاً". حجة الله البالغة: ۲/۳، مبحث في الأمور التي لا بد منها في الصلاة، ط. كتب خانه رشيديه دهلي. عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۱/۲۸۶، باب كيف فرضت الصلوة في الإسراء، ط: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر.

☆ ..... جب اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ پڑھنے سے فراغت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں بیٹھ جانے کی اجازت عطا ہوئی، اب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو تو اس وقت دو زانو مؤدب بیٹھ کر اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اے اللہ! قلبی تعظیم اور بدنی اور مالی عبادات کا مستحق تو ہی ہے، اور یہ تیرے ہی حضور کے لائق ہے، لہذا میرا سارا مال اور جسم و جان اس بات کے لئے آپ کے حضور میں ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص:۲۶)

تشہد میں سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے بھی سلام مقرر کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دل سے نہ بھلائیں، اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے رہیں، اور اسلام کی نعمت اور آپ کی رسالت کی تبلیغ کی قدر دانی کریں، اور اس کے شکریہ میں آپ پر سلام بھیجیں۔

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا ہے۔

---

(۱) ولما كان القليل من الصلاة لا يفيد فائدة معتدا بها والكثير جدا يعسر اقامته عظمت حكمة الله ان لا يشرع لهم اقل من ركعتين فالركعتان اقل الصلوة ولذلك قال "في كل ركعتين التحية". حجة الله البالغة: ٢/٢، مبحث في الامور التي لا بد منها في الصلوة، ط. كتب خانه رشيديه دهلي.

ثم امر بالتشهد لانه اعظم الاذكار قال "ثم يتخير من الدعاء اعجبه اليه" وذلك لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشى بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء ... ثم تقرر الامر على ذلك وجعل التشهد ركنا لانه لولا هذه الامور لكان الفراغ من الصلاة مثل فراغ المعرض او النادم، حجة الله البالغة: ٢/٢، ط. رشيديه كتب خانه دهلي، ومن يريد التفصيل فيراجع الى الفتوحات المكية لابن العربي: ٣٤٨/٢–٣٤٢ تشهد عمر رضي الله عنه

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حق ادا ہو جائے گا لہذا تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مقرر ہوا۔ (احکام اسلام ص ۶۶) (۱)

تشہد میں نیک لوگوں پر سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ“ میں سلام کو عام کر دیا گیا، یعنی ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کی زبان سے یہ نکلا تو ہر ایک نیک بندے کو جو کہ آسمان وزمین میں ہے سلام پہنچ جائے گا، اور یہ نوع انسان کی ہمدردی کے حق کے لئے سلام کو عام کیا ہے۔ (۲)
(احکام اسلام ص ۶۶)

تشہد نہیں پڑھا مقتدی نے

”مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وكان الصحابة استحبوا أن يضموا على السلام قولهم: السلام على الله قبل عباده، السلام على جبرئيل، السلام على فلان، فغير رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك بالتحيات، وبين حسن التغيير حيث قال: "لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام" يعني أن الدعاء بالسلامة إنما يناسب من لا تكون السلامة من العدم ولواحقه ذاتية له، ثم اختار بعده السلام على النبي تنويها بذكره وإثباتا للإقرار برسالته وأداء لبعض حقوقه. حجة الله البالغة: ۲/۱۰، الأمور التي لا بد منها في الصلاة، التحيات والسلام، ط: رشيديه دهلي، ۲/۳۰۲، ط: قديمي.

(۲) السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فإنه إذا قال ذلك أصاب كل عبد صالح في السماء والأرض قال الطيبي لتعليمهم النبي صلى الله عليه وسلم أن الصلاة للمؤمنين ينبغي أن يكون شاملا لهم وعمومهم ما يصيبهم مرقات: ۲/۳۳۱، ط: مداديه ملتان. ثم عمم بقوله: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين. قال: فإذا قال ذلك أصاب كل عبد صالح في السماء والأرض. حجة الله البالغة: ۲/۹، الأمور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

جیسا کہ سکہ پر ہوتی ہے تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ لہٰذا اگر نمازی کے پاس سکے ہیں تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

☆ ..... اگر بڑی تصویر سر کٹی ہوئی ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوتی۔(۲)

☆ ..... اگر نمازی کے سامنے شناختی کارڈ وغیرہ ہوں اور ان میں انسان کی تصویر ہو، تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے نماز سے پہلے شناختی کارڈ وغیرہ کو جیب میں اچھی طرح حفاظت سے رکھیں تاکہ نماز کے دوران جیب سے نکل کر سامنے نہ

---

(۱) (قوله: إلا أن تكون صغيرة) لأن الصغار جداً لا تعبد فليس لها حكم الوثن فلا تكره في نفي الكراهة انما كانت باعتبار شبه العبادة ..... والمراد بالصغيرة التي لا تبدو للناظر على بعد ..... وفي الخلاصة من كتاب الكراهة: رجل صلى ومعه دراهم وفيها تماثيل ملك لا بأس به لصغرها. البحر ۲/ ۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(أو كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهي على الأرض. الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸. (قوله لا تتبين الخ) هذا أضبط مما في القهستاني حيث قال بحيث لا تبدو للناظر إلا بتبصر بليغ كما في الكرماني، أو لا تبدو له من بعيد. شامي ۱/ ۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية ۱/ ۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كانت الصورة صغيرة كالتي على الدرهم أو كانت في اليد أو مستترة أو مهانة مع أن الصلاة بذلك لا تحرم، بل ولا تكره. شامي ۱/ ۶۴، ط: سعيد كراچي

(۲) قوله أو مقطوع الرأس أي سواء كان من الأصل أو كان لها رأس ومحي، وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتى لم يبق لها أثر أو بطليه بمغرة أو بنحوها، أو بنحته أو بغسله راسه لم يكره. لأنها لا تعبد بدون الرأس عادة ... واقطع الرأس عن الجسد بخيط مع بقاء الرأس على حاله فلا ينفي الكراهة لأن من الطيور ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك. البحر ۲/ ۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية ۱/ ۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

آجائے۔(۱)

☆ آج کل روپے میں بڑی اور واضح تصویر ہوتی ہے، اس لئے نماز شروع کرنے سے پہلے روپے کو حفاظت سے رکھیں تاکہ نماز کے دوران جیب سے گر کر سامنے نہ آجائے۔(۲)

☆ جاندار کے علاوہ غیر جاندار کی تصویر سامنے ہونے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، خواہ وہ کتنی ہی خوبصورت اور جاذب نظر ہو۔(۳)

☆ آج کل لوگ کعبۃ اللہ اور حرم پاک کی تصویر گھر میں لٹکاتے ہیں، اگر صرف کعبۃ اللہ یا حرم پاک کی تصویر ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی،(۴) اور اگر اس میں یا اس کے ساتھ انسان یا نمازیوں کی تصویر ہے، اور وہ واضح طور پر نظر آتی ہے، غور سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو سامنے یا دائیں یا بائیں لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۵)

(۱، ۲) ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس أو صرة أو ثوب آخر، الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، وفي الشامية: (قوله (المستتر بكيس أو صرة) بأن صلى ومعه صرة أو كيس فيه دنانير أو دراهم فيها صور صغار فلا تكره لاستتارها ومقتضاه انها لو كانت مكشوفة تكره الصلاة، شامي: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳، ۴) (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد (قوله أو لغير ذي روح) لقول ابن عباس فإن كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له رواه الشيخان، ولا فرق في الشجر بين المثمر وغيره خلافا لمجاهد، الدر مع الرد: ۱/۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته، البحر: ۲/۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

(۵) انظر الى الحاشية رقم ۲، ۱ في الصفحة السابقة.

☆ ... جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

☆ ..... ایسے مقام میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جہاں چھت پر یا دائیں بائیں جانب جاندار کی تصویر ہو۔ (۲)

☆ ... اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے اس پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہے لیکن اس پر سجدہ نہیں کر رہا ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ (۳)

☆ ..... اگر جاندار کی تصویر ہے لیکن کسی چیز سے چھپا کر رکھی ہے، تو نماز مکروہ

---

(۱) قوله: ولبس ثوب فيه تصاوير، لأنه يشبه حامل الصنم فيكره، وفي الخلاصة: وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه أو لم يصل اهـ وهذه الكراهة تحريمية الخ. البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد: ۱/۶۴۷، مطلب مكروهات الصلاة، ط. سعيد كراچی. الهندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ

(۲) وإن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو بحذائه الخ، فوقه فوق رأسه أي في السقف. شامي: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ في الصفحة السابقة

(۳) ولو كانت الصورة على وسادة ملقاة أو على بساط مفروش لا يكره لأنها تداس وتوطأ. شامي ۱/۶۴۸، ط. سعيد كراچی (أو على بساط فيه تصاوير) ... ولا بأس بأن يصلي على بساط فيه تصاوير (در) الحاصل أنه لا يسجد على التصاوير، والمراد ما كان منها لذي روح فإن اختلاف المشايخ فيها فأطلق في الاصل الكراهة سجد عليها أو لم يسجد، وقيد في الجامع الصغير بأن تكون في موضع السجود، فلو كانت في موضع القيام أو القعود لا يكره لما فيه من الإهانة ... (ويكره أن يسجد عليها) أي على التصاوير ذات الروح لأن فيه تعظيما لها وتشبها بعبادتها. حلبي كبير، ص. ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط. سهيل اكيڈمی لاهور.

ومع هذا لو صلى على ذلك البساط وسجد عليها تكره، لأن فعله ذلك تعظيما لها. شامي. ۱/۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر ۲/۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچی

مکروہ نہیں ہوتی۔(۱)

مسئلہ: اگر جاندار کی تصویر اس قدر چھوٹی ہے کہ اگر زمین پر رکھدی جائے اور کوئی شخص اس کو کھڑے ہو کر دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں، یا تصویر کا سر یا چہرہ کاٹ دیا گیا ہو، یا مٹا دیا گیا ہو، یا تصویر جاندار کی نہ ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوتی۔(۲)

تصویر چھپا کر رکھی ہے

جس کمرے میں نماز پڑھ رہا ہے اس میں جاندار کی تصویر چھپا کر رکھی گئی ہے

---

(۱) انه یکره لو کانت علی الستر ... هذا اذا كانت الصورة مكشوفة، اما اذا كانت مستورة فلا بأس به. (فتاوى التاتارخانية: ۱/ ۳۹۱، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي الخ، ط: ادارة القرآن كراچی)

ولا يكره (لو كانت تحت قدميه) ... (أو على خاتمه) بنقش غير مستبين، قال في البحر ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس أو صرة أو ثوب آخر، وأقره في النهر، وقوله أو ثوب آخر بأن كان فوق الثوب الذي فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب، بحر. (شامي: ۱/ ۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ السبحة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

(۲) ويكره أن يصلي وبين يديه أو فوق رأسه ... تصاوير ... وهذا اذا كانت الصورة كبيرة ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره وان قطع الرأس فلا بأس به ولا يكره تمثال غير ذي الروح كذا في النهاية. (هندية: ۱/ ۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه)

(و) لا يكره (لو كانت تحت قدميه) ... (أو كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهي على الأرض، ذكره الحلبي (أو مقطوعة الرأس أو الوجه) أو ممحوة عضو لا تعيش بدونه (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۴۸ - ۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ السبحة، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/ ۲۸ - ۲۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله الا أن تكون صغيرة أو مقطوعة الرأس، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

تو نماز مکروہ نہیں ہے (۱) البتہ جاندار کی تصویر چھپا کر بھی نہیں رکھنی چاہئے۔

تصویر چھوٹی ہے

اگر تصویر اتنی چھوٹی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی تو اس کی موجودگی میں نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

تصویر والا کپڑا

جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

تصویر والا کمرہ

جس کمرے میں کسی جاندار کی تصویر لگی یا ٹنگی ہو اس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم: ۱ فی الصفحة السابقة

(۲) ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبيل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) (قوله ولبس ثوب فيه تصاوير) لانه يشبه حامل الصنم فيكره وفي الخلاصة وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه او لم يصل اهـ وهذه الكراهة تحريمية، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۶۴۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي، عناية على هامش الهندية: ۱/۱۹، باب الحدث في الصلاة، وما يكره فيها، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه.

ہے۔(۱)

تصویر والے مصلے

اگر جائے نماز پر خانہ کعبہ کی تصویر یا مسجد نبوی کی تصویر ہے، تو ان پر نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے،(۲) نہ ان پر کپڑا چڑھانے کی ضرورت ہے، نہ ان کو فروخت کرنے کی ضرورت ہے، اس تصویر سے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی تعظیم میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا، کیونکہ کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کی تصویر کا حکم عین کعبہ اور عین مسجد نبوی کا حکم نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) (و) يكره تحريماً (أن تكون فوق رأسه) أي رأس المصلي (في السقف (أو) أن تكون (بين يديه) أي قدامه قريباً منه (أو) أن يكون (بحذائه) أي في مقابلته (تصاوير) مرسومة في جدار أو غيره (أو صورة) موضوعة (أو معلقة) لأن فيه تعظيماً وتشبهاً بعبادتها. حلبي كبير، ص: ۳۵۱، كراهية الصلاة، قبيل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور؛ شامي: ۱/ ۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي؛ البحر: ۲/ ۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي؛ فتح القدير: ۱/ ۴۲۲-۴۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل ويكره للمصلي الخ، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان.

(۲) (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد (قوله أو لغير ذي روح) لقول ابن عباس للسائل: فإن كنت لا بد فاعلاً فاصنع الشجر وما لا نفس له، رواه الشيخان. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي؛ حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور؛ الهندية: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه؛ البحر: ۲/ ۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي؛ طحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي؛ وأما صورة غير ذي الروح فلا خلاف في عدم كراهة الصلاة عليها أو بحذائها. حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) فتاویٰ رحیمیہ میں ہے: "کعبہ وغیرہ کا مصلی پر جو نقشہ ہوتا ہے چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے، لہٰذا اس کا احترام ضروری نہیں، البتہ مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے، بات کا خیال بھی رکھنا ہوتا ہے، اگر وہ اس پر نماز پڑھی جائے تو گناہ نہیں ہوگا۔" فتاویٰ رحیمیہ ۶/ ۳۶۹، متفرقات صلاۃ، ط: دار الاشاعت کراچی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی زمین نماز پڑھنے والے کے پیروں کے نیچے ہوتی ہے، جب یہ جائز ہے تو تصویر کے اوپر بھی نماز پڑھنا جائز ہوگی۔ (۱)

تعجب کی خبر سن کر

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر جواب میں "سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

تعدیل ارکان

"تعدیل ارکان" کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے دوران ہر رکن کے وقت اس طرح اطمینان حاصل ہو کہ تمام اعضاء سے اضطراب دور ہو جائے اور اس کی کم

---

(۱) (قوله: (يصح فرض ونفل فيها وفوقها) وكذا يصح فرض ونفل فيه) اى فى جوفها. شامی ۲/۳۵۳، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچی، البحر ۲/۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة، ط. سعيد كراچی، حلبی كبير ص. ۶۱۹، فصل في مسائل شتى، ط. سهيل اكيڈمی لاهور، طحطاوی على المراقی ص: ۲۱۳، باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمی كراچی

ولو صلى فى جوف الكعبة او على سطحها جاز الى اى جهة توجه ولو صلى على جدار الكعبة فان كان وجهه الى سطح الكعبة يجوز والا فلا، هندية ۱/۶۳، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيدية كوئٹه، تاتارخانية ۲/۵۳۳، باب الصلاة في الكعبة، ط. ادارة القرآن كراچی.

(۲) ولو اخبر بما يعجبه فقال سبحان الله او لا اله الا الله او الله اكبر، ان لم يرد به الجواب لا تفسد صلاته عند الكل وان اراد به الجواب فسدت عند ابى حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى، هندية ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. رشيدية كوئٹه، المرجع طرد.

۱/۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، البحر ۲/۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی

سے کم مقدار ایک تسبیح کی مقدار ہے۔(۱)

اور تعدیل ارکان امام ابو یوسفؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک فرض ہے، امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔(۲)

اگر تعدیل ارکان قصداً فوت ہو جائے تو نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اور اگر سہواً اور غلطی سے تعدیل ارکان فوت ہو گیا ہے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(١) (وتعديل الأركان) أي تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما، النهر الفائق. (قوله وكذا في الرفع منهما) أي يجب التعديل أيضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة أيضا لأنه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما. شامي: ١/ ٤٦٣، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الإشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق ١/ ٣٠١، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية ١/ ٧١، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، البحر: ٢/ ٥٠، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي

(٢) (وتعديل الأركان) فإنه عند أبي يوسف فرض لما ذكرنا من الحديث، أي حديث ابن مسعود المتقدم في أول ذكر الفرائض، وعندهما تعديل الأركان من الواجبات لا من الفرائض. حلبي كبير ص: ٢٩٤، الثامن تعديل الأركان، فصل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

وقال أبو يوسف بفرضية الكل، واختاره في المجمع والعيني، ورواه الطحاوي عن أئمتنا الثلاثة، وقال في الفيض إنه الأحوط اهـ، وهو مذهب مالك والشافعي وأحمد إلخ. شامي: ١/ ٤٦٤ - ٤٦٥، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي، هندية ١/ ٧١، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، البحر ١/ ٢٩٩، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي

(٣) حتى لو تركها أو شيئا منها ساهيا يلزمه السهو ولو عمدا يكره أشد الكراهة ويلزمه أن يعيد الصلاة. شامي: ١/ ٤٦٤، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ١/ ٢٩٩ - ٣٠٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير ص: ٢٩٥، الثامن تعديل الأركان، فصل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

تعدیل ارکان نہیں کیا

جو فرض اور وتر کی نمازیں تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہیں کی گئی ہیں اگر چہ وہ ہو گئی ہیں لیکن ان کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، البتہ سنتوں کا اعادہ نہیں اس لئے سنت اور نوافل کا اعادہ نہ کرے۔(۱)

تکبیر

نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے،(۲) اس کے علاوہ نماز کی باقی تکبیرات سنت ہیں(۳) اس لئے تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز نہیں ہوگی، اور باقی تکبیرات بھول کر نہ کہنے کی صورت میں نماز ہو جائے گی۔ اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها يكون فاسقا آثما ... (وهي) ... قراءة فاتحة الكتاب ... وتعديل الأركان. الدر مع الرد ۱/۴۵۶، ۴۶۴، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ولا دخول في الصلاة إلا بتكبيرة الافتتاح) لإجماع الأمة على ذلك في كل زمان، فإنهم قد أجمعوا على أن لا دخول في الصلاة إلا بتكبيرة الافتتاح. حلبي كبير ص ۲۵۸، الأولى تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اکیڈمی لاهور. البحر ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی

(۳) ... أن المراد به تكبيرة الافتتاح ولأن الأمر للإيجاب وما وراءها ليس بفرض. البحر ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. والثاني عشر منها (التكبيرات التي يؤتى بها في خلال الصلاة) عند الركوع والسجود والرفع منه والنهوض من السجود أو القعود إلى القيام وكذا التسميع ونحوه. حلبي كبير ص ۳۸۴، فصل في السنن، ط: سهيل اکیڈمی لاهور.

(۴) وبترك السنة لا يجب سجود السهو، نص على ذلك في غنية المصلي. منحة الخالق على هامش البحر الرائق ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل إساءة لو عامدا غير مستخف. حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۲۵۶، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچی. الدر مع الرد ۱/۴۷۴، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچی

تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے بارے میں تین قول ہیں۔

۱......تکبیر یعنی "اللّٰہ اکبر" کہنا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا ایک ساتھ شروع کرے اور ایک ساتھ ختم کرے۔

۲......پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر "اللّٰــہ اکبر" کہنا شروع کرے اور "اللّٰہ اکبر" ختم ہوتے ہی ہاتھ باندھ لے۔ یہ دونوں صورتیں افضل اور بہتر ہیں۔

۳......پہلے تکبیر شروع کرے کے فوراً ہاتھ اٹھا کر ایک ساتھ ختم کر دے، یہ صورت بھی جائز ہے لیکن بہتر نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) (قوله ورفع يديه حذاء أذنيه) ... وفيه ثلاثة أقوال: القول الأول أنه يرفع مقارنا للتكبير وهو المروي عن أبي يوسف قولا والمحكي عن الطحاوي فعلا واختاره شيخ الإسلام وقاضي خان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتى قال البقالي: هذا قول أصحابنا جميعا ويشهد له المروي عنه عليه الصلاة والسلام أنه كان يكبر عند كل خفض ورفع وما رواه أبو داؤد أنه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير وفسر قاضي خان المقارنة بأن تكون بدايته عند بدايته وختمه عند ختمه. القول الثاني وقته قبل التكبير ونسبه في المجمع إلى أبي حنيفة ومحمد وفي غاية البيان إلى عامة علمائنا وفي المبسوط إلى أكثر مشايخنا، وصححه في الهداية، ويشهد له ما في الصحيحين عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم كبر

القول الثالث وقته بعد التكبير فيكبر أولا ثم يرفع يديه ويشهد له ما في صحيح مسلم أنه صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى كبر ثم رفع يديه، ورجح في الهداية ما صححه بأن فيه نفي الكبرياء عن غير الله تعالى، والنفي مقدم على الإثبات ككلمة الشهادة الخ. (البحر: ۱/۵۰۵، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۳۲، ط: رشيدية، حلبي كبير ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل، طحطاوي على المراقي ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب أفعال الصلاة، ط: قديمي كراچي، الدر مع الرد: ۱/۴۸۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي، المحيط البرهاني: ۲/۱۰۳، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط: إدارة القرآن كراچي

☆ جمہور حضرات کی رائے ہے کہ اصح یہ ہے کہ پہلے نمازی دونوں ہاتھ اٹھائے، جب دونوں ہاتھ کان کے برابر میں پہنچ جائیں تب "اللہ اکبر" کہنا شروع کرے۔(۱)

☆ دونوں ہاتھ کان تک اٹھانے کے بعد جب ناف تک پہنچیں اس وقت تکبیر تحریمہ کہنا، یا ہاتھ ناف تک پہنچتے وقت تکبیر تحریمہ کا ایک جز "اللہ" کہنا اور ہاتھ باندھنے کے بعد دوسرا جز "اکبر" کہنا مکروہ اور خلاف عادت ہے۔(۱) بہرحال "سبحانک اللھم" آخر تک پڑھنے کی جگہ ہے تکبیر کہنے کی جگہ نہیں ہے، اور تکبیر تحریمہ ہاتھ باندھنے تک ختم ہو جانی چاہیئے، ہاتھ باندھ کر یا باندھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی صورت میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اونچا سننے والا بہرا مقتدی امام کے ہاتھ اٹھانے کو دیکھ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھنے لگا تو امام سے پہلے تکبیر کہنے کی بنا پر مقتدی کی اقتداء اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔ کیونکہ اگر تکبیر کا پہلا لفظ "اللہ" کہنے میں مقتدی سبقت کرے گا یعنی لفظ "اللہ" امام کے ساتھ شروع کرکے "اکبر" کا لفظ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کردے گا تب بھی اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) والاصح انه يرفع اولا فاذا استقرتا في موضع المحاذاة كبر لان الرفع بصفة النفي كذا نسب هذا الى ابي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى كذا في الظهيرية. الجوهرة النيرة: ۱/۳۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط مير محمد كتب خانه كراچی. المحيط البرهاني ۲/۲۰۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط ادارة القرآن كراچی

(۲) فلو قال "الله" مع الامام و"اكبر" قبله او ادرك الامام راكعا فقال "الله" قائما و"اكبر" راكعا لم يصح في الاصح كما لو فرغ من "الله" قبل الامام الخ. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچی. البحر ۱/۳۰۶، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی، و ۱/۳۳۵، ط رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني ۲/۳۰۴، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر ۱/۳۲۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. واما وقته فوقت التكبير مقارنا له لانه سنة التكبير شرع لاعلام الاصم بالشروع في الصلاة ولا يحصل هذا المقصود الا بالقران. بدائع ۱/۱۹۹، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچی

☆ ... رکوع اور سجود کی تکبیرات کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لئے جھکنے کے ساتھ تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے، اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت بھی تکبیر شروع کرے اور سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے۔(۱)

رکوع اور سجود میں پہنچ کر تکبیر کہنا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے، اور اس میں دو کراہت لازم آتی ہیں: ایک کراہت تکبیر کے محل کو ترک کرنے کی ہے کیونکہ یہ تکبیرات انتقال کہلاتی ہیں یعنی رکوع کے لئے جھکنے اور سجدے میں جانے کے وقت ان کو کہنا چاہئے تھا، یہاں کا محل ہے جس کو ترک کر دیا، دوسری کراہت بے محل ادائیگی ہے، یعنی جس وقت تکبیر کہہ رہا ہے وہ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہنے کا وقت تھا، تکبیر کہنے کا وقت نہیں تھا، اس لئے یہ بے محل تکبیر ہے، اس لئے

---

(۱) ان المسنون في هذه الاذكار ابتداؤها عند ابتداء الانتقال وانتهاؤها عند انتهائه، حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، (ملتقطا) . فرغ من القراءة فيخر راكعا يكبر تكبيرا . وهو يفيد مقارنة التكبير بالركوع ثم صرح به فقال: وينبغي ان يكون ابتداء التكبير عند اول الخرور والفراغ منه عند الاستواء راكعا، حلبي كبير، ص: ۳۱۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

فاذا اطمأن بعد رفع رأسه من الركوع حالة كونه قائما وسكن اضطراب اعضائه انحط من الرفع (مكبرا) حال كونه ملتبسا اى بالتكبير ملتبسا (بالخرور) اى اثناءه بمعنى "مع" وذلك بان يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤها عند انتهائه، حلبي كبير، ص: ۳۲۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، و ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.
حلبي كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

سنت کے مطابق عمل کرنا چاہئے اور خلاف سنت طریقے کو چھوڑ دینا چاہئے۔(۱)

سنت یہ ہے کہ جب ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کیا جائے، اس وقت شرعی طریقے سے اللہ کا نام لیا جائے، جب ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہو گیا تو تکبیر وغیرہ بھی ختم ہو جانی چاہئے۔ مثلاً رکوع کے لئے جھکنے کی ابتداء میں "اللہ اکبر" کی ابتداء ہو اور رکوع میں جھک جانے کے بعد "اللہ اکبر" کی انتہا ہو۔(۲)

۲۲۔ رکوع کی تکبیر رکوع میں چلے جانے کے بعد کہنا مکروہ ہے، اسی طرح رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا چاہیے، اگر کوئی شخص رکوع سے پورے طور پر کھڑے ہونے کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتا ہے تو یہ مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) (و) ان يأتي بالاذكار المشروعة في الانتقالات (بعد تمام الانتقال) متعلق بيأتي اي ان يأتي بعد تمام الانتقالات بالاذكار التي شرعت في حق الانتقالات بان يكبر للركوع بعد الانتهاء الى حد الركوع ويقول "سمع الله لمن حمده" بعد تمام القيام ونحو ذلك، لان السنة ان يكون ابتداء الذكر عند ابتداء الانتقال وانتهاؤه عند انتهائه كما تقدم فمخالفة ذلك مخالفة للسنة فيكره (و) (فيه) اي في الاتيان المذكور كراهتان احداهما (تركها) اي ترك الاذكار (في موضعها) اي في موضع الذكر وهو حال الانتقال (والاخرى) (تحصيلها) اي تحصيل الاذكار (في غير موضعها) اي في غير موضع الذكر وهو بعد تمام الانتقال الخ. حلبي كبير ص ۳۵۴، صفة الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور - و ۲/ ۳، مكروهات الصلاة، ط: مكتبه حقانيه كوئٹه. هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه

(۲) ويكبر مع الانحطاط كذا في الهداية قال الطحطاوي وهو الصحيح كذا في معراج الدراية، ويكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للركوع كذا في المحيط. هندية: ۱/ ۷۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني ۲/ ۳۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن كراتشي. انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ في الصفحة السابقة ايضا.

(۳) سئل ابو يوسف عن محمد عن من رفع رأسه من الركوع ولم يقل عند الرفع سمع الله لمن حمده قال لا بأس به بعد ما استوى قائما. هندية: ۱/ ۷۴، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيديه كوئٹه. انظر الى الحاشية رقم ۲، ۳ في الصفحة السابقة

خلاصہ یہ ہے کہ تکبیر وغیرہ ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے کے درمیانی عرصے کے اندر ادا کی جائے، رکن میں منتقل ہونے سے پہلے یا رکن میں منتقل ہونے کے بعد نہیں۔ (۱)

تکبیر امام سے پہلے نہ کہے

مقتدی امام سے پہلے تکبیر نہ کہے بلکہ امام جب تکبیر شروع کرے اس کے بعد مقتدی تکبیر کہے۔ (۲)

تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر افسوس

حاتم اصم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی، اس کے افسوس کرنے کے لئے میرے پاس صرف ابو اسحاق بخاری ہی تشریف لائے، حالانکہ اگر میرا بچہ مر جاتا تو میرے پاس افسوس کرنے کے لئے ایک ہزار سے زیادہ آدمی آتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ اور ہم سے پہلے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب ان سے تکبیر

---

(۱) وكذا كل ذكر يؤتى به في حالة الانتقال لا يؤتى به في غير محله كالتكبير الذي يؤتى به عند الانحطاط من القيام إلى الركوع أو من الركوع إلى السجود وكذا لا يأتي ببقية تسبيحة السجود بعد رفع رأسه بل الواجب أن يراعي لكل شيء في محله كذا في التاتارخانية نافلا عن التتمة. (هندية ۱/ ۷۳، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹہ، حلبي كبير، ص ۳۲۷، صفة الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.)

(۲) فلا تبادروا الإمام إذا كبر فكبروا. (مسلم: ۱/ ۱۷۷، باب تعليم المأموم، ط: قديمي كتب خانه كراچي، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا وإذا قرأ فأنصتوا. (ابن ماجة، ص ۶۱، باب إذا قرأ الإمام، ط: أصح المطابع وكارخانه تجارت كتب آرام باغ كراچي)

اولی فوت ہو جاتی تو اس کے افسوس اور سوگ کے لئے تین دن تک دوست احباب اور رشتہ دار آتے تھے اور اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات روز تک سوگ اور غم منایا کرتے تھے۔ (۱)

تکبیر اولیٰ کا ثواب

پہلی رکعت کے رکوع تک شامل ہو جانے سے تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے گا۔ (۲)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

تکبیر اولیٰ کی فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت موجود ہو۔ بعض نے اس سے زیادہ وسعت دی ہے کہ جو شخص قرأت شروع ہونے سے پہلے نماز میں شریک ہو جائے اس کو تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض نے مزید وسعت دی ہے کہ جو قرأت ختم ہونے سے پہلے شریک ہو جائے گا اس کو بھی تکبیر اولیٰ

---

(۱) وقال حاتم الأصم رحمه الله تعالى: فاتتني صلاة الجماعة مرة فعزاني أبو إسحق البخاري وحده، ولو مات لي ولد لعزاني أكثر من عشرة آلاف لأن مصيبة الدين عندهم أهون من مصيبة الدنيا. وكان السلف رضي الله تعالى عنهم يعزون أنفسهم ثلاثة أيام إذا فاتتهم التكبيرة الأولى وسبعا إذا فاتتهم الجماعة. المستطرف في كل فن مستظرف لأحمد الأبشيهي: ۱/۲۰، الفصل الثاني في الصلاة وفضلها، ط: دار كرم بدمشق سوريه.

(۲) وأما فضيلة تكبيرة الافتتاح فتكلموا في وقت إدراكها والصحيح أن من أدرك الركعة الأولى فقد أدرك فضيلة تكبيرة الافتتاح كذا في المحيط في باب أبي يوسف. هنديه: ۱/۶۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، شامي: ۱/۵۲۶، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، مطلب في وقت إدراك فضيلة الافتتاح، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۸، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچی

کی فضیلت حاصل ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ

☆...... نماز شروع کرتے وقت "اللہ اکبر" کہنا۔(۲) چونکہ اس تکبیر سے بعد نماز شروع ہو جاتی ہے، کھانا پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا اور اس طرح وہ چیزیں جو نماز سے باہر جائز تھیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو "تکبیر تحریمہ" کہتے ہیں۔(۳)

☆...... تکبیر تحریمہ خاص لفظ "اللہ اکبر" سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے بجا

---

(۱) واختلف في إدراك فضل التحريمة على قولهما فقيل بمقتضى إلى الثناء كما في المحيط، وقيل إلى نصف الفاتحة كما في النظم وقيل في الفاتحة كلها وهو المختار كما في الخلاصة، وقيل إلى الركعة الأولى وهو الصحيح كما في المضمرات. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۰۰، فصل في بيان سننها، ط. قديمي كراچي، وص ۲۵۸، ط. قديمي كراچي.

(۲) التكبير: هو أن يقول "الله أكبر". التعريفات الفقهية مجموعة قواعد الفقه، ص ۲۳۵، ط. مير محمد كتب خانه كراچي.

(۳) (قوله التحريمة) المراد بها جملة ذكر خالص مثل الله أكبر ... والتحريم جعل الشيء محرماً، وسميت بها لتحريمها الأشياء المباحة قبل الشروع. شامي ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچي. فإذا كبر رفع يديه إيذاناً بأنه أعرض عما سوى الله تعالى ودخل في حيز المناجاة. حجة الله البالغة: ۲/۶، أذكار الصلاة وهيآتها المندوبة إليها، ط. كتب خانه رشيديه دهلي.

(قوله التحريمة) لتحريمه الأشياء المباحة خارج الصلاة من أكل وشرب وكلام. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۱۷، باب شروط الصلاة وأركانها، ط. قديمي كراچي.

معنیٰ کسی لفظ سے مثلاً "اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔(۱)

☆...اگر تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہی گئی تو اقتدا درست نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ کہی تو بھی اقتدا درست نہیں ہوئی(۲) بلکہ امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرنا چاہئے اور اگر امام کے تکبیر تحریمہ سے فارغ ہونے کے بعد

---

(۱) (وإذا أراد الشروع في الصلاة كبر) لو قادرا (للافتتاح) أي قال وجوبا "الله أكبر" الدر مع الرد:
وفي الشامية: فإن الأصح أنه يكره الافتتاح بغير "الله أكبر" عند أبي حنيفة كما في التحفة والذخيرة والنهاية وغيرها وتمامه في الحلية، وعليه فهو الصحيح بأحد الألفاظ الأخيرة لا يحصل الواجب فافهم، شامي: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، ط: سعيد كراچي.
ثم غاية ما أفاده أن الثابت بالنص ذكر الله تعالى على سبيل التعظيم ولفظ التكبير ثبت بالخبر فيجب العمل به حتى يكره افتتاح الصلاة بغيره لمن يحسنه كما قلنا في قراءة القرآن مع الفاتحة...... وهذا يفيد الوجوب وهو الأشبه للمواظبة التي لم تقترن بترك، لعل هذا ما ذكره في التحفة والذخيرة والنهاية من أن الأصح أنه يكره الافتتاح بغير الله أكبر عند أبي حنيفة، فالمراد كراهة التحريم لأنها في رتبة الواجب من جهة الترك، البحر: ۱/۳۰۶، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي، و ۱/۵۳۳، ط: رشيديه و دار الكتب العلمية بيروت لبنان، بدائع: ۱/۱۳۰، فصل في شرائط الأركان، ومنها التحريمة، ط: سعيد كراچي. طحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.
(۲) (ولو كبر قبل إمامه لا تجوز صلاته ما لم يجدد، لأنه اقتدى بمن ليس في الصلاة، فلا يدخل في صلاته ولا في صلاة نفسه، على الصحيح، لأنه قصد المشاركة وهي في غير صلاة الانفراد، البحر: ۱/۳۰۹، باب صفة الصلاة، قوله فرضها التحريمة، ط: سعيد كراچي.
لو كبر قبل إمامه فالصحيح أنه إن نوى الاقتداء به لا يصير شارعا، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.
المقتدي إذا سبق الإمام بالافتتاح لم يصح اقتداؤه لأن معنى الاقتداء وهو البناء لا يتصور ههنا، لأن البناء على العدم محال، وقال النبي صلى الله عليه وسلم: إنما جعل الإمام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه، وما لم يكبر الإمام لا يتحقق الائتمام به، وكذا إذا كبر قبله الخ، بدائع: ۱/۱۳۸، فصل في شرائط الأركان، وأما شرائط الركن فأنواع، ط: سعيد كراچي، و ۱/۳۳۹، شرائط جواز الاقتداء، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت.

تاخیر سے کی تو اقتداء درست ہو جائے گی اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی، لیکن تاخیر کی وجہ سے افضل اور بہتر وقت فوت کر دیا۔ (۱)

تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی

☆ ..... اگر کوئی شخص مسجد میں آیا اور امام رکوع میں تھا، تو آنے والے آدمی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ نہیں کہی بلکہ رکوع میں جاتے ہوئے جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوں گی، کیونکہ نماز میں داخل ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا شرط ہے، جب شرط نہیں پائی گئی تو وہ نماز میں داخل نہیں ہوا، جب نماز میں داخل نہیں ہوا تو آخر تک نماز بھی نہیں ہوئی، اس آدمی پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

---

(۱) والأفضل أن ينوي الاقتداء بعد ما قال الإمام "الله أكبر" حتى يكون مقتديا بالمصلي. هندية: ۱/۶۶، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئته.

ومنها أن يكبر المقتدي مقارنا لتكبير الإمام فهو الأفضل باتفاق الروايات عن أبي حنيفة رحمه الله، البحر، بدائع: ۱/۲۰۰، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي، و ۱/۱۲۸، فصل في شرائط الأركان، ومنها النية، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم شرط صحة التكبير أن يوجد في حالة القيام في حق القادر على القيام ... ولو وجد الإمام في الركوع أو السجود أو القعود ينبغي أن يكبر قائما ثم يتبعه في الركن الذي هو فيه ولو كبر للافتتاح في الركن الذي هو فيه لا يصير شارعا لعدم التكبير قائما مع القدرة عليه، بدائع الصنائع: ۱/۱۳۱، الفصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۲۳۷، شرح سوار الوقاية، وبيان الترتيب، ط: دار احياء التراث العربي

ويشترط كونها قائما فلو وجد الإمام راكعا فكبر منحنيا: إن إلى القيام أقرب صح ولغت نية تكبيرة الركوع، الدر المختار، وفي الشامية: (قوله قائما) أي في الفرض مع القدرة على القيام، (قوله إن إلى القيام أقرب) بأن لا تنال يداه ركبتيه كما مر، شامي: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئته.

فلو أدرك الإمام راكعا فكبر منحنيا لم تصح تحريمته، شامي: ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي

مسئلہ: ... اسی طرح اگر کسی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کے لفظ "اللہ" کو کھڑے ہونے کی حالت میں کہا اور "اکبر" کے لفظ کو رکوع کی حالت میں کہا تو بھی یہ شخص نماز میں داخل نہیں ہوگا، اور اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

تکبیر تحریمہ رکن ہے یا شرط

تکبیر تحریمہ فرض ہے، لیکن یہ نماز کا رکن ہے یا شرط، اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ نماز کے لئے شرط ہے، رکن نہیں ہے۔ (۲)

تکبیر تحریمہ صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کا نیت کے ساتھ ملا ہوا ہونا، یعنی ایک ہی وقت میں نیت اور تکبیر تحریمہ دونوں ہوں یا نیت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان ایسی چیز فاصل اور حائل نہ ہو جو نماز کے منافی ہو، مثلاً نیت کرنے کے بعد کسی سے بات چیت کی پھر اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہا تو

---

(۱) ومنها انه ينبغي منها: اذا ادرك الامام في الركوع فقال "الله اكبر" الا ان قوله "الله" كان في القيام وقوله "اكبر" كان في الركوع انه يكون شارعا على رواية الحسن لا على الظاهر، لكن الذي في المحيط والخلاصة انه لا يكون شارعا. البحر الرائق ۱/۵۳۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان، و ۱/۳۰۶، ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد ۱/۴۸۰، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچی

(۲) ثم التحريمة هي شرط عندنا ركن على الطحاوي هي شرط في اصح الروايتين، وجعله في البدائع قول المحققين من مشايخنا، وفي غاية البيان نقلا عن عامة المشايخ وهو الاصح، واختار بعض مشايخنا منهم عصام بن يوسف والطحاوي انها ركن. البحر ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، و ۱/۵۰۹، ط: دار الكتب العلمية بيروت. المحيط البرهاني ۲/۳۰، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن كراچی. الشامي ۱/۴۴۳، فصل في شرائط الاركان، ومنها التحريمة، ط: سعيد كراچی، و ۱/۳۲۳، باب صفة الذكر، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. غنية على هامش الهندية ۱/۸۵، باب افتتاح الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. هندية ۱/۶۸، صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر مع الرد ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی

البتہ رکوع کی حالت میں یا رکوع کے قریب جھک کر تکبیر تحریمہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور اگر جھکا ہوا ہے لیکن رکوع کے قریب نہیں بلکہ قیام کے قریب ہے تو صحیح ہو جائے گی۔

بعض ناواقف لوگ جب مسجد میں آکر امام کو رکوع کی حالت میں دیکھتے ہیں تو جلدی سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، جب وہ صحیح نہیں ہوئی تو نماز بھی نہیں ہوئی۔(۱)

۳...... تکبیر تحریمہ نیت سے پہلے نہ ہو، اگر تکبیر تحریمہ پہلے کہی اور نیت اس کے بعد کی تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۴...... تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہنا ضروری ہے کہ اس کی آواز خود سنے بشرطیکہ بہرا نہ ہو گونگے کو تکبیر تحریمہ کے لئے زبان ہلانا ضروری نہیں۔(۳)

۵...... تکبیر تحریمہ ایسی عبارت سے ادا کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی سمجھی جاتی ہو۔(۴)

۶...... "اللہ اکبر" کے ہمزہ یا با کو لمبا نہ کرے، اگر کوئی شخص ء اللہ اکبر یا اللہ

(۱،۲،۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) فقال ابو حنیفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ یصح الشروع فی الصلوة بکل ذکر هو ثناء خالص لله تعالیٰ یراد به تعظیمه لا غیر، مثل ان یقول: الله اکبر، الله الاکبر، الله الکبیر، الله اجل، الله اعظم، او یقول: الحمد لله او سبحان الله او لا اله الا الله، الخ، بدائع الصنائع: ۱/۳۳۵، کتاب الصلاة، بیان صفة الذکر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱/۱۳۰، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۳۰۶، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی. فی المحیط البرهانی: ۲/۳۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض و الواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن کراچی، الحادی عشر ان یکون بذکر خالص لله تعالیٰ، مراقی الفلاح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

"اکبار" کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی۔ (۱)

۷..... "اللہ اکبر" کے لفظ "اللہ" میں لام کے بعد الف کہنا: اگر کوئی شخص لام کے بعد الف نہیں کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔ (۲)

۸..... بسم اللہ وغیرہ سے تکبیر تحریمہ ادا نہ کرنا: اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کی جگہ پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" وغیرہ کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) ومن مفسدات زيادة باء في أكبر، وقوله من مفسدات أي مد همزة الله وهمزة أكبر إطلاقا للجمع على ما فوق الواحد؛ لأنه يصير استفهاما، وتعمده كفر، فلا يكون ذكرا، فلا يصح الشروع به، وتبطل الصلاة به لو حصل في أثنائها في تكبيرات الانتقالات. الدر المختار مع حاشية رد المحتار: ١/٤٨٠، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچی، البحر: ١/٣١٣، فصل وإذا أراد الدخول، ط: سعيد كراچی، (ص: ١/٥٢٨-٥٢٩، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان). التاسع: أن لا يمد همزة فيها، ولا باء أكبر. مراقي الفلاح، وفي الطحطاوي فيه: لا يكون شارعا في الصلاة، وتبطل الصلاة بحصوله في أثنائها لو صحت أولا. طحطاوي على المراقي، ص: ٢٢٣، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچی۔

(۲) الرابع عشر أن يأتي بالهاوي وهو الألف في اللام الثانية فإن حذفه لم يصح. مراقي الفلاح، وفي الطحطاوي على المراقي: والمراد بالهاوي الألف الناشئ بالمد الذي في اللام الثانية من الجلالة فإن حذفه الحالف أو الذابح أو المكبر للصلاة أو حذف الهاء من الجلالة اختلف في انعقاد يمينه وحل ذبيحته وصحة تحريمته، فلا يترك ذلك احتياطا. طحطاوي على المراقي، ص: ٢٢٣، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچی، شامی: ١/٤٨٠، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچی۔

(۳) الثاني عشر أن لا يكون بالبسملة، قوله أن لا يكون بالبسملة إلخ لأنها للتبرك فكأنه قال: بارك الله لي، وهو الأصح. طحطاوي على المراقي، ص: ٢٢٣، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچی۔

(وبسملة) أي وعاريا عن بسملة فلا يصح الافتتاح بها في الصحيح. شامی: ١/٤٨٢، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچی۔

ولو قال: بسم الله الرحمن الرحيم فعلى المبتغى والمجتبى يجوز، وفي الذخيرة لا يجوز مطلقا بأن التسمية للتبرك فكأنه قال: بارك في هذا الأمر. البحر: ١/٥٣٢، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، و: ١/٣٠٨، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچی۔

تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلا گیا

اگر مقتدی نے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہی، اور اس کے بعد کچھ دیر مزید کھڑے ہوئے بغیر فوراً رکوع میں چلا گیا، اور امام کو رکوع میں پالیا تو نماز ہو جائے گی۔ قیام کی فرضیت ادا ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ہی کافی ہے، تکبیر کے بعد فرض ادا ہونے کے لئے مزید کھڑا رہنا لازم نہیں۔(۱)

تکبیر تحریمہ کہنے کا مسنون طریقہ

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت قبلے کی طرف رخ کر کے سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) ولو أدرك المقتدي الإمام في الركوع فإنه يكبر للافتتاح قائما ويترك الثناء ويكبر ويركع. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۸۸، باب افتتاح الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

ولو وجد الإمام في الركوع أو السجود أو القعود ينبغي أن يكبر قائما ثم يتبعه في الركن الذي هو فيه. بدائع ۱/۲۰۳، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۳۳۷، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. البحر: ۱/۳۰۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۳۵، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قوله (والقيام) لقوله تعالى (وقوموا لله قانتين) أي مطيعين والمراد به القيام في الصلاة. البحر: ۱/۲۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره. بقرة: ۱۴۴.

ومن حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره. بقرة: ۱۵۰.

اما الشرائط المجمع عليها فستة ...... والرابع استقبال القبلة التي امر الشرع بالتوجه اليها. حلبي كبير ص: ۲۱۳، شروط الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. بدائع: ۱/۱۲۷، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچي. (ومن فرائضها) التي لا تصح بدونها (التحريمة قائما) الدر مع الرد: ۱/۴۴۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۹۰-۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(قوله فللمكي فرضها اصابة عينها) ومن لم يكن بمعاينتها فالشرط اصابة جهتها. البحر: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰۵، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

سر اور گردن کو جھکا کر ٹھوڑی کو سینے سے لگا کر کھڑا ہونا درست نہیں۔(۱)

۲۔۔۔نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔(۲)

۳۔۔۔پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی جانب ہونا چاہئے، اور دونوں پاؤں بھی قبلہ رخ ہونے چاہئیں دائیں بائیں تر چھا رکھنا سنت کے خلاف ہے۔

۴۔۔۔دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔(۳)

۵۔۔۔تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آ جائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ بھی نہ ہو اور بالکل بہت زیادہ ملا ہوا بھی نہ ہو بلکہ نارمل حالت پر رکھیں اور خواتین دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں، دوپٹے سے باہر نکال کر نہیں، اور عذر کی حالت میں جہاں تک اٹھا سکتے ہوں اٹھائیں کافی

---

(۱) (وان لا يطاطئ راسه عند التكبير) فانه بدعة. الدر المختار، (قوله وان لا يطاطئ راسه) اى لا يخفضه، شامى: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئته.

(۲) نظره الى موضع سجوده حال قيامه، الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته

(۳) (قوله ومنها القيام ——— وينبغى ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع هكذا روى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذا فى الكبرى، شامى: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام ط: سعيد كراچى.

ہو جائے گا۔(۱)

۶...... بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں، اور بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں، یہ سب طریقے غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔(۲)

۷...... مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) وقال الشيخ الامام الفقيه ابو جعفر : يستقبل بطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما، فاذا استقرتا في موضع المحاذات يعني محاذات الابهامين من شحمة الاذنين يكبر ...... وعن بعضهم انه لا يفرج اصابعه كل التفريج ولا يضمها كل الضم، بل يتركها على ما عليه العادة وهو المعتمد. المحيط البرهاني: ۲/۳۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن كراچي. واما المرأة ترفع يديها كما يرفع الرجل في رواية الحسن ...... وقال بعضهم حذاء ثدييها وقال بعضهم حذاء منكبيها وهو الاصح، لان هذا استر في حقها وما يكون استر لها فهو اولى. المحيط البرهاني: ۲/۳۱، ط: ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۱/۵۳۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان و: ۱/۳۰۵، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۱/۴۷۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي؛ و: ۱/۴۸۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۸ فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.

(۲) ايضا

(۳) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير، وهو المروي عن ابي يوسف قولا، والمحكي عن الطحاوي فعلا، واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتى قال البقالي هذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروي عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض و رفع وما رواه ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير، الخ. البحر: ۱/۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، طحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمي كراچي، الدر مع الرد: ۱/۴۸۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

٨... تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا چاہیے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر باندھیں۔ (١)

٩... "اللہ اکبر" کہہ کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔ (٢)

تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوگیا

کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قراءت بھی کرلی، اس کے بعد اس کو تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا، تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں تو اس نے دوبارہ تکبیر تحریمہ کہی اور قراءت پھر دوبارہ شروع کی، اس کے بعد خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ تو شروع میں کہہ لی تھی، تو اس آدمی پر آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (٣)

---

(١) (ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما عنده. حلبي كبير، ص: ٣٠٠، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(ثم وضع يمينه على يساره) واقدم صفته (تحت سرته عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام في ظاهر المذهب قوله (بلا مهلة) بفتح الميم اي تراخ. طحطاوي على المراقي، ص: ٢٨٠، فصل في كيفية ترتيبه، ط: قديمي كراچي.

(وضع الرجل يمينه على يساره تحت سرته ... كما فرغ من التكبير بلا إرسال في الأصح) وهو سنة القيام. الدر مع الرد: ١/٤٨٧-٤٨٦، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(٢) انظر الى الحاشية السابقة.

(٣) من شك في تكبيرة الافتتاح بأن تفكر في حالة القيام او بعده انه هل كبر للافتتاح ام لا؟ فطال تفكره فيه وعلم انه قد كبر فليبني او ظن انه لم يكبر فكبر وقرأ وبنى عليه فعليه سجدتا السهو. المحيط البرهاني: ٢/٣٠٩، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي. رجل افتتح الصلاة فلم يعلم شك في تكبيرة الافتتاح فأعاد التكبير والقراءة ثم علم انه كان كبر فعليه سجود السهو. المبسوط للسرخسي: ١/٢٢٩، باب سجود السهو، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه.

تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری تکبیر کے بغیر رکوع میں چلا گیا

"امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے

تکبیر تحریمہ "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ نیچے چھوڑے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے

جب کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں آکر شامل ہو تو تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے، اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور ویسے ہی رکوع میں چلا گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۲) ولو أدرك الإمام راكعا فكبر قائما وهو يريد تكبيرة الركوع جازت صلاته، لأن نيته لغت، لأن التكبير حالة القيام، البحر ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچی. وسننها رفع اليدين للتحريمة ... ووضع يمينه على يساره تحت سرته وتكبيرة الركوع (قوله وتكبيرة الركوع) لما روي أنه عليه الصلاة والسلام كان يكبر عند كل رفع وخفض، البحر ۱/۳۰۲-۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچی.

لو كبر قائما فركع ولم يقف صح لأن ما أتى به القيام إلى أن يبلغ الركوع يكفيه. الدر مع الرد ۱/۳۳۳-۳۳۵، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط. سعيد كراچی، حلبی كبير ص ۳۰۰، صفة الصلاة، ط. سهيل اكيدمی لاهور، بدائع ۱/۲۲۹-۲۳۱، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچی.

ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل إساءة لو عامدا غير مستخف، الدر المختار مع الرد ۱/۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب في سنن الصلاة، ط. سعيد كراچی.

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے

☆...... تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے اور ثناء پڑھے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔ (۱)

☆ ...... تکبیر تحریمہ کے بعد مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینہ پر ہاتھ باندھ لیں۔ (۲)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور رکوع میں چلا گیا

"تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وضع يده اليمنى على اليسرى تحت السرة كما فرغ من التكبير. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها. ط. رشيديه كوئته. الدر المختار مع الرد ۱/ ۴۸۷، باب صفة الصلاة، مطلب في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. ۱/ ۴۸۶، مطلب في حكم القراءة بالتناد، ط. سعيد كراچي.

ثم (يقول سبحانك اللهم وبحمدك الخ) اى وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك، فقد روى البيهقي عن انس وعائشة وابي سعيد الخدري وجابر وعمر وابن مسعود الخ. حلبي كبير ص ۳۰۰، صفة الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط. رشيديه كوئته. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۸، آداب الصلاة، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص ۳۰۳، ط. سهيل اكيڈمي لاهور. البحر ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك) لما روى انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة كبر وقرأ سبحانك اللهم وبحمدك الخ، وقوله وجل ثناؤك لم يذكر في المشاهير. البناية في شرح الهداية. ۱/ ۲۱۵، ط: رشيديه كوئته

(۲) (ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما (ويضعهما) الرجل (تحت السرة) (والمرأة) فانها (تضعهما تحت ثدييها) بالاتفاق، لانه استر لها. حلبي كبير ص ۳۰۰۔۳۰۱، صفة الصلاة. ط. سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط. رشيدية كوئته. الدر مع الرد ۱/ ۴۸۷، آداب الصلاة. ط: سعيد كراچي. البناية شرح الهداية: ۲/ ۱۸۲، ط: رشيديه كوئته.

بخلاف المرأة فانها تضع على صدرها لانه استر لها فيكون في حقها اولى. البحر. ۱/ ۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت

اگر کوئی عذر اور سردی وغیرہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کو آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال کر "اللہ اکبر" کہنا چاہئے۔(۱)

اور خواتین تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو چادر یا دوپٹہ وغیرہ سے باہر نہ نکالیں بلکہ دوپٹے اور چادر کے اندر ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو نہ جھکانا اور سائنس

تکبیر تحریمہ میں اگر سر کو نیچے جھکایا جائے یا دائیں بائیں جھکایا جائے تو وہ فوائد جو ہاتھوں کے کانوں تک اٹھانے کے ضمن میں واضح ہوئے ہیں(۳) کامل میسر نہیں ہوتے اور نماز کا مقصد کہ یہ دنیا اور آخرت کی شفا ہے، فوت ہو جاتا ہے۔(۴)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۵۱)

---

(۱) الفصل من آدابها ...... فمنها (اخراج الرجل كفيه من كميه عند التكبير للاحرام لقربه من التواضع الا لضرورة كبرد والمرأة تستر كفيها حذرا من كشف ذراعيها و مثلها الخنثى (قوله للاحرام) لانه اشعار بانه لا ينسب منه ذلك في غير حالة الاحرام ولكن الاولى اخراجهما في جميع الاحوال، كما في مجمع الانهر (قوله حذرا من كشف ذراعيها) اى لانه عورة على الصحيح، وهذه في الحرة لا في الامة. حاشية الطحطاوي على مراقي ص: ٢٧٦، الفصل من آدابها، ط: قديمي كراچي، حلبي كبير ص: ٢٩٨-٣٠٠، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(قوله واخراج كفيه من كميه عند التكبير) لانه اقرب الى التواضع وابعد من التشبه بالجبابرة وليمكن من نشر الاصابع الا لضرورة برد ونحوه. البحر الرائق: ١/٣٠٢، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. (قوله وحررنا في الخزائن الخ) ...... ترفع يديها حذاء منكبيها ولا تخرج يديها من كميها، شامي: ١/٥٠٤، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، الخ، ط: سعيد كراچي. بدائع: ١/١٩٩، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي

(٢) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے بلکہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے، یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۵۰، ط: دار الکتاب لاہور۔

(٤) ويسن ان لا يطاطئ رأسه عند التكبير، البحر: ١/٣٢٣، باب صفة الصلاة، ط: سعيد

تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دی

اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ دی تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، ایسے مقتدی کو چاہئے کہ دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔

خلاصہ امام کے تکبیر تحریمہ یعنی "اللہ اکبر" کہنے سے پہلے مقتدی "اللہ اکبر" کہہ دے یا امام کا لفظ "اللہ" ختم ہونے سے پہلے ہی "اللہ" کہہ دے تو ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور ایسے مقتدی پر ضروری ہے کہ دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔(۱)

تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، اے اللہ! سب چیزیں تیری ہیں، ان کا قوی

ط کراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲، سنن الصلاة، ط. سعید کراچی، هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط. رشيديه كوئته.

(۱) (وإذا أراد الشروع في الصلاة كبر) ... فلو قال "الله" مع الإمام و "أكبر" قبله أو أدرك الإمام راكعا فقال "الله" قائما و "أكبر" راكعا لم يصح في الأصح كما لو فرغ من "الله" قبل الإمام (قوله في الأصح) أي بناء على ظاهر الرواية ... كما لا يصح اقتداؤه لا يصير شارعا في صلاة نفسه أيضا وهو الأصح (قوله قبل الإمام) أي قبل شروعه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۰ - ۴۸۱، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۶۸، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۲۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و: ۲۲۰، الأول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

مالک ہے، میں خالی ہاتھ محتاج وفقیر تیری عطاء وبخشش کا طلب اور امیدوار بن کر تیرے حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ میں ہر قسم کی طاقت اور قوت سے خالی ہوں ساری طاقتوں اور قوتوں کا تو ہی مالک ہے، پس اس نیک کام یعنی عبادت میں میری مدد فرما۔

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیرفع یدیہ الی اللّٰہ معترفا ان الاقتدار لک لا لی وان یدی خالیۃ من الاقتدار. اللہ تعالیٰ کی طرف دونوں ہاتھ اس بات کا اعتراف کرتا ہوا اٹھائے کہ طاقت وقوت تیرا حق ہے، مجھے کوئی قدرت وطاقت نہیں۔

پس جب آدمی "اللہ اکبر" کہے تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تا کہ معلوم ہو کہ اللہ کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے وہ دست بردار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں آ گیا۔(۱)

---

(۱) اذا وقفت بین یدی فقف فقیرا محتاجا لا تملک شیئا وکل شیء ملکتک ایاہ فارم بہ. فنفض الیدین واجعلہ خلف ظہرک، حتی فی طلتک. ولہذا یستقبل بکفیہ قبلتہ فاتحۃ لیعلم انہ صفر الیدین مما کان فیہما ثم انہ اذا حطہما رجعت بطون الاکف تنظر الی خلف وہو موضع ما رمتہ من یدہا. ثم ان اللہ یعطیہ فی کل حال من الاحوال احوال الصلاۃ ما یطلبہ جزاء ذلک العمل فاذا ملکہ ترکہ، واعلم ان الحق یرفع یدیہ انہ قد ترکہ فی الموضع الذی ینبغی لہ ان یترکہ وقد تترجمہ حالا فقیرا صفر الیدین الی الوہب الالہی لیعطیہ ایضا لیرجع بیدیہا فہی حالۃ ہکذا فی جمیع المواطن التی علمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرفع فیہا یدیہ وقد یرفعہا من باب الحول والقوۃ اذا کانت محل القدرۃ الا بالید. فیرفع یدیہ الی اللہ معترفا ان الاقتدار لک لا لی وان یدی خالیۃ من الاقتدار. انتہی. الفتوحات المکیۃ لابن العربی ۱/۴۳۲ فصول بل وصول فی افعال الصلاۃ، فصل بل وصل فی رفع الایدی فی الصلاۃ، ط. دار صادر بیروت

تکبیر تحریمہ میں عورت کو کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی وجہ

تکبیر تحریمہ میں عورت کا مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے نیچے ہے، اور اسی حد تک ہاتھ اٹھانا ستر کے اعتبار سے مناسب بھی ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

تکبیر تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (۱)

☆ ... نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) أن عندهما وصاحبه ظهر از يقول مرة الله أكبر ... الخ، عالمگیری: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين - ط. رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۱۶۵، باب العيدين، ط. سعيد كراچي، بدائع: ۱/۱۹۵، ط. سعيد كراچي

(۲) وهي عقيب صلاة فريضة وجبت، عالمگیری: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط. رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۱۹۵، باب العيدين، ط. سعيد كراچي، بدائع: ۱/۱۹۵، فصل في وجوب التكبير أيام التشريق، ط. سعيد كراچي، الدر مع الرد: ۲/۱۷۷، باب العيدين، مطلب في تكبير التشريق، ط. سعيد كراچي

وأما وقته فأوله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره في قول أبي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالى عقيب صلاة العصر من آخر أيام التشريق هكذا في التبيين والفتوى والعمل في عامة الأمصار وكافة الأعصار على قولهما كذا في الزاهدي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط. رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۱۹۵، باب العيدين، ط. سعيد كراچي، رد: ۱/۲۲۳، ط. رشيدية كوئٹه، بدائع: ۱/۱۹۵، فصل أما محل أدائه، ط. سعيد كراچي

☆...... مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں، اور خواتین آہستہ پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرلی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا تو تکبیر تشریق ساقط ہوجائیں گی۔(۱)

☆...... اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی، اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆...... تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ

---

(۱) (ويجب تكبير التشريق) ... (عقب كل فرض) ... (أدي بجماعة) ... (فور كل فرض مطلقاً) ولو منفرداً أو مسافراً أو امرأة لأنه تبع للمكتوبة (إلى عصر اليوم الخامس) آخر أيام التشريق (وعليه الاعتماد) والعمل والفتوى في عامة الأمصار وكافة الأعصار. الدر مع الرد: ۲/ ۱۷۹-۱۸۰، لكن المرأة تخافت. الدر مع الرد: ۲/ ۱۸۰، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۱۶۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۵۲، ط: رشيدية كوئته.
ويشترط أن يكبر متصلاً بالسلام حتى لو تكلم أو أحدث عمداً سقط كذا في التهذيب، عالمگيري: ۱/ ۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۲/ ۱۶۵، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/ ۱۹۶، فصل في محل أدائه، ط: سعيد كراچي. و ۱/ ۳۶۰، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۲/ ۱۷۹، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي

(۲) (وإن فاتته في هذه الأيام فقضاها في هذه الأيام من هذه السنة يكبر، لأن التكبير سنة الصلاة الفائتة وقد قدر على القضاء لكون الوقت وقتاً للتكبير للصلوات المشروعات فيها. بدائع: ۱/ ۱۹۸، فصل في بيان حكم التكبير، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۲/ ۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/ ۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي

سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۱)

☆ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۲)

(قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص۳۹-۵۰)

تکبیر تشریق کی قضاء

اگر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضا نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔(۳)

---

(۱) ولو اقتدى المسافر بالمقيم وجب عليه التكبير، لانه صار تبعا لامامه، الا ترى انه تغير فرضه اربعا فيكبر بحكم التبعية بدائع: ۱/۱۹۸، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي، و ۲/۱۹۳، ط: رشيديه كوئته، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي، البحر ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط. سعيد كراچي، هنديه: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته.

ويجب على مقيم اقتدى بمسافر. الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط. سعيد كراچي، البحر ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط. سعيد كراچي. بدائع ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي. هنديه: ۱/۱۵۲، ط. رشيديه كوئته.

(۲) وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا، ولو منفردا او مسافرا او امرأة لانه تبع للمكتوبة، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط. سعيد كراچي بدائع ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط. سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئته. البحر ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۳) واما محل ادائه فدبر الصلوة وفورها من غير ان يتخلل ما يقطع حرمة الصلوة حتى لو ضحك او تكلم عامدا او ساهيا او خرج من المسجد لا يكبر لان التكبير من خصائص الصلوة حيث لا يؤتى به الا عقيب الصلوة فيراعى لاتيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها، البحر الرائق ۲/۱۶۵ باب العيدين ط. سعيد كراچي، بدائع: ۱/۱۹۹، فصل اما محل ادائه، ط. سعيد كراچي.

تکبیر کہنا بھول گیا

☆ ...... تکبیرِ تحریمہ کہنا بھول جانے سے نماز نہیں ہوتی۔(۱)

☆ ...... ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت مثلاً رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت یا سجدہ سے اٹھتے وقت جو تکبیرات یعنی "اللہ اکبر" کہی جاتی ہیں، ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا تو نماز ہو جائے گی، اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا، (۲) البتہ عیدین کی نمازوں میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، مگر چونکہ عیدین کی نمازوں میں مجمع زیادہ ہوتا ہے، اس لئے سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ معاف ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) ولا دخول في الصلاة إلا بتكبيرة الافتتاح، لاجماع الامة على ذلك في كل زمان فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول في الصلوة الا بتكبيرة الافتتاح. (حلبي كبير، ص: ۲۵۸، الاولى تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيدمي لاهور. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۹، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچي)

منها التحريمة وهي تكبيرة الافتتاح وانها شرط صحة الشروع في الصلاة عند عامة العلماء. (بدائع: ۱/۱۳۰، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچي)

(قوله فرضها التحريمة) أي ما لابد منه فيها، فإن الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعي، بخلاف سائر التكبيرات. (البحر: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۶۹، ط: رشيدية كوئٹه)

ولو ترك فرضا فإنه لا ينجبر بالسجود بل تبطل الصلاة أصلا. (البحر: ۲/۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي)

(۲) ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الأولى والثناء وتكبيرات الانتقالات إلا في تكبيرة ركوع الركعة الثانية في صلاة العيد ولا يجب بترك رفع اليدين وغيرهما. (هندية: ۱/۱۲۶، الفصل الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي)

(۳) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد، إلا أن مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة. (هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه)

تکبیر کہنے کا سنت طریقہ

تکبیرات میں کامل سنت اسی وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ شروع کرے اور جیسے ہی دوسرے رکن میں پہنچے تو تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔ (۱)

تکبیر کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

"اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر کے تکرار کی وجہ

☆...... ہر مرتبہ جھکنے اور سر اٹھانے کے وقت "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنے میں یہ راز ہے کہ نفس کو ہر مرتبہ اللہ کی عظمت اور اس کی بڑائی اور کبریائی پر آگاہی اور تنبیہ ہوتی رہے، اور اس کو اپنی ذلت اور مسکنت پر توجہ پڑتی رہے۔ (۲)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) (قوله مع الانحطاط) أفاد أن السنة كون ابتداء التكبير عند الخرور وانتهائه عند استواء الظهر وقيل: إنه يكبر قائما والأول هو الصحيح، شامي: ۱/۴۹۳، (قوله مع الخرور) بأن يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه، شرح المنية، شامي: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، ط. سعيد كراچی، حلبي كبير، ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

أن المسنون في هذه الأذكار أن يبتدأها عند ابتداء الانتقالات والانتهاء عند انتهائه. حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۰۵، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وأما الأذكار فمرجع حقيقتها معنيان: منها: إيقاظ النفس لتنبه للخضوع الذي وضع له الفعل كالأذكار في الركوع والسجود ومنها الجهر بالذكر ليكون تنبيها للقوم بانتقال الامام من ركن إلى ركن كالتكبيرات عند كل خفض ورفع، حجة الله البالغة: ۲/۸، أذكار الصلاة وهيئاتها المندوب إليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

☆...دوسری حکمت یہ ہے کہ جماعت کے لوگ تکبیر سن کر امام کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا معلوم کرتے ہیں۔ (احکام اسلام عقل کی نظر میں ۹۳)(۱)

تکیہ پر سجدہ کرنا

☆...معذور کے لئے سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا، اور اس پر سجدہ کرنا ٹھیک نہیں ہے، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کرلیا کرے، کافی ہے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲)

☆...اگر مریض زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرکے نماز پڑھے، اور سجدہ کے لئے اشارہ سے جتنا سر جھکا سکتا ہے اتنا سر جھکانا ضروری ہے، اگر اتنی مقدار پر اس مریض کے لئے تکیہ رکھ دیا جائے اور وہ اس پر سجدہ کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر تکیہ اس سے اونچا رکھا گیا ہے تو جھکنا پورا نہیں پایا گیا، تکیہ تکلف اور مانع ہوا، نماز درست نہیں ہوگی، (۳) اس لئے مریض کے لئے تکیہ رکھنے کی صورت میں ان

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) (ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه فان فعل وهو یخفض رأسه صح والا لا) ای وان لم یخفض رأسه لم یجز، لان الفرض فی حقه الایماء ولم یوجد، فان لم یخفض فهو حرام لبطلان الصلاة المنهی عنه بقوله ولا تبطلوا اعمالکم، واما نفس الرفع انه کونه مکروه صرح به فی البدائع وغیره لما روی ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی مریض یعوده فوجده یصلی کذلک، فقال ان قدرت ان تسجد علی الارض فاسجد والا فاوم برأسک الخ، البحر ۲/۱۲۲، باب صلاة المریض ط: سعید کراچی.

ویکره للمومی ان یرفع الیه عودا او وسادة یسجد علیه الخ، هندیة: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۲/۹۸، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

(۳) (ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه) فانه یکره تحریما (فان فعل) وهو یخفض برأسه لسجوده اکثر من رکوعه صح) علی انه ایماء لا سجود الا ان یجد قوة الارض (والا) یخفض (لا) یصح لعدم الایماء، الدر مع الرد: ۲/۹۸-۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

باتوں کا خیال رکھیں۔

تکیۂ کلام

"کلام کی پانچ قسمیں" عنوان کے تحت "تیسری قسم" کو دیکھیں۔

تلحین

☆... **تلحین** ایسی راگنی اور سریلی آواز کو کہتے ہیں جس سے اذان وغیرہ کے کلمات میں تغیر آجائے یعنی حروف، حرکات، سکنات اور مد وغیرہ کی ادائیگی میں کمی بیشی واقع ہو، اور گانے والوں کی طرح ادا کرنا، اور کچھ پست آواز اور کچھ بلند آواز سے کہنا یہ سب مکروہ ہیں، البتہ ایسی خوش آوازی سے اذان کہنا یا قرآن پڑھنا جس سے کلمات وغیرہ میں تغیر نہ آئے بہتر اور افضل ہے، اور خوش آوازی کے لئے تغیر لازمی نہیں ہے۔(۱)

تمباکو

تمباکو ناپاک نہیں ہے لہذا اگر کسی نے تمباکو کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو نماز

---

(۱) (قوله ولحن) ای ليس فيه لحن ای تلحين، وهو كما في المغرب التطريب والترنم، يقال لحن في قراءته تلحينا طرب فيها وترنم ... وفي المصباح: اللحن الخطأ في الإعراب، والتلحين: التخطئة ... ولهذا فسره ابن الملك بالتغني بحيث يؤدي الى تغيير كلماته وقد صرحوا بانه لا يحل فيه وتحسين الصوت لا بأس به من غير تغن كما في الخلاصة، وظاهره ان تركه اولى لكن في فتح القدير: وتحسين الصوت مطلوب ولا تلازم بينهما. البحر: ۱/ ۲۵۱، باب الاذان، ط. سعيد كراتشي، و: ۱/ ۲۶۴، ط رشيديه كوئته. الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۷، باب الاذان، ط سعيد كراتشي، هندية: ۱/ ۵۶، الفصل الثاني في كلمات الاذان والاقامة وكيفيتهما، ط رشيدية كوئته

ہو جائے گی۔(۱)

تنہا صف میں کھڑا ہونا

تنہا ایک آدمی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، ایسی حالت میں اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لینا چاہیئے تا کہ کراہت باقی نہ رہے ہاں اگر یہ خطرہ ہے کہ اگلی صف سے آدمی کو کھینچنے کی صورت میں وہ نماز توڑ دے گا تو ایسا نہ کرے بلکہ تنہا صف میں کھڑا ہو جائے۔(۲)

تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے جماعت کھڑی ہو گئی

☆......اگر کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور جماعت کھڑی ہو گئی، تو اگر اس نے ابھی تک سجدہ نہیں کیا، تو مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو ایک سلام پھیر کر توڑ دے اور

(۱) والتتن" الذی حدث وکان حدوثه بدمشق فی سنة خمسة عشر بعد الالف یدعی شاربه انه لا یسکر .... وفی الاشباه فی قاعدة : الاصل الاباحة او التوقف، ویظهر اثره فیما اشکل حاله کالحیوان المشکل امره، والنبات المجهول سمه الخ. الدر مع الرد: ٦/٤٥٩ - ٤٦٠. وفی الشامیة: قلت : والف فی حله ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالة سماها (الصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان) ...... فهو داخل تحت قاعدة الاصل فی الاشیاء الاباحة الخ، شامی: ٦/٤٥٩، کتاب الاشربة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره للمنفرد ان یقوم فی خلال صفوف الجماعة فیخالفهم فی القیام والقعود وکذا للمقتدی ان یقوم خلف الصفوف وحده اذا وجد فرجة فی الصفوف، وان لم یجد فرجة فی الصفوف روی محمد بن شجاع وحسن بن زیاد عن ابی حنیفة رحمه الله تعالی انه لا یکره فان جر احدا من الصف الی نفسه وقام معه فذلک اولی کذا فی المحیط، وینبغی ان یکون عالما حتی لا تفسد الصلاة علی نفسه، هندیة: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه. وفی القنیة: والقیام وحده اولی فی زماننا لغلبة الجهل علی العوام، البحر. ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۵۶۸، باب الامامة ط: سعید کراچی و: ۱/۵۷۰، باب الامامة، ط- سعید کراچی. الدر مع الرد: ۱/٦٤٣، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة الخ، ط: سعید کراچی.

تاہم اگر کسی نے دن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو نماز ہو جائے گی اور سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆ ...اور رات کی نماز میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۲)

☆ ...اگر تنہا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں پڑھے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیے، اور اگر فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء رات کو پڑھے تو اس کو آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۳)

مصلي المطلب كمتنفل بالليل منفرداً ... (ويخافت) المنفرد (حتماً) أي وجوباً (إن قضى) الجهرية في وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس. الدر المختار مع الشامي: ١/٥٣٣، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. (قوله ويجهر الإمام) ... واحترز به عن المنفرد فإنه مخير بين الجهر والإسرار. (قوله والإسرار للكل) أي الإمام والمنفرد. شامي: ١/٣٢٩، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/٣٢٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/٧٢، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ١/١٦٢، ط: سعيد كراچي.

(١) (قوله على المذهب) كذا في البحر رداً على ما في العناية من أن ظاهر الرواية أنه مخير والأولى. ما في العناية صرح به أيضاً في النهاية والكفاية والمعراج ونقل في التتارخانية عن المحيط أنه لا سهو عليه إذا جهر فيما يخافت لأنه لم يترك واجباً وعلله في الهداية في باب سجود السهو بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة ... (قوله في وقت المخافتة) قيد به لأنه لو قضى في وقت الجهر خير كما لا يخفى. شامي: ١/٥٣٣، فصل في القراءة، ط. سعيد كراچي.
والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والإخفاء لأنهما من خصائص الجماعة. هندية: ١/١٢٨، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (ومنها الجهر والإخفاء) ط: رشيدية كوئٹه.
بدائع: ١/١٦٢، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(٢) انظر إلى الحاشية السابقة رقم ١.

(٣) أيضاً.

کا گناہ معاف نہیں ہوگا جب تک کہ نماز خود ادا نہیں کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنے میں تاخیر کرے گا تو تاخیر کی وجہ سے مزید گنہگار ہوگا۔(۲)

توبہ سے قضاء نماز معاف نہیں ہوتی

قضاء نماز اور فوت شدہ روزے صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ قضاء

---

(۱) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل نعم كحربي اسلم وقيل غير المتعلقة بالآدمي كذمي اسلم وقال عياض: اجمع اهل السنة ان الكبائر لا يكفرها الا التوبة، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقا لله تعالىٰ كدين صلاة وزكاة، نعم اثم المطل وتاخير الصلاة ونحوها يسقط، وهذا معنى التكفير على القول به. الدر المختار مع الرد: ۶۲۲/۲، وفي الشامية: وقال الترمذي: هو مخصوص بالمعاصي المتعلقة بحق الله تعالىٰ لا العباد، ولا يسقط الحق نفسه بل من عليه صلاة يسقط عنه اثم تاخيرها لا نفسها، فلو أخرها بعد تجدد اثم آخر. آه نحوه وفي البحر: وحقق ذلك البرهان اللقاني في شرحه الكبير على جوهرة التوحيد بأن قوله صلى الله عليه وسلم خرج من ذنوبه "لا يتناول حقوق الله تعالىٰ وحقوق عباده لانها في الذمة ليست ذنبا وانما الذنب المطل فيها فالذي يسقط اثم مخالفة الله تعالىٰ. والحاصل ان تاخير الدين وغيره وتاخير نحو الصلاة والزكاة من حقوقه تعالىٰ، فيسقط اثم التاخير فقط عما مضى دون الاصل ودون التاخير المستقبل قال في البحر: فليس معنى التكفير كما يتوهمه كثير من الناس ان الدين يسقط عنه، وكذا قضاء الصلاة والصوم والزكاة اذ لم يقل احد بذلك. شامي: ۶۲۳/۲، باب الهدي، مطلب في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد كراچي. شرح مسلم للنووي: ۳۵۴/۲، باب التوبة، ط: قديمي كراچي.

(۲) اذ التاخير بلا عذر كبيــــرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج، الدر المختار مع الرد: ۶۲/۲، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما يزول اثم الترك، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واثم التاخير باق (قوله بل بالتوبة) اي بعد القضاء اما بدونه فالتأخير باق، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الاقلاع عن المعصية، شامي: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ۷۹/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. نووي على المسلم: ۳۵۴/۲، باب التوبة، ط: قديمي كراچي.

نمازوں کو پڑھنا اور فوت شدہ روزوں کو رکھنا لازم ہے۔اس کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔(۱)

توبہ کی نماز

☆.....اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اس آدمی کے لئے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کے معاف کرانے کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔یعنی اس گناہ کو چھوڑ دے اور جو گناہ ہوا ہے اس پر شرمندہ ہوکر معافی مانگے، اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔(۲)

☆.....حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس کے بعد فوراً وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

---

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها. مشكوۃ المصابيح، ص: ۶۰، باب تعجيل الصلوۃ، ط: قديمی كراچی.
فی حكم الواجب بالامر وهو نوعان: اداء وهو تسليم عين الواجب بسببه الى مستحقه والقضاء وهو اسقاط الواجب بمثل من عنده ،حسامی: ص: ۳۷، فصل فی حكم الواجب، البحر: والقضاء فرض فی الفرض واجب فی الواجب سنة فی السنة، ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع اوقات العمر وقت له، البحر: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی، الدر المختار مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.
(۲) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر الآية: ۵۳) وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى (طه الآية: ۸۲) ایک حدیث شریف میں ہے. عن ابی بكر رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم يقول ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلی ركعتين ثم يستغفر اللہ الا غفر اللہ له ثم قرا هذه الآية « والذين اذا فعلوا فاحشة» الخ (ابو داؤد: ۱/۲۱۳، باب الاستغفار، ط: مير محمد كتب خانه كراچی. الترغيب والترهيب: ۱/۲۳۶، كتاب النوافل، الترغيب فی صلاة التوبة، ط: مصطفى البابی الحلبی بولاق مصر.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سند کے طور پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ. (الآية)(١)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہوجائے پھر وہ اللہ کا ذکر کرے، اور اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردیتا ہے، اور نماز اللہ تعالیٰ کا ایک عمدہ ذکر ہے، اس لیے توبہ کی نماز کو اس آیت سے سمجھا گیا۔

توحید کا اشارہ

"التحیات" میں شہادت کی انگلی اٹھانے سے توحید کا اشارہ ہوتا ہے۔ جس طرح زبان سے "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہہ کر توحید کا اقرار کیا جاتا ہے، اسی طرح عملی طور پر بھی انگلی کے اشارے سے اس کو ظاہر کیا جاتا ہے۔(٢)

---

(١) والأصل فيها أن الرجوع إلى الله لا سيما عقيب الذنب قبل أن يرتسخ في قلبه رين الذنب مكفّر يزيل عنه التسويد، حجة الله البالغة ٢/٩١، النوافل، ومنها صلاة التوبة، ط. كتب خانه رشيديه دهلي.

المراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب وقد سبق في كتاب الإيمان أن لها ثلاثة أركان: الإقلاع والندم على فعل تلك المعصية، والعزم أن لا يعود إليها أبدا فإن كانت المعصية لحق آدمي فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذلك الحق، شرح مسلم للنووي: ٢/٣٥٤، باب التوبة، ط: قديمي كراچي.

(٢) عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قعد في التشهد وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى وعقد ثلاثا وخمسين وأشار بالسبابة الخ، رواه مسلم. مشكوة: ١/٨٥-٨٦، باب التشهد، ط. قديمي كراچي. والسر في رفع الإصبع الإشارة إلى التوحيد، ليجتمع القول والفعل، ويصير المعنى متمثلا متصورا، حجة الله البالغة: ٢/٢٩، أذكار الصلاة وهيأتها المندوب إليها، القعدة بعد السجود، ط: قديمي كراچي.

تولیہ

تولیہ کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۱)

تہبند

۱......کرتے کے بغیر صرف تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز کراہت کے ساتھ درست ہو جائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

۲......نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والعصابة بالكسر ما عصب به كالعصاب والعمامة. (القاموس المحيط: ۱/ ۱۰۲، فصل العين باب الباء، ط: المطبعة الحسينية المصرية)

(۲) واما اللبس المكروه فهو ان يصلي في ازار واحد او سراويل واحد لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يصلي الرجل في ثوب واحد ليس على عاتقه منه شيء. اخرجه البخاري في صحيحه. (بدائع الصنائع: ۱/ ۵۱۵، بيان اللبس في الصلاة، ط: بيروت)

(وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) اي خدمة ان له غيرها والا لا. (الدر المختار مع الشامية، قوله وصلاته في ثياب بذلة) قال في البحر وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر، والظاهر ان الكراهة تنزيهية. (شامي: ۱/ ۶۴۰ ـ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي) وان صلى في ازار واحد يجوز ويكره. (البحر: ۲/ ۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي)

(۳) (و) يكره ايضا في الصلوة (نزع القميص) (ونحوه) (والقلنسوة) ... وكذا يكره (لبسهما) اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير، لانه عمل اجنبي من الصلوة لا يحصل به تتميم شئ من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين او كان مما لو رآه الناظر

۳..... اگر نماز کی حالت میں ایک ہاتھ سے تہبند باندھنا یا درست کرنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھ کر پھر جماعت میں شریک ہو جائے۔(۱)

تہجد ثابت ہے

تہجد کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت وتر کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اکثر یہ عادت تھی۔(۲)

بحیث لیس فی الصلوۃ، حلبی کبیر، ص: ۳۵۱، کراھیۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، ص: ۳۴۱، مفسدات الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، ھندیۃ: ۱۰۳/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہ، مطلب فی التشبہ باھل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۱) انظر إلی الحاشیۃ السابقۃ.

(۲) عن أبی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ اخبرہ انہ سأل عائشۃ ام المؤمنین کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت: ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ، یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن، ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا. الخ، نسائی: ۱/۲۴۸، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب کیف الوتر بثلث، ط: قدیمی کراچی۔ ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ- بخاری: ۱/۱۵۴، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ، کتاب التہجد، ط: قدیمی کراچی.

عن مسروق قال سألت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل، فقالت: سبع وتسع واحدی عشرۃ سوی رکعتی الفجر، بخاری: ۱/۱۵۳، کتاب التہجد، باب کیف صلاۃ اللیل وکیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل، ط: قدیمی کراچی

طوالع: فینبغی القول بأن اقل التہجد رکعتان واوسطہ اربع واکثرہ ثمان، شامی: ۲/۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ اللیل، ط: سعید کراچی۔ عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ، فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن، بخاری: ۱/۱۵۱، باب التہجد، باب طول السجود فی قیام اللیل، ط: قدیمی کراچی، مسلم: ۱/۲۵۳، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ، ط: قدیمی کراچی. واللفظ لہ.

تہجد کا وقت

تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ آدھی رات گزرنے کے بعد تہجد کی نماز پڑھی جائے باقی عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کسی بھی وقت تہجد کی نماز پڑھنے سے تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۱)

تہجد کی رکعات

تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت منقول ہے(۲) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعت پڑھتے تھے، اور دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے، یعنی ایک نیت سے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر دوبارہ دو رکعت کے لئے نیت باندھتے۔

---

(۱) عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة، الخ، مشكوة المصابيح، ص: ۱۰۵، باب صلاة الليل، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي. صلاة الليل وروى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم اه. شامي: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.
(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.
لما ذكره الامام محمد بن اسماعيل البخاري: ان ابن عباس رضي الله عنه اخبره انه بات عند ميمونة رضي الله عنها ... فقمت الى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي واخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح، صحيح البخاري: ۱/۱۳۵، باب ما جاء في الوتر، ط: قديمي كراچي
هكذا في السنن الكبرى: ۳/۷، باب عدد ركعات قيام النبي صلى الله عليه وسلم ... ومثله في امداد الفتاوى: ۱/۴۰۲، نماز وتر۔

بعض کتابوں میں تہجد کی نماز کی انتہائی تعداد آٹھ رکعتیں لکھی ہے اور فقہاءِ حنفیہ نے آٹھ رکعت پر مواظبت اور مداومت کو مستحب فرمایا ہے، اور اگر کبھی کم پڑھیں تو دو چار رکعت بھی کافی ہیں۔ مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب "شرح سفر السعادات" میں بہت عمدہ تفصیل لکھی ہے۔

تہجد کی قرأت

تہجد کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرے یا بلند آواز سے دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ بلند آواز سے قرأت کرنا مستحب ہے۔(۱)

تہجد کی قضاء

تہجد کی نماز کی قضا نہیں ہے، البتہ جو لوگ ہمیشہ تہجد پڑھتے ہیں، اگر کسی وجہ سے کسی رات آنکھ نہیں کھلی تو تلافی کے لئے دوپہر سے پہلے پہلے اتنی رکعت نماز پڑھ لیا

---

(۱) (ويجهر المنفرد في الجهرية) وهو أفضل ويكتفي بأدناه (ن كافي). الدر مع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلاة، فصل في القراءة، ط. سعيد كراتشي.

(قوله حتى طلوع الشمس) لأن ما قبلها وقت جهر فيجهر فيه، شامي: ۱/۵۳۳، ط: سعيد كراتشي. (قوله والجهر للإمام) ... [illegible] احترز به عن المنفرد فإنه يخير بين الجهر والإسرار، شامي: ۱/۴۶۱، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إلخ، ط. سعيد كراتشي، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع: ۱/۱۶۹، ط: سعيد كراتشي

کریں، امید ہے کہ ثواب سے محروم نہیں رہیں گے۔(۱)

تہجد کی نماز

☆...... تہجد کی نماز سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام کو تہجد کی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ ترغیب دیتے تھے۔(۲) احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل وارد ہیں۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمن بن عبد القاري قال: سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نام عن حزبه أو عن شيء منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كأنما قرأه من الليل. مسلم: ۱/۲۵۶، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم، ط: قديمي كراچي. سنن أبي داود: ۱/۱۸۶، باب من نام عن حزبه، ط: سعيد كراچي. سنن ابن ماجه، ص: ۹۵، كتاب الصلاة، باب ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل، ط: قديمي كراچي. مشكاة، ص: ۱۱۰، باب القصد في العمل، ط: قديمي كراچي. إحياء علوم الدين: ۲/۳۹۶، فضيلة قيام الليل، ط: دار الخير دمشق.

(۲) (قوله وصلاة الليل) أقول: هي أفضل من صلاة النهار، كما في الجوهرة ونور الإيضاح، وقد صرحت الآيات والأحاديث بفضلها والحث عليها، قال في البحر: فمنها ما في صحيح مسلم مرفوعاً: أفضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل، وروى الطبراني مرفوعاً: "لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل" وهذا يفيد أن هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم. قلت: قد صرح بذلك في الحلية، ثم قال فيها بعد كلام: ثم غير خاف أن صلاة الليل المحثوث عليها هي التهجد. شامي: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. حجة الله البالغة: ۲/۲۰، النوافل، ط: مكتبه رشيديه دهلي.

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أفضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم، وأفضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل. سنن الترمذي: ۱/۹۹، باب ما جاء في فضل صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. صحيح البخاري: ۱/۱۵۲، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم حتى ترم قدماه، ط: قديمي كراچي. مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۲/۳۴۲، لكن صريح ما في مسلم وغيره عن عائشة أنه كان فريضة ثم نسخ، هذا خلاصة ما ذكره، ومقتضاه اعتماد السنية في حقنا لأنه صلى الله عليه وسلم واظب عليه بعد نسخ الفرضية، ولذا قال في الحلية: والأشبه أنه سنة. شامي: ۲/۲۴-۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز کا مرتبہ ہے۔ بعض فقہائے کرام نے تہجد کی نماز کو مستحب لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سنت ہے۔(۱)

☆ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص تہجد کی نماز کے بغیر ولی نہیں بن سکتا ہے۔(۲)

☆ صحابہ کرام سے لے کر تمام نیک لوگ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور پڑھتے آرہے ہیں بلکہ حدیث میں ہے کہ پچھلی امت والے بھی تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔(۳)

☆ تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے، سنت یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے پھر اس کے بعد نیند سے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے۔(۴)

---

(۱) انظر إلى الحاشية رقم ٣،٢ في الصفحة السابقة.

(۲) حكي عن الجنيد قدس سره رئي في المنام بعد موته فقيل له: ما فعل الله بك؟ فقال: طاحت تلك الإشارات وغابت تلك العبارات وفنيت تلك الرسوم ونفدت تلك العلوم وما نفعنا إلا ركيعات كنا نركعها وقت السحر. حكايا الصوفية: الخطيب الشيخ محمد أبو اليسر عابدين رحمه الله تعالى، ص: ١٦٩، ركعات السحر هي المفيدة، ط: دار البشائر، دمشق شارع ٢٢ أيار جادة كرجية حداد، سورية.

وروى الطبراني مرفوعاً: لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة. شامي ٢/٢٤، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراتشي.

(۳) قال النبي صلى الله عليه وسلم: "أقرب ما يكون الرب من العبد في جوف الليل الآخر" وقال: "إن في الليل لساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها خيراً إلا أعطاه" وقال: "عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم إلى ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة عن الإثم" حجة الله البالغة ٢/٢٠، النوافل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي. إحياء علوم الدين: ١/٣٤٥، فضيلة قيام الليل، ط: دار الخير دمشق.

(۴) إن صلاة الليل المحثوث عليها هي التهجد، وقد ذكر القاضي حسين من الشافعية أنه في الاصطلاح التطوع بعد النوم، وأيد بما في معجم الطبراني من حديث الحجاج بن عمرو رضي الله عنه قال: "يحسب أحدكم إذا قام من الليل يصلي حتى يصبح أنه قد تهجد، إنما التهجد المرء يصلي بعد رقدة" الخ. شامي ٢/٢٤، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراتشي.

☆ جو شخص نیند سے اٹھ کر تہجد کی نیت سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ عشاء کی نماز کے بعد وتر کی نماز سے پہلے تہجد کی نیت سے نماز پڑھ لے اور آخر میں وتر کی نماز پڑھ لے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد بھی تہجد کی نیت سے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۱)

تہجد کی نماز کا فائدہ

مایوسی یعنی ڈپریشن (Depression) کے امراض کا علاج مغربی ڈاکٹروں نے ایک اور دریافت کیا ہے۔ یہ بات مجھے نشتر میڈیکل کالج کے ماہر نفسیات نے بتائی۔ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں مایوسی کا مرض انہیں نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

علم نفسیات (Pcshycology) کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا۔ انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا۔ یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے تک مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا اور وہ دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدھی رات کے بعد جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس ج۲، ص۶۰)

---

(۱) روى الطبراني مرفوعا: لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل. وهذا يفيد أن هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم. شامي ۲/۲۴۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

تہجد کی نیت

☆...... تہجد کی نماز کی نیت اس طرح کرے: "نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّھَجُّدِ سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ."(۱)

☆...... یا اپنی زبان میں یوں نیت کرے کہ "میں دو رکعت تہجد کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللہ اکبر"۔(۲)

☆...... اگر رات کو صرف نفل نماز کی نیت سے نماز پڑھے گا تب بھی تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۳)

تہجد کے بعد سونا

تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونا جائز ہے، اس سے تہجد کے ثواب میں کمی نہیں آتی، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونے سے تہجد کا ثواب ختم ہو جائے گا ان کی بات صحیح نہیں ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ تہجد کے بعد سونے کی وجہ سے فجر کی نماز قضاء نہ ہو جائے۔(۴)

(۱، ۲) ویکفیہ مطلق النیۃ للنفل والسنۃ والتراویح ھو الصحیح، ھندیۃ، ۱/۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع فی النیۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔

(۳) روی الطبرانی مرفوعا لا بد من صلاۃ بلیل ولو حلب شاۃ، وما کان بعد صلاۃ العشاء فھو من اللیل، وھذا یفید ان ھذہ السنۃ تحصل بالتنفل بعد صلاۃ العشاء قبل النوم، رد المحتار، ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاۃ اللیل، ط: سعید کراچی۔

(۴) عن ابن عباس قال: بت عند خالتی میمونۃ لیلۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم عندھا فتحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اھلہ ساعۃ ثم رقد ... ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقھا ثم صب فی الجفنۃ ثم توضأ وضوء حسنا ... فتمت صلاتہ ثلث عشرۃ رکعۃ ثم اضطجع فنام حتی نفخ وکان اذا نام نفخ فآذنہ بلال بالصلوۃ مشکوۃ، ص: ۱۰۶، باب صلاۃ اللیل، الفصل الاول، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔ فتح القدیر: ۲/۳۴۴، باب النوافل، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ اغلاط العوام، للتھانوی رحمہ اللہ، ص: ۵۵، ط: زمزم پبلشرز

تہجد کے لئے اذان دینا

ابتداءِ اسلام میں تہجد کے لئے اذان دی جاتی تھی، لیکن بعد میں صحابہ کرام نے چھوڑ دی اس لئے احناف کے نزدیک تہجد کی اذان منسوخ ہے، اور دینا سنت کے خلاف ہے۔ (۱)

تہجد کے لئے جب اٹھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آدھی رات کو، کبھی اس سے کچھ پہلے، کبھی اس کے بعد تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے، اور دعا پڑھتے وقت دونوں ہاتھ منہ پر ملتے تا کہ نیند کا اثر جاتا رہے۔

وہ دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (۲)

اس کے علاوہ اور بھی مختلف دعائیں منقول ہیں۔

---

(۱) اخرج الامام الطحاوی رحمہ اللہ عن ابراهیم قال: شیعنا علقمة الی مکة فخرج بلیل فسمع مؤذنا یؤذن بلیل فقال: اما هذا فقد خالف سنة اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نائما کان خیرا له فاذا طلع الفجر اذن فاخبر علقمة ان التاذین قبل طلوع الفجر خلاف لسنة اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. شرح معانی الآثار: ۱/۱۰۳، باب التاذین للفجر ای وقت هو بعد طلوع الفجر او قبل ذلک. ط: مکتبہ حقانیہ ملتان

(وسن للمفروض) ای سن الاذان للصلوات الخمس والجمعة سنة مؤکدة ... فلا اذان للوتر ولا للعید ولا للجنائز ولا للکسوف والاستسقاء والتراویح والسنن الرواتب لانها اتباع للفرائض. البحر الرائق: ۱/۲۵۵، باب الاذان، ط: سعید کراچی. الاذان والاقامة عند الجمهور سنة مؤکدة للصلوات الخمس والجمعة دون غیرها کالعید والکسوف والتراویح وصلاة الجنازة. الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۵۳۵، الفصل الثالث الاذان والاقامة، حکم الاذان. ط: دار الفکر بدمشق. و: ۱/۶۹۳، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) صحیح البخاری: ۲/۹۳۴، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا نام. ط: قدیمی کراچی. الصحیح لمسلم: ۲/۳۴۸، باب الدعاء عند النوم، ط: قدیمی کراچی. و: ۱/۲۶۰، باب صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائه باللیل، ط: قدیمی کراچی. مشکوة المصابیح، ص: ۱۰۹، باب صلوة اللیل، ط: قدیمی کراچی

اس کے بعد اچھی طرح مسواک کرتے ، پھر وضو فرماتے بعض روایات میں ہے کہ مسواک اور وضو کرتے وقت ، اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے پہلے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ، اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں جن کی ابتداء "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ" سے ہے تلاوت فرماتے ، اور بعض روایات میں ہے "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا" سے "لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" تک پڑھتے اس کے بعد نماز شروع کرتے ۔(۱)

تہجد وتر کے بعد پڑھنا

☆...... وتر کی نماز کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا جائز ہے ، اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص عشاء اور وتر کی نماز پڑھ کر سو گیا ، پھر رات کو بیدار ہونے کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے ، تہجد کی نماز بھی صحیح ہوگی ، اور ثواب بھی ملے گا ، جو لوگ یہ کہتے ہیں وتر کی نماز پڑھنے کے بعد تہجد اور نوافل پڑھنا صحیح نہیں ہے ، ان کی بات غلط ہے ۔

☆...... جن لوگوں کو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہیں ہے ان

(۱) بعض کیفیت قیام لیل چونکہ حضرت نیم شب گذشتی برخاستی ، وگاہی بیشتر از نیمہ شب برخاستی ، وگاہ چون [illegible] در آخر شب و دل چاشت تہجد در حدیث بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی آمدہ " کان یقوم إذا سمع الصارخ " و در حدیث دیگر فرمود خالیاً بعد از انتصاف شب یا بعد از ثلث در آخر شب بیدار شدہ بنشستی و دیدہ بآسمان کردی " یا ایہا المؤمن " ست کہ از آیات آخر سورۂ آل عمران تمام گشتی ، و مفسران بیان کردہ اند معلوم نشود و چون بیدار شدی دعا کہ در وقت استیقاظ در ورد رفتہ است خواندی و دست بر روی مبارک مالیدی [illegible] است کہ خواب را از روی مبارک مسح کردی ، و مراد مسح است کہ گفتہ شد و مسواک بمبالغہ کردی ، و در حدیث بخاری آمدہ کہ در وقت مسواک کردن آواز اع اع از دہن مبارک برآمدی و نیز آمدہ کہ بعنوان مبالغہ مسواک کردی کہ گویا [illegible] گشتی ، و بعد ازان وضو تمام ساختی ، و در حال مسواک و وضو چنانچہ در حدیث کہ از ابن عباس نقل کردہ اند و بعض احادیث معلوم گردد کہ بعد از مسواک پیش از وضو [illegible] بسوی آسمان کردی ، و آیات از آخر سورۂ آل عمران خواندی از "إن في خلق السموات والأرض واختلاف الليل والنهار لآيات لأولي الألباب" تا آخر سورۂ کما ہو در حدیث ابن عباس آمدہ ، و در روایتے از "ربنا ما خلقت هذا باطلا" تا "لا تخلف الميعاد" افتتاح نماز [illegible] شرح مترجم [illegible] ص ۳۳۲ ج ۱ طبع نول کشور

کو چاہیے کہ وتر کی نماز پڑھ کر سویا کریں، پھر جب رات کو بیدار ہوں تو تہجد بھی پڑھ لیں۔(۱)

تھوکنا

اگر نماز کے دوران کسی وجہ سے تھوکنے کی ضرورت ہو، اور نگلنا مشکل ہو تو اپنا تھوک رومال یا ٹشو وغیرہ میں لے لے اور جیب میں رکھ دے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی

۔مشکوٰۃ:۱۱۲،بخاری:۱۳۵/۱کتاب التہجد،ط:قدیمی۔

(۱) (و) تأخير (الوتر الی آخر الليل لواثق بالانتباه) والا فقبل النوم، فإن فاق وصلى نوافل والحال أنه صلى الوتر أول الليل فإنه الأفضل (وفي الشامية) (قوله فإن فاق الخ) أي اذا أوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له ولا كراهة فيه بل هو مندوب، ولا يعيد الوتر لكن فاته الأفضل المفاد بحديث الصحيحين. شامي: ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، (قوله وتأخير الوتر الخ) أي يستحب تأخيره لقوله صلى الله عليه وسلم من خاف أن لا يوتر من آخر الليل فليوتر أوله ومن طمع أن يقوم آخره فليوتر آخر الليل، فإن صلاة آخر الليل مشهودة وذلك أفضل رواه مسلم والترمذي وغيرهما وتمامه في الحلبة وفي الصحيحين "اجعلوا آخر صلاتكم وتراً" والأمر للندب بدليل ما قبله، رد المحتار ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد كراچي، مشكوة المصابيح، ص: ۱۱۲، باب الوتر، ط: قديمي كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۸۵، فصل في الأوقات المكروهة، ط: قديمي كراچي، البحر: ۲۳۸/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

وقد ثبت أنه عليه الصلوة والسلام شفع بعد الوتر، وروى الترمذي عن أم سلمة أنه عليه السلام كان يصلي بعد الوتر ركعتين، وزاد ابن ماجة خفيفتين وهو جالس، وروى الدارمي عن ثوبان عنه عليه الصلاة والسلام قال: إن هذا السهر جهد وثقل فاذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين، فإن قام من الليل والا كانتا له، وروى الإمام أحمد عن أبي أمامة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما إذا زلزلت وقل يا أيها الكافرون، حلبي كبير، ص: ۴۲۳، فروع الوتر قبل النوم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و: ۲۷۳، ط: نعمانيه كوئٹه.

(۲) عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في القبلة فحكها بيده ورئي منه كراهية ... قال إن أحدكم إذا قام في صلاته فإنما يناجي ربه أو ربه بينه وبين قبلته فلا يبزقن في قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبزق فيه ورد بعضه على بعض، صحيح البخاري: ۵۹/۱، باب إذا بدره البزاق، مشكوة المصابيح، ص: ۷۱، باب المساجد، ط: قديمي كراچي۔

ويكره أن يبزق ... إلا أن يضطر فيأخذ بثوبه أو يلقيه تحت رجله اليسرى إذا صلى خارج

مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آ گیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیے (۱)۔ اور آخر میں سجدہ سہو کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، اور کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا (۳) پھر چوتھی رکعت کے لئے

السجدة، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۹۲، و ص: ۳۴۸، فصل في المكروهات، ط: قديمي كتب خانه كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۶، كتاب الصلاة، فصل واما بيان ما يستحب وما يكره، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يكره فعله في الصلاة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وفي روضة الناطفي ويكبر في حالة الانتقال في كل خفض ورفع. وفي شرح الآثار للطحاوي أن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر وعليا وأبا هريرة كانوا يكبرون عند كل خفض ورفع. قال الطحاوي فكانت هذه الآثار المروية في التكبير في كل خفض ورفع قد تواتر العمل بها من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى يومنا لا ينكره منكر ولا يدفعه دافع الخ. حلبي كبير، ص: ۳۰۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) (ولو قام) في الصلوة الرباعية (إلى) الركعة (الخامسة أو قعد) بعد رفع رأسه من السجود (في) الركعة (الثانية) أو قام إلى الرابعة في المغرب أو الثالثة فيه أو في الفجر أو قعد بعد رفعه من الركعة الأولى في جميع الصلوات (يجب) عليه سجود السهو بمجرد القيام في صورة (و) بمجرد (القعود) في صورة لتأخير الواجب وهو التشهد أو السلام في صورة القيام وتأخير الركن وهو القيام في صورة القعود. حلبي كبير، ص: ۴۵۸، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/۴۳۳-۴۳۵، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

وأما بيان سبب الوجوب فسبب وجوبه ترك الواجب الأصلي في الصلوة … فإن كان من الأفعال بأن قعد في موضع القيام أو قام في موضع القعود سجد للسهو لوجود تغيير الفرض وهو تأخير القيام عن وقته. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۴، فصل وأما بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(۳) إن يعتبر الركن … وهو مقدر بثلاث تسبيحات، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۵۸، باب سجود السهو، قبيل فصل في الشك في الصلاة، ط: قديمي كراچي، و ۲/۱۶۷، ط: المكتبة الغوثية. البحر: ۲/۱۶۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي

کھڑا ہوا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اگر آخر میں سجدہ سہو کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی، ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

اور اگر ایک رکن کی مقدار نہیں بیٹھا تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی نماز میں بھول کر تیسری رکعت میں بیٹھ گیا بعد میں یاد آنے پر کھڑا ہوگیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (۳)

تیسرے سجدے میں امام چلا گیا

"امام تیسرے سجدے میں چلا گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تیمم سے نماز پڑھنے والے کو پانی مل گیا

☆ ...اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم سے نماز پڑھنے والے کو نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل جائے، اور وہ پانی استعمال

---

(۱) انظر فی الحاشیة السابقة

(۲) وتاخیر القیام للثالثة بزیادة قدر اداء رکن ولو ساکتا، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۴۶۳، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیر رکن، عالمگیری ۱/۱۲۶، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. المحیط البرهانی ۲/۳۰۸، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی

(۳) ایضاً.

کرنے پر قادر بھی ہو تو نماز باطل ہو جائے گی، (۱) وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

☆ ...... اگر امام تیمم کر کے نماز پڑھا رہا ہے، اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، اور امام کو آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا اور وہ استعمال پر قادر بھی ہے تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، (۲) امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی (۳) اور مقتدی کی فرض نماز نفل ہو جائے گی، اور اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمم کب کر سکتا ہے

☆ ...... جب تک وضو کر سکتا ہے اور وضو کرنا نقصان دہ نہیں ہوتا تب تک تیمم کرنا جائز نہیں ہاں اگر وضو سے بیمار ہو جاتا ہے، یا بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے،

---

(۱) (وینقضه) التیمم (رؤیة الماء) ان قدر علی استعماله ...... (وان رآه فی خلال الصلاۃ فسدت) لانتقاض الطهارۃ، حلبی کبیر، ص: ۸۳، فصل فی التیمم، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، فتح القدیر: ۱/۱۰، باب التیمم، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ تاتارخانیة: ۱/۲۴۹، باب التیمم، ط: ادارۃ القرآن کراچی۔ بدائع الصنائع: ۱/۵۶، فصل واما بیان ما ینقض التیمم، ط: سعید کراچی۔ هکذا فی خلاصة الفتاوی: ۱/۳۷، جنس آخر فی نقض التیمم، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ هندیة: ۱/۳۰، باب الحدث فی الصلاۃ، ط: شرکة علمیه ملتان۔

(۲) ایضاً

(۳) فسدت صلوۃ الامام یوجب فساد صلاۃ القوم، المحیط البرهانی: ۱/۳۳۴، کتاب الطهارات، الفصل الخامس فی التیمم، ط: ادارۃ القرآن کراچی۔ رد المحتار: ۱/۵۱۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسد فیها صلاۃ الامام دون المؤتم، ط: سعید کراچی۔ وانما مسالة رؤیة المتوضی المؤتم بمتیمم الماء ففیها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا، الدر مع الرد: ۱/۶۰۷، المسائل الاثنا عشریة، ط: سعید کراچی۔

اس صورت میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے۔(۱)

مسئلہ......کوئی مریض ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ وضو کرنا چاہے کر سکتا ہے، اور وضو سے اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا، اس کے باوجود تیمم کر کے نماز پڑھتا ہے یا بعض مرتبہ مریض کی خدمت کرنے والے یا دوسرے خیر خواہ وضو کرنے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت میں آسانی ہے تیمم کر لیں، یہ سخت نادانی، جہالت اور دین سے ناواقفیت ہے، جب تک وضو کرنا متعذر نہ ہو تیمم کرنا جائز نہیں ہے،(۲) اس لئے وضو پر قدرت ہونے کی صورت میں تیمم کر کے جو نماز ادا کی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی، وضو کر کے ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو كان يجد الماء إلا أنه مريض يخاف إن استعمل الماء اشتد مرضه يتيمم. فتح القدير: ۱/۱۰۸، باب التيمم، ط: رشيديه كوئته، هندية: ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيديه كوئته.

فالمرض المبيح للتيمم وهو أن يخاف زيادة المرض باستعمال الماء. جامع الفصولين: ۲/۱۹۳، كتاب الطهارة، ط: اسلامي كتب خانه كراچي

إن المريض إذا خاف زيادة المرض بسبب الوضوء أو بالتحرك أو باستعمال الماء جاز له التيمم. حلبي كبير، ص: ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) لو لم يضره الماء لا تجزئه التيمم. جامع الفصولين: ۲/۱۹۳، ط: اسلامي كتب خانه كراچي.

(۳) نظام الفتاوی ص: ۱۸۶، مریض اور تیمم، ط: زمزم پبلشر۔

تیمم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء

تیمم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء درست ہے۔(۱)

تیمم کر کے نماز پڑھانے والے کو پانی مل گیا

اگر امام تیمم کر کے نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں اور امام کو آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا(۲) اور وہ استعمال پر قادر بھی ہوا تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔(۳) اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمم کرنا وقت کی تنگی کے وقت

اگر کوئی شخص تندرست اور صحت مند ہے، اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا وقت تنگ ہے، غسل کرنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، تو وقت کی تنگی کی وجہ سے غسل کی جگہ تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) وأما اقتداء المتوضئ بالمتيمم فيجوز خلافاً لمحمد بناءً على أنه طهارة ضرورية عنده وعندهما مطلقة بمنزلة الماء عند عدمه في حق جواز الصلاة. (حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل في الإمامة، وفيها مباحث، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۱/۵۸۸، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی، عالمگیری: ۱/۸۴، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وإن رأى الماء في خلال صلاته يتوضأ ويستقبل الصلاة. (تاتارخانية: ۱/۲۳۹، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم الخ، ط: ادارة القرآن، والنظر إلى الحاشية رقم ۴ في الصفحة السابقة)

(۳) ولو كان الإمام متيمما عن الحدث فسدت صلاة الكل لفساد صلاة الإمام. (فتاوى تاتارخانية: ۱/۲۵۳، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم، ط: ادارة القرآن كراچی.

غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔(۱)

تیمم کرنے والا امام

☆ …… شرعی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل کے لئے تیمم کرنے والے امام کے پیچھے وضو اور غسل کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست ہے کیونکہ تیمم، وضو اور غسل کا حکم طہارت اور پاکی کے سلسلے میں ایک ہے کوئی کسی سے کم یا زیادہ نہیں ہے۔(۲)

☆ شرعی عذر کے بغیر تیمم کر کے نماز پڑھنے یا پڑھانے سے نماز نہیں ہوگی، پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وكذا اذا خاف فوت الوقت لو توضأ لم يتيمم ويتوضأ ويقضي ما فاته لأن الفوات الى خلف وهو القضاء. فتح القدير: ۱/۱۴۳، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹه. (ولا يتيمم لفوت جمعة ووقت ولو وترا لفواتها الى بدل) شامي: ۱/۲۴۶، ط: سعيد كراچي. (والأصل ان كل موضع يفوت فيه الأداء لا الى خلف فإنه يجوز له التيمم وما يفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة كذا في الجوهرة النيرة. الهندية: ۱/۳۱، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيدية كوئٹه.

(ولو خاف خروج الوقت) لو اشتغل بالوضوء (في سائر الصلوات) ما عدا صلاة الجنازة والعيد (لا يتيمم) عندنا بل يتوضأ ويقضي الصلاة ان خرج الوقت، حلبي كبير ص: ۸۳، فصل في التيمم، قبيل فروع تيمم لجنازة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. النهر الفائق ۱/۱۱۱، باب التيمم، ط: بيروت. شامي: ۱/۲۴۶، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله وصح اقتداء متوضئ بمتيمم اى عندهما بناء على ان الخلفية عندهما بين الآلتين وهما الماء والتراب. والطهارتان سواء. شامي: ۱/۵۸۸، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۴، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجدية كوئٹه، حلبي كبير ص: ۵۱۹، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/۱۹۳، باب الأذان، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تيمم للسلام او لرد السلام لا يجوز اداء الصلاة بذلك التيمم كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۲۶، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية كوئٹه. وشرطه ستة: النية ... والقصد ... البحر مع الرد: ۱/۲۳۰، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

تیمم کرنے والے کو وضو پر قدرت حاصل ہوئی

اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بھی وضو پر قدرت حاصل ہوگئی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

تیمم نہ کرنا

کوئی مریض ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پر کیسی ہی مصیبت گزرے، خواہ کیسا ہی مرض بڑھ جائے، جان نکل جائے مگر تیمم نہیں کرتے، مر جائیں گے مگر وضو ہی کریں گے، یہ ”غلو“ ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سہولت کو قبول نہ کرنا ہے، جو سخت گستاخی اور بے ادبی ہے، جس طرح وضو کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اسی طرح وضو کرنے سے نقصان ہونے کی صورت میں تیمم کرنا بھی اسی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، بندہ کا کام اللہ کے حکم کو ماننا ہے، دل کی چاہت اور صفائی کو دیکھنا نہیں، بندگی تو اسی کا نام ہے کہ جس وقت جو حکم ہو دل و جان سے اس کو مانے اور اطاعت کرے۔(۲)

---

(۱) يبطل وإن في خلال الصلوة (فسدت) لانتقاض طهارته الخ، حلبي كبير، ص: ۸۲-۸۴، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(والعلم بأنه إن تعمد عملاً ينافيه بعد جلوسه قدر التشهد ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها، نعم تعاد لترك واجب السلام (و) لو وجد المصلي (بلا صنعة قبل القعود بطلت اتفاقاً ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثني عشرية، عنده، وقالا: صحت، ورجحه الكمال، وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما بالصحة في الاثني عشرية، وهي ما ذكره بقوله (كما تبطل (بقدرة المتيمم على الماء) الدر مع الرد: ۱/۶۰۶-۶۰۹ (قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما الخ) ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لبراءة ذمة المكلف بها وليس الاحتياط إلا بقول الإمام الأعظم أنها تبطل، اهـ. قلت: وعليه المعوّل. شامي: ۱/۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمراً أن يكون لهم الخيرة من أمرهم، ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالاً مبيناً) الاحزاب، الآية: ۳۶. دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الغائط أو لامستم النساء فلم تجدوا ماءً

تین سجدے کر لئے

''سجدے تین کر لئے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

- فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم منه ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون. المائدۃ: ۵، اغلاط العوام ص: ۲۰۰، ط: زمزم پبلشرز

ب

ٹائی کے ساتھ نماز پڑھنا

واضح رہے کہ ”ٹائی“ عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے، اور مسلمانوں کے لئے دوسری اقوام کا مخصوص لباس اور وضع قطع اختیار کرنا ہر حالت میں ناجائز اور حرام ہے،(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔(۲)

نماز میں ٹائی جیسا لباس پہننا اور بھی بری بات ہے؛ اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

ٹخنے چھپانا

۱۔ مردوں کے لئے نماز میں ٹخنوں سے نیچے پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳) ثواب اور اللہ کی رحمت سے محرومی ہے، مردوں کے لئے نماز کے علاوہ بھی پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ کو ٹخنے سے اوپر رکھنا ضروری ہے، ٹخنے چھپانا

---

(۱) لقوله عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم، قال الطيبي: قوله من تشبه بقوم هذا عام في الخلق والخلق والشعار، وإذا كان الشعار أظهر في التشبه ذكر في هذا. طيبي: ۸/۲۱۰، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: إدارة القرآن كراچي.

قال علي القاري: "أي من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار، فهو منهم أي في الإثم أو الخير عند الله تعالى. مرقات: ۸/۲۵۵، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: امدادیه ملتان.

فتاوی حقانیہ میں ہے: ”ٹائی عیسائیوں کی ربھی اور مذہبی نشانی ہے اور ٹائی باندھنے سے ان کی مذہبی نشانی کی تائید ہوتی ہے، اور اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت بھی ہے، اس لئے ٹائی باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔“ فتاوی حقانیہ ج: ۳/۴۲۳، ط: مکتبہ حقانیہ پشاور۔

(۲) ابوداود: ۲/۵۵۹، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(و) عن أم سلمة أنها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها إزار، قال: إذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قدميها. رواه أبوداود. مشكوة المصابيح، ص: ۷۳، باب الستر، ط: قديمي كراچي.

(۳) وفي سنن أبي داود بإسناد صحيح على شرط الشيخين عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي مسبلا إزاره فأمره أن ينصرف ويتوضأ وقال: إنه كان يصلي مسبلا إزاره وإن الله لا يقبل صلاة رجل مسبل. إعلاء السنن: ج ۱۷/۳۶۶، كتاب الحظر والإباحة،

مردوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اس پر جہنم کی وعید آئی ہے،(۱) نماز کے اندر گناہ کا ارتکاب اور بھی زیادہ برا ہے۔ نماز میں ٹخنے ڈھانکنے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی مگر متکبرین کا شعار ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے ڈھانکنے، داڑھی کٹانے اور گانے بجانے کو ان بداعمالیوں کی فہرست میں شمار فرمایا ہے جن کی وجہ سے قوم لوط علیہ السلام پر عذاب آیا۔(۳)

ٹخنے عورت کے نماز میں کھلے رہے تو......

عورتوں کو نماز کے دوران ٹخنے کھلے نہیں رکھنے چاہئیں، تاہم اگر کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، کیونکہ ٹخنے پنڈلی کے ساتھ مل کر ایک عضو ہے اور ٹخنے ایک چوتھائی حصہ سے کم

---

(۱) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اسفل من الكعبین من الازار فی النار، رواه البخاری مشكوة المصابیح، ص: ۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الاول، ط: قدیمی كراچی، وعن ابن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة، مشكوة المصابيح، ص: ۳۷۳، كتاب اللباس الفصل الاول، ط: قديمي كراچی

(۲) ويكره للمصلي كل ما هو من اخلاق الجبابرة خصوصا لان الصلاة مقام التواضع والتذلل والخشوع وهو ينافي التكبر والتجبر، حلبي كبير، ص: ۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور۔

(۳) اخرج ابن عساكر عن ابي امامة الباهلي قال: كان في قوم لوط عشر خصال يعرفون بها، لعب الحمام ورمي البندق والمكاء والخذف في الانداء وتسبيط الشعر وفرقعة العلك وإسبال الازار وحبس الاقبية وإتيان الرجال والمنادمة على الشراب وستزيد هذه الامة عليها الدر المنثور للسيوطي - الانبياء ۷۶، ۵/ ۶۴۳ ط: دار الفكر بيروت

۲... چمڑے کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور عام حالات میں بھی چمڑے کی ٹوپی پہننا جائز ہے۔(۱)

۳... مسجدوں میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں اگر وہ صاف اور عمدہ ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر وہ میلی پرانی یا میل کچیل ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۲) کیونکہ ایسی ٹوپی پہن کر کوئی شخص کسی سنجیدہ محفل میں نہیں جاتا، تو اللہ رب العزت کے دربار میں ایسی ٹوپی پہن کر حاضری دینا کیسے مناسب رہے گا؟(۳)

۴... کاغذ کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر کاغذ کی ٹوپی ایسی ہے کہ اس کو پہن کر بازاری خاندان اور بازار وغیرہ میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۴)

۵... تولیہ اور رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھنا اور اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے، اور ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب بھی ملے گا۔(۵)

---

(۱) ولا بأس بلبس القلانس ; عمر حرير وكرباس عنه ابو سه وفي قريع اصابع ، سراجية ، (الدر المختار) قوله عمر حرير الخ) رد على مسكين حيث قال : لفظ الجمع يشمل قلنسوة الحرير والذهب والفضة والكرباس والسود والحمراء ، شامي ۶/۳۵۵، مسائل شتى ، ط: سعيد كراچي

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) انظر الى الحاشية رقم ۱ الى الصفحة الآتية.

(۴) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة الآتية والقلنسوة هي التي يدخل فيها الرأس ، شامي ۲/۴۰۶ ، فصل في الجزية، مطلب في تمييز اهل الذمة ، ط: سعيد كراچي

(۵) وهم يصنعون بنصب المنديل كالعمامة فالظاهر انه يحصل به ثواب اصل التعمم على مقتضى العمامة وظاهر الشرع بعنوان لم يعتبر في عرف العامة ، الكلام الجليل فيما يتعلق بالمنديل ، من : مجموعة رسائل اللكنوي ۵/۴۶۱، ط: ادارة القرآن كراچي ، فتاوى دار العلوم ديوبند ۴/۱۴۸، ط: دار الاشاعت كراچي ، والعمامة ما يدار على الرأس من منديل ونحوه ، شامي ۴/۲۰۶ ، فصل في الجزية ، مطلب في تمييز اهل الذمة ، ط: سعيد كراچي

۶..... صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت کرنا افضل ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے۔(۱)

۷..... جالی دار ٹوپی سے اگر چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے سر نظر آتا ہو تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۸..... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، (۳) اس لئے نماز کے دوران ٹوپی، یا عمامہ یا دونوں پہننے چاہئیں تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔

ٹوپی پہننا

نماز کی حالت میں ٹوپی جیب سے نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔ اور

---

(۱) وفي الخلاصة والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، حلبي كبير، ص: ۳۱۶، الفروع في الستر، ط: سهيل اكيدمي لاهور، هندية، ۱/۵۹، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۶۵، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. وقد ذكروا ان المستحب ان يصلي الرجل في قميص وازار وعمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، عمدة الرعاية: ۱/۱۹۸، ط: ملتان. فتاوى محمودية: ۶/۲۲، ط: فاروقيه كراچي. كفايت المفتي: ۳/۲۸۷، ط: دار الاشاعت كراچي.

(۲) والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة حلبي كبير، ص: ۳۱۶، ط: سهيل اكيدمي لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۶۵، ط: ادارة القرآن كراچي. فتاوى محمودية ۶/۲۲، ط: فاروقيه كراچي، كفايت المفتي: ۳/۲۴۹، ط: دار الاشاعت كراچي. (والقلنسوة) ... وهي ما تلبس في الراس، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. والقلنسوة هي التي تدخل فيها الراس، شامي: ۳/۲۰۸، فصل في الجزية، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره الصلاة حاسرا راسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، عالمگيري: ۱/۱۰۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۴۸، فصل في بيان ما يكره، ط: سهيل اكيدمي لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۹۳، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۰۶، ط: رشيديه كوئٹه.

دونوں ہاتھوں سے ٹوپی نکال کر دونوں ہاتھ سے پہننا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

ٹوپی سے امامت

عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ امام کا عمامہ پہن کر نماز پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

ٹوپی گرگئی

☆ ... اگر نماز کے دوران ٹوپی گرگئی تو افضل اور بہتر یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر ٹوپی پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔

---

(۱) ويكره نزع القميص ونحوه والقلنسوة وكذا يكره لبسهما إذا كان النزع أو اللبس بعمل يسير لأنه عمل أجنبي من الصلوة لا يحصل به تتميم شيء من أعمالها ولهذا كان مفسدا إذا حصل بعمل كثير بأن احتاج إلى اليدين أو كان بحالٍ لو رآه الناظر ظنه ليس في الصلاة. حلبي كبير، ص: ۳۵۶، فصل في المكروهات، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. التاتارخانية: ۲/۱۳۵، كتاب الصلاة، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي. ويفسدها (كل عمل كثير) ليس من أعمالها ولا لإصلاحها، وفيه أقوال خمسة أصحها (ما لا يشك) بسببه (الناظر) من بعيد (في فاعله أنه ليس فيها) وإن شك أنه فيها أم لا فقليل الخ. الدر المختار. وفي الشامية: قوله (وفيه أقوال خمسة الخ) القول الثاني أن ما يعمل عادة باليدين كثير وإن عمل بواحدة كالتعمم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وإن عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها الخ. شامي: ۱/۶۲۴-۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي

(۲) الثاني: قال الإمام المحقق في الهدي: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة، وكان إذا اعتم أرخى طرف عمامته بين كتفيه كما في حديث عمرو بن حريث "غذاء الألباب" للشيخ محمد السفاريني الحنبلي: ۲/۲۶۹ مطلب: صفة عمامته عليه السلام، ط: مؤسسة قرطبة، وانظر الحاشية السابقة.

☆ ... نماز میں قیام یا رکوع کی حالت میں گری ہوئی ٹوپی اٹھا کر پہننا جائز نہیں ہے، عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، البتہ سجدہ اور قعدہ کی حالت میں سر کے سامنے گری ہوئی ٹوپی ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لینا بہتر ہے، اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ (۱)

ٹیپ ریکارڈ کی اذان

"ریڈیو سے اذان دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹی وی سے اذان دینا

"ریڈیو سے اذان دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹیلی ویژن دیکھنے والے کی امامت

ٹیلی ویژن آلہ معصیت ہے، اس کو دیکھنا ناجائز ہے، اور ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مگر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲)

(۱) ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل إلا إذا احتاجت لتكوير أو عمل كثير. شامي: ١/٦٤٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ١/٤٢٥، وفي الحجة سئل صاحب الكتاب عمن سقطت قلنسوته أو عمامته في الصلاة كيف يصنع؟ قال: رفع القلنسوة بعمل قليل بيد واحدة أفضل من الصلاة مع كشف الرأس. تاتارخانية: ١/٥٦٣، الفصل الرابع في بيان ما يكره الخ، ط: إدارة القرآن كراچي. هكذا في فتاوى رحيمية ٣/٤٠٨. وفي الخلاصة: أنه لو تمكنه العمامة من السجود فرفعها بيد واحدة أو سوى العمامة بيد واحدة لا يكره لأنه من تتمات الصلاة. حلبي كبير، ص: ٣٤٥، فصل في المكروهات، ط: سهيل. خلاصة الفتاوى: ١/٥٨، مكروهات الصلاة، ط: رشيدية. وحاشية الطحطاوي، ص: ١٨٩، ط: قديمي. هندية ١/٩٥، باب عشر في الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية.

(۲) ويكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع الخ ... وفي النهر عن المحيط صلى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع لقوله صلى الله عليه وسلم من صلى خلف عالم تقي فكأنما صلى خلف نبي. شامي ١/٥٥٩، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. (قوله وفاسق) من الفسق، وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر. شامي ١/٥٦٠، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. و ١/٥٦٢، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

ٹیلی ویژن سے اقتداء کرنا

موجودہ زمانہ میں حرمین کی جماعت کی نمازیں ٹی وی میں دکھاتے ہیں، اگر کوئی شخص گھر میں ٹی وی کھول کر حرم کے امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

ٹی وی والا کمرہ

ٹی وی معصیت اور گناہ کا آلہ ہے، اس لئے اس کو گھر میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ تاہم اگر کسی کمرہ میں ٹی وی ہے، اور وہ نماز کے دوران بند ہے تو اس کمرہ میں نماز بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر ٹی وی چل رہا ہے تو اس کمرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ جو جگہ لہو لعب، کھیل کود اور گناہ کے لئے خاص ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۲)

ٹیک لگا کر اٹھنا

"ہاتھ ٹیک کر اٹھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) فان كان بينه وبين الامام نهر كبير يجري فيه السفن والزوارق يمنع الاقتداء وان كان صغيراً لا تجري فيه لا يمنع الاقتداء هو المختار هكذا في الخلاصة ... وكذا لو كان في المسجد الجامع الخ، هندية ۱/۸۷، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط. رشيدية كوئته. وان اتصلت الصفوف جاز والا فلا، حلبي كبير ص ۵۲۵، شروط الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وكذلك يكره في ثوب فيه تصاوير (في التهذيب) ولو كانت على وسادة موضوعة بين يديه يكره (الهداية) انه يكره لو كانت على السرير ... هذا اذا كانت التصاوير مكشوفة اما اذا كانت مستورة فلا بأس به، تاتارخانية ۲/۶۲، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي ۱/۶۴۸، كتاب الصلاة، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية ۱/۱۰۷، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط. رشيدية كوئته. حلبي كبير ص ۳۵۹-۳۶۰، كراهية الصلاة، قبل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

ث

ثناء

☆ ...امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے اور ثناء یہ ہے: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ.(۱)

☆ ...اور مقتدی بھی امام کے پیچھے نیت باندھ کر ثناء پڑھے، ہاں اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کر دی تو خاموش ہو جائے، جہاں تک پڑھ لی اسی پر اکتفاء کرے اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنے۔(۲)

☆ جو لوگ جماعت کی نماز شروع ہونے کے بعد آکر نماز میں شامل ہوتے

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استفتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك (إلى آخره) ابو داؤد: ۱/۱۲۰، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك، كتاب الصلاة، ط: دار الحديث ملتان

ثم يقول: سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك، كذا في الهداية، إماما كان أو مقتديا أو منفردا كذا في التاتارخانية، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۱/۳۰۹، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد: ۱/۴۷۵، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۵۲، فصل في سنن الصلاة، ط: مصطفى البابي. الجوهرة النيرة: ۱/۶۵، ط: نور محمد كتب خانه كراچي. (الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۲، ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۰، ۲۸۱، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. بدائع: ۱/۲۰۲، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد

(۲) وأنه يأتي به كل مصل إماما كان أو مأموما أو منفردا لكن المأموم لا يأتي به إذا كان الإمام يجهر بالقراءة للاستماع وصححه في الذخيرة. البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي

(ويعلم منه أن) الصحيح المؤتم الصلاة بعد ما شرع الإمام في القراءة لا يأتي بالثناء بل يستمع وينصت، الجوهرة النيرة: ۱/۶۱، ط: نور محمد كتب خانه كراچي. تاتارخانية: ۱/۵۳۳، ط: إدارة القرآن كراچي. هندية: ۱/۹۰-۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۲، فصل في السنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

ہیں، ان کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کر دی تو خاموش رہیں اور اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع نہیں کی، یا امام نے قرأت شروع کر دی لیکن بلند آواز سے نہیں جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں یا مغرب اور عشاء کی آخری رکعتوں میں تو ثناء پڑھ لیا کریں۔(۱)

☆ ..... اگر کوئی شخص مثلاً ایک رکعت ہونے کے بعد جماعت کی نماز میں شامل ہوا ہے تو وہ نیت باندھنے کے بعد دیکھے کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے یا نہیں، اگر امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے تو خاموش رہے اور قرأت سنے اور اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کے بعد پہلے ثناء پڑھے پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے، اور اگر نیت باندھنے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کر رہا ہے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے۔(۲)

---

(۱) فانه اذا ادرك الامام في القراءة في الركعة التي يجهر فيها لا ياتي بالثناء كذا في الخلاصة هو الصحيح كذا في التجنيس وهو الاصح هكذا في الوجيز للكردري سواء كان قريبا او بعيدا او لا يسمع لصممه ..... وفي صلاة المخافتة ياتي به هكذا في الخلاصة. هندية: ۱/۹۰، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها مفتاح السعادة. الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما الخ، ط: سعيد كراچي. ولو ادرك الامام في القراءة في الركعة التي يجهر فيها لا ياتي بالثناء ..... فاذا قام الى قضاء ما سبق يأتي بالثناء ويتعوذ للقراءة كذا في فتاوى قاضي خان والخلاصة والظهيرية ..... ويسكت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام هو الصحيح كذا في التاتارخانية. هندية: ۱/۹۰ - ۹۱، الفصل السابع في المسبوق، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/۵۳۶، باب كيفية الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي.

☆ ... جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں رکوع میں شریک ہوا اس سے "ثناء" ساقط ہوگئی اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆ ... اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد شریک ہو تو وہ نیت باندھنے کے بعد ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے۔(۲)

☆ ... مدرک اور مسبوق امام کی جہری قرأت شروع ہونے کے بعد ثناء نہ پڑھے اگر مسبوق ہے تو امام کے سلام کے بعد جب بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اس وقت ثناء پڑھے، اور سری نماز میں امام کے ساتھ بھی پڑھے اور بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھے۔(۳)

---

(۱) وإذا أدرك الإمام في الركوع أو السجود إن كان أكبر رأيه أنه لو أتى به أدركه في شيء من الركوع أو السجود يأتي بها قائما وإلا يتابع الإمام ولا يأتي به. هندية ۱/۹۰، الفصل السابع في المسبوق، ط: رشيدية كوئٹہ، شامي ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۳) إلا إذا كان مسبوقا وإمامه يجهر بالقراءة فلا يأتي به وفي الشامية: (يعني المنفصل) إن الإمام يجهر لا يأتي وإن كان يسر يأتي ... لكن المعتمد ما مشى عليه المصنف. الدر مع الرد ۱/۴۸۸-۴۸۹، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۹۱، الفصل السابع في المسبوق، ط: رشيدية كوئٹہ.

والمسبوق يأتي بالثناء إذا أدرك الإمام في صلاة المخافتة ثم إذا قام إلى القضاء ما سبق به يأتي به أيضاً كذا ذكره في المحيط ووجهه أن القيام إلى قضاء ما سبق كتحريمة أخرى للخروج به من حكم الاقتداء إلى حكم الانفراد. حلبي كبير ص ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ولو المسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها. مفتاح السعادة. الدر مع الرد ۱/۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما الخ، ط: سعيد كراچي.

ثنا کو آہستہ پڑھے

ثنا آہستہ پڑھنی چاہیے، یہی سنت ہے، اگر کسی نے زور سے ثنا پڑھی ہے اور اس سے قریب والے نمازیوں کو حرج ہوتا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوئی، اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا، لیکن ایسا آدمی گنہگار ہوگا۔ (۱)

ثنا پڑھنے کی وجہ

۱... "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" اللہ کے دربار کے "سلام" کے مقام میں ہے۔

۲... بنی آدم میں یہ فطری امر ہے کہ جب کسی عالی شان بڑے امیر سے سوال کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجت پوری کروانا چاہتا ہے تو پہلے اس کی تعریف اور ثنا خوانی کرتا ہے، اس کی بزرگی عظمت اور شان وشوکت کو بیان کرتا ہے، اور اپنی ذلت اور عاجزی وانکساری کو بیان کرتا ہے، پھر اپنی حاجت اور ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، یہی طریقہ نماز میں بھی سکھایا گیا ہے تاکہ انسان کو اللہ کی عظمت وبزرگی اور اپنی پستی پر آگاہی ہو، اور دل میں

---

(۱) وأما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء والتعوذ والإخفاء به. تاتارخانية: ١/ ٥١٢، سنن الصلاة، ط: إدارة القرآن كراچي. ويكره للمصلي أن يصلي بجهر بالتسمية والتأمين وكذا الثناء والتعوذ لمخالفة السنة عن أمر في صفة الصلاة. حلبي كبير، ص: ٣٠٣، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(ومنها): ... والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين سرا. هندية: ١/ ٧٢، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(قوله والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين سرا) للنقل المستفيض عن ما يأتي بأنه قوله سرا راجع إلى الأربعة. البحر: ١/ ٣٢٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و ١/ ٤٧٦، الفصل والقراءة المأموم في الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ١/ ٤٩٨، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. (والتعوذ) أو سنة لرواية الجماعة أنه كان صلى الله عليه وسلم يقول إذا افتتح الصلاة. البحر: ١/ ٣٢٠، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، و ١/ ٣٠٩، ط: سعيد كراچي.

واقعی عاجزی انکساری پیدا ہو اور مکمل توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا ہو۔ (احکام اسلام ص ۵۱)(۱)

ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز کی پہلی رکعت میں "ثناء" چھوڑ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

واضح رہے کہ پہلی رکعت کی نیت باندھنے کے بعد، امام، مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ثناء پڑھنا سنت ہے۔(۳)

ثناء سے پہلے "بسم اللہ" نہ پڑھے

ثناء یعنی "سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ" سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" نہ پڑھے بلکہ ثناء کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ" اور پھر "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھے۔(۴)

ثناء مسبوق کب پڑھے

"مسبوق ثناء کب پڑھے" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ودعا دعاء الاستفتاح بسهولة لحضور القلب وارعاء الخاطر الى المناجاة، حجة الله البالغة: ۲/ ۸، اذكار الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۲) وكذا ان كبر بعد القرأة ونسي الثناء والتعوذ والتسمية لفوات محلها ولا سهو عليه. شامي: ۱/ ۴۸۹، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. واما الاذكار كل ذكر لم يقصد لنفسه وانما يقصد لكونه تبعا لغيره فتركه لا يلزمه السهو كقوله سبحانك اللهم لانه لعين افتتاح الصلاة لا لنفسه. تاتارخانيه: ۱/ ۵۱۵، باب ما يجب السهو وما لا يجب ط: اداره القرآن كراچي. ومن سنن الصلاة فمن جملتها الثناء، تاتارخانية: ۱/ ۱۱۵، ط: ادارة القرآن كراچي. ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولى والثناء الخ هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه

(۳) "ثناء" کے عنوان کے حاشیہ نمبر ۱ کو دیکھیں۔

(۴) واشار المصنف الى ان محل البسملة ... ومقتضاه انه لو تعوذ قبل الثناء اعاده بعده لعدم وقوعه في محله. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۹، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۴

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

بیت العمار کراچی

نام کتاب.................. نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.................. مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت............ طبع اول ۱۴۳۱ھ ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل بہار ہ مارٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل 0321-2045610

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
◆ حرف ج ◆	

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴۳	+ زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا
۳۴۳	+ زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی
۳۴۳	+ زکوٰۃ سے مصحف خریدی گئی
۳۴۴	+ زلزلہ
۳۴۴	+ زمین
۳۴۴	+ زمین پر نماز پڑھنا
۳۴۵	+ زمین محلِ تحری ہے
۳۴۵	+ زوال آفتاب
۳۴۵	+ زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟
۳۴۶	+ زوال کا وقت
۳۴۶	+ زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ
۳۴۶	+ زور سے پڑھنا
۳۴۷	+ زیادتی
۳۴۷	+ زیادہ اہتمام
۳۴۸	+ زیر ناف
۳۴۹	+ زیر ناف نہ مونڈنے والے کا حکم

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

جاسوسی ہو جائے

اگر نماز کی حالت میں جاسوسی کی وجہ سے گرفتار ہونے کا ڈر ہے، تو نماز توڑ کر خفیہ جگہ پر منتقل ہونا یا اور کوئی صورت اختیار کرنا جائز ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جالی دار ٹوپی

۱…جالی دار ٹوپی کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے اگر سر نظر آتا ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۲…جالی دار ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، جو کپڑا مردوں کو پہننا

---

(۱) (ويجب قطع الصلاة) ولو فرضا (باستغاثة) شخص (ملهوف... و) يجوز قطعها لخشية (حرف) من ذئب ونحوه على غنم ونحوها او خوف تردي) اي سقوط (اعمى) او غيره مما لا علم عنده (في بئر ونحوه) كحفيرة وسطح، واذا غلب على الظن سقوطه وجب قطع الصلاة ولو فرضا، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۷۴، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغيره ذلك، ط: قديمي كراچي، و: ۲۰۳، ويباح قطعها لنحو قتل حية، وند دابة، وفور قدر، وضياع ما قيمته درهم له او لغيره، الدر مع الرد ۱/۶۵۴، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص ۳۵۳، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. (تتمة) ... ان القطع يكون حراما ومباحا ومستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح لا خلاف فوت مال والمستحب القطع للاكمال، والواجب لاحياء نفس، شامي ۲/۵۳، باب ادراك الفريضة مطلب قطع الصلاة يكون حراما ومباحا، ط: سعيد كراچي

(۲) (والقلنسوة) ... وهي ما يلبس في الرأس، حلبي كبير ص: ۳۵۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۱/۶۴۱، مكروهات الصلاة، مطلب في الخشوع ط. سعيد كراچي (قوله وكذا تكره القلنسوة) ولا باس بلبس القلانس، ولفظ الجمع يشمل قلنسوة الحرير والذهب والفضة والكرباس والسوداء والحمراء، اه، شامي: ۶/۳۵۴، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي۔

مباح ہے اگر وہ جالی دار ہو تو اس کی ٹوپی سے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

جالی دار کپڑے

۱۔ مرد حضرات کے لئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن ناف سے گھٹنے تک جو حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ظاہر ہو رہا ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲۔ عورتوں کے لئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ اس سے جسم نظر آئے گا اور چہرہ، ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی جسم کا حصہ ظاہر کرنا جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) قوله ولا بأس بهلالي الكبيرة ... وقد ذكروا أن المستحب أن يصلي في قميص وإزار وعمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك. عمدة الرعاية على شرح الوقاية ۱/۱۹۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، وفي لباب اللباب، هـ منتخب، فتاوى محمودية ۶/۹۹۳، ط: جامعة فاروقية كراچي. والمستحب أن يصلي الرجل في ثلاثة أثواب قميص وإزار وعمامة، هندية: ۱/۵۸، الباب الثاني في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير ص ۲۱۴، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) العورة للرجل ما تحت السرة حتى تجاوز ركبته، فركبته عورة عند علمائنا جميعا، كذا في المحيط ... والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين. هندية ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹه، خلاصة الفتاوى ۱/۴۳، الفصل السادس، ط: رشيدية كوئٹه، إذا كان الثوب رقيقا بحيث يصف ما تحته أي لون البشرة لا يحصل به ستر العورة إذ لا ستر مع رؤية لون البشرة، حلبي كبير ص ۲۱۴، فروع شتي، ط: سهيل، وحاشية الطحطاوي على المراقي ص ۲۲۲، ط: مصطفى البابي.

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹه. بدن الحرة عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، خلاصة الفتاوى ۱/۴۳، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير ص ۲۱۴، فروع شتي، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق ۱/۲۸۰، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

جامع عبادت

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اسلام کی بقیہ عبادات کے ارکان کو بھی جامع ہے جیسا کہ روزہ دار کو روزہ کے دوران صبح سے شام تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا حکم ہے، اسی طرح نمازی کو بھی نماز کی حالت میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنا لازم ہے، جس طرح ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انہیں چیزوں سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران نفس پر جس طرح پابندی ہوتی ہے روزہ میں نہیں ہوتی۔

جیسا کہ نماز کی حالت میں آنکھوں کے کنارے سے غیر اللہ کی طرف دیکھنا منع ہے بلکہ قیام کے دوران اپنی نظروں کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود میں رکھنے کا حکم ہے اور زبان کو بھی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے بچانا ضروری ہے، ہاتھوں سے کام کرنے اور پیروں سے چلنے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے، حالانکہ ان چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج کے افعال بھی نماز میں پائے جاتے ہیں، اگر حج میں احرام ہے تو نماز میں تکبیر تحریمہ اس کے قائم مقام ہے، اگر وہاں طواف کعبہ اور وقوف عرفات ہے تو نماز میں استقبال قبلہ اور قیام ہے، اگر وہاں صفا مروہ کے درمیان سعی ہے تو یہاں رکوع اور سجدہ کی حرکات ہیں۔

جس طرح زکوۃ میں اپنے کل مال میں سے جو بقدر نصاب ہو ایک خاص مقدار اللہ کے واسطے مستحق زکوۃ لوگوں میں صرف کرنا ضروری ہے، اسی طرح نمازی کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے رات دن کے اوقات میں سے کچھ معین وقت اللہ کی رضا کے لئے صرف کرے۔

غرض نماز ہی وہ عبادت ہے جو تمام عبادات کو جامع ہے، تلاوت قرآن، کلمۂ شہادت، اللہ کا ذکر، دعا اور تسبیح سب اس میں پائی جاتی ہیں اس لئے نماز سے افضل کوئی عبادت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِمِيقَاتِهَا۔(۱)

جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

اپنی یا کسی دوسرے کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا واجب ہے۔(۲)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔(۳)

---

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلاۃ لمیقاتہا الی آخر الحدیث، مسند احمد ۱/۴۵۱، المکتب الاسلامی۔ حیاء علوم الدین ۱/۳۰۱، باب ط: دار المعرفۃ عن عبد اللہ ابن مسعود قال سالت النبی ﷺ ای الاعمال احب الی اللہ قال الصلاۃ لوقتہا، مشکوۃ المصابیح ص ۵۸، کتاب الصلاۃ الفصل الاول ط۔ قدیمی کراچی۔

(۲) تتمۃ: نقل عن خط صاحب البحر علی ہامشہ ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مالہ والمستحب القطع للاکمال والواجب لاحیاء نفس، شامی ۲/۴۲۵، مطلب قطع الصلاۃ یکون حراما و مباحا الخ، ط: سعید کراچی اذا خاف ان یسقط من سطح او تحرقہ النار او یغرق فی الماء واستغاث بالمصلی وجب علیہ قطع الصلاۃ، ہندیۃ ۱/۱۰۹، الفصل الثانی فی ما یکرہ فی الصلاۃ، ط۔ رشیدیہ کوئٹہ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص ۳۷۲، فصل فیما یوجب قطع الصلاۃ الخ ط: قدیمی کراچی۔ و ۴۰۳ الدر مع الرد ۱/۶۵۴، مکروہات الصلاۃ، قبیل مطلب فی احکام المسجد، ط سعید کراچی، حلبی کبیر ص ۳۵۳، کراہیۃ الصلاۃ ط۔ سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۳) من ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر، اخرجہ البزار من حدیث ابی الدرداء، احیاء علوم الدین: ۱/۳۲۸، ط: دار المعرفۃ، من ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر جہارا، طبرانی فی الاوسط، فیض القدیر ۶/۱۰۳، رقم الحدیث: ۸۵۸۸، ۳۴۸/۱۱، ط: نزار مصطفیٰ الباز ریاض۔

جانماز کا گوشہ الٹ دینا

بعض عورتیں نماز پڑھنے کے بعد جانماز کا گوشہ الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا، یہ بات صحیح نہیں، ایسی کوئی بات شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

جانور اڑانا

''ڈھیلہ پھینکنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا

اگر نمازی کے آگے سے کوئی بھی جانور مثلاً کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲)

جائے نماز اپنی بچھانا

☆۔۔۔اگر مقتدی یا نمازی اپنا خاص مصلّیٰ (جائے نماز وغیرہ) بچھا کر نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اپنا مصلّیٰ بچھا کر نماز پڑھنا کوئی ضروری بھی نہیں بلکہ

---

(۱) اغلاط العوام مولانا اشرف علی تھانوی ص: ۴۷، نماز و جماعت کے اغلاط، ط: ادارۃ المعارف کراچی۔ فتاوی رحیمیہ: ۲۵/۵، باب صفۃ الصلاۃ، ط: دار الاشاعت طباعت سن ۲۰۰۳ء۔

(۲) ولا یفسدھا ۔۔۔ مرور مار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع سجودہ فی الاصح۔۔۔۔ ولم یصرلنا ام کلبا وفی الشامیۃ (قولہ ولو امرأۃ او کلبا) بیان للاطلاق واشار بہ الی الرد علی الظاھریۃ بقولھم: یقطع الصلاۃ مرور المرأۃ والکلب والحمار وعلی احمد فی الکلب الاسود والی ان ما روی فی ذلک منسوخ کما حققہ فی الحلیۃ۔شامی، ۱/۶۳۳، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا ط: سعید کراچی، مرور المار فی موضع سجود المصلی فانہ لا یفسدھا عند عامۃ المشائخ سواء کان المار امرأۃ او حمارا او کلبا او غیرھا۔ البحر الرائق، ۲/۵، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط۔ سعید کراچی۔

مسجد کے بچھائے ہوئے مصلّی پر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

☆... ہاں اگر کوئی نمازی مریض ہے مثلاً رال یا پیشاب گرنے کا خطرہ ہے تو اپنا مصلّی بچھالینا چاہئے۔(۲)

☆... اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلّے پر ایسے نقش و نگار ہے کہ نماز کے دوران خشوع خضوع اور توجہ میں خلل آتا ہے تو اس صورت میں اپنا مصلّی بچھانا بہتر ہے۔(۳)

☆... اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلّے کے بارے میں یہ شک ہے کہ وہ طاہر [illegible]

---

(۱) وهل السجادة في زماننا أولى احتياطاً. الدر مع الرد: ۱/ ۲۵۲، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. (ولا بأس بالصلاة على الفراش والبسط واللبود إذا وجد حجم الأرض) حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۳، فصل فيما لا يكره للمصلي؛ ص: ۱۷۴، ط: قديمي كراتشي.

(۲) فلا يجوز الاستصباح بدهن نجس فيه ولا تطيينه بنجس ولا البول والفصد فيه ولو في إناء. قال الشامي: (قوله والفصد) لا فرق بينه وبين البول. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراتشي. قوله تعالى "أن طهرا بيتي" سورة البقرة، آية رقم ۱۲۵.

(۳) (أو لغير ذي روح لا) يكره لأنها لا تعبد. الدر المختار (قوله أو لغير ذي روح) لقول ابن عباس للسائل: فإن كنت لا بد فاعلاً فاصنع الشجر وما لا نفس له. رواه الشيخان. شامي: ۱/ ۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة، ط: سعيد كراتشي. (ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فإنه يكره؛ لأنه يلهي المصلي. ويكره التكلف بدقائق النقوش ونحوها خصوصاً في المحراب (قوله لأنه يلهي المصلي) أي فيخل بخشوعه من النظر إلى موضع سجوده ونحوه. الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب كلمة لا بأس دليل على أن المستحب غيره، ط: سعيد كراتشي. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۰۳، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

سے خریدا گیا ہے یا حرام رقم سے تو اس صورت میں اپنا مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

جذامی

☆… جذامی یعنی کوڑھ کا مریض مسجد میں نہ آئے اور جماعت میں شریک نہ ہو، اور گھر میں نماز پڑھے، ایسے آدمی کو جماعت چھوڑنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ جماعت کا شوق دل میں رکھنے کی صورت میں جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

☆… جذامی سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے، اس وجہ سے وہ مسجد میں نہ آئے۔(۳)

☆… اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں انہیں ملامت

---

(۱) عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام الخ. مشكوة المصابيح، ص: ۲۴۱، كتاب البيوع، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي. وقوله لو بمال الحلال، قال تاج الشريعة: اما لو انفق في ذلك مالا خبيثا ومالا سببه الخبيث والطيب فيكره، لأن الله تعالى لا يقبل الا الطيب، فيكره تلويث بيته بما لا يقبله. شامي: ۱/۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد. قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت: علة النهي أذى الملائكة وأذى المسلمين وكذلك القصاب والسماك والمجذوم والأبرص أولى بالالحاق. فبالنظر الى الأول يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد. شامي ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۳) والمجذوم والأبرص أولى بالالحاق وقال سحنون لا أرى الجمعة عليهما واحتج بالحديث وألحق بالحديث كل من آذى الناس بلسانه وبه أفتى ابن عمر وهو أصل في نفي كل من يتأذى به وقوله صلى الله عليه وسلم "وليقعد في بيته" صريح في أن أكل هذه الأشياء عذر في التخلف عن الجماعة وأيضا هنا علتان: أذى المسلمين وأذى الملائكة فبالنظر الى الأول يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد، الخ. شامي ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي

کرنا یا برا بھلا کہنا درست نہیں کیونکہ جذامی مریض سے بھاگنے اور بچنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہے۔ (۱)

جسم پاک ہونا ضروری ہے

نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے، خواہ نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو، ہاں اگر معافی کی مقدار ہے تو کوئی بات نہیں مگر اس سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔ (۲)

اور نماز پڑھنے والے کو جسم نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے بھی پاک ہونا ضروری ہے۔ (۳)

---

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الأسد. رواه البخاري. مشكوة المصابيح ص: ۳۹۱، باب الفال والطيرة، ط: قديمي كراچي

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب كذا في الزاهدي. النجاسة إن كانت غليظة وهي أكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة وإن كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة وإن كانت أقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وإن كانت خفيفة فإنها لا تمنع جواز الصلاة حتى تفحش. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۳) قال رحمه الله تعالى: هي أي شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث وخبث ولو بدنه ومكانه لقوله تعالى وإن كنتم جنبا فاطهروا، المائدة: ۶. تبيين الحقائق: ۱/۲۵۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. (هي) ستة (طهارة بدنه) أي جسده لدخول الأطراف في الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه. الدر مع الرد ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۰۸، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ص: ۲۲۱، الشرط الثاني، ط: سهيل اكيدمي.

جسم کو حرکت دینا

"حرکت دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جگانا

نماز کے لئے لوگوں کو نیند سے جگانا جائز ہے، خاص طور پر فجر کا وقت غفلت کا وقت ہوتا ہے، غافلوں کو بیدار کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کو عادی بنانا نہ صرف جائز بلکہ باعث ثواب کا کام ہے، باقی اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہئے جب تک اس کی ضرورت ہو، نیز یہ کہ یہ کام سلیقہ سے ہونا چاہئے، تماشہ نہ ہونا چاہئے اور لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا باعث نہیں ہونا چاہئے، خواتین اور معذور لوگوں کا خیال رکھنا چاہئے، اور جن مکانوں میں لوگ نماز اور ذکر میں مشغول ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہئے، اور لوگوں کو بھی چاہئے کہ نماز کے اوقات میں نماز کے لئے خود ہی اٹھ جایا کریں اور لوگوں کو جگانے کی زحمت سے بچا لیں۔(۱)

---

(۱) واستحسن المتأخرون التثويب وهو العود إلى الإعلام بعد الإعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لظهور التواني في الأمور الدينية، حلبي كبير ص: ٣٧٦، سنن الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، وص: ٣٣١، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه. ولظهور التواني في الأمور الدينية استحسن المتأخرون التثويب بين الأذان والإقامة في الصلوات كلها سوى المغرب وهو العود إلى الإعلام بعد الإعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لأنه مبالغة في الإعلام فلا يحصل ذلك إلا بما يتعارفونه. مجالس الأبرار ص: ٢٤٧، ٢٤٨، مجلس ٣٨، ط: سهيل اكيدمي لاهور. فتاوى رحيميه ٥/ ٣٠، مضمرات الصلوة ط: دار الاشاعت، الدر مع الرد: ١/ ٣٨٩، باب الأذان، ط: سعيد كراچي. هندية ١/ ٥٦، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني في كلمات الأذان والإقامة، ط: رشيديه كوئٹه. فرع: لا يجب انتباه النائم في أول الوقت، ويجب إذا ضاق الوقت. شامي ١/ ٣٥٢، كتاب الصلاة، قبيل مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچي. قلت: هذا ما إذا نام بعد دخول الوقت.

جگہ پاک ہو

۱ .....نماز پڑھنے کی جگہ نجاست اور گندگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ناپاک جگہ پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

نماز پڑھنے کی جگہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پاؤں رہتے ہوں، اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔ (۲)

۲ .....اگر کسی ناپاک جگہ پر کوئی کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ شرط ہے

---

(۱) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب. الهندية: ۱/ ۵۸، الباب الثالث عشر في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچي.

(۲) (و) (مكانه) أي موضع قدميه أو إحداهما إن رفع الأخرى وموضع سجوده اتفاقا في الأصح لا موضع يديه وركبتيه على الظاهر إلا إذا سجد على كفه كما سيجيء. الدر المختار. (قوله اتفاقا في الأصح) ..... لكن لو سجد على نجس ففي ..... تفسد الصلاة وعند أبي يوسف تفسد السجدة، فإذا أعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والأولى ظاهر الرواية كما في الحلية. (قوله على الظاهر) أي ظاهر الرواية كما في البحر، لكن قال في منية المصلي، وفي العيون هذه رواية شاذة. وفي البحر: واختار أبو الليث أن صلاته تفسد وصححه في العيون. وفي النهر: وهو المناسب لإطلاق عامة المتون، ويميل إليه كلام الخلاصة. قلت: وصححه في متن المواهب ونور الإيضاح والمنية وغيرها فكان عليه المعول، وقال في شرح المنية: وهو الصحيح لأن اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وإن كان وضع ذلك العضو ليس بفرض. الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۳-۴۰۴، باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچي. (قوله فلا تلزم) ..... : ۱/ ۴۶۹-۴۷۰، بيان آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. الهندية: ۱/ ۶۲، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۰، الفصل السابع، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۰۹، باب شروط الصلاة وأركانها ط. قديمي كراچي. بحر: ۱/ ۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچي.

کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔(۱)

جگہ روکنا

☆......اگر کوئی شخص پہلے سے آ کر مسجد میں کسی خالی جگہ پر بیٹھا ہو تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے، پھر اگر وضو کرنے کے لئے جاتے وقت اس نے رومال یا کپڑا وغیرہ رکھ کر اس جگہ کو روکا ہے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی دوسرا شخص اس جگہ پر بیٹھ گیا تو پہلا آدمی وضو کر کے آنے کے بعد دوسرے آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر کوئی شخص مسجد میں رومال یا کپڑا رکھ کر جگہ روکنے کے بعد گھر چلا گیا تو یہ درست نہیں اور اس طرح جگہ روکنا بھی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفي الخلاصة: ولو بسط بساطاً رقيقاً على الموضع النجس وصلى عليه ان كان البساط بحال يصلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة، وان كانت رطبة فالقى عليها ثوباً وصلى ان كان ثوباً يمكن ان يجعل من عرضه ثوباً يجوز عند محمدؒ وان كان لا يمكن لا يجوز، البحر: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۷-۲۰۸، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچی، شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، (قوله ومكانه) ط: سعيد كراچی.

(۲) قلت: وينبغي تقييده بما اذا لم يقم عنه على نية العود بلا مهلة كما لو قام للوضوء مثلاً ولا سيما اذا وضع فيه ثوبه لتحقق سبق يده تأمل، رد المحتار: ۱/۶۶۲، مطلب في الغرس في المسجد (قوله وليس له الخ) ط: سعيد كراچی.

(۳) (قوله و تخصيص مكان لنفسه) لانه يخل بالخشوع، و كذا في القنية اى لانه اذا اعتاده ثم صلى فيه غيره يبقى باله مشغولاً بالاول... (قوله وليس له الخ) ......له في المسجد موضع معين يواظب عليه وقد شغله غيره قال الاوزاعي: له ان يزعجه وليس له ذلك عندنا اى لان المسجد ليس ملكاً لاحد، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۶۲ باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچی هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثاني في ما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، محمودية: ۲/۵۲۰، ط: فاروقية.

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے ایسی جگہ جہاں کسی مرض کے جراثیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھالوجی (Pathology) کے مطابق چھوتی امراض (Contagious Diseases) کے جراثیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشنج (Tetanus) آنتوں کے کیڑوں کے انڈے (Eggs of intestinal Worms) ہیضہ (Cholera) اور میعادی بخار (Typhoid) کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن یہ تحقیقات تو اب ہوئی ہیں اسلام نے صدیوں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لئے جائے گا تو اگر اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو اس سے مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔

نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراثیم وغیرہ لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نمازی دوسرے نمازیوں کے لئے ان چھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔

پھر اگر نا صاف کپڑوں اور ناپاک و ناصاف بدن نمازی جس جگہ بیٹھے گا تو وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس نے مسجد کی ٹوپیاں استعمال کیں تو گنج (Baldness) جلدی خارش، سکری (Dandruff) اور دیگر چھوتی امراض (Diease sContagious)

پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

☆......ڈاکٹر رابرٹ سمتھ کا تجزیہ

مشہور سرجن بلکہ سرجری کے باوا کا قول ہے کہ ہم نے مکمل تطہیر (Sterilizaton) اسلام سے سیکھا ہے۔

☆..... معاشرتی اثرات

☆.....ایک بہترین معاشرے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اس میں رہنے والے تمام افراد آپس میں محبت، الفت اور ہمدردی سے ملیں اور یہ بات مشاہدے میں ہے کہ ناصاف بدن اور کپڑوں میں ملبوس شخص سے ہر آدمی گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے کہ وہ صاف اور پاک رہے تا کہ ہر شخص اس سے محبت کرے۔

آج کے Socialogist جب انسان کی سوشل لائف (Soical Life) کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو پہلا اصول یہی بیان کرتے ہیں کہ (Man is Social Animal) کہ انسان ایک معاشرتی جانور ہے یعنی وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر رہنے پر مجبور ہے اور یہی بات اسلام زور دے کر کہتا ہے، حدیث کا مفہوم ہے اسلام میں رہبانیت نہیں یعنی معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پھر معاشرے میں رہتے ہوئے بھی انفرادی زندگی نہیں گزارنی اجتماعی زندگی کی ترغیب ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب ایک حصے میں تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اسی اجتماعیت کے پیش نظر نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ نماز باجماعت ہی ادا ہونی چاہئے۔ جب دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک

جگہ جمع ہوں گے تو یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہوگا۔ باہمی دکھ سکھ دریافت کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کے لئے چارہ جوئی کی جائے گی۔

☆......نفسیاتی اثرات

انسان کی فطرت میں عزت اور وقار کے ساتھ رہنا لکھا ہے اگر یہی انسان اسلامی تعلیمات طہارت سے گریز کرے گا تو یہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض میں مبتلا رہے گا۔ جن میں سب سے بڑا مرض احساس کمتری کا مرض ہے (Inferiority complex) اور اس مرض کی ابتداء ہوتے ہی یہ دیگر بے شمار نفسیاتی امراض (Pcshycological Diseases) میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۴۷-۵۰)

"جل جلالہ" کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز میں امام سے اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جل جلالہ" کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے قصداً امام کے جواب میں کہا ہے، اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) ہاں اگر بلا قصد "جل جلالہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) سمع اسم اللہ تعالیٰ فقال "جل جلالہ" او النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ ...... تفسد ان قصد جوابہ (قال الشامی) ان اراد جوابہ تفسد وکذا لو لم تکن لہ نیۃ لان الظاہر انہ اراد بہ الاجابۃ، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب المواضع التی لا یجب فیہا رد السلام، ط: سعید کراچی. تاتارخانیۃ: ۱/۵۸۲، باب ما یفسد الصلاۃ ط: ادارۃ القرآن کراچی. البحر: ۲/۷، باب ما یفسد الصلاۃ ط: سعید کراچی.

(۲) واذا قال المصلی فی صلاتہ صلی اللہ علی محمد ان لم یکن مجیبا لاحد لا تفسد صلاتہ وفی الملتقط وکذا لو سمع اسم اللہ تعالیٰ فقال جل جلالہ، تاتارخانیۃ: ۱/۵۸۲، باب ما یفسد الصلاۃ، ط: ادارۃ القرآن کراچی. البحر: ۲/۷، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید.

جلسہ

☆ ... دونوں سجدوں کے درمیان ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے اس کو فقہاء کرام "جلسہ" کہتے ہیں۔(۱)

☆ دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح اطمینان کے ساتھ بیٹھنا چاہیے ورنہ دو سجدے ادا نہیں ہوں گے اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اي تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال. الدر المختار. وفي الشامية (قوله وكذا في الرفع منهما) اي يجب التعديل ايضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين. شامي: ١/ ٤٦٤، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة. حاشية الطحطاوي على مراقي، ص ٢٥٠، فصل في بيان واجب الصلاة، ط. قديمي كراچي، وص: ٢٣٣، باب شروط الصلاة واركانها، ط. قديمي كراچي. الدر مع الرد ١/ ٥٠٥، آداب الصلاة، ط. سعيد كراچي. تاتارخانية ١/ ٥٣٢، ط: ادارة القرآن كراچي. البحر ١/ ٣٠٠–٣٠١، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/ ٧١، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط. رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص ٢٩٥، فرائض الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وفي المحيط لو ترك تعديل الاركان او القومة التي بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار ابن همام. البحر الرائق: ١/ ٣٠٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتاوى شامي: ١/ ٥٠٥، آداب الصلاة، ط. سعيد كراچي. وتعديل الاركان وهو تسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب على تخريج الكرخي وهو الصحيح. البحر الرائق: ١/ ٢٩٩، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية ١/ ٧١، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط. رشيدية كوئته. حجة الله البالغة: ٢/ ٣، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط. كتب خانه رشيديه دهلي.

جلسہ بھول گیا

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں، اگر کسی نے جلسہ نہیں کیا، یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھا نہیں، مسلسل دو سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

جلسہ کا راز

دو سجدے آپس میں اس وقت الگ ہو سکتے ہیں جب دونوں سجدوں کے درمیان ایک تیسرا فعل حائل ہو، اس لئے دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا، اور چونکہ قومہ اور جلسہ اطمینان وسکون کے بغیر ایک طرح کا کھیل ہوتا ہے، اور آدمی کی سبکساری پر دلالت کرتا ہے جو عبادت کی شان کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (احکام اسلام ص ۹۳) (۲)

جلسہ کا فرق

مرد جلسہ اور قعدہ میں اپنا دایاں پیر کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں پیچھے کی طرف نہ ہو جائیں، اور عورتیں اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں

---

(۱) وفي المحيط لو ترك تعديل الأركان أو القومة التي بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لأن الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار محقق ابن الهمام، البحر الرائق ۱ / ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية ۱ / ۱۲۶، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولما كان السجدتان لا تتميزان اثنين إلا بتخلل فصل أجنبي شرعت الجلسة بينهما، ولما كانت القومة والسجدة بدون الطمأنينة طيشا ولعبا منافيا للطاعة أمر بالطمأنينة فيهما، حجة الله البالغة: ۲ / ۶، الأمور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي

سرین پر بیٹھیں۔(۱)

جلسہ کا مسنون طریقہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں، اور جلسہ میں ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھنا چاہیے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ ایک سجدہ کے بعد سر مبارک اٹھا کر برابر سیدھے بیٹھ جاتے، پھر دوسرا سجدہ فرماتے تھے۔(۳)

مزید تفصیل "قومہ کا مسنون طریقہ" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

جلسہ میں دعا کا حکم

مقتدی دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کہے۔ اور اگر وقت مل جائے تو "وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" بھی کہہ سکتا ہے منع نہیں

---

(۱) وإذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه أصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط أصابعه ... وإن كانت امرأة جلست على أليتها اليسرى وأخرجت رجليها من الجانب الأيمن، هندية ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۹۱، سنن الصلاة، ط: مصطفى البابي الحلبي. الدر المختار ۱/۳۲۱، ص: ۲۹۹، ط: قديمي، البحر ۱/۳۴۲، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) "جلسہ" کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير ... وكان إذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي جالساً، مشكوة المصابيح، ص: ۷۵، ج: ۸۰، باب صفة الصلوة، ط: قديمي كتب خانه كراچي، صحيح البخاري: ۱/۱۱۰، باب الطمأنينة حين يرفع رأسه من الركوع، ط: قديمي كراچي

ہے،(۱) البتہ امام کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہ ہے کہ امام ہلکی پھلکی نماز پڑھائے، کیونکہ جماعت کی نماز میں مریض اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اس کا لحاظ کرنا چاہئے تاکہ مقتدیوں کو زحمت، مشقت اور تکلیف نہ ہو۔(۲)

---

(۱) وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللّهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني وارزقني، رواه ابو داود والترمذي، مشكوة المصابيح، ص: ٨٣، باب السجود وفضله، ط: قديمي كراچي، جامع الترمذي: ١/٦٣، باب مايقول الرجل بين سجدتين ط: سعيد كراچي، ابو داود: ١/١٣٠، ط: امداديه ملتان (قوله وليس بينهما ذكر مسنون قال ابو يوسف: سألت الامام أيقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع والسجود اللهم اغفرلي. قال يقول ربنا لك الحمد وسكت: ولقد احسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفار نهر وغيره اقول: بل فيه اشارة الى انه غير مكروه، اذ لو كان مكروها لنهى عنه كما ينهى عن القراءة في الركوع والسجود وعدم كونه مسنونا لا ينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة، بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجا من خلاف الامام احمد لا بطاله الصلاة بتركه عامدا ولم ار من صرح بذلك عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف، شامي: ١/٥٠٥، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، وما ورد محمول على النفل، الدر المختار (قوله محمول على النفل) ——— وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد او الجماعة والماموموين محصورون لا يثقلون بذلك الخ، شامي: ١/٥٠٦، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير، واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء، مشكوة المصابيح، ص: ١٠١، باب ماعلى الامام، ط: قديمي كراچي، ويكره تحريما (تطويل الصلاة على القوم) الداعلى قدر السنة في قراءة واذكار رضي القوم او لا لاطلاق الامر بالتخفيف الدر المختار، وفي الشامي: (قوله لاطلاق الامر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين "اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء" الخ، شامي: ١/٥٦٤، باب الامامة مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/٣٥١، باب الامامة، قوله (تطويل الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/٨٧، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر رکھنا

"ہاتھوں کو زانوں پر رکھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت

جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر جمعہ یا عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور نماز تراویح اور جنازہ کی نمازوں کے لئے جماعت سنت کفایہ ہے۔ اور نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور رمضان کے علاوہ باقی مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے، اور نفل نمازوں میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو جماعت مکروہ ہے۔ (۱)

۱۔ مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔ (۲)

۲۔ جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع، اور تابع کی نماز صحیح یا خراب ہونے کو

---

(۱) والجماعة سنة مؤكدة للرجال ... إلا في جمعة وعيد فشرط، وفي التراويح سنة كفاية، وفي وتر رمضان مستحبة على قول، وفي وتر غيره وتطوع على سبيل التداعي مكروهة. الدر المختار. (قوله وفي وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور ... قوله على سبيل التداعي بأن يقتدي أربعة بواحد كما في الدرر. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۲، باب الإمامة، ط سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى ۱/ ۱۵۴: الباب الخامس عشر، ط رشيدية كوئٹہ. البحر ۱/ ۳۶۵، باب الإمامة، الجماعة سنة مؤكدة، ط سعيد كراچی

(۲) والحسن أو واجب ... على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج. الدر مع الرد ۱/ ۵۵۲، باب الإمامة، ط سعيد كراچی. هندية ۱/ ۸۲، الباب الخامس في الإمامة، ط رشيدية كوئٹہ. البحر ۱/ ۳۶۴-۳۶۵، باب الإمامة، ط سعيد كراچی

امام کی نماز پر محمول کرتے ہے۔(۱)

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہئے کہ جب چند لوگ کسی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں، اور سب کا مطلب اور مقصد ایک ہوتا ہے تو کسی ایک کو اپنی طرف سے وکیل کر دیتے ہیں، اس وکیل کی گفتگو ان سب کی گفتگو سمجھی جاتی ہے۔ نماز پڑھانے والے کو "امام" اور اقتداء کر کے نماز پڑھنے والے کو "مقتدی" کہتے ہیں۔

۳۔ امام کے علاوہ ایک آدمی نماز میں شریک ہونے سے جماعت ہو جاتی ہے۔ ہاں جمعہ کی نماز میں کم از کم امام کے علاوہ تین آدمیوں کے بغیر جمعہ کی جماعت نہیں ہوتی۔(۲)

۴۔ جس طرح فرض نماز میں جماعت ہو سکتی ہے اسی طرح نفل میں بھی جماعت ہو سکتی ہے البتہ نفل نماز کی جماعت میں تین افراد سے زائد ہونا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) انفراد مصلي أو حد في غير الجمعة فهو جماعة وإن كان معه صبي عاقل كذا في السراجية. هندية ۱/۸۳، الباب الخامس في الإمامة، ط: رشيدية كوئٹہ. وأقلها اثنان واحد مع الإمام ولو مميزا. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۱/۳۴۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی

(۲) وأقلها اثنان واحد مع الإمام. الدر المختار (قوله وأقلها اثنان) ... هذا في غير الجمعة أي فإن أقلها فيها ثلاثة سوى الإمام. الدر مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۴۳، الباب الخامس في الإمامة، ط: رشيدية كوئٹہ. تعلم أن الجمعة فريضة ولها شرائط منها الجماعة واختلفوا في مقدار العدد قال أبو حنيفة ومحمد ثلاثة سوى الإمام وعن أبي يوسف اثنان سوى الإمام. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۰۳، الفصل الثالث والعشرون، ط: رشيدية. حلبي كبير، ص: ۵۵۴، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل. البحر ۱/۳۴۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی

(۳) والجماعة سنة مؤكدة للرجال ... ولا في الوتر بغيره وتكره على سبيل التداعي مكروهة. قوله على سبيل التداعي بأن يقتدي أربعة بواحد. الدر مع الرد: ۱/۵۵۲، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۸۳، باب الخامس في الإمامة ط: رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق ۱/۳۴۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی

۵ عورتوں پر جماعت لازم نہیں بلکہ اپنے گھر میں پردے کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ثواب زیادہ ملے گا۔(۱)

جماعت ترک کرنا

کسی عذر کے بغیر قصداً جماعت ترک کرنے پر مداومت کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے۔(۲)

اگر اتفاقاً ایک دو مرتبہ جماعت نکل گئی تو یہ کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ جو لوگ جماعت کی نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں، لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ

---

(۱) ويكره تحريماً جماعة النساء ولو في التراويح (الدر المختار مع الرد: ١/٥٦٥، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، هندية: ١/٨٥، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، النهر الفائق ١/٢٤٣، باب الامامة، ط: امدادية ملتان، ولا يحضرن الجماعات لما فيه من الفتنة و المخالفة لقوله عليه السلام صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها فالافضل لها ما كان استر لها لا فرق بين الفرائض وغيرها كالتراويح حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٣٠٢، باب الامامة، ط: قديمي كراچي، ابو داود: ١/٢٢٣، رقم: ٥٧٠، ط: بيروت، بذل المجهود: ١/٣١٩، باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ط: امدادية ملتان، والدر المختار مع رد المحتار: ١/٥٦٦، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) والصحيح انه يجب لثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (قوله بتركها مرة) بلا عذر هذا عند العراقيين وعند الخراسانيين انما يأثم اذا اعتاده النهر مع الرد: ١/٥٥٤، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وذكر في غاية البيان معزيا الى الاجناس ان تارك الجماعة يستوجب اساءة ولا تقبل شهادته، البحر الرائق: ١/٣٤٥، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. ... وهذه كلها احكام الواجب وقد يوفق بان ترتب الوعيد في الحديث وهذه الاحكام المذكورة مما يستدل به على الوجوب مقيداً بالمداومة على الترك، حلبي كبير ص: ٥٠٩، فصل في الامامة وفيها مباحث، ط: سهيل اكيڈمی.

سے بیان کیا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ سخت گنہگار ہیں البتہ ان کے گھروں کو آگ لگانا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھروں میں آگ نہیں لگائی۔

جماعت ترک کرنے کے عذر

۱… نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً طہارت یا ستر عورت کی شرط موجود نہ ہو۔

۲… سخت بارش ہو۔

۳… مسجد میں جانے کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو، سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں بیمار ہو جانے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہو۔

۴… مسجد جانے میں مال و اسباب چوری ہو جانے کا ڈر ہو۔

۵… مسجد جانے میں کسی دشمن کی جانب سے حملے کا ڈر ہو۔

۶… مسجد جانے سے کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا ڈر ہو۔ بشرطیکہ اس کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اس کے باوجود

---

(۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لقد هممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوة فیؤذن لها ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال، وفی روایة لا یشهدون الصلوة فاحرق علیهم بیوتهم رواه البخاری (مشکوة ص ۹۵، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی). عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لولا ما فی البیوت من النساء والذریة اقمت صلاة العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار رواه احمد (مشکوة المصابیح ص: ۹۷، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی). فتاوی دار العلوم دیوبند: ۳/۹۳، ط: دار الاشاعت کراچی، حلبی کبیر ص ۵۰۸، فصل فی الامامة، فیها مباحث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

قرض ادا نہیں کرتا تو وہ ظالم ہوگا، ایسے آدمی کے لئے قرض خواہ کے خوف سے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۷...اندھیری رات ہو، روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو، اور راستہ نظر نہ آتا ہو۔

۸...رات کا وقت ہو، اور تندھی بہت چل رہی ہو۔

۹...کسی مریض کی تیمارداری میں مصروف ہو، دوسرا کوئی شخص نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے جانے کی صورت میں مریض کی تکلیف بڑھ جانے یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۰...کھانا حاضر ہے اور بھوک سخت لگی ہو کہ کھانے کے بغیر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں نماز میں طبیعت نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۱...پیشاب یا پاخانہ کا تقاضہ ہو۔

۱۲...سفر کا ارادہ ہو، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے دیر ہونے کی صورت میں قافلہ نکل جانے یا جہاز یا ٹرین یا گاڑی نکل جانے کا ڈر ہو۔ (اور اگر عام طور سے گاڑی ہے ایک گاڑی کے بعد دوسری گاڑی آسانی سے مل جاتی ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی)۔

۱۳...فقہ وغیرہ کے پڑھنے پڑھانے میں ایسا مشغول ہو کہ بالکل فرصت نہ ملتی ہو، بشرطیکہ کبھی کبھار بلاقصد جماعت ترک ہو جاتی ہو۔

۱۴...کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو، یا نابینا ہو اور لے جانے والا کوئی نہ ہو۔(۱)

---

(۱) فلا تجب على مريض و مقعد وزمن و مقطوع يد و رجل من خلاف او رجل فقط، ذكره الحدادي، ومفلوج و شيخ كبير عاجز و اعمى وان وجد قائدا، ولا على من حال بينه و بينها مطر

☆...اگر کسی مسجد میں مندرجہ ذیل چار شرائط ہیں تو ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد دوسری دفعہ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور وہ چار شرائط یہ ہیں۔(۱)

۱...محلے کی مسجد ہو عام راستے کی مسجد نہ ہو۔(۲)

۲...پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔(۳)

۳...پہلی جماعت محلہ کے ایسے لوگوں نے ادا کی ہے جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔(۴)

۴...دوسری جماعت بھی اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور

---

(۱) ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق أو مسجد لا إمام له ولا مؤذن. (قوله ويكره) لو كرر أهله بدونهما أو كان مسجد طريق جاز إجماعاً كما في مسجد ليس له إمام ولا مؤذن ويصلي الناس فيه فوجاً فوجاً فإن الأفضل أن يصلي كل فريق بأذان وإقامة على حدة، كذا في أمالي قاضي خان. الدر المختار مع الرد المحتار ۱/۵۵۳، باب الإمامة، ط. سعيد كراچي. هندية ۱/۸۳، الباب الخامس في الإمامة، ط. رشيدية كوئٹه. فتاوى دار العلوم ديوبند ۳/۳۹، ط. دار الاشاعت كراچي. بزازية على هامش الهندية ۴/۳۰۹، ط. رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۶۱۵، فصل في أحكام المسجد، الثالث في مسائل متفرقة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) والمراد بمسجد المحلة ما له إمام وجماعة معلومون كما في الدرر وغيرها. شامي ۱/۵۵۳، باب الإمامة، ط. سعيد كراچي.

(۳) يكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة إلا إذا صلى بهما فيه أولاً غير أهله أو أهله لكن بمخافتة الأذان. شامي ۱/۵۵۳، باب الإمامة، ط. سعيد كراچي.

(۴) ولو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى فيه أهله يصلون وحداناً وهو ظاهر الرواية. شامي ۱/۵۵۳، باب الإمامة، ط. سعيد كراچي.

اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے۔(۱)

☆......اگر دوسری جماعت مسجد میں ادا نہ کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو دوسری جماعت مکروہ نہیں مثلاً محلہ کی مسجد نہیں بلکہ عام راستہ کی مسجد ہے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں، یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں، یا مسجد میں پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہے جو اس میں نہیں رہتے، یا دوسری جماعت اس ہیئت سے ادا نہیں کی گئی جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے، یا جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہوا ہو تو ہیئت بدلنے کی وجہ سے جماعت مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

جماعت سے الگ نماز پڑھنا

اگر جماعت ہو رہی ہے، اور کوئی شخص امام سے لڑائی کی وجہ سے جماعت میں شامل نہیں ہوتا اور اپنی نماز الگ پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی البتہ جماعت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے فاسق اور گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن أبي يوسف أنه إذا لم تكن الجماعة على الهيئة الأولى لا تكره وإلا تكره وهو الصحيح وبالعدول عن المحراب تختلف الهيئة. شامي ١/٥٥٣، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچی. بزازية على هامش الهندية: ٢٥٥/٤، نوع فيما يكره وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير، ص: ٦١٥، فصل في أحكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمي لاہور.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) والجماعة سنة مؤكدة للرجال قال الزاهدي: أرادوا بالتأكيد الوجوب. الدر المختار. (قوله قال الزاهدي الخ) ... إلا أن هذا يقتضي الاتفاق على أن تركها مرة بلا عذر يوجب إثما ..... وقال في شرح المنية: والأحكام تدل على الوجوب، من أن تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته ويأثم الجيران بالسكوت عنه. شامي: ١/٥٥٢، باب الإمامة، قبل مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچی.

جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہے، اس کے بعد دیکھا کہ وہی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے تو اس کو چاہئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو، فجر، عصر اور مغرب کے وقت جماعت میں شریک نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، اور مغرب کے وقت اس لئے منع ہے کہ جماعت کے ساتھ دوبارہ جو نماز ادا کی جائے گی وہ نفل ہوگی اور تین رکعات کی نفل نماز قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ (۱)

(۱) (ولم يقتد) به (بالامام) متنفلا (ويدرك) بذلك (فضيلة الجماعة) حاوي (الا في العصر) فلا يقتدي لكراهة النفل بعده. الدر المختار، وفي الشامية: (قوله ولم يقتد متنفلا) اي ان شاء، وهو افضل "امداد" وورد ان التنفل بجماعة مكروه خارج رمضان، واجيب بانه اذا كان الامام والقوم متطوعين، اما اذا نوى الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين: اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة اي نافلة. شامي: ۲/ ۵۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. حلبية: ۱/ ۴۹۱، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيدية. (قوله او ليصلها) ولا يقتدي لكراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث في المغرب. شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۵۱، فصل في الامامة، وفيها مباحث، الثالث، ط: سهيل اكيدمي لاهور. (قوله او ليصلها) ...... اي وان فعلها منفردا في غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدي ايضا ما لم يقيد الثانية بسجدة فان قيدها اتم ولا يقتدي لكراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث في المغرب، وفي جعلها اربعا مخالفة لامامه، فتح. شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. (ومن صلى الفجر والعصر والمغرب مرة فليخرج مطلقا) وان اقيمت لكراهة النفل بعد الاوليين، وفي المغرب احد المحظورين البتيراء او مخالفة الامام بالاتمام. الدر مع الرد: ۲/ ۵۵، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

جماعت سے روکیں

کچی لہسن اور پیاز کھانے والے، اور ایسا ہی گندہ دہن (جس کے منہ سے بدبو آئے) جذامی (کوڑھی) مبروص (سفید کوڑھ کے مریض) اور مچھلی بیچنے والوں کو اگر وہ کپڑے بدل کر نہ آئیں تو مسجد میں آنے سے روک دینا چاہیے۔(۱)

جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا

پہلے زمانے کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ اگر جماعت کی نماز فوت ہوجاتی تو سات دن تک سوگ وغم منایا کرتے تھے۔(۲)

جماعت کا ثواب

دین اسلام نے مردوں کو پانچ وقتوں کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

---

(۱) واکل نحو ثوم ويمنع منه، وكذا اكل مؤذ ولو بلسانه. الدر المختار وفي الشامية: (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مما له رائحة كريهة .... قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت: علة النهي اذى الملائكة واذى المسلمين .... وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخر أوبه جرح له رائحة وكذلك القصاب، والسماك، والمجذوم والابرص اولى بالالحاق .... شامي: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچی

(۲) وروى ان السلف كانوا يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولىٰ ويعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة. احياء علوم الدين: ۱/ ۲۶۹، فضيلة الجماعة، ط: ثانية بالمطبعة الازهرية المصرية، و: ۱/ ۱۹۸، ط: دار الخير دمشق. وكان السلف رضي الله تعالىٰ عنهم يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيـــــرة الاولىٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة. المستطرف في كل فن مستظرف، لأحمد الابشيهي: ۱/ ۱۰، الفصل الثاني في الصلاة، وفضلها، ط: دار كرم دمشق.

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں الگ الگ نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ فضیلت ہے۔(۱)

جماعت کا ثواب مل جائے گا

☆...اگر ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ ہوگا تو جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۲)

☆...اگر کوئی بالغ مقتدی نہیں تو صرف بچوں کو مقتدی بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۳)

جماعت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہو کر اور مل کر اپنی

---

(۱) عن عبداللّٰه بن عمر أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة. صحيح البخاري: ۱/ ۸۹، باب فضل الجماعة، كتاب الأذان، ط: قديمي كراچي. عن أبي سعيد أنه سمع النبي صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: صلاة الجماعة تفضل صلوة الفذ بخمس وعشرين درجة. حواله سابق. البحر: ۱/ ۳۴۶، باب الإمامة، ط: سعيد.

(۲) اذا زاد على الواحد في غير الجمعة فهو جماعة وان كان معه صبي عاقل كذا في السراجية. هندية: ۱/ ۸۲، ط: ماجديه كوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۳، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. وأقلها اثنان واحد مع الامام في غير الجمعة لانها مأخوذة من الاجتماع وهما أقل ما يتحقق بهما الاجتماع ولقوله عليه الصلاة والسلام الاثنان فما فوقهما جماعة وهو ضعيف كما في شرح منية المصلي وسواء كان ذلك الواحد رجلا او امرأة حرا او عبدا او صبيا يعقل ولا عبرة بغير العاقل وفي السراج الوهاج لو حلف لا يصلي بجماعة وأم صبيا يعقل حنث في يمينه ولا فرق في ذلك بين أن يكون في المسجد او في بيته حتى لو صلى في بيته بزوجته او جاريته او ولده فقد أتى بفضيلة الجماعة. البحر: ۱/ ۳۴۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة.

عظمت وجبروت کو بیان کرتا مسلمانوں پر لازم کر دیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن اگر روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا اس لئے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کو اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لئے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لئے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لئے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لئے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تاکہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتۂ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لئے صرف صاحب استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ (احکام اسلام ص ۴۷۳)(۱)

---

(۱) وایضا فالاجتماع المسلمین راغبین فی الله راهبین منه مسلمین وجوههم الیه خاصیة عجیبة فی نزول البرکات وتدلی الرحمة کما بینا فی الاستسقاء والحج، وایضا فالمراد لله من نصب هذه الامة ان تکون کلمة الله هی العلیا وان لا یکون فی الارض دین اعلی من الاسلام، ولا یتصور ذلک الا بأن یکون سنتهم ان یجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وبادیهم وصغیرهم وکبیرهم لما هو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهذه المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع الجمعة والجماعات، والترغیب فیها وتغلیظ النهی عن ترکها، الاشاعة اشاعتان: اشاعة فی الحی، واشاعة فی المدینة والاشاعة فی الحی تتیسر فی کل وقت صلاة، والاشاعة فی المدینة لا تتیسر الا غب طائفة من الزمان کالاسبوع، فاما الاولی فهی الجماعة، الخ، حجة الله البالغة ۲/۲۵۰، الجماعة، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی. الجمعة الاصل فیها انه لما کانت الاشاعة للصلاة فی البلد بان یجتمع لها اهلها متعذرة کل یوم وجب ان یعین لها حد لا یسرع دورها جدا فیتعسر علیهم ولا

جماعت کی حکمت

جب کسی امر کو زور و طاقت سے ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے تو اس کو شکلی صورت میں لا کر دکھاتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کی ہر چیز میں اعتدال منظور ہے، اور چیزوں میں اعتدال اس وقت قائم ہوتا ہے جب ان میں اتحاد اور وحدت کا رابطہ قائم ہو، اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اتفاق کو شریعت کی دنیا میں جماعت اور نماز کی امامت کی صورت میں دکھایا۔ "نظام شمسی" کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجسام پیدا کر کے ان سب کا بڑا امام سورج کو بنایا اور تمام بڑے چھوٹے اجسام کو اس کے تحت کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ عالم اجسام کے تمام سلسلے درجہ بدرجہ آفتاب تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت اور دنیا میں جو شکل پیدا کی ہے وہی صورت جماعت، نماز کی امامت، عالم تشریعی میں ظاہر کر کے بنی آدم کو ظاہری و باطنی اتفاق کی طرف اشارہ فرمایا، اور دکھا دیا کہ اتفاق اور وحدت ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے، جس طرح عالم اجسام میں ہر وقت ایک امام کی ضرورت رہتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی عالم کے قیام کے لئے بھی کوئی روحانی امام مقرر کیا ہے، اور روحانی تمام سلسلے وہاں تک جا کر ختم ہو جاتے ہیں، وہ روحانی امام انبیاء اور رسول اور ان کے خلفاء ہیں، اور نماز کی امامت میں اسی روحانی رابطہ اور اتحاد کی طرف اشارہ ہے جس کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت نماز کے اماموں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

– يحفظ جدا فيشتهر بينهم المقصود، وكان الأسبوع مستعملا في العرب والعجم، وأكثر الملل، وكان صالحا لهذا الحد، فوجب أن يجعل ميقاتها ذلك ... وحاصل هذا العلم أن أحق الأوقات بأداء الطاعات هو الوقت الذي يتقرب فيه الله إلى عباده، ويستجاب فيه أدعيتهم لأنه أدنى أن تقبل طاعتهم وتؤثر في صميم النفس وتنفع نفع عدد كثير من الطاعات، وأن قد وقفنا دائرا بسورات الأسبوع يتقرب فيه إلى عباده، الخ. حجة الله البالغة: ۲/۲۸، الجمعة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي، و: ۱/۴۵۰، باب أسرار الحج.

لہٰذا جو شخص جماعت کا قائل نہیں ہے وہ اعتدال کے مرتبہ کو چھوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قانون اور عالم تشریعی سے خارج ہو کر باغی ہوتا ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۲۷)

جماعت کی مشق کرانا

بچوں کو تعلیم کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور پڑھانے کی مشق کرانا درست ہے البتہ ایسی جماعت محراب سے علیحدہ ہٹ کر کرائی جائے، اور وہ تکبیر بھی کہیں۔(۲)

جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ مرتبہ احتساب ہو جاتا ہے۔

نیز تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی

---

(۱) واما حکمۃ مشروعیتہا فقد ذکر فی ذلک وجوہ احدہا قیام نظام الالفۃ بین المصلین ولہذہ الحکمۃ شرعت المساجد فی المحال لتحصیل التعاہد باللقاء فی اوقات الصلوات بین الجیران، ثانیہا دفع حضر النفس ان تشتغل بہذہ العبادۃ وحدہا، ثالثہا تعلم الجاہل من العالم افعال الصلاۃ، البحر: ۱/۳۳۶، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلاۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر سنین وفرقوا بینہم فی المضاجع (قال علی القاری) لیعتادو ویستانسوا بہا، مرقاۃ المفاتیح: ۲/۲۷۵، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی، ط: رشیدیہ کوئٹہ. وایضاً فی العرف الشذی علی الترمذی: باب ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰۃ، العرف الشذی: ۱/۹۵، ط: سعید، فتاوی محمودیہ: ۶/۲۰۳، ط: فاروقیہ.

پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبے کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کر سکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت، اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر سرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اور زندہ دلوں پر اس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اور مختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالی کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے، اور یہ سب جماعت کی برکات ہیں۔

نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جاسکتی ہے اور محلہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کے نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انہی برکات اور اسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اور فوائد کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو، تو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات پر صحیح معنی میں عمل ہوتا تھا منافق اور معذور کے علاوہ ہر شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ (۱)

---

(۱) "جماعت کی حقیقت" اور "جماعت کی حکمت" کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔
معارف الحدیث: ۳/۱۹۱، ۱۹۲، جماعت، کتاب الصلاۃ، ط: دار الاشاعت کراچی۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکتے ہیں، اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے، اور قرآن و حدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔(۱)

جماعت کو فرض پر فضیلت ہے

اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی فرض نماز اکیلے پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت شروع ہو جائے تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے۔(۲)

اس پر ایک شبہ یہ ہے کہ جماعت سنت ہے، اور کسی عمل کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے سے پہلے باطل کرنا منع ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ "ولا تبطلوا أعمالكم" (اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو) لہذا جو نماز شروع کی ہے اس کو نہیں توڑنا چاہیے تھا اس شبہ کا

---

(۱) بمعناہ مظاہر حق جدید: ۱/ ۶۷۰، باب الجماعة وفضلها، جماعت کی فضیلت، ط: دار الاشاعت کراچی

(۲) (وبعد شروعه) ... لو قيد ركعة الأولى بسجدة أو قيدها بها (في غير رباعية أو فيها) الدر المختار۔ وفي الشامية: قوله وهذا إن لم يقيد الخ، حاصل هذه المسألة شرع في فرض فأقيم قبل أن يسجد للأولى قطع واقتدى لأن ما لم يسجد لها، فإن في رباعي أتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة، فإن سجد أتم لعدم تطوع بعد العصر، وإن في غير رباعي قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية فإن سجد لها أتم ولم يقتد (قوله أو فيها) ... أي وإن قيدها بسجدة في غير رباعية كالفجر والمغرب فإنه يقطع ويقتدي أيضا ما لم يقيد الثانية بسجدة، الدر المختار: ۲/ ۵۲، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/ ۷۱، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي

جواب یہ کہ یہاں شروع کی ہوئی نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کے لئے توڑا گیا ہے، یہ جائز ہے منع نہیں ہے، بلکہ بہتر اور ثواب کا کام ہے اس کو "ابطال للاکمال" کہتے ہیں۔(۱)

جماعت کی فضیلت

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں اس قدر بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اگر ان تمام حدیثوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے گی، ان تمام حدیثوں کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز کامل و مکمل ہونے کے لئے جماعت ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو کبھی بھی ترک نہیں فرمایا،(۲) یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں جب آپ کے جسم مبارک میں چلنے کی طاقت نہیں تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے، اور جماعت سے نماز پڑھی،(۳) جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) والمستحب القطع للاکمال، رد المحتار: ۲/۵۲، باب ادراک الفریضۃ، مطلب قطع الصلاۃ، الخ، ط: سعید کراچی. لأن الأصل أن نقض العبادۃ قصدا بلا عذر حرام لقولہ تعالیٰ: ولا تبطلوا أعمالکم، ولا قضاءہ الی المفسد حصولہا اذا کانت فرضا وان النقض للاکمال اکمال معنی فیجوز کنقض المسجد للاصلاح، وکنقض الظہر للجمعۃ . . . وللجماعۃ مزیۃ علی الصلاۃ منفردا بالحدیث فجاز نقض الصلاۃ منفردا لإحراز الجماعۃ، البحر الرائق: ۲/۷۰، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) حدثنا الأعمش قال سمعت سالما قال سمعت ام الدرداء تقول دخل علی ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبک قال واللہ ما اعرف من امر محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیئا الا انہم یصلون جمیعا، صحیح البخاری: ۱/۹۰، باب فضل الجماعۃ، کتاب الأذان، ط: قدیمی کراچی. "وارکعوا مع الراکعین" سورۃ البقرۃ الآیۃ ۴۳، أی صلوا مع المصلین جلالین پارہ ۱، ص: ۵، تفسیر کبیر: ۳/۴۹، ط: مصر، أی فی جماعتہم مظہری: ۱/۶۰، وصلوا مع المصلین لا منفردین تفسیر کشاف. ۱/۱۳۵، تفسیر مدارک. ۱/۱۰۲، أی صلوا بالجماعۃ تفسیر مہائمی: ۱/۳۲.

(۳) قال الأسود کنا عند عائشۃ فذکرنا المواظبۃ علی الصلوۃ والتعظیم لہا قالت: لما مرض النبی ﷺ مرضہ الذی مات فیہ فحضرت الصلوۃ فاذن فقال مروا ابابکر . . . فوجد النبی من نفسہ خفۃ فخرج یہادی بین رجلین کأنی انظر الی رجلیہ تخطان الأرض من الوجع الی آخر الحدیث، صحیح البخاری: ۱/۹۰، باب حد المریض ان یشہد الجماعۃ ط. سعید کراچی

کو سخت غصہ آتا تھا، اور جماعت ترک کرنے والوں کو سخت سزا دینا چاہتے تھے۔(۱)

دین اسلام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہئے تھا، نماز جیسی عظیم عبادت کی شان بھی جماعت کو چاہتی ہے کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے نماز کامل ہوتی ہے، ورنہ نماز ہونے کے باوجود ناقص ہوتی ہے۔

☆..... صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۲)

☆..... ابوداؤد شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بھی بہتر ہے، اور جس قدر جماعت میں لوگ زیادہ ہوں گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(۳)

---

(۱) حدثني يزيد بن الأصم قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت أن آمر فتيتي فيجمعوا لي حزما من حطب ثم آتي قوما يصلون في بيوتهم ليست بهم علة فأحرقها عليهم. سنن أبي داؤد: ۱/۹۲، باب في التشديد في ترك الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانية لاهور

(۲) عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة. صحيح البخاري: ۱/۸۹، باب فضل الجماعة، ط: قديمي كراچي. عن أبي سعيد أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول صلوة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس وعشرين درجة. بخاري: ۱/۸۹، شامي: ۲/۲۸۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي

(۳) عن أبي بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الصبح فقال ... وإن صلوة الرجل مع الرجل أزكى من صلوته وحده وصلاته مع الرجلين أزكى من صلوته مع الرجل وما كثر فهو أحب إلى الله عز وجل. أبو داؤد: ۱/۹۲، باب فضل الجماعة، رقم الحديث: ۵۵۴، ط: رحمانية لاهور

☆......صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔(۱)

☆......ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت ترک کرنا چھوڑ دو ورنہ اللہ تعالیٰ دلوں پر مہر لگادے گا، اور تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو اللہ تعالیٰ نے غافل قرار دیا ہے۔(۲)

☆......ابوداؤد شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کریں، پھر میں ان کے یہاں پہنچوں جو عذر کے بغیر اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، اور انہیں گھر والوں کے ساتھ کو جلا دوں۔(۳)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے کہ غور کیجئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگ لگا دینے کی سزا ان لوگوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر مسجد میں نہیں آتے گھر میں پڑھتے ہیں، اب غور فرمایئے کہ ان کی سزا کیا ہوگی جو نماز ہی نہیں پڑھتے۔(۴)

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الملائكة تصلی علی احدكم ما دام فی مصلاه ما لم يحدث اللّهم اغفر له اللّهم ارحمه لا يزال احدكم فی صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا ينقلب الی اهله الا الصلوة، صحيح البخاری: ۱/۹۰، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(۲) عن الحكم بن ميناء اخبرنی ابن عباس وابن عمر انهما سمعا النبی صلی الله عليه وسلم يقول علی اعواده لينتهين اقوام عن ودعهم الجماعات اوليختمن الله علی قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين، سنن ابن ماجه: ص: ۵۷، باب التغليظ فی التخلف عن الجماعة، ط: قديمی كراچی.

(۳) حدثنی يزيد بن الاصم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتی فيجمعوا الی حزما من حطب ثم آتی قوما يصلون فی بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم، سنن ابی داود: ۱/۹۱، باب فی التشديد فی ترک الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور.

(۴) فتاوی رحيميه: ۳/۱۳۰، باب الجماعة والامامة، ط: دار الاشاعت كراچی ۲۰۰۳ء

احیاء العلوم میں ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگ ایک وقت کی جماعت چھوٹ جانے پر اتنی دینی مصیبت سمجھتے تھے کہ سات دن تک غم اور سوگ منایا کرتے تھے اور اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن تک سوگ منایا کرتے تھے۔(۱)

لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت ہی سے ادا کریں اور تکبیر اولیٰ کا ثواب نہ چھوڑیں۔

جماعت کے بعد جماعت کرنا

☆...... اگر کچھ لوگوں نے کوئی فرض نماز جماعت سے ادا کر لی، پھر ان لوگوں نے اسی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ ادا کیا اور دوسری جماعت میں تین سے زیادہ آدمی تھے، تو یہ فعل مکروہ ہے، ہاں اگر تین افراد سے کم تھے تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کی نماز کو اذان کے بغیر ادا کیا جائے، اور اگر دوسری جماعت اذان کے ساتھ ادا کی جائے گی تو مکروہ ہوگی، چاہے اس میں تین افراد سے کم ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

☆ ...... اگر فجر اور عصر کی نماز شریعت کے قانون کے مطابق ادا کی گئی، اور فاسد نہیں ہوئی یا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ

---

(۱) وروی ان السلف كانوا يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولى ويعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة. احياء علوم الدين للامام الغزالي. ۱/۱۹۸، فضيلة الجماعة، ط. دار الخير دمشق.

(۲) (تطوع على سبيل التداعي مكروه) قوله (على سبيل التداعي) بان يقتدي اربعة فاكثر بواحد. الدر المختار مع شرحه رد المحتار ۱/۲۵۵، باب الإمامة، ط. سعيد كراتشي. جماعة للفتاوى: ۱/۸۳، الباب الخامس عشر، ط. رشيديه كوئته. وعن ابي حنيفة لو كانت الجماعة اكثر من ثلاثة يكره التكرار والا فلا. شامي: ۱/۵۵۳، باب الاذان، ط. سعيد كراتشي.

فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے۔(۱)

جماعت کا تارک فاسق ہے

کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت کے ترک کرنے کی عادت بنا لینا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ ہے اور اذان بھی مکروہ ہے اور ایسے شخص کی دی ہوئی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

جماعت کے احکام

پانچ وقت کی نمازوں کے لئے جماعت واجب ہے،(۳) خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، اور پورے رمضان میں تراویح کی نماز کے لئے جماعت سنت مؤکدہ ہے اور سورج گہن کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے، اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ چاند گہن کی نماز اور تمام

---

(۱) لمن صلى الفجر والعصر والمغرب مرة فيخرج مطلقاً وإن أقيمت لكراهة النفل بعد الأوليين وفي المغرب لأحد المحذورين البتيراء أو مخالفة الإمام بالإتمام. الدر المختار مع الرد: ۲/۵۵، باب ادراك الفريضة، ط. سعيد كراچي.

(۲) وتاركها عمداً مجانة أي تكاسلاً فاسق يحبس حتى يصلي، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط. سعيد كراچي. كفايت المفتي: ۳/۸۲، ط: دار الاشاعت كراچي. فتسن أو تجب ثمرته تظهر في الإثم بتركها مرة (قوله بتركها مرة) أي بلا عذر وهذا عند العراقيين، وعند الخراسانيين إنما يأثم إذا اعتاده كما في القنية، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۴، ط. سعيد كراچي. وذكر في غاية البيان معزياً إلى الأجناس أن تارك صلاة الجماعة يستوجب إساءة ولا تقبل شهادته، البحر الرائق: ۱/۳۶۵، باب الإمامة ط: سعيد كراچي. امداد الاحكام: ۱/۳۲۵، ط: مكتبة دار العلوم كراچي.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم

مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نہ صرف سنت مؤکدہ بلکہ واجب کے قریب ہے، اگر سفر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ساتھیوں سے بچھڑنے کا خطرہ ہو یا سواری کی روانگی کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

جماعت کے فوائد:

حسد سے پاک

سیدھی اور ملی ہوئی صفوں میں اکٹھا ہو کر نماز پڑھنے سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کے جسم، جذبات قلوب باہم ایک دوسرے کے قریب ہیں اور کینہ اور حسد سے پاک ہیں، اتحاد و اتفاق کے لئے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے، یہ عمل سب سے زیادہ کارگر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(۲)

---

(۱) وفي التمهيد: وتسميتها سنة لوجوبها بالسنة وفي البدائع: تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج　　وتسقط الجماعة بالأعذار ... يريد سفراً وأقيمت الصلاة فيخشى أن تفوته القافلة. الحلبي الكبيري: ۵۰۸، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة، ط. سهيل اكيدمي كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵، فصل وأما بيان من تجب عليه الجماعة، ط. سعيد كراتشي. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۵۲، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط. سعيد كراتشي، و ۱/ ۵۵۲، باب الإمامة، ط. سعيد.

(۲) وأما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذلك وجوه: أحدها قيام نظام الألفة بين المصلين ولهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال ليحصل التعهد باللقاء في أوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها قطع طمع النفس أن تشتغل بهيئة منفرداً وحده، ثالثها تعلم الجاهل من العالم أفعال الصلاة، وذكر بعضهم أنها ثابتة بالكتاب وهو قوله تعالى: واركعوا مع الراكعين. البحر: ۱/ ۳۴۶، باب الإمامة، ط. سعيد كراتشي. الرد المحتار: ۱/ ۵۵۱، مطلب في شروط الإمامة الكبرى، ط. سعيد كراتشي.

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

نیز جماعت اس اخوت کو یاد دلاتی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (۱) تمام ایمان دار بھائی بھائی ہیں۔

جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا

اگر جماعت کی نماز فاسد ہونے کی صورت میں بلا تاخیر دوبارہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی ہو تو اقامت کو لوٹانے کی ضرورت نہیں پہلی اقامت کافی ہے، اور اگر دوبارہ جماعت شروع کرنے میں تاخیر ہوگئی تو اقامت دوبارہ کہنا بہتر ہے۔ اور اگر تاخیر نہ ہونے کی صورت میں بھی دوبارہ تکبیر کہی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا

☆ …اگر پہلی مرتبہ جماعت کی نماز میں فرض ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جا رہی ہے، تو اس میں نئے نمازیوں کے لئے شریک ہونا درست ہے، کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی گئی ہے فرض ترک ہونے کی وجہ سے وہ نماز باطل ہوگئی ہے۔ (۳)

---

(۱) سورة الحجرات، الآية: ۱۰

(۲) الشروع مبطل للسنة بعد الإقامة أو حضور الإمام معتكفا لا يعيدها مراعاة وينبغي إن طال الفصل أو وجد ما يعد قاطعا كأكل أن تعاد. الدر المختار. وفي الرد: لأن تكرارها غير مشروع إذا لم يقطعها قاطع من كلام كثير أو عمل كثير. شامي: ۱/۴۰۰، كتاب الصلاة، باب الأذان قبيل باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچی.

(۳) وعلى المختار أنه جابر للأول لأن الفرض لا يتكرر) أي الفعل الثاني جابر للأول بمنزلة الجبر بسجود السهو. وبالأول يخرج عن العهدة وإن كان على وجه الكراهة على الأصح، كذا في شرح الأكمل على أصول البزدوي، ومقتضاه ما قالوه عن أبي اليسر من أن الفرض هو الثاني.

☆ ...... اور اگر پہلی دفعہ جماعت کی نماز میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کا اعادہ کر رہے ہیں تو اس صورت میں نئے آنے والے نمازیوں کے لئے اس جماعت میں شرکت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ جماعت کی نماز سے فرض ادا ہو چکا ہے، اور یہ صرف تکمیل ہے، فرض نہیں ہے، جس لئے فرض پڑھنے والوں کی نماز غیر فرض پڑھانے والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۱)

☆ ...... اگر امام کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا تھا، اور وہ بھول گیا، اور بھول کر سجدہ سہو ادا نہیں کیا تو نماز ہو جائے گی لیکن ناقص ہوگی، ایسی نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، لیکن دوبارہ پڑھنے کی صورت میں یہ نماز فرض نہیں ہوگی بلکہ نفل ہوگی، کیونکہ اس کا فرض ادا ہو چکا ہے، اگر چہ ناقص ادا ہوا ہے اور یہ جو دوبارہ جماعت ہو رہی ہے ناقص ہونے کی وجہ سے جو ثواب کم ہو گیا تھا اس کو پورا پورا حاصل کرنے کے لئے ہے،

– واختار ابن الهمام الأول قال لأن الفرض لا يتكرر، وجعله الثاني يقتضي عدم سقوطه بالأول إذ هو لازم ترك الركن لا الواجب إلا أن يقال المراد أن ذلك امتنان من الله تعالى إذ يحتسب الكامل وإن تأخر عن الفرض لما علم سبحانه سيوقعه اهـ يعني أن القول بكون الفرض هو الثاني يلزم عليه تكرار الفرض، لأن كون الفرض هو الثاني دون الأول يلزم منه عدم سقوطه بالأول وليس كذلك لأن عدم سقوطه بالأول إنما يكون بترك فرض لا بترك واجب. الخ. الدر المختار مع الرد: ١/٤٥٧، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها ط: سعيد كراتشي. فتاوى دار العلوم ديوبند: ٣/٣٢ كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول، ط. امداديه ملتان.

(٢) والمختار أن المعادة لترك واجب نفل جابر والفرض سقط بالأولى لأن الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره، طحطاوي على مراقي الفلاح ص: ٢٤٨، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: قديمي كراتشي وص: ٢٠٠ ط: مصطفى البابي مصر. والمختار أنه جابر للأول لأن الفرض لا يتكرر. الدر المختار: ١/٤٥٧ مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ١/٣٠٠ باب صفة الصلاة ط: مصطفى البابي مصر.

اس لئے نئے آنے والے نمازیوں کے لئے دوسری جماعت میں شریک ہونا درست نہیں ہے، اگر کوئی نئے آنے والے نمازی ایسی جماعت میں شریک ہوگا تو اس کا فرض ادا نہیں ہوگا اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا

جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے تاخیر سے آتے ہیں، ان کو چاہئے کہ گھڑی دیکھ کر وقت مقررہ کا خیال رکھتے ہوئے سنتیں پڑھیں، اگر وقت ہے تو سنت پڑھیں اور اگر وقت نہیں تو سنت نہ پڑھیں بلکہ جماعت کا انتظار کریں اگر مکروہ وقت نہیں تو سنت فرض کے بعد پڑھ لیں۔ (۲)

تاہم اگر لوگ سنت پڑھ رہے ہیں، اور جماعت کا وقت ہو گیا ہے اور امام صاحب جماعت شروع کرنے میں چند منٹ کی تاخیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اگر اس کی وجہ سے انتشار کا خوف ہے تو مقررہ وقت پر جماعت شروع کر دیں، سنت پڑھنے والے لوگوں کے فارغ ہونے کا انتظار نہ کریں۔ (۳)

---

(۱) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول لأن الفرض لا يتكرر (قوله والمختار) اى الفعل الثاني جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح، رد المحتار: ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۳۸، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: قديمى. وص: ۲۰۰، ط: مصطفى البابى مصر.

(۲) واما بقية السنن فان امكنه ان يأتى بها قبل ان يركع الامام اتى بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۱۲۰، الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط: حقانيه پشاور، الرد المحتار: ۲/۵۸، مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش، ط: سعيد كراچى.

(۳) اما الانتظار قبل الشروع فى غير ما يكره تاخيره كمغرب، وعند ضيق الوقت فالظاهر عدم الكراهة ولو لمعين الا اذا ثقل على القوم، طحطاوى على الدر المختار، ۱/۲۲۰، كتاب الصلاة فصل فى الشروع فى الصلاة، ط: دار المعرفة بيروت. لبنان. رد المحتار: ۱/۴۹۵، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

جماعت مل گئی

☆..... اگر نمازی اقتدا کر کے امام کے ساتھ نماز کے کسی بھی حصہ میں شریک ہوجائے تو جماعت مل گئی، اگرچہ وہ صرف آخری قعدہ میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہوا ہو یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا۔(۱) البتہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا اس لئے جماعت کی نماز میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

☆..... پہلا سلام پھیرنے سے پہلے جو شخص امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گیا اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب ملے گا۔(۳) لیکن جب تک کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد جھک کر امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوگا تو وہ رکعت پانے والا نہیں

---

(۱) ولو يصلي الظهر جماعة بل ادرك ركعة ... بل ادرك فضلها اي فضل الجماعة لان من ادرك آخر الشيء فقد ادركه، ولحديث الصحيح من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك الصلاة وهو مجمع عليه. البحر الرائق ۲/۷۵، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. ابو داؤد ۱/۱۳۶، باب الرجل يدرك الامام ساجدا كيف يصنع ۱/۱۳۶، ط: حقانية. ظاهر كلامهم ان من ادرك الامام في التشهد فقد ادرك فضلها. البحر ۲/۷۶، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. والذي ثبت في السنة الصحيحة ان الصلاة مع الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس وعشرين درجة، وفي المضمرات: انه مكتوب في التوراة صفة امة محمد وجماعتهم وانه يكتب لكل رجل في صفوفهم تزاد في صلاتهم صلاة يعني اذا كانوا الف رجل يكتب لكل رجل الف صلاة. البحر: ۱/۳۶۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹہ. و: ۱/۳۴۳، ۳۴۴، ط: سعيد. فتح القدير ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) وفي غاية البيان: ان المسبوق يكون مدركا لثواب الجماعة لا يكون ثوابه مثل ثواب من ادرك اول الصلاة مع الامام لفوات التكبيرة الاولى. البحر الرائق: ۲/۷۶، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ "لوگ صفیں بنا کر برابر برابر کھڑے ہوں"۔(۱)

ظاہر ہے کہ نماز جیسی اجتماعی عبادت کے لئے اس سے زیادہ حسین وسنجیدہ اور اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہو سکتی، پھر اس کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں، کوئی شخص ایک انچ نہ آگے ہو اور نہ پیچھے، پہلے اگلی صف پوری کر لی جائے، اس کے بعد پیچھے کی صف شروع کی جائے، بڑے اور بزرگ مرد اور اصحاب علم وفہم اگلی صفوں میں اور امام سے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں، چھوٹے بچے پیچھے ہوں، امام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان میں کھڑا ہو۔

ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اس کو زیادہ مفید اور موثر بنانا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان باتوں کا عملاً اہتمام فرماتے اور وقتاً فوقتاً امت کو بھی ان کی ہدایت وتلقین فرماتے اور ان کا ثواب بیان فرما کر ترغیب دیتے، نیز ان امور میں لاپرواہی کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرماتے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ (۲)

جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا

نمازیوں کے اجتماع کے بعد کسی فرد کے انتظار میں جماعت میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) (والفصل) مكان المأموم إذا كان رجلا حيث يكون أقرب إلى الإمام لقول النبي صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال أولها وشرها آخرها　وإذا قاموا في الصفوف تراصوا وسووا بين مناكبهم لقوله صلى الله عليه وسلم تراصوا وألصقوا المناكب بالمناكب، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۸، فصل وأما بيان مقام الإمام والمأموم ط- سعيد كراچی.

(۲) معارف الحدیث: جماعت کی صف بندی، حصہ دوم: ۳/۲۴۲ ط: دار الاشاعت کراچی.

نہیں، البتہ کوئی شخص شریر ہو اور اس سے خطرہ ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لئے تاخیر کی جاسکتی ہے۔(۱)

جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں

جو شخص امن میں خلل انداز ہو اور شر و فساد کا باعث ہو اور نمازیوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے والا ہو اور اس کا فعل اشتعال کا سبب ہو تو ایسے لوگوں کو جماعت سے روکنا جائز ہے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن، پیاز کھانے والوں کو مسجد سے نکال دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا جو خوشبو لگا کر آتی تھیں۔(۲)

---

(۱) (قوله بطالة وكسل) أي لو بغيره... فلو انتظر قبل الصلاة ففي أداء البزازية لو انتظر الإقامة ليدرك الناس الجماعة يجوز لواحد بعد الاجتماع لا إلا إذا كان داعرا شريرا. الدر مع الرد ۱/۴۹۵، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچی

(۲) (وأكل نحو ثوم) ويمنع منه؛ وكذا كل مؤذ ولو بلسانه ... وقوله صلى الله عليه وسلم فليقعد في بيته صريح في أن أكل هذه الأشياء عذر في التخلف عن الجماعة وأيضا هنا علتان: أذى المسلمين وأذى الملائكة، فبالنظر إلى الأولى يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد وبالنظر إلى الثانية يعذر في ترك حضور المسجد ولو كان وحده. رد المحتار ۱/۶۶۱ مطلب في الغرس في المسجد. (قوله وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد. ۱/۶۶۱. عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا ولا يؤذينا بريح الثوم. وعن معدان بن أبي طلحة أن عمر بن الخطاب خطب يوم الجمعة فذكر نبي الله صلى الله عليه وسلم وذكر أبا بكر، قال: ... ثم إنكم أيها الناس تأكلون شجرتين لا أراهما إلا خبيثتين هذا البصل والثوم لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وجد ريحهما من الرجل في المسجد أمر به فأخرج إلى البقيع. صحيح مسلم ۱/۲۰۹، ۲۱۰، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب نهي من أكل ثوما ... الخ، ط: قديمي كراچی.

جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے

جس کو نماز جماعت سے نہیں ملی اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید بھی نہیں تو اس صورت میں اگر مسجد سے باہر جماعت ہو سکے تو مسجد سے باہر جماعت کر لینا بہتر ہے ورنہ فرض نماز مسجد میں ہی ادا کرنا بہتر ہے۔(۱)

جماعت واجب ہونے کی شرائط

۱..... اسلام، کافر پر جماعت واجب نہیں۔

۲..... مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

۳..... بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

۴..... عاقل ہونا، مست، بے ہوش، پاگل اور دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔

۵..... آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

۶..... تمام عذروں سے خالی ہو، معذوروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں، مگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرلے تو بہتر ہے، ورنہ جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔(۲)

---

(۱) وأما بيان ما يفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف في أنه إذا فاتته الجماعة لا يجب عليه الطلب في مسجد آخر لكنه كيف يصنع ذكر في الأصل أنه إذا فاتته الجماعة في مسجد حيه فإن أتى مسجداً آخر يرجو إدراك الجماعة فيه فحسن وإن صلى في مسجد حيه فحسن. بدائع الصنائع: ١/١٥٩، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفعله بعد فوات الجماعة، ط: سعيد كراچي.
شامي: ١/٥٥٣، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي.
البحر الرائق: ١/٣٦٧، ط: سعيد كراچي. ولأنه عليه السلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد إلى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى. الدر المختار مع الرد: ١/٥٥٣، مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل وأما بيان من تجب عليه الجماعة فالجماعة إنما تجب على الرجال العاقلين الأحرار القادرين عليها من غير حرج فلا تجب على النساء والصبيان والمجانين والعبيد والمقعد ومقطوع اليد والرجل من خلاف والشيخ الكبير الذي لا يقدر على المشي والمريض. بدائع الصنائع: ١/١٥٥، فصل في بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد. البحر: ١/٣٦٧، ط: سعيد كراچي.

جماعت واجب ہے

ہر عاقل بالغ غیر معذور مرد پر جماعت واجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص معذور ہے اور عذر کی وجہ سے مسجد میں جا کر جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا تو اس پر جماعت واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

جماعت ہو چکی ہے

☆ اگر مسجد میں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں جانا واجب نہیں، اگر جانا چاہے تو جا سکتا ہے، منع نہیں ہے۔

☆ اگر کوئی شخص اپنے محلہ یا مکان کے قریب مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ایسے وقت پر پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہے، تو اس شخص کے لئے مستحب ہے کہ دوسری ایسی مسجد میں چلا جائے جہاں اس کو جماعت ملنے کی امید ہے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔ (۲)

---

(۱) وفي البدائع: تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلوة بالجماعة من غير حرج، وتسقط الجماعة بالأعذار. هندية ۱/۸۲-۸۳، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة، ط: ماجدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵، وأما بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الأذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل: وأما بيان ما يفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف في أنه إذا فاتته الجماعة لا يجب عليه الطلب في مسجد آخر لكنه كيف يصنع ذكر في الأصل أنه إذا فاتته الجماعة في مسجد حيه فإن أتى مسجدا آخر يرجو إدراك الجماعة فيه فحسن وإن صلى في مسجد حيه فحسن. بدائع الصنائع ۱/۱۵۲، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفعله بعد الجماعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۲۹۱، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۱/۳۶۹، ط: سعيد كراچي. أنه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد إلى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى. شامي: ۱/۵۵۳، باب الأذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

جماعت ہو رہی ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جماعت کی نماز ہو رہی ہے تو اسے فوراً نیت باندھ کر جماعت کی نماز میں شریک ہو جانا چاہیے، اگرچہ ظہر کا وقت ہو، پھر بھی سنت نہ پڑھے، بلکہ جماعت میں شریک ہو جائے، اور سنت فرض سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے۔(۱) البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی امید ہے تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔(۲)

جماعت ہوگئی

مسجد میں جماعت ہو جانے کے بعد مکان یا جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنا

---

(۱) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اقيمت الصلوة فلا صلاة إلا المكتوبة، مسلم: ١/٢٤٧، وأما سنة الفجر فإن أمكنه أن يأتي بها قبل أن يركع الإمام أتى بها خارج المسجد وإن خاف فوت ركعة شرع معه كذا في التبيين، هندية: ١/١٢٠، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: ماجدية كوئٹہ. البحر الرائق ٢/٧٧، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وإذا خاف فوت ركعتي الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة أكمل وإلا بأن رجا إدراك ركعة في ظاهر المذهب. وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعا للبحر لكن ضعفه في النهر لا يتركها بل يصليها، وفي الشامي: من أن من أدرك ركعة من الظهر مثلا فقد أدرك فضل الجماعة وأحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا لصاحبيه وكذا لو أدرك التشهد يكون مدركا لفضلها على قولهما، قال: وعليه فيحكم على ما قيل إنه لو رجا إدراك التشهد لا يأتي بسنة الفجر على قول محمد، والحق خلافه لنص محمد على ما ينقضه اهـ. أي لأن المدار هنا على إدراك فضل الجماعة وقد اتفقوا على إدراكه بإدراك التشهد فيأتي بالسنة اتفاقا كما أوضحه في الشرنبلالية أيضا، وأقره في شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر وشرح الملتقى وشرحها للشيخ إسماعيل ونحوه في القهستاني وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة، شامي: ٢/٥٦، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

افضل ہے، (۱) جنگل یا مکان میں اذان اور اقامت کہنا افضل ہے، صرف اقامت کہنا بھی کافی ہے، مکان میں نماز پڑھیں تو اس محلہ کی مسجد میں جو اذان ہوئی ہے وہی کافی ہے، اگر جماعت کرنی ہے تو صرف اقامت کہہ لے۔ (۲)

جمائی

۱..... نماز کے دوران جہاں تک ممکن ہو جمائی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۲..... اگر نماز کے دوران جمائی آجائے تو قیام (کھڑے ہوتے) کی حالت میں دائیں ہاتھ کی پیٹھ منہ پر رکھنی چاہئے۔ (۳)

---

(۱) أي: الأصح أنه لو جمع بأهله لا يكره وينال فضيلة الجماعة. رد المحتار: ۱/۲۹۱، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۴۹، باب الإمامة، ط: سعيد. لأنه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد إلى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى. شامي: ۱/۵۵۳، مطلب تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي و ۱/۳۹۵، ط: سعيد كراچي. وفي التفاريق: وإن كان في كرم أو ضيعة يكتفى بأذان القرية أو البلدة إن كان قريبا وإلا فلا..... وحد القريب أن يبلغ الأذان إليه منها. رد المحتار: ۱/۳۹۵، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وكره تركهما لمسافر) وكذا تركها لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة في بيته بمصر أو قرية لها مسجد فلا يكره تركهما إذ أذان الحي يكفيه، لأن أذان المحلة وإقامتها كأذانه وإقامته، لأن المؤذن نائب أهل المصر كلهم. شامي: ۱/۳۹۴، ۳۹۵، باب الأذان، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۶۵، باب الأذان، ط: سعيد.

(۳) عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: التثاؤب من الشيطان فإذا تثاءب أحدكم فليكظم ما استطاع، ولا ذلك أن يكظمه ما استطاع أي يرده ويحبسه فإن لم يقدر فليضع يده ..... فإنه قد صرح بأنه يغطي فاه بيمينه وقيل بيمينه في القيام وفي غيره بيساره. البحر: ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبيري: ۳۵۵، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. وأمسك فمه عند التثاؤب فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتيه بسنه (فإن لم يقدر غطاه) بظهر يده اليسرى وقيل باليمنى لو قائما وإلا فيسراه. الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۶۴۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

جمائی لینا

☆... نماز کی حالت میں جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

☆... اگر نماز کے دوران مجبوری کی وجہ سے جمائی لی ہو، اور احتیاط بھی کرتا ہو اور جمائی لینے کی وجہ سے آواز بھی نکل گئی تو معاف ہے، نماز ہو جائے گی اور اگر اس میں احتیاط نہ کی ہو، اور بے احتیاطی کی وجہ سے آواز نکلی ہو، اور حروف پیدا ہوئے ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

جمع کو واحد پڑھنا

"واحد کو جمع پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ

اگر جمعہ کی نماز میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) لانه عليه الصلوة والسلام قال ان التثاؤب في الصلاة من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليكظم ما استطاع وفي رواية فليضع يده على فيه ولذا قلنا ان التثاؤب مكروه، حلبي كبير ص: ۳۴۵، كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۱/۶۴۸، آداب الصلاة ط: سعيد، البحر ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد كراچي

(۲) ويفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم يكن مدفوعا اليه وحصل منه الحروف هكذا في التبيين عالمگيري ۱/۱۰۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبي كبير ص: ۴۴۸، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۱/۶۱۸ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. والتنحنح لا يملك نفسه عنه اي بان كان مدفوعا اليه فلا يفسد كالعطاس والسعال والجشاء والتثاؤب ان حصل حروف للضرورة، الدر المختار مع الرد ۱/۶۱۹ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد كراچي

(۳) والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء والمختار عند المتأخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتنة كما في جمعة البحر، الدر المختار مع الرد ۲/۹۲ باب سجود السهو ط: سعيد كراچي وفي الشامية بل الاولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة شامي ۲/۹۲ باب سجود السهو ط: سعيد كراچي و ۲/۱۵۷ ط: سعيد كراچي.

جمعہ کا مستحب وقت

جمعہ کی نماز کے لئے بھی مستحب وقت ظہر کی نماز کے مانند ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، جمہور کا یہی مذہب ہے، کیونکہ یہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اور لوگ بہت پہلے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے اس میں تاخیر سے لوگوں کو پریشانی ہوگی۔(۱)

جمعہ کا وقت

جمعہ کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ہی ہے۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا

جمعہ کی اذان سے پہلے غسل کر لینا چاہئے، (۳) اگر خدانخواستہ کسی دن بہت ضروری کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے اذان سے پہلے غسل کرنے کا بالکل موقع نہیں ملا تو کپڑے کی درستگی اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ جلدی سے غسل کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے، بشرطیکہ جمعہ

(۱،۲) وجمعة كظهر اصلا واستحبابا في الزمانين لانها خلفه (قوله واستحبابا في الزمانين) اى الشتاء والصيف ، لكن جزم في الاشباه من فن الاحكام انه لا يسن لها الابراد وفي جمع الفتاوى نقلا عن الهداية ، قيل انه مشروع لانها تؤدى في وقت الظهر وتقوم مقامه ، وقال الجمهور : ليس بمشروع لانها تقام بجمع عظيم فتاخيرها مفض الى حرج ولا كذلك الظهر وموافقة الخلف لاصله من كل وجه ليس بشرط ، شامي: ۳۶۷/۱ ، كتاب الصلاة ، ط: سعيد كراچي . و: ۱۹۵/۲ ، مطلب ما اختص به يوم الجمعة ، ط: سعيد كراچي ، خلاصة الفتاوى : ۲۰۹/۱ ، صلاة الجمعة ، ط: رشيدية كوئٹه ، البحر : ۲۴۹/۱ ط: رشيدية كوئٹه .

(۳) الفتاوى رحيميه: ۱۱۹/۸ .

سے پہلے کی سنت اور خطبہ فوت نہ ہو مگر اس کی عادت بنا لینے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی سنت اور خطبہ فوت ہونے کا گمان ہو تو اس صورت میں صرف وضو کر کے جمعہ کے لئے روانہ ہو جائے۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

جمعہ کی اذان ہونے کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بیٹھا کر دکان کھلی رکھنا جائز تو نہیں ہے لیکن جمعہ کی فضیلت اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ دکان بند کر دی جائے تاکہ غافل قسم کے لوگوں کو اس سے غلط فہمی نہ ہو، دکان بند رکھنے میں جمعہ کے دن کی عظمت اور شان وشوکت میں اضافہ ہوگا، اگر ایک گھنٹہ دکان بند رہے گی تو کیا نقصان ہو جائے گا۔ "ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ" سورۂ جمعہ۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا

جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی کاروبار بند کر کے نماز اور خطبہ کے لئے تیار ہونا ضروری

---

(۱) ویستحب لان الجمعة من اعظم شعائر الاسلام فيستحب ان يكون المقيم لها على احسن وصف ... واما ما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل، بدائع الصنائع ۱/۲۶۹، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير ص: ۵۸۰۔۵۸۱، فصل فى صلاة الجمعة، البحث الثانى، ط: نعمانيه، شامى ۱/۱۶۸، قبيل مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى. هندية ۱/۱۴، الباب الثانى فى الغسل، الفصل الثالث، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير ص: ۵۰، باب فرائض الغسل، ط: نعمانيه، حجة الله البالغة ۲/۱۹، الجمعة، ط: مكتبه رشيديه دهلى.

(۲) وقيد بمن عليه الجمعة لا جمعة عليه ذكره المصنف (الدر المختار) والحاصل ان البيع حين وجوب السعى جمعة كالمريض والمسافر، شامى ۵/۱۰۱، باب بيع الفاسد، مطلب فى البيع المكروه، ط: سعيد كراچى

ہے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

جمعہ کی جماعت دومرتبہ کرنا

جس مسجد میں ایک مرتبہ باقاعدہ جمعہ کی جماعت ہوئی ہے وہاں دوسری مرتبہ جمعہ کی جماعت درست نہیں، جن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی وہ دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں ورنہ اذان اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا ظہر کی نماز ادا کرلیں۔(۲)

جمعہ کی حقیقت

"جماعت کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

☆ ایک ہی مسجد میں جمعہ کی نماز دو دفعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، جن لوگوں کو پہلی جماعت میں جگہ نہیں ملی وہ دوسری مسجد میں چلے جائیں، اگر دوسری مسجد میں گنجائش نہیں یا دوسری مسجد ہے ہی نہیں تو کسی ہال یا کسی بڑے مکان میں جمعہ کا انتظام کیا جائے۔(۳)

---

(۱) (قوله ويجب السعي فيها وترك البيع بالأذان الأول) لقوله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا نودي للصلوٰة ... البحر ۲/۱۶۸، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۷۰، فصل وأما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچی. شامي ۲/۱۶۱، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله إلا الجامع) أي الذي تقام فيه الجمعة فإن فتحه في وقت الظهر ضروري والظاهر أنه يغلق بعد إقامة الجمعة لئلا يجتمع فيه أحد بعدها، شامي ۲/۱۵۸، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچی. وكذا أهل مصر فاتتهم الجمعة فإنهم يصلون الظهر بغير أذان ولا إقامة ولا جماعة، وفي الشامية تحت قوله (وكذا أهل مصر) ... عن المضمرات يصلون وحدانا، شامي ۲/۱۵۷، باب الجمعة مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچی

(۳) وكذا أهل المصر إذا فاتتهم الجمعة يصلون فرادى كالمسافرين في المصر، خلاصة الفتاوى كتاب الصلاة ۱/۲۱۰، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني ۲/۳۷۴، كتاب الصلاة صلاة الجمعة، ط- إدارة القرآن كراچی

☆...ضرورت کے وقت ایک شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے،(۱) نمازیوں کی تعداد کے پیش نظر جہاں جہاں جمعہ قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں جمعہ قائم کرنا چاہئے تا کہ ہر علاقے والے اپنے اپنے علاقہ میں جمعہ ادا کریں۔

☆...اگر موجودہ مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہیں تو دوسری مسجد کا انتظام کرنا ایمانی فریضہ ہے،(۲) اور اگر باقاعدہ دوسری مسجد بنانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو عبادت خانہ کا انتظام کیا جائے، یا پہلے ہی سے کوئی بڑا ہال بک کرالیا جائے جیسا کہ شادی وغیرہ کی تقریبات کے لئے کیا جاتا ہے۔

بہرحال ایک ہی مسجد میں دو مرتبہ جمعہ کی اجازت نہ دی جائے ورنہ یہ عام رواج ہوجائے گا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

جمعہ کی سنت

☆...جمعہ کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت مؤکدہ ہیں اور فرض نماز کے بعد بھی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت مؤکدہ ہیں۔(۳)

---

(۱) وتصح إقامة الجمعة في مواضع كثيرة بالمصر وفنائه، طحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۱۳، باب الجمعة، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر. (وتؤدى في مصر واحد بمواضع كثيرة) مطلقاً على المذهب، وعليه الفتوى. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۴۴، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۱۱، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) عن عطاء: لما فتح الله الأمصار على يد عمرؓ أمر المسلمين أن يبنوا المساجد وأن لا يتخذوا في المدينة مسجدين يضار أحدهما صاحبه. روح المعاني سورة التوبة: ۱۰۷: ۱۱/۲۰، ط: دار الإحياء. معالم التنزيل للبغوي سورة التوبة، تاليفات رشيدية ملتان: ۲/۳۲۷.

(۳) وسن مؤكداً أربع قبل الظهر وأربع قبل الجمعة وأربع بعدها بتسليمة فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة. الدر مع الشامي: ۲/۱۲، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۱۰، كتاب الصلاة، الجنس في السنن، ط: رشيدية كوئٹه. طحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۹، فصل في بيان النوافل، ط: مصطفى البابي مصر.

حل: ... جمعہ کی سنت موکدہ کا حکم ظہر کی سنت کی طرح ہے، اگر کسی نے جمعہ کی چار رکعات سنت مؤکدہ شروع کی، اور فرض نماز ہونے لگی تو قرأت وغیرہ مختصر کرکے چار رکعات سنت پوری کرے اور اگر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر فرض کی جماعت میں شامل ہوگیا تو فرض سے فارغ ہونے کے بعد پہلی والی چار رکعتوں کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۱)

جمعہ کی فضیلت

احادیث میں جمعہ کے دن کی اور جمعہ کی نماز کی بہت ہی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ عید کے دن کے مانند ہے بلکہ اس سے بھی افضل ہے، (۲) لہذا بہتر تو یہ ہے کہ صبح ہی سے جمعہ کی نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائے، جلد از جلد غسل کرے، عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے، خوشبو لگائے، "سورۂ کہف" پڑھے، اور حتی

---

(۱) ولو شرع وهو في السنة يقطع على الركعتين، وهو قول ضعيف، وعزاه القهستاني إلى النوادر. قال: فإذا قطع يلزمه أربع ركعات، والصحيح خلافه كما في المحيط. قال الولوالجي في فتاواه: إذا شرع في الأربع قبل الجمعة ثم افتتح الخطبة أو الأربع قبل الظهر ثم أقيمت هل يقطع على رأس الركعتين، تكلموا فيه، والصحيح أنه يتم ولا يقطع، لأنها بمنزلة صلاة واحدة (البحر الرائق ۲: ۱۵۵، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراتشي. هندية ۱ / ۲۰۱، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني ۲ / ۲۰۶، الفصل الثاني عشر، ط: ادارة القرآن كراتشي. مراقي الفلاح، ص: ۲۸۷، باب الجمعة و ۵۱۸، ط: قديمي، ط: قديمي كراتشي.

والصحيح أنه يتمها، لأنه كصلاة واحدة واجبة بتحريمة، ولكن يخفف القراءة ... بقدر ما يجب لاتراك الواجب، وقيل يترك تسبيح الركوع والسجود والصلاة على النبي ﷺ في القعود الأخير لأنها سنة والاستماع فرض. بحر. طحطاوي على مراقي، ص: ۲۲۳، باب الجمعة، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر. و ص: ۵۱۸، ط: قديمي

(۲) عن أبي لبابة بن عبد المنذر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن يوم الجمعة سيد الأيام وأعظمها عند الله وهو أعظم عند الله من يوم الأضحى ويوم الفطر ... (مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۰، باب الجمعة، ط: قديمي كراتشي)

جلدی ہو سکے اذان سے پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ کر نوافل، صلوۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے تو بڑی فضیلت کا مستحق ہوگا۔(۱)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (بیوی کو) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور سویرے پیدل مسجد میں چلا جائے سوار ہو کر نہ جائے، اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ غور سے سنے، اور اس درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک پورے سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔(۲)

جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا

"جمعہ کی جماعت دو مرتبہ کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا

جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگوں کے لئے جمع ہو کر پڑھنا بہتر ہے،(۳) اور اگر ایک مقام پر متعدد جامع مسجد ہیں تو اس صورت میں ہر مسجد میں الگ الگ

---

(۱) واستنان الغسل لها والطيب ولبس الأحسن وتقليم الأظفار وحلق الشعر ولكن بعدها أفضل والبخور في المسجد والتبكير لها والاشتغال بالعبادة إلى خروج الخطيب ولا يسن الإبراد بها ويكره [illegible] بالقوم [illegible] الكهف [illegible] شامی، ۲/۱۶۵، [illegible] الحلبي۔ ط: سعید کراچی

(۲) وعن أوس بن أوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الإمام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة أجر صيامها وقيامها، رواه الترمذي وأبو داود، مشكوة المصابيح، ص ۱۲۲، باب التنظيف والتبكير، ط: قدیمی کراچی۔ سنن النسائی ۱/۲۰۵، فضل المشي إلى الجمعة، ط: قدیمی کراچی

(۳) المبحث الثالث صلاة الجمعة التي هي من آكد فروض الإسلام ومن أعظم مجامع المسلمين وهي الجمع الأعظم من كل مجمع يجتمعون فيه [illegible] ومن ترکها تهاونا بها طبع الله على قلبه

جمعہ کی نماز پڑھنا بھی درست ہے۔(۱)

آج کل ماشاءاللہ لوگوں میں نماز کی رغبت بہت زیادہ ہے، کراچی شہر میں ہر مسجد جمعہ کے دن نمازیوں سے بھر جاتی ہے، بلکہ مسجد میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے راستے گلیوں میں بھی صف بچھانی پڑتی ہے تو ایسی صورت میں ایک ہی مسجد میں تمام لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے، اس لئے شہر کی ہر مسجد میں جمعہ قائم کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں التحیات میں آکر شامل ہوا ہے تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور خود دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دے، جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی، ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جمعہ کی نماز میں اتنی دیر سے آنا درست نہیں۔(۲)

— وقرب تعلى الجمعة يوم القيامة وسبقهم الى الزيارة يوم المزيد بحسب قربهم من الامام يوم الجمعة وتبكيرهم، زاد المعاد لابن القيم الجوزية، ص: ۱۰۳، فصل هديه صلى الله عليه وسلم في تعظيم يوم الجمعة، ط: دار الفكر بيروت. و: ۱/۳۷۶ فصل في ذكر خصائص يوم الجمعة الثالثة. صلاة الجمعة واجتماع المسلمين فيها، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

(۱) قوله وتؤدى في مصر في مواضع) اي يصح اداء الجمعة في مصر واحد بمواضع كثيرة وهو قول ابي حنيفة و محمد وهو الاصح لان في الاجتماع في موضع واحد في مدينة كبيرة حرجا بينا وهو مدفوع النح، البحر الرائق: ۲/۲۵۰، كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة، ط. رشيدية كوئته. و: ۲/۱۴۲، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۴۵، كتاب الصلاة، الباب السادس في صلاة الجمعة ط: رشيدية كوئته. شامي: ۲/۱۴۴، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي

(۲) ومن ادركها في التشهد او في سجود السهو اتم جمعة عند الشيخين رحمهما الله تعالى عالمگيري: ۱/۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۵۶۱، فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۲/۳۵، باب صلوة الجمعة ط: سعيد. شامي: ۲/۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي

جمعہ کی نماز کی نیت

جمعہ کی نماز کی نیت اس طرح کرے کہ "میں نے دو رکعت جمعہ کی فرض نماز امام کے اقتداء میں پڑھنے کی نیت کی اللہ اکبر"۔(۱)

جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا

شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں میں جس جگہ لوگوں کو جمعہ کے لئے آنے کی عام اجازت ہو وہاں جمعہ ادا تو ہو جاتا ہے لیکن مسجد کو چھوڑ کر گھر میں جمعہ قائم کرنا مکروہ اور نہایت ناپسندیدہ اقدام ہے اس سے مسجد کی فضیلت بھی حاصل نہیں ہوتی، اور یہ مساجد میں تقلیل جماعت کا سبب بھی ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وشرط في الفرض تعيينه) كالعصر مثلاً لاختلاف الفروض فلا بد من التعيين ... ويستثنى من فرض الوقت الجمعة فانها بدل فرض الوقت لا نفسه، البحر ۱/۲۸۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. لا بد للمقتدي من ثلاث نيات: أصل الصلاة، ونية التعيين، ونية الاقتداء، الخ. البحر ۱/۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. ويجوز جمعها لا تفريقها. الدر مع الرد ۲/۱۵۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الفتاوى العتابية لو صلى الجمعة في قرية بغير مسجد جامع والقرية كبيرة لها قرى وفيها والٍ وحاكم جازت الجمعة بنوا المسجد أو لم يبنوا ... والمسجد الجامع ليس بشرط ولهذا أجمعوا على جوازها بالمصلى في فناء المصر. حلبي كبير ص ۵۵۱، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. رد المحتار ۲/۱۳۶، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير ۲/۲۳، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. (فلو دخل أمير حصنا) أو قصره (وأغلق بابه وصلى بأصحابه لم تنعقد) ولو فتحه وأذن للناس بالدخول جاز وكره (قوله وكره) لانه لم يقض حق المسجد الجامع. زيلعي ودرر. شامي ۲/۱۵۲، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں

''ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا

اگر امام نے جمعہ کی نماز پڑھاتے ہوئے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کیا، اس کے بعد کوئی شخص نماز میں شامل ہوا تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، اور اس آدمی کے لئے امام کے سلام کے بعد خود دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آ جائے

☆ اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس صورت میں انفرادی طور پر ظہر کا فرض ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆ اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد عصر کا وقت داخل ہوگیا ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور امام صاحبؒ کے مذہب میں احتیاط ہے، اور

---

(۱) ومن ادركها في تشهدها او سجود سهو على القول به فيها يتمها جمعة ؛ خلافاً لمحمد ، الدر مع الرد ۲/۱۵۷ ، باب الجمعة ، ط سعيد كراچي . هندية ۱/۱۴۹ ، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ، ط : رشيدية كوئٹه . حلبي كبير ص : ۵۹۱ ، فصل في صلاة الجمعة ، ط : سهيل اكيڈمي لاهور . فتح القدير ۲/۳۵ ، باب صلاة الجمعة ، ط : رشيدية كوئٹه .

(۲) وكالسلطان ... وقت الظهر فتبطل الجمعة بخروجه مطلقاً . الدر مع الرد ۲/۱۳۷ ، باب الجمعة ، ط سعيد كراچي ، حلبي كبير ص ۵۵۵ ، فصل في صلاة الجمعة ، ط سهيل اكيڈمي لاهور . البحر الرائق ۲/۱۵۹ ، باب صلوة الجمعة ، ط رشيدية كوئٹه . عالمگيري ۱/۱۴۶ ، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة ط. رشيدية كوئٹه .

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہو گیا

اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا تو جمعہ کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس صورت میں ظہر کی نماز کی قضا لازم ہو گی۔(۲)

جمعہ کے دن تقریر کرنا

جمعہ کے دن خطبے سے پہلے اور جمعہ کے بعد دونوں وقت تقریر کرنا جائز ہے جس صورت میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ اور سہولت ہو اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) حتى لو خرج وقت الظهر في خلال الصلوة فسدت الجمعة وإن خرج بعد ما قعد قدر التشهد فكذا عند أبي حنيفة رحمه الله. هندية: ۱/۱۴۶، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة ط. رشيدية كوئٹه. ورد المحتار: ۲/۱۴۷، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلوة الجمعة، ط. سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۵۵۵، فصل في صلوة الجمعة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲/۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط. رشيدية

(۲) حتى لو خرج وقت الظهر في خلال الصلاة تفسد الجمعة. هندية: ۱/۱۴۶، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط. رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/۱۴۷، باب الجمعة، ط. سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۵۵۵، فصل في صلوة الجمعة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور

(۳) وأخرج ابن عساكر عن حميد بن عبد الرحمن بن نعيم الداري رضي الله عنه في القصص سنتين، فأبى أن يأذن له فاستأذنه في يوم واحد فلما أكثر عليه قال له: ما تقول؟ قال: أقرأ عليهم القرآن وآمرهم بالخير وأنهاهم عن الشر، قال عمر رضي الله عنه: ذلك الذبح، ثم قال: عظ قبل أن أخرج في الجمعة، فكان يفعل ذلك يوما واحدا في الجمعة. الموضوعات الكبير، ص: ۲۰، فصل وإنما كان أكثر القصاص والوعاظ، ط. مير محمد كتب خانه كراچی. بخاري شريف: ۱/۱۶، كتاب العلم، باب من جعل لأهل العلم أياما معلومة، ط. قديمي كراچی. شرح مسلم للإمام نووي: ۱/۵۴، كتاب الإيمان، باب أن الدين النصيحة، ط. قديمي كراچی. عن عاصم بن محمد عن أبيه قال: رأيت أبا هريرة رضي الله عنه يخرج يوم الجمعة فيقبض على رمانتي المنبر قائما ويقول: حدثنا أبو القاسم رسول الله ﷺ الصادق المصدوق ﷺ فلا يزال يحدث حتى إذا سمع فتح باب المقصورة لخروج الإمام للصلاة جلس. المستدرك للحاكم: ۳/۶۵۳، كتاب معرفة الصحابة، الحديث أبي هريرة في المسجد قبل الجمعة، ط. دار المعرفة بيروت.

وروى عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ النهي عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة إلا

جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے

جس طرح جمعہ کے دن کے علاوہ باقی چھ دنوں میں سورج کا زوال ہوتا ہے اسی طرح جمعہ کے دن بھی سورج کا زوال ہوتا ہے۔ جس طرح ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج کا زوال نہ ہو جائے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے اسی طرح جمعہ کے دن کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ایک حدیث(۲) میں ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے اور وہ مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کا دن بھی داخل ہے، اور ایک حدیث میں جمعہ کے دن کا استثناء ہے،(۳) اور یہ حدیث پہلی والی عموم والی حدیث کے مقابلہ میں ضعیف ہے، اور اگر بالفرض دونوں حدیثوں کو برابر بھی مان لی جائے تو اصول حدیث کے قانون کے مطابق

حتى يكون عالماً بالله بصيراً بأيام الله وبفقه في دين الله يتكلم في الجامع بالعلماء فيجلس إليه فيكون جامعاً من المذكورين الأسماع صاحب علوم النبي، كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، ١: ١٥٥، ط: المطبعة الأزهرية.
ومن ذلك: تذكير الناس المسمى بالوعظ في عرفنا ... وذكر عن أول من قص في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم تميم الداري رضي الله عنه استأذن عمر رضي الله عنه أن يذكر الناس فأبى عليه حتى كان آخر ولايته فأذن له أن يذكر في يوم الجمعة قبل أن يخرج عمر نبه بمقامة الصحابة على أن الإنكار في القصاص بدعة لازم، عبد الحي اللكنوي ١: ٢٢، ط: مكتبة المطبوعات الإسلامية، حلب، إحياء ما قاله المصطفى، شرح إحياء علوم الدين ٣: ٢٣٦، الباب الخامس في فضل الجمعة، مكتبة دار الكتب العلمية، بيروت لبنان.

(١) (وكره) تحريماً وكل ما لا يجوز مكروه (صلاة) مطلقاً ... (استواء) (إلا يوم الجمعة) على القول الثاني (قوله: إلا يوم الجمعة) لما رواه الشافعي في مسنده: نهى عن الصلاة نصف النهار حتى تزول الشمس إلا يوم الجمعة، قال الحافظ ابن حجر: في إسناده انقطاع، وذكر البيهقي له شواهد ضعيفة إذا ضمت قوي ... (نسمر) وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص المشهور به، الدر مع الرد ١: ٣٧١-٣٧٢، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی۔

(٢) عن عقبة بن عامر رضي الله عنه يقول: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب، مسلم: ١: ٢٧٦، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها، ط: سعید۔ اس حدیث میں ممانعت کا حکم مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کے دن کا استثناء نہیں ہے۔

(٣) عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة نصف النهار حتى تزول إلا يوم الجمعة، عليه كبير ص ٢٠٩، ما الأوقات التي تكره فيها، ط: سهيل أكيدمي، تلخيص ص ١٣١، ط: سهيل أكيدمي لاهور

تحریم والی حدیث کو جواز کی حدیث پر ترجیح ہوتی ہے،(۱) نیز یہ کہ پہلی والی حدیث مشہور ہے دوسری حدیث اس کے مقابلہ میں مشہور نہیں ہے۔

جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا

جمعہ کے دن، ایسے شہر اور بڑے گاؤں میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں جمعہ کی مخالفت کا شبہ ہوتا ہے، (۲) اور چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) وفي التعارض يقدم المحرم على المبيح، وجواب الشيخ ابن الهمام بأن هذين الحديثين معارضان لحديث النهي والمحرم راجح عند المعارضة، رسائل الأركان، ص ٦٢، فصل في الموقيت، بحواله فتاوى رحيميه ٦/٩٩، والجواب عنه أن استثناء يوم الجمعة لم يرد في حديث صحيح وكل ما جاء فيه ضعيف بأسره قال الحافظ في التلخيص بعد ذكر الحديث المذكور والحارث وابن نعيم ضعيفان، ورواه البيهقي من طريق أبي خالد الأحمر عن عبد الله - شيخ من أهل المدينة - عن سعيد به، ورواه الأثرم بسند فيه الواقدي وهو متروك ورواه البيهقي بسند آخر فيه عطاء بن عجلان وهو متروك أيضا الخ، إعلاء السنن ٢/٥٩، كراهة الصلاة عند الاستواء، ط: إدارة القرآن ... حلبي كبير، ص ٢٠٨، أما الأوقات التي تكره فيها الخ، ط: نعمانية كوئٹه، وص ٢٣٩، ط: سهيل.

(۲) وكره تحريما لمعذور ومسجون ومسافر أداء ظهر بجماعة في مصر قبل الجمعة وبعدها لتقليل الجماعة وصورة المعارضة وأفاد أنه بغير أذان ولا إقامة؛ قال في التاتارخانية ولا يصلي يوم الجمعة جماعة بمصر ولا يؤذن ولا يقيم في سجن وغيره لصلاة الظهر، رد المحتار ٢/١٥٧، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص ٢٨٠، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي.

(۳) قوله في مصر بخلاف القرى لأنه لا جمعة عليهم فكان هذا اليوم في حقهم كغيره من الأيام شرح منية، وفي المعراج عن المجتبى من لا تجب عليهم الجمعة لبعد النواحي يصلون الظهر بجماعة، شامي ٢/١٥٧، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي وأما أهل القرى فلهم ذلك بالأذان والإقامة من غير كراهة، هندية: ١/١٤٩، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ومنها الإذن العام، ط: رشيدية.

جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے

"خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر اکیلا جمعہ کی نماز پڑھنے سے جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔(۱) اگر کسی آدمی کو جمعہ کی نماز نہیں ملی اور اس دن کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز ادا کرے۔(۲)

جمعہ کے لئے مسجد کی شرط

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے مسجد کی شرط نہیں ہے، شہر یا فنائے شہر میں جہاں کہیں مسجد کی طرح نماز پڑھنے کی عام اجازت ہے وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن جمعہ کی نماز جامع مسجد میں پڑھنا سنت ہے، اس لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر جمعہ کی نماز

---

(۱) (والسادس: الجماعة وأقلها ثلاثة رجال. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۵۱، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/ ۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۵۷، فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۵۴۹، ط: نعمانية. فتح القدير: ۲/ ۳۱، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. (السادس: الجماعة) لأن الجمعة مشتقة منها، ولأن العلماء أجمعوا على أنها لا تصح من المنفرد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۵۱۰، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي. شامي: ۲/ ۱۵۱، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وكذا أهل مصر فاتتهم الجمعة فإنهم يصلون الظهر بغير أذان ولا إقامة ولا جماعة. الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۴۵، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۶۳، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

پڑھنے سے مسجد میں جمعہ پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

جمعہ مسافر پڑھ سکتا ہے

''مسافر جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ میں جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، اس لئے انفرادی طور پر جمعہ کی نماز پڑھنے کی صورت میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲) اگر اتفاق سے جمعہ کی نماز نکل گئی کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے۔(۳)

جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ

خاص مواقع کی وہ نمازیں جن میں اسلام کی تبلیغ، تعلیم وعظ، تربیت اور تنظیم بھی

---

(۱) في الفتاوى العتابية: لو صلى الجمعة في قرية بغير مسجد جامع والقرية كبيرة لها قرى وفيها والٍ وحاكم جازت الجمعة بنوا المسجد أو لم يبنوا ... والمسجد الجامع ليس بشرط ولهذا أجمعوا على جوازها بالمصلى في فناء المصر. حلبي كبير ص: ۵۵۱، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، رد المحتار: ۲/۱۳۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراتشي. تاتارخانية: ۲/۶۰، كتاب الصلاة، النوع الثاني في بيان شرائط الجمعة، ط: ادارة القرآن كراتشي (ولو ...) لانه لم يقض حق المسجد الجامع. شامي: ۲/۱۵۱، باب الجمعة، قبيل مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراتشي.

(۲) والسادس: الجماعة وأقلها ثلاثة رجال. الدر مع الرد: ۲/۱۵۱، باب الجمعة، ط: سعيد كراتشي. عالمگیری: ۱/۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير ص: ۵۵۴، فصل في صلاة الجمعة ط: سهيل اكيدمي لاهور، فتح القدير: ۲/۱۲۰، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته.

(۳) وكذا أهل مصر فاتتهم الجمعة فإنهم يصلون الظهر بغير أذان ولا إقامة ولا جماعة. الدر مع الرد: ۲/۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۱۴۵، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير ص: ۵۶۳، فصل في صلاة الجمعة ط: سهيل اكيدمي لاهور.

بنیادی مقاصد میں شامل تھی، وہاں دن میں قرأت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم آیا ہے، مثلاً جمعہ، عیدین اور استسقاء، اور بعض ائمہ کے نزدیک کسوف کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے، کیونکہ ان اوقات میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے سے تعلیم، اور احکام اسلام کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت کے اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے، اس لئے ایسے موقعوں پر بلند آواز سے قرأت پڑھنے کا حکم ہے؛ کیونکہ ان موقعوں پر عام لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنایا جاتا ہے، اور ان کو اللہ کے احکام کی تبلیغ کی جاتی ہے، کیونکہ ایسے اجتماع کا موقعہ روز روز آتا نہیں اور یہ نبوت ورسالت کے سب سے بڑے مقاصد میں سے ہے۔ جیسا کہ علامہ حضرت ابن قیم فرماتے ہیں: اذا عـــارض فـــي فـــلـــک معارض ارجح منه کالمجامع العظام في العيدين والجمعة والاستسقاء والکسوف، فان الجهر حينئذ احسن وابلغ في تحصيل المقصود وانفع للجمع فيه من قراة کلام الله عليهم وتبليغه في المجامع العظام ماهو من اعظم مقاصد الرسالة.

خلاصہ یہ کہ ان کی نمازوں میں قرآن پاک جہر سے پڑھنا مقرر کیا گیا تا کہ لوگوں کو قرآن کے اندر تدبر اور غور وفکر کا موقع ملے، اور اس میں قرآن کی عظمت بھی پائی جاتی ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۲۵۸)

---

(۱) عن ابن ابي رافع قال استخلف مروان اباهريرة رضي الله عنه علي المدينة وخرج الى مكة فصلى لنا ابو هريرة يوم الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة في الركعة الآخرة "اذا جاءک المنافقون" قال فادرکت ابا هريرة حين انصرف فقلت له انک قرأت بسورتين کان علي بن ابي طالب يقرأ بهما بالکوفة فقال ابو هريرة اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة، رواه مسلم، (اعلاء السنن ۱۹/۲، باب الجهر بالقراءة في صلوة الجمعة والعيدين، ط. ادارة القرآن کراچی) ويجهر بالقراءة فيهما لورود الاثر فيهما بالجهر وهو ما روي عن ابن عباس انه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الجمعة في الرکعة الاولى سورة الجمعة وفي الثانية سورة المنافقين ولو لم يجهر لما سمع، وکذا الامة توارثت ذلک ولان الناس يوم الجمعة فرغوا قلوبهم عن الاهتمام لامور التجارة لعظم ذلک الجمع ليتأملوا قراءة الامام فتحصل لهم ثمرات القراءة فيجهر بها کما في صلاة الليل: بدائع الصنائع ۲۶۹/۱، صلوة الجمعة، فصل في بيان مقدارها، ط. ايچ ايم سعيد کراچی

جنابت

☆ جنابت ہمبستری، احتلام اور انزال سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے اس ناپاکی کو "جنابت" کہتے ہیں،(۱) اور ایسے آدمی کو "جنبی" کہتے ہیں،(۲) اس ناپاکی سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہوتا ہے، اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتا تو تیمم کرنا ضروری ہے۔(۳)

☆ اگر نماز میں نیند آنے کی وجہ سے جنابت لاحق ہو گئی تو نماز فاسد ہو گئی، غسل کرکے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھا دی

اگر امام نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز

---

(۱) والجنابة هي النجاسة، والجنب هو الذي اصابته جنابة، وهي نجاسة حكمية تحصل بالتقاء الختانين و الانزال، مجموعة قواعد الفقه، ص ۲۵۳، ط. میر محمد کتب خانہ کراچی

(۲) منها الجنابة وهي تثبت بسببين: احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء كذا في محيط السرخسي من الرجل والمرأة في النوم واليقظة، عالمگيری: ۱/۱۴، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط. رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱/۱۵۹، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق ۱/۵۳، كتاب الطهارة، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص ۴۰-۴۱، فصل في الطهارة الكبرى، ط. سهيل اكيڈمي لاهور

(۳) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه، هندية ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط. رشيدية كوئته. حلبي كبير ص ۶۱، فصل في التيمم، ط. سهيل اكيڈمي لاهور. شامي مع الدر ۱/۲۳۲، باب التيمم، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق ۱/۱۴۳، باب التيمم، ط. سعيد كراچي. بدائع الصنائع ۱/۴۸، فصل في شرائط ركن التيمم، ط. سعيد كراچي۔

(۴) وكذلك اذا نام في صلاته و احتلم يغتسل ولا يبني، هندية ۱/۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط. رشيدية كوئته. وكذا اذا جن او اغمي عليه واجنب، هندية ۱/۹۳، ط. رشيدية كوئته

نہیں ہوئی، دوسروں کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، امام کو چاہئے کہ مقتدیوں کو تنہا تنہا بتادے، یا نماز کے وقت اعلان کردے کہ فلاں دن فلاں نماز میں جو حضرات شریک تھے وہ اپنی نماز کا اعادہ کرلیں، جن مقتدیوں کو اس کی اطلاع نہ ہوسکے وہ معذور ہیں۔(۱)

جنبی

جنبی اس بالغ مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس پر جنابت کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو۔

جنتری

"تقویم" کے عنوان کو دیکھیں۔

جنت میں گھر بنائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان فرائض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم شریف)(۲)

---

(۱) (وإذا ظهر حدث إمامه) وكذا كل مفسد في رأي مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا (كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن ... (بالقدر الممكن) بلسانه أو بكتاب أو رسول على الأصح، الدر مع الرد: ۱/۵۹۱-۵۹۲، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. (قوله لتضمنها) ... وإذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدي لأنه متى فسد الشيء فسد ما في ضمنه، شامي: ۱/۵۹۱، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۶۶ قبيل باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد.

(۲) عن أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ما من عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة إلا بنى الله له بيتا في الجنة أو إلا بني له بيت في الجنة. مسلم: ۱/۲۵۱، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض، ط: قديمي كراچي. مشكوة شريف: ۱/۱۰۳، باب السنن وفضائلها، ط: قديمي كراچي. أبوداود: ۱/۱۸۵، باب التطوع وركعاتها، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

احادیث میں ان بارہ رکعتوں کی تفصیل اس طرح منقول ہے: چار رکعت ظہر کی فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت مغرب کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت عشاء کی فرض نماز کے بعد، اور دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے۔(۱)

جنسی امراض

دونوں کولہوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Muscles) اللہ تعالیٰ نے نسل کشی کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت عطا کرتا ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

جنون

☆... اگر کسی کو جنون طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان نمازوں کی قضا نہیں، وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت

---

(۱) عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر أربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ويصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان إذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وإذا قرأ قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان إذا طلع الفجر صلى ركعتين، مسلم ۱/ ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما وقاعدا. ط: قديمي كراچي. أبو داود: ۱/ ۱۸۵، كتاب الصلاة، باب التطوع وركعات السنة، ط: سعيد كراچي. مشكوة: ۱/ ۱۰۳، باب السنن وفضائلها، ط: قديمي. (قوله بتسليمة) لما عن عائشة رضي الله عنها، كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر أربعا، وبعدها ركعتين، وبعد المغرب ثنتين، وبعد العشاء ركعتين، وقبل الفجر ركعتين، رواه مسلم وأبو داود وابن حنبل. الفتاوى الشامية ۲/ ۱۲-۱۳، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچي.

تک جنون رہا، اور چھٹی نماز تک اس کا جنون جاتا رہا اور وہ ہوش میں آ گیا تو ان پانچ نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

ﷺ... اگر نماز کے دوران جنون لاحق ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی جنون ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔ (۲)

جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جنبی تیمم کب کر سکتا ہے

اگر ''جنبی'' (جس کو غسل کی ضرورت ہو) کو غسل کرنے سے ہلاکت یا مرض کے بڑھ جانے کا غالب اندیشہ ہو، یا پانی نہ ہو یا پانی ہے لیکن استعمال پر قادر نہ ہو تو ایسی صورت

---

(۱) (ومن جن او اغمی علیه) ولو بفزع من سبع او آدمی یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد کوقت صلاة سادسة (لا) للحرج. الدر المختار مع الرد ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المریض، مطلب فی الصلاة فی السفینة، ط. سعید کراچی، عالمگیری: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط. رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۴۶، کتاب الصلاة شرائط الوجوب، ط. رشیدیة کوئٹه، تاتارخانیة: ۲/ ۶۹۱، ط. قدیمی کراچی. البحر الرائق ۲/ ۱۲۷، باب صلاة المریض، ط. سعید کراچی

(۲) وکذا اذا جن او اغمی علیه او اجنب لانه لا یکثر وقوعه فکان للبناء منه بد، بدائع ۱/ ۲۲۳، فصل فی بیان ما یفسد الصلاة، ط. سعید کراچی. ویفسدها ... (و الاغماء والجنون والجنابة) حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۲۴ ـ ۳۲۵، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۳، مفسدات الصلاة، الذیل فی الحدث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۵۹۹ ـ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی، (ویبقی من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء) الدر المختار (وقوله وجنون واغماء) فاذا افاق فی الوقت وجب اداؤها وبعده یجب القضاء ان لم یزد الجنون والاغماء علی یوم ولیلة، شامی: ۱/ ۶۲۹، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید کراچی

میں تیمم کرنا جائز ہے۔(۱)

جواب دینا آیتوں کا

”آیات کا جواب دینا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

جواب میں درود شریف پڑھنا

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر جواب میں درود شریف پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

جوتا

۱ اگر ”جوتا“ پاک ہے یعنی اس کو نجاست نہیں لگی، یا نجاست لگی ہو لیکن اس کو پاک صاف کرلیا گیا ہو تو دونوں صورتوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی بشرطیکہ پاؤں کی انگلیوں کا سرا جوتے کے چمڑے سے لگتا ہو۔(۲)

---

(۱) (من عجز) عن استعمال الماء (لبعده ميلا أو لمرض) يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم ولو بتحرك ... (أو برد) يهلك الجنب أو يمرضه ... (أو خوف عدو) كحية أو نار على نفسه ولو من فاسق أو حبس غريم أو ماله ولو أمانة ... (أو عطش) ... (أو عدم آلة) طاهرة يستخرج بها الماء ولو شاشا (تيمم) الدر المختار مع الرد: ۱/۲۳۲-۲۳۶، باب التيمم، ط: سعيد. الهندية ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية. البحر ۱/۱۴۳، باب التيمم (قوله أو برد)، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۴۷، فصل وأما شرائط الركن فأنواع، وأما العدم من حيث المعنى، ط: سعيد كراچي، وص: ۱/۹۶-۱۰۰، ط: رشيدية كوئٹه

(۲) (قوله وصلاته فيهما) أي في النعل والخف الطاهرين أفضل مخالفة لليهود وفي الحديث: صلوا في نعالكم ولا تشبهوا باليهود رواه الطبراني كما في الجامع الصغير. فتاوى شامي ۱/۶۵۷، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراچي. (ومنها السجود) بجبهته وقدميه ووضع إصبع واحدة منهما شرط وفي الشامية (قوله وقدميه) يجب إسقاطه لأن وضع إصبع واحدة منهما يكفي ... أنه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود. الدر المختار مع شرحه رد المحتار ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي

لیکن موجودہ زمانہ میں چونکہ مساجد میں فرش، چٹائیاں، دریاں اور قالین وغیرہ بچھی ہوئی ہوتی ہیں، اور جوتا پہن کر مساجد میں جانے کی صورت میں فرش اور قالین وغیرہ مٹی وغیرہ کے ساتھ ملوث ہونے کا احتمال ہے، نیز اس میں بے احترامی اور بے ادبی بھی معلوم ہوتی ہے اس لئے مسجد میں جوتا پہن کر نہ جائے اور اس میں نماز بھی نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے ہی میں جوتا اتارے اور کسی جگہ پر حفاظت سے رکھ دے۔(۱)

۲۔ اگر جوتا پاک ہے تب بھی مسجد کے ادب اور احترام کے خلاف ہے لہٰذا مسجد میں جوتا پہن کر داخل ہونا ٹھیک نہیں ہے۔(۲)

۳۔ اگر عیدگاہ میں گھاس ہے اور دریں وغیرہ بچھی ہوئی نہیں ہیں تو وہاں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی تاہم اس میں قدرِ فساد کا ڈر ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔(۳)

۴۔ اگر نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہوئی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہئے، ناپاک جوتا مسجد میں رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۴)

(۱) (قوله ومشيه فيه بهما)... قلت: لكن لا أخشى تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه ولو كانت طاهرة، وأما المسجد النبوي فقد كان مفروشا بالحصى في زمنه صلى الله عليه وسلم بخلافه في زماننا، ولعل ذلك محمل ما في عمدة المفتي من أن دخول المسجد متنعلا من سوء الأدب. شامي: ۱/۶۵۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ط. سعيد كراچي. فتاوى سراجيه، ص: ۱۷.

(۲) ايضا　　　(۳) ايضا.

(۴) (قوله ومصحف)... وفي شرح المنية: وجه عدم الكراهة أن كراهة استقبال بعض الأشياء باعتبار التشبه بعبادتها، والمصحف والسيف لم يعبدهما أحد الخ. شامي ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة ومطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط. سعيد كراچي. قلت: أن وضع الحذاء والنعل وغيرهما أمام المصلي للحفظ والصيانة عن السرقة لا للعبادة، فحكمه حكم النعل، ومسائل في كتاب الفقه قبيل باب: ولا يكره للمصلي جعل نعله خلفه لشغل قلبه. شامي ۱/۶۵۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط. سعيد.

پڑھ لی تو زمین، چاند یا مریخ وغیرہ پر اترنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جہاز لنگرگاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا؟

اگر پانی کا جہاز لنگرگاہ میں ہے، ابھی تک روانہ نہیں ہوا، لیکن جہاز میں جو لوگ ہیں وہ شہر واپس نہیں جاسکتے ہیں، اور شہر والے جہاز میں نہیں آسکتے ہیں، اور جمعہ کا دن ہے، تو یہ لوگ جب تک لنگرگاہ کی حدود میں ہیں شہر کی حدود میں ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں، (۲) نماز پوری ادا کریں، لیکن ان پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ ظہر کی نماز اذان، اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا پڑھیں۔(۳)

---

(۱) ولا یجوز للمسافر ان یصلی فیها بالایماء سواء کانت الصلاۃ مکتوبة او نافلة، لانه یمکن ان یسجد فیها فلایعذر فی ترکه والایماء إنما شرع عندالعجز وهو قادر فلایجوزله الإیماء، المحیط البرهانی: ۲/۱۳۳، الفصل الرابع والعشرون فی الصلاۃ فی السفینة، ط: ادارۃ القرآن، هندیة: ۱/۹۹، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، ط: مکتبه حقانیه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/۱۰۹، واما ارکانها فستة، الصلاۃ علی الدابة والسفینة، ط: سعید. و: ۱/۲۹۱، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۲)(قوله من خرج من عمارة موضع اقامته) —— قال فی الامداد: فیشترط مفارقتها ولو متفرقة وان نزلوا علی ماء او محتطب یعتبر مفارقته کذا فی مجمع الروایات، ولعله ما لم یکن محتطباً واسعاً جداً، وکذا مالم یکن الماء نهرا بعید المنبع، واشار الی انه یشترط مفارقة ما کان من توابع موضع الاقامة کربض المصر وهو ما حول المدینة من بیوت ومساکن فانه فی حکم المصر، شامی: ۲/۱۲۱، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید کراچی.

(۳)(وکره للمعذور والمسجون اداء الظهر بجماعة فی المصر) —— قال فی الظهیریة جماعة فاتتهم الجمعة فی المصر فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة ولا جماعة، البحر الرائق: ۲/۱۵۳، باب صلاۃ الجمعة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۲/۶۲-۶۳، کتاب الصلاۃ، ط: قدیمی. بدائع الصنائع: ۱/۲۷۰، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان ما یستحب فی یوم الجمعة ومایکره فیه، ط: سعید. عالمگیری: ۱/۱۴۹، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ط: رشیدیة. (وکره) تحریما (لمعذور ومسجون) ومسافر (اداء ظهر بجماعة فی مصر) الدر مع الرد: ۲/۱۵۷، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

جہر کرنا

"بلند آواز سے قرأت کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر کی تشریح

اگر امام کی قرأت کی آواز کو پہلی صف والے نمازی عموماً سن لیں تو یہ جہر ہے۔ (۱)

جہر میں سر کر لیا

"بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر نہیں کیا

جن نمازوں میں امام کے لئے جہر کرنا واجب ہے ان میں جہر نہ کرنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

---

(۱) (والجهر أن يسمع الكل أي كل الصف الأول لا كل المصلين بدليل القهستاني عن المضمرات) (قوله أي جهر الإمام إسماع الصف الأول) رد المحتار: ۱/۵۳۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/۹۵، الفصل الحادي عشر في القراءة، ط: امجد اكيڈمی لاهور. البحر الرائق ۱/۵۸۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۲۳۶، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی

(۲) (والجهر فيما يخافت فيه للإمام، وعكسه) لكل مصل في الأصح والأصح تقديره بقدر ما تجوز به الصلاة في الفصلين، وقيل قائله قاضي خان (يجب) السهو (بهما) أي بالجهر والمخافتة (مطلقا) أي قل أو كثر وهو ظاهر الرواية) رد المحتار ۲/۸۱-۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. الهندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ومنها الجهر والإخفاء، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. البحر الرائق ۲/۱۰۵، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. ۲/۱۶۰، ط: سعيد كراچی. كتاب المبسوط: ۱/۲۲۸، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني ۲/۳۰۲، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو وما لا يجب، ط: ادارة القرآن

جہری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مغرب، عشاء اور فجر میں اکثر بیشتر خاموشی ہوتی ہے اس سے سکون اور آرام ہوتا ہے، اور ان اوقات میں لوگوں کے افکار، ہموم، غموم اور پریشانی بھی کم ہوتی ہے، اور ایسے اوقات میں قرأت دلوں میں زیادہ موثر ہوتی ہے، جب دل فکر اور غم وغیرہ سے خالی اور صاف ہو، اور شور شرابہ نہ ہونے کی وجہ سے کان بھی سننے کے لئے فارغ ہوں اور سننے پر آمادہ ہو تو قرأت کا اثر دلوں میں اور زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ رات میں کہی ہوئی بات کانوں سے گذر کر سیدھی دل پر جا کر لگتی ہے اور پکی اور موثر ہوتی ہے، اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً.

(رات کے اٹھنے سے نفس خوب پامال ہوتا ہے اور خوب چلا جاتا ہے، اور کہی ہوئی بات دل پر موثر اور پکی ہوتی ہے اور ٹھیک جاتی ہے)۔

غرض یہ بات سب کو تسلیم ہے اور تجربہ بھی اس پر شاہد ہے کہ اچھی آواز والے آدمی، پرندے اور باجوں وغیرہ کی آواز دن کی بنسبت رات کو دلوں پر زیادہ موثر اور اچھی معلوم ہوتی ہے، اس لئے ان اوقات میں جہری قرأت مقرر ہوئی تاکہ یہ دل پر زیادہ موثر ہو۔ (۱)

(احکام اسلام ص ۱۶۲)

---

(۱) وسر السر في الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط في الاسواق والدور، واما غيرهما فوقت هدو الاصوات، والجهر اقرب الى تذكر القوم واتعاظهم، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب اليها، قلت: كتب عادة رشيد بخطه على ... في مقام آخر: واعلم انه لما كان آخر الليل وقت صفاء الخاطر عن الاشغال المشوشة وجمع القلب، وهدء الصوت، ونوم الناس، وبعده عن الرياء والسمعة، والفضل اوقات الطاعة ما كان فيه الفراغ واقبال الخاطر، وهو قوله

قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی

اگر کوئی شخص جہری نماز یعنی فجر، مغرب یا عشاء کی فرض نماز آہستہ آواز سے پڑھ رہا تھا، اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس کی اقتداء کی، تو تنہا نماز پڑھنے والے پر بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہوگا۔ اگر اس نے تنہا نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ یا دوسری سورت بھی آہستہ پڑھ چکا تھا تو اس کو دوبارہ سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے،(۲) کیونکہ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے،(۳) ہاں سورہ فاتحہ مکرر پڑھنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) قوله والجهر والاسرار ... الخ، ان المنفرد مخير فيما يجهر، البحر الرائق ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. وكذلك المنفرد يتخير بين الجهر والمخافتة، المحيط البرهاني ۲/۳۰۱، كتاب الصلاة، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو وما لا يجب، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع الصنائع ۱/۳۹۶، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، عالمگيري: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، خلاصة الفتاوى ۱/۹۳، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفي الخلاصة عن الأصل رجل يصلي وحده فجاء رجل واقتدى به بعدما قرأ الفاتحة أو بعضها يقرأ الفاتحة ثانيا ويجهر، كذا في البحر الرائق: هندية ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۳) ويجهر بالقراءة في الفجر وفي الركعتين الأوليين من المغرب والعشاء إن كان إماما، هندية ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/۳۳۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي: ۲۴۳ فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية.

(۴) ولو كررها في الأوليين يجب عليه سجود السهو، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، في واجبات الصلاة أنواع منها، ط: رشيديه كوئٹه.

جہری نماز تنہا پڑھے..........

اگر جہری نماز تنہا پڑھے تو آواز سے پڑھنا افضل ہے، جب کہ بلند آواز سے قرأت کرنا دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اور اگر بلند آواز سے قرأت کرنے کی صورت میں دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہو تو آہستہ پڑھے۔ (۱)

جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کیا، اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی مقتدی نے لقمہ دیا تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے، (۲) اور آخر میں سجدۂ سہو بھی کرے۔ (۳)

---

(۱) وكما يجهر في التراويح والوتر إن كان إماماً وإن كان منفرداً إن كانت صلاة يخافت فيها يخافت حتماً هو الصحيح وإن كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر أفضل ولكن لا يبالغ مثل الإمام لأنه لا يسمع غيره كذا في التبيين. هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ۱/۴۹۹، مطلب واجبات الصلاة، (قوله والجهر للإمام) مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ويجهر الإمام) وجوباً بحسب الجماعة، فإن زاد عليه أساء، ولو ائتم به بعد الفاتحة أو بعضها سراً أعادها جهراً بحر، لكن في آخر شرح المنية ائتم به بعد الفاتحة يجهر بالسورة إن قصد الإمامة، وإلا فلا يلزمه الجهر. الدر المختار (قوله لكن الخ) استدراك على قوله ولو ائتم به، وهذا قول آخر، وقد حكى القولين القهستاني حيث قال: إن الإمام لو خافت ببعض الفاتحة أو كلها أو المنفرد ثم اقتدى به رجل أعادها جهراً كما في الخلاصة، وقيل لم يعد وجهر فيما بقي من بعض الفاتحة أو السورة كلها أو بعضها كما في المنية الخ. شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. ولو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر فتذكر في بعض الفاتحة، يعيد الفاتحة جهراً إن كان في صلاة الجهر كيلا يؤدي إلى الجمع بين الجهر والمخافتة في ركعة واحدة. كذا نقل عن الصدر القاضي برهان الأئمة رحمه الله. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۲، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: امجد اکیڈمی.

(۳) ومنها الجهر والإخفاء، حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو، واختلفوا في مقدار ما يجب به السهو منهما قيل يعتبر في الفصلين بقدر ما تجوز به

جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا

جو شخص جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو کر فاسق اور سخت گنہگار ہے، جب تک ان گناہوں سے توبہ نہیں کرے گا تب تک اس کو امام بنانا جائز نہیں ہوگا۔ اگر ایسے آدمی کو امام بنا کر نماز ادا کی گئی تو کراہت تحریمی کے ساتھ نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہئے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱)

جیب میں ناپاک چیز ہے

”ناپاک چیز جیب میں ہے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

= الصلاة وهو الاصح ولا فرق بين الفاتحة وغيرها. هندية: ۱/ ۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۱) (ويكره) تنزيهاً (امامة عبد ... وفاسق). الدر المختار: (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وآكل الربا ونحو ذلك الخ. شامي: ۱/ ۵۵۹، ۵۶۰، باب الامامة، وبعد أسطر: وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً ... بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا ... شامي ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، قبيل مطلب البدعة خمسة، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۱۳۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: امدادية. البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۵۱۳، ط: سهيل اكيدمي لاهور. ولهذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق أو مبتدع أحرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي. حلبي كبير ص: ۵۱۳، الرابع في الاولى بالامامة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. شامي ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، قبيل مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد.

جیل میں نماز پڑھنا

حکم: موجودہ دور میں بعض جیلوں میں قیدیوں کو وضو اور غسل کے لئے پانی نہیں دیتے جبکہ بعض جیلوں میں پانی طلب کرنے کی صورت میں پیشاب دیا جاتا ہے، اور جو پانی دیا جاتا ہے وہ پینے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا، ایسی حالت میں مہینہ بلکہ بعض دفعہ سالہا سال گزر جاتا ہے تو ایسی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی بعد میں پانی ملنے کی صورت میں یا رہائی کے بعد ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے، حالات اور ضرورت کے اعتبار سے اس قول پر فتویٰ دینا مناسب ہے۔(۱)

مسئلہ: اگر جیل میں قیدیوں کے لئے پانی کا انتظام ہے، وضو غسل کی بھی گنجائش ہے تو ایسی صورت میں جیل میں تیمم کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اگر کسی قیدی نے ایسی حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھی ہے تو بعد میں ان نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) والمحبوس في السجن اذا منع عن الطهارة بالماء يصلي بالتيمم ويعيد، وقال ابو يوسف لا يعيد، قيد السجن اما باعتبار الغالب او للاشارة الى كونه في المصر، فان محل الخلاف ما اذا كان محبوسا في المصر، اما لو كان محبوسا في موضع في الصحراء فانه لا يعيد بالاتفاق كذا في الخلاصة، اما اذا حبس في موضع في المصر فعند ابي يوسف لا يعيد لانه عاجز عن استعمال الماء فصار كالخائف من عدو ونحوه الخ، حلبي كبير، ص: ۷۲، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاہور. الدر مع الرد: ۱/ ۲۵۳، باب التيمم مطلب فاقد الطهورين، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۱۶۴، باب التيمم، ط: سعيد كراچی. منحة الخالق على هامش البحر: ۱/ ۱۴۴، باب التيمم، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۰، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچی

(۲) واما شرائط الركن فانواع: منها ان لا يكون واجدا للماء قدر ما يكفي للوضوء او الغسل في الصلاة التي تفوت الى خلف وما هو من اجزاء الصلاة، لقوله تعالى: "فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا" شرط عدم وجدان الماء لجواز التيمم، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۶، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاہور. الدر مع الرد: ۱/ ۲۳۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچی

☆.....اگر جیل میں پانی ہے لیکن جیل کے نگران لوگ پیسے کے بغیر پانی نہیں دیتے اور قیدی کے پاس پانی خریدنے کے لئے پیسے کا انتظام ہے تو اس صورت میں پیسے سے پانی خرید کر وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، تیمم کی اجازت نہیں ہوگی، اور اگر پیسے کا انتظام نہیں تو پھر تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔ (۱)

☆.....اگر جیل میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے ناپاک کپڑا دھو نہ سکے، اور قیدی کے پاس پاک کپڑا نہیں تو اس صورت میں قیدی مجبوراً اس ناپاک کپڑے کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) قال (وإذا كان مع رفيقه ماء فظنه ان يعطيه) ... فانه سأله فأبى ان يعطيه الا بالثمن فان لم يكن معه ثمنه يتيمم لعجزه عن استعمال الماء وإن كان معه ثمنه فان اعطاه بمثل قيمته في ذلك الموضع او بغبن يسير فليس له ان يتيمم وإن ابى ان يعطيه الا بغبن فاحش فله ان يتيمم. كتاب المبسوط: ١/ ٢٥٥، ٢٥٩، باب التيمم، ط: مصطفى احمد الباز مكة المكرمة، و ط: رشيدية. هندية: ١/ ٢٩، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ١/ ٢٥٩، باب التيمم، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ١/ ١٦٢، باب التيمم، ط: سعيد كراچی.

(۲) (وإذا لم يجد) المكلف المسافر (ما يزيل به نجاسته او يقللها لجمعه مثلا او لعطش) صلى معها (أو عاريا) ولا اعادة عليه. الدر مع الرد: ١/ ٤١٣، باب شروط الصلاة، قبيل بحث النية، ط: سعيد كراچی. و: ١/ ٢٥٠، باب التيمم، مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، قوله اعاد اجماعا، ط: سعيد كراچی. البحر: ١/ ٢٧٤، باب شروط الصلاة، قوله ولو وجد ثوبا ربعه طاهر، ط: سعيد كراچی.

چ

چادر لٹکانا

نماز کے دوران چادر کو کاندھوں سے لٹکا کر رکھنا مکروہ ہے،(۱) نیز کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

چارپائی پر نماز پڑھنا

اگر تندرست یا بیمار آدمی چارپائی یا پلنگ پر نماز پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، فرض اور غیر فرض میں کوئی فرق نہیں۔(۳)

باقی چارپائی خوب کسی ہوئی سخت ہونی چاہئے تا کہ سجدہ وغیرہ میں گر کا توازن صحیح رہے، ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔

چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعت کی جگہ چھ رکعت پڑھ لی، پس اگر چار رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھولے سے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت پڑھ کر چھ

---

(۱) (وكره) سدل تحريما للنهي ثوبه اي ارساله بلا لبس معتاد وكذا الكرخي بان يجعل ثوبه على راسه او على كتفيه ويرسل اطرافه من جانبه. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۹، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: ماجديه.

(۲) (والرجع) (ويكره اشتمال الصماء) لنهيه عليه الصلاة والسلام عنها، وهي ان ياخذ بثوبه فيخلل به جسده كله من راسه الى قدمه ولا يرفع جانبا يخرج يده منه. الدر مع الرد: ۱/۶۵۲، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئته.

(۳) (وان صح) عندنا (بشرط كونه على جبهته) وبشرط طهارة المكان وان يجد حجم الارض. الدر المختار. وفي الشامية: قوله وان يجد حجم الارض، تفسيره ان الساجد لو بالغ لا يتسفل راسه ابلغ من ذلك فصح على طنفسة وحصير وحنطة وشعير وسرير وعجلة ان كانت على الارض لا على ظهر حيوان كبساط مشدود بين اشجار. شامي: ۱/۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۲۶۰، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

رکعت پڑھ لی تو اس کی فرض نماز ادا ہوگئی، اور دو رکعت زائد نفل ہو جائے گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح بھولے سے پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔ (۱)

واضح رہے کہ عصر کی فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ بھولے سے چھ رکعت یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور گناہ بھی نہیں ہے۔ (۲)

☆ ..... اگر چار رکعت والی فرض نماز میں چار رکعت پر بیٹھا نہیں، چوتھی رکعت کے سجدہ سے اٹھتے ہی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور چھ رکعت پڑھ لی تو آخری قعدہ فوت ہو جانے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳) اگر امام

(۱) (وإن قعد في الرابعة مثلاً قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم ... وإن سجد للخامسة سلموا ... وضم إليها سادسة) ولو في العصر وخامسة في المغرب ورابعة في الفجر، به يفتى (لتصير الركعتان له نفلاً) ..... (وسجد للسهو). الدر المختار مع الرد: ۲/ ۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي، حلبي كبير، ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۸، ط: سعيد كراتشي، هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه.

(۲) (قوله ولو في العصر) أشار إلى أنه لا فرق في مشروعية الضم بين الأوقات المكروهة وغيرها، لما مر أن التنفل فيها إنما يكره لو عن قصد وإلا فلا وهو الصحيح وعليه الفتوى، وإلى أنه كما لا يكره في العصر لا يكره في الفجر ..... بأن الفتوى على أنه لا فرق بينهما في عدم كراهة الضم. شامي: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: فصل سهو الإمام، ط: رشيدية كوئٹه

(۳) وإن لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام إلى الخامسة إن تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة عاد إلى القعدة هكذا في المحيط، وفي الخلاصة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، وإن قيد الخامسة بالسجدة فسد فرضه. عالمگيرية، هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. (ولو سها عن القعود الأخير) كله أو بعضه (عاد) ويكفي كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة) وإن قيدها بسجدة عامداً أو ناسياً أو ساهياً أو مخطئاً (تحول فرضه نفلاً). شامي: ۲/ ۸۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي، حلبي كبير، ص: ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۴، قبل فصل في بيان محل سجدة السهو، ط: سعيد كراتشي

نے ایسا کیا تو امام کی نماز کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، دونوں کے لئے نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور فرض ترک ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی

اگر مقتدی کو چار رکعت والی نماز میں صرف ایک رکعت ملی تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے گا، اور آخری ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے گا اور رکوع کر کے آخر تک نماز مکمل کرے گا۔(۲)

چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی

جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں یعنی ظہر، عصر اور عشاء والی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی تو وہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعات

(۱) (واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد في رأى مقتد (بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا (قوله لتضمنها) اى تضمن صلاة الامام ... واشار به الى حديث (الامام ضامن) ... فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدي الا لمانع آخر واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدي لانه متى فسد الشئ فسد ما في ضمنه، شامي: ۱/ ۵۹۱، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي۔

(۲) المدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتي بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۶۹، فصل في سجود السهو، فروع سبق بركعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وفي الشامية: لو ادركه في ركعة الرباعي يقضي ركعتين بفاتحة و سورة ثم يتشهد ثم يأتي بالثالثة بفاتحة، خاصة عند ابي حنيفة، شامي: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه۔

اس طرح ادا کرے کہ اٹھ کر "سبحانک اللّٰھم..." پڑھ کر اعوذ باللہ ...... بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت اس رکعت میں پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے کیونکہ مجموعی اعتبار سے اس کی دوسری رکعت ہوگئی، ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک رکعت خود اٹھ کر پڑھی، التحیات پڑھ کر اٹھ جائے اور بسم اللہ... الحمد... آمین، اور سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر لے، یہ اس کی تیسری رکعت ہوئی، سجدہ کے بعد بیٹھے نہیں فوراً اٹھ کر چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ... اور الحمد... پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے نماز پوری ہو گئی، کیونکہ یہ آخری رکعت اس کی چوتھی رکعت ہے۔(۱)

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر، عصر یا عشاء کی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد یہ سمجھ کر کہ میں چار رکعتیں پڑھ چکا ہوں، سلام پھیر دیا، اور سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ نماز دو رکعت پڑھی ہے، چار رکعت نہیں تو اگر اس دوران بات چیت نہیں کی اور قبلہ سے رخ بھی نہیں پھیرا تو اس کو چاہئے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور نئی نیت کے بغیر دو رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کر لے اور

---

(۱) (والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ، وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها . (فيما يقضيه) أي بعد متابعته لإمامه، فلو قبلها فالأظهر الفساد، ويقضي أول صلاته في حق قراءة، وآخرها في حق تشهد، فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط، (قوله حتى يثني الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتي بالثناء والتعوذ لأنه للقراءة ويقرأ لأنه يقضي أول صلاته في حق القراءة كما يأتي، حتى لو ترك القراءة فسدت. شامي: ١/٥٩٦، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود الخ، ط: سعيد كراچي

آخر میں سجدۂ سہو کرے۔(۱)

اور اگر کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ نیت باندھے گا تو پھر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا، صرف دو رکعت کافی نہیں ہوگی۔

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا

اگر چار رکعت والی نماز میں یہ سمجھ کر کہ یہ دو رکعت والی نماز ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت فرض نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور ظہر کی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو سلم على رأس الركعتين على ظن أنها أربعة فإنه يمضي على صلاته ويسجد للسهو كذا في فتاوى قاضيخان. هندية ۱/۱۲۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجدية كوئٹہ، المحيط البرهاني: ۲/۳۲۲، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچی، (وإن سلم على رأس الركعتين في الظهر على ظن أنه أتمها ثم تذكر أنه صلى ركعتين فقط أتمها ويسجد للسهو لأنه سلم على ظن التمام الأربع فيكون سلامه سهوا) حلبي كبير، ص: ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط: سهيل. (سلم مصلي الظهر مثلا على رأس الركعتين توهما إتمامها أتمها وسجد للسهو لأن السلام ساهيا لا يبطل. شامي ۲/۹۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق ۲/۱۰۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناويا للقطع لأن نية تغيير المشروع لغو) مالم يتحول عن القبلة أو يتكلم. شامي ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

(۲) بخلاف ما لو سلم على ظن أن فرض الظهر ركعتان بأن ظن أنه مسافر أو أنها الجمعة ... أو سلم ذاكرا أن عليه ركنا حيث يبطل لأنه سلام عمد. شامي: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (وإن سلم على رأس الركعتين على ظن أنها أي صلاته جمعة أو فجر أو أنه مسافر) بطلت صلاته لأنه سلم عالما بأنه صلى ركعتين فوقع سلامه عمدا فيكون قاطعا فلا يبني. حلبي كبير، ص: ۴۶۲، ط: سهيل اكيڈمی لاہور

چار زانو بیٹھنا

نماز میں بلا عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

چاشت کی نماز

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت کے اندر ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔(۲)

☆..... چاشت کی نماز مستحب ہے، پڑھنے سے ثواب ملتا ہے، اور نہ پڑھنے کی صورت میں ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، اور چار رکعات سے بارہ رکعت تک منقول ہیں جو بھی چار رکعت پڑھے چاہے اس سے زیادہ پڑھے دونوں صحیح ہیں۔(۳)

☆..... چاشت کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔(۴)

---

(۱) (و) کرہ (التربع) تنزیہا لترک الجلسة المسنونة بغیر عذر، شامی: ۱/۶۴۳، باب ما یفسد الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط. سعید کراچی، حلبی کبیر ص: ۳۵۰، کراهية الصلاة، ط. سہیل اکیڈمی لاہور، البحر الرائق ۲/۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط. سعید کراچی.

(۲) انه صلی اللہ علیہ وسلم قال: "من صلی الضحی ثنتی عشرة رکعة بنی اللہ له قصرا من ذهب فی الجنة" مشکوة، ص: ۱۱۶، حلبی کبیر ص: ۳۹۰: فصل فی النوافل فروع لو ترک، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، هندیة: ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط. رشیدیة کوئٹہ

(۳) (و) ندب (اربع فصاعدا فی الضحی) علی الصحیح ... وفی المنیة اقلها رکعتان واکثرها اثنی عشر واوسطها ثمان وهو افضلها، شامی: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط. سعید کراچی - حلبی کبیر ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، هندیة: ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط. رشیدیة کوئٹہ

(۴) ووقت صلوة الضحی من ارتفاع الشمس الی ما قبل الزوال، قال صاحب الحاوی ووقتها المختار اذا مضی ربع النهار الخ، حلبی کبیر ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، الدر مع الرد ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط. سعید، هندیة ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹہ

☆ ..... چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اور اگر لمبی نیت کرنا چاہے تو اس طرح نیت کر سکتا ہے۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلٰوةَ الضُّحٰى سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱)

☆ چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۲)

چاند

اگر انسان چاند پر اتریں گے یا وہاں سکونت اختیار کر لیں گے تو وہاں بھی نماز فرض ہوگی اور تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہوگا، اور اذان دینا اور اقامت کہنا بھی صحیح ہوگا (۳) اور وہاں بھی قبلہ کی سمت رخ کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اور قبلہ رخ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ "قبلہ نما" رکھ کر قبلہ معلوم کر لیں یا اندازہ اور غور وفکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر لیں، اگر غور وفکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر کے نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہو

(۱) والاحتياط في التراويح أن ينوي التراويح أو سنة الوقت أو قيام الليل كذا في منية المصلي والاحتياط في السنن أن ينوي الصلاة متابعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في الظهيرية. هندية: ۱/ ۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية.

(۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح، هو الصحيح. هندية: ۱/ ۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۶، فصل في شرائط الأركان، ومنها النية، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۸۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۲۸۳، ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة

(۳) وهي فرض عين على كل مكلف (قوله هي) اي الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة (قوله على كل مكلف) اي بعينه. شامي: ۱/ ۳۵۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۵۰، كتاب الصلاة، ط: حقانيه پشاور. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۵۲، كتاب الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. و: ۱/ ۸۹، ط: سعيد كراچي.

کہ قبلہ درست نہیں تھا تب بھی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، مریخ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ چاند، زہرہ، مریخ وغیرہ پر جانا، اترنا اور رہنا ممکن ہے، اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے، اور وہاں بھی روئے زمین کی طرح نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، قضاء کرنا جائز نہیں ہوگا۔

چاندی

...... مرد حضرات کے لئے صرف ساڑھے چار ماشہ تک کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے، باقی انگوٹھی کے علاوہ کسی اور شکل میں چاندی استعمال کرنا یا ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ مقدار والی انگوٹھی استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے۔(۲) اگر کسی نے چاندی کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز جائز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا۔

---

(۱) (وبتحري) هو بذل المجهود لنيل المقصود (عاجز عن معرفة القبلة) بما مر (فإن ظهر خطؤه لم يعد) لما مر. وفي الشامية (قوله فإن ظهر خطؤه) أي بعد ما صلى. شامي: ۱/۴۳۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۶۴، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: حقانيه پشاور. البحر الرائق: ۱/۵۰۲، باب شروط الصلاة، ط: عباس أحمد الباز مكة المكرمة، و: ۱/۲۸۶، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۳۰۰، كتاب الصلاة، في بيان شرائط أركان الصلاة، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، و ۱/۱۱۸، ط: سعيد كراچي

(۲) (ولا يتحلى) الرجل (بذهب وفضة) مطلقا (إلا بخاتم ... منها) أي الفضة ... ولا يزيده على مثقال. الدر المختار مع رد المحتار: ۶/۳۵۸-۳۶۰، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۸/۲۰۹-۲۱۰، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي. مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر: ۴/۱۹۵، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان

۲.... عورتوں کے لئے چاندی استعمال کرنا ہر شکل میں اور ہر صورت میں جائز ہے لہٰذا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔(۱)

چٹائی پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر نماز پڑھنا اور چٹائی پر نماز پڑھنا دونوں صحیح ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے البتہ اگر گرمی، سردی یا گرد وغبار کی وجہ سے کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے تکلیف ہو یا کپڑے میلے ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان صورتوں میں کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

کپڑے، جائے نماز، مصلے، دری اور گھاس وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ويجوز للنساء التحلي بالذهب والفضة لا للرجال الا بالخاتم ... من الفضة، ... رلي الاختيار ... من ان يكون الخاتم على قدر مثقال او دونه، مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر. ۴/۱۹۵، ۱۹۶، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط. دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) (ولا بأس بالصلوة على الطنافس) ... (والطنافس البسط) ... (واذا كان الطنافس رقيقا) بحيث يجد الساجد عليه حجم الارض ... (ولكن الصلاة على الارض) بلا حائل (او) على (ما تنبته الارض) كالحصير والبورياء (افضل) لانه اقرب الى التواضع، حلبي كبير، ص. ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع في الكراهية، ط. سهيل اكيدمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۴، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة، فصل فيما لا يكره للمصلي، ط: قديمي كراچي.
ولكن الافضل عندنا السجود على الارض او على ما تنبته كما في نور الايضاح، ومنية المصلي، والدر المختار. ۱/۵۰۲، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، انتهى، ط. سعيد كراچي، شامي: ۱/۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط. سعيد كراچي.

چٹخانا

نماز کی حالت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چراغ

اگر مسجد میں جماعت کی نماز کے دوران سامنے چراغ ہو تو نماز خراب نہیں ہوتی، اگر دائیں یا بائیں یا پیچھے چراغ رکھ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس صورت میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وفرقعة الأصابع) وهو غمزها أو مدها حتى تصوت ... وينبغي أن تكون كراهة الفرقعة تحريمية للنهي الوارد في ذلك ولأنها من الوارد فيه ... وأشار المصنف إلى كراهة تشبيك الأصابع وهو أن يدخل إحدى أصابع يديه بين أصابع الأخرى في الصلاة. البحر الرائق: ۲/۲۰، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی
تاتارخانية: ۱/۵۶۳، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: إدارة القرآن كراچی
فتح القدير: ۱/۴۲۷، كتاب الصلاة، باب الإمامة، فصل ويكره للمصلي، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) (ولا يكره صلوة إلى ظهر قاعد) أو قائم ... (ولا إلى مصحف أو سيف معلقا أو شمع أو سراج) (قوله أو شمع) ... وعدم الكراهة هو المختار كما في غاية البيان وينبغي الاتفاق عليه فيما لو كان على جانبيه كما هو المعتاد في ليالي رمضان. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۵۱-۶۵۲، كتاب الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچی. (ولا تكره الصلوة ... (والصلوة إلى ظهر قاعد يتحدث) ... (وإلى مصحف أو سيف معلق) ... (أو شمع أو سراج) ... قوله: (أو شمع أو سراج) لا يكره لأنهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها ... وذكر في غاية البيان اختلاف المشايخ في التوجه إلى الشمع أو السراج والمختار أنه لا يكره اهـ وينبغي أن يكون عدم الكراهة متفقا عليه فيما إذا كان الشمع على جانبيه. البحر الرائق: ۲/۳۰-۳۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی وفي التاتارخانية: نقلا عن الحجة: إذا صلى وبين يديه سراج معلق فلا بأس به، والأولى أن لا يواجهه. تاتارخانية: ۱/۵۶۷، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته وما لا يكره، نوع ومما يتصل بهذا الفصل، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية كراچی

چست لباس

ایسا تنگ اور چست لباس پہننا جس سے مخفی اعضاء کی شکل وصورت نظر آئے حرام ہے۔(۱) اس طرح پوشیدہ اعضاء کو دکھانا اور دیکھنا دونوں حرام ہیں، اگرچہ بلا شہوت ہو(۲)، ایسا لباس اگر اتنا موٹا ہے کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آئے تو اس میں اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر حرام لباس میں نماز پڑھنا مکروہ اور گناہ ہے۔(۳) عورتوں کے لباس کی بہ نسبت مردوں کا چست پتلون زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ عورت نے چست کرتے کو چادر یا دوپٹہ سے چھپا کر نماز پڑھی تو اس میں کراہت نہیں۔ (۴)

(۱، ۲) اقول: مفاده ان رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه...... وعلى هذا لا يحل النظر الى عورة غيره فوق ثوب ملتزق بها يصف حجمها. الخ. شامي: ۶/ ۳۶۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر والمس، ط: سعيد كراچي. وايضا في مشكوة المصابيح، ص: ۲۷۴، كتاب النكاح، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي. الفقه الاسلامي وادلته: ۴/ ۲۶۵۰، كتاب النكاح، مطلب حرمة النظر الى الاجنبية، ط: مكتبه رشيديه كوئته

(۳) اما لو كان غليظا لا يرى منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئيا فينبغي ان لا يمنع جواز الصلوة لحصول الستر، حلبي كبير، ص: ۲۱۴، كتاب الصلوة، شرائط الصلاة، الشرط الثالث ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وقال بط: وانظر هل يحرم النظر الى ذلك المتشكل مطلقا او حيث وجدت الشهوة؟ قلت: سنتكلم على ذلك في كتاب الحظر والذي يظهر من كلامهم هناك هو الاول. شامي: ۱/ ۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي - وان كان يستر لونها ويصف الخلقة اي الحجم، جازت الصلوة به. الفقه الاسلامي وادلته: ۱/ ۶۴۹، كتاب الصلاة، الفصل الرابع شروط الصلاة، الشرط الرابع ستر العورة، شروط الساتر، ط: مكتبه رشيديه كوئته.

(۴) ايضا

چلنا

نماز کے دوران بلا عذر چلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) ہاں اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شامل ہے، اور چلنے کی حالت میں سینہ قبلے سے نہ پھرنے پائے، اور ایک رکعت میں ایک صف سے زیادہ نہ چلے،(۲) یا اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اپنے سجدے کے مقام سے آگے نہ بڑھے، اور مکان نہ بدلے مثلاً مسجد میں ہے تو مسجد سے باہر نہ نکلے تو نماز فاسد نہیں ہوگی،(۳) یا کسی عذر کی وجہ سے چلا مثلاً وضو ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کے لئے

---

(۱) والحاصل ان المشي اذا كان بعذر لا يفسد ولا يكره وان كان بغير عذر فان كان ثلاث خطوات متواليات يفسد والا يكره فقط ولا يفسد، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. وفي الشامية: ان المشي لا بعذر ان لم يكن بلا عذر او عذر فلا اولى ان كان كثيرا متواليا تفسد وان لم يستدبر القبلة، شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلوة، مطلب في المشي في الصلوة، ط: سعيد كراچي. الفقه الاسلامي وادلته ۱۰۳۱/۲، كتاب الصلاة، الفصل التاسع: مبطلات الصلوة و مفسداتها، المشي الكثير المتوالي، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وان استدبر القبلة فسدت كذا في الظهيرية، ولو مشى في صلاته مقدار صف واحد لم تفسد صلاته، ولو كان مقدار صفين ان مشى دفعة واحدة فسدت صلاته، عالمگيري: ۱۰۳/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ص: ... وذكر في الذخيرة مشى في الصلاة اذا كان ذلك حال المشي (مستقبل القبلة) غير منحرف عنها، لا تفسد الصلاة ... فمن مشى منهم حتى مشى قدر صفين دفعة واحدة او خرج من المسجد او تجاوز الصفوف في الصحراء فسدت صلوته، حلبي كبير، ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. فان استدبرها فسدت صلوته لمنافي بلا ضرورة. شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلوة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) رجل يصلي فتأخر عن موضع امامه مقدار سجوده لا تفسد صلوته، هندية: ۱۰۲/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: مكتبه رشيديه پشاور. وان كان منفردا فالمعتبر موضع سجوده فان جاوزه فسدت والا فلا، حلبي كبير، ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل في ما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. وبعض المشايخ اخذوا الحديث ثم اختلفوا في تأويله فقيل تأويله اذا لم يجاوز الصفوف او موضع سجوده والا فسدت. شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

چاہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس صورت میں سینہ قبلے سے پھر جانے سے اور وضو خانہ تک چل کر جانے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چمڑے کا مصلیٰ

دباغت دی ہوئی کھال کا مصلیٰ بنانا درست ہے، اس پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

چندہ کرنا خطبہ کے وقت

”خطبہ کے وقت چندہ کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا

☆ اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر سہوا (بھولے سے) کھڑا

---

(۱) وإن كان معذورا فإن كان للطهارة بأن سبق الحدث أو في صلاة الخوف لم يفسد ما ولم يكره فلو لغير عذر استلزم الولا. شامي: ۱/۶۲۸، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط. سعيد كراچی. استدبار القبلة بتحويل الصدر عنها بغير عذر عند الحنفية والشافعية، فإن كان بعذر كاستدبار القبلة للذهاب إلى الوضوء فلا نقض لأنه معذور. الفقه الإسلامي وأدلته، ص: ۲/۱۰۳۳، كتاب الصلاة، باب مفسدات الصلاة مطلب استدبار القبلة، ط. مكتبه رشيديه كوئٹه.

(۲) وكل إهاب دبغ فقد طهر ... وجازت الصلاة معه ملبوسا أو مفروشا أو محمولا. حلبي كبير، ص: ۲۲۳، فصل في الآسار وأحكام الحيضية، ط. مكتبه نعمانيه كوئٹه، ص: ۱۵۲، ط. سهيل. كل إهاب دبغ دباغة حقيقية بالأدوية أو حكمية بالتتريب والتشميس والإلقاء في الريح فقد طهر وجازت الصلاة فيه. هندية: ۱/۲۵، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لا يجوز به الوضوء، ط. مكتبه حقانيه پشاور. شامي: ۱/۲۰۳، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة، ط. سعيد كراچی.

ہو گیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو چھٹی رکعت ملا لے اور سجدہ سہو کرے، اس کی نماز ہو جائے گی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔ (۱) اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا تو اس کی نماز نہیں ہوگی؛ کیونکہ امام کی وہ دو رکعت نفل ہیں۔ (۲)

☆..... اگر امام یا کوئی تنہا نماز پڑھنے والا چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو فوراً بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام کرکے دو سجدے کر لے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کر لے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) (وان قعد في آخر) الركعة (الرابعة) ثم (قام) قبل ان يسلم يعود ايضا ما لم يسجد. فان سجد للخامسة كان فرضه تاما لتمام اركانه... ويضم الى تلك الركعة ركعة اخرى وتكون الركعتان نافلة له بناء على صحة التنفل بتحريمة الفرض، حلبي كبير ص ۴۰۳، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه وص: ۳۹۳، ط: سهيل. (وان قعد في الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم) (وان سجد للخامسة سلموا) لانه تم فرضه (وضم اليها سادسة) لتصير الركعتان له نفلا، شامي ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. هدايه ۱/۱۵۹، ط: مكتبه المصباح.

(۲) لو اقتدى به مفترض في قيام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم يصح ولو عاد الى القعدة لانه لما قام الى الخامسة فقد شرع في النفل، فكان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامي: ۲/۸۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۳) وان قعد في آخر الركعة الرابعة، ثم قام قبل ان يسلم يعود ايضا ما لم يسجد و يسلم ليخرج عن الفرض بالسلام لانه واجب ولا يسلم قائما لانه غير مشروع في الصلاة المطلقة وامكنه الاقامة على وجهه بالعود الى القعدة ويسجد للسهو، لانه اخر واجبا وهو السلام بسبب فعل زائد لم يتحق بالصلوة بخلاف ما لو اطال الدعاء بعد التشهد لانه يلتحق بها فلا يعد تاخيرا فان سجد

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کو چاہیے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملا لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، یعنی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔(۱)

☆...اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا چار رکعت پر بیٹھا ہی نہیں، سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور سہو سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرے، اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کا فرض باطل ہو گیا، اب ایک رکعت مزید پڑھ کر چھ رکعت مکمل کرلے اور سجدہ سہو بھی کرے، اور فرض نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

چور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کو ٹھیک

= للمخالفة كذا فرضه لما ذكرنا او كانه لم يبق معه الا السلام وهو واجب ويضم اليها ركعة اخرى وتكون الركعتان نافلة لا تنوب عن سنة الظهر، حلبي كبير، ص: ۴۰۰، فصل في سجود السهو، ط: مكتبة نعمانية كوئتة، وص: ۴۶۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۸۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي، هندية: ۱/۱۲۹، ط: [illegible]

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولو سها عن القعود الأخير كله او بعضه عاد ويكفي كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة) ... (وان قيدها بسجدة عامدا او ناسيا او ساهيا او مخطئا تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة ان شاء. الدر المختار: ۲/۸۵، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي، البحر الرائق: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي، فتح القدير: ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئتة

طور پر ادا نہیں کرتا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔(۱)

چوری کے کپڑے

چوری کے کپڑے جو قیمت ادا کر کے لئے گئے ہیں، ان میں نماز صحیح ہے مگر جان بوجھ کر چوری کے کپڑے خریدنا ٹھیک نہیں، اور جان بوجھ کر چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مناسب نہیں، ہاں اگر کسی نے چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاته، قالوا: یا رسول اللہ وکیف یسرق صلاته، قال: لا یتم رکوعها ولا سجودها، سنن الدارمی: ۱/۳۰۵، رقم الحدیث ۱۳۲۸، کتاب الصلاة، باب فی الذی لا یتم الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث القاهرة، مکاشفة القلوب، ص: ۱۸، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت. صحیح ابن خزیمة: ۱/۳۳۱، کتاب الصلاة، باب اتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمیة المنتقص رکوعه وسجوده سارقا او سارق من صلاته، رقم الحدیث ۶۶۳، ط: المکتب الاسلامی، قال صلی اللہ علیه وسلم: لا ینظر اللہ یوم القیامة الی العبد الذی لا یقیم صلبه بین رکوعه وسجوده، مکاشفة القلوب، ص: ۴۷، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، موطا الامام مالک، ص: ۱۵۳، و صحیح ابن حبان: ۳/۲۲۲، ابو هریرة.

(۲) فروع: تکره الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیره لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی: (قوله: مع انکر لعدم ای المحرمیة، ذکره السید وفی السراج والقهستانی: تکره الصلوة فی الثوب الحریر والثوب المغصوب وان صحت، (الحواب الی ...) باب شروط الصلاة، ص: ۲۱۱، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۷۶، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه، (قوله والحرمة تتعدد) وما نقل عن بعض الحنفیة من ان الحرام لا یتعدى ذمتین، سألت عنه الشهاب ابن الشلبی فقال: هو محمول علی ما اذا لم یعلم بذلک، اما لو رأى المکاس مثلا یاخذ من احد شیئا من المکس ثم یعطیه آخر ثم یاخذ من ذلک الآخر آخر فهو حرام، شامی: ۵/۹۸، باب البیع الفاسد، مطلب الحرمة تتعدد، ط: سعید کراچی.

چوری کے لباس

جان بوجھ کر چوری کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چولہا

اگر چولہے میں آگ جل رہی ہے تو مجبوری کے بغیر اس کے عقب میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی عبادت سے مشابہ ہے اور اگر اتفاق سے نماز پڑھنے کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو چھٹی رکعت بھی ملالے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے فرض نماز ادا ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ امام کی پانچویں اور چھٹی رکعت نفل ہیں، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے آدمی کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (قوله او شمع او سراج) لانهما لا یعبدان والکراهة باعتبارها، وانما یعبدها المجوس اذا کانت فی الکانون وفیها الجمر او فی التنور فلا یکره التوجه الیها علی غیر هذا الوجه. البحر الرائق: ۲/۳۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة. تاتارخانیة: ۱/۵۷۶، کتاب الصلاة، ما یکره للمصلی وما لا یکره، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیة: ۱/۱۰۸، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ط: رشیدیة.

(۳) لو اقتدی به مفترض فی قیامه للخامسة بعد القعود قدر التشهد لم یصح ولو عاد الی القعدة لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فکان اقتداء المفترض بالمتنفل. شامی: ۲/۸۹، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. (و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتین شرط عندنا. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

چہرہ سجدے میں

سجدہ کی حالت میں چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔(۱)

چہرے پر جھریاں

ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز نخاع کی ایک ایسی تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے۔ سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں، دماغ اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں۔ یادداشت تیزی کا مرکز ہے، فہم و فراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر تک بھی آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔ صحیح طریقہ پر سجدہ کرنے سے بلند فشار خون، ضعف سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۷)

چھتری کا سترہ

"دیوار کا سترہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

– فتح القدير ۱/۳۰۳، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹہ، هندية ۱/۸۶، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۱) ويضع ركبتيه أولا ثم يديه ثم وجهه بين كفيه على الأرض ... وكما كان وضع الوجه بين الكفين فلما في مسلم من حديث وائل أنه عليه الصلاة والسلام سجد ووضع وجهه بين كفيه. حلبي كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية ۱/۷۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹہ. تاتارخانية ۱/۵۰۵، كتاب الصلاة، نوع آخر في السجود، ط: إدارة القرآن كراچی

چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات

☆ ... قطب جنوبی اور قطب شمالی پر سورج چھ مہینے مسلسل غروب رہتا ہے اور چھ مہینے مسلسل طلوع رہتا ہے، ان مقامات پر انسانی آبادی مشکل ہے، تاہم جو لوگ وہاں آباد ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جس وقت سورج غروب ہو، اس وقت سے ہر ۲۴ گھنٹے کو گھڑی دیکھ کر، ان کو دن اور رات کا مجموعہ قرار دے کر پانچوں نمازیں جس نقص اور اندازے سے پڑھتے ہیں، پڑھتے رہیں، دجال کے بارے میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

پھر اسی طرح جب چھ ماہ مسلسل سورج غروب نہ ہو، اس وقت بھی دن سابقہ حساب کے اعتبار سے ہر ۲۴ گھنٹے میں رات و دن کی پانچوں نمازیں اندازہ کر کے پڑھتے رہیں، اور اسی طرح حساب سے جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں روزہ بھی رکھیں، جس طرح دنیا کا نظام کام سونا، جاگنا، کام کرنا، ملازمت میں ڈیوٹی دینا وغیرہ وقت کے حساب سے کرتے ہیں، اسی طرح نماز روزہ بھی حساب کر کے ادا کریں۔ (۱)

---

(۱) وليس مثل اليوم الذي كسنة من ايام الدجال لامر فيه بتقدير الاوقات وكذا الآجال في البيع والاجارة والصوم والحج والعدد. قوله: وليس مثل اليوم الخ، روى مسلم عن النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ولبثه في الارض اربعين يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قلنا فذلك اليوم الذي كسنة يكفينا فيه صلاة يوم قال "لا اقدروا له قدره" قال الاسنوي ويقاس عليه اليومان التاليان ويستظهر الكمال وجوب القضاء ايضا لا لحديث الدجال وتبعه ابن الشحنة فصححه في الفتاوى وذكر في المنح انه المذهب ولا يسوى القضاء لفقد وقت الاداء وفرق في النهر بان الوقت موجود حقيقة في يوم الدجال والمفقود العلامة فقط بخلاف ما نحن فيه فان الوقت لا وجود له اصلا ورد بان الوقت موجود فيهما والمفقود هو العلامة فقط فالآن لا فرق وتمامه في تحفة الاخيار. حاشية الطحطاوي على المراقي: ١/٢٥٠ كتاب الصلاة، ط: مكتبة الغوثية كراچی، وص: ١٧٩، ط: قديمی.

وقالوا وتجب كالعشاء فيهما .... مكلف بهما فيقدر فيهما ولا ينوي القضاء لفقد وقت الاداء.

☆ ... جب ایک مرتبہ کوئی نماز ایک مقام پر پڑھ لی گئی تو پھر اگر اسی نماز کا وقت کسی دوسرے مقام میں دوبارہ آئے گا تو دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، وہ ایک بار کی ایک دن میں پڑھی ہوئی کافی ہوگی۔(۱)

(مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے اور منزل پر پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس کو ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں جو نماز پڑھ کر آیا تھا کافی ہے)

چھوٹی تصویر

''چھوٹی تصویر'' اس تصویر کو کہتے ہیں کہ اگر اس کو زمین پر رکھ دیا جائے، اور کوئی شخص کھڑے ہو کر اس کو دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں۔(۲)

☆الدر المختار مع الرد: ۱/۳۶۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وهو ما لو اجتمعت عليه اخبار الاسراء من فرض الله تعالى الصلوات خمسا بعد ما امر اولا بخمسين ثم استقر الامر على الخمس شرعا عاما لاهل الآفاق لا تفصيل بين قطر وقطر رد المحتار: ۱/۳۶۳، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. قال الرملي في شرح المنهاج ويجري ذلك فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة قال في امداد الفتاح قلت: وكذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والاجارة وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الاربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الائمة الشافعية ونحن نقول بمثله اذ اصل التقدير مقول به اجماعا في الصلوات. رد المحتار: ۱/۳۶۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۲۲۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱) (قوله ولو صلى ثلاثا بهم ويقتدي متطوعا) لان للاكثر حكم الكل فلا يحصل النقض وانما يقتدي متطوعا لان الفرض لا يتكرر في وقت واحد البحر الرائق: ۲/۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی. واذا صلاها اي الظهر يدخل مع القوم والذي يصلي معهم نافلة لان الفرض لا يتكرر في وقت واحد هداية: ۱/۱۵۶، باب ادراك الفريضة، ط: رحمانیہ.

(۲) او كانت صغيرة لا تتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض. الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة، ط: سعید کراچی. ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره. هندية: ۱/۱۰۷، کتاب الصلاة الفصل فيما يكره في الصلاة ط. رشیدیہ کوئٹہ. البحر الرائق: ۲/۲۸، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۶۲۵، کتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي، ط: ادارة القرآن کراچی

چھینٹے

☆ جراح، چیچک وغیرہ کے ملازم کے کپڑوں پر ناپاک چھینٹیں آتی رہتی ہیں تو ناپاک کپڑے بدل کر دوسرا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔(۱)

چھینک

☆ ...... نماز کے دوران چھینک آنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۲)

☆ اگر نماز کے دوران چھینک میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۳)

---

(۱) هي ستة: طهارة بدنه أي جسده ... من حدث ونوعيه ... وخبث مانع كذلك، وثوبه. الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. ومن جملته طهارة ما يستر به عورته إذا كان مقيما ... ثوب آخر ... ثوب آخر، وإذا كان مسافرا وله ثوب آخر لا يجوز صلاته مع الثوب النجس، إذا كانت النجاسة أكثر من قدر الدرهم. الفتاوى التاتارخانية: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها وسننها وآدابها، ط: إدارة القرآن كراچي. وأما طهارة ثوبه فلقوله تعالى: وثيابك فطهر فإن الأظهر أن المراد ثيابك الملبوسة وأن معناه طهرها من النجاسة. البحر الرائق: ۱/۲۶۶، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الحجة لو عطس أو تنحنح فحصل به حروف لم تفسد صلاته. التاتارخانية: ۲/۲۲۸، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: إدارة القرآن كراچي. ولو عطس أو تجشأ فحصل منه كلام لا تفسد كذا في المحيط. هندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۳) ويفسدها التنحنح بلا عذر بأن لم يكن مدفوعا إليه وحصل منه حروف ... ولو لم يظهر له حروف فإنه لا يفسد اتفاقا لكنه مكروه، وإن كان بعذر بأن كان مدفوعا إليه لا تفسد لعدم إمكان الاحتراز عنه وكذا الأنين والتأوه إذا كان بعذر بأن كان مريضا لا يملك نفسه فصار كالعطاس والجشاء. هندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. وأما العطاس والجشاء إن حصل به حروف ولم يكن مدفوعا إليه يقطع عندهما

چھینک آجائے

اگر نماز کے دوران چھینک آجائے تو "الحمد للہ" نہیں کہنا چاہئے تاہم اگر کسی نمازی نے نماز کے دوران چھینک آنے پر "الحمد للہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چھینکنے والے کے جواب میں

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

= ...... وفي السراجية: ولو تنحنح بغير عذر وحصل حرفان تفسد الخ، تاتارخانية: ۱/۵۸۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچی، حلبي كبير، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) لو قال العاطس أو السامع الحمد لله لا تفسد لأنه لم يتعارف جوابا، البحر الرائق: ۲/۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. ولو عطس فقال له المصلي الحمد لله لا تفسد لأنه ليس بجواب. ...... ولو قال العاطس لا تفسد صلاته وينبغي أن يقول في نفسه والأحسن هو السكوت، هندية: ۱/۹۸، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ، تاتارخانية: ۱/۵۸۴، ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن.

(۲) رجل عطس فقال له المصلي يرحمك الله تفسد صلاته، هندية: ۱/۹۸، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. وجواب عاطس بيرحمك الله ... يفسد لأنه من كلام الناس، البحر الرائق: ۲/۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، تاتارخانية: ۱/۵۸۴، كتاب الصلاة، ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچی.

جوئیں مارنا

نماز کے دوران بلا وجہ جوئیں پکڑ کر مارنا مکروہ ہے، ہاں! اگر جوئیں کے کاٹنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو تو اس صورت میں جوئیں مارنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وإن أخذ قملة في الصلاة يكره له أن يقتلها لكن يدفنها تحت الحصير ... وروي أنه لو أخذ قملة أو برغوثا وقتله أو دفنه فقد أساء، وعن محمد أنه يقتلها وقتلها أحب إلي من دفنها في الصلاة. فتاوى خانية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراتشي. وقال في الظهيرية: فإن أخذ قملة في الصلاة كره له أن يقتلها لكن يدفنها تحت الحصى، وهو قول أبي حنيفة وروي عنه إذا أخذ قملة أو برغوثا فقتله أو دفنه فقد أساء، وعن محمد أنه يقتلها وقتلها أحب إلي من دفنها وكل ذلك عمل قليل فلا بأس به ... والحاصل أنه يكره التعرض لكل منها بالأخذ فضلا عن القتل أو الدفن عند عدم تعرضهما له بالأذى، وأما عند تعرضهما له بالأذى فإن كان خارج المسجد فلا بأس بكل من الأخذ والقتل، وإن كان في المسجد فلا بأس بالقتل بشرط المذكور. البحر الرائق: ۲/۳۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۳۵۳، كراهية الصلاة، سهيل اكيڈمي لاهور.

ح

حاجت کی نماز

"نمازِ حاجت" کے عنوان کو دیکھیں۔

حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ

حضرت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حائضہ عورت پر حیض کے ایام کا روزہ واجب ہونا اور نماز ادا کرنا واجب نہ ہونے کا سبب دینِ شریعت کی خوبی اور اس کی حکمت کا تقاضہ ہے، اور اس میں عاقل، بالغ، مکلف لوگوں کی مصلحت اور فائدہ کی رعایت بھی ہے، کیونکہ حیض عبادت کی ضد اور خلاف ہونے کی وجہ سے اس میں عبادت کا کام شرع کے موافق نہیں ہے، اور عورتوں کے لئے پاکی کے ایام میں نماز پڑھنا حیض کے ایام میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتی ہے، کیونکہ نماز تو بار بار روزانہ فرض ہوتی ہے مگر روزہ روزانہ فرض نہیں ہوتا بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے ایام کے روزے بھی اس سے ساقط کر دیئے جائیں تو پھر اس کی نظیر کا تدارک نہیں ہو سکتا، اور اس سے روزہ کی مصلحت فوت ہو جاتی ہے، اس لئے حائضہ عورت پر پاک ہونے کے بعد حیض کے ایام کے روزے رکھنا لازم ہے تاکہ اس کو روزہ کا وہ فائدہ اور مصلحت حاصل ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر محض رحمت اور احسان سے ان کے فائدہ کے لئے مشروع فرمائے ہیں۔

(احکامِ اسلام ص ۷۹)

حج کی حقیقت

"جماعت کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد حدث اکبر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

حدث امام کو ہو گیا

"امام کو حدث ہو گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں

"قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث مقتدی کو ہو گیا

"مقتدی کو حدث ہو گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وإذا أحدث في صلاته من بول أو غائط أو ريح أو رعاف متعمدا فسدت صلاته، وإن سبقه الحدث ولم يتعمد إن كان موجبه الغسل فكذلك نحو أن احتلم أو نظر إلى امرأة فأنزل أو تفكر فأنزل، وكذلك لو سقط من السقف حجر أو خشب على المصلي فأدماه، وكذلك لو دخل الشوك في رجل المصلي أو وضع جبهته على الأرض في السجود فسال منه الدم من غير قصده تفسد صلاته عندهما وقيل: تفسد عند الكل. (تاتارخانية: ۱/۴۳۹، ۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: إدارة القرآن كراچی. هندية: ۱/۹۳-۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: مكتبة حقانية پشاور. حلبي كبير، ص: ۴۵۲، مفسدات الصلاة، فروع، ط: سهيل أكيڈمی لاهور. وكذلك إذا نام في صلاته واحتلم يغتسل ولا يبني استحسانا. هندية ۱/۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. فهذه المسائل كلها إذا عرض له واحد منها بعد ما قعد قدر التشهد أو في سجود السهو بطلت صلاته. هندية ۱/۹۴، فصل في الاستخلاف، مسائل الاثنا عشرية، ط: رشيدية كوئٹہ. (ووجدانه الحدث) السماوي بغير اختياره إذا وجد بعد الجلوس الأخير قدر التشهد عند الإمام يفسد لعدم الخروج الذي حصلت له. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۳۲۸، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمی كراچی

حدث منفرد کو ہو جائے

اگر منفرد کو نماز کے دوران حدث ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ فوراً جا کر وضو کرے، اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو کر کے فارغ ہو جائے مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ کرنا چاہئے، اور اس درمیان میں کوئی بات چیت وغیرہ نہ کرے، پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر حرکت کرنے کی سخت ضرورت ہو اتنی کرے اس سے زیادہ نہ کرے، اور وضو کرنے کے بعد منفرد کو اختیار ہے چاہے جہاں وضو کیا ہے وہیں اپنی باقی ماندہ نماز تمام کر لے، چاہے جہاں پہلے نماز پڑھ رہا تھا وہاں جا کر پڑھے۔(۱)

حدث ہو جائے

☆...حدث کی دو قسمیں ہیں، حدث اکبر یعنی غسل واجب ہونا اور حدث اصغر یعنی بے وضو ہو جانا۔

---

(۱) "وقال العلامة ابراهيم الحلبي الكبير رحمه الله: "من سبقه حدث سماوي من بدنه موجب للوضوء في الصلاة انصرف من فوره، ولو راكعاً من غير ان يشتغل بشيء غير ضروري في وضوئه ويبني على صلاته حتما ان لم يعرض له ما ينافيها..... ولكن الاستئناف افضل للخروج عن شبهة الخلاف، وقيل: ذلك في حق المنفرد .. ثم المنفرد ان شاء اتمها في مكان وضوئه اي امكن او الموضع الذي توضأ فيه ان لم يمكن تحرزاً عن زيادة المشي، وان شاء رجع الى مصلاه ليؤدي صلاته في مكان واحد، حلبي كبير، ص: ۴۵۲، كتاب الصلاة، فصل فيما تفسد الصلاة، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. سنن ابن ماجه، ص: ۸۵، كتاب الصلاة، باب ما جاء في البناء على الصلاة، ط: قديمي كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۲، ۳۲۳، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

☆ ... اگر نماز کے دوران حدث اکبر ہوجائے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

☆ ... اور اگر نماز میں حدث اصغر ہوجائے تو وہ دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہوگا یا غیر اختیاری، یعنی اس کے وجود یا اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں، اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکالے یا قصداً ریح خارج کرے، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی، اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں۔

اور اگر غیر اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں، یا نادر الوقوع ہوگا جو کبھی کبھار ہوتا ہے، جیسے قہقہہ، جنون، بے ہوشی وغیرہ یا کثیر الوقوع جو اکثر و بیشتر پیش آتا ہے جیسے خود بخود ریح خارج ہونا، پیشاب، پاخانہ اور مذی وغیرہ نکلنا، اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر نادر الوقوع نہیں ہوگا تو نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ اس شخص کو اختیار ہے کہ وضو کرنے کے بعد اسی نماز کو تمام کرلے، اور اگر چاہے تو نماز کو شروع سے پڑھے

---

(۲) (و) الإغماء والجنون والجنابة الحاصلة بنظر أو احتلام نائم متمكن، حاشية الطحطاوي على الدر المختار: ۱/۲۴۰، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. وكذا إن جن أو أغمي عليه أو أجنب، هندية: ۱/۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ثم لجواز البناء شروط منها أن يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده، هندية: ۱/۹۳، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۹۹، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. (۲): ۱/۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

مزید تخریج "حدث اکبر ہوگیا قعدہ اخیرہ میں" کے حاشیہ کے تحت دیکھیں۔

البتہ شروع سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اس صورت میں نماز کا سد نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

۱...... کسی رکن کو حدث کی حالت میں ادا نہ کرے۔

۲...... کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے، مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے کیونکہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

---

(۱) وإذا أحدث في صلاته من بول أو غائط أو ريح أو رعاف متعمدا فسدت صلاته، وإن سبقه الحدث ولم يتعمد إن كان موجبه الغسل فكذلك نحو أن احتلم أو نظر إلى امرأة فأنزل أو تفكر فأنزل ... كذلك لو سقط من السقف حجر أو خشب على المصلي فأدماه، وكذلك لو دخل الشوك في رجل المصلي أو وضع جبهته على الأرض في السجود فسال منه الدم من غير قصده تفسد صلاته عندهما، وقيل: تفسد عند الكل. تاتارخانية: ۱/ ۵۱۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: إدارة القرآن كراچی.

(ثم لجواز البناء شروط) (منها) أن يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده وأن يكون سماويا لا اختيار للعبد فيه ولا في سببه هكذا في البحر الرائق. فإذا أحدث في الصلاة من بول أو غائط أو ريح أو رعاف متعمدا فسدت صلاته ولا يبني وإن لم يتعمد فإن كان الحدث موجبا للغسل فكذلك وإن كان موجبا للوضوء فإن كان بفعل الآدمي فكذلك خلافا لأبي يوسف رحمه الله تعالى كذا في الخلاصة. ...... ولو أصاب المصلي حدث بغير فعله كما لو أصابته بندقة أو رماه إنسان بحجر أو سقط فشج رأسه أو عصر أحد قرحه فأدماه لا يجوز له البناء في قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى هكذا في شرح الطحاوي.... إذا أغمي في صلاته أو جن أو قهقه يتوضأ ويستقبل الصلاة... (ومنها) أن ينصرف من ساعته حتى لو أدى ركنا مع الحدث أو مكث مكانه قدر ما يؤدي ركنا فسدت صلاته ولو قرأ ذاهبا تفسد صلاته وآئبا لا وقيل بالعكس والصحيح الفساد فيهما...... (ومنها) أن لا يفعل بعد الحدث فعلا منافيا للصلاة لو لم يكن أحدث إلا ما لا بد منه أو كان من ضرورات ما لا بد منه أو من توابعه وتتمته حتى إذا سبقه الحدث ثم تكلم أو أحدث متعمدا أو قهقه أو أكل أو شرب أو نحو ذلك لا يجوز له البناء، وكذا إذا جن أو أغمي عليه أو أجنب هكذا في البدائع، أو نظر إلى فرج امرأة فأمنى هكذا في شرح الطحاوي. هندية: ۱/ ۹۳ ـ ۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، حلبي كبير، ص: ۴۵۱ ـ ۴۵۲، مفسدات الصلاة، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی.

۳... کوئی ایسا فعل نہ کرے جو نماز کے منافی ہو، اور کوئی ایسا فعل بھی نہ کرے جس سے احتراز ممکن ہے۔

۴... وضو ٹوٹنے کے بعد کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، مثلاً صفیں زیادہ ہوں، اور خود پچھلی صف میں ہو، اور صفوں کو چیر کر آنا مشکل ہو۔(۱)

۵... مقتدی کو ہر حال میں اور امام کو اگر جماعت باقی ہو تو باقی نماز وہیں پڑھنا جہاں پہلے نماز شروع کی تھی۔(۲)

۶... امام کا کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنانا جس میں امامت کی صلاحیت ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (ومنها) اذا كان مقتديا أن يعود الى الامام ان لم يكن فرغ الامام وكان بينهما حائل يمنع جواز الاقتداء، ولو فرغ امامه لا يعود ولو عاد اختلفوا في فساد صلاته، ولو لم يكن بينهما مانع من الاقتداء يتم في مكانه من غير عود ... والمنفرد بعد ما توضأ يتخير بين اتمام الصلاة في بيته وبين العود الى مصلاه والعود افضل ... والامام كالمنفرد ان فرغ امامه والا عاد ويتم خلف خليفته. هندية: ۱/ ۹۵، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. (... ويتم صلاته ثمة) وهو اولى تقليلا للمشي (او يعود الى مكانه) ليتحد مكانها (كمنفرد) فانه مخير وهذا كله (ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه) حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء (كالمقتدي اذا سبقه الحدث) الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۶، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی۔

(۳) (ومنها) اذا كان اماما ان لا يستخلف من لا يصلح للامامة. هندية: ۱/ ۹۵، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. ولو استخلف الامام غير صالح لها ... شامي: ۱/ ۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی۔

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

حرام آمدنی کا لباس

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے، اور ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

حرام کمائی کے کپڑے

جس طرح مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح حرام کمائی سے بنائے گئے یا خریدے گئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔(۳)

حرامی کا امام بنانا

کسی حرامی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر حرامی عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کو امام بنانا گوارا ہے تو پھر مکروہ نہیں ہے۔(۴)

(۱،۲) "تکره الصلاة في الثوب المغصوب وإن لم يجد غيره لعدم جواز الانتفاع بملك الغير قبل الإذن أو أداء الضمان". حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۵۹، فصل في المكروهات، ط: قديمي كتب خانه كراچي. وأيضا قال الطحطاوي: (قوله: مع الكراهة) أي التحريمية، ذكره السيد وفي السراج والفيض: تكره الصلاة في الثوب الحرير، والثوب المغصوب، وإن صحت، والثوب إلى الله تعالى، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۰، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. وكذا تكره في أماكن كفوق كعبة ..... وأرض مغصوبة، الدر مع الرد: ۱/۳۷۹، ۳۸۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۴) "ويكره إمامة العبد ..... وولد الزنا .. وقيد كراهة إمامة الأعمى في المحيط وغيره بأن لا يكون أفضل القوم فإن كان أفضلهم فهو أولى. .... وينبغي أن يكون كذلك في العبد وولد الزنا إذا كان أفضل القوم فلا كراهة إذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة، البحر

حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے؟

حرم شریف میں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے حجاج کرام کو اکثر دروازے میں جہاں سے لوگوں کی آمد و رفت ہے، نماز کے لئے جگہ ملتی ہے، اور جس کی رکعت نکل جاتی ہے امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر بقیہ نماز پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے لوگ باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے حالات میں چونکہ کچل جانے کا خطرہ ہوتا ہے تو جان بچانے کے لئے یہ صورت اختیار کر سکتا ہے کہ امام کے ساتھ آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھ کر کھڑا ہو جائے، اور اپنی فوت شدہ رکعتیں جلدی جلدی ادا کرلے نماز صحیح ہو جائے گی۔

"کبیری" میں ہے کہ اگر نمازی کو خطرہ ہے کہ لوگ اس کے سامنے سے گزریں گے یا اس طرح کا کوئی خدشہ ہے تو اس وقت یہ بات مکروہ نہیں ہے کہ امام جب آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے یعنی جتنی دیر تک قعدہ ہے جتنی دیر میں التحیات پڑھی جا سکتی ہے تو وہ مقتدی کھڑا ہو جائے اور بقیہ رکعتیں پڑھ لے مگر اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاتی ہے اس سے پہلے ہرگز کھڑا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱)

حرم میں ثواب زیادہ ہے

حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہے، اور یہ ثواب پورے حرم کی

---

(۱) "او یخاف مرور الناس بین یدیه ونحو ذلک فلا یکره ان یقوم قبل سلامه بعد قعوده قدر التشهد ولا یقوم قبل قعوده قدر التشهد اصلا"، حلبی کبیر، ص: ۴۶۹، مصدرات الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، وکذا عند المسبوق ان یمر الناس بین یدیه لو انتظر سلام الامام قام الی قضاء ما سبق لمن فراغه، ہندیۃ: ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیہ کوئٹہ

حدود میں کسی جگہ پر بھی نماز پڑھنے سے حاصل ہوگا، البتہ حدود حرم کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب غیر مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے، اور حدود حرم کی تمام مساجد میں بیت اللہ کے حرم کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔(۱)

حقیقی نمازی

حقیقی معنوں میں وہ شخص نمازی ہے، جس کا دل نماز میں حاضر ہو، اللہ تعالیٰ کے

---

(۱) (الصحة) قال السيد القاسي في شفاء الغرام: متحصل من طرق حديث ابن الزبير ثلاث روايات: احداها ان الصلوة في المسجد الحرام تفضل على الصلاة بمسجد المدينة بمائة صلاة، الثانية بألف صلاة، الثالثة بمائة ألف صلاة كما في مسند الطيالسي واتحاف ابن عساكر ... قال السيد: ورأيت لشيخنا بدر الدين بن الصاحب المصري أن الصلاة فيه فرادى بمائة ألف، وجماعة بألفي ألف وسبع مائة ألف، والصلوات الخمس فيه بثلاثة عشر ألف ألف وخمس مائة صلاة. الدر المختار مع الرد: ۲/۶۲۳–۶۲۵، كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد كراتشي. مسند ابي داؤد الطيالسي، رقم الحديث: ۱۴۶۴، ۲/۶۵۲، ط: دار الكتب العلمية بيروت. شعب الإيمان للبيهقي، باب المناسك، فضل الحج والعمرة، حديث: ۴۱۴۳، ۳/۴۸۵، ط: مكتبة نزار الباز مكة المكرمة. (قوله افضل المساجد مكة) اي مسجد مكة، وكذا ما بعده في قوله «الاقدم»، وفي تسهيل المقاصد للعلامة احمد بن العماد: افضل مساجد الأرض الكعبة لأنه أول بيت وضع للناس، ثم المسجد المحيط بها لأنه أقدم مسجد بمكة، ثم مسجد المدينة لقوله صلى الله عليه وسلم «صلاة في مسجدي هذا تعدل ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام» حموي ملخصاً.

وفي البيري: واختلف في المراد من المسجد الحرام الذي فيه المضاعفة المذكورة، فقيل بقاع الحرم، وقيل الكعبة وما في الحجر من البيت، وقيل الكعبة وما حولها من المسجد، وجزم به النووي، وقال انه الظاهر. وقال الشيخ ولي الدين العراقي: ولا يختص التضعيف بالمسجد الذي كان في زمنه صلى الله عليه وسلم بل يشمل جميع ما زيد فيه، بل المشهور عند اصحابنا انه يعم جميع مكة بل جميع حرمها الذي يحرم صيده كما صححه النووي. شامي: ۱/۶۵۸–۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراتشي.

وقال البرهمي .... ان حسنات الحرم كل حسنة بمائة ألف حسنة كما قال ابن عباس كما نقله السندي عن الحموي عن ابن العماد. تقريرات الرافعي: ۱/۸۹، ط: سعيد كراتشي.

خوف سے دل پُر ہو اور ناجائز و باطل وسوسے اور ضرر رساں خیالات سے خالی ہو اور آخرت کی نجات کا طلب گار رہے۔

اگر انسان اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو تو اس حال میں اس کا دل خشوع اور خضوع سے پُر ہو، اور بے پناہ قدرت کے مالک اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور فروتنی سے حاضر ہو، وہی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا اور اپنے رب کی جانب مائل ہوگا، اور اس کے ظاہری اور باطنی اعمال کی اصلاح ہو سکے گی، اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی جماعت میں شامل ہوگا، اور دین کی قائم کردہ حدود پر قائم ہوگا، اور وہی شخص ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إن الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر اور حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کی یہی صورت ہے۔(۱)

حکم کی تعمیل کرنا

نماز کے دوران کسی کے حکم کی تعمیل کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو

---

(۱) "وقال أبو العالية في قوله تعالى: (إن الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر) قال: إن الصلاة فيها ثلاث خصال، فكل صلاة لا يكون فيها شيء من هذه الخلال فليست بصلاة: الإخلاص، والخشية، وذكر الله؛ فالإخلاص يأمره بالمعروف والخشية تنهاه عن المنكر، وذكر الله القرآن يأمره وينهاه. الخ. تفسير ابن كثير، سورة العنكبوت: ۵/۲۰۴، ط: دار الأندلس.

قال النبي صلى الله عليه وسلم: إنما الصلاة تمسكن وتواضع وتضرع وتأوه وتنادم، وتضع يديك، فتقول: اللهم، اللهم، فمن لم يفعل فهي خداج، وروي عن الله سبحانه في الكتب السالفة: أنه قال: ليس كل مصل أتقبل صلاته، وإنما أتقبل صلاة من تواضع لعظمتي ولم يتكبر على عبادي، وأطعم الفقير الجائع لوجهي. إحياء علوم الدين: ۱/۲۰۰، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير، دمشق، وكذا أيضا: ۱/۲۰۳، بيان المعاني الباطنة التي تتم بها حياة الصلاة، ط: دار الخير دمشق، حلبي.

۱/۲۰۳ [illegible] باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراتشي.

دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

حمام اور غسل خانے میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں لوگوں کے ستر کھلتے ہیں، اور لوگ آتے جاتے ہیں، ان باتوں سے نمازی کا دل بٹ جاتا ہے، اور انسان حضورِ دل کے ساتھ وہاں اپنے پروردگار کے آگے التجا نہیں کرسکتا۔ (احکامِ اسلام ص ۵۷)(۲)

حملہ ہوگیا

اگر نماز کی حالت میں انسان یا حیوان حملہ کردے تو نماز توڑ دینا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

حیض

☆ ..... حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو تندرست، بالغ عورت کے رحم سے کم

---

(۱) "وفي القنية: قيل لمصل منفرد تقدم بأمر او دخل رجل في فرجة الصف فتقدم المصلي حتى وسع المكان عليه فسدت صلاته، وينبغي ان يمكث ساعة ثم يتقدم برأي نفسه، وعلله في شرح الطحاوي بانه امتثال لغير امر الله تعالى" الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

(۲) القول في الحكمة في النهي عن المزبلة والمجزرة ...... وفي الحمام انه محل انكشاف العورات ومظنة الازدحام فيشغله ذلك عن المناجاة بحضور القلب، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۲، ۱۹۳، المساجد، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۳) ويباح قطعها لنحو قتل حية ونَدّ دابة وفور قدر الخ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في بيان السنة والمستحب الخ: ۲/ ۵۱، باب الوتر ... ط: سعيد.
(و) يجوز قطعها لخشية (ضرر ...) حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۳۰۲، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمي، وفي نسخة ص: ۲۰۳، ط: قديمي كراچي، حلبي كبير ص ۳۶۳ كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

سے کم پندرہ دن کے وقفے سے آئے ہو، اس کی مدت کم سے کم تین دن تین رات، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے، اور اگر اس سے زائد ہے تو وہ حیض کے حکم میں نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہوگا، استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

☆..... حیض کے دوران ہم بستری کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا ان چیزوں سے بالکل احتراز کیا جائے۔ (۲)

☆..... البتہ حیض کے زمانے کی نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضا واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضاء رکھنا لازم ہے۔ (۳)

---

(۱) هو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر، وأقله ثلاثة أيام وأكثره عشرة، والناقص من ذلك والزائد استحاضة. البحر ١/١٩٩، باب الحيض، ط: سعيد. الدر مع الرد: ١/٢٨٣ - ٢٨٤، باب الحيض، ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ١٣٨، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي.

(۲) ودم استحاضة حكمه كرعاف دائم وقتا كاملا لا يمنع صوما وصلاة ولو نفلا. الدر مع الرد: ١/٢٩٨، باب الحيض، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ١٣٥، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي. البحر ١/٢٠٥، باب الحيض، ط: سعيد. بدائع ١/٣٦، فصل في التيمم، ط: سعيد كراچی.

(۳) باب حكم الحيض ... فيمنع جواز الصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف إلا بغلاف، ودخول المسجد والطواف بالبيت. بدائع الصنائع: ١/١٦٣، فصل في التيمم، ط: سعيد كراچی.

إن الحيض يتعلق به أحكام ... يمنع صحة الطهارة ... ويسقط عن الحائض الصلاة ... يحرم ... البحر: ١/١٩٣ - ١٩٦، باب الحيض، ط: سعيد كراچی. الموسوعة الفقهية ١٨/٣٠٩، باب الحيض، ط: سعيد. الهندية: ١/٣٨، الفصل الرابع في أحكام الحيض، ط: رشيدية كوئٹه.

☆ ...اگر فرض نماز کے دوران حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہوجائے گی پاک ہونے کے بعد اس کی قضا لازم نہیں ہوگی۔(۱)

☆ ...اگر نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آگیا تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضا لازم ہوگی مزید تفصیل کے لئے "روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا" کے لفظ "حیض" کو دیکھیں۔(۲)

☆ ...عورت کو حیض کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، البتہ حیض کے دوران نماز کے اوقات میں وضو کرکے جائے نماز میں بیٹھ کر کچھ دیر تسبیح پڑھ لے۔(۳)

---

(۱) (و) يمنع (صلاة) مطلقا ولو سجدة شكر (وصوما) وجماعا (وتقضيه) لزوما (دونها) للحرج. الدر المختار (قوله للحرج) علة لقوله دونها، أي لأن في قضاء الصلاة حرجا بتكررها في كل يوم وتكرر الحيض في كل شهر بخلاف الصوم فإنه يجب في السنة شهرا واحدا وعليه انعقد الإجماع لحديث عائشة في الكتب الستة. شامي: ١/٢٩٠-٢٩١، باب الحيض، ط: سعيد. هندية: ١/٣٨، الفصل الرابع في أحكام الحيض، ط: رشيدية كوئٹہ. (قوله فتقضيه) أي الصوم لزوما دون الصلاة. البحر: ١/٢٠٣، باب الحيض، ط: سعيد كراچي.

وعن معاذة أن امرأة قالت لعائشة تجزي إحدانا صلاتها إذا طهرت؟ فقالت: أحرورية أنت؟ قد كنا نحيض مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا يأمرنا به أو قالت فلا نفعله. بخاري: ١/٤٦، باب لا تقضي الحائض الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع. هندية: ١/٣٨، الفصل الرابع في أحكام الحيض، ط: رشيدية. (قوله قضتهما) للزومهما بالشروع. شامي: ١/٢٩١، باب الحيض، ط: سعيد. البحر: ١/٢٠٥، باب الحيض قبيل قوله والطهر بين الدمين، ط: سعيد كراچي.

(۳) (قوله ذكر استحبابه...) يستحب لها أن تتوضأ لكل صلاة وتقعد على مصلاها تسبح وتهلل وتكبر بقدر أدائها كي لا تنسى عادتها وفي رواية يكتب لها ثواب أحسن صلاة كانت تصلي. شامي: ١/٢٩١، باب الحيض، ط: سعيد. ١/٤٣، ط: دار إحياء التراث بيروت. البحر: ١/١٩٣، باب الحيض، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/٣٨، الفصل الرابع في أحكام الحيض، ط: رشيدية.

حیض آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو وقت کے آخر میں حیض آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی، تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔(۱)

حیض والی پاک ہوگئی

اگر حیض والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے، تو اس عورت کے لئے غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا۔(۲)

نفاس سے پاک ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض والی پاک ہوئی

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن پورا کر کے پاک ہوئی ہے، اور

---

(۱) اذا حاضت في الوقت او نفست سقط فرضه بقي من الوقت ما يمكن ان تصلي فيه او لا ...... ولو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لا يلزمها قضاء هذه الصلوة، هندية: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط: رشيدية.

(قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) اى في الصلاة والصوم اما الفرض ففي الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضى من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه لأن العبرة عندنا لآخر الوقت كما في المنح، شامي: ۱/ ۲۹۱، باب الحيض، ط: سعيد و: ۱/ ۱۹۳، ط: مكتبه دار احياء التراث بيروت.

(۲) وهي (التراويح) سنة الوقت لا سنة الصوم في الاصح فمن صار اهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۱۶، فصل في صلاة التراويح، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمي كراچي.

اس وقت صرف تکبیر تحریمہ ”اللہ اکبر“ کہنے کا وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن سے کم مدت میں پاک ہوگئی، تو اگر غسل کرنے کے بعد پہنے ہوئے کپڑے اتارنے کے بعد دوسرا کپڑا پہننے کے بعد کم سے کم تکبیر تحریمہ ”اللہ اکبر“ کہنے کی مقدار کا وقت باقی بھی رہے گا تو نماز فرض ہوگی، اور ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۲)

حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب

اقامت میں ”حی علی الفلاح“ میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑا ہونے میں اس سے تاخیر نہ کرے، اس سے پہلے کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہوسکتا ہے شرعاً اس

---

(۱) (قوله ولو لعشرة الخ) أي ولو انقطع لعشرة فتقضي الصلاة إن بقي قدر التحريمة فقط. والحاصل أن زمن الغسل من الحيض لو انقطع لأقله لأنها إنما تطهر بعد الغسل فإذا أدركت من آخر الوقت قدر ما يسع الغسل فقط لم يجب عليها قضاء تلك الصلاة لأنها لم تخرج من الحيض في الوقت بخلاف ما إذا كان يسع التحريمة أيضا لأن التحريمة من الطهر فيجب القضاء. وأما إذا انقطع لأكثره فإنها تخرج من الحيض بمجرد ذلك فيكون زمن الغسل من الطهر ولا يلزم أن تزيد مدة الحيض على العشرة فإذا أدركت من آخر الوقت قدر التحريمة وجب القضاء وإن لم تتمكن من الغسل لأنها أدركت بعد الخروج من الحيض جزءا من الوقت. والحاصل أن الشرط في الانقطاع لأكثره مطلقا التوقف على الخروج من الحيض وقد وجد بخلاف وجوب الصلاة المتوقف على إدراك جزء آخر بعده. (شامي: ۱/ ۲۹۲ ـ ۲۹۳، باب الحيض، ط: سعيد كراتشي. البحر: ۱/ ۲۰۴، باب الحيض، ط: سعيد كراتشي.)

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

میں کوئی ممانعت نہیں۔ (۱)

---

(۱) عبد الرزاق عن ابن جريج قال أخبرني ابن شهاب أن الناس كانوا ساعة يقول المؤذن الله أكبر الله أكبر يقيم الصلاة يقوم الناس إلى الصلاة فلا يأتي النبي صلى الله عليه وسلم مقامه حتى تعتدل الصفوف. مصنف عبد الرزاق ج: [illegible] باب قيام الناس عند الإقامة ط: العلمية.

(قوله والقيام لإمام ومؤتم حين قيل حي على الفلاح) مسارعة لامتثال أمره والظاهر أنه احتراز عن التأخير لا التقديم حتى لو قام أول الإقامة لا بأس. طحطاوي على الدر المختار ۱/۲۱۵ قبيل فصل وإذا أراد الشروع فيها كبر ط: رشيدية كوئٹه.

خ

خاص تجربہ

بندہ کا تعلق چونکہ مکمل ریسرچ سے ہے اس لئے ایک خاص نگاہ سے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ اگر آپ سارا دن کاروباری مصروفیات میں ڈوبے رہیں اور نماز ظہر میں جلدی پہنچ کر سنتیں پڑھیں اور جماعت کی نماز میں شریک ہو کر نماز مکمل ادا کریں تو اپنے جسم کی سابقہ اور موجودہ کیفیت کا اندازہ لگا لیں۔

بندہ ایک دفعہ کسی کام کے سلسلے میں کراچی گیا، مارکیٹ میں کام کے سلسلے میں گھومتا رہا حتی کہ جسم اور دماغ تھک گیا دوست نے کہا کہ قریب مسجد ہے نماز پڑھ لیں جب میں نے نماز پڑھی تو اپنے آپ کو پھر سے تر و تازہ پایا اور وہ احساس آج عرصہ گذرنے کے بعد بھی محسوس کرتا ہوں۔(۱) (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۴)

خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے کوئی آنے والا پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے، تو اس کو دوسری صف کے آگے سے گذر کر پہلی صف کی خالی جگہ پر پہنچ کر جماعت میں شریک ہونا جائز ہے۔ اس صورت میں دوسری صف والے قصوروار ہیں کہ انہوں نے آگے بڑھ کر پہلی صف کی خالی جگہ کو پر نہیں کیا، بعد میں آ کر خالی جگہ کو پر کرنے والا قصوروار نہیں ہوگا، اور یہ حکم صرف پہلی صف کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام صفوف

---

(۱) وفی التفسیر "واقیموا الصلوۃ وآتوا الزکاۃ وارکعوا مع الراکعین .... وفی نهایة الآیات امرهم الله تعالی والامر للوجوب.... وفی الصلوۃ تطهیر النفوس وفی الزکاۃ تطهیر المال (التفسیر المنیر: ۱/۵۲، المکتبة الغفاریة) وفی الفقه الاسلامی وادلته: فمن فوائدها الدینیة عقد الصلة بین العبد وربه .... ومن فوائدها الشخصیة التقرب بها الی الله تعالی .... کما ان فی الصلوۃ راحة نفسیة کبیرۃ وطمانینة روحیة .... الخ" الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۶۵۵، ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه۔

کے لئے یہی حکم ہے۔(۱)

خاموش رہنا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد خاموش رہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خاموش رہنا رکوع سے پہلے

اگر کوئی شخص قراءت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار خاموش رہا تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

خاموش رہنا فاتحہ کے بعد

''فاتحہ کے بعد خاموش رہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) "ولو وجد فرجة في الأول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم، وفي الحديث "من سد فرجة غفر له" وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين صفوف مواضع خالية فللداخل أن يمر بين يديه ليصل الصفوف لأنه أسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه، دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم "من نظر إلى فرجة في صف فليسدها بنفسه فإن لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فإنه لا حرمة له" أي فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة" شامي: ١/٥٧٠، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد. "وإذا وجد فرجة في الصف الأول دون الثاني فله خرقه لتركهم سد الأول، وقوله لتركهم إلخ أي فلا حرمة لهم لتقصيرهم." حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ٣٠٦، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: مكتبة رشيدية كوئٹه

(۲) وكذا إذا سجد في موضع الركوع أو ركع في موضع السجود أو كرر ركنا أو قدم الركن أو أخره ففي هذه الفصول كلها يجب سجود السهو. هندية: ١/١٢٧، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية. وفي الهندية: ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن ساهيا. الهندية: ١/١٢٦، ط: رشيدية. وقوله قبل الأولى أو بعد الجواب في المنية عن وجوب السجود في مسألة التفكر عمدا أنه وجب لما يلزم منه من ترك واجب هو تأخير الركن. شامي: ٢/٨٠، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

خاموش رہنا قراءت کے بعد

"قراءت کے بعد خاموش رہنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز

☆ ...جائے نماز پر غیر جاندار کی تصویر کا ہونا نماز کے لئے مانع نہیں ہے، اور اس سے نماز مکروہ بھی نہیں ہوتی، خانہ کعبہ اور روضہ اقدس کی تصویر بھی غیر جاندار کی تصاویر میں داخل ہیں، اس لئے جس جائے نماز پر اس قسم کی تصویر ہوں اس پر نماز جائز ہے۔(۱)

☆ ...کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کی دیواروں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱) ولا یکرہ تمثال غیر ذی الروح (هندیة: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، الفصل الثاني فیما یکرہ في الصلاة، ط: مکتبة رشیدیة کوئٹه "(او لغیر ذی الروح) لا یکرہ" شامی: ۱/۶۴۸، مکروهات الصلاة، ط: سعید. (لا یکرہ تمثال غیر ذی الروح لأنه لا یعبد تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع في بیان ما یکرہ للمصلي ان یفعل في صلاته وما لا یکرہ، ط: ادارة القرآن.

(۲) وفي التنویر "یصح فرض ونفل فیها وفوقها وان کرہ الثاني" وفي الشامیة: (قوله وان کرہ الثاني) ای الصلاة فوقها. شامی: ۲/۲۵۳، قبیل کتاب الزکاة، ط: سعید.

وفي الهدایة "الصلوة في الکعبة یجوز فرضها ونفلها ...ومن صلی علی ظهر الکعبة جازت صلوته" الهدایة: ۱/۱۳۳، ط: سعید کراچی. وفي البحر "(صح فرض ونفل فیها وفوقها) لأنه صلی الله علیه وسلم صلی في جوف الکعبة یوم الفتح، و لأنها صلاة استجمعت شرائطها الا انه یکرہ لمافیه من ترک التعظیم" البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاة في الکعبة، ط: سعید کراچی.

☆..... تصویر کا حکم عین شئی کا حکم نہیں ہوتا۔ (۱)

☆..... نماز پڑھنے کے دوران ان تصاویر پر سر رکھا جاتا ہے پاؤں نہیں رکھا جاتا یہ توہین نہیں، تعظیم میں داخل ہے۔ (۲)

لہذا ان وجوہات کی بنا پر کعبۃ اللہ اور روضۂ اقدس کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے تاہم اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان نقشوں پر پاؤں نہ آئے تاکہ بے ادبی کا شبہ پیدا نہ ہو۔

ختم نماز

نماز کو صرف لفظ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" پر ختم کرنا چاہئے "وبرکاتہ" کا اضافہ نہ کرے۔ (۳)

---

(۱) في البحر: "والنظر من وراء الزجاج يوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآة لأنه لم ير فرجها وانما رأى عكس فرجها" البحر الرائق ۳/ ۱۰۱، فصل في المحرمات، ط: سعيد كراچي. (قوله لأن المرئي مثاله الخ)...... وانما أراد به انعكاس نفس المرئي وهو المراد بالمثال فيكون منه على القول الآخر، ويعبرون عنه بالانطباع وهو ان المقابل للصقيل تنطبع صورته ومثاله فيه لا عينه، ويدل عليه تعبير قاضيخان بقوله لأنه لم ير فرجها، وانما رأى عكس فرجها فافهم. شامي: ۳/ ۳۳، فصل في المحرمات، ط: سعيد.

(۲) نظيره: وفيه تعظيم لها لأن سجد عليها ...... لأن الذي يصلي عليه معظم فوضع الصورة فيه تعظيم لها. البحر ۲/ ۲۸، باب مايفسد الصلاة، ط: سعيد، كراچي. شامي: ۱/ ۶۴۳، باب مايفسد الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد.

(۳) يسلم عن يمينه ويقول السلام عليكم ورحمة الله ولا يقول في هذا السلام يعني في سلام الخروج من الصلاة سواء كان عن اليمين او اليسار وبركاته كذا ذكر في المحيط. حلبي كبير ص: ۳۳۶، صفة الصلاة، ط: سهيل. والترجيح الراجح: ۱/ ۶۲۵، آداب الصلاة، مطلب في وقت ادراك فضيلة الافتتاح، ط: سعيد. البحر: ۱/ ۳۳۲، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد.

خسوف کی نماز

☆...... ''خسوف'' چاند گرہن کو کہتے ہیں یعنی چاند پر زمین کا سایہ ہو جانے سے اس کا سیاہ نظر آنا۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسوف اور خسوف اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو۔(۲)

☆...... خسوف کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، مگر اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وفی المراقی: وکسوف القمر ذهاب ضوئه والخسوف ذهاب دائرته ، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۳۶، باب صلاة الكسوف والخسوف،ط: مكتبه رشيديه كوئٹه ،وقديمی. وفی الفقه الاسلامی: الخسوف هو ذهاب ضوء القمر اوبعضه ليلا لحيلولة ظل الارض بين الشمس والقمر". الفقه الاسلامی :۲/ ۱۳۲۱ ، ط:رشيديه كوئٹه ،وفی قواعدالفقه "الخسوف للقمر ذهاب ضوئه". مجموعة قواعدالفقه، ص: ۲۷۶ ، ط:مير محمد كتب خانه.

(۲) وفی البخاری "عن قيس قال سمعت ابا مسعود يقول قال النبی ﷺ ان الشمس والقمر لاينكسفان لموت احدمن الناس ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموها فقوموا فصلوا". بخاری: ۱/ ۱۴۱ ، ط: سعيد كراچی. وفی مسلم: "عن ابی مسعود ان رسول الله ﷺ قال ان الشمس والقمر ليس ينكسفان لموت احد من الناس ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رأيتموه فقوموا فصلوا. مسلم: ۱/ ۲۹۹ ، مكتبه ايچ ايم سعيد. وفی ابی داؤد: "ثم قال ان الشمس والقمر لاينكسفان لموت احد ولالحياته ولكنهما آيتان من آيات الله عزوجل يخوف بهما عباده فاذا كسفا فافزعوا الی الصلوة". ابوداؤد: ۱/ ۱۶۹ ،ط: سعيد كراچی.

(۳) وظاهر الرواية هو الركعتان ثم الدعاء الی ان تنجلی ، شرح المنية .شامی: ۲/ ۱۸۲ ، باب الكسوف ،ط:سعيد.

يصلون ركعتين فی خسوف القمر وحدانا هكذا فی محيط السرخسی . هندية : ۱/ ۱۵۳ ،الباب الثانی عشر فی صلاة الكسوف،ط: رشيدية كوئٹه . اما خسوف القمر فيصلون فی منازلهم لان السنة فيهما ان يصلوا وحدانا". بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۲، قبيل فصل فی صلاة الاستسقاء، ط:سعيد كراچی.

☆…… قراءت آہستہ پڑھے۔(۱)

خشوع والی نماز کیسی ہو؟

شیخ الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب "حقیقت صلوٰۃ" میں خشوع والی نماز کا ایک پورا نقشہ کھینچا ہے۔ جس میں انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ نمازی کی کیفیات اذان سے لے کر مسجد جانے تک اور تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک کیا ہونی چاہئے۔ قارئین کے استفادے کیلئے پیش خدمت ہے۔

اذان سنتے وقت دل کی حالت:

جب اذان کی آواز کان میں آئے تو ایمان والوں کو چاہئے کہ ادب کے ساتھ ادھر متوجہ ہو جائیں اور خیال کریں کہ یہ پکارنے والا اللہ تعالیٰ مالک الملک کی طرف سے پکار رہا ہے اور اس کے دربار میں حاضری اور اظہار عبودیت کے لئے بلا رہا ہے۔

پھر جب مؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر اور اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ کی بے انتہا عظمت و کبریائی اور اس کی لاشریک الوہیت کے تصور کو تازہ کرتے ہوئے خود بھی دل و زبان سے یہی کلمات کہیں، اور اگر بالفرض کسی کام میں مشغول ہوں یا کسی خدمت میں لگے ہوئے ہوں تو یہ خیال کر کے کہ اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بالاتر ہے اور اسکی عبادت کا حق سب سے اہم اور مقدم ہے، نماز کے واسطے اس کام کو ملتوی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

---

(۱) "بلا اذان ولا اقامۃ ولا جہر" المبسوط للسرخسی: ۲/۲۸۴، باب الکسوف، ط: سعید "بلا اذان ولا اقامۃ ولا جہر فی القراءۃ فیہما عندہ" حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۴۵، باب صلاۃ الکسوف والخسوف، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

ولا یجہر بالقراءۃ فی صلاۃ الجماعۃ فی کسوف الشمس فی قول ابی حنیفۃ "ہندیۃ": ۱/۱۵۳، الباب الثامن عشر فی صلاۃ الکسوف، ط: رشیدیۃ کوئٹہ

پھر جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے یقین کو دل میں تازہ کرتے ہوئے اور رسالت کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے دل و زبان سے بھی یہی شہادت ادا کریں۔

پھر جب مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہے تو خیال کریں کہ یہ مؤذن حضور ﷺ کی تعلیم سے، گویا آپ ﷺ ہی کی طرف سے ہم کو نماز کے لئے بلا رہا ہے جس میں سراسر ہمارا بھلا ہے بلکہ اسی پر ہماری نجات اور کامیابی کا انحصار ہے، پھر اپنے نفس اور اپنی روح کو مخاطب کر کے مؤذن کا یہی پیغام خود اپنی زبان سے دہرائیں۔

پھر آخر میں جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ تو اپنی زبان سے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور لاشریک الوہیت و ربوبیت کا تصور پھر دل میں تازہ کریں اور خیال کریں کہ ایسے عظمت وجلال والے مالک الملک لاشریک لہ کے دربار میں حاضری اور اس کی بندگی کتنی بڑی سعادت ہے، اور اس میں غفلت و کوتاہی کس قدر کمینگی اور کتنی محرومی اور کیسی شقاوت ہے۔

مسجد جاتے ہوئے دل کی حالت:

پھر اس مالک الملک کے قہر و جلال کے تصور سے لرزتے ہوئے اور اس کی شان رحیمی و کریمی سے لطف و کرم اور عفو و رحم کی امید کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور مسکنت اور خوف و ادب کی کیفیت کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیں اور اس چلنے کے وقت قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر میدان حشر اور مقام حساب کی طرف چلنے کو یاد کر کے قلب میں ایک بیم و امید کی سی کیفیت پیدا کریں۔

پھر جب مسجد میں داخل ہونے لگیں تو تصور کریں کہ یہ خانۂ خدا اور مالک الملک کا دربار ہے، اور یہاں کا ادب یہ ہے کہ داہنا پاؤں پہلے اندر رکھا جائے یہ خیال کرکے داہنا پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں اور دعا کریں۔

"رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک"

ترجمہ: میرے مالک! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

وضو کی کیفیت:

پھر اگر وضو کرنا ہو تو یہ خیال کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پاک و صاف ہوکر حاضر ہونا چاہئے جیسا کہ اس کا حکم ہے نیز احادیث نبویہ میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں مثلاً یہ کہ "وضو کے وقت اعضاء وضو کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں" اور مثلاً یہ کہ "قیامت میں اعضاء وضو روشن اور منور ہوں گے جس کے ذریعے اس امت کے لوگ تمام دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے، یہ ان کی خاص نشانی اور پہچان ہوگی"۔ وضو کے وقت اعضاء ان فضائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی پوری امید کرتے ہوئے وضو کریں اور سنن و مستحبات کی کماحقہ رعایت رکھیں۔ بالخصوص مسواک کا بہت اہتمام کریں اور خیال کریں کہ اپنے مولا سے اسی منہ سے کچھ عرض کرنا ہے، ورنہ اس کا پاک کلام اس کے حضور پڑھنا ہے اس لئے مسواک کے ذریعہ منہ کے صاف کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

رسول اللہ ﷺ خود بھی مسواک کا حد سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی بہت تاکید فرماتے تھے، اور اس کے بڑے فضائل اور فوائد بیان فرماتے تھے۔

پھر وضو کرنے والا جب اس طرح وضو کر کے فارغ ہو جائے تو خیال کرے کہ یہ تو میں نے صرف ظاہری طہارت کی ہے اس سے زیادہ ضروری باطن کی طہارت ہے یعنی گندے ارادوں اور ناپاک خیالات سے اور گناہوں کی ناپاکی سے اپنے دل کی طہارت، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں اور چہروں سے زیادہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ پس بڑا احمق اور بیوقوف ہے وہ انسان جس نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ چند ظاہری اعضاء تو دھولئے لیکن دل کی صفائی اور پاکی کی کوئی فکر نہ کی حالانکہ جس مالک ومولا کے سامنے اس کو حاضر ہونا اور جس کو کچھ عرض ومعروض کرنا ہے وہ سب سے زیادہ دلوں ہی کو پاک اور صاف دیکھنا چاہتا ہے، اور پاکی کا خاص ذریعہ توبہ واستغفار ہے پس وضو کے بعد تمام گناہوں سے توبہ واستغفار بھی کرے۔

نماز شروع کرتے وقت دل کی حالت:

پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہونے لگے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے والی اپنی پیشی کو یاد کرے اور ندامت وحیا اور خوف سے اس کے دل کی حالت وہ ہونی چاہیے جو نہایت محسن آقا کے سامنے حاضر ہوتے وقت کسی بھاگے ہوئے خطا کار غلام کی ہوتی ہے۔ نیز نماز کے فضائل کا بھی دھیان کریں، خصوصاً اس کی یہ فضیلت یاد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حضوری اور انتہائی قرب کا خاص موقع ہے، اور یہ کہ قیامت میں نماز ہی کی اچھائی یا برائی پر آدمی کی سعادت یا شقاوت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ پھر یہ خیال کرے کہ کیا خبر ہے یہی نماز میری آخری نماز ہو اور اس کے بعد کوئی نماز پڑھنی مجھے نصیب

نہ ہو۔ لہٰذا بہتر سے بہتر نماز ادا کرنے کا عزم کرے، اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہے۔

نیت کی کیفیت:

پھر جب قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے تو خیال کرے جس طرح میں نے اپنے جسم کا رخ بیت اللہ کی طرف کر دیا جو ہمارے جسموں کا قبلہ ہے اسی طرح میرے دل کا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے جو قلوب وارواح کا قبلہ ہے۔ یہ خیال کر کے دل وزبان سے کہے:

"انی وجہت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین۔ لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین"۔

"میں نے اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ اس اللہ کی طرف پھیر دیا، جس نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب العٰلمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں سے ہوں"۔

تکبیر تحریمہ کی کیفیت:

اس کے بعد نماز شروع کرے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و کبریائی کا تصور کرتے ہوئے اور اپنی ذلت وبیچارگی اور تمام ماسویٰ اللہ کی بے حقیقتی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دل وزبان سے کہے اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے، ہر طرح کی کبریائی اور بڑائی اسی کے لئے ہے) اس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا زیادہ سے زیادہ دھیان اور دل میں زیادہ سے زیادہ خشوع اور

تذلل کی کیفیت ہونی چاہیے۔ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ پوری نماز کی اجمالی حقیقت اللہ اکبر میں کئی ہوئی ہے اور ساری نماز اسی اللہ اکبر کے معنی کی تفصیل اور عملی صورت ہے۔

ثناء کی کیفیت:

پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر یقین کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو ان کے حضور میں کھڑا ہوا تصور کر کے اولاً ثناء پڑھے اور اس خیال کے ساتھ پڑھے کہ حق تعالیٰ اپنی خاص کریمانہ شان کے ساتھ متوجہ ہے اور سن رہا ہے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک

وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک.

(اے میرے اللہ! پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے ہر تعریف اور برکت والا ہے تیرا نام اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

تعوذ کی کیفیت:

اور پھر یہ خیال کر کے کہ شیطان ہمارے دین و ایمان کا اور خاص طور سے ہماری نمازوں کا بڑا سخت دشمن ہے اور وہ ہماری گھات میں ہے اور میں آگے جو کچھ اپنے رب سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس میں ضرور خرابی ڈالنے کی کوشش کرے گا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے شر سے میری حفاظت فرما سکتا ہے۔ غرض اپنے آپ کو شیطان کے بچاؤ سے عاجز سمجھ کر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور عرض کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے دل کی حالت:

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ شروع کرے، اور ایک ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پورے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ (جب امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو)

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ بندہ جب نماز میں یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سب تعریفیں اللہ رب العلمین کے لئے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری حمد کی) پھر جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (جو بڑی رحمت والا ہے اور نہایت مہربان ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری صفت بیان کی) پھر جب کہتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (جو یوم جزا کا مالک ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی) پھر جب کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ (اس میرے بندے نے میری توحید کا اقرار کیا اور اپنے واسطے مجھ سے مدد مانگی، میرے بندے کو اس کی مانگ ملے گی) اس کے بعد جب بندہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے آخر تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ (میرے بندہ نے اپنے لئے مجھ سے ہدایت مانگی، میرے بندہ کی یہ مانگ پوری کی جائے گی)۔

پس نماز کو پڑھنے والے کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ کی ہر آیت کو سمجھ کر اور ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ میری سن رہے ہیں اور مذکورہ بالا احادیث کے

مطابق میری ہر بات کا جواب دے رہے ہیں، چنانچہ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے اس جواب کا خیال آئے کہ "یہ میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا" تو یہ تصور کرے کہ میری سب سے بڑی حاجت اور سب سے اہم ضرورت صراط مستقیم کی ہدایت اور دینِ حق پر چلنا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو مانگا جائے گا وہ اس کو عطا کرنے کا اعلان فرمادیا ہے، دل کی پوری تڑپ کے ساتھ اس رب کریم سے عرض کرے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ. آمین.

اے اللہ، سیدھے راستہ پر چلا ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پر تو نے فضل فرمایا۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر، اے اللہ میری یہ دعا قبول فرما۔

اس کے بعد جو سورت پڑھنی ہو پڑھے، اور خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی میری دعا کا جواب ہے جو خود میری زبان سے نکلوایا جا رہا ہے۔ قرآن شریف کی جو بھی چھوٹی بڑی سورۃ پڑھی جائے یا جہاں سے بھی اس کی دو چار آیتیں پڑھی جائیں لازما اس میں ہماری ہدایت کا کوئی نہ کوئی سبق ہوگا، یا تو اللہ تعالیٰ کی توحید، تسبیح و تقدیس اور اس کی صفت عالیہ کا بیان ہوگا یا قیامت و آخرت کا ذکر ہوگا یا عبادت اور اخلاق کا یا معاملات و معاشرت کے اچھے اصولوں کی تلقین ہوگی، یا گذشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کے عبرت آموز واقعات ہوں گے۔ غرض قرآن شریف کی ہر آیت میں ضرور بالضرور ہمارے لئے کوئی خاص ہدایت ہوگی۔

قراءت کرتے ہوئے دل کی حالت:

پس نمازی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی جو سورۃ یا آیت بھی پڑھے اُن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی دعا کا جواب سمجھے اور اپنے آپ کو مثل شجرہ موسوی کے تصور کرے (یعنی اس درخت کی مانند جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وادی طویٰ میں حق تعالیٰ کا کلام سنا تھا) درحقیقت کلام اللہ پڑھنے والے ہر مومن پر (اور بالخصوص نماز میں قرآن شریف پڑھنے والے مومنین پر) اللہ تعالیٰ کے ہزاروں بڑے بڑے احسانات میں سے ایک بڑا احسان وانعام یہ بھی ہے کہ شجرہ موسوی والی سعادت عظمیٰ ان کو حاصل ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ازلی مقدس کلام کو اپنی زبان سے ادا کرنا اور دہرانا نصیب ہوتا ہے۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

رکوع کی کیفیت:

پھر جب قراءت ختم کر چکے تو شکر کے جذبہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ شان کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے اور اپنے کو اس کی عبادت اور اس کے شکر کی حق ادائیگی سے قاصر سمجھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے، اور سر نیاز اس کے آگے جھکائے اور اپنی ذلت وحقارت اور حق تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وجلالت کا تصور کر کے دل وزبان سے بار بار کہے۔

سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم۔

پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

قومہ کی کیفیت:

اس کے بعد سر اٹھاتے وقت کہے سمع الله لمن حمده (اللہ نے حمد کرنے والے کی سن لی) یہ کلمہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور جواب کے ہے، جو بندے ہی کی زبان سے کہلوایا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اے بندے! تیری حمد کو تیرے رب نے سن لیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدر افزائی اور یہ بندہ نوازی معلوم کر کے بندہ کو چاہیے کہ اس کے تمام ظاہر و باطن پر حمد و شکر کا جذبہ طاری ہو جائے اور وہ دل و زبان اور جسم و جان سے کہے ربنا لک الحمد (اے میرے پروردگار! ساری حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے)۔

سجدے کی کیفیت:

اس کے بعد حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی بے حقیقتی اور شکر و عبودیت کا حق ادا کرنے میں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا تصور کرتے ہوئے دل و زبان سے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی (جو اس کے جسم کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ ہے) اللہ کے حضور میں زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و رفعت کے سامنے اپنی انتہائی ذلت و پستی اور بندگی اور سر افگندگی کی عملی شہادت دے، اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا جلال و جبروت کا تصور کر کے اپنے کو اس کا عبد ذلیل اور خاک پر پڑا ہوا ایک ذرہ سمجھتے ہوئے اسی حالت میں بار بار دل و زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ

(پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے)

پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے سجدے سے اعلیٰ و ارفع اور اپنے سجدے اور اپنی

عبادت کو اس دربار عالی کی شان کے لحاظ سے نہایت ناقص اور ناقابل قبول سمجھتے ہوئے ندامت اور اعتراف قصور کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کے سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھنے کے بعد پھر اسی تصور و تاثر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدے میں گر جائے اور اس وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رفعت و عظمت اور اپنی انتہائی حقارت و ذلت کے خیال میں ڈوبا ہوا ہو، اور اس کو ہر کمزوری اور ہر نامناسب بات سے پاک اور اپنے کو سراسر گندگیوں اور عیبوں کا مجموعہ اور بہت حقیر اور خطا کار بندہ تصور کرتے ہوئے پھر بار بار زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ۔

دوسری رکعت:

پھر یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہمارے ان سجدوں اور ہماری عبادات سے بہت بالاتر اور برتر ہے، اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور جن تصورات کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تھی اس رکعت میں پھر اسی طرح سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھے اور مذکورہ تفصیل کے مطابق رکوع و سجدہ کرے۔ غرض ہر رکعت میں اسی طرح کرے۔

تشہد کی کیفیت:

پھر جب بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا وقت آئے تو دل کو پوری یکسوئی کے ساتھ متوجہ کر کے عرض کرے:

”التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ“۔

"ادب و تعظیم کے سارے کلمے اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی قابل عبادت نہیں سوا اللہ کے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں"۔

درود شریف پڑھتے ہوئے دل کی کیفیت:

اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد یہ خیال کر کے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھے کہ اس دربار خداوندی تک ہم کو رسائی رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی سے حاصل ہوئی ہے اور ہمارا ایمان و اسلام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق حضور ﷺ ہی کی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے اور آپ ہی ہمارے ہادی اول ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی حضور ﷺ کو اس ہدایت و رہنمائی کا اور اس سلسلہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا بدلہ دے سکتا ہے، لہٰذا دعائے رحمت یعنی درود کی شکل میں آپ کے احسان کا اعتراف کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے عرض و معروض کے اس سلسلے کو ختم کر دینا بڑی بے مروتی اور احسان فراموشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس درود شریف کی تعلیم فرمائی تھی اور جو عام طور پر نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے:

"اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد. اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد"۔

"اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر (یعنی ان کے متعلقین اور متبعین پر)

اپنی خاص رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے''۔

استغفار:

درود شریف پڑھ کر گویا نماز پوری ہوگئی مگر اس کو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لحاظ سے نہایت ناقص اور ناقابل اعتبار سمجھتے ہوئے اور اس بارہ میں اپنے کو سراسر قصور وار اور خطا کار تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خوف اور دل شکستگی کی کیفیت پیدا کرے اور نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ حق تعالیٰ سے عرض کرے:

"اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا وانه لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم"۔ (صحیح بخاری)

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا میں بخت قصور وار ہوں اور صرف تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، پس تو مجھے معاف فرما دے بخش اپنے فضل سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے''۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی درخواست پر نماز میں پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی تھی۔

اس دعا و استغفار ہی کو اپنی نماز کا خاتمہ بنائے۔

سلام کی کیفیت:

اس کے بعد سلام کے ذریعہ نماز ختم کر دے۔ دائیں جانب کے سلام میں دائیں جانب کے رفقاء نمازی اور فرشتوں کی نیت کرے اور بائیں جانب کے سلام میں اس

جانب والوں کی، اور امام جس جانب ہو اس کی نیت اسی جانب کے سلام میں کرے۔

یہ ظاہر ہے کہ سلام کا اصل موقع ابتدائے ملاقات ہے، یعنی جدا ہونے کے بعد جب دو مسلمان باہم ملیں تو انہیں سلام کا حکم ہے۔ پس نماز کے ختم پر دو طرف سلام کی شریعت میں ہمارے لئے اشارہ ہے کہ ہم پوری نماز میں اس قدر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس سے مناجات اور عرض معروض میں ایسے غرق رہیں کہ اپنے گردوپیش کی دنیا سے بھی حتیٰ کہ اپنے ساتھ کے فرشتوں سے بھی منقطع اور غائب ہو کر گویا کسی دوسرے ہی عالم میں پہنچ گئے اور نماز کے ختم پر گویا اس عالم سے پلٹ کر تازہ ملاقات کرتے ہیں اور دائیں بائیں کے رفیقوں اور فرشتوں کو سلام کرتے ہیں۔

سلام کے بعد:

سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ خیال کرے کہ میری یہ نماز بہت ناقص ہوئی اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے معاف نہ فرمائے تو میں اس پر سزا کا مستحق ہوں بہرحال یہ خیال کر کے شرم وندامت اور خشیت کے جذبہ کے ساتھ اپنی نماز کی کوتاہیوں اور دوسری تمام معصیتوں سے معافی چاہے اور عفو ودرگزر کی التجا کرے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ اونچی آواز سے استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ کہتے تھے، پیچھے کے لوگ بھی آپ کے اس استغفار کو سن لیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقبول بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:

"كانوا قليلا من الليل ما يهجعون وبالاسحار هم يستغفرون"۔

"وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں، بلکہ راتوں کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں گزارتے ہیں، اور پھر سحری کے وقت اس سے معافی مانگتے ہیں"۔

گویا رات بھر کی عبادت کے بعد بھی اپنے کو قصوروار اور خطا کار گردانتے ہوئے اپنے مالک ومولیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی ہی چاہتے ہیں۔ بہرحال ایمان والوں کا یہی حال ہونا چاہئے کہ اپنی طرف سے اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے قصور اور اپنی کوتاہ کاری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہئیں۔ اس سے بخش دینے کی التجا کریں، اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہئیں دعا میں مانگیں۔ (بحوالہ نماز کے اسرار و رموز ص: ۲۰۹-۲۲۴، ط: مکتبہ الفقیر)

خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ

انسان دنیا میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جتنا دنیا میں پھنستا ہے اتنا ہی بے سکون اور بے چین ہوتا چلا جارہا ہے، اب پھر سکون کی تلاش میں مزید کوشش کرتا ہے، مزید دنیا حاصل کرتا ہے لیکن پھر مزید پھنستا ہے۔

مکھی شہد کے پیالے پر بیٹھی، دیکھو شہد پر پھنس گئی، اب نکلنے کے لئے کوشش کی تو پھنستی چلی گئی۔ آخرکار ریشم کے کیڑے کی طرح مرگئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی کیفیت ہے لیکن نماز واحد علاج ہے سکون کا لیکن کونسی نماز؟ میری اور آپ کی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ نماز جس کے اندر خشوع وخضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان وتوجہ کا نام ہے۔ (۱)

خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

اور یہی دونوں چیزیں مطلوب ہیں نماز کی حقیقت میں۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں ہماری نماز میں۔

---

(۱) وفی التفسیر المنیر: "والخشوع: خشوع القلب" (التفسیر المنیر: ۱۸/۱۰، مکتبہ حقانیہ۔

وفی القرطبی: "والخشوع محله القلب"۔ تفسیر قرطبی: ۱۲/۱۰۳، مکتبۃ الغزالی۔

وفی القرطبی: "والخشوع فی القلب"۔ تفسیر قرطبی: ۱/۳۷۴، مکتبۃ الغزالی۔

یعنی دو چیزیں مطلوب ہیں یاد رکھیں۔

یہ سب مل کر علاج انسانی بن جاتا ہے۔

ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز مکمل سکون ہے۔ اور اسی وقت نفسیاتی مریضوں کو نماز دھیان سے پڑھنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات (Pc shycologist) کہنے لگے کہ اگر لوگوں کو خشوع و خضوع کے فوائد اور محاسن کا علم ہو جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر ایسی نماز پڑھیں کہ انہیں پھر دنیا بھول جائے۔

کہنے لگے میرے پاس ایک مریض آیا تمام دوائی علاج کر چکا تھا۔ میں نے کہا میرا صرف اور صرف یہی مشورہ ہے کہ نماز تہجد سے لے کر نماز اوابین تک تمام نفل اور فرض نماز پڑھیں اور پڑھیں بھی دھیان اور توجہ سے جس طرح دین کہتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مریض نے بتایا کہ واقعی میرے امراض سے (1/3) ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۸۰)

خصی کی امامت

خصی کی امامت مکروہ تنزیہی ہے البتہ اگر اس سے زیادہ بہتر آدمی امامت کے لئے موجود نہ ہو تو کراہت ختم ہوگی۔(۱)

---

(۱) وکذا تکرہ خلف أمرد وسفیہ ومفلوج. الدر المختار مع الشامیة: (قولہ ومفلوج وأبرص شاع برصہ) وکذلک أعرج یقوم ببعض قدمہ فالاقتداء بغیرہ أولی، تاتارخانیة، وکذا أجذم، بیرجندی، ومجبوب وحاقن ومن لہ ید واحدة، فتاوی الصوفیة عن التحفة. والظاهر أن العلة النفرة، ولذا قید الأبرص بالشیوع لیکون ظاهرا، ولعدم إمکان إکمال الطهارة أیضا فی المفلوج والأقطع والمجبوب. شامی: [illegible]، باب الإمامة، مطلب فی إمامة الأمرد، ط سعید. فقط، الخصی فی حکم المجبوب، محمد انعام الحق.

خضاب لگانے والے کی امامت

خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی رنگوں کا خضاب لگانا جائز ہے اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، (۱) اور ایسا آدمی فاسق ہے، اور فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

البتہ مجاہدین کے لئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔ (۳)

خطاب کرنا

"کلام کی پانچ قسمیں" عنوان کے تحت دیکھیں۔

خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

جمعہ اور عیدین کے دو خطبوں کے درمیان جب امام بیٹھتا ہے تو حاضرین کے لئے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یا زبانی دعا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ حاضرین اس وقت بھی خاموش بیٹھے رہیں۔ (۴)

---

(۱) يستحب للرجل خضاب شعره ولحيته ولو في غير حرب في الأصح، والأصح انه عليه الصلاة والسلام لم يفعله ويكره بالسواد، وفي الشامية: (قوله ويكره بالسواد) أي لغير الحرب، قال في الذخيرة: اما الخضاب بالسواد للغزو ليكون اهيب في عين العدو فهو محمود بالاتفاق وان ليزين نفسه للنساء فمكروه وعليه عامة المشايخ وبعضهم جوزه بلا كراهة روي عن ابي يوسف انه قال: كما يعجبني ان تتزين لي يعجبها ان اتزين لها. شامي: ۶ / ۴۲۲، فصل في البيع، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد. و: ۶ / ۷۵۶، مسائل شتى، ط: سعيد كراچی۔

(۲) واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا، ولا يخفى انه اذا كان اعلم من غيره لا تزول العلة فانه لا يؤمن ان يصلي بهم بغير طهارة فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا. شامي: ۱ / ۵۶۰، باب الامامة، ط: سعيد۔ ويكره ان يكون الامام فاسقا ويكره للرجال ان يصلوا خلفه. تاتارخانية: ۱ / ۶۰۳، الفصل السادس الكلام في بيان من هو احق بالامامة. ط: مكتبة ادارة القرآن۔

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة رقم ۱۔

(۴) (واذا خرج الامام) فلا صلوة ولا كلام الى تمامها، الدر المختار، وفي الشامية (قوله الى تمامها) اي الخطبة لكن قال في الشرنبلالية لم يقل الى تمام الخطبة كما قال في الهداية لما صرح به في المحيط وغاية البيان انه يكره من حين يخرج الامام الى ان يفرغ من الصلوة. شامي ۲ / ۱۵۸، باب الجمعة، ط: سعيد، وفي الشامية "(قوله ولا كلام) .... قال البقالي في

خطبہ بیٹھ کر پڑھنا

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے، بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے، لیکن ہمیشہ بیٹھ کر پڑھنے کی عادت بنا لینا صحیح نہیں ہے، اس لئے ایسی صورت میں دوسرے خطیب کا انتظام کیا جائے۔(۱)

خطبہ پڑھنے کا طریقہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آنکھ مبارک لال ہو جاتی، اور آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی، ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامعین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔(۲)

مختصرة وإذا شرع في الدعاء لا يجوز للقوم رفع اليدين ولا تأمين باللسان جهراً فإن فعلوا ذلك أثموا وقيل أساؤوا ولا إثم عليهم والصحيح هو الأول وعليه الفتوى. شامي: ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد، وفي الجوهرة: وقال أبو حنيفة إذا خرج الإمام على المنبر يوم الجمعة ترك الناس الصلاة والكلام حتى يفرغ من خطبته وصلوته ... بين محمد وقريب في الأصح محيط. الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۰۸، ط: مير محمد، مزيد تفصيل کیلئے عنایة الأوطار: ۱/ ۴۲۶ دیکھیں۔

(۱) قوله والطهارة وستر العورة قائماً جعل الثلاثة في شرح المنية واجبات مع أنه نفسه صرح في متن الملتقى بسنية الطهارة والقيام كما في كثير من المعتبرات ... وصرح في المجمع وغيره بكراهة ترك الثلاثة. شامي: ۲/ ۱۵۰، باب الجمعة، ط: سعيد.

قال النووي في شرح مسلم في هذه الرواية دليل لمذهب الشافعي والأكثرين أن خطبة الجمعة لا تصح من القادر على القيام إلا قائماً في الخطبتين ولا تصح حتى يجلس بينهما إلى قوله وحكى ابن عبد البر إجماع العلماء على أن الخطبة لا تكون إلا قائماً لمن أطاقه وقال أبو حنيفة تصح قاعداً وليس القيام بواجب. شرح النووي لمسلم: ۱/ ۲۸۳، كتاب الجمعة، مكتبة ايچ ايم سعيد كراچي، وفي التاتارخانية: وقال محمد ويخطب الإمام قائماً يوم الجمعة هكذا جرى التوارث من لدن رسول الله ﷺ إلى يومنا. تاتارخانية: ۲/ ۶۰، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، نوع في الخطبة، ط: مكتبة ادارة القرآن. حلبي كبير ص ۵۶۰، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وفي الحديث عن جابر قال كان رسول الله ﷺ إذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم ويقول بعثت أنا والساعة كهاتين ويقرن بين إصبعيه السبابة والوسطى. مسلم: ۱/ ۲۸۴، كتاب الجمعة، ط: سعيد.

پرجوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے، اس لئے خطیب کے لئے خطبہ کے دوران مضمون کے اعتبار سے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ یہ مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بعض محققین نے اس کو بدعت کہا ہے، البتہ چہرہ کا رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۱)

خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت

اگر جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ وضو کر کے آیا تو خطبہ کا اعادہ ضروری نہیں، پہلے والا خطبہ کافی ہے اور اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔ (۲)

خطبہ سے پہلے بیان کرنا

☆ جمعہ کی اذان کے بعد خطبہ سے پہلے ضروری مسائل اور دینی احکام بیان

---

(۱) عن عمارة بن رويبة انه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزيد على أن يقول بيده هكذا وأشار بإصبعه المسبحة رواه مسلم، مشكوٰة ص ۱۲۳ باب الخطبة والصلوٰة ط: قديمي كراچي. وفي الشامية: (تتمة) ما يفعله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمين وجهة اليسار عند الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في الخطبة الثانية لم أر من ذكره والظاهر أنه بدعة ينبغي تركه لئلا يتوهم أنه سنة ثم رأيت في منهاج النووي قال: ولا يلتفت يمينا وشمالا في شيء منها، قال ابن حجر في شرحه لأن ذلك بدعة، ويوافقه ذلك عندنا من قول البدائع ومن السنة أن يستقبل الناس بوجهه ويستدبر القبلة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب هكذا. شامي: ۲/۱۴۸ باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب قال الله تعالى "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو خطب ثم ذهب لحوائجه في منزله ثم جاء فصلى تجوز. حلبي كبير ص ۵۵۵، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

وبرکات سے فائدہ اٹھا کر مسلمان ہوئے، ان نو مسلم لوگوں میں دینی تعلیم، مسائل اور تبلیغ احکام کی شدید ضرورت تھی، اس زمانہ میں نہ اخبارات تھے، نہ رسائل ومیگزین، اور نہ پریسوں میں دینی کتابوں کی اشاعت ہوتی تھی، وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ذریعے ہی احکام ومسائل کی تبلیغ ہوتی تھی، ان تمام ضرورتوں کے باوجود صحابہ کرام، حضرات تابعین اور تبع تابعین، حضرات محدثین، مجتہدین، فقہاء متقدمین اور متاخرین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے جمعہ یا عیدین کے خطبے عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھے ہوں، یا اس کی ہدایت کی ہو، اس لئے خطبہ عربی میں پڑھنا ضروری ہے، کسی اور زبان میں اس کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

خطبہ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عیدین کے خطبہ میں تکبیرات کہے تو حاضرین بھی آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے ہیں اور جب خطیب "ان اللہ وملائکتہ" کی آیت پڑھے، تو حاضرین دل ہی دل میں درود پڑھ سکتے ہیں زبان سے نہیں۔(۲)

---

(۱) ایضاً وفتاوی رحیمیہ: ۶/ ۱۳۷، خطبہ کس زبان میں پڑھا جائے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) وفی التاتارخانیة: "واذا کبر الامام فی الخطبة یکبر القوم معه واذا صلی علی النبی علیه السلام یصلی الناس فی انفسهم امتثالا للامر وسنة الانصات" تاتارخانیة: ۲/ ۸۹، ط: مکتبه ادارة القرآن، هندیة: ۱/ ۱۵۱، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۰، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. "والصواب انه یصلی علی النبی علیه السلام عند سماع اسمه فی نفسه"، الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۹، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید. وفی الجوهرة: "وکذا اذا ذکر الخطیب النبی علیه السلام استمعوا وصلوا علیه فی انفسهم"، الجوهرة النیرة: ۱/ ۱۱۸، ط: میر محمد. (قوله ولا کلام) ...... وکذلک اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم لایجوز ان یصلوا علیه بالجهر بل بالقلب وعلیه الفتوی. شامی: ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی۔

خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا

اگر خطبہ کے دوران بچے شور اور شرارت کرتے ہیں تو ان کو سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکا جا سکتا ہے، زبان سے کچھ کہنے یا زبان سے بولنا جائز نہیں حرام ہے۔ البتہ خطیب کے لئے زبان سے روکنا جائز ہے۔(۱)

خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت

خطبہ کے دوران تشہد کی ہیئت میں بیٹھنا، ہاتھ باندھنا اور کسی وقت پر ہاتھ چھوڑنا سنت نہیں، اگر یہ چیزیں واجب یا مستحب سمجھ کر کی جائیں تو بدعت ہے، ترک کرنا لازم ہوگا۔ ادب کے نیت سے دوزانو ہوکر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔(۲)

---

(۱) والاصح انہ لا بأس بان يشير برأسه او بيده عند رؤية منكر. بدائع الصنائع: ۲/ ۲۶۴، باب الجمعة، ط سعيد. علمي كبيري ص ۱۰۴ فصل في صلاة الجمعة، ط سهيل اكيڈمي لاهور. (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) اي في الخطبة، خلاصة وغيرها، فيحرم اكل وشرب وكلام ولو تسبيحا او رد سلام او امر بمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت. الدر المختار وفي الشامية: (قوله او امرا بمعروف) الا اذا كان من الخطيب كما قدمه الشارح. شامي ۲/ ۱۵۹، باب الجمعة، ط سعيد. (قوله ولا كلام) .... فالكلام مكروه تحريما بالاولى كما في البدائع بحر ونهر. شامي ۲/ ۱۵۸، باب الجمعة، ط سعيد.
والتكلم به من غير الامام حرام. الطحطاوي على الدر المختار: ۱/ ۳۴۵، باب الجمعة، ط قديمي كراچي.

(۲) عن يعلى بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل من في المسجد اصحاب النبي عليه الصلوة والسلام فرأيتهم محتبين والامام يخطب. ابو داؤد: ۱/ ۱۵۸، باب الاحتباء والامام يخطب، ط سعيد كراچي و ۱/ ۱۶۰ ط حقانية.
وفي المصححة اذا شهد الرجل الخطبة ان شاء جلس محتبيا او متربعا او كما تيسر لانه ليس بصلوة حقيقة. تاتارخانية ۲/ ۶۳، ط ادارة القرآن. (قوله لانه عليه الصلاة والسلام نهى) قال في شرح المنية اختلفوا في ام الجلوس اولى لانه اقرب الى التواضع. الشامي ۱/ ۶۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط سعيد كراچي. اذا شهد الرجل عند الخطبة ان شاء جلس محتبيا او متربعا او كما تيسر لانه ليس بصلاة عملا وحقيقة..... ويستحب ان يقعد فيها كما يقعد في الصلاة. هندية: ۱/ ۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، الفصل الثاني، ط رشيدية.

خطبے کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دو مرتبہ پڑھنا

خطبے کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دو مرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس کو لازم نہ سمجھا جائے۔ (۱)

خطبے کے وقت چندہ کرنا

خطبے کے دوران چندہ کرنا منع ہے، اس لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے چندہ کرلیا جائے، خطبہ شروع ہونے کے بعد نہیں۔ (۲)

خطبے کے وقت نماز پڑھنا

جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے حجرہ سے نکلے، یا جہاں حجرہ نہیں وہ اپنی جگہ سے خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہو، اس وقت سے جمعہ کی فرض نماز ختم ہونے تک ہر قسم کے نوافل اور سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بعض لوگ دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ میں جمعہ کی سنتیں شروع کر دیتے ہیں یہ مکروہ تحریمی اور منع ہے، البتہ جو سنتیں امام کے کھڑا ہونے سے پہلے شروع کی تھیں ان چاروں کو پورا کر لے، یہی صحیح ہے۔ فرض، واجب کی قضاء، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بھی اس وقت مکروہ تحریمی ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضاء نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (۳) ہر خطبہ کا یہی حکم ہے، خطبے دس ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) خطبۂ جمعہ (۲) خطبۂ عید الفطر

---

(۱) بخاری رحیمیہ ۶/۲۹۱، باب الخطبۃ للعیدین، ط: دار الاشاعت کراچی

(۲) "خطبے کے دوران نوافل پڑھنا مکروہ ہے" کے عنوان کے تحت تخریج کردی گئی ہے۔

(۳) اذا خرج الامام ... فلا صلاۃ ولا کلام الی تمامها ... خلا قضاء فائتۃ لم یسقط الترتیب بینها وبین الوقتیۃ فانها لا تکرہ ... لضرورۃ صحۃ الجمعۃ والا لا، ولو خرج وھو فی السنۃ ...... یتم. الدر مع الرد (قوله اذا خرج الامام الخ) بعد اللفظ حدیث ذکرہ فی الہدایۃ مرفوعا لکن فی

(۳) خطبۂ عید الاضحیٰ (۴) حج کے تین خطبے (۷) خطبۂ ختم قرآن (۸) خطبۂ نکاح (۹) خطبۂ استسقاء (۱۰) خطبۂ کسوف۔

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کے دوران اس سے پرہیز کرے ورنہ خطبہ کے ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ (۱)

خطبہ مقرر ہونے کی وجہ

جمعہ، عیدین، کسوف اور استسقاء میں خطبہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ جو لوگ ناواقف ہیں وہ واقف ہو جائیں، اور اسلام کی تبلیغ اور احکام الٰہی کی تلقین ان کو پورے طور پر ہو جائے، اور وہ بھی دین کے عالم بن جائیں اور جو لوگ عالم اور واقف ہونے کے باوجود غافل ہیں ان کے لئے یاد دہانی ہو جائے اور وہ ہوشیار ہو جائیں (۲) (احکام اسلام ص ۶۶)

=الفتح ان رفعه غريب والمعروف كونه من كلام الزهري واخرج ابن ابي شيبة في مصنفه عن علي وابن عباس وابن عمر رضي الله تعالى عنهم: كانوا يكرهون الصلاة والكلام بعد خروج الامام. والحاصل ان قول الصحابي حجة يجب تقليده عندنا اذالم ينفه شئ آخر من السنة (قوله فلاصلاة) يشمل السنة وتحية المسجد بحر قال محشيه الرملي: فلاصلاة جائزة، وتقدم في شرح قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة الخ، ان صلاة النفل صحيحة مكروهة حتى يجب قضاؤه اذاقطعه ويجب قطعه وقضاؤه في غير وقت مكروه في ظاهر الرواية ولو اتمه، خرج عن عهدة مالزمه بالشروع فالمراد الحرمة لاعدم الانعقاد. شامي: ۱۵۹/۲، باب الجمعة، ط: سعيد

(۱) اس کی تخریج یہ ہے ... ومن مس الحصى فقد لغا. مسلم: ۲۸۳/۱، كتاب الجمعة، ط: قديمي جب کنکریاں لینا منع ہے تو پنکھا ہلانا بھی منع ہوگا۔ محمد انعام الحق۔

(۲) ويكون فيها خطبة ليعلم الجاهل ويذكر الناسي. حجة الله البالغة: ۳۰/۲، الجمعة ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ

خطبہ اس طرح پڑھنا مسنون ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اور توحید ورسالت کی شہادت ادا کی جائے اور درمیان میں کلمۂ فصل "امابعد" کہہ کر لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے اور تقویٰ کا حکم کیا جائے، اور ان کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈرایا جائے اور کچھ قرآن پڑھا جائے اور کچھ مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کی جائے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس طریقہ سے نصیحت کرنے میں اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت پائی جاتی ہے، کیونکہ خطبہ دین کا شعار ہے، اذان کی طرح یہ چیزیں بھی ضروری ہونی چاہئیں اور حدیث میں آیا ہے: کل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذعاء.

(ترجمہ) جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔ (۱) (احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ

نبی علیہ السلام نے جمعہ کے اندر دو خطبے اور پھر ان کے درمیان جلسہ کرنے کو اس لئے مسنون فرمایا ہے کہ مقصد بھی پورا پورا حاصل ہو جائے، اور خطیب کو بھی آرام مل جائے، اور سننے والوں کا نشاط از سر نو تازہ ہو جائے۔ (۲) (احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں عصا پکڑنا

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا لینا اور سہارا دینا جائز ہے، مکروہ نہیں، مگر اس کو ضروری سمجھنا اور عصا نہ لینے والے کو ملامت کرنا، برا بھلا کہنا مکروہ ہے۔ (۳)

---

(۱) وسنة الخطبة ان يحمد الله ويصلي على نبيه ويتشهد ويأتي بكلمة الفصل وهي: امابعد. ويذكر ويأمر بالتقوى ويحذر عذاب الله في الدنيا والآخرة ويقرأ شيئا من القرآن ويدعو للمسلمين وسبب ذلك انه ضم مع التذكير التنويه بذكر الله ونبيه وبكتاب الله لان الخطبة من شعائر الدين فلا ينبغي ان يخلوا منها كالأذان وفي الحديث "كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء" حجة الله البالغة: ۲/۳۰، الجمعة. ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۲) وسن رسول الله ﷺ في الجمعة خطبتين يجلس بينهما ليتوفر المقصد مع استراحة الخطيب وتطرية لنشاطه ونشاطهم. حجة الله البالغة: ۲/۳۰، الجمعة. ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۳) وفي الخلاصة: ويكره ان يتكئ على قوس أو عصا. (قوله وفي الخلاصة الخ) استشكله في الحلية بأنه في رواية ابي داود (انه صلى الله عليه وسلم قام أي في الخطبة متوكئا على عصا أو

خطبہ نیا پڑھنا

ہر جمعہ کو نیا نیا خطبہ پڑھنا ضروری نہیں، البتہ نیا نیا خطبہ ہو تو بہتر ہے۔(۱)

خطبے کے دوران خاموش رہنا

خطبے کو دھیان سے سننا واجب ہے، اور خطبے کے دوران بالکل خاموش رہنا بھی واجب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص بول رہا ہے تو اسے چپ کرانے کے لئے بولنا بھی ناجائز ہے۔(۲)

خلیفہ

"خلیفہ" سے امام بنانا یا بننا دونوں مراد ہے، اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹنے کی وجہ سے کسی کو خلیفہ بنا دے، یا مقتدی اپنے میں سے کسی کو خلیفہ بنا دیں، یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے، اور امام کی نیت کر لے، تب بھی درست ہے بشرطیکہ امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو۔(۳)

= فتوى يوسف ... عن عبد الحميد ان اخف العصامة كالقيام رد المحتار: ۲/۱۴۶، باب الجمعة، ط سعيد كراچي، البحر: ۱۴۸/۲، كتاب الجمعة، ط سعيد كراچي، تاتارخانية ۲/۱۹، كتاب الجمعة، ط ادارة القرآن كراچي۔

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۱۰۶/۳، متفرقات صلوة، ط دار الاشاعت، طباعت ۲۰۰۳ء۔

(۲) (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة خلاصة وغيرها فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو أمرا بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت ...... (قوله فالمرقية للخطيب) أي من قراءة آية - ان الله وملائكته - والحديث المتفق عليه (إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والإمام يخطب فقد لغوت). شامی ۲/۱۵۹-۱۶۰، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط سعيد. تاتارخانية: ۲/۱۹۰، كتاب الصلاة باب الجمعة، ط: ادارة القرآن كراچي۔ البحر الرائق: ۲/۱۴۹، كتاب الصلاة باب الجمعة، ط سعيد كراچي۔

(۳) (قوله استخلف) أي جاز له ذلك لأن الاستخلاف حق الإمام .... وإن قدم القوم واحدا أو تقدم بنفسه لعدم استخلاف الإمام جاز إن قام مقام الأول قبل أن يخرج من المسجد ... (قوله ما لم يتقدم الخ) تخصيص لما في المتن كالهداية وحاصله أن حد الصفوف إن ذهب يمنة أو يسرة أو خلفا وأما إن ذهب أماما فحده السترة أو موضع السجود إن لم تكن له سترة ...... فتاوى شامي: ۱/۶۰۰، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط سعيد. عالمگيري: ۱/۹۶، كتاب الصلاة الفصل في الاستخلاف، ط رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق: ۱/۳۹۲، كتاب الصلوة باب الحدث في الصلوة، ط سعيد۔

اور اگر نماز مسجد میں نہیں ہو رہی ہے بلکہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہو رہی ہے تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا

اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کے بعد کسی مقتدی کو خلیفہ (امام) بنا دیتا ہے تو اس کے بعد امام، امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر وضو کر کے آتے آتے جماعت ہو چکی ہے تو یہ امام اپنی باقی ماندہ نماز لاحق کی طرح پوری کرے۔(۲)

خلیفہ مسبوق کو بنانا

”مسبوق کو خلیفہ بنانا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

خلیفہ نااہل کو بنایا

اگر امام کو وضو ٹوٹا اور اس نے کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنایا، جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے یا کسی عورت کو بنا دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فلما استخلف الامام وتقدم الخلیفة فقد صار هو الامام وبطلت الامامة في حق الاول لانه لا یجتمع في الصلاة الواحدة امامان. ... ولو استخلف رجلا فانه یصلی صلاته ثم اذا رجع الاول ولم یبق من صلوته شیء یتبع خلف الخلیفة وان فرغ الخلیفة اتم صلاته بغیر قراءة لانه لاحق فتاوی تاتارخانیة: ۱/ ۴۹۶، الاستخلاف، ط: ادارة القرآن کراچی، رد المحتار: ۱/ ۶۰۳،۶۰۲، کتاب الصلوة باب الاستخلاف ط: سعید کراچی، البحر: ۱/ ۳۹۸، کتاب الصلاة باب الحدث في الصلوة ط: رشیدیة، مجمع الانهر کتاب الصلوة باب الحدث في الصلوة. ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

خلیفہ نہیں بنایا

اگر امام کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور وہ کسی مقتدی کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے کے لیے چلا گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر وضو ٹوٹ جانے کے بعد، امام نے کسی مقتدی کو خلیفہ نہیں بنایا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، امام اور مقتدی کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کا مقام صف

اگر خنثیٰ میں مردانہ علامات زیادہ ہیں تو مردوں کے ساتھ کسی بھی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں تو عورتوں کی صف میں کھڑا ہوگا، اور اگر

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي فاذا استخلف احدهم فسدت صلوته وصلوة القوم ردالمحتار: ۱/۶۰۰، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف. ط: سعيد. خلاصة الفتاوى، كتاب الصلاة: ۱/۱۳۱، ط: رشيديه كوئته. فتح القدير: ۱/۳۲۹، كتاب الصلوة، باب الحدث في الصلوة. ط: رشيديه.

(۲)فان لم يستخلف حتى جاوز او خرج بطلت صلاة القوم ان لم يستخلفوهم قبل خروجه. حلبي كبير، ص: ۳۳۳ باب تذييل في الصلاة. وان لم يستخلف الامام ولا القوم حتى خرج من المسجد فسدت صلوة القوم ويتوضأ الامام ويبني لانه في حق نفسه كالمنفرد، وفي الظهيرية وهو الاصح، وذكر الطحاوى ان صلوته تفسد ايضاً. فتاوى تاتارخانية: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في الاستخلاف. ط: ادارة القرآن. ردالمحتار: ۱/۶۰۱، كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط: سعيد. عالمگيرى: ۱/۹۶، كتاب الصلوة فصل في الاستخلاف. ط: رشيدية كوئته.

دونوں علامات برابر ہیں تو وہ بچوں کے پیچھے اور عورتوں سے آگے کھڑا ہوگا۔(۱)

خنثیٰ کی اذان

خنثیٰ کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر خنثیٰ نے اذان دی تو دوبارہ اذان دینی چاہیے۔ اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی البتہ دوبارہ اذان نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کی امامت

اگر خنثیٰ میں مرد کی علامات زیادہ ہیں تو اس کی امامت صحیح ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں یا دونوں علامات برابر ہیں تو اس کی امامت صحیح نہیں بلکہ اپنے ہم جنس کا بھی امام نہیں بن سکتا، البتہ اس کے پیچھے عورتوں کی اقتداء درست ہے۔(۳)

---

(۱) والسنة ان یصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء لما مر من حدیث انس والخنثی المشکل یقوم قدام النساء ولا یقف معهن لاحتمال انه رجل ولا مع الرجال لاحتمال انه امرأة. حلبی کبیر، ص: ۵۴۱، فصل فی الامامة ط: سهیل اکیڈمی بدائع الصنائع: ۱/۱۵۹، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم. ط: سعید. شامی: ۱/۵۶۸ ـ ۵۷۱، باب الامامة. ط: سعید. البحر الرائق: ۱/۶۱۸، باب الامامة. ط: رشیدیه. و: ۱/۳۵۳، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره اذان جنب واقامته......واذان امرأة وخنثی......ویعاد اذان جنب......وکذا یعاد اذان امرأة. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۲ ـ ۳۹۳، باب الاذان. ط: سعید کراچی. واما اذان المرأة فلانها منهية عن رفع صوتها لانه یؤدی الی الفتنة وینبغی ان یکون الخنثی کالمرأة......ویعاد اذان المرأة البحر الرائق: ۱/۳۵۸ ـ ۳۵۹، کتاب الصلوة، باب الاذان. ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱/۲۶۳، ط: سعید کراچی.

(۳) ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازة ونفل علی الاصح. وفی الشامیة (قوله ولا یصح اقتداء الخ) المراد بالمرأة الانثی الشامل للبالغة وغیرها، کما ان المراد بالخنثی ما یشملهما ایضا......والخنثی البالغ تصح امامته للانثی مطلقا فقط لا الرجل ولا لمثله، لاحتمال انوثته وذکورة المقتدی، ویصح اقتداؤه بالرجل لا بمثله ولا بانثی مطلقا لاحتمال ذکورته. رد المحتار: ۱/۵۷۶ ـ ۵۷۷، کتاب الصلوة باب الامامة ط: سعید کراچی البحر الرائق: ۱/۶۲۸، کتاب الصلوة باب الامامة. ط: رشیدیة کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/۱۴۷، کتاب الصلوة فصل فی الامامة ط: رشیدیة.

خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں

خواتین جمعہ کے دن گھروں میں ظہر کا وقت داخل ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھیں۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کے دن جمعہ کی نماز مسجد میں ختم نہ ہو جائے عورتیں گھر میں ظہر کی نماز نہ پڑھیں یہ بات غلط ہے، درست نہیں، خواتین ظہر کا وقت ہونے کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے بھی اپنے گھروں میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔(۱)

خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق

عورتوں کو شرعی حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ بچھائیں بلکہ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں۔ ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب، دودھ پیدا کرنے والے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

یہی کیفیت سجدے میں رانوں کو جدا نہ کرنے کی ہے، کیونکہ اگر عورت شرعی حکم کے مطابق سجدہ کرے گی تو وہ بے شمار نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی، ورنہ یہ پوشیدہ نسوانی امراض پیدا ہوتے ہیں جو زندگی کے لئے وبال جان بن سکتے ہیں۔(۲)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس، ۱/۸۴)

---

(۱) ولا تجب الجمعة على مسافر ولا امرأة ولا مريض ولا عبد ولا أعمى. فتح القدير: ۲/۳۲، كتاب الصلاة باب الجمعة. ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/۲۶۹، كتاب الصلوة، باب صلوة الجمعة، ط. رشيدية كوئته. بدائع الصنائع: ۱/۵۸۲، كتاب الصلوة فصل في شرائط وجوب الجمعة. ط. دار احياء التراث العربي بيروت.

أن اداء الصلاة في أول الوقت افضل الا اذا تضمن التاخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير الجماعة. وعليه فكان اولى للنساء ان يصلين في اول الوقت لانهن لا ينتظرن اداء الجماعة كذا في مبسوط شمس الائمة وفخر الاسلام. شامي. ۱/۳۶۷، كتاب الصلاة ط: سعيد.

(۲) والمرأة تنخفض فلا تبدي عضديها وتلصق بطنها بفخذيها لانه استر الدر المختار ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة، باب آداب الصلوة، ط: سعيد.

ولا تجافي بطنها عن فخذيها وتضع يديها على فخذيها تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيها ولا تفتح ابطيها في السجود. البحر الرائق. ۱/۵۶۱، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ط. رشيدية.

و: ۱/۳۴۱، ط. سعيد كراچي.

خواتین کی نماز کا طریقہ

☆... نماز شروع کرنے سے پہلے اگر غسل واجب ہے تو غسل کرلیں۔(۱)

☆... اگر وضو نہیں تو وضو کرلیں اور اگر پہلے سے وضو ہے تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆... پاک اور صاف کپڑے پہنیں(۳) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی نہ ہوں جنہیں پہن کر لوگوں کے سامنے جانے سے شرماتی ہوں۔(۴)

---

(۱) يعني سنة (الطهارة بدنه) أي جسده لدخول الأطراف في الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه وقدمه لأنه أغلظ (وخبث) مانع كذلك. الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(وأما أنواع الغسل فسبعة) ثلاثة منها فريضة وهي الغسل من الجنابة والحيض والنفاس. هندية: ۱/۱۶، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيديه. شامي ۱/۱۵۹، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

(وأما الطهارة الكبرى) الشاملة لجميع الأعضاء (فهي الاغتسال) حلبي كبير، ص: ۴۰، الطهارة الكبرى، ط: سهيل.

(ويجب) أي يفترض (على المصلي) أي من يريد أن يصلي قبل الشروع في الصلوة (أن يزيل النجاسة) المانعة (عن بدنه وثوبه الخ) حلبي كبير ص: ۱۹۶، الشرط الثاني، ط: سهيل.

(۲) يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق وامسحوا برءوسكم وأرجلكم إلى الكعبين. سورة المائدة آيت ۶.

(وفرض الطهارة) غسل الأعضاء الثلاثة ومسح الرأس بهذا النص. فتح القدير ۱/۹، ۱۰، ط: رشيدية. بدائع الصنائع ۱/۳، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۱۵، فرائض الوضوء، ط: سهيل اكيڈمی.

(۳) (ويجب) أي يفترض (على المصلي) أي من يريد أن يصلي قبل الشروع في الصلاة (أن يزيل النجاسة المانعة) (عن بدنه وثوبه والمكان الذي يصلي فيه) حلبي كبير، ص: ۱۹۶، الشرط الثاني، ط: سهيل. الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۴) (وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) أي خدمة إن له غيرها وإلا لا. الدر المختار (قوله وصلاته في ثوب بذلة) ... وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به إلى الأكابر والظاهر أن الكراهة تنزيهية. شامي ۱/۶۴۰ - ۶۴۱، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۰، فصل يكره للمصلي، ط: قديمي كراچی.

☆...... چہرے، دونوں ہاتھ (گٹوں تک) اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی تمام جسم (سر، سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے، گردن وغیرہ سب) کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔ (۱)

☆...... نماز کے شروع سے آخر تک سر کے بال کھلے نہ رہیں، اور کپڑے یا دوپٹے کے نیچے بال لٹکے ہوئے بھی نظر نہ آئیں۔ (۲)

☆...... کلائیاں اور کان کھلے نہ رہیں۔ (۳)

☆...... پہنے ہوئے کپڑے اور دوپٹے باریک نہ ہوں، ورنہ اگر اس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سارا حصہ کپڑے کے اوپر سے نظر آتا رہے، یا بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۴)

☆...... اگر نماز کے دوران چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں قدموں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی حصے کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان

---

(۱) بدن الحرة عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون وشعر المرأة ما على رأسها عورة. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: رشيدية. الدر مع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة مطلب في ستر العورة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۱۰، الشرط الثالث، ط: سهيل.

(۲) وشعر المرأة ما على رأسها عورة وأما المسترسل ففيه روايتان الأصح أنه عورة كذا في الخلاصة. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: حقانية. فتح القدير: ۱/۲۶۰، ط: دار الفكر بيروت. الدر مع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۲۱۲ الشرط الثالث، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية. شامي: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد. البحر: ۱/۲۸۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. نیز حاشیہ نمبر (۱) دیکھیں۔

ربي العظيم" کہا جائے تو نماز نہیں ہوئی۔ اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔(۱)

☆... عورتوں کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے، اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔(۲)

☆...... پاک جگہ یا پاک مصلے پر کھڑی ہو جائیں۔(۳)

نماز شروع کرتے وقت

☆...... رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔(۴)

(۱) (ويمنع) حتى انعقادها (كشف ربع عضو) قدر أداء ركن بلا صنعه (من) عورة غليظة أو خفيفة على المعتمد. الدر المختار. وفي الشامية: (قوله حتى انعقادها) أي ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها والحاصل أنه يمنع الصلاة في الابتداء ويرفعها في البقاء. (قوله قدر أداء ركن) أي بسنة "منية" قال شارحها: وذلك قدر ثلاث تسبيحات الخ. شامي: ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد كراچی. البحر: ۱/۲۸۰، ۲۸۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير، ص: ۲۱۰، ۲۱۱، الشرط الثالث، ط: سهيل.

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها. رواه أبو داود. مشكوٰة: ۱/۹۶، باب الجماعة وفضلها، ط: قديمی کتب خانہ کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۵۸، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/۳۰۳، ۳۱۲، باب الإمامة فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: المكتبة الغوثية كراچی، و ۱/۳۰۳، ط: قديمی.

(۳) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. حلبي كبير ص: ۱۷۷، الشرط الثاني، ط: سهيل اكيڈمی لاہور. شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۴) والسادس استقبال القبلة حقيقة أو حكما كالعاجز. الدر: ۱/۴۲۷، باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: سعيد. هندية: ۱/۶۳، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية. البحر الرائق ۱/۲۸۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۹ باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمی.

نیت

☆... اب جس نماز کو پڑھنا چاہیں، اس کی نیت دل میں کرلیں، اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر عورت اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتی ہے، اور نیت اس طرح کریں کہ "فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہی ہوں"۔(۱)

☆... اور اگر امام کے پیچھے ہیں تو یوں کہیں کہ "فلاں نماز امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہی ہوں"۔(۲)

☆... اور دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور ہاتھ اُٹھاتے وقت نیت کے بعد "اللّٰہ اکبر" زبان سے کہہ کر دونوں ہاتھ سینے پر اس طرح رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے اور حلقہ نہ بنائیں (خواتین نیت باندھتے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں، اور مردوں کی طرح ناف کے

---

(۱) والنية هي الإرادة والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي اما الذكر باللسان فلا معتبر به ويحسن ذلك لاجتماع عزيمته ثم ان كانت الصلاة نفلا يكفيه مطلق النية وكذا ان كانت سنة في الصحيح وان كانت فرضا فلا بد من تعيين الفرض كالظهر مثلا. فتح القدير: ۲۳۲/۱، ط رشيدية. والمكتبة النورية الرضوية - سكهر. هندية: ۹۵/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية. ط: رشيدية. البحر: ۲۷۶/۱ - ۲۷۷، باب شروط الصلاة. ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۴۸، صفة الصلاة، ط: سهيل.

(۲) ولو كان مقتديا ينوي ما ينوي المنفرد وينوي الاقتداء ايضا لان الاقتداء لا يجوز بدون النية. هندية: ۶۶/۱، الفصل الرابع في النية. ط: رشيديه. الدر مع الرد: ۴۲۰/۱، باب شروط الصلاة مطلب في حضور القلب. ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۲، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي. وان كان مقتديا بغيره ينوي الصلاة ومتابعته. فتح القدير: ۲۳۳/۱، باب شروط الصلاة، ط: رشيديه.

نیچے ہاتھ نہ باندھیں)۔(۱)

نیت کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں

☆.....اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں فوراً یہ دعا پڑھیں:

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، آمین کے الف کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہئے اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔(۲)

---

(۱) (أما) إخراج الرجل كفيه من كمه عند التكبير للإحرام فقربه من التواضع إلا لضرورة كبرد، والمرأة تستر كفيها حذرا من كشف ذراعيها. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۹، فصل من آدابها، ط: قديمي. وأما المرأة فإنها ترفع يديها عند التكبير حذاء ثدييها بحيث تكون رؤوس أصابعها حذاء منكبيها لأن ذلك أستر لها وأمرها مبني على الستر.... وأما المرأة فإنها تضعهما تحت ثدييها بالاتفاق لأنه أستر لها. حلبي كبير، ص: ۳۰۰-۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل. حاشية الطحطاوي، ص: ۲۷۸، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. الدر مع الرد: ۱/۴۸۲-۴۸۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد. هندية ۱/۷۳، ط: رشيدية. شامي: ۱/۵۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ثم يقرأ سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك كذا في الهداية.... ثم يتعوذ وصورته أعوذ بالله من الشيطان الرجيم وهو المختار كذا في الخلاصة.... ثم يأتي بالتسمية.... ثم يقرأ فاتحة الكتاب.... ثم يضم إلى الفاتحة سورة أو ثلاث آيات هكذا في شرح المنية لابن أمير الحاج. هندية: ۱/۷۳-۷۴، ط: رشيدية. حلبي كبير، ص: ۳۰۴-۳۱۰، ط: سهيل اكيدمي لاهور. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. الدر مع الرد: ۱/۴۸۸-۴۸۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

☆ ... اگر کسی امام کے پیچھے اقتداء کرکے نماز پڑھ رہی ہیں جیسا کہ حرمین وغیرہ میں اتفاق ہوتا ہے تو صرف "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" کو آخر تک پڑھ کر خاموش رہیں(۱) اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، ہو سکتا ہے امام نے قرأت شروع کر دی تو اس دعا کو بھی نہ پڑھیں بلکہ نیت کر کے "اللّٰہ اکبر" کہہ کر خاموش رہیں۔(۲)

☆ جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو سانس توڑ کر الگ الگ پڑھنا بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے، مثلاً "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پر سانس توڑ دیں، پھر "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پر پھر

---

(۱) وكما استفتح (تعوذ) بلفظ أعوذ على المذهب (وسمى) ..... للقراءة، فيأتي به المسبوق عند قيامه لقضاء ما فاته لقراءته (لا المقتدي) لعدمها. في الشامية: (قوله فيأتي به المسبوق الخ) ذكر المصنف ثلاث مسائل تفريعا على قوله للقراءة بناء على قول أبي حنيفة ومحمد أن التعوذ تبع للقراءة ... وعند أبي يوسف فهو تبع للثناء ... فيأتي به المسبوق بعد الثناء مرتين حال اقتدائه وعند قيامه للقضاء، ويأتي به المقتدي المدرك لأنه يثني كما يأتي به الإمام والمنفرد ... لكن مختار قاضيخان والهداية وشروحها والكافي والاختيار وأكثر الكتب هو قولهما أنه تبع للقراءة وأقره في شرح المنية. شامي ١/ ٤٨٩ - ٤٩٠، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ٢٨١ - ٢٨٢، فصل في كيفية ترتيب، ط قديمي. حلبي كبير، ص ٣٠٣، صفة الصلاة، ط سهيل.

(۲) إذا أدرك الإمام في القراءة في الركعة التي يجهر فيها لا يأتي بالثناء كذا في الخلاصة. هندية ١/ ٩٠، باب الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط رشيدية. والمؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة في السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فإن قرأ كره تحريما) الخ. الدر المختار. (قوله ولا الفاتحة) بالنصب عطف على محذوف تقديره لا غير الفاتحة ولا الفاتحة، وقوله في السرية يعلم منه نفي القراءة في الجهرية بالأولى، والمراد التعريض بخلاف الإمام الشافعي، ويرد ما نسب لمحمد (قوله اتفاقا) أي بين أئمتنا الثلاثة. شامي ١/ ٥٤٤، فصل في القراءة، ط سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي ص ٢٢٨، باب شروط الصلاة وأركانها، ط قديمي.

"مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ" پر، اسی طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں۔(۱) لیکن سورۃ فاتحہ کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں، خواتین ہر قسم کی نماز میں الحمد شریف اور سورت وغیرہ سب کچھ آہستہ پڑھیں۔(۲)

☆ ...نماز کے دوران ضرورت کے بغیر جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھیں گی اتنا ہی بہتر ہوگا، اور اللہ کی رحمت زیادہ نازل ہوگی، اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں، اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم کھجلی کرنے کی کوشش کریں، بار بار کرنے سے پرہیز

(۱) عن ام سلمة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراءته يقرأ "الحمد لله رب العالمين" ثم يقف "الرحمن الرحيم" ثم يقف وكان يقرؤها "مالك يوم الدين" هذا حديث غريب وبه يقرأ ابو عبيد ويختاره. ترمذی شریف: ۲/ ۱۲۳، ابواب القراءات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ط: سعید کراچی۔

عن ابي هريرة ...... اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى: قسمت الصلوٰة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سأل فاذا قال العبد الحمد لله رب العالمين قال الله تعالى حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى علي عبدي واذا قال مالك يوم الدين قال مجدني عبدي واذا قال اياك نعبد واياك نستعين قال هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال هذا لعبدي ولعبدي ما سأل رواه مسلم. مشکوٰۃ شریف ص ۷۸، باب القراءة في الصلاة

(۲) وصوتها على الراجح وذراعيها على المرجوح. الدر المختار (قوله على الراجح) عبارة البحر عن الحلية انه الاشبه. وفي النهر وهو الذي ينبغي اعتماده ومقابله ما في النوازل: نغمة المرأة عورة وتعلمها القرآن من المرأة احب. فتح شامی: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة ط: سعيد (قوله وصوتها) ... (الخ) ... انها تخفض ... الرجل في عشر ... ولا تجهر في الجهرية بل لو قيل بالفساد بجهرها لامكن بناء على ان صوتها عورة شامی: ۱/ ۵۰۴، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها ط: سعيد۔

کریں۔ (۱)

☆... نماز کے دوران جسم کا سارا زور دونوں پاؤں پر برابر رکھیں، ایک پاؤں پر زور دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر ایک پاؤں پر زور دیں تو دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہونا چاہئے۔ (۲)

☆... جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ (۳)

☆... کھڑے ہونے کی حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں ورنہ اللہ کی رحمت کی نظر سے محروم ہو جائیں گی۔ (۴)

---

(۱) ولو حك ثلاثا في ركن واحد تفسد صلاته هذا إذا رفع يده في كل مرة أما إذا لم يرفع في كل مرة فلا تفسد لأنه حك واحد. البحر الرائق: ٢/٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد... حلبي كبير، ص: ٤٤٩، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی. خلاصة الفتاوى: ١/١٢٩، كتاب الصلاة، في بيان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: رشيديه

(۲) ويكره القيام على أحد القدمين في الصلاة بلا عذر. شامي: ١/٦٤٣، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هندية: ١/٧٩، باب صفة الصلاة، ط: حقانيه.

(۳) وإمساك فمه عند التثاؤب فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتيه بسنه فإن لم يقدر غطاه بظهر يده اليسرى وقيل باليمنى لو قائما وإلا فيسراه... وكمه لأن التغطية بلا ضرورة مكروهة. الدر مع الرد: ١/٤٧٨، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ٣٥٣، كراهية الصلاة، ط: سهيل. هندية: ١/٧٣، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية.

(۴) وذكر الطحاوي في مختصره ينبغي أن يرمي ببصره إلى موضع سجوده في حالة القيام وفي حالة الركوع إلى رؤوس أصابع رجليه وفي حالة السجود إلى أرنبة أنفه وفي حالة القعدة إلى حجره لأن هذا كله تعظيم وخشوع... ولا يلتفت يمنة ولا يسرة لقول النبي صلى الله عليه وسلم لو علم المصلي من يناجي ما التفت وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلاة فقال تلك خلسة يختلسها الشيطان في صلاة أحدكم الخ. بدائع الصنائع: ١/٢١٥، كتاب الصلاة، فصل ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد. هندية: ١/٧٤، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: حقانيه پشاور. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٢٥٩، كتاب الصلاة، فصل من آدابها، ط: قديمي

رکوع میں

☆…… جب قیام سے فراغت ہو جائے یعنی سورت پڑھنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، اور رکوع میں جھکنے کی ابتداء "اللہ اکبر" کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔ (۱)

☆…… خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کریں۔ (۲)

☆…… خواتین رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں اور ہاتھ پر زور نہ دیں۔ مردوں کی طرح انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھ کر گھٹنوں کو نہ پکڑیں، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھیں، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔ (۳)

---

(۱) ويكبر مع الانحطاط ... فيكون ابتداء تكبيره عند أول الخرور والفراغ عند الاستواء للركوع. هندية: ۱/ ۷۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: حقانيه پشاور. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲، ۳) (قوله ويسن أن يلصق كعبيه) ... والمرأة تنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لأن ذلك أستر لها. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۳، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی.

وفيه أيضا: (قوله وحررناه في الخزائن الخ) ... وتنحني في الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج فيه أصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها ولا تحني ركبتيها وتنضم في ركوعها وسجودها ... (قوله ولا تحني ركبتيها) صوابه وتحني ركبتيها ... الخ. ردالمحتار: ۱/ ۵۰۴، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: حقانيه پشاور. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة الخ، ط: سعيد.

حلبي كبير، ص: ۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل.

☆...... خواتین رکوع میں اپنے بازؤں کو پہلوؤں سے خوب ملائیں، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دیں، اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کریں، اس لئے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع کرنا غلط ہے۔(۱)

☆...... دونوں پاؤں پر وزن اور زور برابر رکھیں، بلا وجہ کسی پاؤں پر زور زیادہ اور کسی پر کم نہ کریں۔(۲)

☆...... رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھیں۔(۳)

☆...... کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

☆...... رکوع سے اٹھ کر اس قدر سیدھی کھڑی ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکرہ القیام علی احد القدمین فی الصلاۃ بلا عذر. شامی: ۱/۴۴۳، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید. ھندیة: ۱/۹۹، باب صفة الصلاۃ، ط: رشیدیة.

(۳) نظرہ الی موضع سجودہ حال قیامہ، والی ظھر قدمیہ حال رکوعہ، والی ارنبة انفه حال سجودہ، والی حجرہ حال قعودہ. الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاۃ، ط: سعید. بدائع: ۱/۲۱۵. فصل فی بیان ما یستحب فی الصلاۃ وما یکرہ، ط: سعید. ھندیة: ۱/۷۳، فصل فی سنن الصلوۃ، ط: رشیدیہ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۶، فصل فی ادابھا، ط: قدیمی.

(۴) ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثا وذلک ادناہ فلو ترک التسبیح اصلا او به مرۃ واحدۃ یجوز ویکرہ ھندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا، ط: حقانیه پشاور. شامی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ ط: سعید.

ضروری ہے۔(۱)

☆......نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔(۲)

☆...... بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت سیدھی کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کردیتی ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں، ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔(۳)

☆......اور رکوع سے اٹھتے وقت تنہا نماز پڑھنے والی خاتون "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" دونوں کہے، اور اگر امام کے ساتھ ہے تو امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو مقتدی خاتون صرف "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہے۔(۴)

☆......نوافل میں رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کے بعد "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" پڑھنا بہتر

(۱) ثم یرفع رأسه من رکوعه مسمعا ویقوم مستویا لما مر من انه سنة او واجب او فرض. (الدر المختار) وفي الشامية: وقوله مستویا لما مر للتاکید فان مطلق القیام انما یکون باستواء الشقین وانما اکده لمشابهة لا کثیرین عنه الخ. شامی: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/۷۳-۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة الخ ط: رشيديه.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) انظر الحاشية رقم ۱

(۴) وان كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا فالاصح انه يأتي بهما. هندية: ۱/۷۴، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها وكيفيتها ط: حقانيه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۷-۴۹۸، باب صفة الصلاة، ط: سعيد بدائع الصنائع: ۱/۲۰۹، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي

ہے۔(۱)

سجدے میں جاتے وقت

☆..... پھر" اللّٰہ اکبر " کہتی ہوئی سینہ کو جھکا کر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے سجدے میں جائیں" اللّٰہ اکبر " اور سجدے کے لئے جھکنے کی ابتداء ساتھ ہی ہو اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے ،اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں ، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھیں ،اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں(۲)اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں۔(۳)

---

(۱)ولیس بینهما ذکر مسنون و کذا لیس بعد رفعه من الرکوع دعاء ، و کذا لایاتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب وما ورد محمول علی النفل . تنویر المختار ،وفی الشامیة: (قوله محمول علی النفل) ..... وصرح به فی الحلیة ایضاً فی القومة والجلسة وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد ،او الجماعة والماموم محصورون لایتثقلون بذلک کمانص علیه الشافعیة الخ شامی-۱/ ۵۰۶،فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید۔ حلبی کبیر،ص:۳۱۸، صفة الصلاة ،ط:سهیل

(۲)ثم اذا استوی قائما کبر وسجد ویکبر فی حالة الخرور ....قالوا: فاذا اراد السجود یضع اولاً ما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته .....ویضع یدیه حذاء اذنیه ویوجه اصابعه نحو القبلة . هندیة ۱/ ۷۵،الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها،ط:حقانیه پشاور۔ رد المحتار: ۱/ ۴۹۷۔ ۴۹۸، باب صفة الصلاة،ط:سعید۔ حلبی کبیر،ص۳۲۰ صفة الصلاة ،ط:سهیل اکیڈمی لاهور۔ حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص:۲۶۲ فصل فی بیان سننها،ط:سعید

(۳)"ویسجد ..... ضاما اصابع یدیه لتتوجه للقبلة،ای منضمة جمیعاً بعضها ببعض ، قهستانی وغیره ولایندب الضم الاهنا" رد المحتار: ۱/ ۴۹۸،باب صفة الصلاة،ط:سعید . هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها،ط:حقانیه پشاور۔

☆...... خواتین سجدے میں دونوں پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔(۱)

☆...... خواتین خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔(۲)

☆...... خواتین سجدے میں کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دیں۔(۳)

☆...... پھر سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہیں۔(۴)

---

(۱) "ذکر الشارح "ان المرأة تخالف الرجل في عشر خصال ... ویزاد علی العشر انها لاتنصب اصابع القدمین "البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱ باب صفة الصلاة، ط: سعید. شامی: ۱/ ۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید

(۲، ۳) وعن یزید بن ابی حبیب ان رسول الله ﷺ مر علی امرأتین تصلیان فقال: اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض، فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل "رواه ابو داؤد فی مراسیله ملحقا فی آخر سنن ابی داؤد، ص: ۸، ط: میر محمد کراچی. وعن عبدالله بن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلست المرأة فی الصلاة وضعت فخذها علی فخذها الاخری واذا سجدت الصقت بطنها فی فخذیها کأستر مایکون لها..... الحدیث، رواه البیهقی. السنن الکبری: ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة، باب مایستحب للمرأة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود، ط: نشر السنة ملتان. (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها) لانه استر لها.. وذکر الشارح ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ... ولا تجافی بطنها عن فخذیها ... ولا تفتح ابطیها فی السجود البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید. رد المحتار: ۱/ ۵۰۳، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید، حلبی کبیر: ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سعید.

(۴) "ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه "هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: حقانیه پشاور. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

☆...... پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔(۱)

دونوں سجدوں کے درمیان

☆...... ایک سجدے سے اُٹھ کر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جائیں، اس طرح کہ بائیں کولہے پر بیٹھیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں، (۲) اور انگلیاں اچھی طرح ملا کر رکھیں، درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، (۳) اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھیں، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے۔(۴)

---

(۱) والثامن من الفرائض وهي الثانية من المختلف فيهما: تعديل الاركان، فانه عند ابي يوسف فرض لما ذكرنا من الحديث اى حديث ابن مسعود المتقدم في اول ذكر الفرائض وعندهما تعديل الاركان من الواجبات الخ، حلبي كبير، ص:۲۹۳، الثامن تعديل الاركان، ط: سهيل، شامي: ۱/ ۳۵۰۔ ۳۵۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۲) عن عبدالله بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلست المرأة في الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى، ...... الحديث. السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة، باب ما يستحب للمرأة ... الخ، ط: نشر السنة ملتان. "وتنضم في ركوعها وسجودها وتفرش ذراعيها ...... وتضع فيه يديها تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيها وتضم فيه اصابعها" رد المحتار: ۱/ ۵۰۴، صفة الصلاة، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

(۴) "ويجلس بين السجدتين مطمئنا الخ ...... وليس بينهما ذكر مسنون ...... وما ورد محمول على النفل" (قوله: مطمئنا) اى بقدر تسبيحة" رد المحتار مع الدر المختار: ۱/ ۵۰۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

☆..... بیٹھنے کے وقت نظر اپنی گود کی طرف رکھیں۔(۱)

☆..... ایک سجدے سے ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے، اور اس طرح کرنے سے نماز کو لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

☆..... سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کریں جیسے پہلا سجدہ کیا تھا، یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہیں اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۳)

☆..... دوسرے سجدے کی ہیئت وہی ہوگی جو پہلے سجدے میں بیان کی

---

(۱) ويستحب للمصلي من طرفه ... ان يكون منتهى بصره ... في حال قعوده الى حجره. (حلبي كبير ص: ۳۵۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي)

(۲) ثم يرفع رأسه ويكبر، والسنة له ان يرفع رأسه حتى يستوي جالسا وليس في هذا التحديد ذكره شمس الائمة ... ولو لم يستو جالسا وسجد اخرى اجزأه عند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله. رفع الرأس عن السجدة الاولى فرض ان كان الركن هو الانتقال لانه لا يمكنه اداء الثانية الا به الا انه لا يمكنه الانتقال الى الثانية الا بعد رفع الرأس فافترض رفعه ... واختلفوا في مقدار الرفع فروى عن ابي حنيفة انه ان كان الى القعود اقرب جاز وان كان الى الارض اقرب لا يجوز هكذا في التبيين وهو الاصح هكذا في الهداية وروى ابو يوسف عنه اذا رفع رأسه مقدار ما يسمى رافعا جاز قال في المحيط وهو الاصح كذا في التبيين وهو الصحيح هكذا في البدائع. (هندية ۱/۷۰، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية. حلبي كبير ص: ۲۹۳، تعديل الاركان، ط: سهيل) ثم يرفع رأسه من السجدة الاولى مكبرا ويجلس مطمئنا ويضع يديه على فخذيه كما في التشهد ... (حلبي كبير ص: ۳۲۴ صفة الصلاة ط: سهيل. شامي ۱/۵۰۵، ۴۲۳ باب صفة الصلاة ط: سعيد و ۱/۳۶۳، البحر: ۱/۳۲۱ فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر ط: سعيد)

(۳) واذا اراد الرفع يرفع وجهه ثم يديه ثم ركبتيه (هندية: ۱/۷۵ الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها ط: حقانية پشاور)

ٹیکیں۔(۱)

☆... دوسرا سجدہ کرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہوتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑی ہوں، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے یا بیماری ہے، یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارے کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں ہے۔(۲)

دوسری رکعت کی ابتداء

☆... دوسری رکعت کے شروع میں "ثناء" اور "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" نہ پڑھیں۔(۳)

☆... اگر امام کے پیچھے ہیں تو خاموش رہیں، کچھ نہ پڑھیں۔(۴) اور اگر تنہا نماز پڑھ رہی ہیں تو صرف "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں اور

---

(۱) ويكبر في حالة الخرور ... قالوا: إذا أراد السجود وضع أولاً ما كان أقرب إلى الأرض فيضع ركبتيه أولاً ثم يديه ثم وجهه ثم جبهته. هندية: ۱/۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: حقانية پشاور. هذا إذا كان حافياً... وحلبي كبير، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل. الدر مع الرد: ۱/۵۰۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

(۲) وإذا فرغ من السجدة الثانية ينهض على صدور قدميه ولا يقعد ولا يعتمد على الأرض بيديه عند قيامه وإنما يعتمد على ركبتيه ...... وترك الاعتماد مستحب لمن ليس به عذر عند ظاهر الرواية. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانية پشاور.

(۳) ويفعل في الركعة الثانية مثل ما فعل في الركعة الأولى إلا أنه لا يستفتح ولا يتعوذ. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانية پشاور. الدر مع الرد: ۱/۵۰۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

(۴) والمقتدي لا يقرأ على المفتى به لأنه ممنوع شرعاً. شامي: ۱/۳۲۶، باب صفة الصلاة، مبحث الركن الأصلي والركن الزائد، ط: سعيد.

''ولا الضالین'' کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہیں، پھر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت ملائیں پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کریں۔(۱)

قعدہ

☆...... دوسرے سجدے کے بعد اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں، (۲) اور اس میں ''التحیات'' پڑھیں۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (۳)

---

(۱) والركعة الثانية كالاولى فيما مر غير انه لا يأتي بثناء ولا تعوذ فيها اذلم يشرعا الامرة. الدر المختار وفي الشامية: (قوله فيما مر) اى من الاركان والواجبات والسنن. شامي: ۱/ ۵۰۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(قوله والتأمين) اى عقب قراءة الفاتحة قال في المنية: واذا قال الامام ولا الضالين قال آمين ولا يخفى ان هذا هو المفهوم لكل احد الخ. شامي: ۱/ ۴۷۵، ۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد.

(۲) وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب اليمنى. هندية: ۱/ ۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانيه پشاور.

(۳) "ويقرأ تشهد ابن مسعود وجوبا كما بحثه في البحر". الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد "والتشهد التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي الخ وهذا تشهد عبد الله ابن مسعود". الهداية مع فتح القدير: ۱/ ۲۷۴، باب صفة الصلاة، ط: مصطفى البابي مصر. حلبي كبير، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهيل.

اشارہ

☆ ... "التحیات" پڑھتے وقت جب "اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اشارہ کریں اور "اِلَّا اللّٰهُ" پر گرادیں۔(۱)

☆ ..... اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنالیں، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی بند کرلیں، اور "اَشْهَدُ اَنْ لَّا" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو نیچے جھکادیں اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔(۲)

☆ ..... اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

---

(۱) وعن الحلواني: يقيم الأصبع عند "لا إله" ويضعها عند "إلا الله" ليكون الرفع للنفي والوضع للإثبات "فتح القدير مع الكفاية ۱/۲۷۴، باب صفة الصلاة، ط: مصطفى البابي مصر. الدر مع الرد ۱/۵۰۹-۵۱۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعيد كراتشي. هندية ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية. البحر: ۱/۳۴۲، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۸۴، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي

(۲) ويحكى عن الفقيه أبي جعفر أنه يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى مع الإبهام ويشير بسبابته." الكفاية شرح الهداية: ۱/۲۷۴، باب صفة الصلاة، ط: مصطفى البابي مصر وهو المروي عن محمد في كيفية الإشارة" فتح القدير: ۱/۲۷۴، باب صفة الصلاة، ط: مصطفى البابي مصر. منحة الخالق على البحر الرائق: ۱/۳۴۳، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد. شامي: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (۱)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۲)

☆ ...... اس کے بعد نماز ختم کر دیں۔

سلام پھیرتے وقت

☆ اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" (۳)

---

(۱) فاذا فرغ من التشهد يصلي على النبي ﷺ ومثل محمد عن كيفية الصلاة على النبي ﷺ فقال: يقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد. هندية: ۱/۷۶، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلاة، حقانيه پشاور۔ حلبي كبير ص: ۳۳۴، صفة الصلاة ط. سهيل، شامي: ۱/۵۱۰، فصل في بيان تاليف الصلاة ط. سعيد.

(۲) ومن الادعية المأثورة ما روي عن ابي بكر انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم: علمني دعاء ادعو به في صلاتي فقال: قل: اللهم اني ظلمت نفسي ظلما كثيرا وانه لا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني انك انت الغفور الرحيم" هندية: ۱/۷۶، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها ط: حقانيه پشاور، حلبي كبير، ص: ۳۳۵، صفة الصلاة ط. سهيل اكيڈمي لاهور

(۳) ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول في التسليمة الاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفي التسليمة الثانية عن يساره حتى يرى بياض خده الايسر وفي تفسيرهم الاصح "..... ويقول "السلام عليكم ورحمة الله" هندية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ط. حقانيه پشاور۔ الدر مع الرد: ۱/۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۳۳۶، صفة الصلاة ط. سعيد

☆ ...دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے کا رخسار نظر آئے،(۱) اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

☆ ...اور دونوں سلاموں میں "کراماً کاتبین" اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔(۳)

☆ ...اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقے کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائیں۔(۴)

☆ ...اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑے ہو جائیں، درود شریف اور دعائیں نہ پڑھیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ونظره الی موضع سجوده حال قیامه ... وفی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة لتحصیل الخشوع. (الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعید، بدائع: ۱/۵۰۳، فصل فی بیان ما یستحب فی الصلاة وما یکره، ط: سعید، هندیة: ۱/۷۲، الفصل فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۱، فصل فی آدابها، ط: قدیمی)

(۳) وینوی المنفرد الحفظة فقط (الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید) واما المنفرد فلا ینوی سوی الحفظة لانه لیس معه سواهم ولما تقدم انه لا ینوی من البشر من لا شرکة له فی صلاته (حلبی کبیر، ص: ۳۴۰، صفة الصلاة، ط: سهیل، هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها، ط: رشیدیة)

(۴) ...وخاف زیادته او بطء برئه بقیامه او دوران رأسه او وجد لقیامه الما شدیدا او کان لو صلی قائما سلس بوله او تعذر علیه الصوم صلی قاعدا ولو مستندا الی وسادة او انسان فانه یلزمه ذلك علی المختار کیف شاء علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولی. (الدر المختار) (قوله کیف شاء) ای کیف تیسر له بغیر ضرر من تربع او غیره الخ. شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۳۰، باب صلاة المریض، ط: قدیمی.

باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں(۱)

فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائیں۔

اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے تو تیسری رکعت میں اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کردیں۔(۲)

☆ .....دعا کریں۔(۳)

☆ .....فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا (یا کم از کم تین آیات یا اس کی مقدار قرآن مجید میں سے پڑھنا) واجب ہے۔

---

(۱) ولا يزيد في الفرض على التشهد في القعدة الأولى إجماعاً، فإن زاد عامداً كره فتجب الإعادة، أو ساهياً وجب عليه سجود السهو إذا قال: اللهم صل على محمد، فقط على المذهب المفتى به، لا لخصوص الصلاة بل لتأخير القيام. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد. (قوله ولا يزيد في الفرض) أي وما ألحق به كالوتر والسنن الرواتب. شامي: ۱/ ۵۱۰، ط: سعيد.

(۲) ويفعل في القعود الثاني بالأخير كالأول وتشهد أيضاً وصلى على النبي صلى الله عليه وسلم ... (ويسلم) بالعربية ... عن يمينه ويساره. الدر مع الرد: ۱/ ۵۲۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

(۳) ثم يدعون لأنفسهم وللمسلمين بالأدعية المأثورة الجامعة لقول أبي أمامة قيل يا رسول الله أي الدعاء أسمع؟ قال جوف الليل الأخير ودبر الصلوات المكتوبات. مراقي الفلاح. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۱۷، فصل في صفة الأذكار، ط: قديمي.

پڑھیں، یہ مستحب ہے۔ (۱)

خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے

٭... خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

٭... خواتین کے لئے نماز کے دوران بال، کلائیاں اور کان کھلے رکھنا جائز نہیں، اسی طرح نماز کے دوران اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرنا کہ اس کے نیچے سے بال لٹکے نظر آئیں درست نہیں۔ (۲)

خوبصورتی کا راز

”نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے“ اور ”سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے“ ان دونوں عنوانوں کو دیکھیں۔

---

(۱) وفي السنن الرواتب لا يصلي ولا يستفتح (قوله في السنن الرواتب) وهي ثلاثة قبل الظهر وأربع قبل الجمعة والتي بعدها، وهذا هو الأصح لأنها تشبه الفرائض واحترز به عن الرباعيات المستحبات والنوافل فإنه يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم في القعدة الأولى ثم يقرأ دعاء الاستفتاح بعده. شامي: ٢/ ٢٣، مسائل شتى ط: سعيد، و ٢/ ١٦، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) وبدن الحرة ولو خنثى جميع بدنها حتى شعرها النازل في الأصح خلا الوجه والكفين فظهر الكف عورة على المذهب والقدمين على المعتمد (قوله على المذهب) أي ظاهر الرواية وفي مختلفات قاضي خان وغيره أنه ليس بعورة. الدر مع الشامي ١/ ٤٠٥، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ط: سعيد. (في الخلاف المنقول في باطن القدم وأما ظاهره فليس بعورة بلا خلاف. شامي ١/ ٤٠٦، ط: سعيد.

وبدن الحرة عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها وكشف ربع ساقها يمنع وكذا الشعر. البحر الرائق: ١/ ٢٦٨، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة. ط: رشيديه كوئٹه و ١/ ٢٦٩. ط: سعيد. البناية في شرح الهداية، ٢/ ١٣٢، كتاب الصلوة باب شروط الصلوة. ط: مكتبه حقانيه ملتان

خود بخود کلام کرنا

"کلام کی پانچ قسمیں ہیں" عنوان کے تحت "تیسری قسم" کو دیکھیں۔

خودکشی کے رجحانات میں کمی

کمفرٹ سینٹر آف فرانس (Comfort Center Of France) کی تحقیق کے مطابق جب خودکشی کی طرف مائل مریضوں کو ایسا مراقبہ کرایا گیا جو صرف نماز سے ملتا جلتا ہے بلکہ اس میں معمول کو ادھر ادھر نہ دیکھنا، دھیان اور توجہ صرف عامل کی طرف رکھنا وغیرہ میں مشغول کر کے مکمل خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کی جاتی ہے تو مریض خود بخود خودکشی کی طرف سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

وہاں ڈاکٹر الیگزینڈر (Dr. Alexander) کا کہنا ہے ہم نے اسلام میں خودکشی کم دیکھی ہے، تحقیق پر پتہ چلا کہ وضو، نماز اور خاص طور پر دھیان والی نماز سے یہ رجحان کم اور آخر کار بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۱)

خوشبو سونگھنا

نماز میں قصداً ارادہ کر کے خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) ویکرہ ان یشم۔۔ طیبا بکسر الطاء ای ذا رائحة طیبة لانه اجنبي من الصلوة کما تقدم هذا اذا قصده اما لو دخلت الرائحة انفه بلا قصد فلا۔ (حلبی کبیر، ص ۳۵۶، کتاب الصلاة، باب کراهية الصلوة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، ص: ۳۰۹، ط: نعمانیه کوئٹه، هندیه ۱/۱۰۸، کتاب الصلوة، فصل فیما یکره فی الصلاة، ط: حقانیه پشاور، تاتارخانیة: ۱/۵۷۲، باب ما یکره للمصلی، ط: ادارة القرآن کراچی

خوشخبری پر..........

نماز کے دوران کسی خوشخبری پر "الحمد للہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی،

اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

خوف

"مصیبت" کے عنوان کو دیکھیں۔

خوف کی نماز

☆ ... جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو، خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا اور بڑا سانپ وغیرہ ہو، اور ایسی حالت میں سب لوگ یا بعض لوگوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہو یا سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو ایسی صورت میں سب لوگ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں، ایسے وقت میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا بھی شرط نہیں ہوتی جس طرف بھی رخ کرکے نماز پڑھنا ممکن ہو نماز پڑھ لیں نماز ہو جائے گی، اور اگر اس کی بھی مہلت نہیں تو معذور ہیں، اس وقت نماز نہ پڑھیں، جب خوف ختم ہو جائے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر وقت باقی ہے تو ادا کی نیت سے پڑھیں ورنہ قضا کی نیت سے پڑھیں۔(۲)

---

(۱) اجاب بخبر سوء فاسترجع او سمع بخبر سار فحمد الله تعالى واراد به جوابه فسد صلوته. هندية ۱/۹۹، باب فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. فتح القدير ۱/۴۰۹، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي ۱/۶۲۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي

(۲) يشترط حضور عدو ... او سبع او حية عظيمة ونحوهم ... وان اشتد خوفهم وعجزوا عن النزول صلوا ركبانا فرادى ... لا يتجه الى جهة قدرتهم. الدر مع الرد ۲/۱۸۶، كتاب الصلاة، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. فتح القدير ۲/۷۴، كتاب الصلاة، باب صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹہ. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۰۴، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كتب خانہ كراچي. ص ۵۳۵، ط: قديمي جديد. البحر الرائق ۲/۱۶۹، باب الخوف، ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية التالية ايضا

☆.....اگر دشمن کی طرف سے مسلسل بمباری ہو رہی ہے یا گولے داغے جا رہے ہیں اور فوری طور پر جگہ بدلنا یا پوزیشن تبدیل کرنا ضروری ہے، ورنہ ہلاکت کا خطرہ ہے تو بھی نماز موقوف کر کے جان بچانے کی اجازت ہوگی، جب بمباری اور گولہ باری میں وقفہ آجائے تو اطمینان سے نماز پڑھ لیں۔ اگر وقت موجود ہے تو بہتر ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۱)

☆.....اگر ایسے خوف کی حالت میں بھی کچھ لوگوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن ہے تو ان کو جماعت نہیں چھوڑنی چاہئے، اگر یہ لوگ ایسی حالت میں ایک ہی امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے دو حصے کر دیئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کی اقتداء میں نماز شروع کر دے، اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے جیسے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور یہ لوگ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہیں، تو جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے، اور اگر فجر، جمعہ اور عیدین یا ظہر، عصر اور عشاء کی قصر نماز ہے، تو ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تو یہ حصہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے، اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے سے آکر امام کے ساتھ بقیہ دو رکعت یا ایک رکعت پڑھے، اور امام کو دوسرے حصے کے لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہئے، پھر جب امام صاحب

---

(۱) ولا يصلون وهم يقاتلون وإن ذهب الوقت لأن النبي صلى الله عليه وسلم شغل عن أربع صلوات يوم الخندق فقضاهن بعد هوي من الليل وقال شغلونا عن صلوة الوسطى ملأ الله قبورهم وبطونهم ناراً، ولو كانت تجوز الصلوة في حالة القتال لما أخرها رسول الله صلى الله عليه وسلم. المبسوط: ۲/۷۵، باب صلوة الخوف، ط. دار الكتب العلمية بيروت.

وفي الشامية (قوله والسابح) قال في المعراج وفي المختلفات لو كانوا في المسايفة قبل الشروع وكانت الوقت يخرج يؤخرون الصلوة إلى أن يفرغوا من القتال، رد المحتار: ۲/۱۸۸، كتاب الصلوة، باب صلوة الخوف، ط. سعيد كراچي. فتاوى هنديه: ۱/۱۵۶، باب صلوة الخوف، ط. رشيدية كوئٹه

بقیہ نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں، تو یہ لوگ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ امام کے سلام کے بعد خود سلام پھیرے بغیر دوبارہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور پہلے حصے کے لوگ پھر یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے بغیر پوری کرلیں کیونکہ یہ لوگ لاحق ہیں، پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور دوسرا حصہ یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے ساتھ تمام کرلے، کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں۔(۱)

☆..... نماز کی حالت میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت، یا وہاں سے بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے آتے وقت پیدل چلنا ضروری ہے، اور اگر سوار ہو کر چلیں گے تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، عمل کثیر کی اسی قدر اجازت دی گئی جس کی

---

(۱) وكيفية صلاة الخوف قال: يجعل الامام الناس طائفتين طائفة تقف بازاء العدو وطائفة يفتتح الصلوة بهم، ويصلي بكل طائفة شطر الصلوة فان كانت الصلوة من ذوات الاربع كالظهر والعصر والعشاء في حق المقيم يصلي بالطائفة الاولى ركعتين ويتشهد وتنصرف هذه الطائفة من غير سلام ويقفون بازاء العدو، وتأتي الطائفة الاخرى فيصلي بهم بقية الصلاة ويتشهد ويسلم الامام لانه تمت صلاته وتنصرف هذه الطائفة بغير سلام ويقفون بازاء العدو ..... ثم تعود الطائفة الاولى فيقضون بقية صلاتهم بغير قراءتهم لانهم مدركون اول الصلاة ويتشهدون ويسلمون ويذهبون، ثم تعود الطائفة الثانية فيقضون بقية صلاتهم بقراءتهم لانهم مسبوقون ويتشهدون ويسلمون ..... وان كانت الصلاة من ذوات المثنى نحو الفجر في حق الكل والعصر والعشاء في حق المسافر، صلى بكل طائفة ركعة على نحو ما بينا، وان كانت الصلاة من ذوات الثلاث نحو المغرب صلى بالطائفة الاولى ركعتين وبالثانية ركعة على نحو ما بينا. تاتارخانية: ۲/۱۰۷۔ ۱۰۹، باب صلوة الخوف، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق: ۲/۲۹۵، صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۲/۱۶۹، ط: سعيد كراچی. البناية في شرح الهداية: ۳/۳۲۱، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱/۱۵۴۔۱۵۵، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

سخت ضرورت تھی۔(۱)

☆......دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا، اور پہلے حصے کا پھر یہاں آ کر اپنی نماز تمام کرنا، اس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آ کر نماز تمام کرنا مستحب اور بہتر ہے۔(۲)

☆......اور اگر پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے، اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں پوری کرلے، پھر دشمن کے مقابلے میں جائے، جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں، تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے، تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

☆......خوف کی نماز کا یہ طریقہ اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، مثلاً کوئی بزرگ شخص ہے، اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں، ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

---

(۱) وكذالك من ركب منهم في صلاته عند انصرافه الى وجه العدو فسدت صلاته لان الركوب عمل كثير وهو مما لا يحتاج اليه بخلاف المشي فانه لا بد منه حتى يقفوا بازاء العدو وجواز العمل لاجل الضرورة فيختص بما يتحقق فيه الضرورة . المبسوط: ۲/۵٤، باب صلاة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. تاتارخانية: ۲/۸۵، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كراچي. و: ۲/۱۱۱، ط: ادارة القرآن، شامي: ۲/۱۸۷، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) وهل الافضل الاتمام في مكان الصلاة او في محل الوقوف، تقليلا للمشي ومشى في الكافي على ان العود افضل. رد المحتار: ۲/۱۸۷، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/۳٤۸، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كراچي. الميداني على الجوهرية، ص: ۱۳۰، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(۳) قوله ندبا) فلو اتموا صلاتهم في مكانهم صحت .... (قوله وجاءت الطائفة الاولى) مجيئها ليس متعينا حتى لو اتمت مكانها ووقفت الطائفة الذاهبة بازاء العدو صح. شامي: ۲/۱۸۷، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي.

نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔(۱)

☆...اگر مجبوری کی بنا پر دشمن سے حفاظت کے لئے قبلے کی جہت سے ہٹ کر کسی اور جہت رخ کر کے نماز شروع کی راستے میں دشمن بھاگ گئے تو نماز پڑھنے والوں پر ضروری ہوگا کہ فوراً اپنا رخ قبلے کی طرف کرلیں، ورنہ نماز نہیں ہوگی کیونکہ اب عذر ختم ہوگیا۔(۲)

☆...اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اسی حالت میں حملہ کرنے کے لیے دشمن آجائے تو فوراً ان نمازیوں کو دشمن کی طرف رخ کر لینا چاہئے اور اس وقت استقبال قبلہ کی شرط باقی نہیں رہے گی۔(۳)

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے، جو اپنی باقی ماندہ نماز ایک یا دو

(۱) قال في الظهيرية صلوة الخوف ليست بمشروعة في حق العاصي في السفر، و على هذا فلا تصح من البغاة. النهر الفائق: ۱/۳۷۹، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كراچي. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۸۸، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البناية في شرح الهداية: ۳/۲۳۶، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان.

(۲) ولو ذهب بعد ما شرعوا لا يجوز لهم الانصراف والانحراف لزوال سبب الرخصة، ولو شرعوا فيها ثم حضر جاز الانحراف. النهر الفائق: ۱/۳۷۹، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كراچي. شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم وبعكسه جاز. شامي: ۲/۱۸۸، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البناية في شرح الهداية: ۳/۲۳۶، باب صلوة الخوف، ط: مكتبه حقانيه ملتان. هداية: ۱/۱۷۶، باب صلوة الخوف، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

(۳) شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم وبعكسه جاز وفي رد المحتار (قوله جاز) أي لهم الانحراف في أوانه لوجوب الضرورة. شامي: ۲/۱۸۸، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/۳۷۹، باب صلاة الخوف، ط: قديمي كراچي.

رکعت قراءت کے بغیر ادا کرے گا۔(۱)

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے، اور یہ گروہ اپنی باقی ماندہ نماز منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح پڑھے گا، یعنی اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز ادا کرے گا۔(۲)

خون

☆..... خون خود بخود نکلے یا اس کو نکالا جائے دونوں صورتوں میں وضوٹوٹ جاتا ہے، اس لئے انجکشن لگوانے کی صورت میں اگر خون باہر نکل آئے یا سرنج کے اندر آ گیا تو بھی وضوٹوٹ جائے گا نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆..... اگر زخم سے خون رستا رہتا ہے، اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں تو اس صورت میں ایک مجلس میں مختلف مرتبہ میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا

---

(۱) وجاءت الطائفة الأولى وأتموا صلاتهم بلا قراءة لأنهم لاحقون. الدر المختار مع الشامي، ۲/ ۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۲۹۵، باب صلاة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه و ۲/ ۱۹۹، ط: سعيد كراچي. الجوهرة النيرة، ص: ۱۲۲، باب صلاة الخوف، ط: مير محمد كتب خانه. هنديه: ۱/ ۱۵۵، باب صلاة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه

(۲) ثم جاءت الطائفة الأخرى وأتموا صلاتهم بقراءة لأنهم مسبوقون. الدر المختار مع الشامي ۲/ ۱۸۷، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۹۹، ط: سعيد كراچي.

(۳) قال: والدم والقيح إذا خرجا من البدن) خروج النجس من بدن الإنسان الحي ينقض الطهارة كيفما كان عندنا. شرح العناية على الهداية في الفتح: ۱/ ۳۳، نواقض الوضوء، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني ۱/ ۱۹۳، باب ما يوجب الوضوء، ط: ادارة القرآن كراچي. هنديه: ۱/ ۱۰، فصل في نواقض الوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

جائے، اگر مختلف دفعات میں لگا ہوا خون اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو وہ ناقض نہیں ہوگا۔(۱)

خیال

رابعہ عدویہؒ نے آٹا گوندھا پھر نماز کی نیت باندھی، اور نماز پڑھنے لگی، نماز کے اندر آٹے کا خیال آیا کہ اس کو ڈھک کر نہیں رکھا، اس رات کو سونے کے بعد خواب میں دیکھتی ہے کہ جنت میں محل میرے لئے بنایا گیا ہے، سارا محل بہت ہی خوبصورت اور عالیشان ہے، لیکن اس کے سارے کنگرے گر گئے ہیں، میں نے عرض کی یا الٰہی ان کو کیا ہوا یہ کیوں گر گئے؟ آواز آئی، جس وقت تو نے نماز میں آٹے کا خیال کیا تھا اور ہمارے خیال ودھیان کو چھوڑ کر آٹے کا خیال کیا تھا اسی وقت سے یہ کنگرے گر گئے، اب جس آٹے کا خیال آیا تھا وہی آٹا ان کنگروں کو بنائے گا اور آٹے میں کہاں طاقت ہے کہ وہ ایک کنگرہ بھی بنا سکے، اس سے معلوم ہوا کہ خیال سے ان کے محل میں نقصان ہو گیا۔(۲)

---

(۱) اقول: وعليه فما يخرج من الجرح الذي ينز دائما وليس فيه قوة السيلان ولكنه اذا ترك يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فاذا نشفه او ربطه بخرقة وصار كلما خرج منه شئي تشربه الخرقة ينظر ان كان ما تشربه الخرقة في ذلك المجلس شيئا فشيئا بحيث لو ترك واجتمع أسال بنفسه نقض والا لا ولا يجمع ما في مجلس الى ما في مجلس آخر وفي ذلك توسعة عظيمة لاصحاب القروح ولصاحب كي الحمصة، فاغتنم هذه الفائدة و كأنهم قاسوها على القئي. رد المحتار: ۱/۱۳۵، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۱، فصل في نواقض الوضوء، ط: حقانيه ملتان. المحيط البرهاني: ۱/۱۹۹، باب فيما يوجب الوضوء ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) میری نماز ص: ۱۸، ط: دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

خیال آنا

اگر نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، یا موزہ پر مسح کرنے کی مدت ختم ہوگئی ہے، یا کوئی قضا نماز پڑھنی ہے، یا جسم یا کپڑے میں نجاست لگ گئی ہے، اور نمازی اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو نماز باطل ہو جائے گی اگرچہ ہٹ کر مسجد سے باہر نہ گیا ہو۔(۱)

خیالات

نماز میں دنیاوی خیالات آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اپنے اختیار سے دنیاوی خیالات نہ لائے بلکہ جو خیالات آتے ہیں ان کو دفع کرنے کی کوشش کرے، خیالات دفع ہوں یا نہ ہوں دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وقيد بظن الحدث لأنه لو ظن أنه افتتح بلا وضوء، أو أن مدة مسحه انقضت، أو أن عليه فائتة، أو رأى سرابا فظنه ماء وهو متيمم، أو حمرة في ثوبه فظنها نجاسة فانصرف فسد بالانحراف وإن لم يخرج من المسجد. رد المحتار: ۱/۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ۱/۳۳۲، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. النهر الفائق: ۱/۲۶۰، باب الحدث في الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراتشي.

(۲) عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تجاوز عن أمتي ما وسوست به صدورها ما لم تعمل به أو تتكلم، متفق عليه. مشكوة المصابيح، ص: ۱۸، باب في الوسوسة، ط: قديمي كراتشي. رد المحتار: ۱/۴۷۳، مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراتشي.

د

دار الحرب میں مسلمان ہوا

جو کافر "دار الحرب" میں مسلمان ہوا اور مسائل نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نماز نہیں پڑھی تو جتنے دن وہاں نہ جاننے کی وجہ سے نمازیں نہیں پڑھیں اتنے دنوں کی نمازوں کی قضاء اس پر لازم نہیں ہے۔(۱)

دامن

سجدہ سے اٹھنے کے بعد اپنی قمیص کے پیچھے کے دامن کو نیچے کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(۲)

دانت

فائدہ: اگر دانت ہلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے دانت پر ایسا مضبوط خول چڑھایا گیا ہے کہ اس کو ڈاکٹر کے بغیر نکالنا مشکل ہے تو ایسا خول لگانا ضرورت میں داخل

---

(۱) (ويعذر بالجهل حربي أسلم ثمة ومكث مدة فلا قضاء عليه؛ لأن الخطاب إنما يلزم بالعلم أو دليله ولم يوجد) الدر المختار مع الشامي: ٢/٧٦، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. البحر الرائق: ٢/١٣١، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ: ٢/٩٠ ط: سعيد كراچي. هندية: ١/١٢١، كتاب الصلاة الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲) ويكره للمصلي أن يعبث بثوبه أو لحيته أو جسده وأن يكف ثوبه بأن يرفع ثوبه من بين يديه أو من خلفه إذا أراد السجود، هندية: ١/١٠٥، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. (وكفه أي رفعه) ولو لتراب سواء كان من بين يديه أو من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخير الرملي ما يفيد أن الكراهة فيه تحريمية، شامي: ١/٦٤٠، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/٢٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ: ٢/١٩، ٢٠، ط: سعيد.

ہونے کی وجہ سے اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۱)

☆......اور اگر خول کو ڈاکٹر کے علاوہ خود نکال کر لگا سکتا ہے تو فرض غسل میں خول کو نکال کر غسل کرنا فرض ہوگا اور وضو میں سنت ہوگا۔(۲)

☆......اگر دانت گرنے کی وجہ سے مصنوعی دانت لگایا گیا ہے اور اس کو مضبوطی کے ساتھ لگا دیا گیا ہے، ڈاکٹر کے بغیر نکال کر دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہو جائے گا، غسل اور وضو کے دوران اس کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۳)

دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھانا

اگر نماز کے دوران دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نکال کر کھائے گا تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے بڑی ہو تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۴)

(۱، ۲) ولا يمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين أسنانه أو في سنه المجوف به يفتى. الدر المختار (قوله به يفتى) ... والظاهر أن هذه الأشياء تمنع إسالة الماء الطهور العليل بالضرورة. شامي: ۱/۱۵۴، مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد كراتشي. خلاصة الفتاوى ۱/۱۲، ط: رشيدية كوئٹہ. بدائع الصنائع ۱/۳۴، مطلب مس المصحف: فصل في الغسل، ط: سعيد كراتشي.

(۳) فيجب تطهير ما يمكن تطهيره منه بلا حرج، ولهذا وجبت المضمضة والاستنشاق في الغسل لأن إيصال الماء إلى داخل الفم والأنف ممكن بلا حرج وإنما لا يجبان في الوضوء لا لأنه لا يمكن إيصال الماء إليه بل لأن الواجب هناك غسل الوجه. بدائع الصنائع ۱/۳۴، كتاب الطهارة، مطلب مس المصحف فصل في الغسل، ط: سعيد كراتشي. وفي الشامية (قوله وهو الأصح) ... لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. الشامي ۱/۱۵۴ - ۱۵۵، مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد كراتشي. خلاصة الفتاوى ۱/۱۲، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۴) ولو كان بين أسنانه شيء فابتلعه لم يضره ولو كان قدر الحمصة يفسد صلاته. خلاصة الفتاوى ۱/۱۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فيما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر مع الرد ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي. إمداد الفتاح ۱/۳۴۷، ط: صديقي پبلشرز كراتشي.

دائی

اگر بچہ جنانے والی دائی کو یہ ڈر ہو کہ اگر وہ نماز میں مشغول ہوئی تو بچہ مر جائے گا تو اس کو نماز میں اس کے وقت سے تاخیر کرنا جائز ہے۔(۱)

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس

اسلام نے ہر اچھے عمل کو کرنے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔

دراصل انسانی اعضاء کے دائیں اطراف اور بائیں اطراف کی کیفیات الگ الگ ہیں۔ دائیں حصے خاص طور پر دائیں ہاتھ سے غیر مرئی شعاعیں (Invaisivble Rays) نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) ہوتی ہیں اور بائیں ہاتھ سے جو شعاعیں نکلتی ہیں وہ منفی (Negative) ہوتی ہیں۔

نماز میں نگاہ سجدے کی جگہ لازم ہوتی ہے چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہیں اس لئے اوپر کا ہاتھ دایاں رکھا جاتا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر رہیں۔

مزید یہ کہ کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں اس لئے دائیں ہاتھ کی مثبت شعاعیں (Positive Rays) بائیں ہاتھ میں منتقل ہو کر طاقت، قوت اور

---

(۱) ويجوز تأخير الصلاة عن وقتها لعذر كما قال الولوالجي في فتاواه: القابلة إذا اشتغلت بالصلاة تخاف أن يموت الولد لا بأس بأن تؤخر الصلاة وتقبل على الولد لأن تأخير الصلاة عن الوقت يجوز بعذر، ألا ترى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخر الصلاة عن وقتها يوم الخندق، وكذا المسافر إذا خاف من اللصوص وقطاع الطريق جاز لهم أن يؤخروا الوقتية لأنه بعذر.
البحر الرائق: ۲/۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ الشامی مع الدر: ۲/۲۰۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ مزید: آپ کے مسائل اور ان کا حل دیکھیں۔

تحریک کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں رہتا۔

حتی کہ بعض اوقات دائیں ہاتھ کے فالج زدہ کو یہ ورزش بتائی جاتی ہے کہ وہ بائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کچھ وقت بیٹھا رہے تاکہ دونوں ہاتھوں کی لہریں اور بجلیاں ایک دوسرے میں منتقل ہو کر طاقت اور تحریک کا باعث بنیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس ۱/۱۵)

درد زہ

☆ اگر کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہے مگر ہوش وحواس قائم ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد فرض نماز پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے اور نفاس شروع ہو جائے اور نماز قضا ہو جائے، ہاں اگر خطرہ ہے کہ نماز پڑھنے میں دیر ہو تو بچہ پیدا ہو جائے گا اور اس کو تکلیف پہنچے گی تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔(۱)

☆ اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصے سے بچے کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آ گیا ہو مگر ابھی تک نفاس یعنی خون جاری نہیں ہوا تو اس کو بھی نماز میں تاخیر کرنا جائز

(۱) (والنفاس) لغة: ولادة المرأة. وشرعا (دم) فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم (يخرج) من رحم. فلو ولدته من سرتها إن سال الدم من الرحم فنفساء وإلا فذات جرح وإن ثبت له أحكام الولد (عقب ولد) أو أكثره ولو متقطعا عضوا عضوا لا أقله. فتتوضأ إن قدرت أو تتيمم وتومي بصلاة ولا تؤخر فما عذر الصحيح القادر؟ (الدر مع الرد: ١/٢٩٩، باب الحيض، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى ١/٢٣٢، كتاب الحيض، الفصل الرابع، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق ٢/١١٢، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. (قوله تومي بصلاة) أي إن لم تقدر على الركوع والسجود. قال في البحر عن الظهيرية: ولو لم تصل تكون عاصية لربها. ثم كيف تصلي؟ قالوا: يؤتى بطشت فيجعل القدر تحتها أو يحفر لها وتجلس هناك وتصلي كي لا تؤذي ولدها. شامي: ١/٢٩٩، باب الحيض، ط: سعيد كراچي.

نہیں، بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لے اور زمین پر روئی وغیرہ رکھ کر بچے کا سر اس میں رکھ دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

اگر کسی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکی تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

☆ عورت جب دردِ زہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے تب بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۳)

درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی

''سورت درمیان سے چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دروازہ بند کرنا

اگر مسجد کے اندرونی حصے کی بجائے باہر صحن میں نماز ہو رہی ہے تو جماعت کے وقت مسجد کے اندر کے دروازے کو بند کرنا ضروری نہیں۔(۴)

---

(۱) المرأة إذا خرج بعض ولدها ان خرج الأقل لا يكون نفساء فان لم تصل صارت عاصية فتؤتى بقدر او تحفر حفيرة وتجلس هناك كي لا تؤذي الولد. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۳۲، كتاب الحيض، الفصل الخامس، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۲۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۲۹۰، باب الحيض، ط: سعيد كراچي.

(۲) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاؤها سواء ترك عمداً او سهواً او بسبب نوم وسواء كانت الفوائت كثيرة او قليلة. هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) فتاوى دار العلوم ديوبند: ۳/۸۰۹، باب الصف، ط: مكتبه امداديه ملتان. و: ۳/۲۰۶، ط: دار الاشاعت كراچي. محموديه: ۳/۶۹۱، ط: مكتبه فاروقيه كراچي.

دروازہ پر نماز پڑھنا

مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر نمازی زیادہ ہوں جیسا کہ جمعہ کے دن ہوتا ہے کہ مسجد کے اندر کی صفیں پوری ہو جانے کے بعد دروازوں میں بھی لوگ صف بنا کے کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کر دی

اگر کسی نے آخری قعدہ میں درود شریف آدھا پڑھ کر بھولے سے دعا شروع کر دی اس دوران خیال آیا تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے پھر دعا پڑھ کر سلام پھیرے، نماز ہو جائے گی اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) وقيام الإمام في المحراب ... فلو قاموا على الرفوف والإمام على الأرض أو في المحراب لضيق المكان لم يكره لو كان بحضور (قوله إن علم بالشبه الخ) ولهذا قال في الولوالجية وغيرها: إذا لم يضق المسجد بمن خلف الإمام لا ينبغي له ذلك لأنه يشبه تباين المكانين. (رد المحتار ۱/۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة، ط: سعيد كراچی). وفي الشرح: والاصطفاف بين الاسطوانتين غير مكروه لأنه صف في حق كل فريق وإن لم يكن طويلا وتخلل الاسطوانة بين الصف كتخلل متاع موضوع أو كفرجة بين رجلين وذلك لا يمنع صحة الاقتداء ولا يوجب الكراهة. (المبسوط للسرخسي ۲/۳۵، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: غفاريه كوئٹه. البحر الرائق ۲/۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی)

(۲) وبتركها السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل إساءة لو عامدا غير مستخف ... ورفع اليدين للتحريمة والصلاة على النبي ﷺ في القعدة الأخيرة (الدر المختار مع رد المحتار ۱/۴۷۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد). وإنما فإن المتروك ساهيا يقتضي الاستدراك إنه يقتضي إن أمكنه التدارك بالقضاء سواء كان من الأفعال أو الأذكار. (البحر الرائق ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. بدائع الصنائع ۱/۱۶۴، كتاب الصلاة، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضى أم لا، ط: سعيد)

درود شریف بھول کر دعا شروع کر دی

اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا بھول گیا اور دعائے ماثورہ پڑھنا شروع کر دی، اس دوران یاد آیا تو باقی ماندہ دعا کو چھوڑ کر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف پڑھنا

قعدۂ اخیرہ ''التحیات'' کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور درود شریف یہ ہے: (۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (وسنة فی الصلاة) ای فی قعود اخیر مطلقا و کذا فی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تامل، رد المحتار: ۱/۵۱۸، باب فی صفة الصلاة مطلب فی وجوب الصلاة علیه کلما ذکر علیه الصلاة والسلام، ط: سعید. هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیه. حلبی کبیر، ص: ۳۳۳، بیان صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۳) قال سئل محمد عن الصلاة علی النبی ﷺ فقال یقول اللهم صل علی محمد الخ... وهی الموافقة لما فی الصحیحین وغیرهما عن کعب بن عجرة قال سألنا رسول الله ﷺ فقلنا یا رسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد ... الخ حلبی کبیر، ص: ۳۳۳، بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۱/۵۱۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. حجة الله البالغة: ۲/۱۲، الاذکار الصلاة وهیآتها المندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی. البحر الرائق: ۱/۳۲۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

درود شریف پڑھنے کی حکمت

اگر ہم واقعتاً اللہ تعالیٰ کے بیدے پورے بندے عاجز اور تعظیم کرنے والے، اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے، علوم اور عقائد سے خوش حال ہو جائیں تو یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اور احسان ہے، اگر آپ کے دل میں ہمارا درد اور جوش نہ ہوتا تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول ہمارے لئے کیسے ہوتا، اگر آپ کی مہربانیاں، توجہات، محنتیں اور مشقت میں ڈالنے والی تکلیفیں نہ ہوتیں تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔

پھر غور کا مقام ہے کہ جب دوسرے محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جاتی ہے، جو کہ ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضہ ہے، تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگی، پس اسی جوش کا اثر ہے کہ درود کی شکل میں دعا کی جاتی ہے۔ (۱)

(احکام اسلام ص ۱۷)

درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا التحیات کے بعد ابھی تک درود شریف ختم نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، درود شریف پورا ہونے کا انتظار نہ کرے، کیونکہ درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور امام کی اتباع کرنا واجب ہے، جب واجب

---

(۱) ولما كان النبي هو الواسطة العظمى بين العبد وربه ناسب ان يصلى عليه عند التشهد رجاء ان يرد عليه التحية بأحسن منها وعبث ان تبادل التحيات على توثيق الائتلاف والصحبة بين الناس فهو بمنصب التقرب والتودد من اشرف الخلق واتقاهم وهذا من مصالح الشرف. وان الصلاة عليه بمثابة شكر للحبل الذي وصل اليه من الواسطة. وهذا الحبل هو نعمة الاسلام والتقرب من الله جل جلاله وعظم سلطانه. حكمة التشريع وفلسفته للشيخ علي احمد الجرجاوي ۱/۱۰۹، حكمة الصلاة ط. مصارى كتب خانه- مزار كتاب فروشي كابل.

اور سنت میں تعارض ہو جائے تو واجب کو ترجیح ہوتی ہے۔(۱)

درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا

"تشہد کے بعد درود پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی شخص نے آخری بیٹھک میں پورا درود شریف یا اس کا آدھا "اللھم صل علی محمد" سے "حمید مجید" تک دو مرتبہ پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۲)

درود شریف نہیں پڑھا

نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، اس لئے اس کو قصداً نہ پڑھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے، ہاں اگر کسی شخص نے قصداً نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، مگر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، اگر جلدی ہے تو کم سے کم اللھم صل علی محمد تک پڑھ کر سلام پھیرے سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

(۱) ولو سلم قبل ان يفرغ المقتدي من الصلوات اولم يفرغ من الدعاء فانه يسلم مع الامام خلاصة الفتاوى: ۱/۱۶۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر في الامامة والاقتداء، فرع منه فيما يتابع الامام في الصلوة وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته. هندية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته. الدر مع الرد: ۱/۴۹۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ولو كرره في القعدة الثانية فلا سهو عليه لانها محل الذكر والدعاء. تبيين الحقائق ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(۳) قال في الدر: وسنة في الصلاة ومستحبة في كل اوقات الامكان، وفي الشامية: اى في القعود الاخير مطلقا وكذا في قعود اول في النوافل غير الرواتب تامل، وفي صلاة الجنازة. شامي: ۱/۵۱۸، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد. (وسنتها) وترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غير مستخف، وفي الشامية: فلو غير عامد فلا اساءة ايضا بل تندب اعادة الصلاة. شامي: ۱/۴۷۴، ۴۷۳، باب صفة الصلاة

دریا میں تیر رہا ہے

☆... اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہے، اور ساحل تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت ختم ہونے کا ڈر ہے، تو اس کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو نہ ہلائے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆... کبھی کشتی غرق ہونے سے یا سیلاب آنے سے لوگ اس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو بچائے، تو اس صورت میں بھی مذکورہ طریقے سے نماز پڑھ لے، ہاں اگر وقت کے اندر ساحل تک پہنچنے کی امید ہے پھر ساحل میں پہنچ کر نماز پڑھے۔(۲)

دعا

☆... نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان معمولی فاصلہ رکھے، نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھے کہ بے ڈھنگا لگے، نہ بالکل ملا کر رکھے کہ کنجوسی اور بخل معلوم ہو، اور دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کے برابر رکھے

---

(۱) حلبی کبیری ص: ۲۲۲، کتاب الصلاۃ، فصل فی سجود السهو، ط: رشیدیہ، امداد الفتاویٰ ۱/۵۰۲، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، قول وقد ذکر فی الامداد بحثا أن كون الإعادة بترك الواجب واجبة لا يمنع أن تكون الإعادة مندوبة بالترك سهوا ونحوه فی القهستانی قال فی الفتح والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الإعادة أو تنزيه فتستحب. شامی ۱/۴۵۶، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، باب صفة الصلاة، ط: سعید۔

(۲) الفروع: وكذا المريض... الصلاة بالإيماء بلا عمل كثير لزمه الأداء وإلا لا. قوله: بلا عمل كثير بأن وجد ما يتعلق به أو كان ماهرا فی السباحة بحر. قوله: وإلا لا أي لا يلزمه الأداء ويعذر بالتأخير. بحر، رد المحتار: ۲/۱۰۳، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۱۵، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی۔

رکھے (۱)، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، (۲) اور مقتدی سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ (۳)

☆..... جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا پڑھ کر سنت پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔ (۴)

اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر، ان کے بعد جتنی دیر تک

---

(۱) (والفصل بينهما) حذاء الصدر ويمسح بهما على الوجه بخشوع. وفي حاشية الطحطاوي: وشرحه أن يرفعهما حذاء منكبيه باسطا كفيه نحو السماء لأنها قبلة الدعاء ... وفي النهر عن فعل كبيره المستحب أن يكون بين الكفين فرجة وإن قلت. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۹-۳۳۰، كتاب الصلاة، فصل في صفة الأذكار، ط: المكتبة العربية كراچي، و ص: ۱۷۴، ط: قديمي. هندية: ۵/۳۱۸، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن، ط: رشيدية كوئته. الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) ويستحب للإمام بعد سلامه أن يتحول إلى جهة يساره لتطوع بعد الفرض ... ثم يدعون لأنفسهم وللمسلمين رافعي أيديهم ... مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۱۶-۳۱۷، كتاب الصلاة، فصل في صفة الأذكار، ط: قديمي كراچي، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. عمدة القاري: ۵/۲۰۸، باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر. بخاري: ۱/۱۱۷، ط: قديمي

(۳) مسح الوجه باليدين إذا فرغ من الدعاء، قيل ليس بشيء وكثير من مشايخنا رحمهم الله تعالى اعتبروا ذلك وهو الصحيح وبه ورد الخبر كذا في الغياثية. عالمگيري: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع، ط: رشيدية كوئته. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۱۵، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۴) ويكره تأخير السنة إلا بقدر اللهم أنت السلام. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۳۰، باب في صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۲/۱۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۴۱، باب في بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. بدائع: ۱/۳۹۴، ط: رشيدية كوئته. و: ۱/۲۰۱، فصل في بيان ما يستحب للإمام أن يفعله، ط: سعيد كراچي.

چاہے دعا مانگے شرعاً اجازت ہے۔(۱)

ہو اگر امام ہے تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی نمازی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو۔(۲)

واضح رہے کہ اللہ ہر جگہ ہے لیکن دعا کا قبلہ اوپر کی جانب ہے اس لئے دعا میں ہتھیلی کا رخ اوپر کی طرف کیا جاتا ہے۔(۳)

☆ جس طرح فرض نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا بھی جماعت کے ساتھ کی جائے یعنی امام اور مقتدی سب مل کر دعا کریں اور جس طرح سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں اسی طرح سنتوں اور نوافل کے بعد دعا بھی الگ الگ کریں۔

---

(۱) فإذا فرغ من صلوته فالإمام فيهم مخير إن شاء انحرف عن يساره وجعل القبلة عن يمينه ... وهذا الذي ذكرناه من التخيير في الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلا إذا لم يكن بعد الصلاة المكتوبة التي بعدها تطوع كالفجر والعصر. حلبي كبير، ص: ۳۴۰-۳۴۱، باب في بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيدمي. فإن كانت صلاة لا تتطوع بعدها سنة كالفجر والعصر فإن شاء الإمام قام وإن شاء قعد في مكانه يشتغل بالدعاء لأنه لا تطوع بعد هاتين الصلاتين فلا بأس بالقعود بعدهما. بدائع، ۱/۳۹۴، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يستحب للإمام، ط: رشيدية، و ۱/۱۶۰، ط: سعيد.

(۲) وفي السراجية يستحب للإمام التحول ليمين القبلة يعني يسار المصلي لتنفل أو ورد ... ما لم يكن بحذائه مصل. الدر المختار مع الرد ۱/۵۳۱-۵۳۲، باب في صفة الصلاة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۳۴۰، باب في بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيدمي. البحر الرائق ۱/۳۵۶، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد. بدائع ۱/۳۹۴، ط: رشيدية، و ۱/۱۶۰، فصل في بيان ما يستحب للإمام أن يفعله عقيب الفراغ من الصلاة، ط: سعيد.

(۳) قوله حذاء المنكبين ... أدب في الحصن الحصين وشرحه أن يرفعهما حذاء منكبيه باسطا كفيه نحو السماء لأنها قبلة الدعاء. حاشية الطحطاوي، ص: ۳۱۷، فصل فيما يفعله المقتدي، فصل في صفة الأذكار، ط: قديمي. ص: ۲۲۹، ط: المكتبة العربية الدرويش. الرد: ۱/۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا فرما کر دعا بھی جماعت کے ساتھ کرتے تھے۔(۱)

دعا اجتماعی صورت میں

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی کے مل کر دعا مانگنے کی بڑی فضیلت ہے(۲) اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آہستہ دعا مانگیں، یہ طریقہ اخلاص سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اس میں خشوع، خضوع، عاجزی اور انکساری بھی ہوتی ہے، دل پر اثر بھی ہوتا ہے، قبولیت کے قریب ہوتا ہے، اور ریاکاری سے دور ہوتا ہے۔(۳)

حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی دعا آہستہ مانگی تھی، قرآن مجید میں ہے:

إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا: "جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔"

حدیث شریف میں ہے: خَيْرُ الدُّعَاءِ الْخَفِيُّ: بہتر دعا آہستہ دعا ہے۔

(۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۲/۳۹۔۲۰۵، "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت" متفرقات صلوٰۃ، ط: دار الاشاعت کراچی سن ۲۰۰۳ء۔

(۲) عن ابی امامۃؓ قال: قیل لرسول اللہ ﷺ ای الدعاء اسمع؟ قال: جوف اللیل ودبر الصلوات المکتوبات، قال الترمذی: ھذا حدیث حسن. جامع الترمذی: ۲/۱۸۷، ابواب الدعوات، باب (بلا ترجمۃ)، ط: سعید، وکذا فی حصن حصین، احوال الاجابۃ ص: ۳۶، ط: تاج کمپنی لمیٹڈ وکذا فی الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی المعروف بالداء والدواء لابن قیم الجوزیۃ، فصل اوقات الاجابۃ، ص: ۱۲، مکتبہ روضۃ القرآن. ویستحب للإمام بعد سلامہ أن یتحول إلی جھۃ یسارہ لتطوع بعد الفرض... ثم یدعون لأنفسھم وللمسلمین رافعی أیدیھم، مراقی الفلاح بحاشیۃ الطحطاوی علی المراقی فصل فی صفۃ الأذکار، ط: قدیمی. ص: ۳۱۲۔۳۱۳، ط: المکتبۃ العربیۃ. فتاویٰ رحیمیہ، ص: ۶/۲۳۳، ط: دار الاشاعت۔

(۳) عن النبی ﷺ انہ قال: خیر الدعاء الخفی... "عن انسؓ مرفوعاً: دعوۃ فی السر تعدل سبعین دعوۃ فی العلانیۃ. اعلاء السنن، ابواب الوتر، باب احیاء القنوت فی الوتر الخ: ۶/۱۱۱، ادارۃ القرآن کراچی. فی الحلیۃ: ولعلہ الا دعیۃ والاذکار فالافضل فیھا الاخفاء ولی ظاھر، ویجتھد فی الدعاء والسنۃ ان یخفی صوتہ لقولہ تعالی: (ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ)۔ رد المحتار ۲/۵۰۷، مطلب فی شروط الجمع بین الصلاتین بعرفۃ، ط: سعید

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً: اپنے رب کو پکارو عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دعا کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی آہستہ آواز سے دعا کریں ہاں اگر مقتدیوں کو دعا سکھانے کی ضرورت ہے پھر سیکھنے تک بلند آواز سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

خلاصہ یہ ہے کہ محدثین، مفسرین اور فقہاء کرام کے اقوال سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ دعا مانگنا امام، مقتدی اور منفرد ہر ایک کے لئے بہتر اور مسنون ہے۔ امام کے لئے زور سے دعا کرنے کی عادت بنا لینا مکروہ ہے،(۲) اماموں کو چاہئے کہ سنت کی عظمت اور اہمیت کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، عوام اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کریں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہیں اور وہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے

---

(۱) إذا دعا بالدعاء المأثور جهرا مع القوم أيضا ليتعلموا الدعاء لا بأس به وإذا تعلموا حينئذ يكون جهر القوم بدعة كذا في الوجيز للكردري. هندية: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن. ط: رشيدية. أختار للإمام والمأموم أن يذكرا الله بعد الفراغ من الصلاة ويخفيان ذلك إلا أن يكون إماما يريد أن يتعلم منه فيجهر حتى يرى أنه قد تعلم منه ثم يسر. فتح الباري لابن رجب الحنبلي: ۵/۲۳۶، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة. ط: دار ابن الجوزي. والمختار أن الإمام والمأموم يخفيان الذكر إلا إن احتيج إلى التعليم. فتح الباري لابن حجر: ۲/۲۹۹ ط: رئاسة إدارات البحوث العلمية السعودية. فتاوى رحيمية: ۲/۳۸، دار الإشاعت.

(۲) قال الطيبي: وفيه من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال فكيف من أصر على بدعة أو منكر. مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب الدعاء في التشهد، رقم الحديث ۹۴۶: ۳/۳۱ ط: رشيدية. السعاية ۲/۲۶۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، سهيل اكيڈمی.

کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی نماز میں خلل آتا ہے اور ان کو بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

اور بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ نماز کے بعد امام بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور مقتدی حضرات بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام، تابعین اور مجتہدین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے عام حالات میں امام اور مقتدی کو آہستہ آہستہ دعا کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

مقتدیوں کے لئے امام کو بلند آواز سے دعا کرنے پر مجبور کرنا صحیح نہیں ہے۔(۲) اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے، عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو مادری زبان میں آہستہ آہستہ دعا کرنا صحیح ہے۔(۳)

اور اگر نماز میں مسبوق وغیرہ نہیں ہیں تو بلند آواز سے دعا کرنا بھی منع نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) خير الذكر الخفي لانه حيث خيف الرياء أو تأذي المصلين أو النيام. رد المحتار: ۱/۶۶۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في رفع الصوت بالذكر، ط. سعيد.

(۲) انظر الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) قال العلامة الآلوسي تحت آية: (ادعوا ربكم تضرعا وخفية) وجاء في حديث أبي موسى الأشعري أنه ﷺ قال لقوم يجهرون: "أيها الناس اربعوا على أنفسكم، إنكم لا تدعون أصم ولا غائبا، إنكم تدعون سميعا بصيرا، وهو معكم، وهو أقرب إلى أحدكم من عنق راحلته" والمعنى: ارفقوا بأنفسكم واقصروا من الصياح في الدعاء. روح المعاني: ۸/۱۳۹، دار إحياء التراث العربي بيروت.

(۴) وهناك أحاديث اقتضت طلب الإسرار والجمع بينهما بأن ذلك يختلف باختلاف الأشخاص والأحوال كما جمع بذلك بين أحاديث الجهر والإخفاء بالقراءة ولا يعارض ذلك حديث "خير الذكر الخفي" لأنه حيث خيف الرياء أو تأذي المصلين أو النيام. فإن خلا مما ذكر فقال بعض أهل العلم إن الجهر أفضل لأنه أكثر عملا، ولتعدي فائدته إلى السامعين. رد المحتار: ۱/۶۶۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في رفع الصوت بالذكر، ط. سعيد.

☆… امام ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دیر تک دعا نہ مانگے، بلکہ مختصر دعا کرے تاکہ لوگ آرام سے سنت ادا کر سکیں۔(۱)

دعا امام کے ساتھ مانگنا

جماعت کی نماز میں سلام کے ساتھ ساتھ نماز پوری ہو جاتی ہے، سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کے لئے فرض نماز کے بعد امام کے ساتھ دعا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر مقتدی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، شریعت کی رو سے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

دعا بلند آواز سے کرنا

دعا آہستہ مانگنا افضل اور بہتر ہے، اگر بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں نمازیوں کا حرج نہ ہوتا ہو تو کبھی کبھار بلند آواز سے دعا کرنے کی بھی اجازت ہے لیکن ہمیشہ

---

(۱) ثم اعلم أن السنة في التي بعد الفرض متصلا بالفرض مسنون غير أنه يستحب الفصل بينهما كما قال عليه السلام: إذا سلم يمكث قدر ما يقول: اللهم أنت السلام ومنك السلام ... ثم يقوم إلى السنة. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص ۳۱۲، كتاب الصلاة، فصل في صفة الأذكار، ط قديمي. جامع الترمذي ۱/۶۶، أبواب الصلاة، باب ما يقول إذا سلم، ط سعيد. الدر المختار مع الرد ۱/۵۳۰، كتاب الصلاة، فصل وإذا أراد الشروع في الصلاة، ط سعيد.

(۲) (قوله ومتابعة لإمامه) قال في شرح المنية: لا خلاف في لزوم المتابعة في الأركان الفعلية وهي موضوع الاقتداء. شامي ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام (قوله ...) ... في الأركان ... فسنتها ... شامي ۱/۵۵۹، باب الإمامة، ط سعيد. (قوله خيره الخ) لكن التخيير الذي في المنية أنه إن كان في صلاة لا تطوع بعدها فإن شاء انحرف عن يمينه أو يساره أو ذهب إلى حوائجه أو استقبل الناس بوجهه، وإن كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم أو يتأخر أو ينحرف يمينا أو شمالا أو يذهب إلى بيته فيتطوع ثمة. شامي ۱/۵۳۱، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، ط سعيد.

کے لئے بلند آواز سے دعا کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے۔(۱)

جس طرح فرض نماز کے بعد دعا ثابت ہے اسی طرح رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا بھی ثابت ہے، لیکن جس طرح رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا اسی طرح نماز کے بعد دعا کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا کرنا ثابت نہیں ہوتا۔(۲)

دعا پر آمین کہنا

نماز کے دوران نماز سے باہر والے کی دعا پر آمین کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

دعا پڑھنا

درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا سنت ہے جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی جائے جو قرآن کریم اور احادیث سے ثابت نہ ہو تب بھی

(۱) الإصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة. السعاية: ۲/ ۲۶۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيدمي، وكذا في مرقاة المفاتيح: ۳/ ۳۱، باب الدعاء في التشهد، الفصل الأول، ط: رشيدية.

(۲) عن ابن مسعود أن النبي ﷺ قال: إذا ركع أحدكم فقال في ركوعه: سبحان ربي العظيم ثلاث مرات فقد تم ركوعه وذلك أدناه، وإذا سجد فقال في سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاث مرات، فقد تم سجوده وذلك أدناه. ترمذي: ۱/ ۶۰، أبواب الصلوة، باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود، ط: سعيد. سنن أبي داود: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلوة، باب مقدار الركوع والسجود، ط: دار الحديث ملتان، فتاوى رحيمية: ۶/ ۲۵۵، نماز کے بعد دعا [illegible] متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت.

(۳) إذا أمن المصلي لدعاء رجل ليس في الصلاة فسدت صلاته. البحر الرائق: ۲/ ۶، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان و: ۲/ ۵، ط: سعيد. قوله وجواب عاطس. رد المحتار: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانية. حلبي كبير ص: ۴۳۹، مفسدات الصلاة، ط: سهيل.

جائز ہے بشرطیکہ دعا ایسی چیز کی ہو جس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا ممکن نہ ہو۔(۱)

دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا

نماز کے بعد دعا آہستہ مانگنا زیادہ بہتر ہے، اور مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کا پابند نہیں ہیں، امام سے پہلے بھی دعا شروع کر سکتے ہیں، اور امام دعا ختم کر لے اس کے بعد بھی دعا مانگ سکتے ہیں، لہذا موذن کو دعا شروع کرتے وقت "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالنا بے اصل ہے۔(۲)

دعا فرائض کے بعد

☆ ... نماز کے سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اور نماز مکمل ہو جاتی ہے، سلام کے بعد اجتماعی دعا کرنا اور امام کی دعا پر آمین کہنا ضروری نہیں، دعا کرنا نہ کرنا دونوں اختیاری عمل ہے، البتہ فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس لئے دعا کرنا بہتر ہے، اور فرائض کے بعد جو بھی دعا چاہے مانگ سکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ودعا بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة لا بما يشبه كلام الناس ... والمختار كما قاله الحلبي أن ما هو في القرآن أو في الحديث لا يفسد وما ليس في أحدهما إن استحال طلبه من الخلق لا يفسد وإلا يفسد. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۲۳ ـ ۵۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/۳۶۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه. ۱/۳۳۰، ط: سعيد. التبيين: ۱/۲۲۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله وجهره البح) ... لكن التحرير الذي في المنتقى أنه إن كان في صلاة لا تطوع بعدها فإن شاء انحرف عن يمينه أو يساره أو ذهب إلى حوائجه أو استقبل الناس بوجهه وإن كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم أو يتأخر أو ينحرف يمينا أو شمالا أو يذهب إلى بيته فيتطوع ثمة. شامي: ۱/۵۳۱، فصل في بيان تأليف الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد.

(۳) عن أبي امامة قال: قيل لرسول الله ﷺ أي الدعاء أسمع قال: جوف الليل ودبر الصلوات المكتوبات. قال الترمذي: هذا حديث حسن. جامع الترمذي: ۲/۱۸۷، أبواب الدعوات، باب (بلا ترجمة)، ط: سعيد. باب الدعاء بعد الصلاة "لا ريب أن الأدعية دبر الصلوات قد تواترا لا ينكر إلا مكابر الأيدي فيه بعد الكتاب مرة أو مرتين فالتحق بها الفقهاء المكتوبة أيضاً ومذهب ابن تيمية وابن القيم إلى كونه بدعة ينفي أن المواظبة على أمر لم يثبت عن النبي ﷺ إلا مرة

☆.... اگر مقتدی کو کچھ ضرورت ہے یا کوئی کام ضروری ہے تو سلام کے بعد دعا سے پہلے چلے جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(۱) اور فوراً اٹھ کر چلے جانے والے کے بارے میں طعن و تشنیع کرنا یا اس کو برا بھلا کہنا یا دعا تک رکنے کو لازم سمجھنا صحیح نہیں ہے (۲) البتہ اگر دعا کے ختم تک انتظار کرے گا، اور امام کے ساتھ دعا میں شریک ہوگا تو یہ اچھا ہوگا اور ثواب بھی زیادہ ملے گا کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔(۳)

دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا

امام کے لئے نماز کے بعد دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا جائز ہے، مگر اس کے اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴)

دعا کا طریقہ

حضرت سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھاتے، اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں

=أو مرتين، كيف هي، فتلك هي القاتلة في جميع المستحبات فربما انتجت ظنوا فطورا أعلو الأمة ثم الظن عليها، نعم نحكي بكونها بدعة إذا أفضى الأمر إلى التكبير على من تركها. فيض الباري على صحيح البخاري برقم الحديث: ٦٣٣٠، ٢١٥/٦، كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ط: مكتبة علمية بيروت. و: ٣/١٧٢، ط: المجلس العلمي هند. وكذا في حصن حصين: أحوال الإجابة، ص: ٣٢، ط: تاج كمپنی. وكذا في الداء والدواء لابن قيم الجوزية، فصل أوقات الإجابة، ص: ١٦، مكتبة روضة القرآن. وانظر الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

(١) قوله إلا بقدر اللهم ...الخ.... وقول عائشة بمقدار لا يفيد أنه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد بقدر ما يسعه ونحوه القول تقريبا. رد المحتار: ١/٥٣٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. وانظر الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

(٢) الإصرار على المندوب يبلغه حد الكراهة. السعاية: ٢/٢٦٥، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی. وكذا في مرقاة المفاتيح: ٣/٣١، باب في الدعاء في التشهد، ط: رشيدية.

(٣) عن أنس بن مالكؓ عن النبي ﷺ قال: الدعاء مخ العبادة. جامع الترمذي: ٢/١٧٣، أبواب ما جاء في فضل الدعاء، ط: قديمی.

(٤) فتاوى محمودية: ١/٢٣٨

ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔(۱)

دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو، دوزانو، باادب بیٹھ کر آہستہ، خشوع اور خضوع سے دعا کرے، شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۲) پھر درود شریف، پھر دعا کرے،(۳) پہلے اپنے لئے، پھر والدین کے لئے، پھر تمام قرابت داروں کے لئے دعا کرے، پوری امت کو دعا میں شامل کئے بغیر دعا ناقص رہتی ہے،(۴) دعا کا ہر مضمون بار بار دہرانا چاہئے، کم از کم تین بار

(۱) عن السائب بن یزید عن ابیه ان النبی ﷺ کان اذا دعا فرفع یدیه مسح وجهه بیدیه. المسند للامام احمد بن حنبل: ۳/۴۳۲، رقم: ۱۷۸۷۶، ط: دار الحدیث القاهرة، الطبعة الاولى. کذا فی سنن ابی داؤد: ۱/۲۸۳، رقم: ۱۴۹۲، کتاب الصلوة، باب الدعاء، ط: دار القبلة، جدة، الطبعة الثانية. کذا فی المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/۲۴۱، رقم: ۶۳۱، ط: بیروت. مشکوة، ص: ۱۹۶، کتاب الدعوات، الفصل الثالث، ط: قدیمی.

(۲) قال ابو بکر الجصاص: وقراءة فاتحة الکتاب مع ما ذکرنا من حکمها المقتضی امر الله تعالى ایانا بفعل الحمد وتعلیم لنا کیف نحمده وکیف الثناء علیه وکیف الدعاء له ودلالة على ان تقدیم الحمد والثناء على الله تعالى على الدعاء اولى واحرى بالاجابة لان السورة مفتتحة بذکر الحمد ثم بالثناء على الله وهو قوله (الحمد لله رب العلمین) الى (مالک یوم الدین). احکام القرآن: ۱/۲۳، فصل قراءة فاتحة الکتاب تقتضی الحمد، ط: قدیمی، و ص: ۳۰، ط: سهیل. کذا فی الحدیث: فی جامع الترمذی، ابواب جامع الدعوات، رقم (۳۴۷۷): ۵/۴۲۴، کتاب الصلاة، ط: بیروت. وکذا فی ابی داؤد: ۲/۸۰، کتاب الصلوة، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۱، ط: بیروت.

(۳) وفی الرد: نص العلماء على استحبابها (الصلاة) فی مواضع ... والی اذا قال فی اول الدعاء واوسطه وآخره، شامی: ۱/۵۱۸، کتاب الصلاة، مطلب نص العلماء على استحباب الصلاة ... الخ، ط: سعید.

(۴) وفی الدر: و(دعاء) ... لنفسه وابویه واستاذه المؤمنین وفی الرد: (قوله لنفسه وابویه واستاذه المؤمنین) ...... وکان ینبغی ان یزید ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ...... لقوله تعالى: واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات وللحدیث: من صلی صلاة لم یدع فیها للمؤمنین والمؤمنات فهی خداج کما فی البحر. الدر مع الرد: ۱/۵۲۱، مطلب: فی الدعاء بغیر العربیة، ط: سعید. حلبی کبیر: ۱/۲۶۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه. البحر: ۱/۳۳۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل: اذا اراد الدخول فی الصلوة، ط: سعید.

دعا کی حقیقت

اگرچہ دنیا کی کوئی بھی اچھائی اور برائی تقدیر سے دور نہیں ہے تاہم اللہ کی قدرت نے اس کو حاصل کرنے کے لئے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقل مند کو اشکال نہیں مثلاً مقدر پر لحاظ کر کے دوا کا کرنا نہ کرنا اگرچہ در حقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا کرنا یا نہ کرنا مگر کیا کوئی بیہودہ نے ظاہر کر سکتا ہے کہ نسخۂ علم طب سراسر باطل ہے، اور اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں کچھ بھی تاثیر نہیں رکھی، پھر جب اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے، اور اس قدرت کا ظہور بھی اس نے کر دیا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں ایسے قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی موشن (دست) شروع ہو جاتے ہیں، یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسرے زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کی ایک خاص مقدار چند منٹوں میں ہی اس جہاں سے رخصت کر دے، پھر کیونکر یہ احتمال پیدا کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی توجہ، عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دیں گے جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوگا جو شخص دواؤں کی اصلی تاثیروں پر ذاتی تجربہ رکھتا ہو اور دعا کی قبولیت کا قائل نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک پرانی اور سال خوردہ اور مسلوب القوۃ دوا (Exp.date کے بعد کی دوا) کو استعمال کرے، اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دوا پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ تاثیر نہیں۔

سوال: دیکھا جاتا ہے کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا اثر کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

جواب: ہم کہتے ہیں یہی حال دواؤں کا بھی ہے کیا دواؤں نے موت کا

دروازہ بند کردیا ہے، یہ ان کا غلط جذبہ ہے، ناممکن ہے مگر کیا اس کے باوجود کوئی ان کی تاثیر سے انکار کرسکتا ہے، یہ صحیح ہے کہ ہر ایک چیز پر تقدیر محیط ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا، اور تمام اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھایا (۱) بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے جدا نہیں ہیں مثلاً اگر بیمار کی تقدیر موافق ہو تو علاج کے اسباب پورے طور پر میسر آجاتے ہیں، اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ دوا ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے، تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے، یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں، جہاں ارادہ بھی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ (احکام اسلام ص ۹۴) (۲)

دعا کے آداب

دعا کے آداب میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینے تک اٹھا کر دعا کرے، اور دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے، دعا کے دوران دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) عن سلمان قال: قال رسول الله: لا یرد القضاء إلا الدعاء. جامع الترمذي: ۲/۳۶، أبواب القدر، باب ما جاء لا یرد القدر إلا الدعاء، ط: قدیمي کتب خانه ملتان. کذا في ابن ماجة ص: ۱۰، المقدمة، أبواب القدر، ط: قدیمي. وفي حاشیة السندي علی ابن ماجة ما نصه: قال الغزالي: فإن قيل فما فائدة الدعاء مع أن القضاء لا مرد له، فاعلم أن من جملة القضاء رد البلاء بالدعاء، فإن الدعاء سبب رد البلاء ووجود الرحمة، كما أن البذر سبب لخروج النبات من الأرض، وكما أن الترس يدفع السهم كذلك الدعاء يرد البلاء. حاشية السندي مع ابن ماجة، أبواب القدر، ط: مطبعة علمية 1313.

(۲) حجة الله البالغة ص ۲۰، الأذكار وما يتعلق بها، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

(۳) وفي الهندية: والأفضل في الدعاء أن يبسط كفيه ويكون بينهما فرجة... والمستحب أن يرفع يديه عند الدعاء بحذاء صدره. كذا في القنية. عالمگیری: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح والذكر والدعاء... الخ، ط: مكتبة حقانية. كذا في حصن حصين، الفصل الأول، بيان آداب الدعاء، ص ۲۵، ط: ... وكذا أخرجه الحاكم في المستدرك: ۲/۲۲۷، برقم ۲۰۱۰، وأبوداود كتاب الصلاة، باب الدعاء، رقم: ۱۴۸۰، ۲/۸۱، ط: دار القبلة جدة.

دعا میں سنت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور پھر دعا کے بعد اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔ (۱)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے

استسقاء کی نماز کے بعد کی دعا کے علاوہ دوسری دعاؤں کے وقت ہاتھوں کو کاندھوں سے اوپر نہ اٹھانا چاہئے اور دعا میں عاجزی اور انکساری کی کیفیت ہونی چاہئے۔ (۲)

---

(۱) عن عمر رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ إذا مد يديه في الدعاء لم يردهما حتى يمسح بهما وجهه. (المستدرك على الصحيحين ۱/۷۱۹، كتاب الدعاء، باب مسح الوجه باليدين عند الدعاء، رقم ۱۹۶۷، ط دار المعرفة بيروت، سنن أبي داؤد ۱/۲۰۹، كتاب الصلاة، باب الدعاء رقم ۱۴۹۲، ط: دار الحديث) والمستحب أن يرفع يديه عند الدعاء بحذاء صدره كذا في القنية ومسح الوجه باليدين إذا فرغ من الدعاء قيل ليس بشيء وكثير من مشايخنا رحمهم الله تعالى اعتبروا ذلك وهو الصحيح وبه ورد الخبر كذا في الغياثية. (فتاوى عالمگیری ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح والدعاء، ط: مكتبة الحقانية پشاور). وكذا في الحصن الحصين: المنزل الأول بيان آداب الدعاء ص: ۲۱ - ۲۵ مطبع نجم العلوم لكهنؤ. وفي الدر المختار: ويرفع كالدعاء ويبسط يديه حذاء صدره نحو السماء لأنها قبلة الدعاء ويكون بينهما فرجة ..... والمسح بعده على وجهه سنة في الأصح شرنبلالية. الدر المختار مع الرد ۱/۵۰۷، كتاب الصلاة، مطلب في رفع الأصابع عند التشهد، ط: سعيد.

(۲) وقوله: فيبسط يديه حذاء صدره، كذا روي عن ابن عباس من فعل النبي صلى الله عليه وسلم قنية عن تفسير الرحمن. ولا يعارضه ذلك المستخلص لأبي القاسم السمرقندي أن من آداب الدعاء أن يدعو مستقبلا ويرفع يديه بحيث يرى بياض إبطيه لإمكان حمله على حالة المبالغة والجهد والمبالغة في الاجتهاد كما في الاستسقاء لعدم الدفع إلى الغاية. وهذا معنى ما قاله في حديث الصحيح: "وكان لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا في الاستسقاء فإنه يرفع يديه حتى يرى بياض إبطيه" أي لا يرفع كل الرفع. كذا في شرح المنية ومثله في شرح الشرعة. شامي ۱/۵۰۷، كتاب الصلاة، مطلب في الدعاء بعد الركوع، ط: سعيد. وفي الهندية ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء، ط: مكتبة حقانية، وفي الحصن الحصين ص ۲۱ - ۲۵ المنزل الأول بيان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لكهنؤ.

دعا نماز کے بعد

نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، اور دعا مانگنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لے، مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

دعا کے اول و آخر میں درود شریف

دعا کے اول و آخر میں درود شریف کا ہونا دعا کی قبولیت کے لئے زیادہ امید بخش ہے۔(۲)

دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائیں، اور ان کو اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کے اندر کا رخ یعنی ہتھیلیاں چہرہ کے سامنے رہیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی فاصلہ رہے تاکہ بخیل اور کنجوس جیسے نہ لگیں، اور نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھیں کہ بے پرواہ اور ناقدری کرنے والے محسوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وفي الحصن الحصين للجزريؒ: آداب الدعاء ..... منها ..... بسط اليدين ورفعهما وان يكون رفعهما حذو المنكبين ..... وان يبدأ بنفسه وان يدعو لوالديه واخوانه المؤمنين وان لا يخص نفسه بالدعاء وان كان اماما وتأمين الداعي والمستمع ومسح وجهه بيديه بعد فراغه ..... الخ، حصن حصين، ص: ۲۱-۲۵، المنزل الاول، بيان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لكهنؤ۔

(۲) نص العلماء على استحبابها (الصلوة) في مواضع ..... واول الدعاء واوسطه وآخره. شامي: ۱/۵۱۸، كتاب الصلاة، مطلب نص العلماء على استحباب الصلوة، ط: سعيد۔

(۳) كما في الشامي: فيرفعهما كالدعاء، فيبسط يديه حذاء صدره نحو السماء لانها قبلة الدعاء ويكون بينهما فرجة. الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، كتاب الصلوة، آداب الصلوة، ط: سعيد. هندية ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلوة والتسبيح والذكر والدعاء، ط: حقانية، حصن حصين، ص: ۲۱-۲۵، المنزل الاول بيان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لكهنؤ۔

دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا

امام کے لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرکے دعا کرنا سنت کے مطابق ہے، ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کرکے دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(١)

دعائے قنوت

مسئلہ: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(٢)

اور اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو یاد کرنی چاہئے، اور جب تک یاد نہ ہو (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھے۔(٣)

---

(١) إذا تم صلاة الإمام فهو مخير إن شاء انحرف عن يساره وإن شاء انحرف عن يمينه. وإن شاء استقبل الناس بوجهه إلى آخره ... هذا الذي ذكرناه من التخيير في الفجر والعصر أما في غيرهما فيستحب أن لا يمكث بعد الصلاة المكتوبة التي بعدها تطوع كالفجر والعصر ... وإن كان بعدها سنة المكتوبة تطوع يقوم إلى التطوع ولا يفصل إلا بمقدار ما يقول: اللهم أنت السلام ... إلخ. (الحلبي كبير، ص: ٣٤٠-٣٤١، باب صفة الصلاة، سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ١/٥٣٠، كتاب الصلاة، مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح عقب الصلاة، ط: سعيد. البحر: ١/٣٣٥، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(٢) ونيتها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له وهي على ما ذكره أربعة عشر إلى أن قال: وقراءة قنوت الوتر. (الدر مع الرد: ١/٤٥٦-٤٦٨، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هندية: ١/١١١، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: مكتبة حقانية. البحر: ٢/٤٠، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(٣) ومن لا يحسن القنوت يقول: ربنا آتنا في الدنيا حسنة. الآية. (الفتاوى الشامي: ٢/٦، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. البحر: ٢/٤٣، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ١/٦٥٤، كتاب الصلاة، باب الوتر، ط: إدارة القرآن كراچي.

☆......دعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ (۱)

☆......قنوت میں اسی مخصوص دعا کا پڑھنا سنت ہے۔ (۲)

دعائے قنوت بھول جائے

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر وہ بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

دعائے قنوت بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا، اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا تو رکوع کی حالت میں دعائے قنوت نہ پڑھے، اور دعائے قنوت پڑھنے کے لئے دوبارہ کھڑا نہ ہو بلکہ بیٹھ کر

(۱) قال ابن نجیم: ثم ان الدعاء المشهور عند ابی حنیفة: اللهم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ... الخ. البحر الرائق: ۲/۴۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. شامی: ۲/۶، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. التاتارخانیة: ۱/۵۸۶، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن.

(۲) (قوله: وهو مطلق الدعاء) ای القنوت الواجب یحصل بای دعاء کان، قال فی النهر: واما خصوص: اللهم انا نستعینک فسنة فقط، حتی لو اتی بغیره جاز اجماعا. شامی: ۱/۶۸۶، کتاب الصلوة، مطلب لاینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید. التاتارخانیة: ۱/۶۳۴، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن. البحر: ۲/۴۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. حلبیة: ۱/۱۱۷، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة.

(۳) والها واجبات لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو ان لم یسجد له وهی علی ما ذکره اربعة عشر الی ان قال وقراءة قنوت الوتر. الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، ۴۶۸، باب صفة الصلاة، ط:

التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز مکمل کرلے، اور اگر رکوع سے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور دوبارہ رکوع نہیں کیا (اور آخر میں سہو سجدہ کیا) تو بھی نماز فاسد نہیں ہوئی۔(۱)

دعائے قنوت پڑھنا

"وتر میں دعائے قنوت پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی نماز میں امام مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لئے فوراً رکوع میں جانا ضروری ہے، بقیہ دعائے قنوت پوری کرنے کی

سعید، ھندیہ: ۱/ ۱۱۱، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ط: مکتبہ حقانیہ. البحر: ۲/ ۴۳، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

(۱) ولو نسیه ای القنوت ثم تذکرہ فی الرکوع لا یقنت فیه لفوات محله ولا یعود الی القیام فی الاصح لان فیه رفض الفرض للواجب فان عاد الیه وقنت ولم یعد الرکوع لم تفسد صلاته لکون رکوعه بعد قراءة تامة وسجد للسهو قنت او لا لزواله عن محله. الدر مع الرد: ۲/ ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. البحر: ۲/ ۴۳، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. بدائع: ۱/ ۲۷۴، کتاب الصلوۃ، فصل فی القنوت، ط: سعید.

(۲) ایضاً

اجازت نہیں ہوئی ہے(۱) کیونکہ اس حالت میں امام کی پیروی واجب ہے، وجہ یہ ہے کہ دعائے قنوت جس قدر بھی پڑھ لے واجب ادا ہو جاتا ہے امام کے پیچھے پوری پڑھنا واجب نہیں ہے۔(۲)

دعائے قنوت میں امام کی پیروی

وتر کی دعائے قنوت میں بھی امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اگر کسی مقتدی نے وتر کی دعائے قنوت میں امام کی پیروی نہیں کی تو وہ گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے واجب ترک کیا۔(۳)

دعائے قنوت یاد نہیں

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو جلد از جلد دعائے قنوت یاد کر لینی چاہیے، جب تک یاد نہ ہو دعائے قنوت کی جگہ یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ　اور اگر

---

(۱) (ركع الامام قبل فراغ المقتدي) من القنوت قطعه و(تابعه) (قوله قطعه وتابعه) لان الامراد بالقنوت هنا الدعاء الصادق على القليل والكثير وما اتى به منه كاف في سقوط الواجب وتكميله مندوب والمتابعة واجبة فلم يترك الواجب للمندوب شامي - ۲/ ۲۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۲) المقتدي يتابع الامام في القنوت في الوتر فلو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدي من القنوت فاته يتابع الامام. هندية: ۱/ ۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيديه. الشامي ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلوة، باب بيان صفة الصلاة، مطلب في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد. التاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۱/ ۶۵۷ ط: ادارة القرآن.

(۳) ثم ذكر ما حاصله انه تجب متابعته للامام في الواجبات فعلا وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفة الامام في الفعل كتركه القنوت ... الخ. شامي ۱/ ۴۷۰، باب بيان صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد. تاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر ۱/ ۶۵۲ ط: ادارة القرآن. حلبي كبير، ص: ۴۲۰، مبحث صلاة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

یہ بھی یاد نہ ہو تو دعائے قنوت یاد ہونے تک ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ'' تین مرتبہ یا ''یَا رَبِّ'' تین مرتبہ پڑھے۔(۱)

دعا سے قبل درود پڑھنے کی وجہ

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دعا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ کرے،(۲) اس واسطے کہ نماز سے فارغ ہونے کا وقت ہے، کیونکہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر متوجہ ہوتی ہے، اور اس حالت میں دعا قبول ہوتی ہے، اور دعا کے آداب یہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثناخوانی کی جائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود وسلام اور برکات کے تحفے بھیجے جائیں، پھر اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ہدایت اور مغفرت کی دعا کی جائے تاکہ دعا قبول ہو، پھر اس کے بعد آمین اور پھر کہیں ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے۔ (احکام اسلام ص ۹۷)(۳)

---

(۱) ومن لا یحسن القنوت یقول: ''ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ'' الآیۃ. وقال ابو اللیث: یقول ''اللھم اغفر لی'' یکررھا ثلاثا، وقیل یقول: ''یا رب'' ثلاثا. ذکرہ فی الذخیرۃ. شلبی: ۱/۱۷۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. حلبی کبیر، ص ۴۲۲، بحث صلاۃ الوتر، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. تاتارخانیۃ: ۱/۶۵۵، کتاب الصلاۃ، باب الوتر، ط: ادارۃ القرآن. ہندیۃ: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ط: رشیدیۃ.

(۲) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''لا تقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام، ولکن قولوا: التحیات للہ والصلوات والطیبات (الی ان قال) ثم یتخیر من الدعاء اعجبہ الیہ فیدعو. صحیح البخاری: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاۃ، باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشہد ولیس بواجب، ط: قدیمی. مسلم: ۱/۱۷۳، کتاب الصلاۃ، باب التشہد فی الصلاۃ، ط: قدیمی. ابن ماجۃ: ۱/۶۴، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی التشہد، ط: نور محمد کتب خانہ.

(۳) آداب الدعاء... منھا: الثناء علی اللہ تعالیٰ اولاً وآخراً والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کذلک... وان یبدأ بنفسہ وان یعم والدیہ واخوانہ المؤمنین... الخ. حصن حصین.

دعائے ماثورہ رہ گئی

اگر مقتدی نے التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھی کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، دعا پوری ہونے کا انتظار نہ کرے۔(۱)

دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا

اگر کوئی شخص تاجر ہے، اور اس کو اپنے نوکر پر اعتماد نہیں ہے تو ایسی صورت میں نماز کے وقت دکان بند کر دے تاکہ اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر سکے، اور اگر دکان بند کرنا دشوار اور مشکل ہے، اور نوکروں کو دکان پر چھوڑ کر جانے میں نقصان کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں یہ شخص دکان میں نماز پڑھ سکتا ہے،(۲) اس میں دنیاوی اعتبار سے نفع ہے لیکن

---

(۱) الباب الاول في بيان آداب الدعاء ص: ۲۰۲-۲۰۳، ط: نجم العلوم لكهنو. شامي: ۱/۵۱۸-۵۲۰ كتاب الصلوة، مطلب نص العلماء على استحباب الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية. ثم بعد التشهد لأنه أعظم الأذكار قال: ثم ليتخير من الدعاء أعجبه إليه، وذلك لأن وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لأنه تغشى بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء، ومن آداب الدعاء تقديم الثناء على الله والتوسل بنبي الله يستجاب الخ. حجة الله البالغة: ۲/۱۱، الأمور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيدية

( ) وإن سبقت الصلوات والدعوات يتركها ويسلم مع الإمام لأن ترك السنة دون ترك الواجب. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۲۲۸، فصل فيما يفعله المقتدي بعد فراغ إمامه، ط: المكتبة الغوثية كراتشي، وص: ۳۰۹ ط: قديمي. شامي: ۱/۳۹۶، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي ط: سعيد.

(۲) لا تجب على مريض ... وخوف على ماله. (قوله وخوف على ماله) أي من لص ونحوه إذا لم يمكنه غلق الدكان أو البيت مثلا ... الخ شامي: ۱/۵۵۵، ۵۵۲، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة ۱/۸۳ ط: حقانيه. وحاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، فصل يسقط حضور الجماعة ۱/۳۰۳ ط: المكتبة الغوثية، وص: ۲۹۷، ط: قديمي.

آخرت کے اعتبار سے بہت ہی بڑا نقصان ہے۔(۱)

دکان میں نماز پڑھنا

نماز صحیح ہونے کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے،(۲) لہٰذا اگر دکان کی جگہ پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ جامع مسجد کی جماعت چھوڑ کر دکان میں فرض نماز پڑھنے میں چند خرابیاں ہیں، ایک مسجد میں نہ جانے کا گناہ ہوگا، دوسرا جامع مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں فی رکعت پانچ سو رکعات کا ثواب ملے گا اور دکان میں پڑھنے سے فی رکعت صرف ایک رکعت کا ثواب ملے گا، اس اعتبار سے فی رکعت ۴۹۹ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اور چار رکعت والی نماز میں ۱۹۹۶ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اس لئے پانچ وقت کی فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۳)

---

(۱) عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: صلاة الجماعة أفضل من صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة. صحيح مسلم: ۱/ ۲۳۲، كتاب الصلاة، باب فضل الجماعة، ط: قديمي كراچي. وأخرجه البخاري في كتاب الأذان: ۱/ ۸۹، باب فضل صلاة الجماعة، ط: قديمي.

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلي والمكان الذي يصلي عليه واجب، هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. الفتاوى العالمگيرية: ۱/ ۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة، ط: رشيدية. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۰۲-۴۰۳، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. والبحر: ۱/ ۲۶۶، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۳) عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة وصلاته في المسجد الذي يجمع فيه بخمسمائة صلاة وصلاته في المسجد الأقصى بخمسين ألف صلاة وصلاته في مسجدي بخمسين ألف صلاة وصلاته في المسجد الحرام بمائة ألف صلاة. رواه ابن ماجه. مشكوة المصابيح: ۱/ ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث، ط: قديمي. سنن ابن ماجه: ۱/ ۱۰۲، باب ما جاء في الصلاة في المسجد الجامع، ط: دار الجيل بيروت، رقم ۱۴۱۳، ط: قديمي، و[illegible] ط: دار السلام رياض [illegible]: ۱۴۱۳. ورواه الطبراني في الأوسط (۷/ [illegible]) ط: مكتبة المعارف الرياض تحقيق الدكتور محمود الطحان.

دل سے دعا نکلنا

اگر نماز میں کسی کے لئے دل سے دعا نکلے کوئی لفظ زبان سے ادا نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا

مثلاً دل میں عصر پڑھنے کی نیت تھی اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں نماز ہو جائے گی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے، زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

دماغی امراض

خشوع وخضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے، دماغ اپنی ضرورت کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تاکہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکال دیں، سجدہ

---

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا ما لم تعمل بہ او تتکلم (متفق علیہ) مشکوۃ المصابیح: ص: ۱۸، کتاب الایمان باب فی الوسوسۃ ط: قدیمی وفی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری. لو حدث نفسہ فی الصلاۃ لم یکن علیہ اعادۃ وقد حرم اللہ تعالی الکلام فی الصلاۃ فلو کان حدیث النفس فی معنی الکلام لکانت صلاتہ تبطل. عمدۃ القاری: ۸۹/۱۳ جزء ۱۳، کتاب العتق، باب الخطا والنسیان فی العتاقۃ والطلاق ونحوہ، ط: رشیدیۃ ودار الفکر. کذا فی شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح. ۱/ ۲۰۰، کتاب الایمان، باب الوسوسۃ ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۲) والمعتبر فیہا عمل القلب اللازم للارادۃ، فلا عبرۃ للذکر باللسان ان خالف القلب لانہ کلام لا نیۃ. وفی الرد: (قولہ ان خالف القلب) فلو قصد الظہر وتلفظ بالعصر سہوا اجزأہ کما فی الزاھدی لقہستانی. الدر مع الرد ۱/ ۴۱۵ کتاب الصلوۃ بحث النیۃ ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۲۴۴، الشرط السادس ط: سہیل اکیڈمی لاہور، وفی البحر ۱/ ۲۷۷ کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ ط: سعید

سے اٹھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے اور ران میں قدرے تناؤ ہو۔ اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں، کمر کو پوری کوشش سے اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۷۵)

دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا

اگر کسی امام نے دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہو گا۔(۱)

دنیا کی پانچ سزائیں

”نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورہ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں، اور بھول کر رکوع میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا،(۲) اور اگر قصداً رکوع میں چلا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہو گی، کیونکہ چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت کا پڑھنا واجب ہے، اور اس لئے

---

(۱) والجهر والمخافتة في محله واجب كما عرف ولو جهر الإمام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر فيه بما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلبي كبير، ص-۴۵۸، كتاب الصلوة - فصل في سجود السهو، ط: سهيل أكيڈمي لاهور. شامي، ۲/۸۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد، هندية، ۱/۱۲۸، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية

(۲) لو قرأ الفاتحة وآيتين قصيرتين وركع ساهياً ثم تذكر عاد وأتم ثلاثاً وعليه سجود السهو كذا في الظهيرية. هندية، ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في موجبات السهو، ط: رشيدية، شامي حاشية، ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: [illegible]، حلبي كبير، ص: ۴۴۷، فرائض الصلاة، الثالث القراءة، ط: سهيل أكيڈمي.

اس پر عمل نہیں کیا۔(۱)

دوا سے بے ہوش ہوگیا

اگر کوئی شخص دوا کے استعمال سے بے ہوش ہوگیا ہے، تو اس دوران جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا، جیسے کوئی سو رہا ہے، اور بیدار ہونے کے بعد سونے کے زمانے کی تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم

"فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے" کے عنوان کو دیکھیں۔

دوپٹہ

☆...عورتوں کو نماز کے دوران موٹا دوپٹہ استعمال کرنا چاہئے، اگر باریک دوپٹہ استعمال کریں گی اور اندر سے بدن نظر آئے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له ... وهي ... ضم سورة أو ما قام مقامها وهو ثلاث آيات قصار. الدر المختار مع رد المحتار: ١/٤٥٦، ٤٥٨، كتاب الصلوة، مطلب في واجبات الصلوة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ٢٧٨، فرائض الصلوة، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی. فتاوى تاتارخانية: ١/٤٣٣، كتاب الصلوة، فصل في القراءة، ط: ادارة القرآن.

(۲) ومن زال عقله ببنج أو خمر أو دواء لزمه القضاء وإن طالت لأنه بصنع العباد كالنوم (قوله بصنع العباد) أي وسقوط القضاء عرف بالأثر إذا حصل بآفة سماوية فلا يقاس عليه ما حصل بفعله. الدر المختار مع رد المحتار: ٢/١٠٢، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: سعيد. البحر: ٢/١١٧، ١١٨، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: سعيد. هندية: ١/١٣٨، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: حقانية.

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلوة فيه كذا في التبيين. عالمگیری: ١/٥٨، كتاب الصلوة، الباب الثالث في الشروط، ط: حقانية. شامي: ١/٤١٠، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد. البحر: ١/٢٦٧، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد.

☆ ... اگر عورت کو نماز کے دوران "دوپٹہ" ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے تو دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ ٹھیک کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے، نماز خراب کرنے کے لئے نہیں کیا۔(۱)

دوپٹہ باریک ہے

اگر عورت نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز ادا کی جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے، یا بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

دو رکعت ملی

اگر چار رکعت والی نماز میں جماعت کے ساتھ صرف دو رکعت ملی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعت میں "الحمد" اور سورت دونوں پڑھے اور اگر جماعت میں شامل ہوتے وقت ثنا نہیں پڑھی تو امام کے سلام کے بعد جب کھڑا ہو تو ثنا بھی پڑھے۔ (۳)

---

(۱) ويفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۲۴، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد. البحر: ۲/۱۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد. الفقه الاسلامي وادلته: ۲/۱۰۳۱، كتاب الصلوة، الفصل السابع مبطلات الصلوة ومفسداتها، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وعادم ساتر لا يصف ما تحته ... (قوله لا يصف ما تحته) بأن يرى منه لون البشرة، احترازا عن الرقيق والزجاج. شامي: ۱/۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد. هندية: ۱/۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلوة، ط: رشيدية. البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ... حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها ... فيما يقضيه اي بعد متابعته لامامه ... ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها. الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، ۵۹۹، باب الامامة، ط: سعيد. هندية: ۱/۹۱، ۹۲، كتاب الصلوة، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيدية. حلبي كبير ص: ۴۶۸، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

دوڑنا

☆.....اگر امام صاحب رکوع میں ہیں تو تاخیر سے آنے والے لوگ رکوع میں شرکت کرنے کے لئے دوڑتے ہیں، بھاگتے ہیں، شریعت کی رو سے ایسا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اطمینان اور سکون کے ساتھ آئیں، اگر رکوع مل گیا تو شامل ہو جائیں، ورنہ رکعت نکل جانے کی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرلیں۔ (۱)

☆.....مسجد میں دوڑنا مسجد کے آداب اور احترام کے خلاف ہے، اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور نماز میں خلل بھی آتا ہے، اس لئے مسجد میں دوڑنے سے بچنا ضروری ہے۔ ایک حدیث میں ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لئے اطمینان اور وقار سے چلو، اور دوڑو نہیں۔ (۲)

☆.....دوڑنے سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نماز کے لئے کچھ وقت لے کر نکلیں تاکہ جماعت کی نماز تکبیر اولیٰ سے مل جائے۔

---

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من اتی منکم الصلاۃ فلیأتہا بوقار وسکینۃ" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ: ۲/۴۹۲ ط المکتب الاسلامی بیروت، بخاری: ۱/۸۸، کتاب الصلاۃ باب لا یسعی الی الصلاۃ، ولیأت بالسکینۃ والوقار، ط قدیمی. مسلم: ۱/۲۲۰ کتاب الصلاۃ باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار وسکینۃ ط قدیمی.

(۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلاۃ وعلیکم بالسکینۃ والوقار ولا تسرعوا. بخاری: ۱/۸۸، کتاب الصلاۃ، باب لا یسعی الی الصلاۃ ولیأت بالسکینۃ والوقار، ط قدیمی. وفی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: "وفیہ البحث علی التأنی والوقار عند الذہاب الی الصلاۃ: ۵/۱۵۳، کتاب الصلاۃ باب لا یسعی الی الصلاۃ ولیأت بالسکینۃ والوقار ط: ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ، المسند للامام احمد بن حنبل: ۲/۴۸۲، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ط: المکتب الاسلامی، بیروت

دو سجدے مقرر ہونے کی وجہ

"سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرا سلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا

اگر مقتدیوں نے پہلا سلام امام کے ساتھ پھیرا لیکن دوسرا سلام امام سے پہلے پھیر دیا اور امام نے بعد میں پھیرا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی دہرانے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا اچھا نہیں۔(۱)

دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی

اگر امام نے پہلی رکعت میں "سورۃ تبت" پڑھی اور دوسری رکعت میں "اذا جاء" (سورۃ نصر) شروع کر دی تو "سورۃ نصر" ہی کو پوری کرنا چاہیے اس کو چھوڑ کر کسی اور سورت مثلاً "سورۃ اخلاص" کو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

دوسری منزل میں صف بنانا

جماعت کی نماز کے دوران جب تک پہلی منزل میں جگہ ہو دوسری منزل میں

---

(۱) وينقطع به التحريمة بتسليمة واحدة برهان وقد مر وفي التتارخانية: ما شرع في الصلاة مثنى فقط أحد حكم المثنى فيحصل التحليل بسلام واحد كما يحصل بالمثنى. الموسوعة ۱/ ۵۲۵، فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد. ان سلم المقتدي قبل الامام فقط ان كان بعذر يجوز وان لم يكن بعذر يكره لمخالفته لامام. التاتارخانية ۱/ ۵۵۳، كتاب الصلاة، كيفية الصلاة ط: ادارة القرآن. شامي ۱/ ۴۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في ... الصلاة ط: سعيد. بدائع ۱/ ۲۱۳، فصل في ... الصلاة ط: سعيد. تذكرة الخليل ص: ۲۰۲.

(۲) وفي القنية: قرأ في الأولى الكافرون وفي الثانية ألم تر أو تبت ثم ذكر يتم وقيل يقطع ويبدأ (الدر مع الرد ۱/ ۵۴۶) وقوله ألم تر أو تبت أي عكس ترتيب المصحف بسورة قصيرة (وقوله ثم ذكر يتم) أفاد أن التنكيس أو الفصل بالقصيرة انما يكره اذا كان عن قصد فلو سهوا فلا كما في شرح المنية واذا انتفت الكراهة فاعراضه عن التي شرع فيها لا ينبغي وفي الخلاصة افتتح سورة وقصده سورة أخرى فلما قرأ آية أو آيتين أراد أن يترك تلك السورة ويفتتح التي أرادها يكره وفي الفتح ولو كان أي المقروء حرفا واحدا (شامي ۱/ ۵۴۶ قبيل باب الامامة ط: سعيد)

صف بنانا۔ اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو، تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

دوسرے سجدے سے اٹھنا

دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائے کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی، سجدے کی ہیئت وکیفیت وہی ہونی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔ سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔(۲) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا لیے بغیر اٹھنا مشکل ہے تو سہارا لے کر اٹھنا جائز ہے۔(۳)

دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلے سے پھر جانا

امام کو چاہیے کہ سلام کو اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہو جائے جو مقتدی امام کے پہلے سلام کے بعد دوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے منہ قبلے سے

---

(۱) عن انس رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر. سنن ابی داؤد، ص ۹۸، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف، ط: میر محمد. (قوله فما کان من نقص) والقصد من ذلک: ان لا یخلو موضع من الصف الاول مهما امکن، وکذلک من الثانی والثالث وهلم جرا الی ان تنتهی وتکمل الصفوف فاذا کان ثمة نقص یجعل ذلک فی الصف الاخیر. شرح سنن ابی داؤد للعینی: ۳/۲۱۲، کتاب الصلاة، باب تسویة الصفوف، ط: مکتبة الرشد ریاض. شامی: ۱/۵۷۰، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) ویسجد واضعا رکبتیه اولا لقربهما من الارض ثم یدیه الا لعذر ثم وجهه مقدما انفه لما مر (ای کفیه) اعتبارا لآخر الرکعة باولها فیناسب ان یسجد للتوجه للقبلة ویعکس نهوضه (قوله ویعکس نهوضه) ای یرفع فی النهوض من السجدة وجهه اولا ثم یدیه ثم رکبتیه. شامی: ۱/۴۹۷-۴۹۸، کتاب الصلاة، فصل فی صفة الصلاة، ط: سعید. عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وکیفیتها وآدابها، ط: رشیدیة. حلبی کبیر ص ۳۲۱، صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) ویکبر للنهوض بلا اعتماد (قوله بلا اعتماد) ای علی الارض قال فی الحلیة والاشبه انه سنة او مستحب عند عدم العذر فیکره فعله تنزیها لمن لیس له عذر. شامی: ۱/۵۰۶، کتاب الصلوة، فصل فی صفة الصلوة، ط: سعید. عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: حقانیة. حلبی کبیر ۳۲۳، صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پھیر کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی لیکن مکروہ ضرور ہوگی، اس لئے ایسا نہ کرے بلکہ جیسے کہ امام نے امام کے ساتھ شروع سے پہلے سلام تک جبر کیا تو دوسرے سلام تک بھی جبر کرے۔(۱)

دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا

"مسبوق مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی

اگر دوسرے کی زمین پر اجازت کے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا

☆... اگر کوئی نمازی نماز کے اندر دوسرے کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) اي لو اتم المؤتم التشهد بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز اي صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان. وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر. شامي، ۱: ۵۲۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچي. هندية ۱/ ايضاً، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: حقانيه

(۲) (قوله وارض مغصوبة او للغير) لا حاجة الى قوله او للغير لان الغصب يستلزمه ... ثم ان الصلوة بغير الاذن وان كان غير غاصب ... وفيها تكره في ارض الغير لو مزروعة او مكروبة الا اذا كانت بينهما صداقة او رأى صاحبها لا يكرهه فلا بأس. شامي: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلوة في الارض المغصوبة. ط. سعيد كراچي.

(۳) وحتى لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت، بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه. تنح الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۴، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچي. هندية ۱/ ۳۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: ماجديه كوئته. شامي ۱/ ۵۷۵، باب الامامة، ط. سعيد كراچي.

☆ اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا کہ اس کے دماغ کام نہیں کرتا ہے، یا نماز کی نیت باندھنے کے بعد کیا پڑھتا ہے؟ کیا کرتا ہے؟ یا کتنی رکعت ہوئی ہے؟ یاد نہیں رہتا تو ان صورتوں میں دوسرے آدمی کے لئے بتانا جائز ہوگا، اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

☆ ..... اگر نمازی نے ایسے آدمی سے لقمہ لیا جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے تو لقمہ لینے والے نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو اشتبه على مريض أعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الأداء، ولو أداها بتلقين غيره ينبغي أن يجزيه كذا في القنية. البحر مع الدر: ۲/۱۰۰ (قوله ولو اشتبه على مريض الخ) أي بأن وصل إلى حال لا يمكنه ضبط ذلك، وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لأن ذلك يحصل للصحيح (قوله ينبغي أن يجزيه) قد يقال إنه تعليم وتعلم وهو مفسد كما إذا قرأ من المصحف أو علمه إنسان القراءة وهو في الصلاة. قلت: وقد يقال إنه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير أو إعلام فهو كإعلام المبلغ بانتقالات الإمام، فتأمل. شامي: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۲/۱۲۱، باب صلاة المريض، قوله وإلا أخرت، ط: سعيد كراتشي. مصل أقعد عند نفسه إنسانا ليخبره إذا سها عن ركوع أو سجود يجزيه إذا لم يمكنه إلا بهذا. هندية: ۱/۱۳۸، الباب الخامس عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته

الاستفسار: مريض يشتبه عليه أعداد الركعات بسبب شدة المرض أو لعدم الحفظ فيلقنه غيره، هل يجزيه؟ الاستبشار: يجزيه، لأن التلقين من الغير وإن كان مفسدا، لكن الضرورة تبيح المحظورات. في القنية: "قشح" أي شرف الأئمة المكي: مريض يشتبه عليه أعداد الركعات والسجدات لا يلزمه الأداء، ولو أداها بتلقين غيره ينبغي أن يجزيه، "قع" أي قاضي عبد الجبار: مصل أقعد عند نفسه إنسانا يخبره إذا سها عن الركوع والسجود، يجزيه إذا لم يمكنه إلا بهذا. وبهذا يخرج حكم جواز صلاة الشيخ الفاني الذي وصل إلى أرذل العمر ويشتبه عليه أعداد الركعات في الصلاة، فينبغي أن يجوز بتلقين غيره. نفع المفتي والسائل مجموعة رسائل اللكنوي، ما يتعلق بالأعذار المسقطة لأركان الصلاة: ۳/۲۹۰، ط: إدارة القرآن كراتشي

(۲) وإن فتح غير المصلي على المصلي فأخذ بفتحه تفسد، كذا في منية المصلي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته. بدائع: ۱/۲۳۶، كتاب الصلاة، فصل وأما بيان حكم الاستخلاف، ط: سعيد كراتشي

مسئلہ...... اسی طرح اگر نمازی نے نماز کے دوران ایسے آدمی کی بتائی ہوئی کسی بات پر عمل کیا جو اس کے ساتھ نماز میں شامل نہیں تو نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً صف میں کوئی جگہ خالی ہے، اور کسی باہر کے آدمی نے نمازی سے یہ کہا کہ خالی جگہ کو پر کرلو اور نمازی نے اس کا کہنا مان لیا تو نمازی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے ایسی صورت میں کچھ دیر توقف کرے، پھر اپنی مرضی سے دو کام کرے مثلاً خالی جگہ پر کرے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا

فرض نماز کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اگر نماز ہو جاتی ہے، سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، اور دوبارہ پڑھنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

دو فرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا

دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں کسی عذر سے جمع نہ کرے، نہ سفر میں، نہ حضر میں، نہ بیماری میں کیونکہ یہ حرام ہے، اور ہر نماز کو اپنے اپنے وقت کے اندر پڑھنا فرض ہے، اس

---

(۱) وفي القنية: قيل لمصل منفرد تقدم فتقدم أو دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلي حتى وسع المكان عليه فسدت صلوته وينبغي أن يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه نفسه وعلله في شرح القدوري بأنه امتثال لغير أمر الله تعالى. شامي: ۱/ ۶۰۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجدية كوئته.

(۲) ويكره تكرار السورة في ركعة واحدة في الفرائض ولا بأس بذلك في التطوع كذا في المحيط. هندية: ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجدية كوئته. قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة ... وفي التاتارخانية: إذا جمع بين سورتين في ركعة رأيت في موضع أنه لا بأس به وذكر شيخ الإسلام لا ينبغي له أن يفعل على ما هو ظاهر الرواية. وفي شرح المنية: الأولى أن لا يفعل في الفرض ولو فعل لا يكره إلا أن يترك بينهما سورة أو أكثر. شامي: ۱/ ۵۴۶، فصل، باب الإمامة، ط: سعيد كراتشي.

میں تاخیر کرنا گناہ ہے، اگرچہ بعد میں بھی پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اور جمع کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ بعد والی نماز، پہلے والی نماز کے وقت میں پڑھی جائے مثلاً ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز بھی پڑھی جائے تو اس صورت میں عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ وقت سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس صورت میں عصر کی نماز عصر کے وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی۔(۲)

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی نماز اتنی دیر کر کے پڑھے کہ اس کا وقت جاتا رہے یعنی دوسری نماز کے وقت میں پڑھے مثلاً عصر کے وقت میں پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے یا عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز پڑھے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے اس صورت میں پہلی نماز قضاء کے طور پر ذمہ سے ادا ہو جائے گی لیکن قضاء کرنے کی

(۱، ۲) (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) سفر ومطر خلافا للشافعي، وما رواه محمول على الجمع فعلا لا وقتا (فإن جمع فسد لو قدم) الفرض على وقته (وحرم لو عكس) أي أخره عنه (وإن صح) بطريق القضاء (إلا لحاج بعرفة ومزدلفة) (الدر المختار ۱/ ۳۸۱) (قوله محمول إلخ) أي ما رواه مما يدل على التأخير محمول على الجمع فعلا لا وقتا: أي فعل الأولى في آخر وقتها والثانية في أول وقتها ... وفي الصحيحين عن ابن مسعود "والذي لا إله غيره ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة قط إلا لوقتها إلا صلاتين جمع بين الظهر والعصر بعرفة وبين المغرب والعشاء بجمع" ويكفي في ذلك النصوص الواردة بتعيين الأوقات من الآيات والأخبار، وتمام ذلك في المطولات كالزيلعي وشرح المنية. وقال سلطان العارفين سيدي محيي الدين نفعنا الله به: والذي أذهب إليه أنه لا يجوز الجمع في غير عرفة ومزدلفة، لأن أوقات الصلاة قد ثبتت بلا خلاف، ولا يجوز إخراج صلاة عن وقتها إلا بنص غير محتمل، إذ لا ينبغي أن يخرج عن أمر ثابت بأمر محتمل، هذا لا يقول به من شم رائحة العلم، وكل حديث ورد في ذلك فمحتمل أنه يتكلم فيه مع احتمال أنه صحيح لكنه ليس بنص. اهـ كذا نقله عنه سيدي عبد الوهاب الشعراني في كتابه "الكبريت الأحمر في بيان علوم الشيخ الأكبر" شامي ۱/ ۳۸۱، قبيل باب الأذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۵۲، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق ۱/ ۲۵۳، قبيل باب الأذان ط: سعيد كراچي

وجہ سے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔(۱)

البتہ سفر یا بیماری کی وجہ سے حقیقتاً تو نہیں صورتاً جمع کرنے کی اجازت ہے (۲) اور اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وقت کی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے اور دوسرے وقت کی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھے، مثلاً مغرب کی نماز کو شفق غائب ہونے سے پہلے پہلے پڑھے اور عشاء کی نماز کو شفق غائب ہوتے ہی جلدی پڑھے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئی ہیں۔(۳)

عرفات اور مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہیں، اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ادا کی جاتی ہیں، اور مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو جمع کرنے کے لئے امام کی شرط

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء، قال الطحاوي: فثبت بما ذكرنا أن ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجمع بين الصلاتين أنه تأخير الأولى وتعجيل الآخرة، وكذلك كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده يجمعون بينهما. شرح معاني الآثار: ۱/۲۱۲، ۲۱۵، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط. قديمي كراچي. وفي الدر: ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر ... فإن جمع فسد. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۸۱، ۳۸۲، كتاب الصلاة، مطلب في الألغاز، ط: سعيد كراچي.

(۳) عن نافع قال: أقبلنا مع ابن عمر رضي الله عنهما حتى إذا كنا ببعض الطريق استصرخ على زوجته بنت أبي عبيد فراح مسرعاً حتى غابت الشمس فنودي بالصلاة فلم ينزل حتى إذا أمسى فظننا أنه قد نسي فقلت: الصلاة، فسكت حتى إذا كاد الشفق أن يغيب نزل فصلى المغرب وغاب الشفق وصلى العشاء، وقال: هكذا كنا نفعل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جد بنا السير. شرح معاني الآثار: ۱/۲۰۱، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط. قديمي كراچي، وأخرجه أبو داؤد في الصلاة برقم (۱۲۱۲) والنسائي في المواقيت (۵۹۸) وانظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة التالية.

نہیں ہے، اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی شرط ہے، ورنہ وہ اپنے اپنے خیمے میں اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کریں۔(۱)

دو قرأتیں

قرآن مجید میں بعض جگہ بعض الفاظ کے کسی حرف کے اوپر یا نیچے چھوٹا سا ایک حرف لکھا جاتا ہے مثلاً یَبْصُطُ، هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ، عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ کے اوپر چھوٹا سا "سین" لکھا ہوا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ "سین" اور "صاد" دونوں حرفوں سے پڑھا گیا ہے، اور تلاوت کرنے والا خواہ "سین" یا "صاد" پڑھے دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ایسے کلمات کو دو دفعہ پڑھے بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھے چاہے "سین" سے یا "صاد" سے۔(۲)

دو مثل

"دو مثل" سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے تو دو مثل ہے۔(۳)

---

(۱) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر... فإن جمع فسد... إلا لحاج بعرفة ومزدلفة. (وفي الرد: (قوله بعرفة) بشرط الإحرام والسلطان أو نائبه والجماعة في الصلاتين، ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة. الدر مع الرد: ۱/۳۸۱-۳۸۲، كتاب الصلاة، في باب الأذان، ط- سعيد كراچي. ونصب الراية: ۳/۵۸-۵۹، كتاب الحج، أحاديث في الجمع بين الظهر والعصر بعرفات وبين المغرب والعشاء بالمزدلفة، ط: دار القبلة للثقافة الإسلامية جدة. وشرح معاني الآثار: ۱/۳۰۹، كتاب مناسك الحج، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو قرأ مكان السين صادا في بعض المواضع يجوز، وفي بعضها لا يجوز نحو قوله تعالى: "لست عليهم بمسيطر" و"بمصيطر" و"بصطة" كلاهما صح في القرآن. تاتارخانية: ۱/۴۹۳، كتاب الصلاة، نوع في زلة القاري، ط: إدارة القرآن كراچي. جلالين سورة الغاشية: ۲/۴۹۳، ط: قديمي.

(۳) ووقت الظهر من الزوال إلى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء كذا في الكافي. هندية: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، ط- رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۲۰۲، كتاب الصلاة، الفصل الأول في المواقيت، ط: إدارة القرآن كراچي

دو مثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ

دو مثل سایہ ہونے کے بعد آفتاب غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ ۶ منٹ ہے، موسم کے لحاظ سے وقفہ اس کے درمیان رہتا ہے، اس سے باہر نہیں ہوتا، البتہ بعض مقامات پر محل وقوع کے فرق کی بنا پر قدرے کمی وبیشی ہوتا ہے۔(۱)

دو مرتبہ رکوع کرلیا

”رکوع دو مرتبہ کرلیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

”ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعتوں میں ایک رکوع مکرر پڑھنا

”رکوع مکرر پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان

دونوں سجدوں کے درمیان اس کیفیت سے بیٹھنا چاہیے جس کیفیت سے دو رکعت یا نماز کے آخر میں سجدوں کے بعد بیٹھنا ہوتا ہے، یعنی ایک سجدہ کرنے کے بعد ”اللّٰہ اکبر“ کہہ کر سر کو زمین سے اٹھائے، اور اطمینان سے دو زانو ہو کر سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں

---

(۱) عمدۃ الفقہ: ۲/ ۲۹، کتاب الصلاۃ فصل باب: اذان اور اقامت کا بیان۔ط: ادارہ مجددیہ، کراچی، ۸۰ء۔

۲... عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں عصر اور ظہر کی نماز کا ظہر کے وقت میں پڑھنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازوں کا ایک ہی وقت میں پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ (۱)

۳... مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں ادا کرنا منع نہیں بلکہ دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت ملا کر پڑھنا شریعت کا حکم ہے۔ (۲)

دہرانا

اگر امام کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کے بعد بھول گیا اور آگے نہ پڑھ سکا اور سورت کے اس حصہ کو بار بار دہراتا رہا، پھر سورت کے شروع سے پڑھ کر آخر تک ختم کیا اور رکوع کر لیا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

دھوپ

جماعت کی نماز کے دوران دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر نماز میں شریک ہونے سے نماز ہو جاتی ہے، اگر صفیں مل ہوئی ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے۔

(۱، ۲) ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر ... فان جمع فسد ... الا لحاج بعرفة ومزدلفة (قوله بعرفة) بشرط الاحرام والسلطان او نائبه والجماعة فی الصلاتین ولا یشترط کل ذلک فی جمع المزدلفة (الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱-۳۸۲، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. هندیه: ۱/ ۵۲، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات، ط: رشیدیه کوئٹه. شرح معانی الآثار: ۱/ ۱۰۹، کتاب مناسک الحج، باب الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط: ایچ ایم سعید کراچی.

(۳) وهذا تکرار آیة واحدة مرارا فان کان فی التطوع الذی یصلی وحده فذلک غیر مکروه وان کان فی الصلوۃ المفروضة فهو مکروه فی حالة الاختیار واما فی حالة العذر والنسیان فلا باس هکذا فی المحیط. (هندیه: ۱/ ۱۰۷، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاۃ وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۵۲، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی.

اور اگر صفیں بھی ہوئی نہیں ہیں اور درمیان میں خالی جگہ ہے تو اس صورت میں دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر اقتدا کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) ایسی صورت میں مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ دھوپ سے بچنے کا انتظام کرے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

دھوتی

عورتوں کے لئے دھوتی باندھنا اور دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے، ورنہ نہیں کیونکہ ستر عورت یعنی بدن کا چھپانا ضروری ہے اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے نماز درست ہو جاتی ہے۔(۲)

دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوا، بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گیا، گھر آ کر دیکھتا ہے کہ اس کے پاس جو نقد رقم تھی وہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں

(۱) والفناء المسجد كالمسجد فيصح الاقتداء وإن لم يتصل الصفوف. شرح الحموي على الأشباه والنظائر: ۱/۲۳۳، الفن الثاني كتاب الصلاة، رقم ۱۰۲۸، ط: ادارة القرآن كراچی. والمسجد وإن كبر لا يمنع الفاصل فيه، كما في الموجب للكراهة، هندية ۱/۸۷. ولو اقتدى بالامام في أقصى المسجد والامام في المحراب فإنه يجوز، هندية ۱/۸۸، الباب الخامس في الامامة، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط: رشيدية كوئٹہ. ولو صلى على رفوف المسجد إن وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة. الدر مع الرد: ۱/۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۳۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹہ

(۲) والرابع ستر عورته ... ولو بما لا يحل لبسه كثوب حرير وإن أثم بلا عذر. رد المحتار: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۳۳۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان شرائط الأركان، ط: بيروت، ۱/۲۱۰ ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في ستر العورة، ط: رشيدية كوئٹہ

گر پڑی تھی، مجبور ہو کر قبرستان گیا، اور گری ہوئی رقم اٹھانے کے لئے بہن کی قبر کھودی، تو

دیکھتا ہے کہ اس کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے، بہن کی قبر کا یہ

حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا اور اپنی ماں کے پاس آکر بہن کی قبر کا حال سنایا، ماں نے

روتے ہوئے بیٹے سے کہا بیٹا! وہ کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی، البتہ جب

نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت دیر کرکے پڑھا کرتی تھی، شاید یہی گناہ ہے جس

سے آگ میں جل رہی ہے۔(۱)

دیہاتی کی امامت

گاؤں کے رہنے والے آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر گاؤں کا رہنے والا عالم اور فاضل ہے تو پھر اس کو امام بنانا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

اور دیہاتی آدمی کو امام بنانا مکروہ اس لئے ہے کہ دیہات کے لوگوں کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

---

(۱) روي عن بعض السلف انه دفن اختا له ماتت، فسقط منه كيس فيه مال في قبرها، ولم يشعر به حتى انصرف عن قبرها، ثم تذكره فرجع الى قبرها فنبشه بعدما انصرف الناس، فوجد القبر يشتعل عليها نارا، فرد التراب عليها ورجع الى امه باكيا حزينا، فقال: يا اماه اخبريني عن اختي وما كانت تعمل؟ قالت: وما سؤالك عنها؟ قال: يا اماه رأيت قبرها يشتعل نارا، فبكت وقالت: يا ولدي كانت اختك تتهاون بالصلاة وتؤخرها عن وقتها، فهذا حال من يؤخر الصلاة عن وقتها فكيف حال من لا يصلي؟ فنسأل الله تعالى ان يعيننا على المحافظة عليها بكمالها في اوقاتها انه كريم رؤوف رحيم. مكاشفة القلوب للغزالي ص: ۲۸۹، ۲۹۰، الباب الثاني والاربعون في بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

(۲) وفي البحر: ويكره تقديم العبد والاعرابي: لان الغالب عليهم الجهل: وهو من يسكن البادية عربيا او عجميا، بحر. ومفاده ان مثله من يسكن القرى... فلو وجد اعرابي افضل من الحضري فالحكم بالعكس... (رد المحتار ۱/ ۵۶۰ كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر ۱/ ۳۴۸ كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي

ذ

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا

۱۔۔۔۔نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ ڈاڑھی پر پھیرنے سے بچنا چاہئے، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، (۱) اور بار بار کرنے کی صورت میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو سکتی ہے۔ (۲)

۲۔۔۔۔نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنی چاہئے، نماز میں بلا ضرورت ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (۳)

ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کرلی

اگر ڈاڑھی کٹانے والے آدمی نے توبہ کرلی، اور ڈاڑھی نہ کاٹنے کا پختہ ارادہ کرلیا

---

(۱) يكره للمصلي أن يعبث بثوبه أو لحيته أو جسده. هندية: ۱/۱۰۵، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. الحلبية على هامش منية: ۱/۳۴۱، كتاب الصلاة، باب العبث في الصلاة وما يكره فيها وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. (قوله للنهي) وهو ما أخرجه القضاعي عنه صلى الله عليه وسلم «إن الله كره لكم ثلاثاً: العبث في الصلاة، والرفث في الصيام، والضحك في المقابر» وهي كراهة تحريم. شامي ۱/۶۴۳، مكروهات الصلاة، قبل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي.

(۲) العمل الكثير يفسد الصلاة، والقليل لا، كذا في محيط السرخسي. هندية: ۱/۱۰۲، النوع الثاني في الأعمال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر المختار: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۳۹، فصل في بيان حكم الاستخلاف، ط: بيروت. و۱/۲۴۱، ط: سعيد كراچي. (ومنها العمل الكثير)

(۳) عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لا يزال الله مقبلاً على العبد في صلاته ما لم يلتفت فإذا صرف وجهه انصرف عنه» رواه أحمد وأبو داود والنسائي وابن خزيمة في صحيحه والحاكم وصححه. الترغيب والترهيب: ۱/۳۴۳، كتاب الصلاة، الترهيب من الالتفات في الصلاة، ط: مصر. (قوله لا بأس به للمتكلم) لأن مبنى الصلاة على الخشوع. قلت: واختلف في أن الخشوع من أفعال القلب كالخوف أو من أفعال الجوارح كالسكون أو مجموعهما قال في الحلبية: والأشبه الأول، وقد حكى إجماع العارفين عليه، وأن من لوازمه ظهور الذل، وغض الطرف، وخفض الصوت، وسكون الأطراف، وحينئذ فلا يبعد القول بحسن كشفه إذا كان ناشئاً عن تحقق الخشوع بالقلب. شامي: ۱/۶۴۳، مكروهات الصلاة، مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي.

لیکن ابھی تک داڑھی ایک مٹھی تک نہیں ہوئی تو بھی اس کی امامت مکروہ ہوگی، ہاں جب اس کی داڑھی ایک مٹھی ہو جائے گی تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

داڑھی کٹانے والے کی امامت

داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، بلکہ یہ دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے اس لئے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی توہین ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا اظہار اور اعلان ہے۔(۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں مگر داڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے یہاں تک کہ نماز، روزہ، حج اور عمرہ جیسی عظیم عبادتوں میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے، قوم لوط پر عذاب آنے کے اسباب میں سے ایک سبب داڑھی کٹانا بھی ہے۔(۳)
(در منثور)

---

(۱) ویکرہ إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمى ... (قوله وفاسق) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر ... إلى أن قال: بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. شامي: ۱/۵۵۹-۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. مجمع الأنهر: ۱/۱۰۸، كتاب الصلاة، فصل الجماعة سنة مؤكدة، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص ۳۰۲-۳۰۳، كتاب الصلاة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي كراچی. "آپ کے بارے میں ایک شخص کی امامت [illegible]" احسن الفتاوی: ۳/۲۶۳، باب الإمامة والجماعة، ط: سعید کراچی، طبع جدید۔

(۲) وفي الدر المختار: ويحرم على الرجل قطع لحيته. شامي: ۶/۴۰۷، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراچی. كل أمتي معافى إلا المجاهرين. بخاري: ۲/۸۹۶، كتاب الأدب، باب ستر المؤمن على نفسه، ط: سعيد كراچی. مسلم: ۲/۴۱۲، كتاب الزهد، باب النهي عن هتك الإنسان ستر نفسه، ط: قديمي. شامي: ۲/۷۷، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۳) وأخرج إسحاق بن بشر والخطيب وابن عساكر عن الحسن رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: عشر خصال عملتها قوم لوط، بها أهلكوا، وتزيدها أمتي بخلة: إتيان الرجال بعضهم بعضا، ورميهم بالجلاهق، والخذف، ولعبهم بالحمام، وضرب الدفوف، وشرب الخمور، وقص اللحية،

غرض سے کرے، داڑھی کٹانے والا یا منڈانے والا فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ (۱)

اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ کمیٹی نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیزگار امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال اور عذاب امام اور مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔ (۲)

اور جو نماز ایسے فاسق امام کی اقتداء میں ادا کی جائے گی اس کا اعادہ کرنا لازم نہیں۔ (۳)

ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا

بعض مریض ڈاکٹر اور حکیم کے منع کرنے کا عذر کرتے ہیں، اور نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے پر قدرت ہو اشارہ سے

= وطول الشارب، والعمر والصفق، ولباس الحرير، ونريدها أعني مخلة: اتيان النساء بعضهن بعضا. الدر المنثور للسيوطي، الأنبياء، تحت، ب: ۵/ ۶۳۳، ط: دار الفكر بيروت.

(۱) ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق... الخ، وفي الرد: قوله وفاسق من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر. شامي: ۱/ ۵۵۹، ۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هداية: ۱/ ۱۲۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. مجمع الانهر: ۱/ ۱۰۸، كتاب الصلاة، فصل: الجماعة سنة مؤكدة، ط: بيروت.

(۲) فيكره لهم التقديم، ويكره الاقتداء بهم تنزيها فان امكن الصلاة خلف غيرهم فهو افضل والا فالاقتداء اولى من الانفراد. رد المحتار: ۱/ ۵۵۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ. حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل الامامة، الاولى بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)... لقوله عليه الصلاة والسلام صلوا خلف كل بر وفاجر، او صلوا على كل بر وفاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر رواه الدار قطني. ولهذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، كيف وقد صلى الصحابة والتابعون خلف الحجاج وناهيك به بالاجماع لكن قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى به الا في الجمعة

نماز ادا کرنا فرض ہے، اور جب بیماری کی وجہ سے اشارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو بے شک نماز مؤخر کردے اور بعد میں قدرت ہونے پر قضاء کرلینا درست ہے۔(۱) ہر بیماری موت کا پیغام ہے، اس سے انسانوں کو اور زیادہ ہوشیار ہونا چاہیے اور آخرت کی فکر کی طرف اور زیادہ دھیان دینا چاہیے۔(۲)

ڈکار

۳۷ نماز کے دوران ڈکار لینا مکروہ تحریمی ہے، جہاں تک ممکن ہو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے اور آواز پست رکھنی چاہیے۔(۳)

= الصغيري، حلبي كبير، ص ٥١٢، فصل الإمامة، الأولى بالإمامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(١) فإن لم يستطع الإيماء برأسه أخرت عنه ولا يومي بعينه ولا بقلبه ولا بحاجبيه خلافا لزفر لما رويناه من قبل ولأن نصب الأبدال بالرأي ممتنع ولا قياس على الرأس لأنه يتأدى به ركن الصلوة دون العين وأختيها، وقوله: أخرت عنه إشارة إلى أنه لا تسقط الصلوة عنه وإن كان العجز أكثر من يوم وليلة إذا كان مفيقا وهو الصحيح لأنه يفهم مضمون الخطاب بخلاف المغمى عليه. هداية ١/١٦١، ١٦٢، كتاب الصلاة، باب صلوة المريض، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. شامي ٢/١٠٠، كتاب الصلاة، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. عالمگيري ١/١٣٧، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه

(٢) ورد في الخبر: أن بعض الأنبياء عليهم السلام قال لملك الموت عليه السلام: أما لك رسول تقدمه بين يديك ليكون الناس على حذر منك؟ قال: نعم لي والله رسل كثيرة من الإعلال والأمراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر، فإذا لم يتذكر من نزل به ولم يتب، ناديته إذا قبضته: ألم أقدم إليك رسولا بعد رسول ونذيرا بعد نذير؟ فأنا الرسول الذي ليس بعدي رسول، وأنا النذير الذي ليس بعدي نذير. التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة، للقرطبي، ص ٣٣، باب ما جاء في رسل ملك الموت قبل الوفاة، ط: دار المنار القاهرة. وفيه أيضا: ومنه قوله صلى الله عليه وسلم "الحمى بريد الموت" أي رائد الموت، ص: ٣٣

(٣) قال الطحطاوي: وقوله: لما فيه من الحروف أفاد بالتعليل تقييد الفساد بالتنحنح بما إذا حصل به حروف ولم يكن مدفوعا إليه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص ٣٢٦، باب ما يفسد الصلاة، ط: المكتبة العربية كراچي. (لا) لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وإن حصل حروف للضرورة. الدر مع الرد ١/٦١٨، ٦١٩، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

☆ ......نماز میں ڈکار سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۱)

☆ ......اگر نماز کے دوران ڈکار میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے بلکہ خود نکالنے سے نکلتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۲)

ڈکار آنا

اگر نماز کے دوران ڈکار آجائے، اور اس سے آواز بھی پیدا ہو جائے تو نماز ہو جائے گی، مگر جہاں تک ممکن ہو آواز کو روکنا چاہیے۔(۳)

ڈھیلہ پھینکنا

اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں تکلیف دہ جانور کو بھگانے یا تکلیف دہ پرندے کو اڑانے کی غرض سے ڈھیلہ پھینکے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی انسان پر ڈھیلہ پھینکے گا تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۴)

(۱،۲،۳) ویفسدها التنحنح بلا عذر لما فیه من الحروف ... بلا عذر وقال الطحطاوی فی الهامش: (قوله لما فیه من الحروف) "افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف کالعطاس ان حصل به حروف ولم یکن مدفوعا الیه، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۰، باب ما یفسد الصلاة، ط: المکتبة الغوثیة، شامی ۲/ ۶۱۸-۶۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. وکذا لو تجشی او عطس فارتفع صوته وحصل به حروف، حیث لم یفسد صلاته بذلک اجماعا لعدم امکان الامتناع عنه، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

(۴) ولو اخذ المصلی حجرا فرمی به طائرا او نحوه تفسد صلوته لانه عمل کثیر ولو کان معه حجر فرمی به الطائر او نحوه لا تفسد صلوته لانه عمل قلیل ولکن قد اساء لاشتغاله بغیر الصلاة ولو رمی بالحجر الذی معه انسانا ینبغی ان تفسد لانها علی ما اذا ضربه بسوط او بیده لما فیه من المخاصمة علی ما مر الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، ہندیة: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹہ. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۲۵، کتاب الصلاة جنس آخر فیما یکره، ط: رشیدیة کوئٹہ

ڈیپریشن کا علاج بذریعہ نماز تہجد و سحر خیزی

مشاہدات اور تجربات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پژمردہ اور زبوں حال اور "محرومی نیند" کے مریضوں کے لئے جہاں اور علاج ہیں وہاں ایک مستقل اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کا علاج نماز ہے۔ بطور خاص وقت شب مریض جن کے جسموں میں اندرونی پیدا شدہ مسائل بھی تھے رات کی آخری گھڑیوں میں "جزوی معزولی نیند" یا (خواب سے وقتی موقوفیت) سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

نفسیاتی اور دماغی علاج کے ممتاز اور بزرگ ماہرین نے محرومی استراحت کے ڈیپریشن مخالف اثرات اور اس کے ساتھ مربوط حیاتیاتی حقائق کے متعلق تحریری ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے دوران مسلمانوں میں ڈیپریشن کی بیماری نسبتاً کم پائی جاتی ہے اور اس کی دلیل ماہ رمضان کے دوران ایسے مریضوں کی تعداد میں نمایاں کمی ہے۔ اس مشاہدے سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ سحری کے لئے اٹھنے میں نیند میں جو عارضی تعطل پیدا ہوتا ہے وہ سحر خیزی کے ساتھ منسلک مخصوص مصروفیات مثلاً تہجد اور دوسری عبادات کے ساتھ مل کر ڈیپریشن میں کمی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اسی مشاہدے کی بنیاد پر یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ سحر خیزی (مع تہجد اور دیگر عبادات و اذکار) ایسے امراض کے لئے ایک مؤثر طریقہ علاج ہے جو ڈیپریشن کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳)

ذ

ذکر اور دعا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت ''چوتھی قسم'' کو دیکھیں۔

ذکر بلند آواز سے کرنا

بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے، کیونکہ دل پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے، لیکن اگر کسی جگہ پر لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، تو وہاں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے، تاکہ خشوع وخضوع ختم نہ ہو جائے، اور دل منتشر نہ ہو جائے، قراءت اور رکعات وغیرہ بھول نہ جائیں، اگر کسی جگہ پر ایسا ہوتا ہے تو اس کو نماز ختم ہونے تک روک دیا جائے۔(۱)

---

(۱) وفي الدر: (فرع) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء؟ قيل نعم وتمامه قبيل جنايات البزازية، وفي الرد: (قوله وتمامه قبيل جنايات البزازية) اقول اضطرب كلام البزازية..... والجمع بينهما بان ذلك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال، فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام والجهر افضل حيث خلا مما ذكر لانه اكثر عملا ولتعدى فائدته الى السامعين، ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط آه ملخصا. الدر مع الرد: ۶/ ۳۹۸، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد. مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالہ ''سباحة الفكر في الجهر بالذكر'' ص: ۱۳، الباب الاول في الجهر بالذكر، من مجموعة رسائل اللكنوي، ۳/ ۳۶۹، ط: ادارة القرآن كراچی. كذا في السعاية: ۲/ ۲۶۵، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

ر

رات مختصر ہے

برطانیہ میں عموماً شمالی حصے میں اکثر گرمی کے موسم میں عشاء کا وقت گیارہ بجکر تین۳ منٹ پر شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق ایک بجکر چھیالیس منٹ پر ہو جاتی ہے، گویا رات کی مقدار دو گھنٹہ تینتالیس منٹ تک ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں رمضان المبارک میں نماز تراویح اور سحری وغیرہ میں بڑی مشکل ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں بھی سنت کے مطابق پورے قرآن مجید کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے،(۱) ہاں اگر ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہے، یا بیماری یا کمزوری ہے تو "الم تر کیف" سے بیس رکعات تراویح ختم کرنے کی گنجائش ہوگی،(۲) اور اگر اس کی بھی طاقت یا موقع نہ ہو وقت کی بہت زیادہ قلت ہو جاتی ہے تو اس صورت میں مجبوراً فرض اور وتر کے درمیان کم سے کم آٹھ رکعات

---

(۱) والختم مرة سنة ومرتين فضيلة، وثلاثا أفضل، ولا يترك الختم لكسل القوم، قال ابن عابدين تحت قوله (والختم مرة سنة) أي قراءة الختم في صلاة التراويح سنة، وصححه في الخانية وغيرها، وعزاه في الهداية إلى أكثر المشايخ، وفي الكافي إلى الجمهور، وفي البرهان: وهو المروي عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى والمنقول في الآثار. الدر مع الرد: ۲/ ۴۶، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۱۸، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفي البدائع: وأما في زماننا فالأفضل أن يقرأ الإمام على حسب حال القوم من الرغبة والكسل، فيقرأ قدر ما لا يوجب تنفير القوم عن الجماعة، لأن تكثير الجماعة أفضل من تطويل القراءة. بدائع: ۲/ ۲۷۱، كتاب الصلاة، فصل في سننها، ط: دار الكتب العلمية بيروت. رد المحتار: ۲/ ۴۷، كتاب الصلاة، بحث في صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۱۲۲، باب الوتر والنوافل، ط: رشيديه كوئٹه.

نماز تراویح کی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔(۱)

رازِ سلام

"سلام کا راز" کے عنوان کو دیکھیں۔

راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

راستہ کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ راستہ میں چلنے والوں کی وجہ سے نمازی کا ذہن توجہ کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے گا، اور لوگوں پر راستہ بھی تنگ ہو جائے گا، اور گذرنے والا مجبور ہو کر نمازی کے سامنے سے گذر جائے گا، اس لئے راستہ کے بیچ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، ایسی صورت میں راستہ سے ایک طرف ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

عن عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: سبع مواطن لا تجوز فيها الصلوة .. ظاهر بيت الله والمقبرة والمزبلة والمجزرة والحمام وعطن الابل ومحجة الطريق (۲)

(۱) (قوله وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقا وغربا وعن مالك ست وثلاثون، وذكر في الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا وتمامها في البحر وذكرت جوابه فيما علقته عليه. شامي: ۲/ ۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۶۷، باب الوتر والنوافل، قوله وسن في رمضان عشرون ركعة الخ، ط: سعيد كراچي.

(۲) اخرجه ابن ماجة في كتاب الصلاة، ۲/ ۴۵، رقم (۷۴۶) باب المواضع التي تكره فيها الصلاة، تحقيق الدكتور بشار عواد، ط. دار الجيل بيروت، الطبعة الاولى: ۱۴۱۸ھ—۱۹۹۸ء، ص: ۵۴ ط: قديمي. كذا اخرج الترمذي في كتاب الصلاة، باب الصلاة في اعطان الابل، رقم: (۳۴۶)، ۱/ ۸۲، ط: قديمي كراچي. وفي الدر المختار: ويصح فرض ونفل فيها وفوقها وان كره الثاني للنهي، وفي الرد: (قوله وان كره الثاني) اي الصلاة فوقها (قوله للنهي) لانها من السبع التي نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم. شامي: ۲/ ۵۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچي.

ترجمہ: حضرت عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سات مقاموں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے: کعبۃ اللہ کی پیٹھ پر (عظمت کی وجہ سے) اور قبرستان میں (شرک کے وہم کی وجہ سے) اور گھوڑے کے اصطبل میں (نجاست کی وجہ سے) اور جانوروں کے ذبح ہونے کے مقام میں (نجاست اور تعفن کی وجہ سے) اور حمام میں (دل پراگندہ ہونے کی وجہ سے) اور اونٹوں کے مقام میں اور راستہ کے بیچ میں (حضورِ قلب میں خلل ہونے کی وجہ سے)۔ (احکام اسلام ص ۶۷)(۱)

راکٹ

''جہاز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رحمت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے

جو بھی مرد یا عورت پانچ وقت کی نمازوں کو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر پاک نیت سے مکمل طور پر ادا کرتا ہے، رکوع اور سجدہ عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے، اور اس میں تسبیحات اور ورد واذکار کو اچھی طرح پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے غیر متناہی دریا میں پہونچ جاتا ہے اس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گناہ خس وخاشاک اور تنکے کی طرح دور ہو جاتے ہیں، اور اس کی خطائیں دل کی تختی سے ایسی

---

(۱) (قال النبي صلى الله عليه وسلم: "الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام" ونهى أن يصلي في سبعة مواطن في المزبلة والمقبرة والمجزرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الإبل وفوق ظهر بيت الله ونهى عن الصلاة في أرض بابل فإنها ملعونة. أقول الحكمة في النهي .... وفي قارعة الطريق اشتغال القلب بالمارين وتضييق الطريق عليهم ولأنها ممر السباع كما ورد صريحا في النهي عن النزول فيها وفوق بيت الله أن الترقي على سطح البيت من غير حاجة ضرورية مكروه هتك لحرمته وللشك في الاستقبال حالئذ الخ، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۳۔ ۱۹۳، "المساجد" قبل "ثياب المصلي" ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

جھڑ جاتی ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں(۲)

رخصت مقرر ہونے کی وجہ

انسان کو بعض اوقات کچھ عذر وغیرہ بھی پیش آتے ہیں، اگر عذر کی بالکل رعایت نہ کی جائے تو بہت زیادہ نقصان اور تنگی ہوتی ہے، اس لئے رخصت کی اجازت ہونا بھی بالکل مناسب تھا، اس میں بندہ کے لئے سہولت اور آسانی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر .(۱) (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا قصد کرتا ہے اور تمہارے ساتھ دقت اور دشواری نہیں چاہتا)

اور اگر عذر کی رعایت کرتے ہوئے عمل کو ساقط کر دیا جائے، یعنی عذر کے وقت احکام کی تعمیل بالکل ترک کرا دی جائے تو اس وقت نفس ان کے ترک کا عادی ہو جائے گا اس لئے نفس کی مشاقی اس طرح کرائی جاتی ہے جیسے کسی تند و تیز جانور کو مشق کراتے ہیں، جو لوگ اپنے نفس کی ریاضت کرتے ہیں یا لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں، یا جانوروں کو مشق کراتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیشگی اور دوام میں الفت ومحبت اور مناسبت کیسی پیدا ہوتی ہے، اور کام نہ کرنے میں اس سے الفت کیسی ختم ہو جاتی ہے، اور اس کا کام کرنا

---

(۱) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فاخذ بغصنین من شجرۃ قال: فجعل ذلک الورق یتھافت قال: فقال: "یا ابا ذر: قلت: لبیک یا رسول اللہ! قال ان العبد المسلم لیصلی الصلاۃ یرید بھا وجہ اللہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما یتھافت ھذا الورق عن ھذہ الشجرۃ، المسند للامام احمد بن حنبل: ۶۱/۲۱۰، رقم :[۲۱۳۴۸] ،ط: دار الحدیث قاھرۃ. الترغیب والترھیب: ۱/۲۱۲، کتاب الصلاۃ، الترغیب فی الصلاۃ مطلقا وفضل الرکوع، الخ، رقم: ۲،ط: مصطفی البابی الحلبی مصر. ان الصلوات الخمس تطھر النفوس، وتنظفھا من الذنوب والآثام، کما ان الاغتسال بالماء النقی خمس مرات فی الیوم یطھر الاجسام وینظفھا من جمیع الاقذار، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۴۲، کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

(۲) البقرۃ ، الآیۃ: ۱۸۵.

نفس کو کیسا گراں معلوم ہوتا ہے، کہ دوبارہ اس میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہو تو ازسرِ نو اس میں میلان اور رغبت پیدا کرنا پڑتا ہے، اس واسطے ان وجوہات کی بنا پر دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ جب کسی کام کے کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل جائے تو اس کے لئے قضا کی اجازت ہو، دوسرے یہ کہ عبادات کے لئے رخصتیں بھی مقرر کی جائیں، چنانچہ اس قاعدہ کے موافق تاریکی وغیرہ کی حالت میں استقبالِ قبلہ کی جگہ صرف "تحری" پر کفایت کی جاسکتی ہے، اور جس کو کپڑا میسر نہ ہو وہ سترِ عورت کو ترک کرسکتا ہے، اور جس کو پانی نہ ملے وہ وضو کو ترک کرکے تیمم کرسکتا ہے، اور جس کو نماز میں قراءت پر قدرت نہ ہو وہ کسی ذکر پر اکتفا کرسکتا ہے، اور جس کو قیام پر قدرت نہ ہو وہ بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتا ہے، اور جو رکوع یا سجدہ نہ کرسکتا ہو اس کی نماز صرف سر جھکانے سے ہوسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی قاعدہ ہے کہ بدل میں کوئی ایسی چیز باقی رکھنی چاہئے کہ جس سے اصل یاد آجائے اور معلوم ہوجائے کہ یہ اس کا نائب اور بدل ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

---

(۱) قال الإمام العلامة الشيخ أحمد الشهير بشاه ولي الله المحدث الدهلوي في "حجة الله البالغة" ما نصه: ثم ما كان من المأمور به مانع ضروري وجب أن يشرع له بدل يقوم مقامه لأن المكلف حينئذ بين أمرين: إما أن يكلف به مع ما فيه من المشقة والحرج وذلك خلاف موضوع الشرع قال الله تعالى (يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر) البقرة: ۱۸۵، الآية، وإما أن ينبذ وراء الظهر بالكلية فتألف النفس تركه، ويتسلسل في إهماله، وإنما تمرن النفس تمرين الدابة الصعبة يغتنم منها الألفة والرغبة، ومن اشتغل برياضة نفسه أو تعليم الأطفال أو تمرين الدواب ونحو ذلك يعلم كيف تحصل الألفة بالمداومة ويسهل بسببها العمل، وكيف تذهب الألفة بالترك والإهمال لضيق النفس بالعمل وثقل عليها فإن رام العود إليه احتاج إلى تحصيل الإستئناف بها فلا بد إذاً من شرع القضاء لفائت وقت العمل، ومن الرخص في العمل ليأتي منه ويتيسر له وهذا القسم من شأنه أن يرخص فيه عند المكاره. وعلى هذا الأصل يبنى أن تخرج الرخصة في ترك استقبال القبلة إلى التحري في الظلمة ونحوها، وفي ترك ستر العورة لمن لا يجد ثوبا، وترك الوضوء إلى التيمم لمن لا يجد ماء، وترك الفاتحة إلى ذكر من الأذكار

رشوت خور

رشوت لینا ناجائز اور حرام ہے، جو شخص رشوت لیتا ہے اس کی نماز قبول ہے اور نماز کا ثواب بھی حاصل ہوگا، لیکن رشوت لینے کا گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا، اس لئے آخرت میں عذاب سے بچنے کے لئے رشوت سے بچنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔ (۱)

رشوت خور کی امامت

رشوت لینے والا فاسق ہے، اور فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے رشوت لینے والے کو امام بنانا ناجائز ہے اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

ـ لم لا يعلم عليهما، وترك القيام الى السجود والاضطجاع لمن لا يستطيعه، وترك الركوع والسجود في الإيماء لمن لا يستطيعهما... والأصل الذي به يعلم ما يشرع في مثل هذا... حجة الله البالغة: ۱/۲۹۸ - ۳۰۰، باب أسرار القضاء والرخصة، ط: قديمي كراچی و ۱/۳۰۳، ط: مكتبه رشيديه دهلی، و ۱/۲۸۵ - ۲۹۶، ط: ومرم.

(۱) قال تعالى: وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا. التوبة، آية ۱۰۲. وقال تعالى: ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل. سورة النساء، الآية: ۲۹.

عن عبد الله بن عمرو قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي. رواه أبو داود وابن ماجه، ورواه الترمذي عنه وعن أبي هريرة، ورواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان عن ثوبان، وزاد: "والرائش" يعني الذي يمشي بينهما. مشكوة: ۲/۳۲۶، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچی، ترمذی: ۱/۲۴۸، كتاب الأحكام، ط: سعيد كراچی، حديث أبي هريرة: لعن الله الراشي والمرتشي. تنقيح الحامد: ۲/۱۵۶، رقم الحديث ۳۰۳۰، كتاب القضاء، باب ذم القضاء، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة رياض. وفي الدر: الرشوة أربعة أقسام: منها ما هو حرام على الآخذ والمعطي. شامي: ۵/۳۶۲، كتاب القضاء، مطلب في الكلام على الرشوة والهدية، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق (الدر المختار) قوله: وفاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني وآكل الربا ونحو ذلك... بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. شامي: ۱/۵۵۹، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص ۵۱۳، فصل في الإمامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۱/۶۱۰، باب الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه.

رشوت کے پیسے جیب میں

جیب میں رشوت کے پیسے رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مکروہ نہیں ہوگی البتہ رشوت لینے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۱)

رشوت کے کپڑے

رشوت کی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن کراہت کی وجہ سے پورا ثواب نہیں ملے گا(۲)، اور ایسا آدمی رشوت لینے کی وجہ سے فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس پر ضروری ہے کہ رشوت کی رقم جس سے لی ہے اس کو واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا جو برداشت کرنا ممکن نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وتکرہ الصلوۃ فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیرہ لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروھات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی (قولہ مع الکراھة) ای التحریمیة، ذکرہ السید وفی السراج والقھستانی: تکرہ الصلوۃ فی الثوب الحریر والثوب المغصوب وان صحت، والثواب الی اللہ تعالی: حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاۃ، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۳) قولہ کما بسطہ الزیلعی ...... وعلی ھذا قالوا: لو مات الرجل وکسبہ من بیع الباذق او الظلم او اخذ الرشوۃ یتورع الورثة، ولا یاخذون منہ شیئا وھو اولی بھم ویردونھا علی اربابھا ان عرفوھم والا تصدقوا بھا لان سبیل الکسب الخبیث التصدق اذا تعذر الرد علی صاحبہ، الدر مع الرد: ۶/ ۳۸۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۸/ ۳۵۹، کتاب الکراھیة، ط: رشیدیة کوئٹہ.

رکعات کی تعداد

فجر کے وقت دو رکعت نماز فرض ہے۔ ظہر، عصر اور عشاء کے وقت چار چار رکعات اور جمعہ کی دو رکعت اور مغرب کے وقت تین رکعات فرض ہیں۔ (۱)

رکعت ایک ملی

"ایک رکعت ملی" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

☆... اگر کوئی شخص نماز کے دوران رکعت کی تعداد بھول گیا، اور اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ اگر اس کا بھولنا پہلی مرتبہ ہوا ہے تو اس کے لئے نئے سرے سے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔

☆... اگر بار بار شک ہوتا رہتا ہے، اور رکعت کی تعداد بھول جاتا ہے، تو پھر گمان غالب پر عمل کرنا چاہیے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں اسی قدر رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرے کہ پڑھ چکا ہے، اگر اس کے حساب سے تین ہو چکی ہیں تو مزید ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لے اور سجدہ سہو کرے، اور اگر اس کے حساب سے چار رکعت ہو چکی ہیں تو سجدہ سہو کرے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

---

(۱) قال الإمام الكاساني: (فصل) وأما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلي لا يخلو إما أن يكون مقيما وإما أن يكون مسافرا فإن كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر: ركعتان وأربع وأربع وثلاث وأربع ... وإن كان مسافرا فعدد ركعاتها في حقه إحدى عشرة عندنا: ركعتان وركعتان وركعتان وثلاث وركعتان وعند الشافعي سبعة عشر كما في حق المقيم، بدائع الصنائع: ۱/۹۱، كتاب الصلاة، فصل في عدد ركعات هذه الصلوات. ط: سعيد كراچی.

ہے۔۔۔ اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمی کی جانب کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھ چکا ہے یا چار؟ اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ تین رکعتیں شمار کرے، اور ایک رکعت مزید پڑھ کر نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔(۱)

رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا

امام رکوع میں ہے، اگر بعد میں آنے والا شخص صف تک پہنچ کر نماز شروع

---

(۱) وفي الدر المختار: وإذا شك في صلاته من لم يكن ذلك أي الشك عادة له ... كم صلى استأنف ... وإن كثر شكه عمل بغالب ظنه إن كان له ظن للحرج وإلا أخذ بالأقل لتيقنه، (قوله: وإلا) أي وإن لم يغلب على ظنه شيء، فلو شك أنها أولى الظهر أو ثانيه يجعلها الأولى ثم يقعد لاحتمال أنها الثانية ثم يصلي ركعة ثم يقعد لما قلنا ثم يصلي ركعة ويقعد لاحتمال أنها الرابعة ثم يصلي أخرى ويقعد لما قلنا ... وتمامه في البحر وسيذكر عن الشرح أنه يسجد للسهو. الدر مع الرد ۲/۹۲-۹۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۱۰۷-۱۰۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۲۰، كتاب الصلاة، فصل فيما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية.

أما إذا شك في صلاته فلم يدر كم صلى فلا يخلو إما أن يكون الشك طارئا عليه، فلم يعتده، أو يكون الشك عادة له، فإن كان الشك نادرا طرأ عليه في بعض الأحيان، فإنه يجب عليه في هذه الحالة أن يقطع الصلاة ويأتي بصلاة جديدة، ولا بد أن يقطع الصلاة بفعل مناف لها، فلا يكفي قطعها بمجرد النية، وقد عرفت أن قطعها بلفظ السلام واجب، وله في هذه الحالة أن يجلس ويسلم، فإذا سلم وهو قائم فإنه يصح مع مخالفة الأولى، كما تقدم، أما إذا كان الشك عادة له فإنه لا يقطع الصلاة، ولكن يبني على ما يغلب على ظنه، مثلا إذا صلى الظهر وشك في الركعة الثالثة هل هي الثالثة أو الرابعة، فإن عليه أن يعمل بما يظنه، فإن غلب على ظنه أنه في الرابعة وجب عليه أن يجلس ويتشهد ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسلم ويسجد للسهو بالكيفية المتقدمة في تعريفه، وإذا غلب على ظنه أنه في الركعة الثالثة فإنه يجب عليه أن يأتي بالركعة الرابعة ويتشهد، كذلك، ويصلي على النبي ... إلخ، ثم يسلم ويسجد للسهو بعد السلام بالكيفية المتقدمة، وعلى هذا القياس. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۴۵۳، مبحث سجود السهو، ط: دار الفكر، بيروت.

کرے گا تو رکوع نہیں ملے گا تو ایسی صورت میں صف میں جگہ ہونے کی صورت میں صف
سے دور الگ کھڑے رہ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ
صف تک پہنچ کر نماز شروع کرے چاہے رکوع نکلنے کی وجہ سے رکعت نکل جائے، کیونکہ
مکروہ سے بچنا ہر حال میں بہتر ہے۔(۱)

رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا

اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا ہو اور نماز پڑھتے وقت
رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا، تو اس پر بھی اس وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت و
تندرستی کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ
پڑھ لے تو وہ جائز ہے اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ہو تو وہ اپنے غالب رائے پر عمل کرکے
نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) وتكره خلف الصف واراد ان يلحق بالصف بكره، من الخلاصة. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۰۹، فصل في المكروهات، ط: المكتبة العربية كراچی. (قوله ان قام في الصف الأخير) يشير الى انه ان كان بحيث لو قام وراء الصف وحده يدركها، ولو مشى الى الصف لا يدركها فانه يمشي الى الصف ولا يقف وحده ان كان في الصف فرجة لكراهته، وترك المكروه اولى من ادراك الفضيلة، حلبي كبير، ص: ۴۰۱، مسائل شتى، ط: سهيل اكيڈمی لاهور
(قوله كقيامه في صف) . ان ابا بكرة رضي الله عنه ركع دون الصف ثم دب اليه، فقال له صلى الله عليه وسلم: زادك الله حرصا، ولا تعد. شامي: ۱/۵۷۰، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء، ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية (قوله ولو اشتبه على مريض) اي بان وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل. الدر مع الرد: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.
مجموعة رسائل اللكنوي: ۳/۲۹۱، ط: ادارة القرآن كراچی.
مزید "دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا" عنوان کی تخریج دیکھیں۔

رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے

اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں یا سجدے کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنے سجدے کئے تو اس صورت میں اس پر نماز دہرانا لازم نہیں ہاں اگر ایسے لوگ دوسرے کے سکھانے سے بروقت بتانے سے نماز ادا کریں گے تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکن کو محل سے بدل دیا

اگر نماز کے دوران بھولنے سے کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا مثلاً رکوع قرأت سے پہلے کر لیا یا سجدہ رکوع سے پہلے کر لیا، تو ان صورتوں میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کیا، تو رکن مقدم اور مؤخر ہو گیا، اس صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۳)

رکن کو مکرر کر لیا

اگر کسی نے نماز میں رکن کو مکرر کر لیا مثلاً دو رکوع کر لئے تو اس پر سجدہ سہو کرنا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) وفی الحلبی الکبیر: (ویجب بتقدیم رکن نحو ان یرکع قبل ان یقرأ او یسجد قبل ان یرکع) هذا التمثیل غیر واقع فی محله لأن الرکوع قبل القراءة او السجود قبل الرکوع غیر معتد به حتی یفترض علیه اعادة الرکوع علی ما مر من ان الترتیب بین ما لا یتکرر فی الرکعة الواحدة یفترض غیره المرعی واذا لم یقع ذلک معتدا به لا یکون فیه تقدیم الرکن نعم لأنه فعل ذلک یجب علیه سجود السهو لتأخیر الرکن بسبب الزیادة التی زادها فلیتأمل. (حلبی کبیر ص: ۴۵۹، فصل فی سجود السهو، ط سهیل اکیڈمی لاهور.) ... ۳۲۰، باب صفة الصلاة، ط رشیدیة کوئٹه ورد المحتار: ۱/ ... باب صفة الصلاة، ط سعید کراچی.

واجب ہوگا۔(۱)

رکن کی مقدار

رکن صحیح ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار ایک مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کے برابر ہے۔ اور نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن میں ٹھہرے رہنے کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۲)

رکن مکرر کردیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو دو مرتبہ ادا کیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا

---

(۱) ويجب بتكرار الركن ... نحو ان يركع مرتين او يسجد ثلاث مرات ... اما التقديم والتاخير فلان مراعاة الترتيب واجبة عندنا وتكرير الركن يوجب تاخير الركن الذي بعده وزيادة الركن من غير تاخير واجب وعليه المحققون من اصحابنا. حلبی کبیر، ص: ۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اکیڈمی لاہور، شامی: ۲/ ۸۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قوله ما في الذخيرة الخ. اقول ما في الذخيرة لا يخالف الاول لان المراد بمقدار اداء الركن القصير ركن من اركان الصلاة وذلك قدر تسبيحة، ثم رأيت في شرح المنية قال والصحيح ان قليل زيادة بحرف ونحوه غير معتبر في جنس ما يجب به سجود السهو، وانما المعتبر مقدار ما يؤدى فيه ركن كما في الجهر فيما يخافت وكما في التفكر حال الشك ونحوه على ما عرف في باب السهو، منحة الخالق على البحر الرائق: ۱/ ۲۵۳، فصل والاشارة التحويل في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. قرأنه وقرأ تشهد ابن مسعود رضي الله عنه ط: سعيد كراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاہور

مكث مقدار ما اي زمن يؤدى فيه ركنا بسنته، وذلك مقدار ثلاث تسبيحات، حلبی کبیر، ص: ۲۰۵، الشرط الثالث الستر، ط: سهيل اکیڈمی لاہور، شامی: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

واجب ہوگی، اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

رکوع

☆ ... رکوع کا معنی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا، اور یہ عمل آسمان وزمین کے خالق اور مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے، لیکن نماز پڑھنے والا جو اپنے رب کے حضور جھکتا ہے، اس کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ خشوع کی کیفیت کے ساتھ اپنی پیٹھ دوہری کرلے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ نمازی اس امر سے بھی باخبر ہو کہ وہ ایک ادنیٰ بندہ ہے، اپنے خدا کے بزرگ و برتر کے آگے جھکتا ہے، جس کی قدرتوں کا کچھ شمار نہیں اور اس کی عظمتوں کی کوئی انتہا نہیں۔

جب نمازی کے دل میں یہ تصور دن رات کے اندر متعدد بار پیدا ہوگا تو اس کا قلب ہمیشہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتا رہے گا، اور کوئی ایسا کام جو اللہ کی رضا کے خلاف ہوگا اس سے سرزد نہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) وظاهر كلام شيخ الاسلام انه لا يجب السجود في العمد وانما تجب الاعادة جبراً لنقصانه، ولا يجب السجود الا بترك واجب او تأخيره او تأخير ركن او تقديمه او تكراره ... الخ، هندية. ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۲/ ۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر ۲/ ۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما: الركوع والسجود، وهما مظهران للتعظيم لمالك الملك، خالق السموات والأرض وما بينهما، فالمصلي الذي يركع بين يدي ربه لا يكفيه ان يحني ظهره بالكيفية المخصوصة، بل لا بد ان يشعر قلبه بانه عبد ذليل، يحني امام عظمة الله العزيز الكبير، لا حد لقدرته، ولا نهاية لعظمته، فاذا انطبع ذلك المعنى في قلب المصلي مرات كثيرة في اليوم والليلة، كان قلبه دائماً خائفاً من ربه فلا يعمل الا ما يرضيه. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۵، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

☆…… ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ نمازی اس قدر جھک جائے جس میں ہاتھ دونوں گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۱)

☆…… اگر کسی کی کمر بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے جھک گئی ہو، اور ہر وقت اس کی حالت رکوع کے مشابہ رہتی ہو تو اس کو رکوع میں صرف سر جھکا دینا کافی ہے۔(۲)

☆…… رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتدا ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی ختم ہو جائے۔(۳)

(۱) والرابعة من الفرائض: الركوع وهو اى الركوع المفروض طاطاة الرأس اى خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالىٰ "اركعوا"…… وركنية الركوع متعلقة بادنىٰ ما يطلق عليه اسم الركوع لغة عند ابى حنيفة و محمد خلافا لمن شرط الطمانينة على ما بيناه وسيأتى ان شاء الله تعالىٰ، حلبى كبير، ص: ۲۷۹ - ۲۸۱، فرائض الصلوٰة، الرابع: الركوع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/ ۴۹۳، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) رجل احدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه فى الركوع تحقيقا للانتقال من القيام الى الركوع وليس عليه غير ذلك كذا قالوا، حلبى كبير، ص: ۲۸۰، فرائض الصلوٰة، الرابع الركوع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/ ۷۰، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) الدر المختار. (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقيل انه يكبر قائما والاول هو الصحيح كما فى المضمرات وتمامه فى القهستانى، شامى: ۱/ ۴۹۳، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۱۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۲، الفصل الثانى فى فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه.

(ثم كبر) كل مصل (راكعا) ليبتدئ بالتكبير مع ابتداء الانحناء ويختمه بختمه ليشرع فى التسبيح فلا تخلو حالة من حالات الصلاة عن ذكر مطمئنا، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

☆ ...مردوں کے لئے رکوع میں دائیں گھٹنے کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں گھٹنے کو بائیں ہاتھ سے پکڑنا سنت ہے،(۱) اور عورتوں کے لئے رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دینا کافی ہے۔(۲)

☆ ....مردوں کے لئے انگلیاں کشادہ کرکے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے،(۳) اور عورتوں کے لئے انگلیوں کو ملا کر گھٹنوں پر رکھنا کافی ہے۔(۴)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) (ويضع يديه معتمدا بهما) على ركبتيه ويفرج أصابعه) للتمكن، (ويسن أن يلصق كعبيه، وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوي ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه ويسبح فيه) وأقله ثلاثا فلو تركه أو نقصه كره تنزيها. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۳ - ۴۹۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي. وكان ينبغي أن يذكر لفظ يسن عند قوله ويضع يديه ليعلم أن الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن كما في القهستاني، ثاني: وينبغي أن يزيد محاذيا عقبيه مستقبلا أصابعه فانهما سنة، شامي: ۱/ ۴۹۳، ط: سعيد كراچي و: ۱/ ۴۳۴، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط. سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۴، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه، هنديه ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۲، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط. قديمي كراچي.

(۲) (قوله ويسن أن يلصق كعبيه) ... هذا كله في حق الرجل، أما المرأة فتنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لأن ذلك أستر لها، وفي شرح الوجيز: الخنثى كالمرأة، شامي: ۱/ ۴۹۳ - ۴۹۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي.

فأما المرأة فتنحني في الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج أصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها وضعا ولا تحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لأن ذلك أستر لها، كذا ذكره الزاهدي في شرح القدوري، حلبي كبير، ص: ۳۱۵ - ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲.

☆......رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا چاہئے۔(۱)

☆......مردوں کو رکوع کی حالت میں اس طرح جھکنا چاہئے کہ پیٹھ، کمر اور سرین سب برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں۔(۲) اور عورتوں کے لئے صرف اس قدر جھکنا کافی ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔(۳)

☆......رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا جھکانا کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے درست نہیں، اسی طرح گردن کو اتنا اوپر رکھنا کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے یہ بھی درست نہیں بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔(۵)

☆......کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہنا چاہئے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جاسکے۔(۶)

---

(۱) انظر إلی الحاشیة رقم ۱ في الصفحة السابقة

(۲) انظر إلی الحاشیة السابقة

(۳) انظر إلی الحاشیة رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۴) انظر إلی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۵) انظر إلی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۶) (قوله والله ثلاثا) أي الله يكون ثلاثا و الله تسبيحه ثلاثا وهذا أولیٰ من جعل ثلاثا خبرا عن السنة بنزع الخافض أي في ثلاث الخ، شامی: ۱/۴۹۳، فصل في بيان تأليف الصلاة قبل مطلب في إطالة الركوع للجائي ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئته. خلاصة الفتاوی: ۱/۵۳، الفصل الثاني في فرائض الصلاة ط: رشیدیة کوئته. (السنة) السنة في تسبيح الركوع سبحان ربي العظيم الخ. شامی: ۱/۴۹۳، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. حاشیة الطحطاوي علی المراقي ص: ۲۷۴، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

☆.....رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔(۱)

☆.....دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔(۲)

رکوع اطمینان سے کرے

رکوع ٹھیک طریقہ اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہئے (۳)

رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا

☆.....کبھی کبھار جماعت کی نماز میں ایسا ہوتا ہے کہ امام نے رکوع کر لیا ہے، اور مقتدی کو معلوم نہیں ہوتا مثلاً بجلی چلی گئی اور لاؤڈ اسپیکر بند ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آئی، یا خود دماغ کی حالت میں سو گیا یا جماعت بہت زیادہ بڑی ہونے کی وجہ سے پیچھے کے مقتدیوں کو پتہ نہیں چلا تو ان تمام صورتوں میں مقتدی کو پتہ چلتے ہی خود رکوع کر لے پھر اس کے بعد امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی اور آخر میں سجدہ سہو

---

(۱) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه. الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى

(۲) وسكره الشامى على فتح المعين في الصلاة ملا مسكين: ۱/۲۲۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبية: ۱۹۹/، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (ويجب) (الاطمينان) وهو التعديل (في الاركان) بتسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله في الصحيح، لانه يكمل الركن قوله: (وهو التعديل) اى التتميم والتكميل، وهو في اللغة التسوية (قوله تطمئن مفاصله) ويستقر كل عضو في محله بقدر تسبيحة كما في القهستاني هذا قول ابى حنيفة ومحمد على تخريج الكرخي وعلى تخريج الجرجاني سنة كتعديل القومة والجلسة، والاول هو الصحيح. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچى

کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

رکوع اور سجدہ

ایک مرتبہ پنڈی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نواز صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا جس کی بیوی بھی سرجن تھی، کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب گھٹنوں اور کمر کا درد بہت زیادہ ہے علاج بہت کئے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا" ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے میں نے ڈاکٹر (سرجن) سے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں؟ سرجن صاحب کہنے لگے ہاں پانچ وقت کی! تو پھر ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے آپ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے اور انہیں رکوع اور سجدہ اچھی طرح سنت کے مطابق کرنے کا بتایا۔ تھوڑی مدت کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہو گئے۔

رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء شل ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

---

(۱) واعلم ان المدرك من صلاها كاملة مع الامام واللاحق من فاتته الركعات (كلها او بعضها) لكن بعد اقتدائه بعذر كغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف، ومقيم ائتم بمسافر وكذا بلا عذر بأن سبق امامه في ركوعه وسجوده فانه يقضي ركعة. الدر مع الرد: ۱/۵۹۳. وفي الشامية: (قوله ان امكنه ادراكه) ... وحكمه انه يقضي مافاته اولاً ثم يتابع الامام ان لم يكن فرغ ... فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة الخ. (قوله ما سبق به وبها الخ) بأن اقتدى في اثناء صلاة الامام ثم نام مثلاً، وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق، وحكمه انه يصلي اذا استيقظ مثلاً ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرك ثم يقضي ما فاته الخ. شامي: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد. هندية: ۱/۹۲، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ط: رشيدية كوئٹه.

رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کو حرام مغز ورم (Inflammation Of Spinal Cord) ہوگیا، بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو، رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation Of Blood) کی وجہ سے دماغی رگوں کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۶-۶۷)

رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کا رکوع کرے، یا دو تین چھوٹی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے، اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔(۱)

اگر رکوع میں سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی تو نماز کے سجدہ میں سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا، خواہ سجدۂ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔(۲) لیکن اگر امام نے رکوع

---

(۱) وتؤدى بركوع صلاة اذا كان الركوع على الفور من قراءة آية او آيتين وكذا الثلاث على الظاهر كما في البحر ان نواه اى كون الركوع لسجود التلاوة على الراجح وتؤدى بسجودها كذلك اى على الفور وان لم ينو بالاجماع. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۱۱-۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط: سعید. هندية ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) (قوله تصح للركوع وسجدتها) اى للصلاة فورا ناب اى سجود المقتدى عن سجود التلاوة بلا نية تبعا لسجود امامه لما مر آنفا انها تؤدى بسجود الصلوة فورا وان لم ينو. شامی: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط: سعید.

میں سجدہ تلاوت کی نیت کی اور مقتدیوں نے نہیں کی تو مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا، اس لئے امام کو رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کرنی چاہئے تاکہ نماز کے سجدہ میں سب کا سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے۔(۱)

رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ

اگر عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ اتنی جھکائی جائے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے، سرین (کولہے) اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

رکوع چھوٹ گیا

☆...... اگر بھولے سے رکوع چھوٹ گیا تو یاد آتے ہی نماز کے اندر اندر فوت شدہ رکوع ادا کرے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرلے تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والظاهر ان المقصود بهذا الاستدراک التنبیه على انه ینبغی للامام ان لا ینویها فی الرکوع لانه اذا لم ینوها فیه وتوقف فی السجود، ولم ینوها اصلا لاشیء على المؤتم لان السجود هو الاصل فیها بخلاف الرکوع فانه لو نواها الامام فیه ولم ینوها المؤتم لم یجزه الخ. شامی: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوة ط: سعید. هندیة: ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة ط: رشیدیه۔

(۲) (قوله بحیث لو مدیدیه الخ)...... ولو کان یصلی قاعدا ینبغی ان یحاذی جبهته قدام رکبتیه لیحصل الرکوع قلت: ولعله محمول على تمام الرکوع، والا فقد علمت حصوله باصل طأطأة الرأس ای مع انحناء الظهر. شامی: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلوٰة، بحث الرکوع والسجود، ط: سعید کراچی۔

(۳) ومنها رعایة الترتیب فی فعل مکرر فلو ترک سجدة من رکعة فتذکرها فی آخر الصلوٰة سجدها وسجد للسهو لترک الترتیب فیه ولیس علیه اعادة ما قبلها ولو قدم الرکوع على القراءة لزمه السجود لکن لا یعتد بالرکوع الفرض باعادته بعد القراءة. هندیة: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط: رشیدیه. فتح القدیر: ۱/۴۳۲، باب صفة الصلوٰة ط: رشیدیه۔

☆… اگر نماز کے اندر اندر سیدہ رکوع نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

رکوع دو مرتبہ کر لیا

اگر ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کر لیا تو سجدہ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا، اگر آخر میں سجدۂ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا لیکن اگر ایسا واقعہ عید کی نماز میں ہوا تو سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عیدین کی نماز میں سجدۂ سہو معاف ہے۔(۲)

رکوع رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ رکوع رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے

''قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) کما لو رکع امامہ فرکع معہ مقارنا او معاقبا وشارکہ فیہ او بعد ما رفع منہ، فلو لم یرکع اصلا او رکع ورفع قبل ان یرکع امامہ ولم یعدہ معہ او بعدہ بطلت صلاتہ۔ رد المحتار: ۱/۳۷۴، باب صفۃ الصلوٰۃ، مطلب مہم فی تحقیق متابعۃ الامام ط: سعید۔

(۲) وذکر فی الذخیرۃ ان سجود السہو یجب بستۃ اشیاء…… (و) یجب بتکرار الرکن، مثل الثالث من الستۃ نحو ان یرکع مرتین۔ حلبی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السہو ط: سہیل۔ ولو زاد فی صلاتہ رکوعا او سجودا لا تفسد صلاتہ ویلزمہ السہو۔ فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیۃ: ۱/۱۲۱، فصل فیما یوجب السہو وما لا یوجب السہو ط: رشیدیہ، تاتارخانیۃ: ۱/۵۹۸، کتاب الصلاۃ، ما یفسد الصلاۃ وما لا یفسد، ط: ادارۃ القرآن۔ البحر الرائق: ۲/۱۰۸، باب سجود السہو ط: سعید۔

(و) السہو فی صلاۃ العید والجمعۃ والمکتوبۃ والتطوع سواء، والمختار عند المتاخرین عدمہ فی الاولیین لدفع الفتنۃ کما فی جمعۃ البحر۔ الدر مع الرد: ۲/۹۲، باب سجود السہو ط: سعید

رکوع سجود سے عاجز امام

رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز امام کے پیچھے درست نہیں، اسی طرح صرف سجدے سے عاجز امام کے پیچھے رکوع اور سجود کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں۔(۱)

رکوع سے اٹھتے وقت

نوافل میں رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کے بعد "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" پڑھنا بہتر ہے اور یہ دعا فرائض میں بھی پڑھی جا سکتی ہے، لیکن امام کے لئے تخفیف کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے امام اتنی لمبی دعا نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذي يركع ويسجد لا اقتداء الراكع والساجد بالمومي هكذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۴۶، كتاب الصلاة، جنس آخر في صحة الاقتداء، ط: رشيدية كوئٹه

(۲) عن رفاعة بن رافع الزرقي رضي الله عنه قال كنا يوما نصلي وراء النبي صلى الله عليه وسلم فلما رفع رأسه من الركعة (اي الركوع) قال سمع الله لمن حمده فقال رجل وراءه ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه، فلما انصرف قال من المتكلم؟ قال انا، قال رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها أيهم يكتبها اول. بخاري: ۱/۱۱۰، قبل باب الطمانينة حين يرفع رأسه من الركوع، ط: قديمي كراچي. ابوداؤد: ۱/۱۲۰، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، ط: مير محمد كتب خانه كراچي

وليس بينهما ذكر مسنون، وكذا ليس بعد رفعه من الركوع دعاء، وكذا لا يأتي في ركوعه وسجوده بغير التسبيح على المذهب وما ورد محمول على النفل (الدر المختار) وفي الشامية: وقوله محمول على النفل، وصرح به في الحلية في الوارد في الركوع والسجود وقال على انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد او الجماعة والمأمومون محصورون لا يتثقلون بذلك كما نص عليه الشافعية. شامي: ۱/۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد. حلبي كبير: ص ۳۱۸ صفة الصلاة، ط: سهيل.

رکوع سے پہلے سوچتا رہنا

"سوچتا رہنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ

جھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنے جھکے ہوئے نہ ہوں اس عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے نظام انہضام درست ہوتا ہے قبض دور ہوتی ہے معدے کی دوسری خرابیاں تیزابیت اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے، خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہوتے ہیں اس سے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (Pump) کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے نیز اس سے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ دوران رکوع چونکہ ہاتھ نیچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازو کے پٹھے (Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہوتے ہیں وہ از خود خارج ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۳۲۷)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

پورے اطمینان کے ساتھ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اس کو "قومہ"

کہتے ہیں۔(۱)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے

رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اگر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا نہیں ہوگا تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

رکوع سے کم پڑھنا

نماز کے دوران رکعتوں میں پوری پوری سورت پڑھنا بہتر ہے، تاہم اگر ایک ایک رکوع سے کم پڑھی تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) وأما واجبات الصلاة ... إنها ستة أحدها تعديل الأركان ... والمراد بتعديل أركان الصلاة تسكين الجوارح في الركوع والسجود والقومة بينهما. التاتارخانية. ١/ ١٠٥ كتاب الصلاة، واجبات الصلاة ط: إدارة القرآن. هندية: ١/ ٧١، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط: رشيدية. الدر المختار مع رد المحتار: ١/ ٤٦٣، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ط: سعيد.

(۲) (وتعديل الأركان) أي تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال (الدر المختار) وفي الشامية (قوله وكذا في الرفع منهما) أي يجب التعديل أيضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة أيضا لأنه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما ... (وقال بعد عشر أسطر) حتى لو تركها أو شيئا منها ساهيا يلزمه السهو ولو عمدا يكره أشد الكراهة، ويلزمه أن يعيد الصلاة. شامي: ١/ ٤٦٤، باب صفة الصلاة مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الإشارة الموضوع للمفرد ط: سعيد كراچی۔

(۳) کیونکہ اس میں کوئی واجب ترک نہیں ہوا اور تقدیم و تاخیر بھی لازم نہیں آئی۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے

"سمع اللہ لمن حمدہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع عورت کا

☆ ... رکوع میں جاتے وقت "اللہ اکبر" کہے، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(١)

☆ ... رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا، اور مردوں کی طرح جھکنا ضروری نہیں، بلکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے، اور عورتیں صرف اس قدر جھکیں کہ دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے تک اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے تک پہنچ جائے۔(٢)

☆ ... عورتیں رکوع میں انگلیاں ملا کر (یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کئے بغیر) صرف گھٹنے پر رکھیں، دبائیں نہیں۔(٣)

☆ ... عورتیں رکوع میں اپنی ٹانگیں بالکل سیدھی نہ رکھیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(٤)

---

(١) ويكون ابتداء التكبير عند أول الخرور والفراغ عند الاستواء للركوع كذا في المحيط. (الهندية: ١/٧٤، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية، المحيط البرهاني: ٢/١٣٠، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في ما يفعله بعد الشروع في الصلاة، ط: إدارة القرآن).

(٢) أما المرأة فتنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لأن ذلك أستر لها. (رد المحتار: ١/٤٩٣، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد، هندية: ١/٧٤، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹہ).

(٣-٤) انظر إلى الحاشية السابقة.

☆... رکوع کی حالت میں عورتوں کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، مردوں کی طرح بازو پہلوؤں سے جدا اور الگ نہ ہوں۔ (۱)

☆... رکوع کی حالت میں عورتوں کے دونوں پاؤں ملے ہوئے ہوں، درمیان میں فاصلہ نہ ہو، خاص طور پر دونوں ٹخنے مل جانے چاہئیں۔ (۲)

☆... رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔ (۳)

☆... کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے۔ (۴)

رکوع کرنا بھول گیا

اگر مقتدی جماعت کی نماز میں شروع سے شریک ہوا لیکن کسی وجہ سے رکوع کرنا بھول گیا، پھر امام کے ساتھ سجدہ میں شریک ہو گیا تو اس مقتدی پر ضروری ہے کہ نماز کے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) والسنة ان يضع في الركوع الصاق الكعبين واستقبال الاصابع القبلة وهذا كله في حق الرجال فاما المرأة فتنحني في الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لان ذلك استر لها. حلبي كبير ص: ۳۰۲، ۳۰۳، صفة الصلوٰة ط: سهيل. شامي: ۱/ ۵۰۴، فصل في بيان تاليف الصلوٰة الى انتهائها ط: سعيد، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلوٰة ط: رشيدية كوئٹه

(۳) ونظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه. الدر المختار ۱/ ۴۷۷، باب صفة الصلوٰة فروع آداب الصلوٰة ط: سعيد، البحر الرائق ۱/ ۳۲۲ ط: سعيد، تاتارخانية: ۱/ ۵۵۱، كتاب الصلوٰة، كيفية الصلوٰة، ط: ادارة القرآن.

(۴) ويسبح فيه وذلك ادناه فلو تركه او نقصه كره تنزيها. الدر المختار (قوله وذلك ادناه) ... ويسبح فيه ثلاثا وهو ادناه اي ونحوه ان الثلاث ادنى. شامي: ۱/ ۴۹۳، فصل في بيان تاليف الصلوٰة ط: سعيد، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلوٰة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية

اندر دو رکوع کرلے، اگر اس نے نماز کے اندر دو رکوع نہیں کیا تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

”تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع کی تکبیر بھول گیا

اگر رکوع میں جاتے ہوئے ”اللّٰہ اکبر“ کہنا بھول گیا تو نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیر واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔(۲)

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

”رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع مرد کا

⭑... رکوع میں جاتے وقت ”اللّٰہ اکبر“ کہے، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع

---

(۱) فلو لم يركع اصلاً او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه او بعده بطلت صلاته. شامی: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلوٰة، مطلب مهم في متابعة الامام ط سعيد.

(قوله لم ماسبق به بها الخ) بان اقتدى في اثناء صلاة الامام ثم نام مثلاً ... وحكمه انه يصلي اذا استيقظ مثلاً ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرك ثم يقضي ما فاته الخ. شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط سعيد.

(۲) ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولى والثناء وتكبيرات الانتقال الخ. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط رشيدية، فتح القدير: ۱/ ۴۳۸، باب سجود السهو ط رشيدية، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۰۲، الفصل السابع عشر سجود السهو ط ادارة القرآن.

کی ابتدا جھکنے کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆......اور رکوع میں اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائے کہ گردن، کمر اور پشت تقریباً برابر ہو کر ایک سیدھ پر آ جائیں، گردن کو اتنا نہ جھکائے کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، نہ گردن کو اتنا اونچا رکھے کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں پاؤں اور پنڈلی کو سیدھا رکھے، گھٹنوں میں خم آنے نہ دے۔(۳)

☆......دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو اس طرح پکڑے کہ ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور گھٹنا پانچوں انگلیوں کے اندر ہو۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ان میں کسی قسم کا خم نہ ہو۔(۵)

(۱، ۲، ۳) (ثم) ... يكبر مع الانحطاط للركوع ... (ويضع يديه) معتمدا بهما على (ركبتيه ويفرج أصابعه) للتمكن (ويسن أن يلصق كعبيه وينصب ساقيه و) أن (يبسط ظهره) (ويسوي ظهره بعجزه) (غير رافع ولا منكس رأسه) الخ. الدر المختار: ١/٤٩٣، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة ط: سعيد. خلاصة الفتاوى: ١/٥٢، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشيديه. هندية: ١/٧٤، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشيديه. وفي الشامية (قوله مع الانحطاط) أفاد أن السنة كون ابتداء التكبير عند الخرور وانتهائه عند استواء الظهر الخ شامي: ١/٤٩٣، باب صفة الصلاة ط: سعيد.

(٤، ٥) (قوله ويسن أن يلصق كعبيه) ... (ويضع يديه) يعلم أن الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن ... وينبغي أن يرد مجافيا عضديه مستطيلا أصابعه فإنهما سنة ... هذا كله في حق الرجل الخ. رد المحتار: ١/٤٩٣-٤٩٤، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة ط: سعيد. خلاصة الفتاوى: ١/٥٢، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشيديه. هندية: ١/٧٤، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشيدية.

☆......رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھ پہلو سے جدا اور تنگ ہوں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں اور آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆......اور رکوع میں کم سے کم اتنی دیر تک رہے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع مکرر پڑھنا

ایک ہی رکوع کو مکرر دونوں رکعتوں میں پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔(۵)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

(۲) ویکرہ القیام علی احد القدمین فی الصلاۃ بلا عذر. شامی: ۱/۴۷۲، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید. ہندیۃ: ۱/۶۹، باب صفۃ الصلاۃ، ط: رشیدیہ

(۳) ونظرہ الی موضع سجودہ حال قیامہ والی ظہر قدمیہ حال رکوعہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، صفۃ الصلوٰۃ، آداب الصلوٰۃ، ط: سعید. البحر: ۱/۳۰۳، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید. تاتارخانیۃ: ۱/۵۳۵، کیفیۃ الصلاۃ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۴) ویسبح فیہ وذلک ادناہ، فلو ترکہ او نقصہ کرہ تنزیہا. الدر المختار. وقولہ (ثلاثا)... ویسبح فیہ ثلاثا وھو ادنی ... ویحصل بثلاث الخ. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید. ہندیۃ: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا، ط: رشیدیہ. خلاصۃ الفتاوی: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۵) لا بأس ان یقرأ سورۃ ویعیدھا فی الثانیۃ. الدر المختار. وفی الشامی: وقولہ لا بأس ان یقرأ سورۃ الخ افاد انہ یکرہ تنزیہا، وعلیہ یحمل جزم القنیۃ بالکراھۃ، ویحمل فعلہ علیہ الصلاۃ والسلام لذلک علی بیان الجواز، ھذا اذا لم یضطر الخ. شامی: ۱/۵۴۶، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ط: سعید.

رکوع مل جائے

اگر کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل گیا تو وہ رکعت مل گئی، اور اگر رکوع نہیں ملا تو رکعت نہیں ملی، اس رکعت کو امام کے سلام کے بعد پڑھنا لازم ہے۔(۱)

رکوع میں التحیات پڑھ لی

"التحیات رکوع میں پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے، اور ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے واجب ہے، اگر بھول کر اس کو چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا جئتم الی الصلاۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوھا شیئا ومن ادرک الرکعۃ (ای الرکوع) فقد ادرک الصلوۃ. سنن ابی داؤد ۱/۱۳۶، باب الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع، ط: حقانیہ. ص ۱/۱۰۹، ط: سعید کراچی. مشکوۃ ۱/۱۰۲، باب ما علی الماموم من المتابعۃ ... الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲/۷۱، باب ادراک الفریضۃ. ط: سعید کراچی. (قولہ لان المشارکۃ) ای ان الاقتداء متحقق علی وجہ المشارکۃ ولم یتحقق من ھذا مشارکۃ لا فی حقیقتہ القیام ولا فی الرکوع فلم یدرک معہ الرکعۃ اذ لم یتحقق منہ مسمی الاقتداء بعد. شامی: ۲/۶۰، باب ادراک الفریضۃ ط: سعید.

(وان سوی ظہرہ فی الرکوع) یعنی حتی کون الامام راکعا (صار مدرکا) ای لتلک الرکعۃ. حلبی کبیر - ص: ۳۰۵ صفۃ الصلاۃ ط: سہیل.

(۲) ومن ترک الاعتدال تلزمہ الاعادۃ ..... ولا اشکال فی وجوب الاعادۃ اذ ھو الحکم فی کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم ویکون جابرا للاول الخ. البحر الرائق: ۱/۳۲۲، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ ط: رشیدیہ کوئٹہ. ہندیہ: ۱/۷۱، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی فی واجبات الصلوۃ ط: رشیدیہ.

واضح رہے کہ رکوع میں تسبیح کہنا تو سنت ہے،(۱) لیکن ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار رکوع میں ٹھہرنا تاکہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ برقرار ہو جائے واجب ہے۔(۲)

رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا

اگر کسی نے رکوع میں جا کر "سبحان ربی العظیم" کی جگہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے کی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، باقی جان بوجھ کر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی

"تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں زیادہ دیر رہنا

۱...... امام کے لئے دیر تک رکوع میں رہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں لوگوں کو حرج

(۱) انظر إلى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة

(۲) وتعديل الأركان وهو تسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله وأدناه مقدار تسبيحة وهو واجب ... وهو الصحيح. البحر الرائق: ۱/۳۲۴، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: رشيديه. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه

(۳) (قوله بترك واجب) أي من واجبات الصلوة الأصلية ... واحترز بالواجب عن السنة كالثناء والتعوذ ونحوهما عن الفرض. شامي: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد.
الأصل في هذا أن المتروك ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب ففي الأول إن أمكنه التدارك بالقضاء يقضي وإلا فسدت صلاته وفي الثاني لا تفسد لأن قيامها بأركانها وقد وجدت ولا يجبر بسجدتي السهو الخ. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية، وانظر الحاشية رقم ۲ أيضا في الصفحة السابقة.

ہوتا ہے، اور یہ جماعت میں لوگوں کے کم ہونے کا سبب بنتا ہے۔(۱)

۲......انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع میں دیر کرنا مکروہ نہیں۔(۲)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے نماز ہو جائے گی، البتہ نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، اس لئے یاد آنے کی صورت میں رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

رکوع میں شامل ہونا

جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوتا ہے، اس سے ثناء "سبحانک اللّٰهم... الخ" ساقط ہو جاتی ہے، اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت

(۱،۲) ويكره تحريما (تطويل الصلاة) على القوم زائدا على قدر السنة في قراءة وأذكار رضي القوم أو لا لإطلاق الأمر بالتخفيف، الدر المختار، وفي الشامية: (قوله لإطلاق الأمر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين "إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم الضعيف والسقيم والكبير، وإذا صلى لنفسه فليطول ما شاء". شامي: ۲/۲۹۸، باب الإمامة، مطلب إذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الأفضل الصلاة مع الشافعي أم لا؟ ط: سعيد. البحر: ۱/۳۵۹، باب الإمامة، قوله وتطويل الصلاة، ط: سعيد. وكره للإمام (تطويل الصلاة) لما فيه من تنفير الجماعة لقوله عليه السلام: من أم فليخفف. قوله (تطويل الصلاة) بقراءة أو تسبيح أو غيرهما رضي القوم أم لا لإطلاق الأمر بالتخفيف حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۳۰۳-۳۰۴، فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي

(۳) ويسبح فيه وأقله ثلاثا فلو تركه أو نقصه كره تنزيها. الدر المختار: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه

اور چونکہ تسبیح چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے، جبکہ الفاظ بدل گئے ہیں اس لیے کوئی حرج نہیں۔

نہیں۔(۱)

رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ

اگر امام رکوع میں ہے، اور اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں جانے کے لئے دوسری تکبیر نہیں کہی تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

رکوع میں قراءت پوری کرنا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

(۱) وان ادرک الامام فی الرکوع او السجود یتحری ان کان اکبر رأیه انه لو اتی به ادرکه فی شیء من الرکوع او السجود یأتی به قائما والا یتابع الامام ولا یأتی به. هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیه. الدر مع الرد: ۱/۴۸۹، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ ط: سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۰۵، صفة الصلاة ط: سهیل اکیڈمی

(۲) فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح، لان ما اتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه. الدر المختار (قوله فرکع) ای بقول الی حد به قدر الفرض لو کان ... او اخر القراءة. شامی: ۱/۴۵۳، باب صفة الصلاة بحث القیام ط: سعید

رد المحتار ... فلو ترک الامام تکبیرة الرکوع ... شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة ط: سعید، ولو ادرک الامام راکعا فکبر قائما وهو یرید تکبیرة الرکوع جازت صلاته لان نیته لغت فبقی التکبیر حالة القیام. البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۹۲، الفصل الاول فی فرائض الصلاة ط: رشیدیه.

(۳) ویکره الجهر بالتسمیة والتامین واتمام القراءة فی الرکوع والاذکار بعد تمام الانتقال الخ. عالمگیری: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره ط: رشیدیه. رد المحتار: ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان السنة والمستحب الخ ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۳۰۶، مکروهات فی الصلاة ط: ... ص: ۳۵۲ ط: سهیل

رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق

مرد اور عورت کے درمیان چند باتوں میں فرق ہے:

۱..... مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں، اور عورت تھوڑی مقدار میں جھکے، یعنی صرف اسی قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔(۱)

۲..... مرد رکوع میں گھٹنے پر انگلیاں کھول کر رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت انگلیاں ملا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے اور گھٹنے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔(۲)

۳..... مرد رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے بالکل الگ رکھے، اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملائے اور جتنا ہو سکے سمٹ کر رکوع کرے۔(۳)

رکوع نہیں کر سکتا

اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، صرف رکوع

(۱-۲-۳) (ثم)..... (یکبر)..... (للرکوع)..... (ویضع یدیه) معتمدا بهما (علی رکبتیه ویفرج أصابعه) للتمکن (ویسن أن یلصق کعبیه وینصب ساقیه) (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولا منکس رأسه الخ). الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۳، ۴۹۴ فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. قال فی المعراج وفی المجتبی هذا کله فی حق الرجال. أما المرأة فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لأن ذلک أستر لها. شلبی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشیدیه، خلاصة الفتاوی. ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشیدیة.

نہیں کر سکتا ہو تو اس آدمی پر کھڑا ہو کر نیت باندھنا اور قراءت کرنا واجب ہے، البتہ رکوع صرف اشارہ سے کرے، پھر سجدہ زمین پر کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا، اور دوسری رکعت سے پہلے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہئے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کر لے، پھر دوبارہ سجدہ کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔(۲)

اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع شمار کیا جائے گا، اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت شمار کی جائے گی، اور یہ دوسری رکعت کالعدم ہو جائے گی، اس کے عوض میں اس کو ایک اور رکعت پڑھنا ہوگی، اور اس

---

(۱) قوله بل تعذر السجود كاف ... لأن في البحر: ولم أر ما إذا تعذر الركوع دون السجود غير ولم أر أحدا؟ لأنه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود. نهر. قال ح: أقول على فرض تصوره ينبغي أن لا يسقط لأن الركوع وسيلة إليه، ولا يسقط المقصود عند تعذر الوسيلة، كما لم يسقط الركوع والسجود عند تعذر القيام. شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط. سعيد، البحر: ۲/۱۲۳، قبيل قوله وجعل سجوده أخفض، باب صلاة المريض ط. سعيد.

(۲) إذا سجد في موضع الركوع أو ركع في موضع السجود أو كرر ركنا أو قدم الركن أو أخره ففي هذه الفصول كلها يجب سجدة السهو. عالمگیری: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط. رشيديه. حلبي كبير ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو ط. سهيل اكيڈمي، تاتارخانية: ۱/۷۱۶، الفصل السابع عشر في سجود السهو ط. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۳، فصل في بيان سبب الوجوب ط. سعيد.

ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط. رشيدية

صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔(۱)

رکوع وسجود کی حقیقت

☆..... جب قوم کی حالت میں احکم الحاکمین رب العالمین کا حکم نامہ قرآن کریم پڑھا گیا تو اس کے حکم کو ماننے کے لئے جھکنا اور سجدہ کرنا اطاعت اور فرمانبرداری پر دلالت کرتے ہیں، جب حکام کی طرف سے عوام کو حکمنامہ آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو اس حکم نامہ کی اطلاع پانی اور اطاعت کا ایک نمونہ ظاہر ہوا کرتا ہے، تو رکوع اور سجود اس حکم الٰہی کی اطاعت پر دلالت کرتے ہیں جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔

☆..... اللہ کی عظمت کے خیال کرنے کے بعد جو اپنے نفس کی تحقیر کی کیفیت اپنے دل پر طاری ہونی چاہئے، عالم اجسام میں اس کیفیت کے قائم مقام اور اس کے مقابلہ میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ جھک جانا ہے، جس کو اسلام کی اصطلاح میں ''رکوع'' کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی بلند مراتب کے اعتقاد کے بعد جو اپنی پستی کے خیال کی کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے، اس کے مقابلہ میں اور اس کے قائم مقام اس بدن کے احوال وافعال میں اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ اپنا سر اور منہ جو کہ عزت کے محل سمجھے جاتے ہیں زمین پر رکھے، اور ناک اس کے آستانہ کے خاک پر رگڑے، اس کو اسلام میں ''سجدہ'' کہتے ہیں۔

---

(۱) ولو كان المتروك ركوعا فلا يتصور فيه القضاء..... فلو قرأ وسجد ولم يركع ثم قام فقرأ وركع وسجد لهما فهو مصل ركعة ولا يكون هذا الركوع قضاء عن الأول. البحر الرائق: ۲/۹۸ باب سجود السهو، ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو ط: سهيل اكيڈمي، بدائع الصنائع: ۱/۲۹۸ الفصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا؟ ط: سعيد.

مثلاً......نماز میں انسان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے، اور کھڑا ہونا خدمت گاروں کے آداب میں سے ہے، یہ نماز کا پہلا حصہ ہے، پھر رکوع جو دوسرا حصہ ہے یہ بتلاتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے، اور سجدہ جو تیسرا حصہ ہے وہ عبادت کا مقصود، کمال ادب، اور کمال تذلل اور پستی کو ظاہر کرتا ہے۔ (دنیا اسلام ص ۱۱۶ مع تغییر) (۱)

رکوع وسجود کی طاقت نہیں

اگر مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں تو پھر اشارے سے رکوع اور سجدہ کرکے نماز پڑھے، اور رکوع کی نسبت سے سجدہ کا اشارہ ذرا پست کرے، یعنی تکیہ وغیرہ کوئی چیز اٹھا کر پیشانی کے سامنے کرکے اس پر سجدہ نہ کرے۔ (۲)

رمضان کے اخیر عشرے کی رات

رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی راتوں میں کثرت سے نفل پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں، اور بہت زیادہ ثواب ہے، اس لئے ان راتوں کو عبادت کے لئے غنیمت سمجھنا چاہئے، پھر اگلے سال رمضان المبارک کا مہینہ ملے یا نہ ملے یہ نصیب اور

---

(۱) ومن الأفعال التعظيمية أن يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها، وأشد من ذلك أن يستشعر ذله وعجزه فينكس رأسه... وأشد من ذلك أن يعفر وجهه الذي هو أشرف أعضائه ومجمع حواسه بين يديه، فلذلك التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة في طوائف البشر لا يزالون يفعلونها في صلواتهم وعند ملوكهم وأمرائهم. حجة الله البالغة، باب أسرار الصلوة ۲/۴، ط: مکتبہ کتب خانہ اکوڑہ خٹک.

(۲) وإن عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بإيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع... ويكره للمريض أن يرفع إليه عودا أو وسادة يسجد عليها. عالمگیری ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشیدیہ کوئٹہ، رد المحتار ۲/۹۷-۹۸، باب صلوة المريض، ط: سعید، حلبی کبیر ص ۲۶۳، الثانی القيام، ط: سہیل اکیڈمی.

قسمت کی بات ہے۔(۱)

رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا

رمضان میں افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز کی جماعت میں کچھ دیر کرنا جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں، اطمینان سے روزہ افطار کرکے جماعت شروع کر سکتے ہیں، اور تاخیر کی مقدار اذان کے بعد پانچ سات منٹ ہے، اس سے زیادہ نہ کرے۔(۲)

رموز و اوقاف

آیت "لا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) قالت عائشة رضي الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهد في العشر الاواخر مالا يجتهد في غيره. مسلم: ۱/۳۷۲، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد في العشر الاواخر من شهر رمضان ط: قديمي. مشكوة: ۱/۱۸۲، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، ط: قديمي. ترمذي: ۲/۱۶۳، كتاب الصوم، باب ماجاء في ليلة القدر، ط: المعارف.

(۲) وكره اي التاخير لا الفعل لأنه مأمور به تحريماً الا بعذر كسفر وكونه على اكل. قال الشامي تحته. اي لكراهة الصلاة مع حضور طعام تميل اليه نفسه ولحديث اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدؤا بالعشاء. شامي: ۱/۳۶۹، كتاب الصلوة ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/۲۴۸، كتاب الصلوة، ط: سعيد. التاتارخانية: ۱/۳۰۲، كتاب الصلوة، الفصل الاول في المواقيت، نوع آخر في بيان فضيلة الاوقات، ط: ادارة القرآن.

ويستحب تعجيل صلاة المغرب صيفاً وشتاءً ... وقال عليه الصلاة والسلام: "لن تزال امتي بخير مالم يؤخروا المغرب الى اشتباك النجوم" مضاهاة لليهود فكان تاخيرها مكروها (الا في يوم غيم) والا من عذر سفر أو مرض وحضور مائدة، والتاخير قليلاً لا يكره. مراقي الفلاح. (قوله وتاخيره قليلاً لا يكره) اي تحريماً بل يكره تنزيهاً والى اشتباك النجوم يكره تحريماً وفي قول لا يكره ما لم يغب الشفق والاصح الاول. حاشية الطحطاوي على مراقي، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمي وص: ۷۳، ط: مكتبة غوثيه. ويستحب تعجيل الافطار قبل طلوع النجم... ويعجل الافطار لا يصلي المغرب قبل الافطار لانه سنة. فتاوى جامع الفوائد، ص: ۶۷، ط: مير محمد كتب خانه. فتاوى رحيميه: ۶/۲۳۳، ط: دار الاشاعت.

نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔(۱)

☆...مسافر اور وہ مریض جو روزہ نہیں رکھ سکتا، اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو اس وقت مسلمان ہوا ہو ان سب کے لئے تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگرچہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا۔(۲)

روضۂ مبارک کی تصویر

اگر روضۂ مبارک کا نقشہ یا تصویر نمازی کے سامنے ہوگی، تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، البتہ اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کی تصویر یا نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کی تصویر یا نقشہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ

---

(۱) التراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين للرجال والنساء اجماعاً. الدر مع الرد: ۲/۴۳، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح. ط: سعيد.

(۲) والتراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) (قوله لمواظبة الخلفاء الراشدين) اى اكثرهم، لأن المواظبة عليها وقعت في اثناء خلافة عمر رضي الله عنه. ووافقه على ذلك عامة الصحابة ومن بعدهم الى يومنا هذا بلا نكير، وكيف لا وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ" كما رواه ابوداؤد. شامي، ۲/۴۳-۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد. البحر، ۲/۶۶، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچي.

(منفرداً ولا بجماعة) ... وهي سنة الوقت لا سنة الصوم في الاصح فمن صار أهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۱۲، فصل في صلاة التراويح، قبل "باب الصلاة في الكعبة" ط: قديمي كراچي.

ہوگا۔[۱]

رومال

رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۲)

رومال باندھنا

نماز میں سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے۔(۳)

رومال کا سترہ

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنے کے لئے اپنا رومال لٹکا کر یا پکڑ

---

(۱) او لصغیرة فی ثوب لا یکره لانها لا تعبد، فلیس لها حکم الوثن فلا یکره فی الصلاة... لقول ابن عباس للسائل: ان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له. شامی ۱/ ۶۴۹، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها ط: سعید. منحة: ۱/ ۲۰۷، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، الفصل الذی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیة. البحر الرائق ۲/ ۲۷، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها ط: سعید. تتمة: وفی المجتبی: لا تکره الصلاة فی جهة قبر الا اذا کان بین یدیه بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه، شامی: ۱/ ۶۵۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه ط: سعید. ر ۲/ ۳۸۰، کتاب الصلوة، مطلب فی اعراب کافة ما کان. ط: سعید. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۹، الصلاة فی المقبرة. ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) فان لم تکن عمامته بالکبیرة التی تؤذی حاملها... ولا بالصغیرة التی تقصر عن وقایة الرأس من الحر والبرد بل وسطا بین ذلک. شرح الزرقانی علی مواهب اللدنیة، النوع الثانی فی لباسه وفراشه: ۶/ ۲۷۳، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

(۳) ویکره الاعتجار وهو ان یکور عمامته ویترک وسط رأسه مکشوفا کذا فی التبیین. عالمگیری: ۱/ ۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره ط: رشیدیة. حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، ط: سهیل اکیڈمی. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۸، الجنس فیما یکره فی الصلوة، ط: رشیدیة.

چھڑی کھڑی کرکے اس کے پیچھے سے گذرنا چاہے تو ضرورت کے وقت گذر سکتا ہے، گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

رونا

نماز کے دوران مصیبت یا درد کی وجہ سے قصداً رونے یا آہ یا اف وغیرہ کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

اور اللہ کے ڈر یا جنت ودوزخ کی یاد سے رونے یا آہ یا اف وغیرہ کہنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح نماز کے دوران بلا اختیار رونے یا آہ یا اف کہنے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۳)

ریاح

☆..... اگر "ریاح" کا مریض شرعی اعتبار سے معذور ہو چکا ہے، یعنی ریح

(۱) تنبیہ: لم یذکر ما اذا لم یکن معه سترة ومعه ثوب او کتاب مثلاً هل یکفی وضعه بین یدیه؟ والظاهر نعم کما یؤخذ من تعلیل ابن همام المار آنفا. شامی: ۱/۶۳۴، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید. (قوله ولو کان الرجعة الخ) ... الاولیٰ واذا کان معه عصا لا تقف علی الارض بنفسها فامسکها بیده ومر من خلفها هل یکفی ذلک؟ لم اره. شامی: ۱/۶۳۶، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید.

(۲) والانین هو قوله "آه" بالقصر والتأوه هو قوله "اوه" بالمد والتأفیف اُف او تف والبکاء بصوت یحصل به حروف لوجع او مصیبة. الدر مع الرد: ۱/۶۱۹، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها ط: سعید. حلبی کبیر، ص ۴۳۶، مفسدات الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی، هندیة: ۱/۱۰۱، الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: رشیدیة.

(۳) ای کان ذلک الانین او التأوه او البکاء من ذکر الجنة ای بسبب تذکر الجنة او النار ونحو ذلک مما هو من الامور الاخرویة ثم یقطعها ای لم یفسد صلوته لانه بمنزلة الدعاء بالرحمة والمغفرة. حلبی کبیر، ص: ۴۳۶، مفسدات الصلاة ط: سهیل اکیڈمی. شامی: ۱/۶۱۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید، هندیة: ۱/۱۰۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة.

خارج ہونے کی بیماری اس قدر زیادہ ہے کہ پورے وقت میں پاکی کے ساتھ صرف فرض نماز پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا کیونکہ اس میں بھی ریح خارج ہوتی رہتی ہے، تو وہ معذور ہے۔(۱) ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے فرض، واجب، سنت اور نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا ریح خارج ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، بلکہ نماز میں ریح خارج ہونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ معذور ہے، ہاں ریح کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہوگا تو پھر نیا وضو کرنا پڑے گا۔(۲)

☆ ایک وقت پورا ایسا گذر جانے کے بعد کہ نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملا، اور شرعی اعتبار سے معذور ہونے کا حکم لگ جائے، اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورے وقت ریح خارج ہوتے رہنا شرط نہیں، کبھی کبھی ریح خارج ہوتے رہنے سے معذور رہے

(۱) وصاحب عذر من به سلسل ريح ... إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء. الدر مع الرد ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط سعید. هندیه: ۱/۴۰، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة وما يتصل بذلك أحكام، ط رشیدیه. فتح القدير ۱/۱۴۳، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط رشیدیه.
حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۱۳۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط قدیمی.

(۲) وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض ... ثم يصلي به فيه فرضا ونفلا فإذا خرج الوقت بطل أي ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام إلى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر أو يسيل كمسألة مسح خفه. الدر مع الرد ۱/۳۰۵-۳۰۶، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط سعید. هندیه ۱/۴۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة وما يتصل بذلك أحكام المعذور، ط رشیدیه. فتح القدير ۱/۱۵۹، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط رشیدیه.

رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ ایک دفع بھی ریح خارج نہ ہو تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆......اگر وضو نہیں کر سکتا تو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ تیمم کرے۔(۳)

ریاح روک کر نماز پڑھنا

ریاح روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے، اگر دل اس میں زیادہ مشغول ہو جاتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ادا کرنے سے نماز

---

(۱)وشرط بقائه ان لا یمضی علیه وقت فرض الا والحدث الذی ابتلی به یوجد فیه هکذا فی التبیین، عالمگیری: ۱/۴۱، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة ومایتصل بذلک احکام المعذور، ط: رشیدیة، الدرمع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید. فتح القدیر: ۱/۱۹۳، باب الحیض والاستحاضة فصل فی الاستحاضة، ط: رشیدیة.

(وشرط دوامه)ای العذر (وجوده) ای العذر (فی کل وقت بعد ذلک) الاستیعاب الحقیقی، او الحکمی (ولو) کان وجوده (مرة) واحدة للعلم ببقائه (وشرط انقطاعه) وخروج صاحبه عن کونه معذورا (خلو وقت کامل عنه) بانقطاعه حقیقة فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام، والانقطاع نسال الله العفو والعافیة بمنه وکرمه، مراقی الفلاح حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۵۰ - ۱۵۱ قبیل باب الانجاس والطهارة عنها، ط: قدیمی.

(۲)وفی حق الزوال یشترط استیعاب الانقطاع تمام الوقت حقیقة لانه انقطاع الکامل. الدرمع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید، فتح القدیر: ۱/۱۹۳، باب الحیض والاستحاضة فصل فی الاستحاضة، ط: رشیدیه، حلبی کبیر، ص: ۱۳۵، فصل فی نواقض الوضوء، ط: سهیل اکیڈمی، وحکمه الوضوء، قال الشامی تحته: قوله الوضوء ای مع القدرة علیه والافالتیمم. شامی: ۱/۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید

(۳)وحکمه الوضوء، الدرالمختار وفی الشامیة قوله الوضوء) ای مع القدرة علیه والافالتیمم، شامی: ۱/۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید.

ادا ہو جانے کی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ریح

اگر نماز شروع کرنے کے بعد ریح خارج ہونا چاہتی ہے تو نماز توڑ دے اور فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، بعد میں جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر فراغت کے بعد وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے، ورنہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کی صورت میں نماز مکروہ ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر فراغت کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت نکلنے کا ڈر ہو، یا جنازہ کی نماز کے ختم ہونے کا ڈر ہو تو اسی حالت میں پڑھ لیا کرے۔(۲)

---

(۱) قوله: وصلاته مع مدافعة الأخبثين إلخ أي البول والغائط، قال في الخزائن: سواء كان بعد شروعه أو قبله، فإن شغله قطعها إن لم يخف فوت الوقت... وقيل مدافعة الريح، وما ذكره من الإثم صرح به في شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية. شامي: ۱/ ۶۴۲، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ط: سعيد. حلبي كبير ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) يكره أن يدخل في الصلوٰة وقد أخذه غائط أو بول... وإن كان الاهتمام بالبول والغائط يشغله أي يشغل قلبه عن الصلوٰة ويذهب خشوعه يقطعها أي يقطع الصلوٰة ليؤديها على وجه الكمال، هذا إذا كان في الوقت سعة، فإن خاف أن قطعها أن يخرج الوقت فلا يقطعها... وإن كان بحال تفوته الجماعة فإن كان يجد جماعة أخرى يقطع الصلوٰة ويصلي، وإن كان لا يجده أو في آخر الوقت يمضي على صلاته. حلبي كبير ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. شامي: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچی. وانظر إلى الحاشية السابقة أيضاً.

ریح خارج ہو جاتی ہے

اگر کسی کو رکوع اور سجدہ میں جانے کی صورت میں پیٹ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ریح خارج ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے تو ایسا آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ پیٹ پر دباؤ نہ پڑے اور وضو کی حفاظت ہو سکے، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو بیٹھ کر اشارہ سے رکوع سجدہ کرکے نماز ادا کرے سجدہ کا اشارہ رکوع کی نسبت سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔(۱)

ریڈیو سے اذان دینا

شریعت میں اذان دینے والا عاقل ہونا ضروری ہے، اس لئے بے عقل ناسمجھ بچے کی اذان کا اعتبار نہیں ہے، چونکہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی میں عاقل ہونے کی شرط موجود نہیں، اس لئے ریڈیو، ٹیپ اور ٹی وی کی اذان شرعی اذان نہیں، اس سے اذان کی سنت ادا نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) رجل بحلقه خراج لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الأفعال يصلي قاعدا بالإيماء، ولو قام وقرأ وركع ثم قعد وأومأ للسجود جاز والأول أولى. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۲/۱۲، باب صلاة المريض، ط: المكتبة العربية. وص: ۲۳۲، ط: قديمي. الدر مع الرد: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۶۷، فرائض الصلاة، الثاني القيام، ط: سهيل اكيڈمي. وكذا من يسيل جرحه لو سجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلسل بوله الخ. الدر مع الرد: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.

(۲) وأما الثاني فأن يكون رجلا عاقلا ثقة عالما بالسنة. البحر الرائق: ۱/۲۵۴، باب الأذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۳، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۱۷، باب الأذان، ط: رشيديه كوئٹه

ریشمی کپڑے

۱۔ مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا ناجائز اور حرام ہے۔(۱) اگر کسی مرد نے ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ریشمی کپڑے پہننے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۲)

۲۔ عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے جائز ہیں۔(۳)

ریشمی لباس

مردوں کے لئے ریشمی لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

ریل گاڑی

مسئلہ۔ ریل گاڑی سے سفر کے دوران نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھنا فرض

---

(۱) يحرم لبس الحرير ولو بحائل على الرجال. شامي: ۶/ ۳۵۳، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ط. سعيد كراچي. هندية: ۵/ ۳۳۲، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ط. رشيدية كوئته. بحر: ۸/ ۱۹۰، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط. سعيد كراچي.

(۲) ولو ثوب الحرير والمغصوب والأرض التي تصح فيها الصلاة مع الكراهة. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ص ۲۴۴، باب شروط الصلاة وأركانها، المكتبة الغوثية. وص ۲۱۱ ط. قديمي كراچي. شامي: ۱/ ۴۰۴، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط. سعيد. البحر الرائق: ۱/ ۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط. سعيد.

(۳) حرم للرجل لا للمرأة لبس الحرير. البحر الرائق: ۸/ ۱۹۰، كتاب الكراهية، فصل في اللبس. ط. سعيد كراچي. شامي: ۶/ ۳۵۴، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ط. سعيد كراچي. فتح القدير: ۸/ ۴۵۳، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط. رشيدية كوئته.

(۴) انظر إلى الحاشية السابقة رقم ۲

ہے۔(۱)

☆… اور ریل گاڑی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہے اس لئے نماز کے شروع سے اختتام تک قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر ابتداء میں قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور درمیان میں ریل گاڑی قبلہ رخ سے ہٹ گئی تو نمازی نماز کے دوران اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لے۔(۲) ہاں ریل گاڑی میں ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ رخ پھیرنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کی وجہ سے نماز ہو جائے گی، اس کی مثال تقریباً کشتی جیسی ہے۔(۳)

---

(۱) وهو فوقها محدودة لأوقات لا يجوز اخراجها عن اوقاتها في شيء من الاحوال فلا بد من اقامتها سفرا وحضرا. روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني: ۳/۲۰۳، النساء ۱۰۳، ط: مكتبة امدادية ملتان. معالم التنزيل للبغوي: ۱/۴۷۳، النساء: ۱۰۳، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) من اراد ان يصلي في سفينة تطوعا او فريضة فعليه ان يستقبل القبلة ولا يجوز له ان يصلي حيث كان وجهه كذا في الخلاصة حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه الى القبلة حيث دارت. هندية: ۱/۶۳، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة ط: رشيديه كوئته. شامي: ۲/۱۰۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) والمربوطة بلجة البحر ان كان الريح يحركها شديدا فكالسائرة والا فكالواقفة ويلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وكلما دارت. قال الشامي تحته: قوله ويلزم استقبال القبلة الخ: اي في قولهم جميعا "بحر" وان عجز عنه يمسك عن الصلاة ... ولعله يمسك ما لم يخف خروج الوقت لما تقرر من ان قبلة العاجز جهة قدرته وهذا كذلك والا فما الفرق فتأمل. شامي: ۲/۱۰۱-۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/۵۵۹، كتاب الصلاة، باب في الصلاة في السفينة، المكتبة الغوثية كراچي. ومن: ۲/۱۰، ط: قديمي كراچي. فتاوى دار العلوم ديوبند: ۲/۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، فصل ثالث استقبال قبلة، ط: دار الاشاعت كراچي.

۱۲۹۲ء

☆...... نماز میں قیام فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اس لئے ریل گاڑی میں اگر ازدحام ہے تو نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ہمسفر لوگوں سے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مانگی جائے، اگر مل جائے تو بہتر ورنہ بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے اور بعد میں اس کا اعادہ کرلے، البتہ اگر سر چکرانے یا گر جانے کے خطرہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کی تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) الاسیر فی ید العدو اذا منعه الکافر عن الوضوء و الصلاة یتیمم ویصلی بالایماء ثم یعید اذا خرج ...... لان هذا عذر جاء من قبل العباد فلا یسقط فرض الوضوء عنه آه فعلم منه ان العذر ان کان من قبل الله تعالیٰ لا تجب الاعادة وان کان من قبل العبد وجبت الاعادة، البحر الرائق: ۱/۱۴۲، کتاب الطهارة، باب التیمم (قوله او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة) ...... ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۲۳۵، کتاب الطهارة، باب التیمم، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۲۸، کتاب الطهارة، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول فی امور لا بد منها فی التیمم، ط: رشیدیه کوئٹه، فتاوی حقانیه: ۳/۸۹، کتاب الصلاة، باب شروط الصلوٰة وارکانها، ریل گاڑی، گاڑی میں نماز کے لئے قیام فرض ہے، ط: جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، فتاوی دار العلوم دیوبند: ۲/۱۳۹، کتاب الصلوٰة، الباب الثالث فی شروط الصلوٰة، فصل ثالث: استقبال قبلہ، ریل میں نماز کے اندر استقبال قبلہ کی بحث، ط: دارالاشاعت کراچی۔

ز

زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا

مثلاً دل میں عصر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی، اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں، نماز ہو گئی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔ (۱)

زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی

اگر نماز کے دوران زخم بھرنے کی وجہ سے پٹی اتر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

موجودہ دور میں پٹی جب تک اتارتے نہیں اترتی نہیں اس لئے نماز کے دوران پٹی اترنے کی بات تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

زکوۃ سے صف خریدی گئی

اگر زکوۃ کی رقم سے صف خرید کر مسجد میں دی گئی، تو زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی رقم کسی غریب مستحق آدمی کو مالک بنا کر

---

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی ...... ولا عبرة للذکر باللسان ...... عزم علی الظهر وجری علی لسانه العصر یجزیه. هندیة: ۱/ ۶۵، ۶۶، کتاب الصلوة، الباب الثالث فی شروط الصلوة، الفصل الرابع فی النیة. ط: رشیدیة کوئته. شامی: ۱/ ۴۱۵، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، بحث النیة. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۷۷، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة. ط: سعید کراچی.

(۲) والمسح یبطله سقوطها عن برء والا لا، فان سقطت فی الصلوة استأنفها. الدر مع الرد: ۱/ ۲۸۱، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین. ط: سعید کراچی. هندیه: ۱/ ۹۴، کتاب الصلوة، الباب السادس فی الحدث فی الصلوة، فصل فی الاستخلاف. ط: رشیدیه کوئته. حلبی کبیر. ص: ۱۱۶، شرائط الصلوة، فصل فی المسح علی الخفین. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

دینا ضروری ہے، اور مسجد انسان نہیں، اور اس میں مالک بننے کی صلاحیت نہیں۔ (۱) البتہ ایسی صفوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز ادا ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زلزلہ

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زمین

زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔ (۲)

زمین پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر کوئی چیز بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی حدیث میں خالی زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے، اسی طرح زمین پر کوئی چیز بچھا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت

---

(۱) ولا یجوز ان یبنی بالزکاۃ المسجد وکذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانھار والحج والجھاد، ...... وکل ما لا تملیک فیہ، ھندیۃ: ۱/۱۸۸، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(مصرف) المزکی (الی کلھم او الی بعضھم) ...... (تملیکا) لا اباحۃ، الدر مع الرد: ۲/۳۴۳، کتاب الزکاۃ، باب المصرف ط: سعید کراچی۔

(۲) واذا ذھب اثر النجاسۃ عن الارض وقد جفت ولو بغیر الشمس علی الصحیح طھرت وجازت الصلاۃ علیھا مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۱۹۳، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس والطھارۃ عنھا، ط: قدیمی. و ۱/۲۳۱، ط: المکتبۃ الغوثیۃ. البحر الرائق: ۱/۲۲۵، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ط: سعید. فتح باب العنایۃ بشرح النقایۃ: ۱/۱۵۶، ۱۵۷، کتاب الطھارۃ، باب الحیض، احکام النفاس ط: سعید۔

ہے۔(۱)

زمین فخر کرتی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس زمین پر نماز پڑھی جاتی ہے زمین کا وہ حصہ اپنی چاروں طرف والی زمین پر فخر کرتا ہے، اور نہایت خوش ہو ہو کر اس نماز کی وجہ سے پھولے نہیں سماتا ہے، پھر اس کی خوشی کی انتہا ساتویں زمین تک ہوتی چلی جاتی ہے۔(۲)

زوال آفتاب

زوال آفتاب کا معنی سورج کا ڈھل جانا جسے ہمارے عرف میں دوپہر ڈھلنا کہتے ہیں۔(۳)

زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟

"جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) أريت ليلة القدر ثم انسيتها وأراني صبحها اسجد في ماء وطين (م عن عبد الله بن انيس) كنز العمال: ۸/ ۵۳۳، الفصل السابع في الاعتكاف وليلة القدر، ليلة القدر، ۲۴۰۴۲، ط: موسسة الرسالة. اخرجه مسلم في كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر: ۱/ ۳۷۰، ط: قديمي.
اني رأيت ليلة القدر ثم انسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر في الوتر، واني رأيت اني اسجد في ماء وطين في صبيحتها، (مالك حم، ق، ن، ه عن ابي سعيد، كنز العمال: ۸/ ۵۳۳ رقم الحديث: ۲۴۰۴۳، ليلة القدر، ط: موسسة الرسالة.

(۲) ما من بقعة يذكر الله فيها بصلاة إلا فخرت على ما حولها من البقاع، واستبشرت لذكر الله منتهاها الى سبع ارضين (طب عن ابن عباس) كنز العمال: ۷/ ۳۰۰ رقم الحديث ۱۸۹۷۶، فضائل الصلاة من الاكمال. ط: موسسة الرسالة.

(۳) ووقت الظهر من زواله اى ميل ذكاء عن كبد السماء. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۳۵۹ كتاب الصلاة. ط: سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۳۰۲، كتاب الصلوة، الفصل الاول في المواقيت. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱/ ۲۳۵، كتاب الصلوة. ط: المكتبة العربية، وص: ۱۷۵، ط: قديمي كراچی.

زوال کا وقت

عین زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز نہیں ہے،(۱) البتہ نماز کے علاوہ باقی تمام عبادتیں جائز ہیں، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر و اذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ سب جائز ہیں۔(۲)

زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زور سے پڑھنا

نماز میں ثناء، رکوع اور سجود کی تسبیحات وغیرہ، یا قرآن کریم کی تلاوت ذکر و اوراد اور وظیفہ وغیرہ اس قدر زور سے پڑھنا کہ دوسروں کی توجہ بٹ جائے، نماز پڑھنے والے کو نماز میں خلجان ہو، یا وہ بھول جائے، یا اس کے خشوع وخضوع میں یا اعتکاف کرنے والوں

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة ...... وعند الانتصاف الى ان تزول، هندية: ۱/ ۵۲، كتاب الصلوة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها. ط: رشيدية كوئته. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۴۰۷، ۴۰۸، كتاب الصلوة، الفصل الاول في المواقيت، نوع آخر في بيان الاوقات التي يكره فيها الصلوة. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراجي. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۲) الصلاة فيها على النبي صلى الله عليه وسلم افضل من قراءة القرآن وكانه لانها من اركان الصلوة (قال الشامي تحته) (قوله الصلاة فيها) اى في الاوقات الثلاثة و كالصلوة والدعاء والتسبيح كما هو في البحر عن الحلبة. شامي: ۱/ ۳۷۴، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱، كتاب الصلوة، ط: سعيد.

و(كره) تحريما (كل ما لايجوز مكروه) (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء او واجبة او نفلا الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراجي.

کی یکسوئی میں فرق آئے، یا سونے والوں کی نیند میں خلل آئے، تو اس طرح پڑھنا درست نہیں، گناہ ہوگا۔ (۱)

زیادتی

نماز میں ایسے زائد کام کرنے سے جو نماز کے اعمال میں سے نہیں ہیں، نماز باطل ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اور زائد کام کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، یا شک نہ کرے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔ (۲)

زیادہ اہتمام

قرآن وحدیث نماز کی فضیلتوں سے لبریز اور پُر ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوقات کی تعیین اور اس کے شروط وارکان اور آداب کے بیان کرنے میں سب عبادتوں سے زیادہ اہتمام کیا ہے۔ (۳)

---

(۱) (قوله ورفع صوت بذكر الخ) .... وهناك احاديث اقتضت طلب الاسرار والجمع بينهما بأن ذلك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بذالك بين احاديث الجهر والاخفاء بالقراءة ولا يعارض ذلك حديث "خير الذكر الخفي" لانه حيث خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام، فان خلا مما ذكر .... الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ .الخ. شامي: ۱/ ۶۶۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في رفع الصوت بالذكر ،ط: سعيد كراچي.

(۲) تبطل الصلاة بالعمل الكثير الذي ليس من جنس الصلاة ،وهو ما يخيل للناظر اليه ان فاعله ليس في الصلاة ،وهذا حد العمل الكثير عند المالكية والحنابلة، اما الشافعية والحنفية فانظر مذهبهم تحت الخط..... الحنفية، قالوا : العمل الكثير مالا يشك الناظر اليه ان فاعله ليس في الصلاة، فان اشتبه الناظر فهو قليل على الاصح .الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵، كتاب الصلاة "العمل الكثير في الصلاة ،وهو ليس من جنسها." ط: دار الفكر بيروت.

(۳) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم في المضاجع .ابو داؤد: ۱/ ۸۲، كتاب الصلاة ، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة ،ط: مكتبه رحمانيه.

زیر ناف

☆……زیر ناف سے مراد وہ بال ہیں جو مرد اور عورت کے ناف کے نیچے سے آگے اور پیچھے کی شرم گاہوں کے اردگرد اگتے ہیں، ران کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔(۱)

☆……مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ زیر ناف بالوں کو استرہ یا بلیڈ (Blade) یا ریزر مشین یا لوہے کی بنی ہوئی چیز سے صاف کریں، کیونکہ مرد حضرات کے لئے لوہا استعمال کرنا مقوی باہ ہے۔(۲)

☆……عورتوں کے لئے بلیڈ وغیرہ لوہے کی چیز استعمال کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ اگر آسانی سے ممکن ہے تو اکھاڑنے کی کوشش کریں، ورنہ نورہ، کریم، صابن، ویٹ وغیرہ استعمال کریں، باقی استرہ وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) العانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة، ومثلها شعر الدبر بل هو الأولى بالازالة لئلا يتعلق به شئ من الخارج عند الاستنجاء بالحجر. شامي: ۲/۴۸۱، كتاب الحج، فصل في الاحرام. ط: سعيد كراچی.

(۲) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة، والافضل يوم الجمعة، وجاز في كل خمسة عشرة، وكره تركه وراء الاربعين. الدر المختار. (وقوله وكره تركه) اى تحريما لقول المجتبى: ولا عذر فيما وراء الاربعين، ويستحق الوعيد. شامي: ۶/۴۰۶، ۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراچی.

هندية: ۵/۳۵۷، الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس الخ، ط: رشيدية كوئته. اما العانة ففي البحر عن النهاية ان السنة فيها الحلق، لما جاء في الحديث "عشر من السنة منها الاستحداد" وتفسيره حلق العانة بالحديد. شامي: ۲/۵۵۰، كتاب الحج، باب الجنايات. ط: سعيد كراچی.

(۳) (وقوله ويستحب حلق عانته) قال في الهندية: ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرائب، وفي الاشباه: والسنة في عانة المرأة النتف. شامي: ۶/۴۰۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع. ط: سعيد.

۷۔ مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار صاف کریں، جمعہ کے دن صاف کرنا افضل ہے، اگر ہفتہ وار نہیں کر سکتا تو پندرہویں دن میں کر لے، چالیس دن سے زائد صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا۔ (۱)

زیر ناف نہ مونڈنے والے کا حکم

زیر ناف کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندر صاف کرنا ضروری ہے، چالیس دن سے زائد رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

زیورات

۱۔ مردوں کے لئے سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات، روپیہ، پیسے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے، اور اگر گھڑی میں ایک دو پرزے چاندی کے ہوں اور بقیہ دوسری دھات کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (۳)

۲۔ عورتوں کے لئے ہر قسم کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے، لہذا نماز کے دوران بھی زیورات پہنے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱، ۲) انظر الی الحاشیۃ رقم ۲، ۳ فی الصفحۃ السابقۃ.

(۳) (ولا یتحلی) الرجل (بذهب وفضة) مطلقاً (إلا بخاتم ومنطقة وحلية سيف منها) أي الفضة. الدر المختار مع الرد: ۶/ ۳۵۸، فصل فی اللبس، ط: سعید.

س

سات اعضاء کو زمین پر لگائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر لگائے یعنی دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ۔(۱)

سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے

جب بچوں اور بچیوں کی عمر سات سال ہو جائے تو والدین پر ضروری ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیں یعنی باپ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جائے اور ماں بچی کو اپنے ساتھ نماز پڑھائے۔(۲)

ساڑھی

عورتوں کے لئے ساڑھی پہننا اور ساڑھی پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے اس سے

---

(۱) (الخامسة) من الفرائض (السجدة) وهي فريضة تادى ... بوضع الجهة والانف والقدمين واليدين والركبتين لما في الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام: امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين والانف داخل في الجبهة لان عظمهما واحد وهذه الصفة المذكورة هي الكمال. حلبي كبير ص: ۲۸۴. فرائض الصلاة الخامسة السجدة. ط. سهيل اكيدمي لاهور.

(۲) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين. مشكوة، ص: ۵۸، ط: قديمي.

(قوله وان وجب الخ) صفة مبتلغة على مفهوم قوله كل مكلف كانه قال ولا يفترض على غير المكلف وان وجب اى على الولي ضرب ابن عشر وذلك ليتخلق بفعلها ويعتاده لا افتراضها. اه. (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بان ان الصبي ينبغي ان يؤمر بجميع المامورات وينهى عن جميع المنهيات. اقول: وقد صرح في احكام الصغار بانه يؤمر بالغسل اذا جامع، وباعادة ما صلاه بلا وضوء الخ. شامي: ۱/ ۳۵۲. كتاب الصلاة ط: سعيد، و ۲/ ۹۰۳، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد. ط: سعيد كراچي.

نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

لہٰذا اگر ساڑھی پہننے کے بعد پورا بدن ڈھکا ہوا ہو تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہوگا اور اگر ساڑھی پہننے کے بعد پیٹ، پیٹھ وغیرہ کھلے ہوئے ہوں تو نماز نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ ساڑھی اس طرح پہننا کہ پیٹ یا پیٹھ کا کچھ حصہ نظر آئے ناجائز اور حرام ہے، عورتوں کا پیٹ اور پیٹھ دونوں ستر میں داخل ہیں، اور ستر چھپانا فرض ہے اور اس کی خلاف ورزی حرام ہے۔(۲)

سانپ مارنا

اگر نمازی نے نماز کے دوران سانپ مار دیا اور اس میں عمل کثیر کیا یعنی تین سے زیادہ ضربیں لگائیں، یا قبلہ کی طرف اتنا چلا کہ سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ گیا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہوگئی ورنہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر سانپ سے کاٹنے کا ڈر ہو تو نماز میں عمل قلیل سے مارنا بلا کراہت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے، اگر کاٹنے کے خوف کی حالت میں عمل قلیل سے مارنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ دینا چاہئے، سجدہ کی جگہ سے تجاوز کرنے کی صورت میں نماز فاسد ہونے کا حکم منفرد کے لئے ہے، اگر مقتدی سامنے کی دو صفوں تک چلا گیا تو نماز فاسد ہوگی، اور امام کی نماز اس صورت میں فاسد ہوگی جب اس سے اور اس

(۱، ۲) الدر مع الرد ... (و) الشرط ... (ستر عورته) ... ولو ... [illegible]
... والمسحور ... ولو ... [illegible] ... والنكس
والتقبيل ... الدر مع الرد ... [illegible] ... مطلب في ستر العورة، ط: سعید کراچی۔

حرج لاحق ہونے سے بچانا ہے، پس ساڑھی سے مذکورہ حصہ ڈھک جائے ... ساڑھی کو ہندوانہ تہذیب سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ بعض ملک میں مسلمان عورتوں کا عام لباس ساڑھی ہے، جس طرح بعض علاقے میں ہندو عورتیں بھی پہنتی ہیں، اس لئے ساڑھی اور پاجامہ مسلم اور غیر مسلم عورتوں کا مشترک لباس ہے۔

سے پچھلی صف کے درمیانی فاصلے سے زیادہ آگے بڑھ جائے۔(۱)

سایۂ اصلی

۱..... "سایۂ اصلی" وہ سایہ جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے، یہ ہر شہر کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی میں بڑا ہوتا ہے کسی میں چھوٹا اور کہیں بالکل نہیں ہوتا جیسے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بالکل نہیں ہوتا۔(۲)

۲..... سایۂ اصلی پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین پر گاڑ دیں تو جب تک سایہ کم ہوتا رہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے، کچھ کچھ وقفہ کے بعد مثلاً پانچ پانچ منٹ کے بعد نشان لگاتے رہیں، جب سایہ گھٹنا رک جائے، اور

---

(۱) (لا) يكره (قتل حية او عقرب) ان خاف الاذى ..... (مطلقا) ولو بعمل كثير على الاظهر لكن صحح الحلبي الفساد. وفي الشامية: (قوله لكن صحح الحلبي الفساد) حيث قال تبعا لابن الهمام فالحق فيما يظهر هو الفساد والامر بالقتل لا يستلزم صحة الصلاة مع وجوده كما في صلاة الخوف، بل الامر في مثله لإباحة مباشرته وان كان مفسد الصلاة آه. ونقل كلام ابن الهمام في الحلية والبحر والنهر وأقروه عليه وقالوا: ان ماذكره السرخسي رده في النهاية بانه مخالف لما عليه عامة رواة شروح الجامع الصغير ومبسوط شيخ الاسلام من ان الكثير لا يباح. شامي: ۱/ ۶۵۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي. (ولا بأس بقتل الحية والعقرب) في الصلاة ..... (اذا لم يحتج الى المشي) الكثير كثلاث خطوات متواليات (ولا الى المعالجة الكثيرة كثلاث ضربات متواليات (فاما اذا احتاج) الى ذلك (فمشى وعالج تفسد) صلاته كما لو قاتل انسانا في صلاته لانه عمل كثير الخ حلبي كبير ص: ۳۵۳، كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور. قاضي خان على هامش الهنديه: ۱/ ۱۲۸، فصل فيما يفسد ط: رشيديه كوئته.

(۲) (سوى فيء) يكون للاشياء قبيل (الزوال) (ويختلف باختلاف الزمان والمكان) الدر المختار، وفي الشامية (قوله ويختلف باختلاف الزمان والمكان) اى طولا وقصرا وانعداما بالكلية كما وضحه. شامي: ۱/ ۳۶۰، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعيد كراچي.

بھی بڑھنا شروع نہ ہو تو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، اس وقت اس سایہ کے سرے پر ایک نشانی بنادیں، اس نشانی سے گاڑی ہوئی لکڑی کی جڑ تک جس قدر سایہ ہے وہ ''سایہ اصلی'' ہے اس کو ''استوا'' بھی کہتے ہیں اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوجائے تو معلوم ہوا کہ اب سورج کا زوال ہوگیا پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے، اور بڑھتے بڑھتے سایہ اصلی کے علاوہ اس لکڑی کی لمبائی کے برابر ہوجائے تو ایک مثل ہوگیا، اور جب لکڑی کی لمبائی سے دوگنا ہوجائے تو دو مثل ہوگیا، مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور ٹھیک زوال کے وقت چار انچ باقی رہ گیا تھا تو چار انچ سایہ اصلی ہے اور جب سایہ کی لمبائی ایک ہاتھ چار انچ ہوجائے تو یہ ایک مثل ہے اور جب دو ہاتھ چار انچ ہوجائے تو یہ دو مثل ہے۔ (۱)

سایۂ مثل

''اللہ کے سایہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سبب

نماز فرض ہونے کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کے انعامات و مہربانی کا مسلسل نازل ہونا ہے، ان کا شکر ادا کرنا شریعت اور عقل کے اعتبار سے بندہ پر واجب ہے، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ''اقیموا الصلاۃ'' (نماز قائم کرو)۔

اور ظاہری سبب وقت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ان الصلاۃ کانت علی

---

(۱) (قوله ولو لم يجد ما يغرزه) أشار إلى أنه إن وجد خشبة يغرزها في الأرض قبل الزوال، وينتظر الظل ما دام متراجعا إلى الخشبة، فإذا أخذ في الزيادة حفظ الظل الذي قبلها فهو ظل الزوال ...... (قوله اعتبر بقامته) أي بأن يقف مستويا في أرض مستوية حاسرا عن رأسه خالعا نعليه مستقبلا للشمس أو لظله ويحفظ ظل الزوال كما مر ثم يقف في آخر الوقت ويأمر من يعلم له علامة منتهى ظله فإذا بلغ الظل طول القامة مرتين أو مرة سوى ظل الزوال فقد خرج وقت الظهر ودخل وقت العصر. شامي: ۱/ ۳۶۰، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچي

المؤمنين كتابا موقوتا. (بے شک نماز مومنوں پر اپنے وقتوں میں فرض کی گئی ہے)۔

اور وقت کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اس وقت وہ نماز ہر عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہوتی ہے، وقت داخل ہونے سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔

اور وقت کے بار بار آنے سے بار بار فرض ہوتی ہے، اور یہ سبب ہونے کی علامت ہے۔

اگر وقت داخل ہوتے ہی پہلے جزء میں نماز ادا کرلی تو وقت کا پہلا جزء نماز فرض ہونے کا سبب ہوگا اور اگر پہلے جزء میں نماز ادا نہیں کی گئی تو وقت کے اندر اندر جس جزء میں نماز ادا کی جائے گی وہی جزء نماز کا سبب ہوگا، اور کسی بھی جزء میں ادا کرنے سے ادا ہوجائے گی، اور نماز ادا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر کسی کو تنگ وقت ملا کہ صرف نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہے تو وہ نماز اس پر فرض ہوگی، مثلاً کافر یا مرتد مسلمان ہوا، یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون ٹھیک ہوا یا بے ہوش آدمی ہوش میں آیا، یا عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی، تو اگر نیت باندھنے کی مقدار وقت باقی ہے تو وہ نماز اس پر واجب ہوجائے گی، اور اگر نیت یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار بھی وقت نہیں تھا تو وہ نماز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) (وسببها) أي سبب افتراضها (ترادف النعم) ثم الخطاب ثم الوقت أي الجزء الأول منه إن اتصل به الأداء وإلا فما أي جزء من الوقت يتصل به الأداء (وإلا) يتصل الأداء بجزء (فالسببية) هو الجزء الأخير ولو ناقصا حتى تجب على مجنون ومغمى عليه أفاقا، وحائض ونفساء طهرتا وصبي بلغ، ومرتد أسلم وإن صلياه في أول الوقت. الدر المختار. (قوله وسببها ترادف النعم) يعني أن سبب الصلاة الحقيقي هو ترادف النعم على العبد لأن شكر المنعم واجب شرعا وعقلا ولما كانت النعم واقعة في الوقت جعل الوقت سببا بجعل الله تعالى وحقا به حيث جعله سببا للوجوب كقوله تعالى: أقم الصلاة لدلوك الشمس. فكان الوقت هو السبب الظاهر، وتمام تحقيق هذه المسألة في المطولات الأصولية. الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی۔ حلبی کبیر ص: ۲۲۰، فروع في شرح الطحاوي، الشرط الخامس، ط: سهيل اكيڈمی۔

"سبحان اللہ" کہنا

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر "سبحان اللہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا

جو شخص "سبحان ربی العظیم" کے الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کر سکتا وہ تلفظ صحیح ہونے تک "سبحان ربی الکریم" پڑھ سکتا ہے۔(۲)

ستر

بدن کا وہ حصہ جو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے اس کو "ستر" کہتے ہیں۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے، یعنی ناف گھٹنے اور ان دونوں کے درمیان کے حصے کو چھپانا ضروری ہے۔(۳) عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی

---

(۱) (ولو أجاب) المصلي (من قال مع الله إله) (لا إله إلا الله) أو أخبر المصلي (بما يسره فقال) (الحمد لله) (أو بما يعجبه فقال) جوابا للمخبر بما يعجبه (سبحان الله)... تفسد صلاته. حلبي كبير ص: ۴۳۸ مفسدات الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاہور. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد. البحر ۲/ ۔ باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيه. ط: سعيد كراچی.

(۲) (وسنة) السنة في تسبيح الركوع "سبحان ربي العظيم" إلا إن كان لا يحسن الظاء فيبدل به "الكريم" لئلا يجري على لسانه العزيم فتفسد به الصلاة كذا في شرح درر البحار فليحفظ فإن العامة عنه غافلون حيث يأتون بدل الظاء بزاي مفخمة. شامی: ۱/ ۴۹۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي. ط: سعيد كراچی.

(۳) العورة للرجل من تحت السرة حتى تجاوز ركبتيه. عالمگیری: ۱/ ۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة. ط: رشيديہ کوئٹہ.

شامی: ۱/ ۴۰۴، باب شروط الصلوة، مطلب في ستر العورة ط: سعيد، البحر ۱/ ۲۶۹، باب شروط الصلوة، ط: سعيد

پورا جسم ستر ہے۔(۱)

ستر بچوں کا

اس کا حکم عورت کے عنوان کو دیکھیں۔

ستر پر نظر پڑ جائے

اگر نماز کے دوران کسی شخص کے جسم کے ستر پر نظر پڑ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

ستر خود دیکھ لیا

اگر کسی نے نماز کے دوران اپنا ستر (یعنی جسم کا وہ حصہ جس کو دوسروں سے چھپانا ضروری ہے) خود دیکھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن نماز کے دوران اپنا ستر خود دیکھنا مکروہ ہے اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۳)

(۱) بدن الحرة عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها. عالمگیری ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة ط: رشیدیہ کوئٹہ. شامی ۱/۴۰۳، باب شروط الصلوة، مطلب في ستر العورة، ط: سعید کراچی.

(۲) ولو نظر إلى فرج المطلقة طلاقا رجعيا عن شهوة يصير مراجعا ولا تفسد صلاته في رواية هو المختار كذا في الخلاصة. هندية: ۱/۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۳) فإذا صلى في قميص بغير إزار وكان لو نظر رأى عورته من زيقه فعند عامة المشايخ لا تفسد وهو الصحيح. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة ط: رشیدیہ کوئٹہ.

والمراد بستر العورة ستر عن غيره لا عن نفسه حتى لو رأى فرجه من زيقه أو كان بحيث لو نظر إليه لرآه فإنها صحيحة عند العامة وهو الصحيح كما في المحيط وغيره. البحر: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. ولا يجمع بينهما إذا كان المصلي هو الذي بحيث لو نظر لرأى عورة نفسه لقول أبي حنيفة وأبي يوسف بعدم الفساد الذي يسمى الكراهة دون الفساد لترك الواجب دون الشرط وقولهما لا تفسد صلاته لا ينافي الكراهة فكان هذا هو المختار. منحة الخالق على هامش البحر ۱/۲۶۹، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچی.

ستر دیکھنا

نماز کے دوران اپنا ستر دیکھنا مکروہ ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

ستر کھل گیا

☆...... بدن کا وہ حصہ جس کو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے، اس کو "ستر" کہتے ہیں۔(۲)

☆ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی ستر کا حصہ کھلا ہوا ہو، اور اسی حالت میں نماز شروع کردی تو نماز کی نیت اور نماز صحیح نہیں ہوگی، ستر کے حصے کو چھپا کر دوبارہ نیت باندھ کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، ورنہ فرض ادا نہ ہوگا۔(۳)

☆... نماز کے دوران ستر یعنی بدن کا وہ حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے، وہ اگر عمل کے بغیر کسی وجہ سے خود بخود ایک چوتھائی کی مقدار کھل جائے، اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار (تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار) کھلا رہے تو نماز فاسد ہوجائے گی، مثلاً ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہٹ گیا اور ستر کھل گیا اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) قال علماء اللغة: سميت العورة عورة لقبح ظهورها ولغض الأبصار عنها مأخوذة من العور وهو النقص والعيب والقبح ومنه عور العين والكلمة العوراء القبيحة، فهي ما يستر به. البحر: ١/٢٦٨، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) والمنع من هذا التفصيل في الانكشاف الحادث في أثناء الصلاة، أما المقارن لابتدائها فإنه يمنع انعقادها مطلقاً اتفاقاً بعد أن يكون المكشوف ربع العضو. رد المحتار: ١/٤٠٨، كتاب الصلاة باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد كراچی.

ہوگا۔(۱)

☆ اگر نماز کے دوران ستر کا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نماز پڑھنے والے کے اپنے عمل سے کھل گیا تو نماز فوراً فاسد ہو جائے گی، اس صورت میں نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار کھلا رہنا ضروری نہیں، کھولتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆ اگر نماز میں ستر کھل جائے اور فوراً چھپا لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

☆ کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی اس میں کوئی فرق نہیں اور کم عمر بچے سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچے کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ چار سال کے بعد جب تک دیکھنے سے برا خیال پیدا نہ ہو،

(۱) وإن أدى ركنا مع الانكشاف فسدت إجماعا وإن لم يؤده لكن مكث قدر ما يمكنه الأداء فسدت عندهما. (الهندية: ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه)

انظر الحاشية الآتية رقم ۳.

(۲) ولو انكشف عورته فسترها في الحال ... فسدت صلاته قبل ذلك ... (خلاصة على هامش الهندية: ۱/۱۳۰، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۴۰۸، كتاب الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي) انظر إلى الحاشية التالية.

(۳) وإن انكشف عضو هو عورة في الصلاة فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا يفسد صلاته لأن الانكشاف الكثير في الزمن القليل عفو كالانكشاف القليل في الزمن الكثير وإن أدى معه أي مع الانكشاف ركنا كالقيام أو الركوع أو غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وإن لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما يؤدى فيه ركنا بسنة وذلك مقدار ثلاث تسبيحات ولم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند أبي يوسف خلافا لمحمد ... والمختار قول أبي يوسف في الجميع للاحتياط وهذا كله إذا كان بغير صنعه كما ذكر، أما إذا حصل شيء من ذلك بصنعه فإن الصلاة تفسد في الحال، فإن في القنية انكشف عورته في الصلاة بفعله تفسد في الحال عندهم. (حلبي كبير ص: ۲۰۵-۲۱۶، الشرط الثالث، فصل في ... ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

تب تک بچے کا ستر صرف اس کے آگے اور پیچھے کی شرمگاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کے دیکھنے سے برا خیال پیدا ہوتا ہے، تو اس کا ستر نماز میں اور نماز سے باہر بالغ مرد یا عورت کی مانند ہے۔(۱)

سترہ

☆......"سترہ" اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کرنے کے لئے اپنے سامنے لگائے یا آگے کھڑا کرلے، خواہ وہ لکڑی ہو، یا کوئی ستون ہو، یا دیوار اور پردہ وغیرہ ہو۔(۲)

☆......سترہ کھڑا کرنا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) واما حد العــــورة من الصغر فمفصلة في المذاهب وفي الحاشية: الحنفية قالوا: لا عورة للصغير ذكرا كان او انثى وحددوا ذلك بأربع سنين فما دونها فيباح النظر الى بدنه ومسه، ثم مادام لم يشته فعورته القبل والدبر، فان بلغ حد الشهوة فعورته كعورة البالغ، ذكراً او انثى في الصـــلاة وخارجها. الفقه على المذاهب الاربعة: ١/١٩٣، كتاب الصلاة، سترة العورة خارج الصلوة، ط: دار الفكر بيروت. وفي الظهيرية: الصغيرة جدا لا تكون عورة ولا بأس بالنظر اليها ومسها، وفي السراج الوهاج واما عورة الصبي والصبية فما دام لم يشتهيا فالقبل والدبر ثم يتغلظ بعد ذلك الى عشر سنين ثم يكون كعورة البالغين لان ذلك زمان يمكن بلوغ المرأة فيه. البحر: ١/٢٧٠، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچي.

واعلم انه لا ملازمة بين كونه ليس بعورة وجواز النظر اليه فحل النظر منوط بعدم خشية الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر الى وجهها ووجه الامرد اذا شك في الشهوة ولا عورة. البحر: ١/٢٧٠، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي.

(۲) السترة هي ما يغـــرز وينصـــب امام المصلي من سوط او عكازة او غير ذلك بقدر ذراع وغلظ اصبع. مجموعه قواعد الفقه، ص: ٣١٩. ط: مير محمد كتب خانه.

(۳) (ويغرز) ندبا بدائع (الامام) وكذا المنفرد (في الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع) طولا (وغلظ اصبع) الخ. الدر المختار. وفي الشامية (قوله ندبا) لحديث "اذا صلى احدكم فليصل الى سترة ولا يدع احدا يمر بين يديه" رواه الحاكم واحمد وغيرهما، وصرح في المنية بكراهة تركها، وهي تنزيهية. الخ شامي: ١/٦٣٦، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ "تعالى جد" بدون الف لا تفسد. ط: سعيد كراچي.

☆.... اگر نمازی کے آگے "سترہ" کی جگہ پر چادر یا چھتری کھڑی ہے تو وہ بھی کافی ہے لکڑی کی خصوصیت نہیں۔(۱)

سترہ کا راز

نماز میں سترہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے، اور اس کی تعظیم واجب ہے، چونکہ نمازی کی اس حالت کے ساتھ تشبیہ مراد ہے جو غلام کی اپنے مولا کے سامنے سکون اور خاموشی کے ساتھ خدمت کے لئے کھڑے ہوتے وقت ہوا کرتی ہے، اس واسطے نماز کی ایک تعظیم یہ مقرر کی گئی ہے کہ گذرنے والا نمازی کے سامنے ہو کر نہ گذرے کیونکہ آقا اور اس کے غلاموں کے درمیان سے جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں گذرنا سخت بے ادبی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان احدکم اذا قام فی الصلاۃ فانما یناجی ربہ بینہ وبین القبلۃ (ترجمہ: تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے جو اسکے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔)

نیز نمازی کے سامنے گذرنے سے اس کا دل اکثر ہٹ جاتا ہے، اسی واسطے نمازی کو حق ہے کہ آگے گذرنے والے کو ہٹا دے، پس ان دونوں حکمتوں کی وجہ سے "سترہ" مقرر کیا گیا ہے تاکہ "سترہ" کے باہر سے گذرنے میں ان دونوں خرابیوں سے حفاظت میں رہے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال بمن مر وراء ذالک (ترجمہ: تم میں سے جب کوئی اپنے سامنے کجاوے کے پٹھے کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر وہ نماز

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

پڑھتا رہے اور اس کے آگے سے کوئی گذرے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے)۔

اس میں راز یہ ہے کہ مطلق گذرنے سے منع کرنے میں بہت بڑا حرج ہوتا ہے اسی وجہ سے آپ نے ''سترہ'' کھڑا کرنے کا حکم دیا تاکہ ظاہری طور پر نمازی کی زمین دوسری زمین سے الگ ہو جائے۔ اور اس کے الگ ہونے کے سبب سے ''سترہ'' کے پاس سے گذرنا بھی طبعاً ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے دور سے گذرنا۔ (احکام اسلام ص ۷۳)(۱)

سترہ کھڑا کرنے کا مقصد

''سترہ'' کھڑا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ سجدہ کی جگہ الگ تھلگ اور ممتاز ہو جائے، اور جس شخص کو نمازی کے سامنے سے گذرنا ہو اس کو نمازی کے آگے

---

(١) قال: السر في ذلك أن الصلاة من شعائر الله يجب تعظيمها، ولما كان المنظور في الصلاة التشبه بقيام العبيد بخدمة مواليهم ووقوفهم بين أيديهم كان من تعظيمها أن لا يمر المار بين يدي المصلي، فإن المرور بين السيد وعبيده القائمين إليه سوء أدب، وهو قوله صلى الله عليه وسلم "إن أحدكم إذا قام في الصلاة فإنما يناجي ربه وإن ربه بينه وبين القبلة" الحديث، وضم مع ذلك أن المرور ربما يؤدي إلى تشويش قلب المصلي ولذلك كان له حق في درئه وهو قوله صلى الله عليه وسلم "فليقاتله فإنه شيطان" وقوله صلى الله عليه وسلم "تقطع الصلاة المرأة والحمار والكلب الأسود". أقول: معنى هذا الحديث أن من شروط صحة الصلاة خلو مساحتها عن المرأة والحمار والكلب، والسر فيه أن المقصود من الصلاة هو المناجاة والمواجهة مع رب العالمين، والاختلاط بالنساء والقرب منهن والصحبة معهن مظنة الالتفات إلى ما هو ضد هذه الحالة، والكلب شيطان كما ذكرنا لا سيما الأسود فإنه أقرب إلى فساد المزاج وداء الكلب، والحمار أيضاً بمنزلة الشيطان لأنه كثيراً ما يصاحب من ظهر إلى بني آدم وينتشر ذكره فتكون رؤية ذلك مخيلة مما هو بصدده...... وقوله صلى الله عليه وسلم "إذا وضع أحدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال من وراء ذلك" أقول: لما كان في ترك المرور حرج ظاهر أمر بنصب السترة لتتميز ساحة الصلاة بادي الرأي فيلحق بالمرور من بعد.
حجة الله البالغة: ٢/٣، السترة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي، و: ٢/٤ ٢، ط: قديمي.

سے گذرنے کا گناہ نہ ہو۔(۱)

سترہ کی ضرورت

سترہ کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں نماز کھلی اور بے آڑ جگہ پڑھی جائے۔ اگر مسجد میں نماز پڑھنی ہے یا ایسے مقام میں نماز پڑھنی ہے جہاں لوگوں کو نمازیوں کے سامنے سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو تو وہاں سترہ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

سترہ کی کیفیت

''سترہ'' کی لمبائی ایک ہاتھ سے کم نہیں ہونی چاہئے، اور اس کی موٹائی کم سے کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۳)

---

(۱) (ویکره المرور بین یدی المصلی) (اذا لم یکن عنده) ای عند المصلی (حائل) یحول بینه وبین المار (نحو السترة) ای العصا المرکوزة امامه (او الاسطوانة) بضم الهمزة والطاء وهی العمود معرب استون (او نحوهما) من شجرة او آدمی او دابة او غیر ذلک فانه لا یکره المرور بین یدی المصلی اذا کان من وراء الحائل، ثم انما یکره المرور بین یدیه عند عدم الحائل اذا کان فی موضع سجوده فی الاصح قاله فی الکافی لان من قدمه الی موضع سجوده هو موضع صلوته ومنهم من قدره بثلاثة اذرع ومنهم بخمسة ومنهم باربعین ومنهم بمقدار صفین او ثلاثة وفی النهایة الاصح انه ان کان بحال لو صلی صلوة الخاشعین بان یکون بصره حال قیامه الی موضع سجوده لا یقع بصره علی المار لا یکره: حلبی کبیر ص: ۳۶۶، ۳۶۷، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور۔

(۲) ولو عدم المرور والطریق جاز ترکها، الدر المختار. وفی الشامیة (قوله ولو عدم المرور الخ) ای لو صلی فی مکان لا یمر فیه احد ولم تواجه الطریق لا یکره ترکها، لان اتخاذها للحجاب عن المار قال فی البحر عن الحلبة: ویظهر ان الاولی اتخاذها فی هذا الحال وان لم یکره الترک لمقصود آخر، وهو کف بصره عما وراءها وجمع خاطره بربط الخیال. شامی: ۶۳۸/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۳) سترة بقدر ذراع طولا وغلظ اصبع. الدر مع الرد: ۶۳۷/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی۔

ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا

بلاضرورت ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر جماعت کی نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور جماعت کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور اگر دو ستونوں کے درمیان ایک سے زائد افراد کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو پھر (مسجد کے بقیہ حصہ میں) جگہ کی تنگی کی صورت میں چند افراد کے (ستونوں کے درمیان) کھڑے ہو کر جماعت کی نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا

"ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدوں کے درمیان سیدھا ہو کر بیٹھے

پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے سے پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جانا ضروری ہے

---

(۱) والاصح ما روی عن ابی حنیفۃ انہ قال: اکرہ ان یقوم بین الساریتین او فی زاویۃ او فی ناحیۃ المسجد او الی ساریۃ لانہ خلاف عمل الامۃ ،قال علیہ الصلاۃ والسلام "توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتی استوی جانباہ یقوم عن یمین الامام ان امکنہ ،وان وجد فی الصف فرجۃ سدھا والا انتظر حتی یجیء آخر فیقفان خلفہ،الخ. شامی: ۱/ ۵۶۸ ،(قولہ ویقف وسطا) باب الامامۃ، مطلب ھل الاساءۃ دون الکراھۃ او افحش منھا؟ والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروہ لانہ صف فی حق کل فریق،مبسوط : ۲/ ۳۵،باب صلاۃ الجمعۃ، ط:دار المعرفۃ بیروت.

ورنہ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ

☆......اللہ کے آگے سجدہ کرنا یہ بھی آسمان وزمین کے خالق مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے اور جو نمازی اپنے خالق کے آگے سربسجود ہوکر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے وہ اپنے پروردگار کی بندگی کا اظہار کرتا ہے، لہٰذا اس کا دل بندگی کی بے چارگی اور خالق اور پروردگار عالم کی عظمت سے آگاہ ہوتا ہے، اور اس سے اس کے دل میں اللہ کا ڈر، خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے، اور اس کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ گناہ اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہتا ہے۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود ،وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال. الدر المختار. وفي الشامية: (قوله على ما اختاره الكمال) قال في البحر: ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة في الاربعة اى في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة، ووجوب نفس الرفع من الركوع والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر في حديث المسئ صلاته ،ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا في المحيط ،فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك ،لان الكلام فيهما واحد، والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج، حتى قال انه الصواب ،والله الموفق للصواب، اه. شامي: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة ،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد. ط: سعيد كراجى.

(۲) وان في وضع الوجه على الارض حكمة بالغة لانه اشرف اعضاء الانسان وهو مشتق من الوجاهة ، وبوضعه على الارض يظهر المرء ذله وخضوعه الى مولاه ويصرف قلبه عن الوجاهة الدنيوية ليكون عند الله وجيها اذ التذلل اليه عزة والخضوع له شرف و فخار وفيه معنى لارغام الانف التى هى مقر الكبر والعظمة بوضعها على الرغام اذ لا لها ، لان الرغام وهو التراب اخس شئ فكان الانسان يقول اى يا رب وضعت اشرف عضو من جسمى وهو الوجه على اخس شئ وانا واقف بين يديك لعلمى انك رب الارباب وكل ما سواك عبد لك ذليل لعزتك طالب لرحمتك خاضع لسلطانك . وان في السجود حكمة بالغة، وهى ان الانسان اذا داوم على السجود في الصلوات الخمس كان دائما قريبا من ربه الذى يقول: (واسجد واقترب) واذا كان الانسان باقترابه من العظماء واصحاب الجاه يكتسب رفعة شان وعظم جاه فكيف يكون جاهه ورفعة قدره لو اقترب من خالقه ورازقه؟ وبهذا تكون النفس عالية نزيهة عن ان تاتى الصغائر من الذنوب فضلا عن الكبائر ولا تدنس الذنوب لان تدنيسها يسبب بعدها من الله جل جلاله وعظم سلطانه ، الخ. حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۱۱۶ ، حكمة هيئة ال...[illegible] ، ط: الفارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل.

☆ ... نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

☆ ... سجدہ میں ایک گھٹنا، اور ایک پیر کی انگلی اور پیشانی کا زمین پر رکھنا، اور کسی تکلیف کی وجہ سے پیشانی رکھنا مشکل ہو تو ناک رکھنا بھی کافی ہے، اور اگر ناک بھی نہیں رکھ سکتا ہے تو اشارے سے سجدہ کرے۔(۲)

☆ سجدہ میں پورے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پیر اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنا سنت ہے۔(۳)

☆ ... دونوں سجدے یکے بعد دیگرے ترتیب سے کرنا واجب ہیں، اگر صرف

---

(۱) والمراد من السجود السجدتان لأنه ثبت بالكتاب والسنة والإجماع. البحر: ۱/ ۲۹۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۴۳، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچي.

(۲) (والخامسة) من الفرائض (السجدة) وهي فريضة تتأدى (بوضع الجبهة على الأرض أو ما يتصل بها) (ويوضع الجبهة والأنف والقدمين واليدين والركبتين) ثبت في الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام أمرت أن أسجد على سبعة أعظم على الجبهة واليدين والركبتين وأطراف القدمين والأنف داخل في الجبهة لأن عظمهما واحد (وهذه الصفة المذكورة هي الكمال) (وإن وضع جبهته دون أنفه جاز سجوده) (بالإجماع) (ولكن) إن كان ذلك من غير عذر) يكره (بل) (إذا عرض العذر المانع من لزوم السجود على الجبهة وعلى الأنف) يومي) الخ. حلبي كبير، ص: ۲۸۴، ۲۸۶، المسائل السجدة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. الهندية: ۱/ ۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ومن شرط صحة السجود وضع إحدى اليدين وإحدى الركبتين في التصحيح. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۳۲، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچي. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۸، ۵۰۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۳) السنة في السجود أن يسجد على الجبهة والأنف واليدين والركبتين والقدمين. تاتارخانية: ۱/ ۵۰۹، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن.

ایک سجدہ کیا اور کھڑا ہو گیا پھر واپس آ کر دوسرا سجدہ کیا یا بعد والی رکعت میں دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کیے تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ سجدہ میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

سجدہ اطمینان سے کرنا

سجدہ سنت طریقے کے مطابق اطمینان سے کرنا چاہیے۔(۳)

سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا

اگر جماعت کی نماز میں امام نے سجدہ کر لیا، اور مقتدی نے سجدہ نہیں کیا مثلاً امام کی آواز نہیں آئی، بجلی منقطع ہو گئی وغیرہ، تو معلوم ہوتے ہی مقتدی خود سجدہ کرلے، پھر امام

---

(١) (قوله في السجدة) والمراد منها السجدة الثانية من كل ركعة، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب. قال في شرح المنية: حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام أو ركوع أو سجود فإنه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام أو ركوع أو سجود، بل يلزمه سجود السهو فقط الخ. شامي: ١/٤٦٢، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی. ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه إعادة ما قبلها الخ. هندية: ١/١٢٧، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر: ١/٢٩٩، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(٢، ٣) ويسبح فيه ثلاثا كما مر (قوله كما مر) أي نظير ما مر في تسبيح الركوع من أن أقله ثلاث، وأنه لو تركه أو نقصه كره تنزيها. شامي: ١/٥٠٣، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی. و: ١/٤٦٧، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(والتعديل الأركان) أي تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود. الدر مع الرد: ١/٤٦٤، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی.

کے ساتھ شامل ہو جائے تو نماز ہو جائے گی، آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر مقتدی نے خود سجدہ نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ اور ٹیلی پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی (186282) میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدے کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار روشنی کی رفتار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیال پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین (Earth) میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل (Force Of Gravity) سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق خالق کائنات سے ہو جاتا ہے۔ روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آ جاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں

---

(۱) وبعدما سبقه ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما نام فيه بلا قراءة (الدر مع الرد: ۱/۵۹۴) (قوله ثم ما سبق به بها) اي ثم صلى اللاحق ما سبق به بقراءة ان كان مسبوقا ايضا بان اقتدى في اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحكمه انه يصلي اذا استيقظ مثلا ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرك ثم يقضي ما فاته الخ (شامي: ۱/۵۹۴، باب الامامة مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو تركها عامدا يكره اشد الكراهة ويلزمه ان يعيد الصلاة (حلبي كبير ص: ۴۵۵، واجبات الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملاتا ہوا سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آ جاتا ہے وہ دماغ کو تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقالِ خیال (Telepathy) کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔ (بحوالہ نماز خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۸)

سجدہ اور سائنس

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Arrries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain) دماغی اعصاب (Brain Nerves) آنکھوں (Eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دورانیہ اور بہاؤ (B.ood-circulation] متوازن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۷)

سجدہ اونچی چیز پر کرنا

اگر کوئی شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا ہے تو اس صورت میں کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھ دی جائے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔ (۱)

---

(۱) (ولو كان موضع السجود أرفع) أي أعلى (من موضع القدمين) إن كان ارتفاعه مقدار لبنتين منصوبتين جاز السجود عليه (وإلا) أي وإن لم يكن ارتفاعه مقدار لبنتين بل كان أزيد (فلا) يجوز السجود (والمراد باللبنة في قوله مقدار لبنتين لبنة بخاري وهي ربع ذراع) عرض ست أصابع فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع ثنتي عشرة أصبعا الخ. حلبي كبير ص: ۲۸۴، التعمق السادسة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۲، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا

☆.....اگر کسی نے کسی رکعت میں ایک سجدہ کیا، اور دوسرا سجدہ بھول گیا، اور دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آ گیا، تو اس سجدہ کو فوراً ادا کرے، پھر بیٹھ کر التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر اس کے بعد بیٹھ کر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اس سجدہ کو ادا کر کے پھر التحیات پڑھے اور سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆.....اور اگر نماز میں سجدہ کے بارے میں یاد نہیں آیا اور سلام پھیر دیا، اور

---

(۱) (قوله ورعاية الترتيب في فعل مكرر) احترز به عن رعايته في المكرر كالركوع والسجدة حتى لو ترك السجدة الثانية وقام إلى الركعة الثانية لا تفسد صلاته الخ. البحر: ۱/۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(قوله كالسجدة)..... والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب، قال في شرح المنية: حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام أو ركوع أو سجود فإنه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام أو ركوع أو سجود، بل يلزمه سجود السهو فقط. شامي: ۱/۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ايضاً.

سلام کے بعد یاد آیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ پشت پر کرنا

عیدین، جمعہ وغیرہ کے موقع پر ہجوم اور بھیڑ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی پشت پر بھی سجدہ کرسکتے ہیں، اور اگر جگہ ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس سے عام آدمی پریشانی میں مبتلا ہوجائیں گے۔(۲)

سجدہ تکیہ پر کرنا

"تکیہ پر سجدہ کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا

تراویح وغیرہ میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے، اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھے کیونکہ خیر القرون اور سلف صالحین سے

---

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالى "اركعوا واسجدوا" وللإجماع على فرضيتهما وركنيتهما ..... والمراد من السجود السجدتان، ففرضيته ثابتة بالكتاب والسنة والإجماع وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والإجماع وهو أمر تعبدي لم يعقل له معنى على قول أكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء. (البحر: ۱/ ۲۹۳، باب صفة الصلاة. شامي: ۱/ ۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۲۹ باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچي. وفي الولوالجية: الأصل في هذا أن المتروك ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب، ففي الأول إن أمكنه التدارك بالقضاء يقضي وإلا فسدت صلاته. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. شامي [illegible]، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي)

(۲) (وإن سجد للزحام على ظهر) هل هو قيد احترازي لم أره (مصل صلاته) التي هو فيها (جاز) للضرورة (وإن لم يصلها) بل صلى غيرها أو لم يصل أصلا أو كان فرجة (لا) يصح. (الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فروع في الصلاة، ط: سعيد. فتح القدير، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة: ۱/ ۳۲۲، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۲۸۹، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الخامس السجدة. بحر ص: ۳۳۵، ط: نعمانيه كوئٹه)

اعلان کرنا ثابت نہیں۔(۱)

سجدۂ تلاوت کب کرے

''آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا

جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے، اس رکعت میں سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا تو دوسری اور تیسری رکعت میں جب بھی یاد آجائے سجدہ کرلے، اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۲)

سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدۂ تلاوت باقی رہ گئے، اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدۂ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرے، ادا ہوجائے گا۔ اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ استغفار بھی کرے۔(۳)

سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے

امام صاحب نے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو کر اگلی آیت کی جگہ

(۱) الضرورات تبیح المحظورات. فتاوی رحیمیہ: ۵/۱۰۹ ''نماز میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا صحیح نہیں'' ط: دار الاشاعت کراچی۔ الاشباہ والنظائر ص: ۸۵، القاعدة الخامسة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) والمصلی اذا نسی سجدة التلاوة فی موضعها ثم ذکرها فی الرکوع او السجود او فی القعود فانه یخر لها ساجدا ثم یعود الی ما کان فیه ویعیده استحسانا وان لم یعد جازت صلاته کذا فی الظهیریة فی فصل السهو ھندیة ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة. ط: رشیدیة کوئته. تاتارخانیة: ۱/۷۷۷.

(۳) فتاوی رحیمیہ: ۵/۱۰۴. ط: دار الاشاعت کراچی.

پڑھی آیت سجدہ دوبارہ پڑھ لی تو دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، پہلا سجدہ کافی ہوگا اور سجدۂ سہو بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

سجدۂ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا

اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یا دو تین آیت پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی، تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا(۲) اور مقتدیوں کی طرف سے سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے مقتدیوں کو بھی نیت کرنے کی ضرورت ہوگی، نیت کے بغیر ان کے ذمہ سے سجدۂ تلاوت ادا نہ ہوگا۔(۳) اور آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد مزید تین آیت پڑھنے سے فوریت ختم ہوجاتی ہے اور فوریت ختم ہونے کی صورت میں رکوع

---

(۱) ولو تلاها في ركعة فسجد ثم أعادها في تلك الركعة لا تجب ثانيا. عالمگیری ۱/۱۳۵ الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة وفيه أيضا: المصلي إذا قرأ آية السجدة في الأولى ثم أعادها في الركعة الثانية والثالثة وسجد ثانيا ومن نسي عليه أن يسجدها وهو الأصح عالمگیری ۱/۱۳۵ الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة ط. رشيدية كوئٹہ.

(۲) وتؤدى بركوع صلاة إذا كان الركوع على الفور من قراءة آية أو آيتين وكذا الثلاث على الظاهر كما في البحر، إن نواه أي كون الركوع لسجود التلاوة على الراجح. الدر المختار. وفي الشامية: قوله على الظاهر كما في البحر... وفي الإمداد الاحتياط قول شيخ الإسلام خواهر زاده بانقطاع الفور بالثلاث وقال شمس الأئمة الحلواني: لا ينقطع ما لم يقرأ أكثر من ثلاث، وقال الكمال بن الهمام: قول الحلواني هو الرواية. شامي: ۲/۱۱۱ باب سجود التلاوة ط. سعيد كراتشي.

(۳) ولو نواها في ركوعه ولم ينوها المؤتم لم تجزه. الدر المختار. قوله لم تجزه أي لم تجزئه الأداء المؤتم ولا تندرج في سجوده وإن نواها المؤتم فيه لأنه لما نواها الإمام في ركوعه تعين لها السجدة. ح عن ط وفي القهستاني: واختلفوا في أن نية الإمام كافية كما في الكافي والمؤتم لو لم ينو المقتدي لا ينوب على رأي فيسجد بعد سلام الإمام ويعيد القعدة الأخيرة كما في المنية. شامي. ۲/۱۱۲ باب سجود التلاوة. ط. سعيد كراتشي

میں سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱)

سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں

☆ ...... اگر مکروہ اوقات یعنی طلوع، غروب اور زوال کے وقت آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے، افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے۔ (۲)

☆ ...... اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان تین وقتوں کے علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتوں میں کرنا بالکل جائز نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔ (۳)

سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی

اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ والی آیت پڑھتا ہے، تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیت یا ایک لمبی آیت کے بعد سجدہ کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کر لیا ہے،

---

(۱) وقال شمس الائمة الحلوانى: لا ينقطع مالم يقرأ أكثر من ثلاث. شامى: ۲/۱۱۱، باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى.

(۲) لو تلاها فى اوقات مكروهة فسجد فى الاوقات جاز. عالمگيرى: ۱/۱۳۵، الباب الثالث عشر فى سجدة التلاوة ط: رشيدية.

(واذا تلا فيها) اى ان تلا فى وقت من الاوقات الثلاثة آية السجدة فالافضل ان لا يسجد ها" حلبى كبير. ص: ۴۳۷، الشرط الخامس فروع فى شرح الطحاوى. ط: سهيل اكيدمى لاهور.

(۳) لو تلاها فى وقت مباح فسجدها فى اوقات مكروهة لم تجز. عالمگيرى: ۱/۱۳۵، الباب الثالث عشر فى سجدة التلاوة. ط: رشيديه كوئته. تاتارخانية: ۱/۴۴۳، الفصل الحادى والعشرون فى سجدة التلاوة.

تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

سجدہ چھوٹ گیا

اگر نماز میں صرف ایک ہی سجدہ کیا اور ایک سجدہ رہ گیا، تو نماز کے اندر اندر فوت شدہ سجدہ ادا کرے اور پھر آخر میں سجدۂ سہو ادا کرلے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر نماز کے اندر اندر سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله فعلی الفور) ... فان كانت صلوية فعلى الفور، ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة أكثر من آيتين أو ثلاث (قوله ويأثم بتأخيرها الخ) لأنها وجبت بما هو من أفعال الصلاة، وهو القراءة وصارت من أجزائها فوجب أداؤها مضيقا كما في البدائع، ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذكرها بعد محلها الخ... الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۹، ۱۱۰، باب سجود التلاوة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/ ۱۱۹، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچی. بدائع: ۱/ ۱۹۱، كتاب الصلاة، فصل بيان وقت أدائها، ط: سعيد كراچی. أما لو سهوا وتذكرها ولو بعد السلام قبل أن يفعل منافيا يأتي بها ويسجد للسهو. شامی: ۲/ ۱۱۰، ۱۱۱، باب سجود التلاوة، ط: سعيد كراچی. و: ۲/ ۹۰، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) إن المتروك الذي يتعلق به سجود السهو من الفرائض والواجبات لا يخلو إما إن كان من الأفعال أو من الأذكار، ومن أي القسمين كان وجب أن يقضي إن أمكن التدارك بالقضاء وإن لم يمكن فإن كان المتروك فرضا تفسد الصلوة وإن كان واجبا لا تفسد ولكن تنتقص وتدخل في حد الكراهة، وبيان هذه الجملة أما الأفعال فإذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة قضاها وتمت صلاته الخ. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۷، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي أم لا، ط: سعيد كراچی. الرابع: رعاية الترتيب في فعل مكرر، فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر صلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب فيه الخ. البحر: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/ ۴۱۲، و: ۱/ ۴۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

سجدۂ سہو

☆……اگر نماز میں سنت یا مستحبات ترک ہو جائیں تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھولے سے یا قصداً چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆……اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب عمداً (قصداً) چھوڑ دیا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اس نماز کو از سر نو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

☆……اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب قصداً نہیں بلکہ بھولے سے چھوٹ جائے، تو نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اس کی تلافی کرنا ضروری ہے اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لئے جائیں، اور ہر سجدہ میں تین تین دفعہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اور سجدہ کے بعد پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام

---

(۱) ترک السنة لا یوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامداً غیر مستخف قوله لا یوجب فسادا ولا سهوا ای بخلاف ترک الفرض فانه یوجب الفساد وترک الواجب فانه یوجب سجود السهو. شامی: ۱/۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

انه لا یجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاة فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا (بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو بل هو مفسد ان لم یتدارک فیها. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. البحر الرائق: ۲/۹۸، باب سجود السهو ط: سعید کراچی.

(۲) (ولها واجبات) لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو إن لم یسجد له وان لم یعدها یکون فاسقا، تنویر الابصار مع الدر المختار: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. انه لا یجب السجود فی العمد وانما تجب الاعادة اذا ترک واجبا عمداً جبرا لنقصانه، البحر الرائق: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۲۶، ط: ماجدیه کوئٹه.

پھیر دیا جائے، ان سجدوں کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔(۱) اگر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت نکلنے کے بعد نہیں۔(۲)

سجدہ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر

اگر تنہا نماز پڑھنے والے سے کوئی واجب بھولنے سے چھوٹ جائے تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد سلام سواء كان من زيادة او نقصان ..... والصواب ان يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور ..... ويسلم عن يمينه كذا في الزاهدي وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخر ساجداً و يسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط، ويأتي بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح. عالمگيرى: ۱/ ۱۲۵، ط: ماجديه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۳، باب سجود السهو، فصل بيان محل السجود للسهو، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۹۲، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا، وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلوة، ط: قديمى كراچى. فظاهر كلامهم انه اذا لم يسجد فانه يأثم بترك الواجب ولترك سجود السهو، ثم اعلم ان الوجوب مقيد بما اذا كان الوقت صالحا حتى ان من عليه السهو في صلاة الصبح اذا لم يسجد حتى طلعت الشمس بعد السلام الاول سقط عنه السجود الخ. البحر: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۴۵۶، مطلب واجبات الصلوة: ۲/ ۹۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۱۲۵، الباب الثانى عشر في سجود السهو.

(۳) والمنفرد يجب ان يسجد لاجل سهوه، حلبى كبير، ص: ۴۶۶، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. فسجود السهو يجب على الامام وعلى المنفرد مقصودا لتحقق سبب الوجوب منهما وهو السهو. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۱۲۶، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه.

سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا

نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، وہ یاد نہ رہا، اور دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو اسی وقت سجدہ سہو کر کے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کر کے نماز ختم کی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے

''سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر

''مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو نسي السهو او سجدة صلبية او تلاوة يلزمه ذلك ما دام في المسجد (قوله ما دام في المسجد) اى وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله في حكم مكان واحد ولذا يصح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة ..(تنبيه) قال هنا ما دام في المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا على احد القولين وهو ما مشى عليه المصنف لما في البدائع من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء. فتاوى شامى: ۲/ ۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۹۳، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلوة باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: سعيد كراچى.

سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا

اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور امام کو سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سجدۂ سہو کرنا بھول گیا

''سہو سجدہ کرنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا

اگر کسی شخص سے بھول ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کو نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز ختم کرنے کی غرض سے سلام پھیر دیا، اس کے بعد اس کو سہو سجدہ کا خیال آیا، تو اگر اب تک قبلہ کے رخ سے پھرا نہیں اور کسی سے بات چیت نہیں کی تو فوراً دو سجدے کرے اور بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو ترک الامام سجود السهو فلا سهو على المأموم كذا في المحيط. هندية: ۱/ ۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولو نسي السهو او سجدة صلبية او تلاوية يلزمه ذلك مادام في المسجد قوله ما دام في المسجد اي وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله في حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة، واما اذا كان في الصحراء فان تذكر قبل ان يجاوز الصفوف من خلفه او يمينه او يساره عاد الى قضاء ما عليه، لان ذلك الموضع ملحق بالمسجد (تنبيه) قال هنا مادام في المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة، ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا على احد القولين، وهو ما مشى عليه المصنف لما في البدائع من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء بان تكلم او قهقه او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهو ذاكر له لانه فات محله وهو تحريمة الصلوة فسقط ضرورة لفوات محله. فتاوى شامي: ۲/ ۹۱، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۹۲، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، فصل واما فعل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا، ط: [illegible] كراچي

اور اگر قبلے سے رخ پھیر لیا یا کسی سے بات چیت کی تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا ضروری ہے، اگر تشہد نہیں پڑھا تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے والا ہوگا، اس لئے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت گزر گیا تو اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہونا

اگر امام نے سجدۂ سہو کیا، اور اس کے بعد کوئی شخص نماز میں آکر شامل ہوا تو اس کی اقتداء صحیح ہو جائے گی، اور وہ بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر شروع سے اپنی نماز پوری کرے۔ (۳)

سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر نماز میں کسی پر سہو سجدہ واجب ہوا، اس نے سہو سجدہ کرنے کے بعد التحیات

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (ويسجد) (سجدتين ويجب) ايضا (تشهد وسلام) لأن سجود السهو يرفع التشهد دون القعدة لقوتها (قوله يرفع التشهد) أى قراءته حتى لو سلم بمجرد رفعه من سجدتى السهو صحت صلاته ويكون تاركا للواجب. شامى: ۲/ ۸۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) واجمعوا على انه لو عاد الى سجود السهو ثم اقتدى به رجل يصح اقتداؤه به. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۳، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو، هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: سعيد كراچى. تاتارخانية: ۱/ ۵۳۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه، ط: رشيدية كوئٹه.

پڑھنے کے بجائے سورۂ فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر دوبارہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے، سورۂ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔(۱)

سجدۂ سہو لاحق پر

"لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں

اگر کسی کو نماز میں بھول ہوگئی، لیکن اس بھول سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں اس کا علم نہیں، تو ایسی صورت میں احتیاط کے طور پر سہو سجدہ کر لینا بہتر ہے۔(۲)

سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں

"مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے

"سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان قرأ القرآن (بعد) قراءة (التشهد في) القعدة الاخيرة لا سهو عليه) لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشتمل عليهما. حلبي كبير، ص: ٤٦٠، فصل في سجود السهو. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وكذا في حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح. ص: ٢٥١، ط: قديمی كراچی.
واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه. هندية: ١/١٢٧، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) فتاوى دار العلوم ديوبند: ٣٧٨/٤، الباب الحادى عشر في سجود السهو. ط: دار الاشاعت. كراچی. باقی اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی جیسا کہ ابن نجیم نے لکھا ہے: لو شك في سجود السهو فانه يتحرى ولا يسجد لهذا السهو. البحر: ٩٢/٢، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچی.

سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں

نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم ایک جیسا ہے، البتہ عیدین کی نماز اور جمعہ کی نماز میں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنے سے نمازیوں میں انتشار پیدا ہونے یا نماز کو خراب کرنے کے احتمال کی وجہ سے سہو سجدہ معاف ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی جگہ پر تراویح کی نماز میں مجمع زیادہ ہے اور سہو کرنے کی صورت میں نمازیوں میں انتشار ہونے یا نماز کے خراب کرنے کا قوی اندیشہ ہو تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، اور نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا لیکن آخری قعدہ میں اس کو سہو سجدہ کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سہو سجدہ کیا ہے یا نہیں، تو اس صورت میں گمان غالب پر عمل کرے (۲) اگر کسی جانب رجحان نہ ہو تو اس صورت میں سہو سجدہ کرے۔ (۳)

---

(۱) (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتنة كما في جمعة البحر وكونه عدمه في الاوليين. الظاهر أن الجمع الكثير فيما سواهما كذلك... وقال خصوصا في زماننا... بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة. شامي: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۲۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه. وحكم السهو في الفرض والنفل سواء. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) لأن غلبة الظن بمنزلة اليقين. كذا في البحر. وغلب على ظنه شيئ لا يعيده لأجله، ولا يظهر وجه لا يجب السجود عليه إلا إذا طال تفكره الخ. شامي: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. ولو سها في سجود السهو، عمل بالتحري. هندية: ۱/۱۳۰، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه

(۳) اليقين لا يزول بالشك. الدر مع الرد: ۲/۹۵، قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. يجب السجود في جميع صور الشك سواء عمل بالتحري أو بنى على الأقل. البحر: ۲/۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد. الدر مع الرد: ۲/۹۳، قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي

سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے

"مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب ہوا اور اس نے نماز کے آخر میں سجدۂ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

سجدہ سے اٹھنا

سجدہ سے اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر کو اٹھائے پھر ہاتھوں کو پھر گھٹنوں کو، اور ہاتھوں کو زمین پر ٹکائے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے، بیماری اور عذر کے بغیر زمین کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔(۲)

سجدہ سے معذور ہے

اگر کوئی شخص قیام اور رکوع پر قادر ہے، سجدہ پر قادر نہیں تو ایسے آدمی کے لئے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام اور رکوع کرے

---

(۱) ومنها (واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها يكون فاسقا آثما. الدر مع الرد ۱/۴۵۶، مطلب واجبات الصلاة. ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۲۴۸، فصل في بيان واجب الصلاة. ط: قديمي كراچی. البحر ۱/۲۹۵، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۲) وإذا أراد النهوض يرفع أولا جبهته ثم أنفه ثم يديه ثم ركبتيه. حلبية ص: ۳۲۰، الفصل الثاني في صفة الصلاة وتوابعها: وشرحه. الفتاوى الهندية ۱/۷۵ ط: ادارة القرآن كراچی. حلبي كبير ص: ۳۲۰ صفة الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور. الدر مع الرد ۱/۴۹۸، فصل وإذا أراد الشروع في الصلاة. ط: سعيد كراچی. عن علي رضي الله عنه قال: من السنة في الصلاة المكتوبة أن لا يعتمد بيديه على الأرض إلا أن يكون شيخا كبيرا. بدائع ۱/۲۱۰، فصل في سنن الصلاة. ط: سعيد كراچی.

کے بعد بیٹھ کر اشارے سے سجدہ کر کے نماز پڑھے گا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

سجدۂ شکر

نعمت کے حاصل ہونے کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔(۲)

سجدہ کا فرق

مرد سجدہ کی حالت میں پیٹ کو رانوں سے، بازو کو بغل سے جدا رکھے اور کہنیاں اور کلائی زمین سے علیحدہ رکھے، اور عورتیں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے ملا کر رکھیں، اور کہنیاں اور کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کریں، نیز مرد سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر انگلیاں قبلہ رخ رکھے، عورتیں پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دونوں پاؤں دائیں طرف

---

(۱) (قوله بل تعذر السجود كاف) ... وحاصله لو كان بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا مومئا ولو صلى قائما بركوع وقعد وأومأ بالسجود أجزأه والأول أفضل لأن القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين إلى السجود. شامي ۲/۹۷ باب صلاة المريض. ط. سعيد كراچي. البحر ۲/۱۱۲، باب صلاة المريض، ط. سعيد كراچي. هندية ۱/۱۳۶ الباب الرابع عشر في صلاة المريض. ط. رشيدية. شامي ۱/۵۰۳ باب صفة الصلاة. ط. سعيد كراچي.

(۲) قال أبو يوسف ومحمد رحمهما الله هي قربة يثاب عليها وصورتها عندهما أن من تجددت عنده نعمة ظاهرة أو رزقه الله تعالى ولدا أو مالا أو وجد ضالة أو اندفعت عنه نقمة أو شفي مريض له أو قدم له غائب يستحب له أن يسجد شكرا لله تعالى مستقبل القبلة يحمد الله فيها ويسبحه ثم يكبر أخرى فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة. فتاوى عالمگیری: ۱/۱۳۶ باب سجود السهو. ط. رشيدية كوئٹه. فتح القدير ۱/۴۵۵. كتاب الصلوة، باب سجود السهو ط. رشيدية كوئٹه. وسجدة الشكر مستحبة به يفتى لكنها تكره بعد الصلاة لأن الجهلة يعتقدونها سنة أو واجبة. قوله وسجدة الشكر ... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة أو رزقه الله تعالى مالا أو ولدا أو اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له أن يسجد لله تعالى شكرا مستقبل القبلة يحمد الله تعالى فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة. سراج. فتاوى شامي ۲/۱۱۹ باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر. ط. سعيد كراچي

نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں سامنے قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

سجدہ سے آخرت کا فائدہ تو ہے ہی دنیا میں بھی بہت سارے فائدے ہیں ان میں سے ایک نقد فائدہ انسان کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے، اس کی ایک ظاہری وجہ یہ ہے کہ اگر انسان کے جسم کو مادی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کا دل پمپ کی مانند ہے اس کا In Put بھی ہے اور Out Put بھی ہے، سارے جسم میں تازہ خون جا رہا ہوتا ہے اور دوسرا واپس آ رہا ہوتا ہے، انسان جب بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے تو جسم کے جو حصے نیچے ہوتے ہیں ان میں پریشر زیادہ ہوتا ہے اور جو حصے اوپر ہوتے ہیں ان میں یہ پریشر اتنا

---

(۱) ومنها أن يوجه أصابعه نحو القبلة لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه إذا سجد ليسجد معه كل عضو منه فليوجه من أعضائه إلى القبلة... ومنها أن يبدي ضبعيه لقوله صلى الله عليه وسلم لابن عمر: وأبد ضبعيك أي أظهر الضبع وهو وسط العضد بلحمه وروى جابر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد جافى عضديه عن جنبيه حتى يرى بياض إبطيه. بدائع الصنائع: ١/٢١٠، كتاب الصلوة، فصل في سنن الصلوة، ط: سعيد كراچي. الهندية: ١/٧٥، باب في صفة الصلوة، الفصل في سنن الصلوة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹہ. (ويبدي) في سجوده (ضبعيه) أي عضديه كما في مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافي) أي يباعد (بطنه عن فخذيه) وفي مسلم وغيره عن عبد الله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض إبطيه. وهذه كيفية السجود المسنونة في حق الرجل. حلبي كبير ص ٣٢١-٣٢٢، فصل في صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

فأما المرأة فينبغي أن تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لأن ذلك أستر لها... بدائع الصنائع: ١/٢١٠، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. (والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذيها) لأنه أستر لها فإنها عورة مستورة ويدل عليه ما رواه أبو داود في مراسيله أنه عليه الصلاة والسلام مر على امرأتين تصليان فقال: إذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الأرض فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل... أنها لا تنصب أصابع القدمين. البحر: ١/٣٣٤، فصل إذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کم ہوتا ہے، مثلاً تین منزلہ بلڈنگ ہو اور نیچے پمپ لگا ہوا ہو تو نیچے پانی زیادہ ہوگا، اور دوسری منزل میں بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا جبکہ تیسری منزل پر بالکل نہیں پہنچے گا، حالانکہ وہی پمپ ہے لیکن نیچے پورا پانی دے رہا ہے اس سے اوپر والی منزل میں کچھ پانی دے رہا ہے اور سب سے اوپر والی منزل میں بالکل پانی نہیں جا رہا۔ اس مثال کو اگر سامنے رکھتے ہوئے سوچیں تو انسان کا دل خون پمپ کر رہا ہوتا ہے، وہ یہ خون نیچے کے اعضاء میں تو بالکل پہنچا رہا ہوتا ہے لیکن اوپر کے اعضاء میں اتنا نہیں پہنچا پا رہا ہے جب کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے جیسا کہ انسان کا سر نیچے ہوتا ہے اور خون پمپ کرنے والا دل اوپر ہوتا ہے تو خون سر کے اندر بھی اچھی طرح ہو کر پہنچتا ہے مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پورے چہرے میں خون بھر گیا ہے۔ کوئی سجدہ تھوڑا سا لمبا کرے تو محسوس ہوتا ہے کہ چہرہ سرخ ہو گیا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں بھی خون پہنچ گیا۔ عام طور پر انسان بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے یا لیٹا ہوتا ہے، بیٹھے، کھڑے، لیٹے میں انسان کا دل نیچے ہوتا ہے اور سر اوپر ہوتا ہے، ایک ہی ایسی صورت ہے کہ جب انسان نماز میں سجدے میں جاتا ہے تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے اور سر نیچے ہوتا ہے لہٰذا خون اچھی طرح چہرے کی جلد میں پہنچ جاتا ہے اور چہرہ خون سے بھرا ہوا خوبصورت ہو جاتا ہے اسی لئے عبادت گزار مرد و عورتیں بھی "میک اپ" کے بغیر خوبصورت لگتی ہیں۔

(ماخوذ از "نصیحت تقریر" جلد ۱، ص ۱۹۹)

سجدہ کرنے سے خون پہنچتا ہے

بیماری کہ سجدہ کرنے سے جسم کا خون پہنچتا ہے، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے

خون نہیں بہتا تو ایسی صورت میں اس کے لئے اچھی شکل یہ ہے کہ بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے اس لئے کہ اس صورت میں وضو باقی رہتا ہے صرف سجدہ رہ جاتا ہے، اور عذر کی وجہ سے سجدہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے جیسے سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی عذر پیش آجائے تو سجدہ ترک کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱)

سجدہ کرنے میں شک ہو گیا

اگر کسی نمازی کو یہ شک ہو گیا کہ اس نے ایک سجدہ کیا یا دو، اگر ایسی صورت میں کسی ایک طرف گمان غالب ہے تو اسی پر عمل کرے۔

اور اگر کسی ایک طرف گمان غالب نہیں ہے تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سہو سجدہ کرے۔ (۲)

---

(۱) ولو حال في عنقه جراحة تسيل إذا صلى بالركوع والسجود ولا يسيل إذا صلى بالإيماء يصلي قائماً بالإيماء وهو الأصح لأنها كما لو أنه لا أصل في هذا ما قاله قاضي خان وغيره: من ابتلي بين أن يؤدي بعض الأركان مع الحدث أو بدون القراءة وبين أن يصلي بالإيماء تعين عليه الصلوة بالإيماء لأن الصلوة بالإيماء أهون من الصلوة مع الحدث أو بدون القراءة لأن الأول يجوز حالة الاختيار وهو الصلوة على الدابة تطوعاً والصلوة مع الحدث أو بدون القراءة لا تجوز بحال، والمصلي بالحدث يتعين عليه ... حلبي كبير ص: [illegible] مراقي الفلاح شرح الطحطاوي ... ط: سهيل اكيڈمي لاهور ص: ۲۳۳، ط: مصطفائية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ [illegible] باب صفة الصلوة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي. ۱/ [illegible] باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ [illegible] باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) وجب عليه سجود السهو في جميع صور الشك سواء عمل بالتحري أو بنى على الأقل. فتح. لتأخير الركن لكن في السراج أنه يسجد للسهو في أخذ الأقل مطلقاً، وفي غلبة الظن إن تفكر قدر ركن. الدر المختار مع الشامي: ۲/ [illegible] قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ [illegible] باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. ۲/ [illegible] باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۵۳، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية، سكهر

سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے

اگر کسی مرد یا عورت کو بیماری یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران سجدہ میں پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں، اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو قطرہ نہیں آتا، تو یہ شخص کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور رکوع بھی کرے، اور سجدہ کھڑے کھڑے اشارہ سے کرے، یا بیٹھ جائے اور اشارہ سے سجدہ کرے، اور یہ بھی جائز ہے کہ بیٹھ کر پوری نماز اشارے سے ادا کرے، بلکہ ایسی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔(۱)

سجدہ کی آیت بھول گیا

امام قرأت کے دوران سجدہ کی آیت بھول گیا، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا ہے، اور امام صاحب نے وہ آیت پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا، تو یہ ایک سجدہ امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا دو سجدے واجب نہیں ہوں گے۔(۲)

---

(۱) لو كان بحيث (لو سجد سال بوله او انفلت ريحه) فانه (يصلي قاعدا بالايماء) ويترك الركوع والسجود لما قلنا (و) اما (لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل) بوله او جرحه او ينفلت ريحه (ولو صلى مستلقيا لا يسيل) شيء فانه (يصلي قائما بركوع وسجود). حلبي كبير، ص: ۲۶۷. فروع في شرح الطحاوي، الثاني القيام. ط: سهيل اكيڈمي لاهور. و، ص: ۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. فتاوى شامي: ۲/۹۶، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض ط: سعيد كراچي.

(۲) وان تلا المأموم لم يلزم الامام ولا المؤتم السجود لا في الصلوة ولا بعد الفراغ منها. هندية: ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة. والاصل ان مبناها على التداخل دفعا للحرج بشرط اتحاد الآية والمجلس وهو تداخل في السبب بان يجعل الكل كتلاوة واحدة، وقال في الشامية. واشار الى انه متى اتحدت الآية والمجلس لا يتكرر الوجوب وان اجتمع التلاوة والسماع بان تلاها ثم سمعها او بالعكس او تكرر احدهما. آه. شامي: ۲/۱۱۵، باب سجود التلاوة ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۱۸۱، فصل في سبب وجوب السجدة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/۵۷۷، فصل في سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي.

سجدہ کی تکبیر بھول گیا

اگر سجدہ میں جاتے ہوئے یا اٹھتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا بھول گیا تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیرات سنت ہیں اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

سجدہ کی حقیقت

"رکوع وسجود کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں التحیات پڑھ لی

"التحیات سجدہ میں پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں "بسم اللّٰہ" پڑھ لی

اگر کوئی شخص سجدہ کی تسبیح پڑھنے کی بجائے "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

سجدہ میں جاتے وقت

اگر کوئی عذر یا بیماری نہیں ہے تو سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے رکھے

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیۃ والثناء والتامین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا بترک الفرائض لان ترکھا لا ینجبر بسجود السہو، بل ہو مفسد ان لم یتدارک فیعاد۔ حلبی کبیر ص: ۴۵۵، باب سجود السہو۔ ط: سہیل اکیڈمی لاہور، مختار عنایۃ: ۱/۵۱۴، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السہو، ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی۔ بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی۔
(۲) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیۃ والثناء والتامین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات۔ حلبی کبیر ص: ۴۵۵، باب سجود السہو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، مختار عنایۃ: ۱/۵۱۴، باب سجود السہو، ط: ادارۃ القرآن کراچی۔ بدائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی۔

پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے، اور اچھی طرح رکھے، یہ سنت طریقہ ہے بلا عذر اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اگر بڑھاپا، بیماری یا بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے پہلے گھٹنے نہیں رکھ سکتا تو عذر کی بنا پر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ سکتا ہے، اور اگر عذر کی وجہ سے دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر نہیں رکھ سکتا تو دائیں ہاتھ اور گھٹنے کو پہلے رکھے اور بائیں ہاتھ اور گھٹنے کو بعد میں، تا کہ دائیں جانب بائیں جانب سے مقدم ہو۔(۱)

سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے نماز ہو جائے گی، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آ جائے تو پھر سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تا کہ سنت

---

(۱) قالوا: اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه ثم انفه ثم جبهته واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه، قالوا: هذا اذا كان حافيا اما اذا كان متخففا فلا يمكنه وضع الركبتين اولا فيضع اليدين قبل الركبتين ويقدم اليمنى على اليسرى. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير ،ص: ۳۲۱، باب صفة الصلوة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، بدائع: ۱/۲۱۰، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۳۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/۲۹۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته. تاتار خانية: ۱/۵۳۱، ط: ادارة القران كراچي. الدر مع الرد: ۱/۴۹۸، فصل واذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچي. عن على انه قال: من السنة في الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيرا. بدائع: ۱/۲۱۱، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۴، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمى كراچي.

کے مطابق ہو جائے۔(۱)

سجدے تین کر لئے

اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اگر سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ

پہلا سجدہ انسان کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ میں اس مٹی سے پیدا ہوا ہوں، اور دوسرا سجدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میں اسی مٹی میں دوبارہ لوٹ

---

(۱) فلا يجب بترك السنن والمستحبات كالتعوذ والتسمية والثناء والتامين وتكبيرات الانتقالات: حلبي كبير، ص: ۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۱۵، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي. بدائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. (وان اقتصر) في التسبيح (على مرة) واحدة (او ترك) التسبيح (بالكلية جازت صلوته) لعدم ركنيته (و) لكن (يكره) ذلك وهو الترك والاقتصار على مرة وكذا الاقتصار على مرتين للاخلال بالسنة، حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. لو ترك التسبيحات اصلا او نقص عن الثلاث فهو مكروه كراهة التنزيه لانها في مقابلة المستحب، البحر: ۱/۳۱۹، فصل اذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. اور یہاں یجوز ا بھی نہیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس سے یکم مراد نہیں، حاشیہ دارالعلوم دیوبند: ۳/۳۹۵، ط: دارالاشاعت کراچی۔ شامي: ۱/۴۷۶، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، فروق، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويجب بتكرار الركن (نحو ان يركع مرتين او يسجد ثلاث مرات. حلبي كبير، ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۳، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي. (ويلزمه السهو اذا زاد في صلاته فعلا من جنسها ليس منها) كسجدة او ركع ركوعين ساهيا، فتح القدير: ۱/۴۳۵، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه

جاؤں گا۔ (احکام اسلام ص ۶۲)(۱)

سجدے سے اٹھنا

سجدے سے اٹھتے ہوئے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے پہلے ناک کو، پھر پیشانی کو، پھر دونوں ہاتھوں کو اور پھر دونوں گھٹنوں کو اٹھائے۔(۲)

سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

"تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدے میں

مرد سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوئی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر لگی ہوئی نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے

---

(۱) وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدي لم يعقل له معنى على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء، ومن مشائخنا من يذكر له حكمة، فقيل انما كان مثنى ترغيما للشيطان حيث لم يسجد فانه امر بسجدة فلم يفعل فنحن نسجد مرتين ترغيما له، وقيل الاولى لامتثال الامر والثانية ترغيما له حيث لم يسجد استكباراً، وقيل الاولى لشكر الايمان والثانية لبقائه، وقيل في الاولى اشارة الى ان الله خلق من الارض وفي الثانية الى انه يعاد اليها، وقيل لما اخذ الميثاق على ذرية آدم امرهم بالسجود تصديقا لما قالوا فسجد المسلمون كلهم وبقي الكفار، فلما رفع المسلمون رؤسهم رأوا الكفار لم يسجدوا فسجدوا ثانيا شكرا للتوفيق كما ذكره شيخ الاسلام. البحر: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۱/۴۷۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ثم يرفع رأسه ويكبر) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه، ثم ركبتيه. هندية: ۱/۷۵، الفصل في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۳۱، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ہوئے ہوں، پہلوؤں سے بالکل ملے ہوئے نہ ہوں، اور رانیں پیٹ سے الگ ہوں ملی ہوئی نہ ہوں، اور دونوں رانیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں، پورے سجدے کے دوران پیشانی کے ساتھ ساتھ ناک بھی زمین پر لگی رہے، زمین سے الگ نہ ہو، دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوئی ہوں، اگر پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں قبلے کی طرف موڑنے پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں جتنی موڑ سکے اتنی موڑنے کا اہتمام کرے، بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر نہ رکھے بلکہ قبلہ کی طرف موڑ کر رکھے، اور سجدہ کے دوران پاؤں زمین سے نہ اٹھے، اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے (سجدے کی یہ کیفیت مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں)۔(۱)

---

(۱) ان یضع یدیہ فی السجود حذاء اذنیہ لما روی ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا سجد وضع یدیہ حذاء اذنیہ ومنھا ان یوجہ اصابعہ نحو القبلۃ لما روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال اذا سجد العبد سجد کل عضو منہ فلیوجہ من اعضائہ الی القبلۃ مااستطاع ومنھا ان یعتمد علی راحتیہ لقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعبد اللّٰہ بن عمر اذا سجدت ،فاعتمد علی راحتیک ومنھا ان یبدی ضبعیہ لقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لابن عمر و ابد ضبعیک ای اظھر الضبع وھو وسط العضد بلحمہ وروی جابر رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیہ عن جنبیہ حتی یری بیاض ابطیہ ومنھا ان یعدل فی سجودہ ولا یفترش ذراعیہ لما روی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب..... ومنھا ان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثلاثا .بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰، کتاب الصلوۃ، فصل فی سنن الصلوۃ ط: سعید کراچی. عالمگیری : ۱/ ۷۴، باب صفۃ الصلوۃ ،فصل فی سنن الصلوۃ و آدابھا ،ط: رشیدیہ کوئٹہ. الدر مع الرد : ۱/ ۴۹۷، ۴۹۸، فصل واذا اراد الشروع فی الصلاۃ. فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی. واما کون وضع الوجہ بین الکفین فلما فی مسلم من حدیث وائل ایضا انہ علیہ الصلوۃ والسلام سجد ووضع وجھہ بین کفیہ..... (ویبدی) فی سجودہ ای یظھر (ضبعیہ) ای عضدیہ لما فی مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک (ویجافی) ای یباعد (بطنہ عن فخذیہ) وفی مسلم وغیرہ عن عبد اللّٰہ بن بحینۃ کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا سجد فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ ـــــ وھذہ کیفیۃ السجود المسنونۃ فی حق الرجل. حلبی کبیر ،ص: ۳۲۱، ۳۲۲، فصل فی صفۃ الصلوۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

عورت سجدے میں جاتے وقت شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جائے اور پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلو سے ملا کے رکھے اور کہنیوں سمیت پورے ہاتھ کی بانہوں کو زمین پر بچھا کر رکھے، اور پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادے۔(۱)

سجدے میں انگلیوں کا رخ

☆.....سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے(۲) اور دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆.....انگلی زمین سے لگانے کا مطلب یہ ہے کہ انگلی کے سرے کا گوشت زمین

---

(۱) فاما المرأة فينبغي ان تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استر لها..... فانها تقعد كأستر ما يكون لها فتجلس متوركة لان مراعاة فرض الستر اولى من مراعاة سنة القعدة. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۰، ۲۱۱، كتاب الصلوة، فصل في سنن الصلوة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۲۹۷، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئته. فتاوى عالمگيرية: ۱/۷۵، كتاب الصلوة، باب في صفة الصلوة، ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/۵۰۳، فصل واذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/۷۵، الباب الرابع، الفصل الخامس في سنن الصلوة، ط: رشيديه كوئته. قال في زاد الفقير: منها اي من سنن الصلاة توجيه اصابع رجليه الى القبلة، شامي: ۱/۵۰۳، كتاب الصلوة، آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۴۱، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز، ولو وضع احداهما جاز مع الكراهة ان كان بغير عذر كذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج، هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الاول، ط: ماجديه. كذا في الشامية: ۱/۴۹۹، آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۱۸، ط: سعيد كراچي.

سے لگے یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے، صرف ناخن کا زمین سے چھونا کافی نہیں ہے۔(۱)

☆... سجدہ میں صرف انگوٹھا زمین پر رکھنے پر اکتفا کرنا، اور دوسری انگلیوں کو اٹھائے رکھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، سنت یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر لگی رہیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔(۲)

سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے

☆... سجدہ کے دوران دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے، اگر پورے سجدے میں دونوں پیروں کو زمین سے بالکل اٹھائے رکھا تو سجدہ نہیں ہوگا، جب سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی، مگر ادنیٰ ایک انگلی کسی وقت سجدہ میں زمین پر ٹھہر جائے گی تو سجدہ ہو جائے گا اور نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

☆... سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے

(۱) ثم المراد من وضع القدم وضع اصابعها قال الزاهدي: ووضع رؤس القدمين حالة السجود فرض. حلبي كبير، ص: ۲۸۵، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۲۶۱، ط: عثمانية كوئٹه. وفي خلاصة الفتاوى: ووضع القدم بوضع اصابعه. كتاب الصلوة، الفصل الثاني: ۱/۵۵، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويكفيه وضع اصبع واحدة فلو لم يضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا يجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع. البحر: ۱/۳۱۹، كتاب الصلوة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. ويوجه اصابعه نحو القبلة، وكل اصابع رجليه. هندية: ۱/۷۵، سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. ويكره ان يصرف اصابع رجليه او يديه عن القبلة في السجود. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۰۹.

(۳) في الدر: ومنها السجود بجبهته وقدميه ووضع اصبع واحدة منهما شرط. وبحثه في الشامية: افاد انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود. شامي: ۱/۴۴۷، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي. ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز. هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: ماجدية. حلبي كبير، ص: ۲۶۸، فرائض الصلوة، ط: عثمانية، و ص: ۲۸۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، دونوں پاؤں میں سے ایک کا کچھ حصہ بھی زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ صرف ایک ہی انگلی لگائی جائے تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے

سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے، اور یہ حکم امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۲)

سجدے میں جانے کی کیفیت

سجدے میں جاتے وقت سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر زمین پر اس طرح رکھے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی رکھے، اور سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) ویکفیه وضع اصبع واحدة فلو لم یضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا یجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع واذا وضع قدما ورفع آخر جاز مع الکراهة من غیر عذر کما افاده قاضیخان، وذهب شیخ الاسلام الی ان وضعها سنة فتکون الکراهة تنزیهة والاوجه علی منوال ما سبق، هو الوجوب فتکون الکراهة تحریمیة، ...... الخ، البحر الرائق: ۱/۳۱۸، باب صفة الصلوة ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۴۹۹، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۰، ط: ماجدیه.

(۲) فی الدر ثم یکبر مع الخرور ویسجد" ولحنه فی الشامیة: بان یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور والنهاؤه عند النهائه، شامی: ۱/۴۹۷، باب صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حلبی کبیر، ص: ۳۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۷۵، ط: ماجدیة.

(۳) ویکبر فی حالة الخرور ...... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: ماجدیة، حلبی کبیر، ص: ۲۷۹، فصل فی صفة الصلاة، ط: نعمانیة و، ص: ۳۲۱، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول، ط: سعید.

سجدے میں دیر تک رہنا

امام کو سجدے میں زیادہ دیر تک رہنا مکروہ ہے، امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت، ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے، تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔ (۱)

سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر لگائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر لگائے، دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ زمین پر لگائے۔ (۲)

سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

"رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) عن ابی هريرة قال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا صلى احدكم للناس فليخفف، فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، الحديث. رواه البخاري في كتاب الصلاة، باب تخفيف الامام القيام واتمام الركوع والسجود: ۱/۹۷، ط: قديمي كراچي. ولا ينبغي للامام ان يطيل على وجه يمل القوم لانه سبب للتنفير وانه مكروه. البحر الرائق: ۱/۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۱۶، فصل في مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه كوئته، و ص: ۳۶۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۶، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) لقول النبي صلى الله عليه وسلم: امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واشار بيده الى انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين. بخاري: ۱/۱۱۲، كتاب الاذان، باب السجود على الانف. ط: قديمي كراچي. وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا. هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلوة، الباب الرابع الفصل الاول، ط: ماجديه، حلبي كبير، ص: ۲۸۴، فرائض الصلوة ط: نعمانية و ص: ۲۸۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۷، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

سجدے میں عورت کیسے جائے

عورتوں کے لئے مسنون طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کے لئے مناسب صورت یہ ہے کہ رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین کا سہارا لیکر اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور فوراً سجدہ کریں۔(۱)

سدل

سر پر رومال ڈال کر اگر اس پر عقال باندھ دیا جائے جیسا کہ اہل عرب کا طریقہ ہے تو یہ سدل میں شامل نہیں ہے۔(۲)

سر

☆ مردوں کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مردوں کو چاہئے کہ ٹوپی یا ٹوپی اور پگڑی پہن کر نماز پڑھیں،(۳) عورتوں کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں،

---

(۱) واما المرأة فانها تنخفض ولا تتجافى وتفترش في السجود وتلزق بطنها بفخذيها وتضم عضديها. حلبي كبير، صفة الصلاة ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه، وص: ۳۲۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/۵۰۴، كتاب الصلوة ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۳۲۰، فصل اذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (سدله)... قيل هو ان يلقيه على رأسه ويرخيه على منكبيه، البحر الرائق: ۲/۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. ويكره السدل في الصلاة... واختلف في تفسيره فذكر الكرخي ان سدل الثوب هو ان يجعل ثوبه على رأسه او على كتفيه ويرسل اطرافه من جوانبه اذا لم يكن عليه سراويل، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۸، كتاب الصلاة، فصل واما بيان ما يستحب في الصلاة وما يكره، ط: سعيد كراچي، احسن الفتاوى: ۳/۴۰۸، باب مفسدات الصلاة، ط: سعيد طبع بار دوم (رومال وعقال سدل میں داخل نہیں)

(۳) وتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا بأس به اذا فعله تذللا وخشوعا بل هو حسن، كذا في الذخيرة، هندية: ۱/۱۰۶، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني، ط: ماجدية، قاضيخان على هامش الهندية ۱/۱۲۵، ط: ماجدية.

سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیْ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ.

(امداد الاحکام: ۱/ ۴۸۷) (۱)

سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں

اگر مریض کو مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہی، تو ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ نماز کو مؤخر کردے، آنکھ اور ابرو کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا معتبر نہیں، اگر اس حالت میں پانچ وقتوں سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو تندرست ہونے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوتی، اور اگر اس حالت میں پانچ وقت تک کی نمازیں فوت ہوئیں اور وہ تندرست ہوگیا تو ان

---

(۱) عن انس بن مالک "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی رأسہ وقال بسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن" رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط: ۳/ ۲۹۰۱، رقم الحدیث: ۳۲۰۲، ط: مکتبۃ المعارف ریاض. وھو عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ بیدہ الیمنی ثم قال - اشھد ان لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن" باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح، ط: ۹۶، رقم الحدیث: ۲ ۱۱۱، ط: مکتبۃ المؤید ریاض. حصن حصین لابن الجزری ص: ۷۰۱، ادعیۃ دبر الصلاۃ، المنزل الثالث، ط: نجم العلوم لکھنو. تاریخ بغداد للخطیب: ۱۲/ ۴۸۰، باب: الکاف، ترجمۃ کثیر بن سلیم المدائنی، ط: دار الکتاب العربی، بیروت. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمی: ۱۰/ ۱۱۰، کتاب الاذکار، باب الدعاء فی الصلاۃ وبعدھا، ط: دار الفکر بیروت، سنۃ ۱۴۱۲ھ. کشف الاستار عن زوائد البزار علی الکتب الستۃ لنور الدین الھیثمی: ۴/ ۲۲، رقم الحدیث: ۳۱۰۰، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسی، ط: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت.

نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

جہر کرنا

”آہستہ آواز سے قرأت کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سر کھلا رکھنا

سر چھپانا، ٹوپی پہننا اسلامی لباس میں داخل ہے، اس کی خاص اہمیت اور فضیلت آئی ہے، کھلے سر لوگوں کے سامنے آ جانا، بے ادبی اور بے حیائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، مشائخ، محدثین اور ائمہ دین کی یہ عادت نہ تھی، بلکہ یہ دین کے دشمن یہود و نصاریٰ، اور غیروں کی پیروی ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: ویکره کشف رأسه بین الناس لوگوں کے سامنے کھلے سر پھرنا مکروہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین: ۱/۱۳)

امام ابن جوزیؒ نے فرمایا: ولا یخفی علی عاقل ان کشف الرأس مستقبح وفیه اسقاط مروة وترک ادب وانما یقع فی المناسک تعبدا للّٰه وذلا له (تلبیس ابلیس ۳۷۴) عقلمند پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کھلے سر لوگوں کے سامنے پھرنا بری بات ہے اور اس میں مروت کو ساقط کرنا اور ادب کو ترک کرنا ہے صرف احرام کی حالت میں عبدیت اور عاجزی کے اظہار اور عاجزی کو مدنظر رکھتے ہوئے سر کو کھلا رکھے

---

(۱) وفي الدر: وإن تعذر الإيماء برأسه وكثرت الفوائت بأن زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه وإن كان يفهم في ظاهر الرواية وعليه الفتوى. ولم يوم بعينه وقلبه وحاجبه. وفي الشامية تحتها: أي لو كانت يوما وليلة أو أقل وهو يعقل، فلا تسقط بل تقضى اتفاقا وهذا إذا صح فلو مات ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء حتى لا يلزمه الإيصاء بها. الدر مع الرد ۲/۹۹-۱۰۰ كتاب الصلاة باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۷، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۱/۲۸۷، ۲۸۸، ط: رشيدية كوئٹه.

کا حکم ہے، قمیض کے طور پر نہیں۔

جب کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا اور پھرنا مکروہ اور بے ادبی سمجھا جاتا ہے تو پھر نماز جیسی عظیم الشان عبادت کھلے سر پڑھنے میں کس قدر نادانی اور بے ادبی لازم آئے گی؟ بڑوں کو کھلے سر گھومتے اور نماز پڑھتے ہوئے چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی ان کی نقل کریں گے، اور اس برائی کا سبب ہونے کی وجہ سے بڑے بھی گنہگار ہوں گے۔ (۱)

جہر کی تشریح

اگر نماز میں قراءت اتنی آواز سے ہو کہ قریب ایک دو آدمی کو بھی اس کی آواز سنائی دے تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں ہوئی اور یہ ”جہر“ ہی ہے۔

اور اگر لاؤڈ اسپیکر سے ہلکی ہلکی آواز سنائی دے تو یہ بھی ”جہر“ کے حکم میں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ومن سن في الإسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أوزارهم شيء. مشكوة المصابيح، ص: ۳۳، كتاب العلم، ط: قديمي كراچي

(۲) الإمام إذا قرأ في صلاة المخافتة بحيث سمع رجل أو رجلان لا يكون جهرا، والجهر أن يسمع الكل. خلاصة: ۱/۹۵، كتاب الصلاة، الفصل الحادي عشر في القراءة، ط: رشيدية كوئٹہ.

وفي الفتاوى الخيرية على هامش التنقيح: قال في التبيين: اختلفوا في حد الجهر والإخفاء، فقال الهندواني: الجهر أن يسمع غيره، والمخافتة أن يسمع نفسه، وقال الكرخي: الجهر أن يسمع نفسه، والمخافتة تصحيح الحروف... والاعتماد على قول الهندواني. كتاب الصلاة، مطلب في الإخفاء والجهر في الصلاة: [illegible]، ط: حقانيه پشاور. وفي حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: (وقال الهندواني الخ) ظاهر ما هنا أن الهندواني لم يكتف بقوله أكثر المشائخ، والذي في كبيره أن ما عليه أكثر المشائخ هو قول الهندواني، إلا أنه قال: وذكر في المجتبى عن الحلواني أن الأصح هذا، أي قول الكرخي... في المجتبى يرجع إلى ما قبله، لأن الغالب أنه إذا سمع أذنه أن يسمع من بقربه ممن يكون ملاصقا له ولا يمكنه ينفك ذلك. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: [illegible]، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچي.

سری میں جہر کر لیا

"آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سر میں چکر آ جاتا ہے

"کھڑے ہونے سے سر میں چکر آ جاتا ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سر ولیم کرکس کی تحقیق

مشہور یورپی ماہر روحانیات نے ایک کتاب Research In the Phenomenon Of Spiritualism میں لکھتا ہے: حرص، طمع، لالچ، دروغ گوئی، بغض، کینہ، حسد، انتقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے جہاں سے نکلنا اس کے بس کا روگ نہیں صرف موت نکالتی ہے لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنا شروع کر دے تو بہت جلد ان امراض سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

مشہور مغربی مستشرق ڈاکٹر ایڈمرل نے اپنی کتاب Usborne Moor The Voice میں دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا ہے کہ اگر روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو!!!

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۳)

جہری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازار اور گھروں میں شور شرابہ بہت ہی رہتا ہے، اور ان اوقات میں مشغولیت حرکات، آواز اور

مختلف امور و افکار سے دوسروں کو فراغت تام ہوتی ہے اور بات پوری طرح توجہ میں آتی،
اس لئے ان اوقات میں جہر مقرر کیا گیا، چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس بات کی طرف
اشارہ فرمایا: ان لک في النهار سبحا طويلا، دن میں تجھ کو دور تک شغل رہتا ہے۔
اور اس وقت پوری توجہ نہیں ہوتی، اور رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان
سے پوری موافقت ہوتی ہے۔ (احکام اسلام، ص ۶۴) (۱)

سری نماز

ہلکی آواز میں نماز کو "سری نماز" کہتے ہیں۔

سری نماز کی قراءت کی مقدار

سری نماز والی قراءت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔ (۲)

سری نماز میں جہر کرنا شروع کردیا

اگر امام نے سری نماز یعنی ظہر اور عصر میں چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت

---

(۱) وفي البدائع: وتسمية الجهر تعرف في صلاة النهار لأن الناس في الأغلب يحضرون الجماعات في خلال الكسب والتصرف والانتشار في الأرض فكانت قلوبهم متعلقة بذلك فتمنعهم ذلك عن حقيقة التأمل فلا يكون الجهر مفيدا بل يقع سببا إلى الإثم بترك التأمل فلهذا لا يجهر. (بدائع الصنائع: ۱/۴۹۵، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط. رشيدية و: ۱/۱۶۰، ط. سعيد كراچي)

(۲) ومنها: أي الواجبات الأصلية في الصلاة: الجهر بالقراءة فيما يجهر وهو الفجر والمغرب والعشاء في الأوليين، والمخافتة فيما يخافت وهو الظهر والعصر إذا كان إماما وإن كان منفردا فإن كانت صلاة يخافت فيها بالقراءة خافت لا محالة. (بدائع: ۱/۴۹۵، ۴۹۶، كتاب الصلاة، واجبات الصلوة، ط. رشيدية كوئته. "وأدنى المخافتة أن يسمع نفسه وهذا هو المختار". (حلبي كبير، ص: ۲۹۵، فصل في سجود السهو، ط. عنايه كوئته. و ص: ۳۵۸، ط. سهيل اكيدمي لاهور، هندية: ۱/۷۲، ط. رشيديه كوئته)

بلند آواز سے پڑھ لی اور اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھ لیا ہے اس کے بعد آہستہ آواز سے پڑھے شروع سے آواز کے ساتھ قرأت دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کے ایک یا دو کلمے پڑھے تو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۱)

سزا

"نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

ستا امام

بعض مسجدوں میں امام ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کی نماز مکروہ یا فاسد ہو جاتی ہے اور اس میں مسجد کی کمیٹی یا نمازی ہی اس خرابی کا سبب ہوتے ہیں، یعنی امام کا تقرر کرتے وقت اس کی صلاحیت اور اہلیت کو نہیں دیکھتے بلکہ جو سب سے زیادہ نکما ہوتا ہے اور کم تنخواہ پر امامت کے لئے راضی ہوتا ہے اس کو امامت کے لئے تجویز کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کو قرآن مجید بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا اور ضروری مسائل بھی صحیح طور پر نہیں جانتا، مگر چونکہ ستا امام ہے اس لئے امام بنا لیتے ہیں،(۲) ایسے لوگ آخرت کو تباہ اور برباد کرتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ دنیا کے ہر کام کے لئے ماہر سے ماہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے تاکہ کام کو صحیح طور پر انجام دے سکے لیکن نمازوں میں اللہ کے سامنے جو شخص سب کی طرف سے نمائندہ اور وکیل بن کر کھڑا ہوتا ہے وہ چھانٹ کر ایسا نکما اور ستا رکھا جاتا ہے جس

---

(۱) ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو. عليه وهو رواية النوادر بمقدار ما تجوز به الصلاة هو الاصح ... ان لم يكن ذلك مقدار ما تجوز به الصلاة فلا اي فلا يجب عليه سجود السهو. حلبي كبير، ص: ۴۵۹، فصل في سجود السهو، ط: مصطفائية. وص ۴۵۳ ط: سهيل اكيدمي لاهور، هندية: ۱/۱۲۸، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) [illegible]۔

میں جو کمال اور جمال ہوتا ہے وہ نہ علم اور عمل ہوتا ہے تو ایسے لوگ اور تنظیمیں قیامت کے دن اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟!

سستی کی پندرہ سزائیں

”نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سفر کی نماز

☆...... جب کوئی شخص سفر کرنے نکلے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سفر کے لئے نکلے، اور جب سفر سے واپس آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے

---

(۱) وفي الهندية: (باب ركعتا السفر والقدوم منه الى آخره) فيها في الشامية: "ومفاده (اي الحديث الذي سيأتي ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت، وركعتي القدوم منه بالمسجد." الدر مع الرد: ۲/ ۲۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير ص: ۴۳۵، صلاة الاوابين ط: نعمانية كوئٹه، و ص ۱۲۲، ط: سهيل. وروى الطبراني عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر صلى ركعتين حتى يرجع "المعجم الاوسط ۱/ ۲۴۹، رقم الحديث: ۸۱۱، ط: مكتبة المعارف.

(۲) عن المطعم بن المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خلف احد عند اهله افضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفرا. رواه ابن ابي شيبة في المصنف، كتاب الصلاة، في الرجل يريد السفر، من كان يستحب له ان يصلي قبل خروجه: ۲/ ۵۴۳، رقم الحديث: ۴۹۱۳، ط: ادارة القرآن كراتشي. شامي: ۲/ ۲۳، باب الوتر والنوافل مطلب في ركعتي السفر، ط: سعيد كراتشي.

مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

سفر کی نماز کی قضاء

اگر سفر کے دوران نماز قضاء ہوگئی، اور اقامت کی حالت میں اس کو ادا کر رہا ہے تو قصر کرے گا کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گذرنے کے بعد اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے اس میں ردوبدل کرنا جائز نہیں۔(۲) البتہ وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً مسافر تھا، وقت کے اندر پندرہ دن یا اس سے زیادہ وہاں ٹھہرنے کی نیت کی تو اب پوری نماز پڑھے گا، اسی طرح مقیم تھا اور وقت کے اندر سفر کی نیت کرلی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

سفر میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی کی نمازیں سفر کی حالت میں قضاء ہوئی ہیں، اور اقامت کی حالت میں ان قضاء نمازوں کو ادا کر رہا ہے، تو قصر کے ساتھ قضاء کرے یعنی چار رکعت والی فرض

(۱) "عن كعب بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يقدم من سفر الا نهارا في الضحى فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه. رواه مسلم في صحيحه، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه ۱/۲۴۸، ط: قديمي، شامي: ۲/۲۳، باب الوتر والنوافل مطلب في ركعتي السفر، ط: سعيد كراچي.

(۲) الاصل ان كل صلاة ثبت وجوبها في الوقت وفاتت عن وقتها انه يعتبر في كيفية قضائها وقت الوجوب، وتقضى على الصفة التي فاتت عن وقتها ... وكذا المقيم اذا كان عليه فوائت السفر يقضيها ركعتين لانها فاتته بعد وجوبها كذلك." بدائع الصنائع ۱/۲۴۶،۲۴۵، كتاب الصلاة، بيان كيفية القضاء، ط: رشيدية كوئته و ۱/۲۳۴، ط: سعيد. شامي: ۲/۱۳۵، باب صلاة المسافر ط: سعيد كراچي

(۳) (وان اقتدى مسافر بمقيم) يصلي رباعية ولو في التشهد الاخير (في الوقت صح) اقتداؤه (واتمها اربعا) تبعا لامامه وتبدل الفرض بالسبب الذي هو الوقت، ولو خرج الوقت قبل اتمامه او ترك الامام القعود الاول صح (وبعده) اي بعد خروج الوقت (لا يصح) اقتداء المسافر

نمازوں کو دو رکعت پڑھے کیونکہ سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض دو رکعت ہو کر فرض ہوئی ہے اور ادا شدہ بھی اسی طریقہ سے ہوگی۔ (۱)

سگریٹ

سگریٹ بدبودار چیز ہے، منہ کو اچھی طرح صاف کئے بغیر مسجد میں آنا یا اس کو مسجد میں رکھنا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

سلام امام سے پہلے پھیرنا

☆... مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے امام سے پہلے نہیں۔ (۳)

☆... اگر کسی مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی، ایسے آدمی کو چاہئے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور امام

= بالمقيم ..... (والمعتبر فيه) اي تغير الفرض الى الاربع بالحضر والى ركعتين (آخر الوقت) فان كان في آخره مسافراً صلى ركعتين وان كان مقيماً صلى اربعاً. مراقي الفلاح على حاشية الطحطاوي. ص: ۲۳۳. كتاب الصلوٰة باب صلاة المسافر. ط: قديمي. بدائع: ۱/ ۹۳،۵۶۳ ط: رشيدية كوئٹه (وقوله لانه بعد ما تقرر) اي بخروج الوقت فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب. اما فيه فانه قابل لتغير بنية الاقامة او انشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم. شامي: ۲/ ۱۳۵ باب صلاة المسافر. ط: سعيد كراچي.

(۱) في الدر: والقضاء يحكي اي يشابه الاداء سفراً وحضراً لانه بعد ما تقرر لا يتغير. وتحته في الشامية: فلو فاتته صلاة السفر وقضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو اداها. الدر مع الرد ۲/ ۱۳۵ كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/ ۲۴۵. ط: رشيدية.

(۲) يجب ان تصان المساجد عن ادخال الرائحة الكريهة لقوله عليه السلام: من اكل الثوم والبصل والكراث فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم. متفق عليه. حلبي كبير ص ۶۲۹. فصل في احكام المساجد ط: نعمانية كوئٹه و ص ۶۱۰. ط: سهيل. شامي: ۱/ ۶۶۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب في الغرس في المسجد. وفيه: ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ما له رائحة كريهة ماكولاً او غيره ... الخ. ط: سعيد كراچي.

(۳) وكونه مع الامام بيان للافضل يعني الافضل للماموم المقارنة في التحريمة والسلام عند ابي حنيفة وعندهما عقيبهما للاحتياط ... الخ. البحر ۱/ ۳۳۳ كتاب الصلاة فصل ولما اراد الدخول في الصلاة ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۹۶. كتاب الصلاة الفصل الثاني في الصلاة.

کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرے۔ (۱)

☆... اگر امام نے ابھی تک سلام نہیں پھیرا، اور مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے قصداً امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

سلام اور سائنس

نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Diseases) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

(ریسرچ ڈاکٹر قاضی عبد الواحد نشتر میڈیکل کالج ملتان)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۹۶)

سلام ایک طرف پھیرا

نماز کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے، اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے نے ایک طرف سلام پھیرا اور دوسری طرف نہیں پھیرا اور نماز کے منافی کوئی

= ط: رشيدية كوئٹه. وفي مراقي الفلاح: وبعد مفارقته اى سلام المقتدى لسلام الامام عند الامام موافقة له. مراقي الفلاح، ص: ٢٥٠، كتاب الصلاة، فصل في سننها. ط: قديمي. ومفارقته السلام الامام. شامي ١/٤٧٧، فصل آداب الصلاة. ط: سعيد.

(٢) في مراقي الفلاح: (وكره سلام المقتدى بعد تشهد الامام (قبل سلامه لتركه المتابعة وصحت صلاته" وفي حاشية الطحطاوي عليه: (وكره سلام المقتدى الخ) وهي تحريمية لنهي عن الاختلاف على الامام الا ان يكون بالقيام لضرورة صون صلاته عن فساد كخوف حدث لو انتظر السلام ... فلا يكره حينئذ ان يقوم بعد القعود قدر التشهد قبل السلام لوجود فرض القعود) الا ترى تاخيره بعد قوله وصحت صلاته (لتركه المتابعة) علة لقوله وكره افاد ان الكراهة تحريمية. مراقي الفلاح، ص: ١٦٩، ١٧٠، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل فيما يفعله المقتدى بعد فراغ امامه. ط: قديمي. شامي ١/٥٢٥، فصل واذا اراد الشروع في الصلاة. ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ١/٥٩٨، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

کام کیا ہے تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت گذرنے کے بعد نہیں، لیکن توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۱)

سلام بائیں جانب پھیر دیا

اگر کسی نے نماز کے آخر میں دائیں جانب سلام پھیرنے کی بجائے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو اس کے بعد صرف دائیں جانب سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ بائیں جانب سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولفظ السلام مرتين فالثاني واجب ،الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۸، باب شروط الصلاة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية. ط: سعيد. (او اعادتها بتركه عمدا) وسقوط الفرض ناقصا ان لم يسجدو لم يعد قوله (واعادتها بتركه عمدا اى مادام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ،ويكون فاسقا آثما ،وكذا الحكم في كل صلوة اديت مع كراهة التحريم ،والمختار ان المعادة لترك واجب نفل جابر ، والفرض سقط بالاولى لان الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره ،ويندب اعادتها لترك السنة. الطحطاوى على المراقى،ص:۲۴۷. فصل في بيان واجب الصلاة ط: قديمى .ص:۱۳۳، قديمى جديد. بدائع: ۱/ ۱۹۴. فصل واما الذى هو عند الخروج من الصلاة. ط: سعيد كراچى شامى ۱/ ۳۵۶، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة. ط: سعيد.

ويجب لفظ السلام مرتين في اليمين واليسار للمواظبة عليه." كذا في امداد الفتاح ،فصل واجبات الصلاة، ص: ۲۷۴. ط: صديقى پبلشرز ، وفي الهندية: وان سلم عن يمينه فقام فان لم يتكلم او لم يخرج من المسجد يقعد ويسلم، كذا في التاتارخانية، ناقلا، عن الحجة، والصحيح انه اذا استدبر القبلة لا يأتي بها كذا في القنية،باب الصلاة، الباب الرابع،الفصل الثالث: ۱/ ۷۷،ط:رشيدية وفي مراقى الفلاح: ولو نسى يساره وقام يعود مالم يخرج من المسجد أو يتكلم فيجلس ويسلم. مراقى الفلاح،ص: ۱۳۹. كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها،ط: قديمى كراچى. امداد الفتاح: ۳۰۳. ط:صديقى پبلشرز.

(۲) ولو سلّم او لا عن يساره فانه يسلم عن يمينه مالم يتكلم لا يعيد السلام عن يساره، ولو سلم تلقاء وجهه يسلم عن يساره "هندية: ۱/ ۷۷. كتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث،ط: رشيدية كوئٹه. ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده ،ولو عكس سلم عن يمينه فقط (قوله ولو عكس) بأن سلم عن يساره او لا عامدا أو ناسيا (قوله فقط) اى فلا يعيد التسليم عن يساره ،شامى: ۱/ ۵۲۴. فصل اذا اراد الشروع في الصلاة،ط: سعيد كراچى. ولو بدأ باليسار عامدا او ناسيا فانه يسلم عن يمينه ولا يعيده على يساره ولا شئ عليه. البحر: ۱/ ۳۳۲،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة،ط:سعيد كراچى.

ہاں اگر منہ کو سامنے رکھتے ہوئے سلام پھیرا تو اب صرف بائیں جانب مڑ کر سلام پھیرے۔(۱)

سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا اور اس نے بھول سے بائیں طرف سلام پھیر کر سہو سجدہ کیا تو ہو جائے گا دوبارہ سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سلام پھیرتے وقت

☆... دونوں طرف سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمة الله" کہے اور گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے آدمی کے رخسار نظر آجائیں۔(۳) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہوں۔(۴) جب

(۱) ایضاً۔

(۲) ويكفي بتسليمتين هو الصحيح كذا في الهداية والصواب أن يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور وإليه أشار في الأصل كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۲۵، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط رشيدية. حلبي كبير ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو. ط سهيل اكيدمي لاهور. ص: ۴۰۵، ط: نعمانية كوئته، فتح القدير والكفاية: ۱/۴۳۶، باب سجود السهو. ط دار احياء التراث العربي بيروت

(۳) ويسن أن يبالغ في تحويل الوجه في التسليمتين ويسلم عن يمينه حتى يرى بياض خده الأيمن وعن يساره حتى يرى بياض خده الأيسر لما روي عن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحول وجهه في التسليمة الأولى حتى يرى بياض خده الأيمن أو قال خده الأيمن ولا يكون ذلك إلا عند شدة الالتفات. بدائع الصنائع ۱/۴۳۰، فصل في سنن الصلاة. ط سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۲۴، فصل وإذا أراد الشروع في الصلاة. ط سعيد. هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها. ط رشيدية. حلبي كبير ص ۳۴۳، ط: نعمانية كوئته. بدائع ۱/۲۱۳، ط سعيد.

(۴) "ونظره إلى ... منكبه الأيمن والأيسر عند التسليمة الأولى والثانية لتحصيل الخشوع" در المختار: ۱/۴۷۸، فصل في آداب الصلاة. ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع ۱/۵۰۳، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره. ط سعيد. التاتارخانية: ۱/۵۵۴، كتاب الصلاة، الفصل الثالث. ط: ادارة القرآن كراچي.

دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے تو نیت کرے کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں، ان سب کو سلام کر رہا ہے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

☆...... امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہنا سنت ہے اور امام کے لئے دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست اور ہلکا کہنا سنت ہے۔(۲)

سلام پھیر دیا سجدۂ سہو نہیں کیا

"سجدۂ سہو کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں

"قعدۂ اُولیٰ میں سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) "وينوى بالتسليمة الاولى في خطابه بعليكم من هو عن يمينه من الملائكة والمؤمنين المشاركين له في صلاته دون غيرهم ويفعل في التسليمة عن يساره مثل ذلك اى يقول السلام عليكم ورحمة الله وينوى به من هو عن يساره من الملائكة والمؤمنين" حلبي كبير، ص: ۲۹۳ فصل في صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه، وص: ۳۳۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۲۱۳/۱، فصل في سنن الصلاة، ط، سعيد كراچي، الدر المختار مع الرد: ۵۲۶/۱، ۵۲۷، فصل وإذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچي، التاتارخانية: ۵۵۳/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثالث، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) (وسن جعل الثاني اخفض من الاول) (قوله اخفض من الاول) افاد انه يخفض صوته بالاول ايضا اى عن الزائد عن قدر الحاجة في الاعلام فهو خافض نسبي والا فهو في الحقيقة جهر فالمراد انه يجهر بهما الا انه يجهر بالثاني دون الاول...... وفي البدائع: ومنها اى السنن ان يجهر بالتسليم لو اماما لانه للخروج عن الصلاة فلا بد من الاعلام. شامي: ۵۲۶/۱، فصل وإذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۲۹۵، باب صفة الصلاة، ط: نعمانية، وص: ۳۳۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۷۶/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة ط: رشيدية، بدائع: ۲۱۳/۱، فصل في سنن الصلاة ط: سعيد كراچي.

سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ

☆......اگر اکیلا نماز پڑھنے والا ہے تو تشہد، درود شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرے گا،(۱) اور اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی کے لئے امام کی پیروی میں سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرے، نہ امام سے پہلے اور نہ امام کے بعد۔(۲)

☆......اگر کسی نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا، تو افضل اور بہتر طریقہ کو نظر انداز کر دیا اس لئے امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا چاہئے۔(۲)

سلام پھیرنے کا طریقہ

سلام پھیرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرا جائے اور سلام پھیرتے وقت اتنا مڑا جائے کہ دائیں اور بائیں رخسار پیچھے والے لوگوں کو واضح طور پر نظر آئیں۔ اور سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت ہلکی ہو۔

اگر سلام پھیرنے والا امام ہے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے وقت نماز پڑھنے والے مقتدی، جن اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۳)

---

(۱) فاذا فرغ من الادعية بعد التشهد يسلم عن يمينه ويقول السلام عليكم ورحمة الله "حلبي كبير، ص: ۲۹۳، صفة الصلاة، ط: نعمانيه كوئته. الدر المختار: ۱/ ۵۲۲، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲،۳) في البحر: (قوله مع الامام) بيان للافضل يعني الافضل للماموم المقارنة في التحريمة والسلام عند ابي حنيفة رحمه الله وعندهما بعدها للاحتياط... الخ: ۱/ ۳۳۲، كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول في الصلاة. ط: سعيد كراچي. ويسلم بعد الامام عندهما وعن ابي حنيفة روايتان والاصح عنده انه يسلم مع الامام "خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقطعة، سنن الصلاة. ط: رشيديه كوئته.

(۳) ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول في التسليمة الاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفي التسليمة الثانية عن يساره حتى يرى بياض خده

کر کے نماز پوری کر لے، اگر سجدہ سہو کیے بغیر نماز پوری کر لی تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ

نماز کے آخر میں دائیں بائیں سلام پھیرتے ہیں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نمازی نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلا گیا تھا، اور اللہ کے علاوہ ساری کائنات سے الگ تعلق ہو کر اللہ کے دربار میں پہنچ گیا تھا، اب اس کے بعد پھر اس عالم میں دوبارہ واپس آیا ہے اور آنے والا ہر کسی کو سلام کرتا ہے اس لئے نماز کے آخر میں دائیں بائیں کے آدمی اور فرشتوں کو اور آگے کے امام کو سلام کرتا ہے۔

جان سفر رفت و بدن آمد قیام = وقت رجعت زاں سبب گوید سلام (۲)

(احکام اسلام ص ۲۷)

سلام کا جواب

مسئلہ... نماز کے دوران زبان سے کسی کے سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد

---

(۱) وان سهوا عن السلام يعني بان سهى عن السلام بعد القعدة الاخيرة ثم كما قعد ركن او ذكر على ظن انه خرج من الصلاة ثم علم انه لم يخرج وانه لم يسلم فيسلم ويسجد للسهو ما لم يات بالمنافي. حلبي كبير ص ۴۶۰ الفصل في سجود السهو ط: نعمانية كوئٹه. وفي البحر عن الاسبيجابي وصاحب التجنيس: اذا صلى الظهر على ظن انه سلم ثم تبين انه لم يسلم فانه يسلم ويسجد للسهو. البحر الرائق ۲/۹۳ باب سجود السهو ط: سعيد كراچی. وكذا لو نسي السلام وان ظن انه سلم وسمع قاعدا ثم علم انه لم يسلم فيسلم، زاد الفقير ص ۴۲ بحواله فتاوى رحيميه ۵/۱۲۰، دار الاشاعت كراچی.

(۲) واعلم ان السلام لا يصح من المصلي الا ان يكون كالمختفي في حال صلاته عن حاضريه غائبا عن كل ما سوى الله من الاكوان والحاضرين معه، فاذا اراد الخروج من الصلاة والانتقال من تلك الحالة الى حالة مشاهدة الاكوان والجماعة سلم عليهم سلام القادم لغيبته عنهم في صلاته عند ربه فان كان المصلي لم يزل مع الاكوان والجماعة ان كان في جماعة فكيف يسلم عليهم من هذه حالته فانه ما برح عندهم فهلا استحى هذا المصلي حيث يرى بسلامه من صلاته انه كان عند الله في تلك الحالة، فسلام المنصرف من الصلاة لانتقاله من حال الى حال فيسلم تسليمتين تسليمة على من على يمينه وتسليمة على من قدم عليه الا ان يكون عنده ثالثة في صلاته فلا يسلم على من نقل عنه لان الله هو السلام فلا يسلم عليه. الفتوحات المكية: ۱/۴۳۲، فصل بل وصل في التسليم من الصلاة، ط: دار صادر بيروت.

ہو جائے گی۔(۱) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆..... نماز کی حالت میں سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب: یہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

سلام کا راز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللہ اکبر" کی تعلیم دی، اسی طرح اس کو ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کی تلقین کی، جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللہ اکبر" سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہے، اسی طرح نماز ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" سے بہتر کوئی لفظ نہیں۔

سب جانتے ہیں کہ سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب رہنے کے بعد پہلی ملاقات ہو، اس لئے نماز ختم ہونے پر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کی تعلیم میں واضح اشارہ ہے کہ جب بندہ "اللہ اکبر" کہہ کر نماز میں شامل ہوا اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض معروض اور درخواست شروع کردی تو اس کو چاہئے کہ وہ اس وقت اس دنیا سے بلکہ اپنے ماحول اور دائیں بائیں والوں سے غائب

(۱) (ويفسدها التكلم) ..... (ورد السلام) ولو سهوا (بلسانه) لا بيده بل يكره على المعتمد. الدر مع الرد: ۱/۶۱۳-۶۱۵. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد. وفي الشامية (قوله لا بيده ... وصرح في المنية: بأنه مكروه اي تنزيها - ۱/۶۱۹. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچی. اذا سلم عليه رجل وهو يصلي فرد عليه السلام بلسانه بطلت صلاته، اما اذا رد عليه بالاشارة فانها لا تبطل باتفاق. الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۳۰۵. كتاب الصلاة، اذا رد السلام وهو يصلي. ط: دار الفكر بيروت.

(۲) (ولو رد) المصلي (السلام بيده او برأسه او طلب منه شيء فاومى برأسه) او عينه او حاجبه اي قال نعم او لا (لا تفسد صلاته) لا تفسد) بذلك ... وفي احكام القرآن للطحاوي ولا بأس للمصلي ان يجيب برأسه. حلبي كبير، ص: ۴۴۵، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. وانظر الحاشية السابقة ايضا والبحر: ۲/۹، باب ما يفسد الصلاة: ۱/۶۰۲. ط: سعيد.

اور ایسا محسوس ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس وقت اس کے دل کی نگاہ کے سامنے نہ رہے، پوری نماز میں اس کا یہی حال رہے۔

پھر جب آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور آخری دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کر کے اپنی نماز پوری کر لے، تو اس کے باطن یعنی دل کی کیفیت یہ ہو کہ گویا اب وہ کسی دوسری دنیا سے اس دنیا اور اپنے ماحول میں واپس آیا ہے، اور دائیں بائیں والے انسانوں اور فرشتوں سے اب اس کی نئی ملاقات ہو رہی ہے، اس لئے اب وہ ان کی طرف رخ کر کے اور ان ہی سے مخاطب ہو کر کہے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" یہ سلام کی حکمت اور راز ہے۔ (۱)

سلام کرنا

☆ اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت یا وظائف وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا بہتر ہے، اور اگر لوگ نماز و وظائف وغیرہ میں مشغول ہیں یا مسجد میں کوئی نہ ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ"۔ (۲)

اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں اور بعض نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں سے ہٹ کے

(۱) "سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں، صفحہ نمبر ۳۶۹، پر نماز کا سلام کی وضاحت کر دی۔

(۲) ولو دخل ولم یر احداً یقول: السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین. الدر مع الرد: ۶/۴۱۲، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی و ۹/۵۹۶، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان. هندیۃ: ۵/۳۲۵، کتاب الکراهیۃ، الباب السابع فی السلام، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. البحر الرائق: ۸/۲۰۳، کتاب الکراهیۃ، فصل فی البیع، ط: رشیدیۃ کوئٹہ

فاصلے پر ہیں کہ ان کو سلام کرنے سے یا ان کے سلام کے جواب سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو تشویش نہ ہوتی ہو تو سلام کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔(۱)

☆..... نماز کے دوران کسی کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا یاد آیا

"سجدہ سہو (غیر ۲)" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام کے دوران اقتداء کی

☆..... اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی اس کے بعد امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اپنی نماز شروع کرے، قعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۳)

☆..... اور اگر امام نے "السلام" کا لفظ کہا ابھی تک "علیکم" کا لفظ نہیں کہا، اس دوران آنے والے نے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوئی کیونکہ

(۱) (قوله وإذا أتى دارا تسن إلخ) ... ولو دخل مسجداً وبعض القوم في الصلاة وبعضهم لم يكونوا فيها، يسلم وإن لم يسلم لم يكن تاركاً للسنة. رد المحتار على الدر المختار: ۶/۴۱۳، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراچی.

(۲) (بخلاف السلام على إنسان) للتحية، وعلى ظن أنها ترويحة مثلاً أو سهوا فإنه في غير جنازة (فإنه يفسدها) مطلقاً، وإن لم يقل عليكم (ولو ساهيا فسلام التحية مفسد مطلقاً. الدر مع الرد: ۱/۶۱۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر: ۲/۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله والسلام ورده، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۴۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) (قوله وتنقضي قدوة بالأول) أي بالسلام الأول قال في المجتبى الإمام إذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل أن يقول "عليكم" لا يصير داخلا في صلاته لأن هذا سلام. شامي: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط:

سلام کے پہلے میم پر نماز ختم ہوجاتی ہے، اس لئے وہ شخص اپنی نماز کا قعدہ پڑھے اور تکبیر تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے، اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔(۱)

☆ ...... اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی اور قعدہ میں بیٹھا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس کو "التحیات" پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے اگر تشہد (التحیات) پڑھے بغیر ہی کھڑا ہوگیا تب بھی نماز ہوجائے گی، لیکن التحیات پڑھ کر اٹھنا بہتر ہے۔(۲)

☆ ...... امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ کوئی شخص آکر امام کی نماز میں شامل ہوگیا تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد تشہد پورا کرکے اٹھنا بہتر ہے اور اگر پورا تشہد نہیں پڑھا اور کھڑا ہوگیا تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے

نماز کے ختم کے وقت دونوں طرف سلام پھیرتے وقت صرف منہ پھیرنا کافی ہے سینہ نہ پھیرے۔(۴)

— سعید کراچی. وليه بعضا فوته فلا يتابعه الخ. ويشمل بإطلاقه ما لو اقتدى به في أثناء التشهد الأول أو الأخير، فحين قعد قام إمامه أو سلم، ومقتضاه أنه يتم التشهد ثم يقوم ولم أره صريحاً ثم رأيته في الذخيرة ناقلاً عن أبي الليث المختار عندي أنه يتم التشهد وإن لم يفعل أجزأه الخ. شامی ۱/ ۴۹۶، باب صفة الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد. حلبي ... فصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۳۰۹، فصل فيما يفعله المقتدي بعد فراغ امامه، ط: قديمي، و دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

(۳) ایضاً.

(۴) ثم يسلم ... تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول (في التسليمة الاولى) وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفي التسليمة الثانية عن يساره حتى يرى بياض خده الايسر. هندية ۱/ ۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته. بدائع الصنائع ۱/ ۲۱۳، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي ... ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان ... حاشية الطحطاوي على مراقي ص ۲۸۰، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، وقديمي. الدر المختار ۱/ ۵۲۴، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها، مطلب في خلف الوعيد، ط: سعيد.

سلام گردن جھکا کر پھیرنا

"گردن جھکا کر سلام پھیرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا

اگر "السلام علیکم" کہتے وقت مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔(۱)

سمع اللہ لمن حمدہ

رکوع سے قومہ میں آتے ہوئے امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا اور مقتدی کو "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہنا اور اکیلا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے دونوں کہنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولو أتمه إلخ) أي لو أتم المؤتم به التشهد، بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل إتمام إمامه فأتى بما يخرجه من الصلاة كسلام أو كلام أو قيام جاز: أي صحت صلاته لحصوله بعد تمام الأركان، لأن الإمام وإن لم يكن أتم التشهد لكنه قعد قدره لأن المفروض من القعدة قدر أسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وإنما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الإمام بلا عذر، فلو به كخوف حدث أو خروج وقت جمعة أو مرور مار بين يديه فلا كراهة. شامي: ۱/۵۲۵، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد و: ۲/۲۴۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت. حلبي: ۱/۵۱۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، حاشية الطحطاوي، ص: ۲۱۱، فصل فيما يفعله المقتدي، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان، وغيرهما.

(۲) فإن كان إماما يقول سمع الله لمن حمده بالإجماع وإن كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع بلا خلاف وإن كان منفردا الأصح أنه يأتي بهما كذا في المحيط، وعليه الاعتماد كذا في التاتارخانية. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر المختار: ۱/۴۹۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد و: ۲/۲۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. البحر الرائق: ۱/۳۱۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو غلط پڑھنا

"سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کو "سَمِعَ اللّٰهُ لِيْمَنْ حَمِدَهٗ" پڑھنا غلط ہے، اس لئے اس کے تلفظ کو صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کرنا لازم ہوگا، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا

سنت اور فرض کے درمیان دنیاوی باتیں کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے، البتہ فرض کے بعد جو سنتیں ادا کی گئی ہیں درمیان میں باتیں کرنے کی وجہ سے انہیں دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا

نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں وقت داخل ہونے کے بعد جمعہ، ظہر، عصر، عشاء، اور فجر کی سنتیں اذان سے پہلے پڑھنا درست ہے۔ (۳)

---

(۱) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله بآخر ... لم تفسد ما لم يتغير المعنى. رد المحتار على در المختار ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچى. و۲/۳۹۹، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/۸۱، الفصل الخامس في مسائل زلة القارئ، ط: رشيدية كوئٹه. فتاوى دار العلوم ديوبند ۴/۸۸، ط. دار الاشاعت كراچى.

(۲) ولو تكلم بين السنة والفرض لا يسقطها ولكن ينقص ثوابها، وقيل تسقط. الدر مع الرد: ۲/۱۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچى. و۲/۴۰۱، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه

(۳) عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا جاء احدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل ان يجلس. ابو داود: ۱/۶۷، باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد، ط: مكتبه امداديه ملتان

سنت ترک ہو جائے

اگر نماز میں سنت ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی ، بلکہ نماز ہو جاتی ہے ،باقی جان بوجھ کر سنت ترک کرنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قبولیت میں اثر پڑے گا ۔ہاں جن سنتوں کو چھوڑنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ،ان سنتوں کو چھوڑنے کی صورت میں نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا ، کیونکہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

سنت چھوٹ جائے

نماز کی سنت چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ،اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے۔ (۲)

سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی

اگر ظہر کی سنت ایک رکعت پڑھنے کے بعد ظہر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر فرض نماز کی جماعت میں شریک ہو جائے ،اور فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوری چار رکعت سنت موکدہ دوبارہ پڑھے ،اور

(۱، ۲) (وسننها) ترک السنة لا يوجب فساداً ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غير مستخف ، وقالوا الاساءة ادون من الكراهة ، الدر المختار (قوله لو عامدا غير مستخف) فلو غير عامد فلا اساءة ايضا بل تندب اعادة الصلاة، الخ، شامي: ۱/ ۴۷۳ - ۴۷۴،باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. (قوله وكذا كل صلاة، الخ) الول: وقد ذكر في الامداد بحثا ان كون الاعادة بترك الواجب واجبة لا يمنع ان تكون الاعادة مندوبة بترك سنة، آه، ونحوه في القهستاني ،بل قال في فتح القدير: والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الاعادة او تنزيه فتستحب الخ، شامي: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي.

بہتر ہے۔(۱)

سنت کو چھوڑنا

سنت کو جان بوجھ کر یا سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑنا گناہ ہے اور سنت کو حقیر سمجھ کر چھوڑنا کفر ہے، ایسا آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر بھولے سے سنت چھوٹ گئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور سجدۂ سہو بھی واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سنت کی قضاء

اگر سنت مؤکدہ کی نماز اپنے وقت کے اندر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد اس کی قضاء نہیں ہو سکتی۔ مثلاً ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہے کسی نے پڑھی نہیں تو ظہر کی فرض نماز کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر ادا کر سکتا ہے، لیکن ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر یا مغرب کے وقت اس کی قضاء نہیں کر سکتا، اگر کوئی شخص تلافی کے طور پر چار رکعت نماز پڑھے گا تو وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل الگ نفل نماز ہو گی۔(۳)

---

(۱) ویکره للإمام التنفل في مكانه لا المؤتم، (قوله ویکره الخ) بل يتحول ...... وكذا يكره مكثه قاعدا في مكانه مستقبل القبلة في صلاة لا تطوع بعدها... والكراهة تنزيهية، شامي: ۱/ ۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب فيما لو زاده على العدد الوارد في التسبيح عقب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۷، الفصل الثالث، في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. النووي على صحيح مسلم، : ۱/ ۲۸۸، كتاب الجمعة، باب الأمر بالتحول لنافلة، من موضع الفريضة، ط: قديمي كراچي.

(۲) بخلاف سنة الظهر) وكذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم يأتي بها) على أنها سنة (في وقته) أي الظهر (قبل شفعه)، الدر المختار، وفي الشامية. (قوله في وقته) فلا يقضيها بعده لا تبعا ولا مقصودا بخلاف سنة الفجر، شامي: ۲/ ۵۸، باب ادراك الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۷۳، ۷۵، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وسنتها) ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غير مستخف، وقالوا الاساءة أدون من الكراهة. الدر المختار، وفي الشامية (قوله لو عامدا غير مستخف) فلو غير

سنت کے بغیر جماعت پڑھانا

فرض سے پہلے کی سنت موکدہ پڑھے بغیر فرض نماز پڑھانا جائز ہے فرض نماز ہو جاتی ہے، البتہ اس کی عادت بنانا صحیح نہیں ہے۔(۱)

سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ

''وتر کے قعدۂ اولیٰ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

سنت موکدہ کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا

اگر سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد جماعت میں دیر ہے، تو مزید نوافل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں بلکہ ثواب ملے گا، البتہ فجر کے وقت سنت مؤکدہ

عامدفلا اساءة ايضا بل تندب اعادة الصلاة كما قدمناه في اول بحث الواجبات ولو مستخفا كفر لما في النهر عن البزازية :لو لم ير السنة حقا كفر ؛ لأنه استخفاف ووجهه ان السنة احد الاحكام الشرعية المتفق على مشروعيتها عند علماء الدين ،فاذا انكر ذلك ولم يرها شيئا ثابتا ومعتبرا في الدين يكون قد استخف بها واستهانها وذلك كفر "كامل "شامي :۱/۳۷۳، ۳۷۴،باب صفة الصلاة ،مطلب سنن الصلاة ،ط:سعيد ،البحر ۲/۴۹ باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد ،هندية ۱/۱۱۲ ،الباب التاسع في النوافل ،ط:رشيدية ، شامي ۱/۱۰۳ ؛كتاب الطهارة ،مطلب في السنة وتعريفها،ط:سعيد.

(۱) عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها ، ترمذي: ۱/۵۷ ،باب ما جاء في الركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها. (اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام ہوا کرتے تھے۔

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (في ركعتي الفرض) مطلقا اما تعين الاولين على المشهور، (و كل النفل) للمنفرد لان كل شفع صلاة، الدر مع الرد: ۲/۳۸ـ ۴۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. وهي...... قراءة فاتحة الكتاب ...... وضم سورة ...... (في الاولين من الفرض) وهل يكره في الاخريين؟ المختار لا (و) في (جميع) ركعات (النفل) لان كل شفع منه

پڑھنے کے بعد اگر جماعت میں دیر ہے تو مزید نوافل پڑھنا درست نہیں بلکہ انتظار کرے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا تسبیح تہلیل، ذکرواذکار، استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھے یا قضاء نماز ہے تو لوگوں سے الگ ہو کر قضاء نماز پڑھے۔(۱)

سنت نماز

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، گویا یہ اسلام کا سب سے بڑا اور مضبوط ستون ہے، اور ایمان کے لئے ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ ان فرض نمازوں کے آگے پیچھے اور دوسرے اوقات میں بھی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی، پھر ان میں سے جن نمازوں کے لئے آپ نے تاکیدی الفاظ فرمائے یا دوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی عملی طور پر زیادہ اہتمام فرمایا ان کو عرف عام میں "سنت" کہا جاتا ہے اور ان کے علاوہ کو "نوافل" کہا جاتا ہے۔(۲)

سنت نمازیں

(۱)...فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت (۲)...ظہر کے وقت چھ رکعت، چار رکعت سنت فرض سے پہلے اور دو رکعت سنت فرض کے بعد (۳)...مغرب کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۴)...عشاء کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۳)

صلاة (و) كل (الوتر) احتياطا الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۵۸۔۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچی۔ (والقراءة فرض في جميع ركعات النفل) لمساوات الركعة الثانية للركعة الاولى في القراءة على ما سياتي، وكل ركعتين من النفل صلوة على حدة، حلبی کبیر، ص: ۲۷۵۔۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور۔

(۱) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر سوى سنته) لشغل الوقت به تقديرا، الدر مع الرد: ۱/۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی۔

(۲) معارف الحديث: ۳/۳۱۹، كتاب الصلاة، سنتیں اور نوافل، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۳) عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتى عشرة ركعة

(۵)...تراویح کی بیس رکعت (۱) (۶)...تہجد کی نماز (۲) (۷)...تحیۃ المسجد (۳)
(۸)...احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت (۴) (۹)...کسوف کی دو رکعت نماز (۵)
(۱۰)...خسوف کی دو رکعت نماز۔ (۶)

سنت ونفل پڑھنے کی جگہ

اگر مسجد میں جگہ ہے تو فرض نماز جہاں ادا کی ہے سنت اور نفل کو وہاں سے آگے پیچھے ہو کر کسی اور جگہ پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح خواتین کے لئے بھی گھر میں یہی بہتر ہے، تا کہ قیامت کے دن ایک سے زائد جگہیں نماز پڑھنے پر گواہ بن جائیں اور اگر جگہ کی کمی ہے تو جہاں فرض نماز ادا کی ہے وہاں سنت اور نفل ادا کر سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۷)

سنّ له بيت في الجنة أربعاً قبل الظهر، وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر، رواه الترمذي، الدر مع الرد: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي

(۱) (التراويح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) إجماعاً. الدر مع الرد ۲/۴۳، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي (فصل في التراويح) وهي خمس ترويحات كل ترويحة أربع ركعات بتسليمتين كذا في السراجية، هندية: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. وهي عشرون ركعة، الدر مع الرد: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه) وصلاة الليل وأقلها على ما في الجوهرة ثمان. الدر مع الرد ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي

(۳) (ويسن تحية) رب (المسجد) وهي ركعتان الدر مع الرد: ۲/۱۸، باب الوتر والنوافل مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۴) (وصلي سنتها) قوله سنتها وفي الغاية أنها سنة، نهر وبه جزم في البحر والسراج، شامي: ۲/۴۸۳، كتاب الحج، فصل في الإحرام وصفة المفرد بالحج، ط: سعيد كراچي.

(۵) (وإلى خمس:) صلاة الكسوف سنة النبي، التنوير مع الرد: ۲/۱۸۳، باب الكسوف ط: سعيد كراچي.

(۶) التنوير مع الرد: ۲/۱۸۳، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي.

(۷) (ويستحب للإمام بعد سلامه أن يتحول إلى يمين القبلة) وهو الجانب المقابل (إلى جهة يساره) أي يسار المستقبل لأن يمين المقابل جهة يسار المستقبل إليه (للتطوع بعد الفرض) لأن

سنت ونوافل کی حکمت

جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نمازوں سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالی کی خاص الخاص حاضری ہے اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرے، اور ملأ اعلیٰ اور مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کرلی جائے۔

اور جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کی حکمت اور مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے اس کا تدارک بعد والی ان سنت اور نفلوں سے ہو جائے۔

فرضوں کے آگے پیچھے والی سنت اور نوافل کے علاوہ جن نوافل کی مستقل حیثیت ہے مثلاً ان میں اشراق، چاشت، اوابین، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور رات میں تہجد یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کے لئے خاص کورس ہے، جو بندہ ترقی کرنا چاہے، اور اللہ سے زیادہ سے زیادہ قریب ہونا چاہے تو وہ یہ کورس ضرور کرے۔(۱)

عالمين فضلا ولتطبيع الاشتباه نطقه في الغرض المتنفل به وكذلك للقوم وتكثير شهود له لما روي أن مكان المصلي يشهد له يوم القيامة، مراقي الفلاح. قوله: لما روي أن مكان المصلي الخ روى ابو هريرة قال رسول الله ﷺ تلا: يومئذ تحدث أخبارها قال: أتدرون ما أخبارها قالوا: الله ورسوله أعلم قال فإن أخبارها أن تشهد على كل عبد وأمة بما عمل على ظهرها تقول عمل كذا وكذا كذا رواه الترمذي وقال حسن صحيح ونقل القرطبي في تفسير قوله تعالى: فما بكت عليهم السماء والأرض عن علي وابن عباس رضي الله عنهما أنه يبكي على المؤمن مصلاه من الأرض، ومصعد عمله من السماء وتقدير الآية فما بكت عليهم مصاعد أعمالهم من السماء ولا مواضع عبادتهم من الأرض اه ومن هذا قال عطاء الخراساني ما من عبد يسجد لله تعالى سجدة في بقعة من بقاع الأرض إلا شهدت له يوم القيامة وبكت عليه يوم يموت اه. ابن أمير حاج مختصرا، حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ٣١٣-٣١٤، فصل في صفة الأذكار [illegible] الامامة، ط: قديمي، شرح مع الرد: ١/٥٣٠، باب صفة الصلاة، قبيل فصل في القراءة، ط: سعيد، النووي على صحيح مسلم: ١/٢٨٨، كتاب الجمعة، باب الأمر بالتحول للنافلة من موضع الفريضة، ط: قديمي.

(۱) معارف الحديث: ۳/۱۹۳، كتاب الصلوة، سنتیں اور نوافل، ط: دار الاشاعت۔

سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے

فجر کی سنت کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب تک آخری قعدہ ملنے کی امید ہے سنت نہ توڑے، (۱) اور چار رکعت سنت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر تیسری رکعت میں جماعت شروع ہوگئی تو چار رکعت پوری کر کے جماعت میں شریک ہو جائے۔ (۲)

اور اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

تو اس پر شبہ یہ ہے کہ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت کیسے حاصل ہوئی کہ فرض نماز تو توڑ دی جائے اور سنت نہ توڑی جائے؟

---

(۱) (وإذا خاف فوت) ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة أكمل (وإلا) بأن رجا إدراك ركعة في ظاهر المذهب وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعا للبحر، لكن ضعفه في النهر (لا) يتركها بل يصليها عند باب المسجد إن وجد مكانا وإلا تركها: لأن ترك المكروه مقدم على فعل السنة. الدر مع الرد: ٢/٥٦، وفي الشامية: (قوله لكن ضعفه في النهر) ...... قلت: لكن قواه في فتح القدير بما حاصله أن من أدرك ركعة من الظهر مثلا فقد أدرك فضل الجماعة وأحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا ... وكذا لو أدرك التشهد يكون مدركا لفضلها على قولهما. قال: وهذا يعكر على ما قيل إنه لو رجا إدراك التشهد لا يأتي بسنة الفجر على قول محمد والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه اهـ أي لأن المدار هنا على إدراك فضل الجماعة، وقد اتفقوا على إدراكه بإدراك التشهد، فيأتي بالسنة اتفاقا كما أوضحه في الشرنبلالية أيضا، وأقره في شرح الملتقى وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر لنوح آفندي، وشرحها للشيخ إسماعيل ونحوه في القهستاني، وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة. شامي: ٢/٥٦، باب ادراك الفريضة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ط: سعيد.

(۲) (والشارع في نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه ركعتين (وكذا سنة الظهر و) سنة (الجمعة إذا أقيمت أو خطب الإمام) يتمها أربعا (على) القول (الراجح) لأنها صلاة واحدة، وليس القطع للإكمال بل للإبطال خلافا لما رجحه الكمال. الدر مع الرد ص ٢/٥٣ وفي الشامية ...... ثم اعلم أن هذا كله حيث لم يقم إلى الثالثة، أما إن قام إليها وقيدها بسجدة، ففي رواية النوادر يضيف إليها رابعة ويسلم، وإن لم يقيدها بسجدة قال في الخانية: لم يذكر في النوادر واختلف المشائخ فيه قيل يتمها أربعا ويخفف القراءة، وقيل يعود إلى القعدة ويسلم وهذا [illegible] والأوجه أن

اس کا جواب یہ ہے تا کہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور سنت بھی ادا ہو جائے۔

سنتوں کی قرأت

"نفل کی قرأت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سنتوں کے بعد دعا

واضح رہے کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد سنت اور نفل نماز الگ الگ ادا کی جاتی ہیں، اور الگ الگ سنتیں اور نفل پڑھنے کے بعد سب کا دوبارہ اکٹھا اور جمع ہونا، اور اکٹھے ہو کر دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین، اور ائمہ دین یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ امام مالکؒ، امام احمدؒ، اور امام شافعیؒ سے ثابت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کا طریقہ یہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے کے بعد دعا بھی امام اور مقتدی سب مل کر جماعت کے ساتھ کرتے تھے، اور سنتیں اور نفلیں الگ پڑھا کرتے تھے تو دعا بھی ہر ایک الگ الگ کیا کرتے تھا۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد تمام حضرات سنت اور نوافل ادا کرنے کے لئے گھر چلے جاتے پھر سنت و نوافل ادا کرنے کے بعد دوبارہ گھر سے مسجد میں دعا کے لئے جمع ہوتے۔

ــ يسمها الانهاء ان كانت صلاة احد فظاهر، وان كانت كالمرهما من التوافل كل شفع صلاة، لكنها في القطعة كالتحريمة المبتدأة وان كان اول ما يحرم يجوز شفعا لكنها فيه، شامي ۲/۵۲، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد.

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کبھار کسی مصلحت یا ضرورت کی وجہ سے سنتیں مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کے ساتھ مل کر دعا نہیں فرمائی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتوں میں مشغول رہتے اور مقتدی اپنی اپنی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد چلے جاتے اور دعا کے لئے انتظار نہ کرتے۔ (۱)

سنتیں مقرر ہونے کی وجہ

انسان دنیوی کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے اللہ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اس سے دل میں کدورت اور میل جمع ہو جاتی ہے، لہذا فرض نماز شروع کرنے سے پہلے دل کے میل اور کدورت کو دور کرکے دل کو صاف اور شفاف کرنا چاہئے تاکہ دل تمام مشغولوں سے خالی ہو کر صرف اللہ کی طرف متوجہ ہو، اس لئے فرض نماز سے پہلے اور بعد میں یا صرف پہلے یا صرف بعد میں سنت مقرر کی گئی۔

بسا اوقات آدمی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ آداب کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے اس کو نماز کا پوری طرح فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے فرائض کے بعد بھی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ نماز اور مقرر کی گئی تاکہ فرائض میں جو کمی اور قصور ہو جائے وہ بعد کی سنتوں کے ذریعہ پورا کیا جائے اور تلافی ہو جائے۔ احکام اسلام ص ۶۸ (۲)

(۱) فتاویٰ رحیمیہ ۶/۱۸۵، فرض نمازوں کے بعد سنن ونوافل سے فارغ ہو کر دعا مانگنا (مفتی عاشق الٰہی) صفحہ ... طبع دارالاشاعت 2003، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۴/۲۰۳ بعض باب (مسائل سنن مؤکدہ) طبع دارالاشاعت۔

(۲) والسر في الرواتب قبل الفرائض وبعدها أن الأصل فيها أن الاشتغال بالدنيا ... تكون صادة عن ذكر الله ... نفسه ... فسن قبلها صلاة ... الطهارة والخشوع ... ومعنى ... فإنه ... فيجب أن يكون ... لا يعملون فيها ... الفرائض ... يكون ... فيها على ... بين ... وجمع ... وكثيرا ما لا يعقل الإنسان بحيث يستوفي فائدة الصلاة، وهو المشار إليه في قوله ﷺ: كم من مصل ليس له من صلاته إلا نصفها ثلثها ربعها ... فوجب أن يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود. حجة الله البالغة ۲/۱۵، النوافل، مكتبة رشيدية، دهلي.

سنتیں مکان پر پڑھنا

سنتیں مسجد میں پڑھنے سے گھر میں پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے اور یہ حکم فرض نماز سے پہلے اور بعد والی دونوں قسم کی سنتوں کے لئے ہے (۱) لیکن اگر فرض نماز پڑھنے کے بعد گھر جانے کی صورت میں دنیوی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے سنت فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر سنت مسجد ہی میں پڑھ کر نکلے تا کہ سنت فوت نہ ہو (اور سنت مسجد میں بھی پڑھنا ثابت ہے)۔ (۲)

سنتیں نماز کی

۱۔۔۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔ (۳)

۲۔۔۔۔۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (۴) مردوں کو کانوں تک (۵) اور عورتوں کو شانوں تک دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سنت ہے۔ (۶) عذر کی حالت میں جہاں

---

(۱) الافضل في السنن والنوافل المنزل لقوله عليه السلام صلوة الرجل في المنزل افضل الا المكتوبة الخ. عالمگیری: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: ماجدية.

(۲) (قوله والافضل في النفل الخ) ... صلاة المرء في بيته ... ما لم يلزم منه خوف شغل عنها لو ذهب لبيته او كان في بيته ما يشغل باله ويقلل خشوعه فيصليها حينئذ في المسجد لان اعتبار الخشوع ارجح. رد المحتار: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۳) وان لا يطاطئ رأسه عند التكبير اي لا يخفضه. شامي ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة مطلب قولهم الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد

(۴) ويرفع يديه مع التكبير وهو سنة لان النبي ﷺ واظب عليه. حلبي كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في عالمگیری ص ۱/۷۳، ط: ماجدية. شامي: ۱/۴۷۴ باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۵) اذا افتتح الصلوة كبر ثم رفع يديه حتى يحاذي بابهاميه اذنيه. حلبي كبير ص: ۲۹۹، صفة الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

(۶) (واما المرأة فانها ترفع يديها عند التكبير (حذاء ثديها) بحيث تكون رؤوس اصابعها حذاء منكبيها (حلبي كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور).

تک اٹھا سکتے ہیں کافی ہے۔

۳..... تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنا سنت ہے۔(۱)

۴..... ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرے اور نہ بہت ملائے بلکہ نارمل حالت میں رکھنے کی کوشش کرے۔(۲)

۵..... تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا سنت ہے، مردوں کے لئے ناف کے نیچے، اور عورتوں کے لئے سینے پر باندھنا سنت ہے۔(۳)

۶..... مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں پر رکھ لیں، اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لیں، اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھادیں(۴) اور عورتوں کو اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں، انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑنا ان کے لئے مسنون نہیں ہے۔(۵)

---

(۱) حتی تکون الاصابع مع الکف مستقبلة للقبلة، شامی: ۱/۴۸۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲) (وفی المنیة)...... نشر الاصابع عند التکبیر بعدم تکلف ضم ولا تفریج (حلبی کبیر ص: ۳۰۲، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاہور. شامی: ۱/۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید.

(۳) من السنة فی الصلوة وضع الاکف علی الاکف تحت السرة ..... واما المرأة فانها تضعهما تحت ثدییها بالاتفاق. حلبی کبیر ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی) وضع الیمین من الیدین علی الشمال منهما..... علی الصدر للمرأة، حلبی کبیر ص: ۳۰۲، سنن الصلاة. شامی: ۱/۴۸۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی حکم القراءة بالشاذ، ط: سعید.

(۴) وکیفیته الجمع ان یضع کف الیمنی علی کف الیسری ویحلق الابهام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلاثة علی الذراع. حلبی کبیر ص: ۳۰۱، صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

(۵) ویسن وضع المرأة یدیها علی صدرها من غیر تحلیق لانه استر لها. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

۷....ہاتھ باندھنے کے فوراً بعد "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" مکمل ثنا پڑھنا۔(۱)

۸....امام اور منفرد کے لئے ثنا کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا اور مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت کے شروع میں "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا۔(۲)

۹....ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ یعنی "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا سنت ہے اور یہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہے۔(۳)

۱۰....امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے اور اگر امام بلند آواز سے قراءت کرتا ہے تو تمام مقتدیوں کے لئے

---

(۱) (والثنا).....(والثناء) ای قراءۃ سبحانک اللھم الخ ، حلبی کبیر، ص: ۳۰۲، فصل فی السنن ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹، فصل فی بیان سننہا، ط: قدیمی

(۲) ثم یعوذ بعد الاستفتاح (یعوذ) لقولہ تعالی فاذا قرأت القرآن الابتداء اذا اردت قراءۃ القرآن وھو سنۃ عند عامۃ العلماء ..... واما المسبوق فلا یاتی بہ عندھما الا بعد مفارقۃ الامام لانہ محل قراءتہ. حلبی کبیر ص: ۳۰۳، ۳۰۴، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی. (وسن التعوذ) بان یقول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، وھو ظاہر المذھب ..... او سبحانک او باعادۃ الثناء ثم القراءۃ فیاتی بہ المسبوق کالامام والمنفرد لا المقتدی لانہ تبع للقراءۃ عندھما، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۵۹، ۲۶۰، فصل فی بیان سننہا، ط: قدیمی.

(۳) (ثم)......(یسمی) ای یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فیاتی بھا) ای بالتسمیۃ (فی اول کل رکعۃ)، حلبی کبیر ص: ۳۰۶، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی . حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۶۰، فصل فی بیان سننہا، ط: قدیمی ، ہندیۃ ۱/۷۴ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابہا وکیفیتہا، ط: رشیدیۃ.

سورۂ فاتحہ کے ختم پر آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔(۱)

۱۱۔ آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔(۲)

۱۲۔ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ رکھنا چاہئے۔(۳)

۱۳۔ فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں کو پڑھنا، عصر اور عشاء کے وقت اوساط مفصل کی سورتوں میں سے سورتیں پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، سفر اور ضرورت کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۴)

---

(۱) (و) منها (التسمية) (و) (الإخفاء بهن) أي بالأربع المذكورة من الثناء وما بعده. حلبي كبير، ص: ۳۴۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور. (و) يسن (التأمين) للإمام والمأموم والمنفرد. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۶۰، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. (التأمين) سنة لقوله عليه الصلاة والسلام ... ويخفي الإمام والمنفرد. حلبي كبير ص: ۳۰۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيدمي.

(۲) ويسن تفريج القدمين في القيام قدر أربع أصابع لأنه أقرب إلى الخشوع. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي. قوله ويسن تفريج القدمين في القيام قدر أربع أصابع نص عليه في كتاب الأثر عن الإمام ولم يحك فيه خلافا ص: ۲۶۶، فصل في بيان سننها، ط: قديمي. شامي: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد.

(۴) (و) يسن (في الحضر) لإمام ومنفرد ذكره الحلبي والناس عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات إلى آخر البروج (في الفجر والظهر، و) منها إلى آخر لم يكن (أوساطه في العصر والعشاء، و) باقيه (قصاره في المغرب) أي في كل ركعة سورة مما ذكر. ذكره الحدادي في البدائع ... عند السعة ... الدر المختار: ۱/ ۵۴۰، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد. (قوله في الحضر) ... فإن كان في السفر أو حالة الضرورة فإن كان على عجلة من السير أو خائفا من عدو ... يقرأ الفاتحة وأي سورة شاء. شامي: ۱/ ۵۴۰، فصل في القراءة، ط: سعيد.

۱۴..... فجر کی فرض نماز کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت لمبی سورت پڑھنا۔(۱)

۱۵..... رکوع میں جاتے وقت "اللہ اکبر" کہنا سنت ہے، کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۲)

۱۶..... مردوں کے لئے رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا، اور عورتوں کے لئے صرف دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا سنت ہے۔(۳)

۱۷..... مردوں کے لئے رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا، اور عورتوں کے لئے ملا کر رکھنا۔(۴)

---

(۱) (ويطال أولى الفجر على ثانيتها) بقدر الثلث، وقيل النصف ندبا، فلو فحش لا بأس به (الدر المختار) (قوله ويطال أولى الفجر) أي بطولها الإمام وهي مسنونة إجماعا إعانة على إدراك الركعة الأولى لأن وقت الفجر وقت نوم وغفلة الخ. شامی: ۱/ ۵۴۲-۵۴۳، فصل في القراءة، ط: سعيد. ويسن (إطالة الأولى في الفجر) اتفاقا للتوارث من لدن رسول الله ﷺ إلى يومنا هذا الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۳، فصل في بيان سننها، ط: قديمي.

(۲) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) (قوله مع الانحطاط) أفاد أن السنة كون ابتداء التكبير عند الخرور وانتهائه عند استواء الظهر وقيل إنه يكبر قائما والأول هو الصحيح كما في المضمرات وتمامه في القهستاني. شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۹۲، فصل في كيفية ترتيب ... ط: قديمي.

(۳) ويعتمد بيديه على ركبتيه ... والمرأة تنحني في الركوع يسيرا ولا تعتمد ولا تفرج أصابعها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد. شامی ۱/ ۴۹۳، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل.

(۴) ويفرج بين أصابعه ولا يندب إلى التفريج إلا في هذه الحالة ... والمرأة ... لا تفرج أصابعها ولكن تضم يديها وتضع على ركبتيها. عالمگیری ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

۱۸...رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔(۱)

۱۹۔ مردوں کے لئے رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں اور عورتوں کے لئے صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔(۲)

۲۰...رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنا۔(۳)

۲۱...مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا۔(۴)

۲۲...قومہ میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور مقتدی کو

---

(۱) ونصب ساقيه ... وكره ... رأسه بحيث أحداب كهيئة ... يفعله الرجال ... ناصبة ساقيه وحطها منحنية كالقوس مكروه. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۸۲، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. شامي: ۱/۴۹۳، الفصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ويبسط ظهره حتى لو وضع على ظهره قدح من ماء لاستقر ولا يكمل رأسه ... والمرأة تنحني في الركوع يسيرا. عالمگیری: ۱/۷۴، الباب الثالث، ط: ماجدیه. حلبي كبير ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ط: سهيل. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي. ص: ۲۸۲، الفصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، الفصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(۳) ويقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وذلك أدناه لما أخرج أبو داؤد والترمذي وابن ماجة أنه عليه الصلاة والسلام قال إذا ركع أحدكم فليقل ثلاث مرات سبحان ربي العظيم وذلك أدناه الخ. حلبي كبير ص: ۳۱۲، صفة الصلاة، ط: سهيل. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۸۴، الفصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. وص: ۲۶۵، الفصل في بيان سننها، ط: قديمي. شامي: ۱/۴۹۳، الفصل في تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(۴) ويسن (تفريج أصابعه) لقوله ﷺ لأنس إذا ركعت فضع كفيك على ركبتيك وفرج بين أصابعك وارفع يديك عن جنبيك الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۶۶، الفصل في بيان سننها، ط: قديمي.

صرف ”رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ“ اور منفرد کو دونوں کہنا۔ (۱)

۲۳... سجدے میں جاتے وقت ”اللہ اکبر“ کہنا۔ (۲)

۲۴... سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا، پھر ہاتھوں کو، پھر ناک کو، پھر پیشانی کو، اور اٹھتے وقت پہلے ناک کو اٹھانا، پھر پیشانی کو، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔ (۳)

۲۵... سجدے کی حالت میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھنا۔ (۴)

۲۶... مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں اپنے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ رکھنا اور بازوں کو زمین سے اٹھا کر رکھنا اور عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور بازوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔ (۵)

---

(١) فإن كان إماما يقول سمع الله لمن حمده بالإجماع وإن كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع ... وإن كان منفردا الأصح أنه يأتي بهما كذا في المحيط (عالمگیری: ١/٧٤، الفصل الثالث ط ماجدیه کوئٹه) (البحر الرائق: ١/٣٠٣، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر ط: ایچ ایم سعید. حلبی کبیر ص ٣١٨ صفة الصلاة ط سهیل. الدر مع الرد: ١/٤٩٦، فصل في تأليف الصلاة ط: سعيد.

(٢) (ومنها) ... والتكبير للسجود هندية ١/٧٣ الفصل الثالث ط: ماجدية. ثم يكبر مع الخرور ويسجد. الدر مع الرد ١/٤٩٧ فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد.

(٣-٤) قالوا إذا أراد السجود يضع أولا ما كان أقرب إلى الأرض فيضع ركبتيه أولا ثم يديه ثم أنفه ثم جبهته وإذا أراد الرفع يرفع أولا جبهته ثم أنفه ثم يديه ثم ركبتيه. عالمگیری ١/٧٥، الفصل الثالث، ط: ماجدیه. الدر مع الرد ١/٤٩٩، فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ٢٦٥ فصل في بيان سننها ط: قديمي. حلبي كبير ص ٣٢٠، صفة الصلاة، ط سهيل

(٥) ويضع يديه في السجود ... ويعتمد على راحتيه ويبدي ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه ... ويجافي بطنه عن فخذيه ... والمرأة لا تجافي في ركوعها وسجودها وتقعد على رجليها وفي السجدة تفترش بطنها على فخذيها. عالمگیری: ١/٧٥، الفصل الثالث في سنن الصلاة ط: ماجدیه. حاشية الطحطاوي على المراقي ص ٢٦٧-٢٦٨ فصل في بيان سننها ط: قديمي. الدر مع الرد: ١/٥٠٣، فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد.

۲۷... سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔ (۱)

۲۸... سجدے کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔ (۲)

۲۹... سجدے کی حالت میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنا۔ (۳)

۳۰... سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہنا۔ (۴)

۳۱... سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے وقت سر کا زمین سے اٹھانا۔ (۵)

۳۲ ...قعدۂ اولیٰ، دوسرا قعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان خاص کیفیت سے بیٹھنا، اور خاص کیفیت سے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا رکھے، اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھے، دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں، انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں اور عورتیں اپنی بائیں سرین پر بیٹھیں اور داہنے زانو کو بائیں زانو پر رکھیں اور بایاں پیر داہنی طرف نکال دیں، اور

---

(۱) ولا يندب إلى التفريج إلا في هذه الحالة ولا إلى الضم إلا في حالة السجود. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية. الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۷، فصل في آداب الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ويضع جبهته في السجود ... ويوجه أصابعه نحو القبلة ترك أصابع رجليه. هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم نمبر (۱)

(۴) ويقول في سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاثا وذلك أدناه كذا في المحيط. عالمگیری: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه.

(۵) ثم يرفع رأسه ويكبر والسنة فيه أن يرفع رأسه حتى يستوي جالسا. عالمگیری: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية.

دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر ہوں۔ (۱)

۳۳..... التحیات میں "لا الٰہ" کہتے وقت داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر، اور چھوٹی انگلی اور اس کے آس پاس کی باقی انگلیاں بند کر کے کلمے کی انگلی کا اٹھانا، اور "الا اللہ" کہتے وقت جھکا دینا اور باقی انگلیوں کو آخر تک بدستور باقی رکھنا۔ (۲)

۳۴..... فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد باقی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۳)

۳۵..... قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" کے بعد "درود شریف" پڑھنا۔ (۴)

---

(۱) وإذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى فجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه أصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط أصابعه كذا في الهداية ولا يأخذ الركبة هو الأصح كذا في الخلاصة وإن كانت امرأة جلست على أليتها اليسرى وأخرجت رجليها من الجانب الأيمن كذا في الهداية. عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: ماجدیہ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله بل في متن درر البحار وشرحه الغرر) ... والفتوى أي المفتى به عندنا خلافه أي خلاف عدم الإشارة فهو الإشارة على كيفية عقد ثلاثة وخمسين كما قال به الشافعي وأحمد وفي المحيط أنها سنة يرفعها عند النفي ويضعها عند الإثبات، وهو قول أبي حنيفة ومحمد وكثرت به الآثار والأخبار فالعمل به أولى اهـ فهو صريح في أن المفتى به هو الإشارة بالمسبحة مع عقد الأصابع على الكيفية المذكورة لا مع بسطها فإنه لا إشارة مع البسط عندنا .... وصفتها أن يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الإبهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر ويشير بالمسبحة ...... وحررت فيها الشامي قولين: الأول وهو المشهور في المذهب بسط الأصابع بدون إشارة. الثاني بسط الأصابع إلى حين الشهادة فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الإثبات وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبي ﷺ بالأحاديث الصحيحة ولصحة نقله عن أئمتنا الثلاثة. الدر مع الشامي: ۱/۵۰۸ - ۵۰۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، قبيل مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعيد.

(۳) واكتفى بالمفروض في الجميع وهو الأوليين بالفاتحة فإنها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به. الدر مع الرد: ۱/۵۱۱، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعيد.

(۴) ويصلي على النبي ﷺ. الدر مع الرد: ۱/۵۱۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعيد.

۳۶.... درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کو پڑھنا جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی گئی جو قرآن اور احادیث سے ثابت نہ ہو تب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسی چیز کی دعا ہو کہ اس کا طلب کرنا اللہ کے سوا کسی سے ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۷.... "السلام علیکم" کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۲)

۳۸.... پہلے سلام میں دائیں طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۳)

۳۹.... امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم" کہنا۔(۴)

۴۰.... دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست ہونا۔(۵)

۴۱.... امام کے لئے اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا، خواہ مرد ہوں یا عورتیں یا بچے ہوں یا خنثیٰ اور کراماً کاتبین وغیرہ فرشتوں کی نیت کرنا۔

اور مقتدیوں کے لئے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے تمام لوگوں کی، اور کراماً کاتبین فرشتوں کی نیت کرنا اور اگر امام دائیں طرف ہے تو دائیں سلام میں، اور اگر امام بائیں طرف

(۱) (و دعا) بالعربية، وحرم بغيرها "نهر" لنفسه وأبويه وأستاذه المؤمنين ..... (بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة لا بما يشبه كلام الناس) اضطرب فيه كلامهم ولا سيما المصنف، والمختار كما قاله الحلبي أن ما هو في القرآن أو في الحديث لا يفسد وما ليس في أحدهما إن استحال طلبه من الخلق لا يفسد وإلا يفسد لو قبل قدر التشهد. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۲۲-۵۲۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في الدعاء بغير العربية، ط: سعيد.

(۲) (ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده). الدر مع الرد: ۱/۵۲۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في حلف لا يعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد.

(۳) (ويسن التسليمة الأولى إلى منكبه الأيمن وعند الثانية إلى منكبه الأيسر. عالمگیری ۱/۷۶، الباب الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية).

(۴) (۵) (والسنة في السلام أن تكون التسليمة الثانية أخفض من الأولى كذا في المحيط. عالمگیری: ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية، الدر مع الرد: ۱/۵۲۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة، ط: سعيد.

ہے تو بائیں سلام میں، اور اگر امام برابر میں ہے تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا۔ (۱)

سوال کے جواب میں......

☆ ... نماز کے دوران کسی کے سوال پر قرآن مجید کی آیت پڑھ کر جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

☆ ..... نماز کے دوران کسی بھی سوال کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۳)

---

(۱) (وینوی) الامام بخطابه (السلام) علی من فی یمینه ویساره ممن معه فی صلاته ولو جنا أو نساء ... (والحفظة فیهما) بلا نیة عدد کالایمان بالانبیاء الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۲۶، (قوله والحفظة) بالجر عطفا علی من ... فیشمل من یحفظ اعمال المکلف وهم الکرام الکاتبون ومن یحفظه من الجن وهم المعقبات ویشمل کل مصل فإن الممیز لا کتبة له الخ. شامی: ۱/ ۵۲۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح، ط: سعید.

(۲) إذا قرأ القرآن أو ذکر اللہ تعالی یرید خطاب انسان امره بشیء او نهاه عن شیء فسدت صلاته. عالمگیری: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ... ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید، البحر الرائق: ۲/ ۹، ط: رشیدیہ.

(۳) (و) کذا (یفسدها کل ما قصد به الجواب) کأن قیل أمع اللہ إله؟ فقال لا إله الا اللہ، او ما مالک؟ فقال ... الخیل والبغال والحمیر، او من این جئت؟ فقال وبئر معطلة وقصر مشید. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید. (قوله کل ما قصد به الجواب) ای ... فانه کلام الناس ... بقصد الخطاب، والجواب بما لیس بثناء مفسد اتفاقا کما فی نور الایضاح، وعلله فی الدرر حیث قال: فیجعله ... لان الجواب بما لیس بثناء مفسد اتفاقا. شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید.

سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔(۱)

سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا

اگر حلال رقم سے تعمیر شدہ مکان موجود ہے تو اس صورت میں سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، اور اگر حلال رقم سے بنایا ہوا گھر موجود نہیں تو اس صورت میں مجبوراً ایسے مکان میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

سورت "التحیات" کی جگہ پڑھ لی

"التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت الگ الگ پڑھے

نماز کی جن رکعتوں میں سورت ملانا ضروری ہے وہاں ہر رکعت میں پوری پوری ایک چھوٹی سورت پڑھنا بہتر ہے، اگر ایک رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھا، اور

---

(۱) (قوله ان لم يسجد له) اي للسهو وهذا قيد لقوله والسهو اذ لا سجود في العمد قيل الا في او بعد او ترك القعدة الاولى عمدا او شك في بعض الافعال فتفكر عمدا حتى شغله ذلك عن ركن الخ. شامي: ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة، ط. سعيد

(۲) اعلم انه اذا شغله ذلك اي الشك فتفكر قدر اداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح ذكره في الظهيرة وجب عليه سجود السهو في جميع صور الشك [illegible] الشامية (قوله واعلم انه الخ) ذكر في المنية وشرحها الصغير ثم الاصل في التفكر انه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية او ثلاث او ركوع او سجود او عن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن او الواجب في محله الخ. شامي: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۲۴۳، متفرقات صلوٰۃ، ط: دار الاشاعت۔

دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھا تو یہ جائز ہے لیکن بلا ضرورت افضل نہیں ہے۔ (۱)

سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

"امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی

"ارادے کے خلاف سورت پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک سے زائد پڑھنا

"دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی

اگر کسی نے نماز میں کوئی سورت شروع کی پھر دوسری سورت پڑھ لی تو اس صورت میں نماز صحیح ہے اور سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ولو قسم السورة ... كالكوثر او منتهى ... ثلاث آيات قصار ... ثم ... ويعتبر ... ولكن لو كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاثا قصارا ذكره الحلبي. الدر مع الرد ۱/۵۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب ... مع كراهة التحريم ... عنهما، ط: سعيد. شامي ۱/۵۴۸، فصل في القراءة، مطلب في التفريق بين ... الكفاية، ط: سعيد.

لأن المستحب ... في كل ركعة سورة تامة كما في شامي ۱/۵۴۹ فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد ... مع انهم صرحوا بان الافضل في كل ركعة الفاتحة وسورة تامة. شامي ۱/۵۴۶، ط: سعيد

(۲) وفي القنية قرأ في الاولى الكافرون وفي الثانية الم تر او تبت ثم ذكر يتم وقيل يقطع ويبدأ. الدر مع الرد ۱/۵۴۷ وقوله ثم ذكر يتم افاد ان التنكيس او الفصل بالقصيرة انما يكره اذا كان عن قصد فلو سهوا فلا كما في شرح المنية واذا انتفت الكراهة فاعراضه عن التي شرع فيها لا ينبغي. وفي الخلاصة افتتح سورة وقصده سورة اخرى فلما قرأ آية او آيتين اراد ان يترك تلك السورة ويفتتح التي ارادها يكره. وفي الفتح ولو كان اي المقروء حرفا واحدا. شامي ۱/۵۴۷ قبيل باب الامامة، ط: سعيد.

سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

"ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا

"ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت بھول گیا

"سورت چھوڑ جائے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص نماز میں صرف سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سجدہ واجب ہوگا،(۱) اگر آخر میں سجدہ سہو کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت پڑھنا

☆.....امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض کی پہلی دو

(۱) ولو ترک الفاتحة في الأوليين أو إحداهما يلزمه السهو. هندیه: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو... البحر ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید. بدائع الصنائع ۱/۱۶۰، فصل في الواجبات الأصلية في الصلاة، ط: سعید.

الدر المختار مع الرد، ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها.

(۲) ولها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها يكون فاسقا آثما. الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید.

التنبيه: قيد في البحر في باب قضاء الفوائت وجوب الإعادة في أداء الصلاة مع كراهة التحريم بما قبل خروج الوقت، أما بعده فتستحب الخ. شامی: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، ط: سعید.

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔(۱) اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت نہ ملانا سنت ہے، اگر کسی نے فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت ملالی تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۲)

مسئلہ... فرض نماز کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا واجب ہے۔(۳)

مسئلہ... نمازی کو اختیار ہے پوری سورت پڑھے یا کم از کم تین آیات پڑھ لے

---

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أو ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار أو آية طويلة في الأوليين بعد الفاتحة. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۰، فصل في الواجبات الأصلية في الصلاة، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. رد المحتار: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، بحث القراءة، ط: سعيد

والمطلق فيشمل الإمام والمنفرد كما صرح به في المجتبى من أنه يسن في حق المنفرد ما يسن في حق الإمام من القراءة. البحر: ۱/۳۳۰، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد. قوله ولا يقرأ المؤتم بل يستمع وينصت الخ. البحر: ۱/۳۳۳، ط: سعيد

(۲) وأشار بقوله اكتفى بالفاتحة إلى أنه لا يزيد عليها... حتى لو قرأ في الأخريين ساهيا لم يلزمه السجود... وفي كل ذلك في الأخريين الاقتصار عليها. البحر الرائق: ۱/۳۳۶، فصل وإذا أراد الدخول الخ، ط: سعيد. (قوله المختار) أي لا يكره تحريما بل تنزيها لأنه خلاف السنة الخ. شامي: ۱/۴۵۰، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر: ۱/۳۴۹، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر الخ، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية

(۳) وفي باب الوتر والنفل لأن النفل والواجب تجب القراءة في جميع الركعات بالفاتحة والسورة. البحر: ۱/۳۳۴، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني واجبات الصلاة، ط: رشيدية. شامي: ۱/۴۶۳، باب صفة الصلاة، بحث القراءة، ط: سعيد

واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆... سورۂ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور سورۂ فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆... اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت بلند آواز سے پڑھے،(۳) اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔(۴)

اور اگر منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) سے بھی ایسا ہو گیا تو وہ بھی اسی طرح سورت ملالے البتہ منفرد کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

---

(۱) ثم يضم إلى الفاتحة سورة أو ثلاث آيات. هندية ۱/ ۷۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط رشيدية. الدر مع الرد ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، ط سعيد. البحر الرائق ۱/ ۳۰۳، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة، ط سعيد.

(۲) ثم اعلم أن في مسألة القراءة ... واختلفوا فيمن ... أحدهما وجوب تقديم الفاتحة على السورة ... حتى قالوا لو قرأ حرفا من السورة قبل الفاتحة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو. البحر الرائق ۱/ ۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط سعيد. هندية ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط رشيدية. رد المحتار ۱/ ۴۶۳، باب صفة الصلاة مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط سعيد.

(۳) ومن قرأ في العشاء في الأوليين السورة ولم يقرأ بفاتحة الكتاب لم يعد في الأخريين، وإن قرأ الفاتحة ولم يزد عليها قرأ في الأخريين الفاتحة والسورة وجهر بهما هو الصحيح هكذا في الهداية. هندية ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط رشيدية. شامي ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط سعيد. كنز الدقائق ص ۳۸، ط رحمانيه.

(۴) ويجب تعيين الأوليين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة في الفرض حتى لو قرأ في الأخريين من غير تعيين لا، أو ليس لو في إحدى الأوليين وإحدى الأخريين ساهيا وجب عليه سجود السهو. هندية ص ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط رشيدية.

سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی

”پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں

”فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھی

☆..... اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆..... اگر واجب، سنت اور نوافل کی کسی بھی رکعت میں ایسا ہی کیا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

سورت چھوڑ جائے

☆..... اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا تو وہ کھڑا ہو کر سورت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، کیونکہ رکوع میں تاخیر بھی ہوگئی، اور تکرار بھی ہوگیا ایسی صورت میں سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) ولو اخّر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. الفتاوى الهندية ۱/۱۲۶ الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيديه، ردالمحتار ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر الرائق ۲/۹۴ باب سجود السهو ط: سعيد

(۲) ايضاً.

(۳) ولو تذكرها في ركوعه قرأها واعاد الركوع. الدر المختار (قوله ولو تذكرها) اي السورة (قوله قرأها) اي بعد عوده الى القيام (قوله واعاد الركوع) لأن ما يقع من القراءة في الصلاة يكون

میں دوسری سورت پڑھی لیکن درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ دی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے مثلاً پہلی رکعت میں "أَرَأَيْتَ الَّذِي" اور دوسری رکعت میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" پڑھی اور درمیان میں "إِنَّا أَعْطَيْنَا" کی سورت چھوڑی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اس طرح درمیان سے ایک چھوٹی سورت چھوڑنا مناسب نہیں۔(۱)

☆ ... اور اگر درمیان میں بڑی سورت چھوڑ دی تو مکروہ تنزیہی نہیں ہوگی اور بڑی سورت سے مراد "سورۂ بقرہ" سے "سورہ لم یکن" تک ہے۔(۲)

سورت درمیان سے چھوڑنا

☆ ... اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۳) مثال: پہلی رکعت میں "سورۂ تکاثر" پڑھی جائے اور دوسری رکعت میں

---

(۱) (قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة) أما بسورة طويلة بحيث يلزم منه إطالة الركعة الثانية إطالة كثيرة فلا يكره، شرح المنية: كما إذا كانت سورتان قصيرتان وهذا لو في ركعتين أما في ركعة فيكره الجمع بين سورتين بينهما سور أو سورة "فتح" وفي التاتارخانية: إذا جمع بين سورتين في ركعة رأيت في موضع أنه لا بأس به وذكر شيخ الإسلام لا ينبغي له أن يفعل على ما هو ظاهر الرواية وفي شرح المنية: الأولى أن لا يفعل في الفرض ولو فعل لا يكره إلا أن يترك بينهما سورة أو أكثر. شامي: ۱/۵۴۶، وفيه أيضاً: (قوله ثم ذكر) ... إلا أن التنكيس أو الفصل بالقصيرة إنما يكره إذا كان عن قصد فلو سهواً فلا كما في شرح المنية. شامي ۱/۵۴۷، قبيل باب الإمامة، ط: سعيد. هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية، تاتارخانية: ۱/۵۴۲، ط: إدارة القرآن. حلبي كبير ص: ۴۹۴ تتمات فيما يكره من القرآن في الصلاة وما لا يكره، ط: سهيل

(۲) (قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة) أما بسورة طويلة بحيث يلزم منه إطالة الركعة الثانية إطالة كثيرة فلا يكره الخ شامي ۱/۵۴۶ فصل في القراءة قبيل باب الإمامة ط: سعيد. هندية ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة ط: رشيدية

(۳) أيضاً

"سورۂ ھمزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں پر مشتمل ہے چھوڑ دی جائے، تو مکروہ تنزیہی ہے، اور یہ کراہت فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......ایسی دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا جن کے درمیان کوئی سورت ہو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ایک ہو یا ایک سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور یہ کراہت بھی صرف فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل میں مکروہ نہیں ہے۔(۲)

سورت سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا

نماز کی ایک رکعت میں ایک سورت کا ایک حصہ پڑھنا اور دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھنا جائز ہے، نماز صحیح ہو جائے گی، البتہ بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر

---

(۱) هذا كله في الفرائض، وأما في السنن فلا يكره. هندية: ۱/ ۷۹، ط: رشيدية، تاتارخانية: ۱/ ۵۴۳، ط: ادارة القرآن، انظر الحاشية السابقة رقم (۳)

(۲) وأما الجمع بين سورتين بينهما سور أو سورة واحدة في ركعة واحدة يكره ...... هذا كله في الفرائض وأما في السنن فلا يكره. هندية: ۱/ ۷۸، ۷۹، ط: رشيدية، تاتارخانية: ۱/ ۵۴۲، ۵۴۳، ط: ادارة القرآن، انظر الحاشية السابقة رقم (۳)

(۳) ولا تسمى بين الفاتحة والسورة مطلقاً عند أبي حنيفة. البحر الرائق: ۱/ ۲۳۰، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد. وذكر في المحيط: المختار قول محمد وهو أن يسمي قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة. شامي: ۱/ ۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاة إلى انتهائها، مطلب "الغنوي" آكد وأبلغ من لفظ "المحضر"، ط: سعيد

نہیں ہے۔(۱)

سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا

”سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب

نماز میں سورۂ فاتحہ کو پہلے اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت کی آخری آیات پڑھنا

نماز میں کسی سورت کی آخری چند آیات پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۳)

سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا

جہاں سورت کا آخری حرف صرف اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ہو وہاں تکبیر کے ساتھ

---

(۱) ولو قرأ بعض السورة في ركعة والبعض في ركعة قيل يكره وقيل لا يكره وهو الصحيح ..... ولكن لا ينبغي أن يفعل ولو فعل لا بأس به. هندية ۱/ ۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط رشيديه، تاتارخانيه ۱/ ۵۱۳، ادارة القرآن، حلبي كبيري ص ۴۹۳، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلاة وما لا يكره، ط سهيل.

(۲) ... (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) شامي مع الرد (قوله على كل السورة) حتى لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو الخ شامي: ۱/ ۴۵۹-۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. ولو أخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. هندية ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه. البحر ۲/ ۹۴، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۳) لو قرأ في الركعة الاولى من آخر سورة ... وفي الركعة الثانية من آخر سورة ... لا يكره. هندية ۱/ ۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه وفيه أيضا: لو قرأ آمن الرسول في ركعة وفي ركعة أخرى لا يكره. هندية ۱/ ۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۵۱۳، ط: ادارة القرآن.

ملا سکتے ہیں اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں فصل یا بہتر ہے، جیسے "کفوا احد ۔ اللّٰہ اکبر" پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، مگر "ھو الابتر اللّٰہ اکبر" کہنا صحیح نہیں لیکن نماز ہو جائے گی۔ "ھو الابتر" پر وقف کر کے رکوع کی تکبیر کہے۔(۱)

سورت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنے کے بعد جب سورت شروع کرے تو سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

سورت ملانا بھول گیا

واجب، سنت یا نفل کی تمام رکعات میں یا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو اس صورت میں بہتر اور افضل یہ ہے کہ یاد آتے ہی رکوع سے کھڑا ہو جائے اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ رکوع کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرلے۔ دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے

---

(۱) فان کان لختم صفة ثناء فالوصل بالتکبیر اولیٰ، کقوله تعالیٰ وکبره تکبیرا، وان لم یکن ختم نسورة ثناء فالفصل اولیٰ، کقوله عزوجل ان شانئک هو الابتر، الاولیٰ ان یقف ویفصل ثم یقول اللّٰہ اکبر۔ تاتارخانیة: ۱/ ۲۴۹ط: ادارة القرآن کراچی۔ هندیة: ۱/ ۸۱، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیه کوئٹه۔

(۲) ان سمی بین الفاتحة والسورة کان حسنا عند ابی حنیفة۔ البحر الرائق: ۱/ ۳۳۰، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید۔ وذکر فی المحیط المختار قول محمد، وهو ان یسمی قبل الفاتحة وقبل کل سورة فی کل رکعة۔ شامی: ۱/ ۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، فی مطلب الفتوی آکد وابلغ من لفظ المختار، ط: سعید۔

کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

سورت ملانے کا راز

سورۂ فاتحہ سوال اور درخواست ہے، اور اس کے بعد جو سورت ملائی جاتی ہے وہ اس کا جواب ہے، جس میں مفصل طور پر تمام انسانی کامیابیوں کا راز ہے جب "اهدنا الصراط المستقیم" کے سوال کے بعد سورت پڑھی گئی تو "ذالک الکتاب لاریب فیه" سے معلوم ہوا کہ سائل کا سوال پورا ہو گیا، اور اس کی امید پوری ہوگئی، اس لئے اس انعام کے شکریہ میں آداب و نیاز بجالانا اس پر لازم ہوا، رکوع اور سجود، آداب و نیاز کے مانند ہیں جو انعامات ملنے کے وقت بجالائے جاتے ہیں، گویا بندہ کی جانب سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے سوال کی درخواست کرنا ایسا ہے جیسا کہ مریض ڈاکٹر سے دوا کی درخواست کرتا ہے کہ نامناسب اعمال اور برے اعتقادات سے شفا ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنی بیماریوں کو دور کرنے کی دوا میرے کلام قرآن مجید سے لو، اور اس سے کچھ پڑھ لو، یہی ایک دوا تمام بیماریوں مثلاً فسق، شرک، ریا، کبر، حسد، بغض، عداوت وغیرہ کے لئے کافی شافی ہے، اس کی تلاوت سے تم کو اپنی بیماریوں کی دوا مل جائے گی، اس لئے نماز پڑھنے والا سورۂ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے بھی کچھ مقدار پڑھتا ہے، گویا کہ فاتحہ ایسی ہے جیسے مریض ڈاکٹر کے سامنے اپنا حال بیان کرتا ہے، اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ایسا ہے جیسا کہ ڈاکٹر کا بیمار کو دوا بتادینا اور اس کو اس کا شکریہ سے قبول کر لینا۔

(احکام اسلام ص ۱۶ مع تغییر)

---

(۱) وان طول القراءة حتى ترك السورة ... يرفع رأسه ويقرأ السورة ويعيد الركوع ويسجد للسهو. هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثاني في صلاة الوتر، ط. رشيدية. البحر الرائق ۱/۳۳۸، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط. ادارة القرآن. مراقي الفلاح ۱/۲۰۳ ط. ادارة القرآن.

سورتوں کا جواب دینا

”آیات کا جواب دینا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورتیں ایک سے زائد پڑھنا

”ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئی ہفتے یا کئی مہینے تک سورج طلوع نہیں ہوتا بلکہ مسلسل غروب ہی رہے تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے درمیان فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دنوں میں ہوتا ہے۔(۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج غروب ہو کر طلوع نہ ہونا شروع ہو جائے بلکہ مسلسل غروب ہی رہے اس دن

---

(۱) ہو ما روی انہ ﷺ ذکر الدجال فقلنا ما لبثہ فی الارض؟ قال: اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم کشہر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم قلنا: یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوۃ یوم؟ قال: لا، اقدروا لہ قدرہ. رواہ مسلم .... والمعنی انہ یقدر لکل صلوۃ وقت خاص بہا ... فیقدر لہا وقت یخصہا بحیث لا یدخل وقت الا بعد مضی وقت السابقۃ بقدر ما ینقضی وقتہا فی سائر الایام. رد المحتار: ۱/ ۳۶۳، کتاب الصلوۃ مطلب فی فاقد وقت العشاء کاہل بلغار، ط: سعید، وایضا ...... (قولہ حدیث الدجال) ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدۃ قال فی امداد الفتاح قلت: وکذلک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاۃ والحج والعدۃ وآجال البیع والسلم والاجارۃ وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعۃ بحسب ما یکون کل یوم من الزیادۃ والنقص کذا فی کتب الائمۃ الشافعیۃ ونحن نقول بمثلہ اذ اصل التقدیر مقول بہ اجماعا فی الصلوات. شامی ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلوۃ قبیل مطلب فی طلوع الشمس من مغربہا ط: سعید، نظام الفتاوی ۱/ ۹۵، کتاب الصلوۃ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

کے غروب سے چوبیس گھنٹے کی مقدار کو پورے ایک دن اور ایک رات کی مقدار شمار کر کے اس میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کریں، اور پھر چوبیس گھنٹہ کے پہلے بارہ گھنٹے کو رات قرار دے کر اس میں مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازیں پڑھتے رہیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے کو دن قرار دے کر اس میں ظہر اور عصر پڑھتے رہیں۔ پھر جس دن سورج طلوع ہو کر مسلسل طلوع رہے غروب نہ ہو اس کی تفصیل کے لئے ''سورج غروب نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع ہوگیا

''طلوعِ آفتاب'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج غروب نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئی ہفتہ یا کئی مہینہ تک سورج غروب نہیں ہوتا تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے دوران فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے شہروں میں ہوتا ہے۔(۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج طلوع ہو کر غروب نہ ہو مسلسل طلوع ہی رہے تو پہلے دن طلوع سے صرف بارہ گھنٹے کی مقدار کو ایک دن شمار کریں، اور اس بارہ گھنٹے میں دن کی دو نمازیں ظہر اور عصر ادا کریں، اس بارہ گھنٹہ کا دورہ ختم ہونے کے بعد پھر چوبیس چوبیس گھنٹہ کی مقدار کو ایک دن اور ایک رات کا مجموعہ مقرر کرتے جائیں، اور اس کے پہلے بارہ گھنٹے میں رات کی نمازیں

(۱) أيضاً تقدم تخريجه في الصفحة السابقة، رقم الحاشية: (۱)۔

مغرب، عشاء اور فجر پڑھتے جائیں، اور جمعہ کے بعد دو گھنٹے میں دن کی نمازیں ظہر اور عصر پڑھتے جائیں۔ پھر جب غروب کا سلسلہ ہوتا ہے، اس کی تفصیل کے لئے "سورج طلوع نہیں ہوتا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج نکل آیا

فجر کی نماز میں نیت باندھنے کے بعد یا ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱) ایسی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہو جائے (یعنی دس پندرہ منٹ ہو جائیں) تو فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر ایک سے زائد لوگوں کی نماز فاسد ہوئی تو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔(۲)

سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے

جب سورج نکلنا شروع ہوتا ہے تو دو منٹ چوبیس سیکنڈ میں پورا نکل آتا ہے، پھر جب اس کی طرف دیکھ نہ سکیں اور سورج بالکل سفید ہو جائے تب اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے، اور اس میں تقریباً پندرہ منٹ لگتے ہیں، اس کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولو طلعت الشمس في الفجر او دخل وقت العصر في الجمعة لا يصلها فسدت الصلوة فهي صحيحة. البحر الرائق ۱/۲۵۰، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد.

رد المحتار ۱/۲۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد، تاتارخانية ۱/۲۱۷، ط: ادارة القرآن.

(۲) ولو فاتت من جماعة صلوة الفجر او الظهر من يوم واحد صلى بهم قضاءها بالجماعة. تاتارخانية ۱/۷۶۵، ط: ادارة القرآن، هندية ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية

(۳) وكره تحريما وكل ما لا يجوز مكروه صلاة مطلقا ولو قضاء او واجبة او نفلا او على جنازة وسجدة تلاوة وسهو لا شكر فيكره مع شروق. الدر المختار. (قوله مع شروق) الا ما دامت العين لا تحار فيها فهي في حكم الشروق كما تقدم في الغروب انه الاصح كما في البحر ح (قوله تحار) يعني تصحيح ما نقله عن الاصل للامام محمد من انه ما لم ترتفع الشمس قدر رمح فهي في حكم الطلوع لان اصحاب المتون مشوا عليه في صلاة العيد حيث جعلوا اول وقتها من الارتفاع.

سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

"امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

"فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

"فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ دو بار پڑھ لیا

"فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

"فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

"فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی

"سورۂ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

■ شامی: ۱/ ۴۶۰، ۱۶۲، کتاب الصلاۃ، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت، ط: سعید. حلبی کبیر ص: ۲۹۰، بحث فروع فی شرح الطحاوی، ط: سہیل. خانیۃ علی هامش الهندیة: ۱/ ۳۷ ۱۰۷، کتاب الصلاۃ، ط: سعید۔

سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی

☆..... اگر کسی نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس ہی پڑھے، مجبوری حالت میں سورت کا تکرار مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆..... اگر امام نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس شروع کردی تو اسی کو پوری کرکے دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس پڑھے، سورۂ ناس کو شروع کرنے کے بعد چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

سونا

۱..... مرد حضرات کے لئے سونے کا استعمال ناجائز اور حرام ہے۔(۳) اگر کسی مرد نے سونے کی انگوٹھی یا لاکٹ یا چین وغیرہ پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ سونا پہننے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔

---

(۱) ولو قرأ في الركعة الاولى قل اعوذ برب الناس ينبغي ان يقرأ في الركعة الثانية ايضاً قل اعوذ برب الناس. فتاوى عالمگيرية: ۱/۲۵۴، فصل في القراءة، نوع آخر في الاصل بان يقرأ في كل ركعة الخ، ط: رشيدية. وقوله لا بأس ان يقرأ سورة الخ.... فان اضطر بان قرأ في الاولى قل اعوذ برب الناس اعادها في الثانية ان لم يختم "نهر" لان التكرار اهون من القلب شرنبلالية. شامي: ۱/۵۴۶، فصل في القراءة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعيد

(۲) واذا اراد ان يقرأ في صلوته سورة فجرت على لسانه سورة أخرى فلما قرأ منها آية او آيتين واراد ان يترك ويفتتح السورة التي اراد قراءتها لا ينبغي له ان يفعل ذلك بل يستمر عليه ويمضي في قراءتها. تاتارخانية: ۱/۵۴۳، ط: ادارة القرآن. ولو قصد سورة فلما قرأ غيرها فاراد تركها الى الملتقط ذكره كذلك وان كان حرفا واحدا. فتح القدير: ۱/۳۴۳، باب، ط: قديمي كراچي.

(۳) وعن علي ان النبي ﷺ اخذ حريرا فجعله في يمينه واخذ ذهبا فجعله في شماله ثم قال ان هذين حرام على ذكور امتي. رواه احمد وابو داؤد والنسائي. مشكوة: ص: ۳۷۸، ط: قديمي. وفي التنوير يحرم لبس الحرير..... على الرجل لا المرأة. الدر المختار شرح تنوير الابصار. شامي: ۶/۳۵۰، فصل في اللبس، ط: سعيد. عالمگيرية: ۵/۳۳۱، الباب التاسع في اللبس مايكره من ذلك وما لا يكره، ط: رشيدية. فتح القدير: ۸/۴۵۳، ط: رشيدية

۲..... عورتوں کے لئے سونا پہننا جائز ہے لہذا سونے کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

سویا ہوا آدمی

☆..... سوئے ہوئے آدمی کو مستحب یہ ہے کہ جماعت سے پہلے بیدار کر دیا جائے تا کہ جماعت کی نماز سے محروم نہ رہے۔(۲)

☆..... اگر کسی کو نماز کے لئے اٹھنے میں ناگواری ہو اور اس نے نیند کی حالت میں جگانے والے کو کہہ دیا "میں نماز کے لئے نہیں جاؤں گا" تو اس صورت میں ایمان اور نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی، صرف توبہ اور استغفار کرنے کافی ہے، کیونکہ اس کا مقصد نماز کی فرضیت سے انکار نہیں بلکہ اٹھنے سے انکار ہے، یعنی کچھ دیر میں نیند پوری ہونے پر پڑھے گا۔ (۳)

---

(۱) (قوله ولا يتحلى الرجل بذهب)... ولا بأس لهن بلبس الديباج والحرير والذهب والفضة واللؤلؤ. رد المحتار: ٦/٣٥٢، فصل في اللبس، ط: سعيد. فتح القدير: ٨/٤٥٣، ط: رشيدية كوئٹہ

(۲) عن بلال أنه أتى النبي ﷺ يؤذنه بصلوة الفجر فقيل هو نائم فقال: الصلوة خير من النوم، الصلوة خير من النوم فأقرت في تأذين الفجر فثبت الأمر على ذلك. ابن ماجه ص ٥٣، ط: اصح المطابع. وفي المشكوة: عن مالك بلغه أن المؤذن جاء عمر يؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال: الصلوة خير من النوم فأمره عمر أن يجعلها في نداء الصبح رواه في الموطأ. مشكوة ص: ٦٤، ط: قديمي. وفي الهداية: وخص الفجر به لأنه وقت نوم وغفلة. هداية ١/٨٨، ط: شركة علمية ملتان. فتح القدير ١/٢١٢، ط: رشيدية. البحر الرائق ١/٢٥٩، باب الأذان، ط: سعيد.

(۳) ثم إن كانت نية القائل الوجه الذي يمنع التكفير فهو مسلم. تاتارخانية ٥/٤٥٨، كتاب أحكام المرتدين، فصل في اجراء كلمة الكفر على لسان القرآن. هندية ٢/٢٨٣، كتاب السير الباب العاشر في البغاة ط: رشيدية. وفي واقعات الناطفي: قال محمد: قول الرجل "لا أصلي" يحتمل أربعة أوجه أحدها لا أصلي لأني صليت والثاني لا أصلي بأمرك فقد أمرني من هو خير منك والثالث لا أصلي فسقا ومجانة فهذه الثلاث ليس بكفر والرابع لا أصلي إذ ليست تجب علي الصلاة ولم أومر بها جحودا بها وفي هذا الوجه يكفر. وقال الناطفي إذا أطلق فقال لا أصلي لا يكفر لاحتمال هذه الوجوه. تاتارخانية: ٥/٣٤٢، كتاب أحكام المرتدين فصل فيما

سہارے سے نماز پڑھنا

☆...اگر کوئی شخص سہارے کے بغیر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، لیکن کسی دیوار یا لکڑی وغیرہ کے سہارے کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، تو وہ سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا پابند ہے، اس آدمی کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆...مریض کے لئے جتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن ہے، اتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے، اگر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہیں تو سہارا لے کر نماز پڑھنا چاہئے، اور جب تک سہارا لے کر نماز پڑھنا ممکن ہے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

= يصلي بالصلاة والزكاة. ط: ادارة القرآن، هندية ۲/۲۶۸ كتاب السير، موجبات الكفر، انواع منها ما يتعلق بالقرآن ط: رشيدية، البزازية على هامش الهندية ۶/۳۳۲ كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا، الفصل الثاني، النوع السابع فيما يقال في القرآن والاذكار والصلوة ط: رشيدية، مرکزی دار الکتب بلوچستان پاکستان کوئٹہ۔

(۱) وان قدر على القيام متكئا... الصحيح انه يصلي قائما ولا يجوز غير ذلك. تاتارخانية: ۲/۶۶۲، ط: ادارة القرآن، كراچي. فتح القدير: ۱/۴۵۹، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق ۲/۱۲۱ باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. (وان قدر على بعض القيام) ولو متكئا على عصا او حائط (قام) لزوما (بقدر ما يقدر) ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب، لان البعض معتبر بالكل. الدر مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. قوله (لان البعض معتبر بالكل) اي ان حكم البعض كحكم الكل بمعنى ان من قدر على كل القيام يلزمه فكذا من قدر على بعضه. شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي.

(۲) وكذا لو عجز عن القعود مستويا وقدر على القعود متكئا يقعد متكئا لا يجزيه الا ذلك. تاتارخانية: ۲/۶۶۳، ط: ادارة القرآن. فتح القدير ۱/۴۵۸ ط: رشيدية. البحر الرائق: ۲/۱۲۱، ۱۲۲، باب صلاة المريض ط: سعيد. (ومتى تعذر) ولو مستندا الى وسادة او انسان فانه يلزمه ذلك على المختار. الدر مع الرد ۲/۹۸ باب صلاة المريض ط: سعيد. واذا عجز عن القيام استقلالا، ولكنه يقدر عليه مستندا على حائط او عصا او نحو ذلك تعين عليه القيام مستندا ولا يجوز له الجلوس بالاتفاق للحنفية والحنابلة. الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۲۶ مباحث صلاة المريض كيف يصلي. ط: دار الفكر، بيروت.

پس ..... اگر کوئی شخص سہارا لیکر یا سہارے کے بغیر نماز پڑھنے سے عاجز ہے تو لیٹ کر یا کروٹ لیکر جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھے۔(۱)

سہو سجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے

"امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ امام نے نہیں کیا

"امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

"سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے

"تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تراویح میں واجب ہو

"تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ سلام کے بغیر کرلیا

سہو سجدہ کا افضل اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائے، تاہم اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرنے کے

---

(۱) وإذا لم يستطع القعود صلى مستلقيا على قفاه موجها نحو القبلة ورأسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب وهذا هو الافضل عندنا تاتارخانية ۲/۲۳۲، ط: ادارة القرآن كراچي، فتح القدير: ۲/۵۹، ط: رشيديه، البحر الرائق، ۲/۱۲۳، باب صلاة المريض ط: سعيد، الدر المختار ۲/۹۹ باب صلاة المريض ط: سعيد.

بغیر ہی سجدہ کرلیا، یا دائیں طرف سلام پھیرنے کے بجائے سامنے کی طرف سلام کہہ کر سجدہ کرلیا تو بھی ہو جائے گا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے

نماز میں بھول کر واجب ترک ہونے سے جو خرابی پیش آتی ہے وہ سہو سجدہ سے دور ہو جاتی ہے، خواہ کتنا بھی واجب ترک ہو جائے سہو کے دو سجدے کافی ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی سے نماز کے تمام واجبات چھوٹ جائیں تو اس کو بھی خرابی دور کرنے کے لئے سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔(۲)

سہو سجدہ کا طریقہ

☆... سہو سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں "التحیات" پڑھنے کے بعد دائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ کر ایک سلام پھیرے پھر اس کے فوراً بعد دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام

---

(۱) (ویکتفی بتسلیمة واحدة عن یمینه فی الاصح) وقیل تلقاء وجهه فرقاً بین سلام القطع وسلام السهو (فان سجد قبل السلام کره تنزیها) ولا یعیده لانه مجتهد فیه فکان جائزاً. مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی ص ۴۶۰، ۴۶۳، کتاب الصلاة باب سجود السهو ط: قدیمی. رد المحتار ۲/۸۷ کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سعید. هندیة ۱/۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) (قوله وان تکرر) حتی لو ترک جمیع واجبات الصلاة سهواً لا یلزمه الا سجدتان. رد المحتار: ۲/۸۰، کتاب الصلاة باب سجود السهو ط: سعید

پھیر کر نماز سے نکل جائے۔(۱)

☆......اگر کسی نے سلام پھیرے بغیر دو سجدے کر لئے یا سامنے ہی سلام کہہ کر دو سجدے کر لئے تب بھی ہو جائے گا لیکن یہ افضل طریقہ نہیں ہے، افضل طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔(۲)

سہو سجدہ کرنا بھول گیا

اگر کسی کے ذمہ سہو سجدہ کرنا واجب تھا اس کو التحیات پڑھ کر سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ درود شریف کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان... ويسلم عن يمينه وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخر ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذلك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم ويأتي بالصلاة على النبي ﷺ والدعاء في قعدة السهو. هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئته، رد المحتار: ۲/ ۷۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ط: سعيد.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة السابقة.

(۳) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان ولو سجد قبل السلام اجزاه وعندنا هكذا رواية الاصول وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخر ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذلك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. ويأتي بالصلاة على النبي ﷺ والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح وقيل يأتي بهما في القعدة الاولى كذا في التبيين. والاحوط ان يصلي في القعدتين. هندية: ۱/ ۱۲۵، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية، شامي: ۲/ ۷۹، باب سجود السهو ط: سعيد.

سجدۂ سہو کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا

اگر کسی آدمی پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہو گیا تھا لیکن وہ بھول گیا، اور دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو اس صورت میں اگر کسی سے بات چیت نہیں کی اور سینہ کو قبلہ سے ہٹایا نہیں، تو یاد آتے ہی دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز ہو جائے گی، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سجدۂ سہو کے بعد التحیات پڑھنا

سجدۂ سہو کے بعد ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے۔

سجدۂ سہو کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا

''جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی

''سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

''امام کے ساتھ سجدۂ سہو ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو لاحق پر

''لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (سلام من عليه سجود السهو يخرجه من الصلاة خروجا موقوفا) إن سجد عاد إليها وإلا لا (وعلى هذا) (الأصح) ... (فإن سجد) للسهو في المسائل الثلاث ... (ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناويا (للقطع) لأن نية تغيير المشروع لغو (ما لم يتحول عن القبلة أو يتكلم. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۹۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا

ایک مقیم، ایک مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، امام سے غلطی ہوگئی، سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس نے آخر میں سہو سجدہ کیا، اب مقیم مقتدی کیا کرے، اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ اپنے امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے، اور اس کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ مقیم مقتدی سہو سجدہ میں امام کی پیروی نہ کرے بلکہ امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کرلے تب وہ سہو سجدہ کرے۔

دونوں قول پر عمل کرنا درست ہے۔ (۱)

سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ مقتدی پر واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (والمقتدي بسهو إمامه إن سجد إمامه) لوجوب المتابعة (لا بسهوه) أصلا (والمسبوق يسجد مع إمامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء أو بعده (ثم يقضي ما فاته) (ولو سها فيه سجد ثانيا) (وكذا اللاحق) لكنه يسجد في آخر صلاته ولو سجد مع إمامه أعاده (والمقيم خلف المسافر كالمسبوق) وقيل كاللاحق. الدر مع الرد: ٢/٨٢-٨٣، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (قوله ولو سها فيه) أي فيما يقضيه بعد فراغ الإمام يسجد ثانيا لأنه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه، وإن كان لم يسجد مع الإمام لسهوه ثم سها هو يكفيه سجدتان عن السهوين لأن السجود لا يتكرر، ونمامه في شرح المنية. (قوله وكذا اللاحق) أي يجب عليه السجود بسهو إمامه لأنه مقتد في جميع صلاته بدليل أنه لا قراءة عليه فلا سجود عليه فيما يقضيه. شامي: ٢/٨٢، ٨٣، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی۔

سہو سجدہ منفرد پر(۱)

"سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کرلیا

سہو سجدہ میں دو سجدے واجب ہیں، اگر کسی نے سہو سجدے میں دو سجدوں کی جگہ پر صرف ایک ہی سجدہ کیا ہے تو یہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے

"مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں شک ہوگیا

"سجدۂ سہو میں شک ہوگیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول

سہو سجدہ واجب ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

۱.....نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑ دیا۔

---

(۱) (على منفرده) متعلق بيجب. الدر مع الرد: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

(۲) ويجب سجدتان لأنه صلى الله عليه وسلم سجد سجدتين للسهو وهو جالس بعد التسليم وعمل به الأكابر من الصحابة والتابعين فلو اقتصر على سجدة واحدة لا يكون آتيا بالواجب. الخ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۶۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی "ويجب بعد سلام واحد ...... سجدتان ... إذا كان الوقت صالحا ... تلك الصلاة ... الدر المختار مع الرد: ۲/۷۸-۷۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. وفيه أيضاً: من ترك واجبا من واجباتها أو ارتكب مكروها تحريميا لزمه وجوبا أن يعيد في الوقت فإن خرج أثم ولا يجب جبر النقصان بعده، فلو فعل فهو أفضل. رد المحتار: ۲/۶۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

۲... کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۳... کسی واجب کو ادا کرنے میں ایک رکن کی مقدار تاخیر کر دی۔

۴... کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لیا۔

۵... کسی واجب کو تغیر و تبدل دے دے جیسے بلند آواز والی قراءت کی نماز میں آہستہ آواز سے قراءت کی یا آہستہ والی قراءت کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کی تو واجب کو بدل دیا۔

۶... نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۷... نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل اور جگہ سے مقدم کر دیا۔

۸... کسی فرض کو بھولے سے دو مرتبہ ادا کر لیا۔

تو ان تمام صورتوں میں آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سہو نفی سے نہیں ہوتا

”نفی سے سہو نہیں ہوتا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سیلاب

”دریا میں تیر رہا ہے“ اور ”ننگا آدمی“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سینما کی چھت پر نماز پڑھنا

سینما لہو ولعب، گناہ اور شیاطین کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، وہاں جانا ہی حرام اور ناجائز ہے، اور چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، اگر یہ عمارت سینما کی آمدنی

---

(۱) ”ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه أو تكراره أو تغيير واجب بأن يجهر فيما يخافت وفي الحقيقة وجوبه بشيء واحد وهو ترك الواجب، هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، الدر مع الرد: ۱/۸۰-۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي۔

پیٹ کے امراض

نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں، گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور تروتازہ رہتا ہے نیز سینہ اور بغل کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے، سینہ چوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب ورزشوں کا فائدہ اس وقت پہنچتا ہے جب ہم نماز پوری توجہ اور دلجمعی اور اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۶)

سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ

عورتوں کے سینہ پر ہاتھ باندھنے میں سچ اور حق بات پر ثابت رہنے اور شرح صدر کی دعا ہے۔(۱)

---

(۱) ....

روزے کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مرتب

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

متن الكافي

في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القنائي ٨٥١ھ

مع حاشية التكملة الشافي له

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلامية
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت العلم كراتشي

مؤلفہ

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

ناظم کتب خانہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب........... نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.......... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت.......... طبع اول: ۱۴۳۱ھ - ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گلی نزد مارٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-34914598

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل 0321-2045610

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

✽ حرف غ ✽

✽ حرف ف ✽

صفحہ نمبر	عنوان

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے

حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے اور شافعی کی نماز حنفی کے پیچھے درست ہے، البتہ احناف رفع یدین نہ کریں۔(۱)

شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا

شافعی حضرات چونکہ وتر کی نماز دو سلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور حنفی مسلک میں اس طرح نماز نہیں ہوتی، اس لئے حنفی حضرات کو چاہئے کہ وہ وتر کی نماز میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں، بلکہ اپنی نماز علیحدہ ہو کر یں، تراویح ان ہی کے ساتھ ادا کرلیا کریں اور وتر کے وقت علیحدہ ہو جائیں، اور اجتماعی یا انفرادی طور پر ادا کریں۔(۲)

---

(۱) وكذا تترك فلا يتابعه في ترك رفع اليدين في التحريمة والثناء وتكبير الركوع والسجود، الرد المحتار شرح الدر المختار: ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراچي، وأما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز ما لم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدي عليه الإجماع، إنما اختلف في الكراهة اهـ، فقيده بالمفسد دون غيره كما ترى وفي رسالة "الاهتداء في الاقتداء" لملا علي القاري: ذهب عامة مشايخنا إلى الجواز إذا كان يحتاط في موضع الخلاف وإلا فلا والمعنى أنه يجوز في المراعي بلا كراهة وفي غيره معها. ثم المواضع المهملة للمراعاة أن يتوضأ من الفصد والحجامة والقيء والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا، كرفع اليدين في الانتقالات، وجهر البسملة وإخفائها، فهذا وأمثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه. شامي: ۱/۵۶۳، باب الإمامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره أم لا؟، ط. سعيد، و ۱/۴۷۲، باب صفة الصلاة، مطلب المراد بالمجتهد فيه، ط. سعيد كراچي، و: ۲/۹ باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، و: ۲/۵، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) وصحح الشارح الزيلعي أنه لا يجوز اقتداء الحنفي بمن يسلم من الركعتين في الوتر، وجوزه أبو بكر الرازي ويصلي معه بقية الوتر لأن إمامه لم يخرج بسلامه عنده وهو مجتهد فيه، كما لو اقتدى بإمام قد رعف، واشترط المشايخ لصحة اقتداء الحنفي في الوتر بالشافعي أن لا يفصله على الصحيح مبينه لصحته إذا لم يفصله اتفاقا ويخالفه ما ذكر في الإرشاد من أنه لا يجوز الاقتداء في الوتر بالشافعي بإجماع أصحابنا لأنه اقتداء المفترض بالمتنفل لأنه يفيد عدم الصحة

شافعی مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا

شافعی مساجد میں بھی جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

شب براءت کی رات

شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات کو ہماری زبان میں "شب براءت" کہتے ہیں اس رات میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، اس لئے اس رات میں زیادہ سے زیادہ نفل نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

شبینہ

بعض علاقوں میں نفل نمازوں میں ایک رات یا چند راتوں میں پورا قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، اور اس کو "شبینہ" کہتے ہیں اور یہ مروجہ شبینہ کراہت اور مفاسد سے خالی

= الفصل أو وصل، قلنا: فإن بعد والأول أصح مشيرا إلى أن محل الصحة إنما هو عند الفصل لا مطلقا مستدلا بأن اعتقاد الوجوب ليس بواجب على الحنفي ... فظهر بهذا أن المذهب الصحيح صحة الاقتداء بالشافعي في الوتر إن لم يسلم على رأس الركعتين وعدمها إن سلم والله أعلم. منحة الخالق للبحر الرائق: ۲/ ۳۹ - ۴۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعید۔ شامی، ۲/ ۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی

(۱) فتاوی رحیمیہ ۶/ ۲۳، باب الجمعۃ والعیدین، ط: دار الاشاعت کراچی

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه ...... وإحياء ليلة العيدين والنصف من شعبان (قوله والنصف) أي وإحياء ليلة النصف من شعبان شامی: ۲/ ۲۵، باب الوتر والنوافل مطلب في إحياء ليالي العيدين والنصف وعشر الحجة ورمضان، ط: سعید

عن علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فإن الله ينزل فيها لغروب الشمس إلى سماء الدنيا فيقول: ألا من مستغفر لي فأغفر له ألا مسترزق فأرزقه ألا مبتلى فأعافيه ألا كذا ألا كذا حتى يطلع الفجر. سنن ابن ماجه، ص: ۹۹، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ط: قدیمی کراچی۔

نہیں ہے، ایک خرابی یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، حالانکہ نفل نماز کی جماعت میں اگر مقتدی تین افراد سے زائد ہیں تو مکروہ تحریمی ہے۔(۱) البتہ تراویح کی نماز میں درست ہے، بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اور شہرت مقصود نہ ہو، (۲) اور مقتدی سست نہ ہوں۔(۳)

---

(۱) يكره ذلك على سبيل التداعي بأن يقتدي أربعة بواحد كما في الدرر، أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف "بحر عن الكافي" وهل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من أن الجماعة في التطوع ليست بسنة يفيد عدمه تأمل. (رد المحتار مع الدر: ۲/ ۴۹، ۴۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط. سعيد كراتشي) (وحاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۳۸۹، باب الإمامة، ط. مكتبة غوثيه كراتشي).

(۲) فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون، قال ابن عباس رضي الله عنهما وغيره: يعني المنافقين الذين يصلون في العلانية ولا يصلون في السر، ولهذا قال: (للمصلين) الذين هم من أهل الصلاة، وقد التزموا بها، ثم هم عنها ساهون ... (عن صلاتهم ساهون) ولم يقل في صلاتهم ساهون إما عن وقتها الأول فيؤخرونها إلى آخره دائما أو غالبا، وإما عن أدائها بأركانها وشروطها على الوجه المأمور به، وإما عن الخشوع فيها والتدبر لمعانيها ... (الذين هم يراءون) عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم: إن في جهنم لواديا تستعيذ جهنم من ذلك الوادي في كل يوم أربع مائة مرة أعد ذلك للمرائين من أمة محمد لحامل كتاب الله وللمتصدق في غير ذات الله، وللحاج إلى بيت الله وللخارج في سبيل الله. (تفسير ابن كثير الجزء الثلاثون، سورة الماعون ۳/ ۸۰۹ - ۸۱۰، ط. مكتبة دار السلام الرياض). اعلم أن الإخلاص في العبادة لله تعالى واجب والرياء فيها وهو أن يريد بها غير وجه الله تعالى حرام بالإجماع للنصوص القطعية وقد سمى عليه الصلاة والسلام الرياء الشرك الأصغر ... فلو صلى رياء فلا أجر له وعليه الوزر. (رد المحتار شرح الدر المختار ۶/ ۴۲۵، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ط. سعيد كراتشي)

(۳) وقال تعالى: (ولا يأتون الصلوة إلا وهم كسالى ولا ينفقون إلا وهم كارهون) (التوبة الآية: ۵۴) وقال: (وإذا قاموا إلى الصلوة قاموا كسالى يراءون الناس ولا يذكرون الله إلا قليلا) (سورة النساء، الآية: ۱۴۲) ويكره للمقتدي أن يقعد في التراويح فإذا أراد الإمام أن يركع يقوم، وكذا إذا غلبه النوم يكره له أن يصلي مع القوم الخ. (هندية: ۱/ ۱۱۷، فصل في التراويح، ط. رشيدية كوئٹه)

شراب

اگر کوئی شخص شراب پی کر بے ہوش ہوگیا ہے، اس بے ہوشی اور بے عقلی کے دوران بہت ساری نمازیں فوت ہوگئی ہیں، چاہے پانچ سے زیادہ ہوں یا کم دونوں صورتوں میں ہوش میں آنے کے بعد تمام نمازوں کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا۔

کیونکہ یہاں خود بندہ کے اپنے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے، ایسی صورت میں نماز ساقط نہیں ہوتی، جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے، تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

شرائط نماز اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور حیاء داریں ہے۔ اسلام نے اس کو پڑھنے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں،

ان میں فرائض نماز، سنن نماز، مستحبات نماز، مکروہات نماز، مفسدات نماز وغیرہ احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں۔

یعنی جس طرح کسی بھی ورزش کو شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے یا اس ورزش کی معلومات کرکے پھر اس عمل کو کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے، اس لئے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اس کا علم ضروری ہے۔

---

(۱) (وإن زال عقله ببنج أو خمر) أو دواء (لزمه القضاء وإن طالت) لأنه بصنع العباد كالنوم. وفي الشامية: (قوله كالنوم) أي فإنه لا يسقط القضاء لكن لأنه لا يمتد يوما وليلة غالبا فلا حرج في القضاء بخلاف الإغماء لأنه مما يمتد عادة. بحر. الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض. ط. سعيد كراچي

چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کا، اس لئے اس شفائی عمل کو شروع کرنے سے قبل

جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔

جس طرح ایک شفائی دوائی کے لئے جڑی بوٹیاں یا کیمیکل پھر اس کی تیاری

کے اوزار اور اس کے ماہرین اس کا طریقہ بالکل یہی چیزیں نماز کا بھی حصہ ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۳۶)

شرٹ

نماز کی حالت میں شرٹ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے

والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے سے عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو

جائے گی۔(۲)

---

(۱) كل عمل يشك الناظر إلى عامله أنه في الصلاة أو ليس في الصلاة فهو يسير. الفتاوى التاتارخانية: ۲/ ۵۸۸، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراجي، الدر المختار مع شرح رد المحتار: ۱/ ۶۲۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي.

(۲) ويكره أيضا في الصلوة نزع القميص ونحوه أو القلنسوة ... وإنما يكره لبسهما إذا كان النزع أو اللبس بعمل يسير لأنه عمل أجنبي من الصلاة لا يحصل به تتميم شيء من أعمالها، ولهذا كان مفسدا إذا حصل بعمل كثير بأن احتاج إلى اليدين أو كان مما لو رآه الناظر ظنه ليس في الصلوة. حلبي كبير، ص ۳۵۳، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. ويفسدها كل عمل كثير ليس من أعمالها ولا لإصلاحها ... ما لا يشك بسببه الناظر من بعيد في فاعله أنه ليس فيها. وفي الشامية: أن ما يعمل عادة باليدين كثير. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۴-۶۲۵، الصلوة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. كل عمل لا يمكن إقامته إلا باليدين فهو كثير حتى قالوا لو شد الإزار فسدت صلوته. التاتارخانية: ۲/ ۵۸۸، باب ما يفسد الصلوة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراجي.

شرمگاہ

اگر عورتوں کو بیماری کی وجہ سے شرمگاہ کے اندر روئی رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو رکھ سکتی ہے، اسی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا صحیح ہے، اگر اسی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لے قضا نہ کرے۔(۱)

شرم نہیں آتی

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اگلے زمانے میں جمعہ کے دن صبح کے وقت اور فجر کے بعد راستے کی گلیاں بھری نظر آتی تھیں، تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے، اور سخت ازدحام ہوتا تھا، جیسے عید کے دنوں میں ہوتا ہے، پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے کہ جو اسلام میں پیدا ہوئی، یہ لکھ کر امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہود ونصاریٰ سے شرم کیوں نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنے عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور دنیا طلب کرنے والے کتنے سویرے بازاروں میں خرید وفروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں تو دین کے طلب کرنے والے کیوں پیش قدمی نہیں کرتے۔(احیاء العلوم)(۲)

---

(۱) إذا خاف الرجل البول فحشا إحليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول، فلا بأس به، ولا ينتقض حتى يظهر البول على القطنة. هندية: ۱/۱۰، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ۱/۱۴۸، كتاب الطهارة، أركان الوضوء أربعة، ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ محمودية: ۷/۹۸، كتاب الصلوٰة، ط: كتب خانه مظهري كراچي، و: ۱۳/۵۶۳، جامعه فاروقيه كراچي.

(۲) وكان يرى في القرن الأول سحرا وبعد الفجر الطرقات مملوءة من الناس يمشون في السرج ويزدحمون بها إلى الجامع كأيام العيد حتى اندرس ذلك، فقيل أول بدعة حدثت في الإسلام ترك البكور إلى الجامع، وكيف لا يستحي المسلمون من اليهود والنصارى وهم يبكرون إلى البيع والكنائس يوم السبت والأحد وطلاب الدنيا كيف يبكرون إلى رحاب الأسواق للبيع والشراء والربح فلم لا يسابقهم طلاب الآخرة. احياء علوم الدين: ۱/۲۳۱، الباب الخامس في بيان آداب الجمعة على ترتيب العادة، الرابع: البكور إلى الجامع، ط: دار الخير دمشق.

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی، ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون سا دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔

جس دن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کی ایسی ناقدری ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو ضائع کرنا سخت ناشکری ہے، جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون (بہشتی گوہر)

شفع

نماز کی ہر دو رکعت کو ایک شفع کہا جاتا ہے۔ (۱)

شفق

★ ..... امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارہ پر جو سرخی رہتی ہے اس کو شفق احمر، اور سرخی کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے اس کو شفق ابیض کہتے ہیں۔ (۲)

---

(۱) الشفع: هو خلاف الوتر اي ركعتان من الصلوة، واصل الشفع ضم الشئ الى مثله، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية ص: ٣٣٠، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. شامي ٢/ ٤٥٩ باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي و: ٢/ ١٦، باب الوتر والنوافل، مطلب قوله كل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچي.

(۲) (واول وقت) صلاة (المغرب اذا غربت الشمس) بالاجماع ايضا (وآخر وقتها ما لم يغب الشفق) اي الحمرة لكن قيل غيبوبة الشفق من الزمان (وهو) اي المراد بالشفق هو (البياض الذي في الافق) الكائن بعد الحمرة التي تكون في الافق عند ابي حنيفة (وقالا) اي ابو يوسف ومحمد وهو قول الائمة الثلاثة ورواية اسد بن عمرو عن ابي حنيفة ايضا المراد بالشفق (هو الحمرة) نفسها لا البياض الذي بعدها ولهما ما روى الدارقطني عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الشفق الحمرة فاذا غاب وجبت الصلوة الخ، حلبي كبير، ص: ٢٢٨، الفروع في شرح الطحطاوي، الباب الخامس، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ١/ ٣٦١، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطى، ط: سعيد كراچي، البحر: ١/ ٢٤٥، كتاب الصلاة، ط: سعيد و: ١/ ٢٤٦، ط: رشيدية كوئته.

☆.....امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک "شفق" وہ سفیدی ہے جو آسمان کے مغربی کنارہ پر سرخی کے بعد چوڑائی میں شمالاً جنوباً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے، اور اس سفیدی کے بعد لمبائی میں شرقاً غرباً صبح کاذب کی طرح جو سفیدی باقی رہ جاتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔(۱)

☆.....ہمارے ملک میں روزانہ فجر اور مغرب کا وقت تقریباً برابر ہوتا ہے۔(۲)

☆.....مغرب کی نماز کو شفق احمر کے اندر اور عشاء کی نماز کو شفق ابیض غائب ہونے کے بعد پڑھے۔(۳)

شفق ابیض غائب نہیں ہوتی

اگر کسی علاقے میں مغرب کے بعد پوری رات شفق ابیض غائب نہیں ہوتی بلکہ قائم رہتی ہے اور صبح صادق ہونے پر سفیدی پھیل کر مکمل روشنی ہو جاتی ہے، تو ایسے مقام میں عشاء کا وقت اور سحری کا آخری وقت اس طرح متعین کرے کہ شفق احمر غروب ہونے کے بعد عشاء کے وقت کی ابتداء سمجھیں، اور عشاء اور تراویح کی نماز شفق احمر غائب ہونے

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) التنبيه: قدمنا قريبا أن التفاوت بين الشفقين بثلاث درج كما بين الفجرين فليحفظ.
شامي: ۱/۳۶۰، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطى، ط: سعيد كراتشي.
فائدة: ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق علي آفندي الداغستاني أن التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الأحمر والأبيض إنما هو بثلاث درج. شامي: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراتشي.

(۳)

کے بعد پڑھ لیں، اور صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہونے سے پہلے پہلے سحری بھی کر لیں، اگر تراویح کی نماز "الم تر کیف" سے(۱) ساتھ ہی بیس رکعت پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کم سے کم آٹھ رکعت ہی پڑھ لیا کریں،(۲) ہاں اگر آٹھ رکعت کا بھی موقع نہیں ملتا تو تراویح چھوڑ دیں صرف عشاء کے فرض اور وتر ہی پڑھ لیا کریں اور ادا کی نیت سے پڑھیں۔

شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے

اگر کسی علاقے میں شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے اور عشاء کا وقت ملتا نہیں ہو تو ایسی صورت میں مغرب کی نماز کے بعد کچھ وقفہ دے کر عشاء کے فرض اور وتر ادا کی نیت سے پڑھ لیں، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھ لیں۔(۳)

---

(۱) والختم سنة، واختار بعضهم سورة الإخلاص في كل ركعة، وبعضهم سورة الفيل أي البداءة منها ثم يعيدها، وهذا أحسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات، قال في الحلية: وعلى هذا استقر عمل أئمة أكثر المساجد في ديارنا إلا أنهم يبدءون بقراءة سورة التكاثر في الأولى والإخلاص في الثانية، الخ. شامي ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط سعيد كراچی.

(۲) (قوله وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور وعليه عمل الناس شرقا وغربا، وعن مالك ست وثلاثون، وذكر في الفتح أن مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا، وتمامه في البحر، وذكرت جوابه فيما علقته عليه. شامي ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط سعيد كراچی. البحر ۲/۶۶، باب الوتر والنوافل، ط سعيد كراچی. (و) لا ينوي القضاء لفقد وقت الأداء. الدر مع الرد ۱/۳۶۴، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط سعيد كراچی.

(۳) (وفاقد وقتهما) كبلغار، فإن فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق في أربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهما) ولا ينوي القضاء لفقد وقت الأداء، به أفتى البرهان الكبير، واختاره الكمال الخ. الدر مع الرد ۱/۳۶۲، ۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط سعيد كراچی.

شکرانے کی نماز

☆ جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو یا کوئی مصیبت زائل ہو، تو کم سے کم دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھنا بہتر ہے، اور نماز کا طریقہ وہ ہے جو عام نفل نماز وں کا ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، اگر شکرانے کی نماز ادا نہ کر سکے تو کم سے کم شکرانے کا ایک سجدہ کر لینا چاہیے، لیکن نماز کے بعد شکرانے کا سجدہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ناواقف لوگ اس کو مسنون یا واجب سمجھ کر لازم سمجھیں گے اور یہ درست نہیں۔ (۱)

☆ ۔ شکرانے کی نماز کا وقت اور تعداد مقرر نہیں ہے، البتہ مکروہ اوقات میں شکرانے کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور تعداد کے اعتبار سے دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

☆ ۔۔ نئی دلہن کے آنچل پر شکرانے کی نماز پڑھنے کا جو رواج ہے، یہ محض رسم ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں، باقی شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق پڑھنا درست ہے۔

شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، تو محض شک اور شبہ کی وجہ سے سہو سجدہ نہیں کرنا

---

(۱) وسجدة الشكر مستحبة به يفتى لكنها تكره بعد الصلاة لأن الجهلة يعتقدونها سنة أو واجبة، وكل مباح يؤدي إليه فمكروه. الدر مع الرد: ۲/۱۱۹-۱۲۰، قبيل باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. (قوله وسجدة الشكر) ... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة أو رزقه الله تعالى مالاً أو ولداً أو اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له أن يسجد لله تعالى شكراً مستقبل القبلة يحمد الله تعالى فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة. ..... وقيل شكراً تامًا لأن تمامه بصلاة ركعتين كما فعل عليه الصلاة والسلام يوم الفتح الخ. شامي: ۲/۱۱۹، باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۶، قبيل الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. وتمام الشكر في صلاة ركعتين كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة كذا في السير الكبير. الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۹۹-۵۰۰، فصل سجدة الشكر مكروهة عند أبي حنيفة رحمه الله، ط: قديمي كراچي.

چاہئے، اور اگر اتفاق سے غلطی سے سجدہ سہو کرلیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور آئندہ محض شک اور شبہ میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہئے۔ (۱)

شک میں ایک رکن کی مقدار گذر گئی

اگر کسی نمازی کو نماز کی رکعت میں شک ہوگیا، اور اس شک میں ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقت گذر گیا اور اس حالت میں قراءت اور تسبیح میں مشغول نہیں تھا تو اس پر سجدہ واجب ہوگا، کیونکہ سوچنے کی وجہ سے دیر ہوئی، اور اگلے رکن کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی، اور تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ (۲)

شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں

”تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

شلوار

”پائجامہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) اذا سها الامام وعليه سهو فسجد للسهو وتابعه المسبوق في ذلك ثم علم ان الامام لم يكن عليه سهو فيه روايتان، واختلف المشايخ لاختلاف الروايتين والظاهر ان صلاة المسبوق تفسد، وقال الامام ابو حفص الكبير لا تفسد، والصدر الشهيد اخذ به في واقعاته وان لم يعلم الامام ان ليس عليه سهو لم تفسد صلاة المسبوق عندهم جميعا. خلاصة الفتاوى ۱/۱۶۲-۱۶۳، كتاب الصلاة، ما يتصل بمسائل الاقتداء، مسائل المسبوق، قبيل الفصل السادس عشر في السهو، ط: امجد اكيڈمي لاهور؛ اليقين لا يزول بالشك، الدر مع الرد ۲/۸۵، قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) (و) كذا (لو) اشتغل بالشك فتفكر قدر اداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة (وجب عليه سجود السهو) في جميع صور الشك سواء عمل بالتحري او بنى على الاقل، فتح، لتأخير الركن لكن في السراج انه يسجد للسهو في اخذ الاقل مطلقا، وفي غلبة الظن ان تفكر قدر ركن. الدر مع الرد ۲/۹۳-۹۴، باب سجود السهو، قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

شمار کرنا

نمازی حالت میں آیت ، سورت یا تسبیح کو انگلیوں سے شمار کرنا مکروہ تنزیہی ہے ، ہاں اگر انگلیوں پر شمار نہ کرے بلکہ انگلیوں کو دبا کر حساب رکھے تو مکروہ نہیں ، جب کہ صلوۃ التسبیح میں ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے بعد اپنی ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے ، پھر دوسری تسبیح پر دوسری انگلی کو ، اسی طرح تیسری ، چوتھی ، پانچویں کو دبا دے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) علامہ عینیؒ نے سلف سے نقل کیا ہے کہ جب ہم نیکیاں کرتے ہیں تو گنتے ہیں ، لیکن جب گناہ کرتے ہیں تو گنتے نہیں۔(۲)

شناختی کارڈ

اگر تصویر والا شناختی کارڈ نمازی کی جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی ، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی ، اور تصویر کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا بلکہ شناختی کارڈ کے لئے تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے حکومت

---

(۱) وفی القنیة لا یعد التسبیحات بالاصابع ان قدر ان یحفظ بالقلب والا یغمز الاصابع شامی : ۲/۲۸ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح ط. سعید وکرہ تنزیها عد الآی والسور والتسبیح بالید فی الصلاة مطلقا ولو نفلا ، اما خارجها فلا یکرہ کعدہ بقلبه او بغمز انامله وعلیه یحمل ما جاء من صلاة التسبیح . الدر مع الرد . ۱/۶۵۰ باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة اولی . ط. سعید .

(۲) وکان السلف یقولون نذنب ولا نحصی ، ونسبح ونحصی . البنایة فی شرح الهدایة : ۲/۴۳۵ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها ، عد الآی والتسبیحات فی الصلاة ، ط : دار الفکر بیروت ، لبنان .

کے افراد گنہگار ہوں گے۔(۱)

شور وغل کرنا

نماز کے وقت شور وغل کرنا بہت برا اور مکروہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، ذہن منتشر ہو جاتا ہے، قرأت اور رکعت وغیرہ بھول جاتے ہیں، خشوع اور خضوع میں خلل آتا ہے، اس لئے اس سے بچنا اور دوسروں کے لئے ان کو روکنا ضروری ہے، اگر خود روک نہیں سکتے تو حکومت کی مدد سے روکنا ضروری ہے، باقی شور وغل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

شوہر اور بیوی نماز پڑھیں

اگر شوہر اور بیوی جماعت کے بغیر اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں، البتہ بیوی کے لئے شوہر کے دائیں یا بائیں برابر میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنا

---

(۱) (قوله بكره ترك الامام ...) ... (ولا يكره ...) ... وان كان ... على ... قال في البحر ... كراهة ... والمستحب ... وصرح ... فلا ... تفصيل ... الدر المختار مع الرد ١/٦٤٣ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولى، ط سعيد

(۲) (قوله ورفع صوت بذكر الخ) ... صاحب ... في ذلك ... حرام ... وتارة ... عن ... العرب ... للمصلي ... وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ الخ. شامي ١/٦٦٠ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في رفع الصوت بالذكر، ط سعيد

جب ذکر بالجہر سے ... کو تشویش ہو ... ختم ہوگا۔

مکروہ ہے۔(۱)

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

نماز کے دوران تشہد میں "اشهد ان لا اله" کہتے وقت صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جا سکتا ہے، کسی اور انگلی سے نہیں، مثلاً کسی کے ہاتھ میں شہادت کی انگلی نہیں ہے یا ہے لیکن کٹی ہوئی یا اس میں کوئی بیماری ہے تو ان صورتوں میں دائیں یا بائیں ہاتھ کی کسی اور انگلی سے اشارہ نہیں کیا جائے گا۔

اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ تشہد میں جب غیر اللہ کی نفی کرنے والے الفاظ "لا الہ" کہے تو شہادت کی انگلی کو اٹھایا جائے، اور جب "الا اللّٰہ" کہا جائے تو انگلی جھکالی جائے اور نماز ختم ہونے تک ایسا ہی رہنے دیا جائے گویا کہ شہادت کی انگلی اٹھانا غیر اللہ کی الوہیت سے انکار کرنا اور اس کا جھکالینا اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرنا ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالىٰ: وقرن في بيوتكن وقال صلى الله عليه وسلم صلاتها في قعر بيتها افضل من صلاتها في صحن دارها وصلاتها في صحن دارها افضل من صلاتها في مسجد ها وبيوتهن خيرلهن ولانه لا يؤمن الفتنة من خروجهن، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. وقيد الاشتراك لان محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير، البحر: ۱/۳۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) وفي الشرنبلالية عن البرهان: الصحيح انه يشير بمسبحته وحدها، يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات، الدر مع الرد: ۱/۵۰۹، (قوله بمسبحته وحدها فيكره ان يشير بالمسبحتين كما في الفتح، وغيره، شامي: ۱/۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها ط: سعيد كراچي. الحنفية قالوا: يشير بالسبابة من يده اليمنىٰ فقط، بحيث لو كانت مقطوعة او عليلة لم يشر بغيرها من اصابع اليمنىٰ ولا اليسرىٰ عند انتهائه من التشهد، بحيث يرفع سبابته عند نفي الالوهية عما سوى الله تعالىٰ بقوله: "لا اله الا الله" ويضعها عند اثبات الالوهية لله وحده بقوله: "الا الله" فيكون الرفع اشارة الى النفي، والوضع الى الاثبات. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۶۵، الاشارة بالاصبع السبابة في التشهد وكيفية السلام، ط: دار الفكر بيروت.

شیشے میں عکس نظر آئے

اگر نمازی کے سامنے الماری، کھڑکی یا دیوار میں شیشے لگے ہوئے ہیں اور اس میں نمازی کا عکس نظر آتا ہے تو نماز ہو جائے گی، کراہت بھی نہیں ہوگی، ہاں اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور یکسوئی میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایسا شیشہ لگانا مکروہ ہوگا۔(۱)

شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا

اگر جماعت کی نماز میں کوئی شیعہ درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو صفوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن آئندہ کے لئے اس شیعہ سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے شیعہ مذہب سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے۔(۲)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا

شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، ان کے کفریہ عقائد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو دونوں کے نماز کے احکام میں اتنا اختلاف ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ

---

(۱) (تتمة) بقي في المكروهات أشياء أخر ذكرها في المنية ونور الإيضاح وغيرهما منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، ولذا تكره بحضرة طعام تميل إليه نفسه وسيأتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه. شامي ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط: سعيد كراچی.

(۲) فتاوى دار العلوم ديوبند ۳/۱۲۰، الباب الخامس في الإمامة وباب الجماعة، ط: مكتبة امدادية ملتان.

نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں ہے، اس لئے اہل سنت والجماعت والے اپنا امام اور اپنی مسجد الگ بنائیں۔(۱)

---

(۱) وقیده فی المحیط والخلاصة والمجتبیٰ وغیرها بأن لا تکون بدعته تکفره، فان کانت تکفره، فالصلاة خلفه لا تجوز الخ، البحر: ۱/۳۴۹، باب الامامة، قوله وکره امامة العبد والاعرابی والفاسق الخ، ط: سعید کراچی، قال فی الفتح وغیره: تجوز الصلاة خلف صاحب هوی وبدعة، ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة ومن یقول بخلق القرآن، هندیة: ۱/۸۴، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ت

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آجائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو نماز کے دوران بھولی ہوئی نماز یاد آجائے، اور وقت میں قضا نماز ادا کر کے وقتی نماز ادا کرنے کی گنجائش بھی ہے تو اس صورت میں جو فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ فاسد ہو جائے گی، اور اس وقت پہلے بھولی ہوئی نماز کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز کو ادا کرے، اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں ترتیب ختم ہو جائے گی اور جو فرض نماز پڑھ رہا ہے وہ صحیح ہو جائے گی اور بھولی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔(۱)

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آگئی

اگر صاحب ترتیب کو نماز کے دوران قضا نماز یاد آگئی، اور وقت کے اندر اندر قضا نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز توڑ کر پہلے قضا نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، اور اگر وقت اتنا مختصر ہے کہ وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں پہلے وقتی نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد قضا نماز پڑھے۔(۲)

(۱،۲) لو ضيق الوقت يعتبر عند الشروع حتى لو شرع في الوقتية مع تذكر الفائتة وأطال القراءة حتى ضاق الوقت لا تجوز صلاته إلا أن يقطعها ويشرع فيها، ولو شرع ناسيا والمسئلة بحالها ثم تذكرها عند ضيق الوقت جازت صلاته ولا يلزمه القطع. هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت ط. رشيدية كوئٹه. شامی: ۲/۶۶ باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچی. ولا يظهر حكم الترتيب عند النسيان ما دام ناسيا وإذا تذكر يظهر، هندية: ۱/۱۲۳، ايضاً، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط. سعيد كراچی. ثم سقط للنسيان والضيق ثم تذكر والضيق الوقت يعود الفائتة الدر مع الرد ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت ط. سعيد كراچی

اور اگر آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد قضا نماز یاد آ گئی اور وقت میں قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔

صاحبینؒ

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو ایک ہی لفظ میں "صاحبین" کہتے ہیں، متقدمین کی اصطلاح میں شاگرد کو "صاحب" کہتے ہیں اور "صاحبین" کے معنی دو شاگرد ہیں، اور یہ دونوں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں اس لئے ان دونوں کو "صاحبین" کہتے ہیں۔(۲)

صبح صادق

☆...صبح صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں یعنی شمالاً جنوباً دکھائی دیتی ہے، اور جلدی جلدی دائیں بائیں بلکہ تمام آسمان پر پھیل جاتی

---

(۱)... الهم الملقبو في المسائل الاثني عشرية على انه لو تذكر فائتة وهو يصلي، فان كان قبل القعود قدر التشهد بطلت الفرضية، وان كان بعده قبل السلام بطلت عنده لا عندهما، شامي: ۱/ ۲۰۶، باب قضاء الفوائت، مطلب في قوله مطلب ط: سعيد كراتشي البحر: ۲/ ۸۸، باب قضاء الفوائت، قبل قوله فلو صلى فرضا ذاكرا فائتة الخ، ط: سعيد كراتشي.

(۲) الصاحبان: في عرف الامام ابي يوسف والامام محمد رحمهما الله تعالى سميا بذالك لانهما تلميذان للامام الاعظم رحمه الله تعالى، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۳۳۵، ط: مير محمد كتب خانه كراتشي.

ہے اور مشرق میں روشنی ہوتی ہے۔(۱)

☆... صبح صادق شروع ہونے کا اعتبار ہے یا اس کے پھیل جانے کا اعتبار ہے اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، دوسرے قول میں وسعت زیادہ ہے، اکثر علماء کرام اس طرف مائل ہیں، اور پہلے قول میں احتیاط زیادہ ہے، سحری کھانے میں اس کا اعتبار کرنا زیادہ مناسب ہے، اور عشاء کی نماز کے بارے میں پہلے قول پر عمل کرے، اور فجر کی نماز میں دوسرے قول کا اعتبار کرے۔(۲)

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ

ہمارے ملک میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کم از کم ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ چھتیس (۳۶) منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) (اصح) أول (طلوع) (الفجر الثاني) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (إلى) قبيل (طلوع ذكاء) الدر المختار. (قوله هو البياض الخ) لحديث مسلم والترمذي واللفظ له "لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير في الأفق" فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير في الأفق أي الذي ينتشر ضوءه في أطراف السماء، لا الكاذب وهو المستطيل الذي يبدو طويلا في السماء كذنب السرحان أي الذئب ثم يعقبه ظلمة. شامي ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد

(۲) (قوله لأنه لا اشتباه في طرفيه) أي الطرفين الآتيين قال في الحلية نعم في كون العبرة بأول طلوعه أو استطارته أو انتشاره اختلاف المشايخ كما في شرح الزاهدي عن التمهيد وفي خزانة الفتاوى عن شرح الجامع الحسامي قال الأول أحوط والثاني أوسع قال في البحر والظاهر الأخير لتعريفهم الفجر الصادق به كما يأتي، ورده في النهر بأن الظاهر الأول لما في حديث جبريل الذي هو نص المذهب "ثم صلى بي الفجر" يعني في اليوم الأول "حين برق وحرم الطعام على الصائم" وبرق بمعنى بزغ، وهو أول طلوعه الخ. شامي: ۱/۳۵۸، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الأفعال، ط: سعيد كراچی

(۳) عمدة الفقه ۲/۳، كتاب الصلاة، [illegible] دائمی نقشہ اوقات نماز، ط: ادارہ مجددیہ ناظم آباد، کراچی

صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا

صبح صادق کے بعد فرض نماز سے پہلے دو رکعت فجر کی سنت یا قضاء نماز کے علاوہ کوئی نفل یا سنت پڑھنا درست نہیں، اور فجر کی فرض نماز کے بعد بھی اشراق کے وقت تک فجر کی سنت یا کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

صبح کاذب

"صبح کاذب" اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں شرقاً غرباً لمبائی میں ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے افق سیاہ ہوتا ہے، اس کے تھوڑی دیر بعد وہ سفیدی تاریک ہو جاتی ہے، اور اس کے پیچھے سے صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

صبح کاذب کا اعتبار نہیں ہے، اور اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) (وکذا) الحکم من کراهة نفل وواجب لغیره لا فرض وواجب لعینه (بعد طلوع فجر سوی سنته) لشغل الوقت به تقدیراً، حتی لو نوی تطوعاً کان سنة الفجر بلا تعیین، الدر مع الرد ۱/۳۷۵، (قوله لشغل الوقت به) ای بالفجر ای بصلاته، ففی العبارة استخدام، لأن المراد بالفجر الزمن لا الصلاة ثم هذا علة لقوله وکره الخ. شامی. ۱/۳۷۵، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی. (و) منها (ما) ای الوقتان اللذان یکره فیهما (بعد طلوع الفجر الی ارتفاع الشمس فانه یکره فی هذا الوقت النوافل کلها الا سنة الفجر، لما روی مسلم عن حفصة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین، وفی ابی داود والترمذی واللفظ له عن ابن عمر عنه علیه السلام لا صلاة بعد الفجر الا سجدتین، حلبی کبیر، ص ۲۳۸ - ۲۳۹، الشرط الخامس، ط: سهیل اکیڈمی لاهور۔

(۲) والمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطیر فی الافق: ای الذی ینتشر ضوءه فی اطراف السماء لا الکاذب وهو المستطیل الذی یبدو طویلاً فی السماء کذنب السرحان ای الذئب ثم یعقبه ظلمة، شامی: ۱/۳۵۹، کتاب الصلوٰة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعید کراچی

صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں

نماز کی صحت کی شرائط مفقود ہو جانے کے بعد کسی رکن کا ادا کرنا یا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار اسی حالت میں رہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

صحت کی قضاء بیماری میں کرنا

مریض اپنی صحت کی حالت میں قضاء شدہ نمازوں اپنے مرض میں جس طرح پڑھنے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح ادا کر سکتا ہے، مثلاً صحت کی حالت میں نماز قضا ہوئی تھی اب اگر بیماری کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے گا، تو عذر کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

(۱) وفي الشريعة ما يتوقف عليه وجود الشيء ولا يكون داخلا فيه. البحر: ١/٢٦٦، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي. شروط الصلاة: للصلاة شروط تتوقف عليها صحتها. فلا تصح إلا بها. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة. ١/١٦٩، شروط الصلاة، ط: دار الفكر.
الحنفية قسموا شروط الصلاة إلى قسمين: شروط وجوب وشروط صحة ..... وأما شروط الصحة فهي ستة: طهارة البدن من الحدث والخبث، وطهارة الثوب من الخبث، وطهارة المكان من الخبث، وستر العورة، والنية، واستقبال القبلة. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة. ١/١٦٨، شروط الصلاة، ط: دار الفكر. (ويمنع) حتى انعقادها (كشف ربع عضو) قدر أداء ركن بلا صنعه. الدر مع الرد ١/٤٠٨ (قوله حتى انعقادها) أي ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها والحاصل أنه يمنع الصلاة في الابتداء ويرفعها في البقاء (قوله قدر أداء ركن) أي بسنته منية، قال شارحها وذلك قدر ثلاث تسبيحات إلخ. شامي ١/٤٠٨، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد كراتشي.
(۲) وإن قضى في المرض فوائت الصحة قضاها كما قدر قاعدا أو مومئا كذا في السراجية. هندية: ١/١٣٨، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹہ.

"صدق اللّٰہ ورسولہ" کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز کے اندر امام سے کسی آیت کو سن کر "صدق اللّٰہ ورسولہ" کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے قصداً جواب میں کہا اور قصداً جواب میں کچھ کہنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱)

صف اول

"صف اول" وہ ہے جو امام کے قریب ہو یعنی اقامت کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس کے ساتھ نمازیوں کی جو صف ہے وہ صف اول ہی شمار ہوگی۔ (۲)

صف اول میں جگہ خالی ہے

جماعت کی نماز ہو رہی ہے اور لوگ نیت باندھ چکے ہیں، اگر بعد میں آنے والا آدمی پہلی صف میں جگہ خالی دیکھے تو وہ شخص صفوں کے کناروں سے جا کر خالی جگہ پر کھڑا

---

(۱) الفروع: سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله أو النبي ﷺ فصلى عليه، أو قراءة الإمام فقال صدق الله ورسوله تفسد إن قصد جوابه. الفروع مع الرد: ۱/ ۶۲۱ (قوله تفسد إن قصد جوابه) ذكر في البحر: أنه لو قال مثل ما قال المؤذن إن أراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لأن الظاهر أنه أراد به الإجابة. الشامي: ۱/ ۶۲۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام ط سعيد، هندية: ۱/ ۹۹ الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط رشيدية.

(۲) ويؤخذ من تعريف الصف الأول بما هو خلف الإمام أي لا صف مقدم عليه. الشامي: ... كتاب الصلاة باب الإمامة مطلب في الكلام على الصف الأول ط سعيد كراچی.

ہو سکتا ہے۔(۱)

صف اول میں جگہ نہیں ملی

اگر پہلی صف میں جگہ نہیں ملی اور دوسری صف میں کوئی نہیں تو انتظار کرے تاکہ دوسرا نمازی آجائے، جب دوسرا نمازی آجائے تو اس کے ساتھ مل کر دوسری صف بنائے، اور اگر کوئی نمازی نہیں آیا تو پہلی صف سے ایسے آدمی کو پیچھے دوسری صف میں کھینچ لے جو مسئلہ جانتا ہو، اور اگر مسئلہ جاننے والا کوئی شخص نظر نہ آئے تو تنہا امام کے پیچھے اور صف کے بیچ میں کھڑا ہو جائے نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) (ولو وجد فرجة في الأول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم) وفي الحديث "من سد فرجة غفر له" وصح "خياركم ألينكم مناكب في الصلاة" وبهذا يعلم جهل من يستمسك عند دخول داخل بجنبه في الصف ويظن أنه رياء كما بسط في البحر. (الدر المختار مع الرد: ١/٥٧٠) (قوله لتقصيرهم) يفيد أن الكلام فيما إذا شرعوا وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل أن يمر بين يديه ليصل الصفوف لأنه أسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم من نظر إلى فرجة في صف فليسدها بنفسه فإن لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فإنه لا حرمة له أي فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة. (شامي: ١/٥٧٠، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد كراچي، البحر: ١/٣٥٣ ـ ٣٥٢، باب الإمامة، ط: سعيد. و: ١/٦١٧، ط: رشيدية كوئٹہ)

(۲) ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الإمام إن أمكنه، وإن وجد في الصف فرجة سدها وإلا انتظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه، وإن لم يجئ حتى ركع الإمام يختار أعلم الناس بهذه المسألة فيجذبه ويقفان خلفه، ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الإمام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لأحمد. (شامي: ١/٥٦٨، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي)

وفيه أيضا: كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ١/٦٤٣، ط: سعيد كراچي

البحر الرائق: ١/٦١١، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹہ.

صف اول میں زبردستی گھس جانا

جب نمازی مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے تو شروع ہی سے پہلی صف میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آگے کی صفوں میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے بیٹھنا اور بعد میں دھکے بازی کر کے زبردستی پہلی صف میں گھس جانا نمازیوں کو تکلیف پہنچانا ہے اور یہ حرکت نازیبا اور سخت مکروہ ہے۔ (۱)

صفائی ستھرائی کا راز

☆... بادشاہوں کے دربار میں شامل ہونے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر پاکیزہ جگہ میں کھڑا ہونا یا بیٹھنا ضروری ہے، گندے کپڑے اور گندی جگہ میں رہنے والے کو بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی، جیسے لباس کی صفائی اور مکان کی ستھرائی دنیا کے بادشاہوں کو پسند ہے، ایسے ہی ساری کائنات کے خالق، بادشاہوں کے بادشاہ، مالک الملک، پاک ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھی پاکیزگی اور لباس کی صفائی ستھرائی، مکان اور دل کی نظافت اور پاکیزگی مدنظر ہے، کیونکہ وہ پاک ہے اور پاکی کو چاہتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے اس کو نفرت اور کراہت ہے، اس لئے نماز میں مکان کی پاکی اور لباس کی ستھرائی ضروری اور لازمی شرائط میں سے ہے، جیسے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "وثیابک فطهر والرجز فاهجر" اپنے لباس کو پاک کر اور گندگی سے کنارہ کر۔

---

(۱) والافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد، قال علیه الصلاة والسلام من ترک الصف الاول مخافة ان یؤذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول، (شامی: ۱/۵۶۹، الصلاة، باب الامامة، قبیل مطلب فی جواز الایثار بالقرب، ط: سعید کراچی)

☆ ۔ ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے شیطان کو مناسبت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے شیطان کے ساتھ مناسبت رکھنے والی تمام چیزوں سے مکمل طور پر دور رہنا ضروری ہے، ورنہ دل نماز میں مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ (۱) (احکام اسلام عقل کی نظر میں مع اختصار ص ۶۵)

صف ثانی کہاں سے بنائیں

اگر پہلی صف پوری ہو گئی تو دوسری صف امام کے پیچھے سے شروع کرنی چاہئے۔ (۲)

---

(۱): كما نعلم أن الإنسان إذا قذرت الثياب والأعضاء تشمئز منه النفوس وينحرف عنه القلوب ويتنفرون، وكذلك إذا أراد أحد أن يقابل ملكا أو أميرا فلا بد من أن يلبس أحسن الثياب وأنظفها ويزيل ما على جسمه من الأوساخ والأدران وما في حكم هذا حتى لا يراه في حالة تنفره عنه، وإذا كان الأمر كذلك مع المخلوقين بعضهم لبعض فكيف يكون حال من يقف بين يدي رب الأرباب وملك الملوك؟ إن الشارع الحكيم فرض الوضوء والغسل لأجل أن يكون الإنسان نظيفا من الأقذار والأوساخ عند أداء الفريضة وإن هناك حكمة أخرى وهي أن الملائكة في أوقات الصلاة تتكره أن ترى المصلي وسخ الثياب كريه الرائحة. حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۹۰، حكمة الطهارة في العبادات، ط: انصاري كتب خانه بازار كتاب فروشي كابل.
وفيه أيضا: إن الصلاة خدمة الرب وتعظيمه جل جلاله بجميع أنواعه من خدمة الرب وتعظيمه بكل الممكن فرض، ومعلوم أن القيام بين يدي الله ببدن طاهر وثوب طاهر على مكان طاهر أبلغ في التعظيم وأكمل في الخدمة من القيام ببدن نجس وثوب نجس على مكان نجس كما في خدمة الملوك في الشاهد. ۲/۹۳.

(۲): قال عليه الصلاة والسلام: "توسطوا الإمام وسدوا الخلل" ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الإمام إن أمكنه وإن وجد في الصف فرجة سدها وإلا انتظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه، وإن لم يجئ حتى ركع الإمام يختار أعلم الناس بهذه المسألة فيجذبه ويقفان خلفه ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الإمام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لأحمد. شامي ۱/۵۶۸، باب الإمامة، قبيل مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي

صف سے پیچھے ہو جانا

بعض جگہ طلبہ اور اساتذہ جماعت کی نماز میں ایک صف میں شریک رہتے ہیں جب امام سلام پھیرتا ہے تو جو طالب علم اپنے استاذ کے پاس ہوتا ہے وہ ذرا پیچھے کھسک کر بیٹھتا ہے، یہ جائز ہے، اسی طرح استاذ کے برابر میں بیٹھے رہنا بھی درست ہے۔(۱)

صف سیدھی کرنے کا طریقہ

صف سیدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام نمازی ٹخنے اور ایڑھیاں پیچھے سے برابر کرکے کھڑے ہو جائیں صف سیدھی ہو جائے گی آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی

---

(۱) وفي حاشية الأشباه للحموي عن المضمرات عن النصاب: وإن سبق أحد إلى الصف الأول فدخل رجل أكبر منه سناً أو أهل علم ينبغي أن يتأخر ويقدمه تعظيماً له اه فهذا يفيد جواز الإيثار بالقرب بلا كراهة خلافاً للشافعية. أقول: وينبغي تقييد المسألة بما إذا عارض تلك القربة ما هو أفضل منها كاحترام أهل العلم والأشياخ" شامي. ۱/۵۷۰ الصلوة: باب الإمامة مطلب في جواز الإيثار بالقرب ط: سعيد.

(قوله وقيل يسعى كسر الصفوف) لزوال الاشتباه عن الداخل المعاين للكل في الصلاة البعيد عن الإمام. وذكره في البدائع والذخيرة عن محمد، ونص في المحيط على أنه السنة كما في الحلية وهذا معنى قوله في المنية والأحسن أن يتطوع في مكان آخر. قال في الحلية وأحسن من ذلك كله أن يتطوع في منزله إن لم يخف مانعاً. شامي ۱/۵۳۱، باب الإمامة مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح عقب الصلاة، ط. سعيد. ومن حق الأستاذ على التلميذ واحد على السوية وهو أن لا يفتتح الكلام قبله ولا يجلس مكانه وإن غاب ولا يرد على كلامه ولا يتقدم عليه في مشيه. شامي: ۶/۷۵۴ كتاب الخنثى، مسائل شتى: ط سعيد

ضرورت نہیں ہے۔(۱)

صف سیدھی ہو جائے گی

☆ اگر جماعت کی نماز میں ٹخنے کی سیدھ میں اور مونڈھا مونڈھے کی سیدھ میں ہو تو اس سے صف سیدھی ہو جائے گی۔

☆ ٹخنے اور ایڑھیاں برابر کر کے کھڑے ہوں، آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی ضرورت نہیں ہے(۲)

صف کا خلا کیسے پر کیا جائے

☆... اگر کوئی شخص کسی صف سے وضو ٹوٹنے کی وجہ سے لوگوں کو چیرتا ہوا نکل گیا تو پچھلی صف والوں پر واجب ہے کہ از خود آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بعد میں آنے والا شخص صف کے سامنے سے گذر کر یہاں کھڑا ہو، اگر صف کے سامنے سے گذرنے کی جگہ نہ ہو تو صف چیر کر یہاں آئے اور خلا پُر کرے۔(۳)

☆..... صف کا خلا پُر کرنے کے لئے نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے۔(۴)

صف کی ترتیب

اگر امام کے ساتھ مرد، بچے، عورتیں اور خنثیٰ سب جمع ہیں تو صف بنانے کی ترتیب یہ ہے کہ آگے مردوں کی صف بنے، پھر ان کے پیچھے بچوں کی صف بنے، پھر ان

---

(۱) ویسووا مسا کبھم الخ..... الدر مع الرد۔ ۱ر۵۶۸ باب الامامة مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها ط: سعيد. وان تفاوتت الاقدام صغرا و كبرا فالعبرة بالساق و الكعب. البحر۔ ۱ر۳۵۲ باب الامامة قوله ويقف الواحد عن يمينه. ط. سعيد

(۲) ایضا

(۳) صف اول میں جگہ خالی ہے" کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴) ایضا۔

کے پیچھے مخنثوں کی صف ہے، پھر ان کے بعد عورتوں کی صف ہے۔ (۱)

صف کی چوڑائی کم ہو

اگر مصلے یا صف کی چوڑائی اتنی کم ہے کہ اس پر سجدہ نہیں ہو سکتا تو جس طرح چاہیں کریں خواہ پیر مصلے اور صف پر ہوں اور سجدہ فرش پر ہو، یا پیر پیچھے ہوں اور سجدہ صف پر ہو، دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ فرش کا پاک ہونا ضروری ہے، تاکہ سجدہ یا پیر پاک جگہ پر ہوں۔ (۲)

صف سے باہر نیت نہ باندھے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز کے لیے ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں ہے اور سب سے پچھلی صف میں کوئی جگہ خالی ہے، تو صف میں کھڑے ہو کر نیت باندھے، صف کے باہر اکیلے کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، خواہ اس میں رکعت جاتی رہے، صف سے باہر کھڑا ہو کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے، اور اگر پچھلی صف میں جگہ نہیں بلکہ کسی اور صف میں جگہ خالی ہے تب بھی صف میں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، صف سے باہر اکیلا کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، ہاں اگر صفوں میں جگہ خالی نہیں تو صف کے پیچھے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے۔ (۳)

---

(۱) (ويصف) ... (الرجال) ... (ثم الصبيان) ... (ثم الخناثى ثم النساء) ... الدر المختار مع الرد: ١/٥٧١، باب الإمامة، ط: سعيد. البحر الرائق ١/٦١٦-٦١٧، ط: رشيدية، و ١/٣٧٥، ط: سعيد. فتح القدير ١/٣٠٠، ط: رشيدية. الهندية ١/٨٨-٨٩، ط: رشيدية، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في مقام الإمام والمأموم.

(۲) ولا بأس بالصلاة على الطنافس واللبود وسائر الفرش إذا كان المفروش رقيقا وعلى الأرض وعلى ما أنبته الأرض، الفصل الحادي عشر، كبيري ص ٣١٠، كتاب الصلاة، الفروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) الحنفية قالوا: إذا حضر من يريد الصلاة فوجد الإمام راكعا فإن كان في الصف الأخير فرجة فلا يكبر للإحرام خارج الصف بل يحرم فيه ولو فاتته الركعة، ويكره له أن يحرم خارج الصف، أما إذا لم يكن في الصف الأخير فرجة فإن كان في غيره من الصفوف فلا حرج في أن يخرجها أيضا، وإن لم يكن بها فرجة كبر خلف الصفوف الخ. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ١/٢٣٣، كتاب الصلاة، كيف يقف المأموم مع إمامه، ط: دار الفكر.

صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے

☆ ... صف اول میں بھی دائیں بائیں اور امام کے برابر پیچھے کھڑے ہونے کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے، جو شخص امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس پر رحمت زیادہ نازل ہوتی ہے اور اس کو ثواب زیادہ ملتا ہے، پھر اس کے بعد دوسرے درجے میں امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے، پھر اس کے بعد تیسرے درجے میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے۔ (۱)

☆ ... اگر امام کے پیچھے صف میں جگہ نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر دوسرے نمازیوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اس لئے ایسی صورت میں جہاں جگہ مل جائے وہیں کھڑا ہو جائے۔ (۲)

☆ ... صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب بائیں جانب کھڑے ہونے سے زیادہ ہے تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہو تو بائیں طرف ہونا ضروری ہے تاکہ صف کا دونوں جانب کا توازن برابر ہو اور یہ سنت ہے۔ (۳)

صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

"پاؤں پھیلا کر بیٹھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وروي في الأخبار: إن الله تعالى إذا أنزل الرحمة على الجماعة ينزلها أولاً على الإمام ثم تتجاوز عنه إلى من بحذائه في الصف الأول، ثم إلى الميامن، ثم إلى المياسر، ثم إلى الصف الثاني، وروي عنه عليه السلام أنه قال: يكتب للذي خلف الإمام بحذائه مائة صلاة، وللذي في الجانب الأيمن خمسة وسبعون صلاة، وللذي في الجانب الأيسر خمسون، وللذي في سائر الصفوف خمسة وعشرون صلوة. البحر الرائق، باب الإمامة ص ۶۱۶ ط رشيدية، بوس: ۳۵۴ ط سعيد. شامي ۱/ ۵۶۹، باب الإمامة مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب، ط: سعيد.

(۲) وفي الدر المختار: الأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد. قال عليه الصلاة والسلام: "من ترك الصف الأول مخافة أن يؤذي مسلماً أضعف له أجر الصف الأول". وبه أخذ أبو حنيفة ومحمد. وفي كراهة ترك الصف الأول مع إمكانه خلاف، أي ترکه مع عدم خوف الإيذاء، وهذا لو قبل الشروع، فلو شرعوا وفي الصف الأول فرجة له خرق الصفوف. شامي ۱/ ۵۶۹ باب الإمامة مطلب في كراهة قيام الإمام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي۔

(۳) انظر الحاشية رقم ۱ السابق، ورقم ۱ اللاحق على الصفحة الآتية.

صف میں جگہ نہ ہو

اگر "صف" میں جگہ نہیں تو امام کے رکوع کرنے تک انتظار کرے، اگر کوئی آجائے تو اس کے ساتھ امام کی سیدھ میں صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے، اور اگر کوئی نہ آئے تو تنہا ہی امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ (۱)

صف میں خالی جگہ نہ ہو

جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہیے، درمیان میں خالی جگہ چھوڑنا درست نہیں، اگر درمیان میں خالی جگہ ہے تو اس کو پُر کرنا لازم ہے۔ (۲)

صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا

جماعت کی نماز میں امام کے سلام کے بعد بعض مقتدی صف سے آگے پیچھے ذرا سرک کر قبلہ رو بیٹھ کر تسبیح پوری کرکے امام کے ساتھ دعا میں شرکت کرکے فارغ ہو جاتے ہیں، یہ جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۳)

---

(۱) ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه، وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه — ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا، شامي: ١/٥٦٨، باب الامامة قبيل مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي وفيه ايضا: كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ١/٦٤٧، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الامامة: ١/٦١٧، ط: رشيديه كوئته. وينبغي ان يكملوا ما يلي الامام من الصفوف ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا واذا استوى جانبا الامام فانه يقوم الجائي عن يمينه وان ترجح اليمين، فانه يقوم عن يساره، وان وجد في الصف فرجة سدها والا فينتظر حتى يجيء آخر الخ.البحر: ١/٣٥٣، باب الامامة، قوله: ويصف الرجال ثم الصبيان، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابن عمر انه صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولينوا بايديكم اخوانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله — وجد في الصف الاول فرجة دون الثاني فله ان يصلي في الصف الاول ويخرق الثاني، لانه لا حرمة له لتقصيرهم حيث لم يسدوا الصف الاول. البحر الرائق: ١/٦١٩، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيديه كوئته. وص: ١/٣٥٣، ٣٥٢، ط: سعيد كراچي.

(۳) "صف سے پیچھے ہو جانا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

صفوں کو برابر کرنے کی وجہ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا قریب واجب ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے، اور اس سے قوم میں وحدت پیدا ہوتی ہے، پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم سب کے پاؤں بھی برابر ہوں اور صف سیدھی ہو، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا کہ پوری دنیا کے تمام انسان ایک ہی انسان کے حکم میں ہے ایک کی عادت اطوار دوسرے میں سرایت کر سکیں، اور آپس میں وہ امتیاز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے باقی نہ رہے۔ (احکام اسلام ص ۶۸) (۱)

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے مگر سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا، اس لئے صفوں کو متصل کرنا چاہئے اور

---

(۱): وایضا فمراد الله من نصب هذه الامة ان تكون كلمة الله هي العليا وأن لا يكون في الارض دين اعلى من الاسلام ولا يتصور ذالك الا بان يكون سنتهم أن يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لما هو أعظم شعائره وأشهر طاعاته، فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية الى شرع الجمعة والجماعات ،والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها .(حجة الله البالغة ،صلاة الجماعة: ۲/ ۲۵ ط: صديقية) فمنها الاجتماع ووجود المسلمين في صف واحد وراء امام واحد........... وهناك حكمة أخرى وهي :ان صلاة الجماعة من شأنها ان تجمع المسلمين ولو لم تكن بينهم معرفة ،فاذا ما اجتمع المسلمون في صف واحد وراء الامام ويستقبلون القبلة التي في استقبالها معنى الوحدة والاتحاد حصل بينهم التعارف والتوادد والتآخي وما هو سبب في تآلف القلوب ،ذلك التآلف الذي عليه سعادة الحياة الحقيقية. حكمة التشريع وفلسفته ۱/ ۱۳۱ ـ ۱۳۲ :حكمة صلاة الجماعة ،ط: انصاری کتب خانه بازار کتاب فروشی کابل الفتوحات المكية ۱/ ۳۵۱ .فصل بل وصل في الصفوف وصل فيمن صلى خلف الصف وحده .ط: دار صادر بيروت ـ وأما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذالك وجوه :احدها قيام نظام الالفة بين المصلين لهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعاهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها الخ .البحر ۱/ ۳۳۶ باب الامامة ط: سعيد.

درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے۔(۱)

صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ

لوگوں کو چاہیے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے صفوں میں کھڑے ہوں تو جم کر کھڑے ہوں، اور خالی جگہ کو پُر کریں، اور ان کے مونڈھے صفوں میں برابر اور ایک دوسرے سے ملے رہیں۔(۲)

صلوٰۃ

''صلوٰۃ'' کے معنی دعا کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں ''صلوٰۃ'' اس خاص عبادت کا نام ہے جو ارکان وشرائط کے ساتھ چند مخصوص اقوال وافعال کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، جس کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے، فارسی، اردو اور بنگلہ زبان میں اس کو نماز کہتے ہیں۔(۳)

صلوٰۃ الاوابین

☆......عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کی جاتی ہے ان کو ''صلوٰۃ الاوابین'' کہتے ہیں، یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں، اور بہتر یہ

(۱) کقیامہ فی صف خلف صف فیہ فرجۃ. الدر مع الرد: ۱/۵۷۰. (قولہ کقیامہ فی صف) ھل الکراھۃ فیہ تنزیھیۃ او تحریمیۃ و یرشد الی الثانی قولہ علیہ الصلاۃ و السلام و من قطعہ قطعہ اللہ. (رد المحتار ۱/۵۷۰) باب الامامۃ مطلب فی الکلام علی الصف الاول ط. سعید و ان وجد فی الصف الاول فرجۃ دون الصف الثانی یخرق الصف الثانی ھندیۃ ۱/۸۹. الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط. رشیدیہ، البحر الرائق ۱/۳۵۳، ۱/۶۱۸-۶۱۹. باب الامامۃ. ط. رشیدیہ کوئٹہ

(۲) قال: واذا قاموا فی الصف فتراصوا وسووا بین مناکبھم لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام تراصوا والصقوا المناکب بالمناکب (المحیط البرھانی ۲/۲۰۲ کتاب الصلاۃ، الفصل السابع، فی بیان مقام الامام والماموم، ط. ادارۃ القران، وینبغی ان یأمرھم بأن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبھم (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۸) کتاب الصلاۃ باب الامامۃ، ط. سعید البحر الرائق ۶۱۸-۶۱۹ ط رشیدیہ و ۱/۳۵۳ ط سعید سنن ابی داؤد ۱/۱۰۶ کتاب الصلاۃ باب تسویۃ الصفوف. ط. رحمانیہ.

(۳) ھی لغۃ الدعاء وشرعا الافعال المخصوصۃ من القیام والقراءۃ والرکوع والسجود. (البحر الرائق: ۱/۴۲۳ کتاب الصلاۃ، ط. رشیدیہ ۱/۲۳۳، ط. سعید. وھی فی اللغۃ عبارۃ عن الدعاء وفی الشرع عبارۃ عن الارکان المعھودۃ والافعال المخصوصۃ. (العنایۃ شرح الھدایۃ) ۱/۱۸۱.

ہے کہ مغرب کی دو سنت موکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہے تو سنت موکدہ کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں تب بھی انشاء اللہ اوابین کی نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔(۱)

☆ ــــ حدیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔(۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ''جس شخص نے مغرب کے بعد میں

=ط: دار الكتب العلميه، تبيين الحقائق، كتاب الصلاة ۱/ ۲۱۳ ط سعيد، مظاهر حق ۱/ ۱۰۵. معنى الصلاة في اللغة الدعاء بخير قال تعالى: "وصل عليهم" اى ادع لهم و انزل رحمتك عليهم، و معناها في اصطلاح الفقهاء: اقوال و افعال مفتتحة بالتكبير، مختتمة بالتسليم بشرائط مخصوصة، وهذا التعريف يشمل كل صلاة مفتتحة بتكبيرة الاحرام و مختتمة بالسلام. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۱۷۵ تعريف الصلاة ط: دار الفكر.

(۱) قال رحمه الله، والست بعد المغرب لما روى عن ابن عمر أنه عليه الصلاة و السلام قال: "من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالى "فانه كان للأوابين غفورا" تبيين الحقائق ۱/ ۴۳۰ باب الوتر و النوافل، ط: سعيد، هندية ۱/ ۱۱۲ الباب التاسع في النوافل ط: رشيدية، بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳۸، كتاب الصلوة، فصل في صلوة المسنونة، ط: دار احياء التراث العربي، ۱/ ۲۸۵، ط: سعيد (و ست بعد المغرب) ليكتب من الاوابين (بتسليمة) او ثنتين او ثلاث والاول ادوم واشق، وهل تحسب المؤكدة من المستحب و يؤدى الكل بتسليمة واحدة، اختار الكمال، الدر مع الرد ۲/ ۱۳ (قوله و هل تحسب المؤكدة) اى في الاربع بعد الظهر و بعد العشاء و الست بعد المغرب (قوله اختار الكمال) نعم الذكر الكمال في فتح القدير انه وقع اختلاف بين اهل عصره في ان الاربع المستحبة هل هي اربع مستقلة غير ركعتي الراتبة او اربع بهما؟ و على الثاني هل تؤدى معهما بتسليمة واحدة او لا فقال جماعة لا، و اختار هو انه اذا صلى اربعا بتسليمة او تسليمتين وقع عن السنة و المندوب، و حقق ذلك بما لا مزيد عليه و اقره في شرح المنيه و البحر و النهر شامی ۲/ ۱۳ باب الوتر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ط: سعيد.

(۲) عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتى عشرة سنة (جامع الترمذى ۱/ ۹۸، ابواب الصلوة، باب ما جاء في فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب ابن ماجه ص/ ۸۱، باب ما جاء في الست الركعات بعد المغرب ط: قديمى.

رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا"۔( )

علمائے کرام اور بزرگانِ دین اس نماز کو بڑے اہتمام سے پڑھتے تھے، ہم سب کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائیں، آمین۔

☆... اوابین کی نماز مستحب ہے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح

☆... "صلوٰۃ التسبیح" کی نماز مستحب ہے،(۳) اور اس کا ایک خاص طریقہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھایا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ اس نماز کو پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے پرانے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی استطاعت نہیں تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک مرتبہ

---

(۱) عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة، ترمذي: ۱/۹۸، ابواب الصلاة، باب ما جاء في فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب، ط: قديمي كراچي. سنن ابن ماجه ص: ۹۸، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة بين المغرب والعشاء، ط: قديمي كراچي

(۲) (قوله وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب) واما الست بعد المغرب فلما روى ابن عمر رضي الله عنهما انه صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالى: انه كان للاوابين غفورا، البحر: ۲/۵۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، بدائع الصنائع: ۱/۲۸۵، فصل في الصلاة المسنونة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ونص على استحبابها من الشافعية ابو حامد والمحاملي والجويني وابنه امام الحرمين والغزالي والقاضي حسين والبغوي والمتولي وزاهر بن احمد السرخسي والروياني وغيرهم ومن الحنفية صاحب القنية وصاحب الحاوي القدسي وصاحب الحلية وصاحب البحر وغيرهم (معارف السنن ۱/۲۸۲، باب ما جاء في صلاة التسبيح ط: دار التصنيف بنوري ٹاؤن).

پڑھ لیا کریں ورنہ تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں۔ (ترمذی)(۱)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اگر تمہارے گناہ ”عالج“ کی ریت کے برابر ہوں تب بھی اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے“۔

”عالج“ ایک جگہ کا نام ہے جو ریتیلے علاقے میں واقع تھی جہاں ریت بہت ہوتی تھی۔ (۲)

☆ ..... بزرگانِ دین اور اولیاء کرام اس نماز کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عظیم محدث روزانہ ظہر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان یہ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی داؤدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانا چاہے وہ ”صلوٰۃ التسبیح“ کا اہتمام کرے۔

حضرت ابوعثمان حیریؒ فرماتے ہیں کہ ”مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے میں نے صلوٰۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا۔

☆ بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہو جانے کے بعد پھر

---

(۱) عن أبي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس يا عم ألا أصلك ألا أحبوك ألا أنفعك قال بلى يا رسول الله قال يا عم صل أربع ركعات تقرأ في كل ركعة بفاتحة الكتاب وسورة فإذا انقضت القراءة فقل: الله أكبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل أن تركع ثم اركع فقلها عشرا ثم ارفع رأسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع رأسك فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع رأسك فقلها عشرا قبل أن تقوم فتلك خمس وسبعون في كل ركعة وهي ثلاث مائة في أربع ركعات ولو كانت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها الله لك قال يا رسول الله ومن يستطيع أن يقولها في يوم قال فإن لم تستطع أن تقولها في يوم فقلها في جمعة فإن لم تستطع أن تقولها في جمعة فقلها في شهر فلم يزل يقول له حتى قال فقلها في سنة. جامع الترمذي ١/١٠٩ أبواب الوتر، باب ما جاء في صلوة التسبيح، ط: قديمي، رد المحتار ٢/٢٧ باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد، سنن أبي داود ص ١٩٩ ط: قديمي، باب ما جاء في صلاة التسبيح، ط: قديمي كراچي.

(٢) عالج ..... واسم موضع به رمل كثير، معارف السنن، باب ما جاء في صلاة التسبيح: ٤/٢٣٣، ط: دار التصنيف بنوري ٹاؤن.

بھی اگر کوئی شخص اس نماز کو نہ پڑھے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کی کوئی عزت نہیں کرتا۔(۱)

☆ ...... حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت بھی آپ کو یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں، الھکم التکاثر، والعصر، قل یا أیھا الکفرون، اور "قل ھو اللہ احد"۔(۲)

☆ ...... نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے پڑھے، باقی تمام ارکان عام نمازوں کی طرح ہیں، البتہ اس نماز کے دوران ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" اگر اس کے ساتھ "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" بھی ملالے تو اور بھی اچھا ہے۔(۳)

طریقہ یہ ہے:

۱ ...... نیت: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللہ اکبر" پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور حسب معمول ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت

---

(۱) قال البیهقی کان عبد الله ابن المبارک یصلیها وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض ...... فکان یصلیها بالظهر بین الاذان والاقامة وقال عبد العزیز بن ابی داود: وهو اقدم من ابن المبارک من اراد الجنة فعلیه بصلاة التسبیح وقال ابو عثمان الحیری الزاهد: ما رأیت للشدائد والغموم مثل صلاة التسبیح .... وقال بعض المحققین: بعظیم فضلها لا یترکها الا متهاون بالدین معارف السنن ج۳/۲۸۶ باب ما جاء فی صلاة التسبیح ط: دار التصنیف بنوری تاون، رد المحتار ج۲ ص/۲۷، کتاب الصلاة باب الوتر والنوافل ... مطلب فی صلاة التسبیح ط: سعید کراچی.

(۲) قیل لابن عباس: هل تعلم لهذه الصلوة سورة قال التکاثر والعصر والکافرون والاخلاص، رد المحتار: ۲/۲۷، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ط: سعید. معارف السنن: ۳/۲۹۱، باب ما جاء فی صلاة التسبیح ط: دار التصنیف بنوری تاون، هندیة ۱/۱۱۳ کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة.

(۳) وهی اربع بتسلیمة او تسلیمتین، یقول فیها ثلثمائة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر وفی روایة زیادة "ولا حول ولا قوة الا بالله" یقول ذلک فی کل رکعة خمسة وسبعین مرة، رد المحتار: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة التسبیح، ط: سعید

پڑھے،(۱) پھر مذکورہ بالا تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر "اللہ اکبر" کہہ کر رکوع میں جائے۔

۲… رکوع میں جانے کے بعد حسبِ معمول تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیح پڑھے اس کے بعد رکوع سے اٹھے۔

۳… رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے حسبِ معمول "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے اور کھڑا ہو کر "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہے پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۴… پھر "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور پہلے حسبِ معمول "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" تین مرتبہ پڑھے پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھے۔

۵… سجدے سے اٹھ کر بیٹھے، اور بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے۔

۶… دوسرے سجدے میں جا کر حسبِ معمول پہلے "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" تین مرتبہ پڑھے، پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۷… پھر اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی گئیں، اسی طرح

– کراچی، حقانیہ، ۱/۱۱۲، الباب التاسع في النوافل، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۱) سألت عبد الله بن المبارك عن الصلاة التي يسبح فيها فقال يكبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة "سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر" ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ثم يركع فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد فيقولها عشرا ثم يرفع رأسه فيقولها عشرا ثم يسجد الثانية فيقولها عشرا يصلي أربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشرا فإن صلى ليلا فأحب إلي أن يسلم في كل ركعتين وإن صلى نهارا فإن شاء سلم وإن شاء لم يسلم۔ (ترمذي: ۱/۱۰۹، أبواب الوتر، باب ما جاء في صلاة التسبيح، ط: قديمي)

باقی تین رکعتیں بھی پڑھ لے۔ یوں چار رکعتوں میں کل تین سو تسبیحات ہو جائیں گی۔ دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدے میں یہ تسبیحات التحیات پڑھنے کے بعد پڑھے۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع اور قومے میں اور دونوں سجدوں اور ان کے درمیان میں دس دس دفعہ اسی تسبیح کو پڑھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک اور طریقہ بھی ثابت ہے۔

وہ طریقہ یہ ہے کہ "نیت باندھنے کے بعد ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اسی تسبیحات کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے تک دس دس مرتبہ پڑھتا رہے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر بھی دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر اس کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر سیدھے کھڑے ہو جائے"۔ دوسری اور چوتھی رکعات میں التحیات کے بعد اسی تسبیح کو دس دفعہ پڑھے۔(1)

(1) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلی یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرا فی کل رکعة بفاتحة الکتاب و سورة فاذا انقضت القراءة فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرة مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع رأسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع رأسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع رأسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فتلک خمس و سبعون فی کل رکعة وهی ثلاث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها اللہ لک. ترمذی، ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوٰة التسبیح، ط: قدیمی، شامی ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة التسبیح، ط: سعید کراچی۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی قال ابو وهب قال سألت عبداللہ بن المبارک عن الصلاة التی یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک ثم یقول خمس عشرة مرة سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم وفاتحة الکتاب وسورة ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا اله الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولها عشرا ثم یرفع رأسه فیقولها عشرا ثم یسجد فیقولها عشرا ثم یرفع رأسه فیقولها عشرا ثم یسجد الثانیة فیقولها عشرا یصلی اربع رکعات علی هذا فذلک خمس وسبعون تسبیحة فی کل رکعة یبدأ فی کل رکعة بخمس عشرة تسبیحة ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فان صلی لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نهارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم، جامع الترمذی ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاة التسبیح، ط: قدیمی۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں طریقوں سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہیے، کبھی پہلے طریقے سے کبھی دوسرے طریقے سے۔(۱)

☆ ...چونکہ صلوٰۃ التسبیح میں تسبیحات ایک خاص عدد کے لحاظ سے پڑھی جاتی ہیں اس لیے تسبیحوں کو گننے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر گنتی کی طرف خیال رہے گا تو خشوع وخضوع میں خلل آئے گا، اس لئے اگر تسبیحات کی تعداد خود بخود یاد رہتی ہے تو انگلیوں پر نہ گنیں، لیکن اگر کسی کو بھول ہو جاتی ہے تو انگلیوں پر گننا جائز ہے۔(۲)

اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تسبیح ایک دفعہ پڑھ لے تو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے پھر دوسری کو، اسی طرح تیسری کو چوتھی اور پانچویں کو، جب پانچ عدد پورا ہو جائے تو دوسرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں یکے بعد دیگرے اسی طرح دبائے، اس طرح پورے دس عدد ہو جائیں گے اور اگر پندرہ مرتبہ پڑھنا ہے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں ڈھیلی کر کے پھر دبا دے، پندرہ عدد پورے ہو جائیں گے، انگلیوں کے پوروں پر نہ گننا چاہیے۔

☆ اگر کوئی شخص صرف اپنے خیال میں عدد یاد رکھ سکے، بشرطیکہ پورا خیال

---

(۱) ويقول خمسة عشر ثم بعد القراءة وفي ركوعه والرفع منه وكل من السجدتين وفي الجلسة بينهما عشرا عشرا بعد تسبيح الركوع والسجود وهذه الكيفية هي التي رواها الترمذي في جامعه عن عبد الله بن المبارك أحد أصحاب أبي حنيفة الذي شاركه في العلم والزهد والورع وعليها اقتصر في القنية وقال إنها المختار من الروايتين والرواية الثانية أن يقتصر في القيام على خمسة عشر مرة بعد القراءة والعشرة الباقية يأتي بها بعد الرفع من السجدة الثانية واقتصر عليها في الحاوي القدسي والحلية والبحر وحديثها أشهر لكن قال في شرح المنية: إن الصفة التي ذكرها ابن المبارك هي التي ذكرها في مختصر القدوري وهي الموافقة لمذهبنا لعدم الاحتياج فيها إلى جلسة الاستراحة إذ هي مكروهة عندنا. قلت: ولعله اختارها في القنية لهذا، لكن علمت أن ثبوت حديثها يثبتها وإن كان فيها ذلك فالذي ينبغي فعل هذه مرة وهذه مرة. شامي ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح ط سعيد کراچی۔

(۲) وفي القنية لا يعد التسبيحات بالأصابع إن قدر أن يحفظ بالقلب وإلا يغمز الأصابع. رد المحتار ۲/۲۸ باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح ط سعيد، نیز ملاحظہ ہو: ۲/۱۵ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط سعيد. البحر ۲/۱۵ كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط رشيدية كوئٹہ: و ۲/۲۹ (قوله وعد الآي والتسبيح) ط سعيد کراچی۔

اسی طرف نہ ہو جائے تو اور بھی بہتر ہے۔(۱)

☆ .... اگر کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضاء کر لے، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر پوری ہو جائیں گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ رکوع کی بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضاء نہ کرے بلکہ سجدے میں جا کر قضاء کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضاء نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں قضا کرے۔(۲)

صلوۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے

☆ .... اگر صلوۃ التسبیح کی نماز میں کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضا کر لے، بشرطیکہ یہ دوسرا مقام ایسا نہ ہو جس میں دوگنی تسبیحیں پڑھنے سے اس کے بڑھ جانے کا خوف ہو، اور اس کا بڑھ جانا پہلے مقام سے منع ہو، مثلاً قومے کو کسی رکوع سے بڑھا دینا منع ہے، اس لئے رکوع میں بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضا نہ کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں جا کر قضا کرے۔(۳)

(۱) ومن الإساءة سنة تسبيح ممكنة ايضا بان يحفظ بقلبه ويضم الأنامل في موضعها لان المكروه هو العد بالأصابع وبسبحة يمسكها بيده دون الغمز بها والحفظ بقلبه، تبيين الحقائق ١/ ١٦٥ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد، البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ٢/ ١٥ ط رشيدية و ٢/ ٢٩ ط سعيد شامي. ٢/ ٢٨ مطلب في صلاة التسبيح ط سعيد.

(٢) قلت: والمستفاد انه ليس له الرجوع الى المحل الذي سها فيه وهو ظاهر، وينبغي كما قال بعض الشافعية ان يأتي بما ترك فيما يليه ان كان غير قصير فتسبيح الاعتدال يأتي به في السجود اما تسبيح الركوع فيأتي به في السجود ايضا لا في الاعتدال لانه قصير. قلت: وكذا تسبيح السجدة الأولى يأتي به في الثانية لا في الجلسة لان تطويلها غير مشروع عندنا (رد المحتار ج ٢ ص ٢٧ باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة التسبيح ط سعيد

(٣) ايضا.

☆ اگر صلوٰۃ التسبیح پوری پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ تسبیحات تین سو سے کم پڑھی گئی ہیں تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا، کیونکہ واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تسبیحات واجب نہیں بلکہ سنت ہیں، اور سنت ترک ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس صورت میں یہ نفل نماز ہو جائے گی، جس سے صلوٰۃ التسبیح کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت

صلوٰۃ التسبیح نفل نماز ہے، اس کی جماعت مکروہ تحریمی ہے لہٰذا یہ نماز تنہا پڑھنی چاہیے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے

صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر کہنا ثابت نہیں۔(۳)

---

(۱) وقیل لابن المبارک ان سها فی هذه الصلاة هل یسبح فی سجدتی السهو عشرا عشرا قال لا انما هی ثلث مائة تسبیحة انتهی (حلبی کبیر ص ۴۳۲، صلاة التسبیح ط. سهیل اکیڈمی) ترمذی ج ۱ ص ۱۰۹ ابواب الوتر باب ما جاء فی صلاة التسبیح ط. قدیمی کراچی، رد المحتار ج ۲ ص ۲۷ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح ط. سعید کراچی.

(۲) واعلم ان التنفل بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه (حلبی کبیر ص ۴۳۲ تتمات من النوافل ط. سهیل اکیڈمی، الدر المختار مع رد المحتار ۱/ ۵۵۲، باب الامامة ط. سعید، البحر الرائق ۱/ ۳۶۴، باب الامامة ط. رشیدیه ولا یصلی الوتر و لا التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکره ذلک علی سبیل التداعی؛ بان یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر الخ (رد المحتار ۲/ ۴۸، ۴۹؛ قبیل باب ادراک الفریضة ط. سعید کراچی. (قوله ای یکره ذلک) اما اقتداء واحد بواحد او اثنین بواحد فلا یکره وثلاثة بواحد فیه خلاف بحر عن الکافی وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه. تامل شامی ۲/ ۴۹ قبیل باب ادراک الفریضة ط. سعید کراچی.

(۳) احسن الفتاوی: ۱/ ۴۹۳ باب الوتر والنوافل ط. سعید.

ض

”ض“ کو ”ظ“ پڑھنا

نماز میں ”ض“ کو قصداً ”ظ“ پڑھنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، بلکہ محیط برہانی میں ہے کہ عمداً جان بوجھ کر ”ض“ کو ”ظ“ پڑھنا کفر ہے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ”ض“ کو اس کے مخرج سے نکالنے کی کوشش کے باوجود وہ ”ظاء“ یا ”دال“ کی مشابہت کے ساتھ ادا ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

”ضالین“ کو ”دالین“ پڑھنا

”ض“ کو اس کے مخرج سے پڑھنا چاہیے، جو شخص ”ضاد“ کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرنے پر قادر ہے، اگر وہ ”ضاد“ کی جگہ ”دال“ پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱) ان یکون مع مخالفة فی المعنی، نحو ان یاتی بالظاء مکان الصاد او الضاد مکان الظاء، فالقیاس ان تفسد صلاته، وهو قول عامة المشائخ رحمهم الله تعالی، واستحسن بعض مشایخنا رحمهم الله وقالوا بعدم الفساد للضرورة فی حق العامة خصوصا العجم. (المحیط البرهانی ج۲ ص/ ۱۲۱: کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی القرائة والواجبات والمسنن ط: ادارة القرآن کراچی، قاضیخان: ۱/ ۱۴۰–۱۴۳. فصل فی القرائة فی القرآن، رشیدیه. تاتارخانیة: ۱/ ۴۵۳، نوع آخر فی زلة القاری، الفصل الاول فی ذکر حرف مکان حرف ط: ادارة القرآن. وفی المحیط سئل الامام الفضلی عمن یقرأ الظاء المعجمة مکان الضاد المعجمة، او یقرأ اصحاب الجنة مکان اصحاب النار او علی العکس فقال لا یجوز امامته ولو تعمد یکفر قلت اما کون تعمده کفرا فلا کلام فیه الا ان لم یکن فیه لغتان ففی تضمین الخلاف. شرح فقه الاکبر. ۱۹۷، فصل فی القراءة والصلاة ط: قدیمی کتب خانه کراچی

(۲) الا ما یشق تمییزه کالضاد والظاء فاکثرهم لم یفسدها الدر مع الرد. ۱/ ۶۳۳، وقوله الا ما یشق الخ، قال فی الخانیة والخلاصة. الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بینهما بلا مشقة تفسد والا یمکن الا بمشقة کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المهملتین والطاء مع التاء قال اکثرهم: لا تفسد. اه. وفی حلیة الاکمل قال القاضی ابو عاصم: ان تعمد ذلک تفسد وان جری علی لسانه او لا یعرف التمییز لا تفسد، وهو

اور جو شخص "ضاد" کو اس کے مخرج سے صحیح طور پر ادا کرنے پر قادر نہیں وہ جس طرح بھی ادا کرکے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی۔(۱)

=المختار، حلبة ولي الشريعة: وهو اعدل الأقاويل، ورد المحتار شامي ١/٦٣٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: إذا قرأ تعالى جد بدون ألف لا تفسد، ط: سعيد كراچي.

(٢) وإن ذكر حرفا مكان حرف وغير المعنى، فإن أمكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد تفسد صلاته عند الكل وإن كان لا يمكن الفصل بين الحرفين إلا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشايخ فيه قال أكثرهم لا تفسد صلاته ... ولو قرأ الظالين بالظاء أو بالذال لا تفسد صلاته، ولو قرأ الدالين بالدال تفسد صلاته (الفتاوى قاضيخان ١/١٣٦، ١٤٣، فصل في القراءة في القرآن إلخ، رشيدية، تاتارخانية ١/٤٥٣، نوع آخر في زلة القارئ، الفصل الأول في ذكر حرف مكان حرف، ط: ادارة القرآن، شامي ١/٦٣٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: إذا قرأ تعالى جد بدون ألف لا تفسد، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير ص ٤٧٦، فصل في بيان أحكام زلة القاري، ط: سهيل اکیڈمی

طاقت کے موافق نماز ادا کرنا

جس قدر طاقت ہے اسی کے موافق نماز ادا کرنا ضروری ہے، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز ادا کرنا صحیح ہے۔ (۱)

طریقۂ علاج

علامہ اقبال میڈیکل کالج / سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ علاج نفسیاتی وروحانی امراض میں ایک مطالعاتی پروگرام بنایا گیا یہ تجرباتی پروگرام تقریباً آٹھ نو ماہ (جنوری 1985 تا ستمبر 1985) تک جاری رہا۔

مریضوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کیا گیا پہلی جماعت کو "علاج بالعبد جماعت" (مطالعاتی پروگرام) قرار دیا گیا اور دوسری کو "جزوی محرومی خواب جماعت" (نگران جماعت) کا نام دیا گیا، مریضوں کی کل تعداد چونسٹھ (۶۴) تھی اور دونوں جماعتوں کے ارکان کو عمر، جنس، تعلیم اور معاشرتی رتبے کی مناسبت سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا، ہر جماعت میں مریضوں کی مجموعی تعداد (۳۲) تھی جن میں بیس (۲۰) مرد اور بارہ (۱۲) عورتیں شامل تھیں۔

یہ ڈپریشن کے ایسے وقت طلب مریض تھے جو عرصہ دراز تک مختلف دوائیں بغیر کسی استفادہ کے استعمال کر چکے تھے، تجربے کے دوران تمام دوائیاں بند کر دی گئیں، دونوں گروپوں کے لئے سحر خیزی (۳-۴ بجے) لازمی قرار دی گئی۔

مطالعاتی جماعت کو مصروفیت کے طور پر ذکر، عبادت، تلاوت، تہجد اور متعدد

(۱) "باب صلاة المريض" تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد وموميا إن تعذر وجعل سجوده أخفض ولا يرفع إلى وجهه شيئا يسجد عليه فإن فعل وهو يخفض رأسه صح وإلا لا وإن تعذر القعود ومستلقيا أو على جنبه والأيمن أفضل. كذا. الدر ۲/۲ : ۱، ۲/۵ ۱۱ ط: سعيد، شامي: ۲/۵ ۹، ۱۰ ۱ باب صلاة المريض، ط: سعيد، هندية: ۱/۱۳۶ الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية بدائع: ۱/۱۰۶، ۱۰۷ فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد

ذیل قرآنی آیات کا سو سو دفعہ ورد کرنے کی ہدایت کی گئی۔

۱۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

۲۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

مریضوں کو ہدایت کی گئی کہ اس دوران نرم دلی کے ساتھ ان اذکار پر توجہ مرکوز کریں اور ان آدھ گھنٹہ پوری سنجیدگی کے ساتھ خدا کی قربت کو محسوس کرنے کی کوشش کریں نگران جماعت یا کنٹرول گروپ کے لئے بھی دو گھنٹے کے لئے جاگتے رہنا ضروری تھا اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ یہ وقت فارغ بیٹھنے کی بجائے گھر کے چھوٹے موٹے کام یا پڑھائی جیسی مصروفیات میں صرف کریں۔

دوران علاج مریضوں کو جانچ قبل از علاج کیفیت کے ساتھ موازنے کے طور پر کی گئی۔ یہ جانچ ہفتے میں دو بار ہوتی رہی اور علاج شروع ہونے کے چار ہفتے بعد مریضوں کو HAMILTON DEPRESSION RATING SCALE پر موضوعی اور معروضی دونوں سطحوں پر جانچا گیا۔ حتمی رپورٹ کی بنیاد معالجین (دماغی ونفسیاتی) کے مریض کے ساتھ انٹرویو اور مریض کے ڈیپریشن کی شدت کی پیمائش کی گئی۔ حتمی نتائج میں یہ نوٹ کیا گیا کہ مطالعاتی جماعت کے ڈیپریشن میں نگران جماعت کی نسبت واضح کمی ہوئی۔ حتمی نتائج کی تفصیل بالتوضیح یہ ہے۔

(Results نتائج)

چار ہفتے علاج کے بعد	صحت یاب	غیر متاثر	کل
مطالعاتی جماعت	۲۵	۷	۳۲
نگران جماعت	۵	۲۷	۳۲
کل	۳۰	۳۴	۶۴

آپ نے مطالعاتی جماعت پر ایک نظر ڈالیں۔ ۳۲ مریضوں میں ۲۵ یعنی ۷۸ فیصد

(۵ امرد اور ۱۰ عورتوں) نے اپنی بیماری سے نجات حاصل کی جبکہ ۷ مریض یعنی ۲۱.۹ فیصد (۵ مرد اور ۲ عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ برآمد نہ کر سکے۔

دوسری طرف نگران جماعت میں ۳۲ میں سے صرف ۵ مرض سے نجات حاصل کر سکے جبکہ ۲۷ مریض (۸۴.۳ فیصد) (۱۶ مرد اور ۱۱ عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ دکھانے میں ناکام رہے۔ یہ نتائج (اعداد و شمار) اہم ہونے کے ساتھ ساتھ زیر بحث مفروضے Hypothesis کو بھی ثابت کرتے ہیں۔ یعنی مطالعاتی جماعت جس کے ارکان دلجمعی سے ذکر الٰہی، تہجد اور تلاوت آیات کرتے رہے مثبت نتائج دکھانے میں کامیاب رہے۔ نگران جماعت کے نگران جو صرف جاگتے رہے اور صرف گھریلو کام کاج میں مصروف رہے بہتر نتائج نہ دکھا سکے۔

صلوٰۃ تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی باور کروا رہی ہے۔

ومن الليل فتهجد به نافلة لک

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کر (جو) آپ کے حق میں زائد چیز ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۷۹)

یہ مریضوں کے لئے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کراتی ہے اور اس پر عمل بحیثیت "علاج برائے مرگان" بشرطیکہ دلجمعی، لگن اور عقیدت اور محبت سے کیا جائے تو یقیناً خوش آئند ہوگا اور بیماری کے مضر اثرات کم کرتے کرتے زندگی پر خوشگوار اثر مرتب کرے گا۔ کیونکہ یہ حضرات ذکر الٰہی سے اندرونی چین اور اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم کی دوسری آیت سرچشمہ صحت کی رہنمائی کرتی ہے:

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمومنين

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفاء

اور رحمت ہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۸۲)

یہاں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ مسلمانوں کا ایمان بلکہ یقین ہے کہ مصیبت من جانب اللہ ہی ہے اور جب ہم سچے دل اور خلوص نیت سے غلطیوں کا اعتراف کر کے معافی کے طالب ہوں گے اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں گے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مغفرت پیش کرے گی اور اپنی رحمت سے ہماری مشکلات اور مصائب کو دور بھی کر دے گا۔

علاج بالتجد ایک نفسیاتی طریقہ علاج ہے جس کی تعلیمات قرآن سے ماخوذ ہیں اور بحیثیت تقابل یہ مغربی طریقہ علاج کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ایک مسلمان کا یہ یقین کامل ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کا ایک ادنیٰ غلام ہے اور زندگی اور موت صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اسے زندگی کے گوناگوں ہنگاموں میں بہت سے مسائل سے چھٹکارا دے دیتا ہے۔

یہ مذہبی طریقہ علاج جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آیات قرآنی سے مستعار لیا گیا ہے واقعتاً بہت سی دوسری نفسیاتی اور غیر نفسیاتی تکالیف کا مؤثر جواب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی بیماری لا علاج نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی سے ثابت ہے: لکل داء دواء

اللہ تعالیٰ نے مریض کے لئے شفا عطا فرمائی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا جیسے سرطان اور ایڈز وغیرہ لیکن مندرجہ بالا حدیث کے آئینے میں یہ بات سو فیصد وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ بیماریاں بھی لاعلاج نہیں لہٰذا نفسیاتی بیماریوں کا بہترین علاج سکون قلب میں مضمر ہے جو ذکر الٰہی اور نماز کے ذریعے ممکن ہے تا کہ روحانی اور نفسیاتی صفائی و پاکیزگی کا موجب بنے۔ درحقیقت ہم کسی بھی

پابندی کی احتیاط اور رواں تمام کے لئے اسلام کے صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہ کر سرخرو ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ اشراق، ڈاکٹر شریف چوہدری)

(سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳-۵۷)

طلوعِ آفتاب

سورج طلوع ہونے کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر نماز کے دوران سورج طلوع ہو جائے تو اس نماز کو وہیں ختم کر دے، اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائے تو اس نماز کو قضاء پڑھے،(۱) اور جب وقت تنگ ہو جائے تو اپنی نماز جلد پڑھے، جماعت کا انتظار نہ کرے تاکہ نماز قضاء نہ ہو۔(۲)

طلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ

"مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ

طلوع، غروب اور زوال کے اوقات میں کفار سورج کی پرستش کرتے ہیں اس

(۱) (ثلاثة أوقات لا يصح فيها شيء) من الفرائض والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها (أي الأوقات المكروهة أولها (عند طلوع الشمس إلى أن ترتفع) وتبيض قدر رمح أو رمحين ... وإذا شرقت الشمس وهو في صلاة الفجر بطلت ... الخ حاشية الطحطاوي على الدر المختار، ص ۱۸۵-۱۸۶، فصل في الأوقات المكروهة، ط: قديمي. (ولو طلعت الشمس والمصلي في خلال أي أثناء صلاة الفجر فسدت صلاة الفجر لعروض النقصان على ما وجب بسبب الكامل" شرائط الصلاة، حلبي كبير ص ۲۳۶، الشرط الخامس، ط: سهيل ص ۲۲۹، ط: رحمانية، كذا في البحر الرائق، كتاب الصلاة ۱/۲۴۹-۲۵۰، ط: سعيد.

(۲) عن أبي ذر قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: يا أبا ذر أمراء يكونون بعدي يميتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها ... الحديث. وفي رواية عن علي بن أبي طالب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: يا علي ثلاث لا تؤخرها: الصلاة إذا أتت ... الحديث. أخرج الترمذي الأول في باب ما جاء في تعجيل الصلاة إذا أخرها الإمام، والثاني في باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل ۱/۳۲، ط: قديمي كراچي.

لئے ان اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے تاکہ کافروں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔(۱)

طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گذرنا

کعبۃ اللہ کے طواف کرنے والوں کے لئے طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گذرنا جائز ہے، اسی طرح مقام ابراہیم کے پیچھے نمازی کے آگے سے گذرنا جائز ہے،

(۱) ثلاثة اوقات من تلک الخمسة يكره فيها الفرض والتطوع ..... ولقول عليه السلام: ان الشمس تطلع بين قرني الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت فارقها واذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى عن الصلاة في تلک الساعات رواه مالک في الموطا كتاب القران باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر ،ص/ ۲۰۱ ـ ۲۰۲ . ط: نور محمد كراتشي) والنسائي (كتاب المواقيت .الساعات التي نهي عن الصلاة فيها: ج ا ص/ ۹۵ . ط: قديمي) وهذا يفيد ان المنع بسبب ما اتصل بالوقت من استلزام فعل الاركان في التشبه بعبادة الكفار ...... اه حلبي كبير، ص: ۲۳۶ ـ ۲۳۷ .الاوقات المكروهة ط: سهيل ص: ۲۰۷ ط: نعمانية كوئته وكذا في البحر: ۱/ ۲۳۹ .كتاب الصلاة : ط: سعيد. الصحيح الذي عليه المحققون انه لا نقصان في ذالک الجزء نفسه بل في الاداء فيه لما فيه من التشبه بعبدة الشمس. شامي: ۱/ ۲۴۷، كتاب الصلاة،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت: ط سعيد. ورد ان المشركين كانوا يودون لمعبوداتهم الصلاة في هذه الاوقات التي تكره فيها الصلاة،فالشارع الحكيم اراد ان يودب نفوسنا ويزيد في كمالها بعدم تشبهها باهل الشرک في عباداتهم،حتى يكره للانسان ان يصلي وامامه صورة مجسمة فرارا من الفتنة والتشبه بالوثنين...... وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم،نهى عن الصلاة عند طلوع الشمس،وقال انها تطلع بين قرني الشيطان يزينها في عين من يعبدها حتى يسجد لها فاذا ارتفعت فارقها، فاذا كانت عند قائم الظهيرة قارنها ،فاذا غربت فارقها فلا تصلوا في هذه الاوقات فالنبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة في هذه الاوقات من غير فصل، فهو على العموم والاطلاق ،ونبه على معنى النهي وهو طلوع الشمس بين قرني الشيطان وذلک لان عبدة الشمس يعبدون الشمس ويسجدون لها عند الطلوع تحية لها،وعند الزوال لاستتمام علوها،وعند الغروب وداعا فيجئ الشيطان فيجعل الشمس بين قرنيه ليقع سجودهم نحو الشمس له، فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في هذه الاوقات لئلا يقع التشبه بعبدة الشمس وهذا المعنى يعم المصلين اجمعين اه بدائع بتصرف، حكمة التشريع وفلسفته: ۱/ ۱۳۰ ـ ۱۳۱ . الحكمة في ان الصلاة تكره في بعض الاوقات ط: انصاری كتب خانه بازار كتاب فروشی كابل(وانظر: الفتوحات المكية ج ا ص/ ۳۹۴ فصل بل وصل في الاوقات المنهي عن الصلاة فيها ط: دار صادر بيروت فيه من العجائبات، مشكوة: ۱/ ۹۳ باب اوقات النهي،الفصل الاول،ط: قديمي كتب خانه كراچی.

اور مطاف میں نماز پڑھنے والوں کے لئے سترہ رکھنا ضروری نہیں۔(۱)

طوال مفصل

''طوال مفصل'' لمبی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک ہیں اور یہ سورتیں فجر اور ظہر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے اگر مقتدیوں کو گرانی نہ ہو۔(۲)

☆..... فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں میں سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا بہتر ہے، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، اگر سفر یا ضرورت کی حالت ہے یا وقت کی تنگی ہے تو جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱)(تنبیه): ذکر فی حاشیة المدنی لا یمنع المار داخل الکعبة و خلف المقام وحاشیة المطاف، لما روی احمد وابو داود عن المطلب بن ابی وداعة انه رأی النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم و الناس یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة وهو محمول علی الطائفین فیما یظهر؛ لان الطواف صلاة، فصار کمن بین یدیه صفوف من المصلین..... رد المحتار: ۱/ ۶۳۵، ۶۳۶، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید. الحنفیة. قالوا: یجوز لمن یطوف بالبیت ان یمر بین یدی المصلی و کذالک یجوز المرور بین یدی المصلی داخل الکعبة، وخلف مقام ابراهیم علیه السلام وان لم یکن بین المصلی و المار سترة. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۳، حکم المرور بین یدی المصلی، ط: دار الفکر.

(۲، ۳) سنتها حالة الاضطرار فی السفر وهو ان ید حله خوف أو عجلة فی سیره أن یقرأ بفاتحة الکتاب وأی سورة شاء وحالة الاضطرار فی الحضر وهو ضیق الوقت أو الخوف علی نفس أو مال أن یقرأ قدر ما لا یفوته الوقت او الامن کذا فی الزاهدی..... واستحسنوا فی الحضر طوال المفصل فی الفجر والظهر..... وطوال المفصل من الحجرات الی البروج..... ولا یثقل علی القوم ولکن یحقق بعد أن یکون علی التمام والاستحباب. هندیة: ۱/ ۷۷، ۷۸، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع ط: رشیدیه کذا فی الرد: ۱/ ۵۳۹، ۵۴۱، فصل فی القراءة ط: سعید. وفیه: (قوله فی الفجر والظهر) قال فی النهر: هذا مخالف لما فی منیة المصلی من أن الظهر کالعصر لکن الاکثر علی ما علیه المصنف و کذا فی حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۲، ۲۶۳، فصل فی بیان سنتها ط: قدیمی کراچی.

طہارت باقی نہ رہے

اگر نماز کے دوران طہارت باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) البتہ بعض صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی ہے جن کو ہم دوسری جگہ پر ذکر کریں گے۔

---

(۱) (وهي ستة: طهارة بدنه) أي جسده لدخول الأطراف في الجسد دون الفم فليحفظ (من حدث) بنوعيه وقدمه لأنه أغلظ (وخبث) مانع كذلك (وثوبه) الخ الدر مع الرد ١/٤٠٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. فتصحيح في الطهارة والستر والاستقبال، فإنها من حيث شروط وجودها في ابتداء الصلاة شرط انعقاد، ومن حيث اشتراط دوامها فيها شرط دوام، ومن حيث اشتراط وجودها في حالة البقاء شرط بقاء الخ. شامی: ١/٤٠٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

کے نزدیک خریف اور ربیع دونوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

ظہر کا وقت

۱..... ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے سوا دوگنا نہ ہو جائے ظہر کا وقت باقی رہتا ہے، مگر احتیاط اور بہتر یہ ہے کہ ایک مثل کے اندر اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جائے، اور دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔(۲)

۲..... جمعہ کی نماز کا وقت بھی ظہر کا وقت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں کے موسم میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے، اور سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) ایضاً

(۲) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء، قالوا: الاحتياط أن يصلى الظهر قبل صيرورة الظل مثله ويصلى العصر حين يصير مثليه ليكون الصلاتان في وقتيهما بيقين. هندية: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الأول، ط: رشيدية؛ بدائع الصنائع: ۱/ ۳۲۲، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان ومنها الوقت، ط: سعيد، وكذا في رد المحتار: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۲۲۹، كتاب الصلاة، الشرط الخامس وقت الصلاة، ط: نعمانيه، كوئٹه.

(۳) وأما شرائط في شرائط الجمعة وهو وقت الظهر حتى لا يجوز تقديمها على زوال الشمس... الخ بدائع الصنائع: ۱/ ۵۹۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۵۵۰، فصل في صلاة الجمعة، الشرط الثالث، ط: نعمانيه، كوئٹه، ص: ۵۵۳، ط: سہیل، نیز پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر ا، ۲ دیکھیں۔

۳۔ اصلی سایہ کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ جب دو مثل ہو جاتا ہے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

اگر کسی امام نے ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی ہے تو آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کی آخری رکعتوں میں اگرچہ قراءت واجب نہیں ہے لیکن اگر قراءت کرے گا تو آہستہ کرنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف کرنے کی صورت میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

عصر کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

ظہر کی ایک رکعت رہ گئی

"چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت رہ گئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کی سنت

☆ ظہر کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے اور فرض نماز

(۱) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء. هندية ۱/۵۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الاول، ط: رشيدية. رد المحتار ۲/۳۵۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد. حلبي كبير ص: ۹۹، كتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه، ص: ۲۲۷، ط: سهيل اكيڈمي

(۲، ۳) والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر به وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء الخ. رد المحتار ۲/۴۶۹، كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا من باب سجود السهو: وفرضه والجهر فيما يخافت فيه للامام ... والجهر فيما يخافت لكل مصل وعكسه للامام. رد المحتار ۲/۸۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۴۵۰، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئٹه، وص: ۴۵۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

سنت کی قضاء نہ کرے کیونکہ وقت گذر جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی اور سنت کی قضاء درست نہیں ہے۔(۱)

ظہر کی سنت رہ گئی

اگر ظہر کے وقت مسجد میں آنے کے بعد دیکھا کہ جماعت کی نماز شروع ہو گئی، اور یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اور سنت نہیں پڑھ سکا تو فرض نماز کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، یہ صورت زیادہ بہتر ہے تاکہ بعد والی سنت بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹے، اور اگر کسی نے فرض نماز کے بعد پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد، دو رکعت سنت پڑھ لی تب بھی درست ہو جائے گی۔(۲)

واضح رہے کہ ظہر کی سنت فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی عادت بنانا گناہ ہے، اس لئے سنت کے مطابق سنت مؤکدہ کو فرض نماز سے پہلے ادا کرنے کی کوشش کرے، اور نماز کے لئے تیاری اس طرح کرے کہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد تکبیر اولیٰ کے ساتھ

---

(۱) والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتي الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال ثم يسقط هكذا في المحيط السرخسي" هندية ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب العاشر في النوافل ط رشيدية حلبي كبير ص: ۴۴۴-۴۴۵ فصل في النوافل ط نعمانية ص ۴۹۲، ط سهيل، شامي ۲/۵۸، باب ادراك الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش، ولوقا في وقته؛ ط سعيد كراچی

(۲) ومن حضر وكان الامام في صلاة الفرض اقتدى به ولا يشتغل عنه بالسنة ... الا في الفجر ويقضي السنة التي قبل الظهر في الصحيح في وقته قبل صلاة شفعه ... وفي فتاوى العتابي: المختار تقديم الثنتين على الاربع وفي مبسوط شيخ الاسلام، وهو الاصح لحديث عائشة رضي الله عنها انه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين" مراقي الفلاح ص ۲۵۱-۲۵۳، باب ادراك الفريضة، ط: قديمي والاولى تقديم الركعتين لان الاربع فاتت عن الموضع المسنون فلا تفوت الركعتان ايضا عن موضعهما قصدا بلا ضرورة" فتح القدير، باب ادراك الفريضة ۱/۴۵۹ ط: داراحياء التراث العربي، شامي ۲/۵۸-۵۹، باب ادراك الفريضة: ط سعيد كراچی.

جماعت پڑھ سکے۔(۱)

(نوٹ) فجر اور عصر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع ہے۔(۲) ظہر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے، اس لئے اگر ظہر کے وقت نماز سے پہلے والی سنت رہ گئی تو فرض کے بعد پڑھ لیا کرے۔(۳)

ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد پابندی سے چار رکعتیں پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔(۴)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(۵) یعنی یہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتی ہے، اور اس قبولیت کی وجہ سے اس نماز کی پر رحمت کے انوار نازل ہوتے ہیں۔

(۱) وفي الغنية: اختلف في آكد السنن بعد سنة الفجر، فقيل الأربع قبل الظهر والركعتان بعده والركعتان بعد المغرب كلها سواء، والأصح أن الأربع قبل الظهر آكد الخ، وهكذا صححه في العناية والنهاية لأن فيها وعيدا معروفا، قال عليه الصلاة والسلام: من ترك أربعا قبل الظهر لم تنله شفاعتي. البحر الرائق: ۲/۴۹ باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچی

(۲) وكره نفل قصدا ولو تحية مسجد وكل ما كان واجبا لا لعينه بل لغيره ... بعد صلاة فجر وصلاة عصر. الدر مع الرد [illegible] كتاب الصلاة ط: سعيد، الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۱۸۸-۱۸۹ فصل في الأوقات المكروهة ط: قديمي، هندية ۱/۵۲ كتاب الصلاة الباب الأول في المواقيت الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها ط: حقانية پشاور

(۳) دیکھئے ص [illegible] حاشیہ نمبر (۱) اور صفحہ [illegible] (۲) ملاحظہ کیجئے۔

(۴) عن أم حبيبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار. رواه الترمذي في الصلاة باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر ۱/۹۸ ط: قديمي كراچی

(۵) عن أبي أيوب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن أبواب السماء. أخرجه أبو داود في أبواب التطوع، ركعات السنة، باب الأربع قبل الظهر وبعدها ۱/۱۸۷ ط: حقانية ملتان، و ۱/۱۸۰ ط: مير محمد

ظہر کی سنت کی قضاء

اگر ظہر کے فرض سے پہلے کی چار رکعت سنت مؤکدہ فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئیں تو فرض نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کی فرض نماز کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی ہے اور وقت کی سنت نماز وقت کے اندر پڑھنا ضروری ہے۔ (۱)

ظہر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

"فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

"چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وأما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بأن شرع في صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على انه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح هكذا في المحيط. الهندية: ۱/۱۲۰، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية، رد المحتار: ۲/۵۸، ۵۹، باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچى.

شانہ جوڑ کر اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک ہی سچے معبود کے سامنے کھڑا ہونا قومی اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہے، پھر ساتویں دن جمعہ کو آس پاس کے چھوٹے قریوں اور بستیوں کے لوگ غسل کر کے صاف ستھرا ہو کر ایک بڑی مسجد میں اکٹھے ہوا کریں، اور ایک عالم قوم کی دینی اور اخروی ضرورت پر موقع کی مناسبت سے حمد و نعت کے بعد دلنشین انداز میں تقریر کرے۔

اور عیدین میں سال میں دو مرتبہ شہر کے دور دراز علاقے سے ایک بڑے میدان میں جمع ہو جائیں، اور بڑی جماعت بن کر دنیا کو اسلام کے سورج کی چمک دمک دکھایا کریں۔

اور ساری دنیا کی بچھڑی ہوئی متفرق امتیں عمر بھر میں ایک مرتبہ اس پاک زمین میں جمع ہو جائیں، جہاں سے سب سے پہلے توحید کا نور چمکا، اور پوری دنیا کو ہدایت کے نور سے منور کیا، اور وہاں متفرق نہیں بلکہ رب الارباب سب کے معبود رب العالمین جس نے عرب کی مقدس زمین سے توحید کا عظیم الشان واعظ، بے نظیر ہادی نکالا، اس کی حمد وثنا کریں، اسی طرح مختلف جماعتیں ہر سال اللہ کے گھر بیت اللہ کو دیکھ کر ایک نیا جوش اور تازہ ایمان دل میں پیدا کیا کریں۔ (۱)

...عليهم من بعضهم، عملاً بقول الرسول ﷺ "المسلم أخو المسلم" الخ. " كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ١/١٧٥، قبيل "تعريف الصلاة" ط: دار الفكر. والحديث مذكور في المشكاة ص ٤٢٢، كتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة على الخلق، الفصل الأول، ط: قديمي كراچی.

(١) ففي الاجتماع لأداء الصلاة بصفوف مرصوصة متساوية، تعارف بين الناس يقرب بين القلوب المتنافرة، ويزيل منها الضغائن والأحقاد، وذلك من أجل عوامل الوحدة التي أمر الله تعالى بها في كتابه العزيز فقال: "واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا" وفي الاجتماع لأداء الصلاة تكثير لأعوانهم فإن عنهم "بها تعرفون المرة" الخ. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ١/١٧٥، قبيل "تعريف الصلاة" ط: دار الفكر بيروت. اعلم أنه لا شيء أنفع من

عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا

امام صاحب سے عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ عداوت جماعت ترک کرنے کا عذر نہیں ہے۔(۱)

عذاب سے نجات ملتی ہے

حضرت دانیال علیہ السلام اپنے زمانہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعریف کر رہے تھے، اور یہ فرما رہے تھے کہ وہ امت ایسی نماز پڑھے گی کہ نوح علیہ السلام کی قوم بھی نماز پڑھ لیتی تو ہرگز طوفان میں غرق نہ ہوتی، اور اگر ہود علیہ السلام کی قوم بھی

عائدة للرسوم من أن يحصل شيء من الطاعات رسماً فتشيع في وجوه على رؤوس الخامل والنبيه ويستوي فيه الحاضر والباد ويجري فيه التفاخر والتباهي حتى تدخل في الارتفاقات الضرورية التي لا يمكن لهم أن يتركوها ولا أن يهملوها لتصير مؤيداً لعبادة الله والسنة تدعو إلى الحق، ويكون الذي يخاف منه التضرر هو الذي يجلبهم إلى الحق ولا شيء من الطاعات أتم شأناً ولا أعظم برهاناً من الصلاة فوجب إشاعتها فيما بينهم والاجتماع لها والموافقة بالناس فيها، وأيضاً فالملة تجمع ناساً علماء يقتدى بهم فلاجتماع المسلمين راغبين في الله راهبين منه مسلمين وجوههم إليه خاصية عجيبة في نزول البركات وتدلي الرحمة كما بينا في الاستسقاء، والحج، وأيضاً المراد من نصب هذه الأمة أن تكون كلمة الله هي العليا وأن لا يكون في الأرض دين أعلى من الإسلام ولا يتصور ذلك إلا بأن يكون سنتهم أن يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لما هو أعظم شعائره وأشهر طاعاته فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية إلى شرع الجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها، والإشاعة إشاعتان: إشاعة في الحي، وإشاعة في المدينة، والإشاعة في الحي متيسرة في كل وقت صلاة، والإشاعة في المدينة لا تتيسر إلا عند طائفة من الزمان كالأسبوع، أما الأولى فهي فالجماعة الخ، حجة الله البالغة ۲ / ۲۰، الجماعة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي، و: ۲ / ۹۲ - ۹۳، ط: قديمي كراچي

(۱) ’’الثاني في الأعذار التي تبيح التخلف عن الجماعة فمنها المرض الذي يبيح التيمم، ومثله كونه مقطوع اليد والرجل من خلاف، أو مفلوجاً أو مستخفياً من سلطان أو غريم وهو معسر، ولا يستطيع المشي ... ومنها المطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة‘‘ حلبي كبير، ص ۵۰۹، كتاب الصلاة، فصل في الإمامة، ط: سهيل، وص: ۳۳۹، ’’الثاني‘‘ ط: نعمانية كوئٹه. هندية ۱ / ۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة، ط: رشيدية كوئٹه.

نماز پڑھ لیتی تو کبھی بھی آندھی کے طوفان میں گرفتار ہو کر ہلاک نہ ہوتی۔(۱)

حضرت دانیال علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہلاک شدہ قومیں ایمان نہیں لائی تھیں، لیکن اگر وہ ظاہری طور پر بھی نماز پڑھ لیتیں تو دنیا میں ہلاک نہ ہوتیں، کیونکہ نمازوں کی خاص تاثیر یہ ہے کہ جو شخص اس کا پابند ہوگا، اگرچہ کافر کیوں نہ ہو، اس قسم کے دنیاوی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ البتہ آخرت میں اس قسم کی نماز اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔(روح البیان)

عذر دور ہو گیا

"معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے" کے عنوان کو دیکھیں۔

عرفات

مسئلہ... عرفات میں مسجد نمرہ میں حکومت کی جانب سے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں جو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے درمیان نفل اور سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور بعد میں بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے۔(۲)

مسئلہ... اور اگر عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا نہیں کی بلکہ اپنے اپنے خیمے میں ادا کر رہے ہیں اس صورت میں ظہر کی نماز اذان،

---

(۱) روی عن قتادة أن دانیال علیه السلام نعت أمة محمد ﷺ فقال يصلون صلاة لو صلاها قوم نوح ما أغرقوا، ولو صلاها قوم عاد ما أرسلت عليهم الريح العقيم، ولو صلاها قوم ثمود ما أخذتهم الصيحة، ثم قال قتادة: عليكم بالصلاة فإنها خلق للمؤمنين حسن، تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين، ص: ۱۵۶، ۲۰۳ باب الصلوات الخمس، رقم: ۳۸۰۔

(۲) یکره النفل بين الجمعين في جمع عرفة والمزدلفة، مراقي الفلاح، ص: ۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل في الأوقات المكروهة، ط: قديمي. وكره نفل قصدا ... بعد صلاة فجر وصلاة عصر ولو المجموعة بعرفة ... وبين صلاتي الجمع بعرفة، الدر مع الرد: ۱/۳۷۵، ۳۷۸، ط: سعيد.

اقامت، سنت اور نوافل کے ساتھ ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ عصر کے وقت میں پڑھیں، اور اس صورت میں عصر سے پہلے سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے۔ (۱)

عشاء سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، نماز پڑھ کر سونا چاہئے، لیکن اگر کوئی شخص مرض یا سفر کی وجہ سے بہت تھکا ماندہ ہو یا کوئی اور ضرورت لاحق ہو، اور کسی کو کہہ دے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا یا الارم لگا کر رکھا ہے تو اس کو سونا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

عشاء کا وقت

۱۔ عشاء کا وقت شفق کی سپیدی غائب ہو جانے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور جب تک صبح صادق نہیں ہوتی باقی رہتا ہے۔ (۳)

۲۔ عشاء کی نماز ایک تہائی رات گذر جانے کے بعد آدھی رات ہونے سے پہلے پہلے پڑھنا مستحب ہے، اور آدھی رات گذر جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ

—وقوله ثم يصلي بعد الزوال الظهر والعصر بأذان وإقامتين بشرط الإمام والإحرام. وأشار بعد ذكر العصر بعد الظهر إلى أنه لا يصلي سنة الظهر البعدية وهو الصحيح كما في التصحيح لما لأولى أن لا يتنفل بينهما فلو فعل كره. البحر: ۲/۳۶۳، كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۱) أيضاً.

(۲) عن أبي برزة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها. رواه الستة في كتبهم، البخاري في كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰، ط: قديمي. قال الطحاوي: إنما كره النوم قبلها لمن خشي عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها، وأما من وكل نفسه إلى من يوقظه فيباح له النوم. شامي: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۳) ووقت العشاء والوتر من غروب الشفق إلى الصبح. كذا في الكافي. هندية: ۱/۵۱، الباب الأول في المواقيت، ط: رشيدية. (و) وقت (العشاء و) وقت صلاة (العشاء والوتر منه) أي من غروب الشفق على الاختلاف (إلى) قبيل طلوع (الصبح) الصادق لإجماع السلف. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۷۸، كتاب الصلاة، ط: قديمي. رد المحتار: ۱/۳۶۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد.

ہے۔(۱)

۳.....جس رات آسمان میں بادل ہوں اس رات عشاء کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عشاء کا وقت نہ ملے

قطب شمالی میں ایک ملک سفلانیہ کا ایک نہایت ٹھنڈا شہر ہے جو شمال کے انتہاء میں ہے وہاں چھوٹی راتوں والے دنوں میں ۲۳ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، اور تقریبا ایک گھنٹہ کے لئے سورج غروب ہوتا ہے، اور شفق غائب ہونے سے پہلے یا شفق غروب ہوتے ہی فوراً فجر طلوع ہو جاتی ہے، اس لئے یہاں کے لوگوں کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا نہیں، ایسے لوگ اندازہ کر کے عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت سے پڑھ لیں یعنی سورج غروب ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں جتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کا وقت ہوتا تھا اتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز پڑھ لیں یا قریب کے شہروں پر جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اس پر قیاس کر کے عشاء کی نماز پڑھ لیں۔(۳)

عشاء کا وقت نہیں ملتا

لندن جیسے علاقے میں ۲۴ مئی سے ۲۱ جولائی تک ان دو ماہ کی راتیں صرف

---

(۱) وتأخير صلاة العشاء الى ما قبل ثلث الليل مستحب ... وتأخيرها الى ما بعده اى بعد ثلث الليل الى نصف الليل مباح.. وتأخيرها الى ما بعده اى بعد نصف الليل الى طلوع الفجر مكروه اذا كان بغير عذر. حلبى كبير، ص: ۲۰۵، ۲۰۴، الشرط الخامس، ط. نعمانية كوئته وص: ۲۳۲، ط: سهيل.

(۲) (و) يستحب تعجيله اى العشاء في وقت الغيم في ظاهر الرواية لما في التأخير من تقليل الجماعة لمظنة المطر والظلمة. مراقى الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمى. حلبى كبير، ص: ۲۰۶، الشرط الخامس الوقت ط: نعمانية وص: ۲۳۵، ط: سهيل

(۳) (وفاقدوقتهما) كبلغار فان فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق في اربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهما) ولا ينوي القضاء لفقد وقت الاداء به افتى البرهان الكبير واختاره الكمال الخ. الدر مع الرد: ۲۶۲/۱، ۳۶۳، كتاب الصلاة مطلب في فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد.

ساڑھے چار گھنٹے کی ہوتی ہیں، ان راتوں میں شفق غروب نہیں ہوتا، اس لئے ان کو عشاء کا وقت نہیں ملتا، لیکن اس کے باوجود وہاں کے رہنے والوں پر عشاء کی نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے، ان کو ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنا فرض ہے جیسا کہ دجال والی حدیث میں وارد ہے کہ ایک دن سال کے برابر ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس وقت نماز کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس دن میں سال بھر کی نمازیں پانچوں وقت کا اندازہ کرکے پڑھو" یعنی ہر (۲۴) گھنٹے میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو۔ (۱)

اور وقت کا اندازہ کرکے پڑھنے کی چند صورتیں ہیں:

۱ ... جب ایسے علاقے میں عشاء کا وقت ملتا تھا اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی تھی، مغرب کے بعد اتنے فاصلہ پر عشاء کی نماز پڑھی جائے۔

۲ ... گردونواح میں جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اور عشاء کی نماز اس کے

---

(۱) ولا يرتاب متأمل في ثبوت الفرق بين عدم محل الفرض وبين عدم سببه الجعلي الذي جعل علامة على الوجوب الخفي الثابت في نفس الأمر وجواز تعدد المعرفات للشيء فانتفاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدليل على الشيء لا يستلزم انتفاءه لجواز دليل آخر وقد وجد وهو ما تواطأت عليه أخبار الإسراء من فرض الله تعالى الصلوات خمسا بعد ما أمر أولا بخمسين ثم استقر الأمر على الخمس شرعا عاما لأهل الآفاق لا تفصيل بين قطر وقطر وما روي أنه صلى الله عليه وسلم ذكر الدجال قلنا: ما لبثه في الأرض؟ قال: أربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم فقلنا: يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أيكفينا فيه صلاة يوم؟ قال: لا اقدروا له، رواه مسلم. شامي: ١/ ٣٦٣، ٣٦٤، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعيد. وفيه أيضا: (قوله حديث الدجال) ...... قال الرملي في شرح المنهاج: ويجري ذلك فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة. اهـ. قال في إمداد الفتاح قلت: وكذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الأئمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذ أصل التقدير مقول به إجماعا في الصلوات. شامي: ١/ ٣٦٥، كتاب الصلاة، قبيل مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد.

وقت پر ادا ہوتی ہے تو یہاں بھی اس حساب سے پڑھی جائے مثلاً گردونواح میں مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت ہوتا ہے تو مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

۳۔۔۔۔یا صبح صادق ہونے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت (۱) سے پڑھے، پھر فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھے، کیونکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جس کو عشاء کا وقت نہ ملے اس پر بھی عشاء اور وتر کی نماز فرض ہے، وہ ان دونوں نمازوں کو اندازہ کر کے پڑھے۔

۴۔۔۔اگر آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عشاء پڑھ سکا تو آفتاب طلوع ہونے کے بعد پہلے عشاء اور وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔ اور یہ اذان اور اقامت سے جماعت کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں باقی وتر کی جماعت صرف رمضان میں کریں، غیر رمضان میں نہ کریں۔

عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

اگر کسی امام نے عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ عشاء کی آخری رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب نہیں ہے، ہم اگر کوئی امام قرأت پڑھے گا تو آہستہ پڑھنا واجب ہے، جب واجب کے خلاف کیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) عشاء اور وتر قضاء کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ ادا کی نیت سے پڑھے کیونکہ قضا وہ ہے جس کا وقت ملے اور فوت ہو جائے، یہاں تو عشاء کا وقت ہی نہیں تو پھر قضا کا مسئلہ ہی نہیں۔

اور مغرب کی آخری رکعت کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہیں ملائی اور رکوع کر لیا تو آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر امام نہیں ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔(۲)

عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں

”وتر کی جماعت میں شامل ہونا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی جماعت ہو گئی اور تراویح شروع ہو گئی

☆ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ عشاء کی نماز ہو گئی، اور تراویح کی نماز شروع ہو گئی تو وہ پہلے خود عشاء کی فرض اور سنت پڑھ لے، پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے، اگر تراویح کی دو رکعت بھی امام کے ساتھ مل گئی تو وتر کی نماز

---

(۱) ويجب الإسرار فيما بعد الأوليين من العشائين الثالثة من المغرب وهي والرابعة من العشاء. مراقي الفلاح، ص: ۲۵۳، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي. ولو جهر الإمام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلبي كبير، ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو، ط: سهيل، وص: ۲۹۵، ط: نعمانيه كوئٹه. رد المحتار: ۱/۴۶۹، كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد، وباب سجود السهو: ۲/۸۱، ط: سعيد

(۲) ومن قرأ في العشاء في الأوليين السورة ولم يقرأ بفاتحة الكتاب لم يعد في الأخريين وإن قرأ الفاتحة ولم يزد عليها قرأ في الأخريين الفاتحة والسورة وجهر، هكذا في الهداية وتكيحها في الصحابة: وكذا السورة معهما حتى لو ترك احدهما ساهيا كان عليه سجود السهو قضاها في الشفع الثاني أو لم يقض "باب صفة الصلاة" فصل في القراءة، العناية: ۱/۲۸۱-۲۸۲، ط: دار إحياء التراث العربي. هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۵۳، ۲۵۵، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي. البحر مع المنحة: ۱/۵۳۵، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد

بھی امام کے ساتھ پڑھ لے، پھر اس کے بعد درمیان میں تراویح کی جو رکعتیں رہ گئی ہیں وہ پڑھے۔ (۱)

☆ ...اور اگر عشاء کی نماز پڑھتے پڑھتے تراویح ختم ہو گئی اور امام نے وتر کی نماز شروع کر دی، یا امام کے ساتھ دو رکعت تراویح بھی نہیں ملی تو اس صورت میں امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ نماز خود ہی ترتیب سے پڑھ لے۔ (۲)

---

(۱) والصحیح أن وقتها ما بعد العشاء إلى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده ... ولو فاتته ترویحة أو ترویحتان فلو اشتغل بها یفوته الوتر بالجماعة یشتغل بالوتر ثم یصلی ما فاته من التراویح. هندیة: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة. الدر المختار مع الرد: ۲/۴۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۰۵، کتاب الصلاة، فصل فی النوافل، صلاة التراویح، ط: نعمانیة کوئٹہ. وفی ص: ۴۰۳: سهیل ولو ترکوا الجماعة فی الفرض لم یصلوا التراویح جماعة (لأنها تبع لجماعة الفرض) ولو لم یصلها أی التراویح (بالإمام) أو صلاها مع غیره له أن یصلی الوتر معه بقی لو ترکها الکل هل یصلون الوتر بجماعة؟ فلیراجع. الدر مع الرد: ۲/۴۸، (قوله لأنها تبع) أی لأن جماعتها تبع لجماعة الفرض فإنها لم تقم إلا بجماعة الفرض فلو أقیمت بجماعة وحدها کانت مخالفة للوارد فیها فلم تکن مشروعة، أما لو صلیت بجماعة الفرض وکان رجل قد صلی الفرض وحده فله أن یصلیها مع ذلک الإمام، لأن جماعتهم مشروعة فله الدخول فیها معهم لعدم المحذور، هذا ما ظهر لی فی وجهه وبه ظهر أن التعلیل المذکور لا یشمل المصلی وحده فظهر صحة التفریع بقوله لمصلیه وحده فتدبر، فافهم (قوله بقی الخ) الذی یظهر أن جماعة الوتر تبع لجماعة التراویح وإن کان الوتر نفسه أصلا فی ذاته لأن سنة الجماعة فی الوتر إنما عرفت بالأثر تابعة للتراویح علی أنهم اختلفوا فی أفضلیة صلاتها بالجماعة بعد التراویح. شامی: ۲/۴۸، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید. صلی العشاء وحده فله أن یصلی التراویح مع الإمام ولو ترکوا الجماعة فی الفرض لیس لهم أن یصلوا التراویح بجماعة وإذا صلی معه شیئا من التراویح أو لم یدرک شیئا منها أو صلاها مع غیره له أن یصلی الوتر معه الخ. هندیة: ۱/۱۱۷، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة.

(۲) فإذا لم یصل الفرض مع الإمام فعن عین الأئمة الکرابیسی أنه لا یتبعه فی التراویح ولا فی الوتر وکذا إذا لم یتابعه فی التراویح لا یتابعه فی الوتر. حلبی کبیر، ص: ۴۰۴، فصل فی التراویح، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. رد المحتار: ۲/۴۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید، انظر الحاشیة السابقة أیضاً.

عشاء کی سنت

عشاء کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے، اور فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا حنفیہ کے نزدیک مستحب ہیں۔(۱)

عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا

آدھی رات گزرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا درست ہے مگر عذر کے بغیر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۲)

عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہو گیا

اگر کسی نے عشاء کی فرض، سنت اور وتر کی نماز ادا کر لی، پھر اس کے بعد عشاء کی جماعت میں شامل ہو گیا تو جماعت میں شامل ہو کر جو نماز ادا کی ہے وہ نفل ہو جائے گی اور

---

(۱) (وسن مؤكداً ... ركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء ... ويستحب أربع قبل العصر وقبل العشاء وبعده بتسليمة ... تنوير الأبصار مع الرد: ۲/۱۲-۱۳، باب الوتر والنوافل، ط سعيد) (... لا ربع قبل العصر والعشاء وبعدها: هندية: ۱/۱۱۲، الباب التاسع في النوافل، ط رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۴، كتاب الصلاة، فصل في الصلاة المسنونة، ط رشيدية كوئٹہ. ... ۱/۲۹۴، ط سعيد

(۲) (وتأخيرها إلى ما بعده أي بعد نصف الليل إلى طلوع الفجر مكروه إنه كان بغير عذر) (حلبي كبير، ص: ۲۳۵، الشرط الخامس الوقت، ط سهيل اكيڈمي ...) وكذا في الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط قديمي. ورد المحتار: ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة، ط سعيد

اس کا ثواب ملے گا طور پر سنت اور وتر پڑھ لی ہے، اس کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے عشاء اور فجر کی نماز پر اثر پڑ سکتا ہے۔(۲)

عشاء کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

"فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تو تراویح کا کیا ہوگا

اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو

---

(۱) ... (ثم اقتدى) به (أي الإمام متنفلا) ويدرك بذلك فضيلة الجماعة. الدر المختار ۲/۵۳ (قوله ثم اقتدى متنفلا) أي إن شاء وهو أفضل وأورد أن التنفل بجماعة مكروه خارج رمضان. وأجيب بنعم إذا كان الإمام والقوم متطوعين، أما هذا فالإمام مفترض والقوم متنفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين "إذا صليتما في رحالكما ثم أتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة" أي نافلة (قوله ويدرك بذلك فضيلة الجماعة) الظاهر أن المراد أنه يحصل بذلك الاقتداء فضيلة الجماعة التي هي المضاعفة بخمس أو سبع وعشرين درجة فيما لو كان مصلي الفريضة مقتديا لأن هذه جماعة مشروعة أيضا إما لاستدراك ما فات أو لئلا يتهم بمخالفة للجماعة ولكن الظاهر أن هذه المضاعفة مضاعفة ثواب النفل لا الفرض. شامي ۲/۵۳، باب إدراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد كراچی

(۲) عن أبي برزة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها. رواه الستة في كتبهم. البخاري في كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰، ط: قديمي كراچی. قال الطحاوي إنما كره النوم قبلها لمن خشي عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها، وأما من وكل نفسه من يوقظه في وقتها فيباح له النوم. الطحطاوي على المراقي ص ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچی. رد المحتار ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز کی ایک رکعت رہ گئی

"چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت رہ گئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کے بعد قصے کہانی سننا

☆ عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے کیونکہ تاخیر سے سونے کی وجہ سے صبح کی نماز یا جماعت فوت ہو جاتی ہے، اور تہجد پڑھنا بھی نصیب نہیں ہوتا ہے، البتہ ضروری باتیں، اور قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف، ذکر، دینی مسائل اور نیک لوگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہر آدمی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ سونے سے پہلے دن کا اعمال نامہ عبادت پر ختم ہو، اسی طرح فجر کی نماز سے پہلے اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ کرنا مکروہ ہے تاکہ اعمال نامہ کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۲)

---

(۱) والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء إلى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لأنها تبع للعشاء. هندية ١/ ١١٥، فصل في التراويح، ط: رشيدية. بدائع الصنائع ١/ ٦٤٤، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، ط: رشيدية. حلبي كبير ص: ٤٠٣، فصل في صلاة التراويح، ط: سهيل اكيدمي.

(۲) عن أبي برزة أن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها. رواه الستة في كتبهم. البخاري في كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ١/ ٨٠، ط: قديمي. قال الزيلعي: وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدي إلى اللغو أو إلى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به، وإذا كان لحاجة مهمة فلا بأس. وكذا قراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف اهـ. والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بالعبادة، كما جعل ابتداؤها بها ليمحى ما بينهما من الزلات، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر... الخ. شامي: ١/ ٣٦٨، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد.

☆ ...... عشاء کے بعد بھی ڈرامہ اور فلم وغیرہ دیکھنا ناجائز اور حرام ہے ایسے لوگوں کا نامۂ اعمال گناہوں پر ختم ہوتا ہے، اور یہ بہت ہی بڑے نقصان کی بات ہے، اگر ایسی حالت میں موت آجائے گی تو کیا حال ہوگا۔؟! (۱)

عشاء کے بعد گپ شپ لگانا

عشاء کی نماز کے بعد گپ شپ لگانا اور غیر ضروری گفتگو کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے تہجد پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اور فجر کی جماعت نکل جاتی ہے۔ (۲)

عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

"چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

- وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدي إلى سهر يفوت به الصبح ، وربما يوقع في كلام لغو ، فلا ينبغي اليقظة به أو لأنه يفوت به قيام الليل لمن له به عادة، طحطاوي على المراقي. ص: ۱۸۳ كتاب الصلاة ط: قديمي

(۱) انظر الى الحاشية السابقة

(۲) (تنبيه) اشرنا فيما مر الى ان علة استحباب التأخير في العشاء هي قطع السمر المنهي عنه وهو الكلام بعدها، قال في البرهان : ويكره النوم قبلها والحديث بعدها لنهي النبي صلى الله عليه وسلم عنهما الا حديثاً في خير لقوله صلى الله عليه وسلم " لا سمر بعد الصلاة " يعني العشاء الأخيرة " إلا لأحد رجلين : مصل أو مسافر " وفي رواية " أو عرس " ... وقال الزيلعي : وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدي إلى اللغو أو إلى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به ، وإذا كان لحاجة مهمة فلا بأس ، وكذا قراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف " اه . والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتداءها بها ليمحى ما بينهما من الزلات ، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر وتمامه في الامداد ... شامي : ۱/ ۳۶۹. كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، تحت قوله قيد الاقيد بالمباح ، ط. سعيد كراچي وانظر الى الحاشية السابقة ايضاً

عشق کی نماز

''نمازِ عشق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کا وقت

۱... عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ (۱)

۲... عصر کا مستحب وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج میں زردی نہ آجائے اور اس کی روشنی ایسی کم ہو جائے کہ نظر اس پر ٹھہرنے لگے، اس کے بعد مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (۲)

۳... عصر کی نماز ہر زمانہ میں خواہ گرمی ہو یا سردی دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے مگر اتنی دیر کرنا کہ سورج کی ٹکیہ سرخ ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پھیکی ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے مکروہ ہے اور دیر کر کے پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ مستحب وقت کے دو حصے

---

(۱) وفي الدر المختار: (ووقت الظهر من زواله) أي ميل ذكاء عن كبد السماء (إلى بلوغ الظل مثليه) ... (ووقت العصر منه إلى) قبيل (الغروب) وفي الشامية: (قوله منه) أي من بلوغ الظل مثليه على رواية المتن. شامي: ١/٣٥٩-٣٦٠، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراتشي. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ١/١٨٣، كتاب الصلاة، وقت العصر، ط: دار الفكر، بيروت، (قوله والعصر منه إلى الغروب) أي ووقت العصر من بلوغ الظل مثليه سوى الفيء إلى غروب الشمس. البحر الرائق: ١/٢٤٥، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ١/٥١، الباب الأول في المواقيت وما يتصل بها، الفصل الأول في أوقات الصلاة، ط: رشيدية

(۲) انظر الى الحاشية التالية

کئے جائیں اور دوسرے حصے کے شروع میں ادا کریں۔(۱)

۳۔ جس دن آسمان میں بادل ہوں اس دن عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے موجودہ زمانہ میں چونکہ گھڑی کی وجہ سے صحیح وقت کا علم ہوتا ہے لہٰذا جلدی پڑھنا ضروری نہیں بلکہ متعینہ وقت پر پڑھنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) (و) المستحب (للرجل) (و) تأخير (عصر) صيفا وشتاء توسعة للنوافل (ما لم يتغير ذكاء) بأن لا تحار العين فيها في الأصح (و) تأخير العصر أي إلى اصفرار ذكاء (مكروه). الدر المختار (قوله توسعة للنوافل) أي لكثرتها بعد صلاة العصر وقال الإمام الطحاوي بعد ذكره ما روي في التأخير والتعجيل لم نجد في هذه الآثار ما صح. إلا ما يدل على تأخير العصر ولم نجد ما يدل منها على التعجيل إلا قد عارضه غيره فاستحببنا التأخير، ولو خلينا النظر لكان تعجيل الصلوات كلها أفضل ولكن اتباع ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما تواترت به الأخبار أولى. وقد روي عن أصحابه ما يدل على موافقة ذلك ونحوه في الحلبة (قوله في الأصح) صححه في الهداية وغيرها، وفي الظهيرية إن أمكنه إطالة النظر فقد تغيرت وعليه الفتوى وفي النصاب وغيره: وبه نأخذ، وهو قول أئمة الثلاثة ومشايخ بلخ رحمهم الله كذا في الفتاوى الصوفية، وفيها وينبغي أن لا يؤخر تأخيرا لا يمكن المسبوق قضاء ما فاته، اهـ. وقيل حد التغير أن يبقى للغروب قدر رمح، وقيل أن يتغير الشعاع على الحيطان كما في البحر عن عبد الرزاق. شامي: ۱/۳۶۷ - ۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۲، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. (قوله والعصر ما لم تتغير) والمراد بالتغير أن تكون الشمس بحال لا تحار فيها العيون على الصحيح، فإن تأخيرها إليه مكروه لا الفعل لأنه مأمور بها منهي عن تركها فلا يكون الفعل مكروها. البحر: ۱/۲۴۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويستحب تأخير صلاة العصر صيفا وشتاء) ويستحب تعجيله أي العصر في يوم الغيم مع تيقن دخولها خشية الوقت المكروه، وفي الخلاصة من أخر الإيمان إن كان عندهم حساب يعرفون به الشتاء والصيف فهو على حسابهم. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۱۸۲ - ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

عصر کی ایک رکعت ملی تو قعدہ کا کیا حکم ہے

اگر کسی کو عصر کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ کر "التحیات" پڑھنا لازم ہوگا اور پھر دو رکعت پڑھ کر آخر میں بیٹھ کر نماز مکمل کرے گا، خلاصہ یہ کہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے گا، پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے گا۔(۱)

عصر کی سنت

عصر کے وقت کوئی سنت مؤکدہ نہیں، ہاں عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہے۔(۲)

عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا

ایک دفعہ عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ اسی وقت عصر کی نماز تنہا یا جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ نفل نماز ہوگی، اور عصر کی فرض نماز پڑھنے

(۱) ولو أدرك مع الإمام ركعة في ذوات الأربع فإنه يقضي ركعة يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وسورة ويتشهد، ثم يقوم فيقضي ركعة أخرى يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وسورة. بدائع الصنائع ١/٢٤٧، كيفية قضاء الصلوات، حكم المسبوق، ط: رشيدية. [illegible] ط: سعيد كراچي. (والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ، وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة (فيما يقضيه) أي بعد متابعته لإمامه، فلو قبلها فالأظهر الفساد (ويقضي أول صلاته في حق قراءة، وآخرها في حق تشهد، فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط. الدر مع الرد ١/٥٩٦-٥٩٧، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويستحب أربع قبل العصر وقبل العشاء وبعدها بتسليمة وإن شاء ركعتين. الدر مع الرد ٢/١٣، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع ١/[illegible]، كتاب الصلاة، فصل في الصلاة المسنونة، ط: رشيدية كوئٹہ. ١/[illegible] ط: سعيد [illegible] كتاب الصلاة، باب [illegible] ط: رشيدية

کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

عصر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

"فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی

"چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی" کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز میں سورج غروب ہوگیا

اگر عصر کی نماز کے دوران سورج غروب ہوگیا تو اس دن کی عصر کی نماز صحیح ہوجائے گی مگر جان بوجھ کر اتنی تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، اس لئے تعداد اتنی تاخیر نہ کرے۔

اور اگر ماقبل فوت شدہ نماز ادا کرتے وقت سورج غروب ہوگیا تو وہ نماز باطل ہوجائے گی، بعد میں دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) إذا صلى منفردا ثم أعاد صلاته مع إمام جماعة جاز له ذلك، وكانت صلاته الثانية نفلا، وإنما تجوز إذا كان إمامه يصلي فرضا لا نفلا لأن صلاة النافلة خلف الفرض غير مكروهة، وأما المكروه فصلاة النفل خلف نفل إذا كانت الجماعة أكثر من ثلاثة كما تقدم فإن صلوا جماعة ثم أعادوا الصلاة ثانيا بجماعتهم كره إن كانوا أكثر من ثلاثة وإلا فلا يكره إذا أعادوها بغير أذان، محصوص بما إذا كرهت مطلقا ومتى علم أن صلاة الثانية تكون نفلا أعطيت حكم الصلاة النافلة في الأوقات المكروهة فلا تجوز إعادة صلاة العصر لأن النفل ممنوع بعد العصر الخ. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ١/٣٣٣-٣٣٤، إعادة صلاة الجماعة، مباحث الإمامة في الصلاة، ط: دار الفكر، هندية، ١/١٠٧، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه

(۲) والتأخير إلى التغير مكروه لتحريمها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تلك صلاة المنافقين ثلاثا يجلس أحدكم حتى إذا اصفرت الشمس وكانت بين قرني الشيطان نقر أربعا لا يذكر الله إلا قليلا. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص ١٨٣، كتاب الصلاة، ط: قديمي، وفيه أيضا في الأوقات المكروهة، ص ١٨٦-١٨٧، ط: قديمي. ويصح أداء ما وجب فيه أي الأوقات الثلاثة لكن مع الكراهة كما صح عصر اليوم بأدائه عند الغروب لأنه سببه فيجوز استعمال به الأداء من الوجه مع الكراهة للتأخير المنهي عنه لا لنفس الوقت بخلاف عصر أمسه للزومه كاملا بخروج وقته فلا يؤدي في ناقص. شامي ١/٣٧٢، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی

عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

"چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

عضو خاص پر کپڑا باندھنا

پیشاب کا قطرہ نکلنے کے خوف سے عضو خاص پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری صورت اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔(۱)

عضو کھل گیا

مرد اور عورت کے جسم کے وہ اعضاء(۲) جن کو نماز میں کپڑے سے چھپانا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز کے اندر تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار تک کھلا رہے گا تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر کھلتے ہی فوراً ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں، نماز بدستور برقرار رہے گی۔(۳)

(۱) إذا خاف الرجل خروج البول فحشا إحليله بقطنة، ولولا القطنة يخرج منه البول فلا بأس به، ولا ينتقض وضوءه حتى يظهر البول على القطنة، كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۱۰، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط. رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۱۲۸، أركان الوضوء أربعة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط. سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط. سعيد، و ۱/۶۰، ط. رشيدية كوئٹه. [الفروع] يستحب للرجل أن يحتشي إن رابه الشيطان ويجب إن كان لا ينقطع إلا به قدر ما يصلي، غنية، مع الدر: ۱/۱۵۰، قبل مطلب في أبحاث الغسل، ط. سعيد كراچي

(۲) اعضاء جسم کے حصے کو کہتے ہیں۔

(۳) وإن انكشف عضو هو عورة في الصلاة فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا يفسد صلاته، وإن أدى معه أي مع الانكشاف ركنا كالقيام أو الركوع أو غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وإن لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما أي زمن يؤدي فيه ركنا بسنة وذلك مقدار ثلاث تسبيحات فلم يستر فكذلك الحكم فسدت صلاته عند أبي يوسف خلافا لمحمد. حلبي كبير، ص: ۱۸۹، كتاب الصلاة، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: نعمانية كوئٹه، و ص: ۲۱۵، ط: سهيل. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۴۷، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. وفي حاشية الطحطاوي عليه: "وهذا مذهب الثاني وهو المختار كما في الفيض. هندية: ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة، ط. رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة الخ، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

عکس نظر آتا ہے

بعض مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نمازی کو اپنا عکس نظر آتا ہے، اگر اس سے نمازی کی توجہ منتشر ہو تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔(۱)

عمامہ

مسئلہ: عمامہ کی بڑی فضیلت ہے، عمامہ پہن کر نماز پڑھنے سے عام نماز میں پچیس اور جمعہ کی نماز میں ستر گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔(۲)

---

(۱) تتمة: بقي في المكروهات أشياء أخر ذكرها في المنية ونور الإيضاح وغيرهما، منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، ولذا تكره بحضرة طعام تميل إليه نفسه، وسيأتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نعله خلفه لشغل قلبه. (شامي: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط. سعيد كراچي) (قوله لأنه ينهى المصلي) أي عما يخل بخشوعه من النظر إلى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة أنه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره إلى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الأشباه أن الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا أن الكراهة هنا تنزيهية فافهم. (شامي: ۱/۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب كلمة لا بأس دليل على أن المستحب غيره لأن البأس الشدة، ط. سعيد كراچي)

(تنبیہ) شیشے میں کھڑے ہونے والی صورت تصویر نہیں بلکہ سایہ کی طرح عکس ہے، اس لیے حرام نہیں ہے کما لا یخفی۔

(۲) عن جابر رفعه: ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة. (مسند الفردوس للديلمي) وروى ابن عساكر عن ابن عمر مرفوعا: صلاة تطوع أو فريضة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة، فهذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقا الخ. (مرقاة المفاتيح: ۸/۲۵۰، كتاب اللباس، الفصل الثاني حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبة امدادية ملتان بالمعنى ۱/۴۵۱) والمستحب أن يصلي الرجل في ثلاثة أثواب إزار وقميص وعمامة. (حلبي كبير، مكروهات الصلاة، ص: ۳۴۳، ط: نعمانية كوئٹه)

☆...... اور عمامہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن ثواب کم ملتا ہے۔(۱)

☆...... اگر نماز پڑھتے ہوئے عمامہ گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر اس کو پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔(۲)

عمامہ کا پیچ

عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

عمر کا تعین

وراثتی نظام میں ہر عمر کے لئے متعدد وراثتیں ہیں بڑوں کے لئے علیحدہ چھوٹوں

---

(۱) قال الإمام المحقق في الهدي: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير القلنسوة، وكان إذا اعتم أرخى طرف عمامته بين كتفيه كما في حديث عمرو بن حريث، غذاء الألباب، ٢/ ٢٣٦، للشيخ محمد السفاريني، مطبوعه موسسة قرطبة، مرقاة المفاتيح ٨/ ٢٥٠، كتاب اللباس، الفصل الثاني، حكم العمامة والقلنسوة، ط. مكتبه امداديه ملتان. ولا بأس بلبس القلانس، الدر مع الرد ٦/ ٧٥٥، (قوله وصح أنه عليه الصلاة والسلام لبسها) كذا في بعض النسخ، ومثله في الدر المنتقى: أي لبس القلانس، وقد عزاه المصنف والزيلعي إلى الذخيرة، وفي بعض النسخ: وصح أنه حرم لبسها أي القلانس الحرير والذهب، فافهم، شامي ٦/ ٧٥٥، مسائل شتى قبيل كتاب الفرائض، ط. سعيد كراچي، وشامي ٤/ ٢٠٩، ط. سعيد.

(۲) ولو سقطت قلنسوته فإعادتها أفضل إلا إذا احتاجت لتكوير أو عمل كثير، الدر المختار مع الرد ١/ ٦٤١، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط. سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ٣٥١، مكروهات الصلاة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ٣٠٤، ط. نعمانيه كوئٹه.

(۳) ويكره أن يسجد على كور عمامته كذا في الظهيرية. هنديه ١/ ١٠٨، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها، ط. رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ٣٠٥، مكروهات الصلاة، ط. نعمانيه كوئٹه، ص: ٣٥١، ط. سهيل اكيڈمي لاهور.

کے لئے علیحدہ حتیٰ کہ عورتوں اور مردوں کے لئے ورزشی نظام منفرد ہیں۔ لیکن نماز ایک ایسی ورزش ہے جو ہر عمر اور ہر جنس کے لئے یکساں موزوں اور فائدہ مند ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۰۴)

عمل قلیل

"عمل قلیل" وہ فعل ہے جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ فعل نہ سمجھے۔ (۱)

عمل کثیر

۱......عمل کثیر: یعنی نماز میں وہ کام جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ کام سمجھے خواہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے یا ایک ہاتھ سے، خواہ دیکھنے والا اس فعل یا کام کے کرنے والے کو نماز میں سمجھے یا نہ سمجھے اگر خود نماز پڑھنے والا اس کو زیادہ سمجھتا ہے تو وہ عمل کثیر ہے۔ (۲)

۲......"عمل کثیر" کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ عمل کثیر وہ فعل ہے جس کے کرنے میں دونوں ہاتھوں کی ضرورت پڑے جیسے سر کا باندھنا یا دونوں ہاتھ سے ٹوپی پہننا۔ (۳)

(۱، ۲) والثاني أن يفوض إلى رأي المبتلى به وهو المصلي فإن استكثره كان كثيرا وإن استقله كان قليلا، وهذا أقرب الأقوال إلى رأي أبي حنيفة رحمه الله تعالى. هندية ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. ولكن هذا غير مضبوط، وتفويض مثله إلى رأي العوام مما لا ينبغي، حلبي كبير، ص: ۴۴۲، مفسدات الصلاة، ط: نعمانية، ص: ۳۳۲، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) واختلفوا في القلة والكثرة قال بعضهم: كل ما يقام باليدين فهو كثير وما يقام بيد واحدة فهو يسير ما لم يتكرر. قاضيخان على هامش الهندية ۱/۱۲۸، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. ما يقام باليدين عادة كثير وإن فعله بيد واحدة كالتعمم ولبس القميص وشد السراويل. الخ. هندية: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. وفيه أيضا: وضعفه في البحر بأنه قاصر عن إفادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل.

۳ ... "عمل کثیر" کی ایک تعریف یہ ہے کہ دیکھنے والے نمازی کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔ (۱)

ان تینوں تعریفوں میں سے تیسری تعریف کے مطابق فتویٰ دینا زیادہ مناسب ہے۔ (۲)

☆ ... "عمل کثیر" سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، ہاں اگر عمل کثیر کے افعال نمازی جنس میں سے ہیں یا نمازی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً کسی نمازی نے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لئے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ رکوع اور سجدہ وغیرہ نمازی جنس سے ہیں۔

اسی طرح اگر نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً نماز کی حالت میں کسی نمازی کا وضو ٹوٹ گیا، اور وہ وضو کرنے کے لئے چلا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اگرچہ چلنا، پھرنا، وضو کرنا عمل کثیر ہے، مگر چونکہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر عورت نے نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ درست کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر مرد نے رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے شلوار، پاجامہ یا قمیص درست کیا ہے تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے

(۱، ۲) الثالث انه لو نظر اليه ناظر من بعيد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وان شك فليس بمفسد وهذا هو الاصح. هندية ۱/۱۰۳، الصلاة، الباب السابع، الفصل الاول ط رشيدية كوئٹہ: وفي الدر: صححه في البدائع وتابعه الزيلعي والولوالجي وفي المحيط انه الاحسن وقال الصدر الشهيد انه الصواب وفي الخانية والخلاصة انه اختيار العامة وقال في المحيط وغيره رواه الثلجي عن اصحابنا حلية. شامي: ۱/۶۲۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط سعيد كراچی.

سکتے ہے۔(۱)

عورت اذان نہیں دے سکتی

عورت اذان نہیں دے سکتی، لہٰذا اذان دینے کی ضرورت ہو تو مرد حضرات اذان دیا کریں۔(۲)

عورت اعتکاف کہاں کرے

☆ عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ گھر کی کسی خاص جگہ میں اعتکاف کرے اور گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں تو اعتکاف کے لئے گھر میں کسی جگہ کو مقرر

(۱) ویفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۴، (قوله لیس من اعمالها) احتراز عما لو زاد رکوعا او سجودا مثلا فانه عمل کثیر غیر مفسد لکونه منه غیر انه یرفض، لان هذا سهل ما دون الرکعة. ط: والظاهر الاستثناء من هذا القید علی تعریف العمل الکثیر بما ذکره المصنف تامل (قوله ولا لاصلاحها) خرج به الوضوء والمشی لسبق الحدث فانهما لا یفسدانها، الخ. شامی: ۱/ ۶۲۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی۔

(۲) ویکره اذان جنب واقامته ... واذان امرأة. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان، ط: سعید کراچی۔ ویکره اذان المرأة فیعاد ندبا، کذا فی الکافی. هندیة: ۱/ ۵۴، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیه کوئٹه. واما الذی یرجع الی صفات المؤذن فانواع (منها) ان یکون رجلا، فیکره اذان المرأة باتفاق الروایات لانها ان رفعت صوتها فقد ارتکبت معصیة، وان خفضت فقد ترکت سنة الجهر، ولان اذان النساء لم یکن فی السلف فکان من المحدثات وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم کل محدثة بدعة، ولو اذنت للقوم اجزأهم حتی لا تعاد لحصول المقصود وهو الاعلام، وروی عن ابی حنیفة انه یستحب الاعادة. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۰، فصل فی بیان سنن الاذان، ط: سعید کراچی. ومثله فی: ۱/ ۳۷۲، ط: رشیدیه کوئٹه. ومن هذا لم یجز ان یؤذن المرأة. شامی: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی۔

کرلے۔(۱)

☆......اگر عورت رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے جاتی ہے اور وہ مکۃ المکرمہ یا مدینہ منورہ میں اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف نہ کرے بلکہ اپنی رہائش یا ہوٹل میں جگہ مخصوص کرکے اعتکاف کرے۔(۲)

عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے

عورت اکیلی نماز پڑھے یا جماعت کے ساتھ دونوں صورتوں میں اقامت کے بغیر نماز پڑھے۔(۳)

عورت امام

عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے (لیکن مکروہ ہے) بالغ اور نابالغ مردوں کی امام نہیں بن سکتی، اس لئے مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

(۱، ۲) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل... ولو لم يكن في بيتها مسجد تجعل موضعا منه مسجدا فتعتكف فيه. هندية: ۱/۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط. رشيديه كوئٹه. رد المحتار. ۲/۴۴۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) وليس على النساء اذان ولا اقامة فإن صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وإن صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة. هندية: ۱/۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول في صفته و احوال المؤذن ط- رشيديه كوئٹه. وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس على النساء اذان ولا اقامة، ولأنه ليس عليهن الجماعة فلا يكون عليهن الاذان والاقامة الخ. بدائع: ۱/۱۵۲، فصل في بيان محل وجوب الاذان، ط: سعيد كراچي. و. ۱/۳۷۶، ط. رشيدية كوئٹه

(۴) ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية، ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا في صلاة الجنازة هكذا في النهاية. فان فعلن وقفت الامام وسطهن وبقيامها

عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے

عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے، دن کی نماز ہو یا رات کی، عورتوں کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

جب بچی کی عمر سات سال ہو جاتی ہے تو والدین کے لئے بچی کو وضو اور نماز کا طریقہ وغیرہ سکھانا لازم ہو جاتا ہے، اور سات سال کی عمر ہونے کے بعد بچی کو نماز کے لئے حکم دینا اور اس سے نماز پڑھوانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر ماں باپ یہ ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو گنہگار رہیں گے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۲)

توسطهن لا تزول الكراهة الخ، هندية: ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئته. (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة) وكذا لا يصح اقتداء ... (قوله: بامرأة) المراد بالمرأة الأنثى الشاملة للبالغة وغيرها .... أقول: والحاصل أن كلا من الإمام والمقتدي إما ذكر أو أنثى أو خنثى، وكل منها إما بالغ أو غيره، فالذكر البالغ تصح إمامته للكل، ولا يصح اقتداؤه إلا بمثله، والأنثى البالغة تصح إمامتها للأنثى مطلقا فقط مع الكراهة - وأما غير البالغ، فإن كان ذكرا تصح إمامته لمثله من ذكر وأنثى وخنثى، ويصح اقتداؤه بالذكر مطلقا فقط، وإن كان أنثى تصح إمامتها لمثلها فقط، الخ. شامي: ۱/ ۵۷۷، باب الإمامة، قبيل "مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده" ط: سعيد كراچی.

(۱) ولا تجهر في الجهرية بل لو قيل بفساد جهرها لأمكن بناء على أن صوتها عورة، رد المحتار: ۱/ ۳۰۵ صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و شامي: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم أبناء عشر وفرقوا بينهم في المضاجع، أبو داود: ۱/ ۷۷-۷۸، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، ط: حقانيه ملتان. (قوله قلت الخ) مراده من هذا النقل بيان أن الصبي ينبغي أن يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات، ثم قال: أقول: وقد صرح في أحكام الصغار بأنه يؤمر بالغسل إذا جامع ويعلمه، كما يؤمر بالصلاة والوضوء، لا في الصوم لمشقته عليه. شامي: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اور جس وقت عورت کے جوان ہونے کا وقت معلوم ہوا اس وقت سے نماز فرض ہو جاتی ہے،(۱) اور اگر جوان ہونے کا وقت معلوم نہ ہو، اور اس کی کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو اس صورت میں پندرہ سال کی عمر میں جوان ہونے کا حکم دیا جائے گا اس وقت سے نماز ادا کرنا لازم ہوگا، اگر اس کے بعد نماز نہیں پڑھے گی اس کی قضاء لازم ہوگی۔

اور جوان ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماہواری کا سلسلہ جاری ہو یا احتلام ہو یا حمل ٹھہر جائے، یا منی خارج ہو یعنی کریم(Cream) نما مادہ خارج ہو۔(۲)

عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے

”خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت سجدہ میں کیسے جائے

”سجدہ میں عورت کیسے جائے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت قرأت آہستہ کرے

عورتوں کو کسی وقت بھی نماز کی قرأت بلند آواز سے کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو

---

(۱) (هي فرض عين على كل مكلف ... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثى او عبدا) الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی

(۲) (بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال) والاصل هو الانزال (والجارية بالاحتلام والحيض والحبل) ولم يذكر الانزال صريحا لانه قلما يعلم منها (فان لم يوجد فيهما) شيء (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى) لقصر اعمار اهل زماننا. الدر مع الرد: ۶/ ۱۵۳، (قوله بالاحتلام) قال في المصباح: الاحتلام اسم لما يراه النائم من الجماع، فيحدث معه انزال المني غالبا فغلب لفظ الاحتلام في هذا دون غيره من انواع المنام لكثرة الاستعمال ... (قوله والاصل هو الانزال) فان الاحتلام لا يعتبر الا معه، والاحبال لا يتأتى الا معه. شامي: ۶/ ۱۵۳، كتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام الخ، ط: سعيد كراچی. المني هو الماء الابيض الخاثر الغليظ الدافق الذي يتكون منه الولد، وينقطع معه الشهوة وينكسر بخروجه الذكر، قال المني هو النطفة. مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص ۵۱۲، ط: مير محمد كتب خانه

ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کرنی چاہیے۔(۱)

عورت کا سر

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا

وہ عورت جس کی طرف انسانی نفس مائل ہوتا ہے جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے یا اس کے آگے ہو اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار تک رہے یعنی مرد کی پنڈلیوں یا ٹخنوں کے برابر میں ہو تو مرد کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر عورت مرد کی پنڈلی اور ٹخنے کے پیچھے ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ولا تجهر في الجهرية بل لو قيل بالفساد بجهرها لأمكن بناء على أن صوتها عورة. (رد المحتار ۱/۵۰۵، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط. سعيد كراتشي) (الشامي ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط. سعيد كراتشي).

(۲) والحكم في الشعر المسترسل من المرأة الحرة والنازل منها كالحكم في الساق إذا انكشف ربع عضو من هذه الأعضاء المكشوف ربعه فلا تجوز الصلاة عندهما خلافا لأبي يوسف. (حلبي كبير ص ۲۱۳، الشرط الثالث: ستر العورة، ط. سهيل اكيدمي لاهور) (ص ۱۸۲، ط. نعمانية كوئٹه) (رد المحتار ۱/۴۰۴-۴۰۸ باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط. سعيد كراتشي).

(۳) (ويفسدها) محاذاة المشتهاة ساقها وكعبها في الأصح، ولو محرما له أو زوجة اشتهيت ... في أداء ركن عند محمد وقدره عند أبي يوسف في صلاة ولو بالإيماء مطلقة ... مشتركة تحريمة ... واتحدت الجهة ... في مكان متحد ... بلا حائل ... الخ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۳۲۹-۳۳۰، باب ما يفسد الصلاة، ط. قديمي كراتشي) (رد المحتار ۱/۵۷۲-۵۷۳ باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط. سعيد كراتشي) (الحنفية قالوا: إذا صلت المرأة المشتهاة بجنب الرجل أو أمامه وهي مأمومة بطلت صلاته بشروط سبعة: الأول: أن تكون المرأة مشتهاة، فإذا كانت صغيرة لا تشتهى فإنه لا يضر، الثاني: أن تحاذي المرأة رجلا من المصلين بساقها وكعبها على الصحيح، الثالث: أن تحاذيه في أداء ركن أو قدر ركن ... الخ. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۱/۴۰۹، مبطلات الصلاة إذا صلت المرأة بجنب الرجل أو أمامه وهي مقتدية ويعبر عن ذلك بالمحاذاة، ط. دار الفكر بيروت).

عورت کی اذان

عورت کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر عورت نے اذان دی تو اذان دوبارہ دینی چاہیے، اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی، اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

عورت کی اقتدا

☆...عورت کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے، مرد کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

☆...بالغ عورت کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

عورت کی امامت

عورت مرد کی امامت نہیں کرسکتی، اگر کوئی مرد عورت کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو

(۱) ویکرہ اذان جنب ... و اذان امرأۃ ... ویعاد اذان جنب ندبا، وقیل وجوبا ... وکذا یعاد اذان امرأۃ، الدر مع الرد: ۱/۳۹۲، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب، ط: سعید کراچی، وفی فتح القدیر: قولہ وکذلک المرأۃ تؤذن معناہ یستحب أن یعاد لیقع علی وجہ السنۃ فحاصلہ انہ یکرہ اذان جماعۃ ویعاد اذان الصبی الذی لا یعقل والمرأۃ ... لعدم الاعتماد علی اذان ہؤلاء فلا یلتفت الیہم ... الخ، باب الاذان: ۱/۲۲۴، ط: دار احیاء التراث العربی، ہندیۃ: ۱/۵۴، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ط: سعید کراچی، بدائع: ۱/۱۵۰، فصل فی بیان سنن الاذان، ط: سعید کراچی۔

(۲) امامۃ الرجل للمرأۃ جائزۃ اذا نوی الامام امامتہا ولم یکن فی الخلوۃ ... ولا یجوز اقتداء رجل بامرأۃ، ہندیۃ: ۱/۸۵، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الثالث، ط: رشیدیہ، رد المحتار: ۱/۵۷۷، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید۔

(۳) ولا یصح اقتداء البالغ بغیر البالغ فی الفرض وغیرہ ہو الصحیح، حلبی کبیر، ص: ۵۱۲، فصل فی الامامۃ، والخامس فیمن لا یصح الاقتداء بہ فی حق البعض، ط: سہیل، وص: ۴۳۳، ط: نعمانیہ کوئٹہ، رد المحتار: ۱/۵۷۷، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید۔

مرد کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور عورت عورت کی امامت کر سکتی ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے خواتین اکیلی اکیلی تنہا نماز پڑھیں، جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔(۱)

عورت مرد کی نماز میں فرق

"نماز میں فرق" کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں آجائے

اگر عاقل بالغ عورت جماعت کی نماز میں مرد کے برابر میں کھڑی ہوجائے اور دونوں ایک ہی نماز کے تحریمہ میں شریک ہوں، دونوں کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، اور عورت پاگل، حیض اور نفاس والی بھی نہ ہو، اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار میں مرد کے برابر میں ہو، دونوں ایک ہی امام کے مقتدی ہوں، اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو، یا عورت مقتدی ہو اور مرد نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، تو ایسی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی، مرد پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) "ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية ويكره جماعة النساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل إلا في صلاة الجنازة هكذا في النهاية، فإن فعلن وقفت الإمام وسطهن وبقيامها وسطهن لا تزول الكراهة ..." الخ هندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية، رد المحتار: ۱/۵۶۷، باب الإمامة، ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/۳۸۷، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يصلح للإمامة في الجملة، ط: رشيدية كوئٹہ، و ۱/۱۵۷، ط: سعيد

(۲) "لو حاذت امرأة أو صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلاً أو تقدمت عليه فلو ركع وصلاتهما مطلقة مشتركة تحريمة وأداء واتحد المكان والجهة بلا حائل ونويت إمامتها فسدت صلاة الرجل" حلبي كبير، ص: ۵۳۲، فصل في الإمامة، السادس في المواضع، ط: سهيل، و ص: ۴۹۳، ط: نعمانية كوئٹہ. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية، رد المحتار: ۱/۵۷۲-۵۷۵، باب الإمامة، ط: سعيد، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۹-۳۳۰، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، ط: دار الفكر "عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہوجانا" کی تخریج کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو

☆...... عورتیں جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ اس سے مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

☆...... اگر عورتیں محرمات میں سے ہیں تب بھی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

☆...... اگر انفرادی نماز میں عورت مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن مکروہ ہوگی اس لئے عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو۔ (۳)

عورت مقتدی ہے

اگر مقتدی عورت ہے تو اس کو چاہئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو، خواہ عورت ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں دونوں صورتوں میں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔ (۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) (ومحاذات المشتهاة ... ولو محرما له أو زوجة اشتهيت ولو ماضيا كعجوز شوهاء) أطلق فيها فعمت المحرم والأمة والأجنبية والزوجة والعجوز الشوهاء. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ٣٢٩، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. رد المحتار ... باب الإمامة، ط: سعيد.

(۳) الخامس كون الصلاة مشتركة من حيث التحريمة بأن بنى تحريمتها على تحريمة الرجل أو بنيا تحريمتهما على تحريمة ثالث فلا تفسد المحاذاة فيما اذا صليا صلاة واحدة منفردين أو مقتديا أحدهما بإمام ولم يقتد به الآخر. حلبي كبير، ص: ٥٢٢-٥٢٣، ط: ... ط: سهيل اكيڈمي. رد المحتار ١/... كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد. وقيد بالاشتراك لأن محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير. البحر: ١/٣٥٥، باب الإمامة، ط: سعيد.

(۴) (قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه) ... واحترز به عن المرأة فإنها لا تكون إلا خلفه. البحر: ١/٣٥٢، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. وفي الطحطاوي على المراقي: أما الواحدة فتتأخر إلا إذا اقتدت بمثلها. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٣٠٥، باب الإمامة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، وترتيب الصفوف، ط: قديمي كراچي.

عورت نمازی کے آگے سے گذری

اگر نمازی کے آگے سے عورت گذر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

عورتوں کا بیٹھنا

عورتوں کو پہلے اور دوسرے قعدے میں بائیں سرین (کولھے) کے بل بیٹھنا چاہئے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینے چاہئیں، اس طرح کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔(۲)

عورتوں کا جماعت کے لئے جانا

موجودہ زمانہ میں بلکہ بہت پہلے سے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد اور عیدگاہ میں جانا مکروہ ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے ہی میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔(۳)

---

(۱) وأما الثالث وهو مرور المار في موضع سجود المصلي فإنها لا تفسد بها عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة أو حمارا أو كلبا أو غيرها. البحر الرائق ۲/۱۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) وليس تورك المرأة أن تجلس على أليتها وتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلها من تحت وركها اليمنى لأنه أستر لها. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۶۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۳) ويكره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقا ولو عجوزا ليلا على المذهب المفتى به لفساد الزمان. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجدية.

عورتوں کا سجدہ

خواتین سجدے میں دونوں کہنیاں زمین پر بچھا کر رکھیں، اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔( )

عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا

عورتوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو مخفی مقام پر چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضیلت اور زیادہ ثواب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک خاتون کمرہ میں نماز پڑھے یہ صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔(۲)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز

— کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۱/۳۵۸، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلوۃ المرأۃ فی بیتہا افضل من صلاتہا فی حجرتہا، وصلاتہا فی مخدعہا افضل من صلاتہا فی بیتہا، ابو داؤد: ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، ان عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت: لو ادرک رسول اللہ ﷺ ما احدث النساء لمنعہن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل، ابو داؤد: ۱/۹۱، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، (قولہ ولا یحضرن الجماعات) لقولہ تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الخ، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی، مسلم ۱/۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد

(۲) واما المرأۃ فانہا تنخفض ای تضام وتستتر فی السجود وتلزق بطنہا بفخذیہا وتضم عضدیہا، حلبی کبیر، ص: ۲۲۳، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، وص: ۲۸۰، ط: عثمانیہ کوئٹہ، ہندیۃ ۱/۷۵، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ شامی ۱/۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتہائہا، مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی۔

(۳) انظر الحاشیۃ السابقۃ رقم ۳ فی الصفحۃ السابقۃ۔

پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (مسند الفردوس)(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی، کیونکہ خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا، نئے نئے احکام نازل ہو رہے تھے، وہ مقدس دور تھا اس کو "خیر القرون" کا دور فرمایا گیا، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا، اس کی شکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حالات دیکھتے جو حضرت عمرؓ نے دیکھی ہے تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (۲)

ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے، اور یہ حکم عام ہے حرم شریف ہو یا مسجد نبوی ہو، پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو، سب کے لئے یہی حکم ہے، البتہ حرمین کا مسئلہ صحبت کا درجہ باقی ہے اس لئے منع نہ کیا جائے۔

عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ

واشنگٹن کا ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ کس قدر تروتازہ اور خوبصورت ہو جاتا ہے تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اٹھائیں، اور کریموں سے ان کی جان چھوٹ جائے۔ (خطبات فقیر: ۱/۲۰۰)

مزید "سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) صلاة المرأة وحدها تفضل على صلاتها في الجمع بخمس وعشرين درجة. كنز العمال ۱۰/۱۶۱۱، رقم الحديث: ۴۵۱۸۴، فرع في خروج النساء للصلاة، ط: موسسة الرسالة

(۲) عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لو ادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت بنو اسرائيل. (ابو داود: ۱/۹۳، باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ط: مكتبه رحمانيه لاهور) نیز "عورتوں کا جماعت کے لئے جانا" کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

عورتوں کی امامت کرنا

اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا کوئی محرم عورت نہ ہو تو مرد کے لئے صرف اجنبی عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا ماں، بہن یا بیوی جیسی محرم موجود ہے تو پھر امامت مکروہ نہیں۔(۱)

عورتوں کی جماعت

☆...... عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، عورتوں کو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے، تاہم اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں، مقتدی اور امام دونوں عورت ہیں تو امام عورت کو مقتدی عورتوں کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہئے، آگے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں، خواہ مقتدی ایک ہو یا ایک سے زائد ہو ہر صورت میں امام عورت بیچ میں کھڑی ہوگی۔(۲)

☆...... تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہئے کہ گھر میں پردے کے ساتھ اکیلے میں نماز پڑھیں، جماعت نہ کریں اس میں ثواب زیادہ ہے۔(۳)

اور تنہا عورتوں کی جماعت سے مراد امام اور مقتدی دونوں عورت ہیں۔

عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

☆......موجودہ دور میں فتنہ فساد کی وجہ سے عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

---

(۱) ویکره امامة الرجل لهن فی بیت لیس معهن رجل غیره ولا محرم منه کأخته او زوجته او امته اما اذا کان معهن واحد ممن ذکر او امهن فی المسجد لا یکره. الدر مع الرد: ۱/۵۶۶ باب الامامة، ط: سعید کراچی

(۲) دیکھیے عنوان "عورت کی امامت" کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

نمازیں مسجد میں جماعت ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں

عورتوں کے لئے فجر کی نماز ہمیشہ کے لئے اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عید الاضحیٰ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو "عید الاضحیٰ" کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں خوشی اور عید کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط، عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے، اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۳)

(۱، ۲) پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر (۳) ملاحظہ کیجئے۔

(۳) وهي واجبة ...... تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة كذا في الهداية ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة الا الخطبة كذا في الخلاصة فانها سنة بعد الصلاة، وتجوز الصلاة بدونها. هندية: ۱/۱۴۹ - ۱۵۰ كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته سمي العيد بهذا الاسم لان لله تعالىٰ فيه عوائد الاحسان اى انواع الاحسان العائدة على عباده في كل عام منها الفطر بعد المنع عن الطعام وصدقة الفطر واتمام الحج بطواف الزيارة ولحوم الاضاحي وغير ذلك، ولان العادة فيه الفرح والسرور والنشاط والحبور غالبا بسبب ذلك. رد المحتار: ۲/۱۶۵ باب العيدين ط: سعيد كراجي. وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد. الدر مع الرد: ۲/۱۵۹ ط: سعيد كراجي. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة العيدين ط: رشيدية كوئته

عید الفطر

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو "عید الفطر" کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں عید اور خوشی کا دن ہے، اس دن میں شکریے کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۱)

عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے

عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھانے کے بعد باندھ لے، ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھنا کسی سے ثابت نہیں۔(۲)

عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا

☆... عید کی نماز ایک ہی جگہ پر دو مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اگر دوسری جماعت کی

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) "قوله: ولذا يرسل بعده اى في اثناء التكبيرات ويضعهما بعد الثالثة كما في شرح المنية لان الوضع سنة قيام طويل فيه ذكر مسنون، رد المحتار: ۲/۱۷۴، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۵۰، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۶۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. (قوله ويعتمد ... عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام في ظاهر المذهب، وعند محمد سنة القراءة فيرسل حال الثناء وعندهما يعتمد في كل قيام فيه ذكر مسنون كحالة الثناء والقنوت وصلاة الجنازة ويرسل بين تكبيرات العيدين اذ ليس فيه ذكر مسنون مراقي الفلاح حاشية الطحطاوي، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية تركيب، ط: قديمي كراچي.

ضرورت ہو تو کسی اور جگہ پر اس کا انتظام کریں(۱) اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ہونا ضروری ہے، جس نے پہلی مرتبہ نماز ادا کرلی ہے اور بحیثیت امام نماز پڑھائی ہے وہ دوسری جماعت میں امام نہیں بن سکتا۔(۲)

مسئلہ: اگر کوشش کے باوجود دوسری جماعت کے لیے دوسری جگہ میسر نہ ہوئی، اور نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسی جگہ پر دوسری جماعت کی اجازت ہوگی مگر دوسری جماعت میں امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔(۳)

عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

عیدین کی نماز کی تکبیروں میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ ہم نے تیری کبریائی، عظمت اور جلال کے سامنے اپنی بڑائی اور عظمت کو چھوڑ

---

(۱) وتجوز إقامة صلاة العيد في موضعين. هندية: ۱/۱۵۰، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹہ، تؤدى بمصر، فتاوى رحيمية: ۶/۱۰۵، باب الجمعة والعيدين، ط: دار الاشاعت کراچی، ایک عیدگاہ میں عید کی نماز دوبارہ پڑھنے کی عبارت تحریر نے کی مگر جن کو اتفاق کی وجہ سے کہیں جماعت نہ مل سکے وہ یہاں بھی پڑھ لیں۔ احسن الفتاوی: ۴/۱۳۵، باب الجمعة والعيدين، ط: سعيد کراچی: ولا يصليها وحده إن فاتت مع الإمام ولو بالإفساد اتفاقا في الأصح كما في تيمم البحر، وفيها يلغز: أي رجل أفسد صلاة واجبة عليه ولا قضاء، ولو أمكنه الذهاب إلى إمام آخر فعل لأنها تؤدى بمصر بمواضع كثيرة اتفاقا. الدر مع الرد: ۲/۱۷۵، باب العيدين، مطلب أمر الخليفة لا يبقى بعد موته، ط: سعيد كراچی

(۲) الإمام لو صلاها مع الجماعة وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاته خرج الوقت أو لم يخرج. هندية: ۱/۱۵۱، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۳) فتاوى رحيمية: ۶/۱۵۲، باب الجمعة والعيدين، ط: دار الاشاعت کراچی

عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ

چونکہ عید کے دن کھانے پینے، پہننے اور لہو ولعب میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کی بزرگی وجلال اور عظمت کو بھول جانے کا قوی اندیشہ تھا لہٰذا ایسے لوگوں کی تنبیہ کے لئے عیدین کی نماز میں زیادہ تکبیرات شامل کی گئی ہیں تاکہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ ”اے خدا! تمام کبر وعظمت تیرا حق ہے، ہم سب ہیچ ہیں“۔ (فتوحات مکیہ ۱/۵۰۸)(۱)

عید کی نماز میں سورج کا زوال ہوگیا

اگر عید کی نماز کے دوران سورج کا زوال ہوگیا تو عید کی نماز باطل ہو جائے گی۔

---

(١) زيادة التكبير في صلاة العيدين على التكبير المعلوم في الصلوات تؤذن بأمر زائد يعطيه اسم العيد لغته من العودة فيعاد التكبير لأنها صلاة عيد فيعاد تكبيره الحق تعالى قبل القراءة فالتكوين اسم العيد مع تعظيم مقرر مؤكد، لأن التكبير تأكيد، فالتشبيه في نفس التوكيد من أجله مراعاة لاسم العيد إذ كان للأسماء حكم ومرتبة عظمى فإن بها فضل آدم على الملائكة فاسم العيد يعطي عادة التكبير، لأن الحكم له في هذا الموطن وبعد الطلوع فاقتضى من يراه لأجل المشركين في صلاة العيد وسبب ذلك أن العيد لما كان يوم فرح وزينة وسرور واستولت فيه النفوس على طلب حظوظها من النعيم وأباح الشرع في ذلك بعض ما هو المعلوم فيه، وشرع فيه اللعب في هذا اليوم وطرحه وفي هذا اليوم لعب الأحابشة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف ينظر إليهم وعائشة رضي الله عنها خلفه صلى الله عليه وسلم، وفي هذا اليوم دخل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مغنيتان فغنتا في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسمع، ولما أراد أبو بكر الصديق رضي الله عنه حين دخل أن ينكر عليهما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهما يا أبا بكر فإنه يوم عيد فلما كان هذا اليوم يوم حظوظ النفوس شرع الحق فيه التكبير في الصلاة ليتمكن من قلوب عباده ما ينبغي للحق من الكبرياء والعظمة لئلا تشغلهم حظوظ النفوس عن مراعاة حقه تعالى بما يكون عليهم من أداء الفرائض في هذا النهار مثل صلاة الظهر والعصر وباقي الصلوات قال الله تعالى "ولذكر الله أكبر" يعني في الحكم. الخ الفتوحات المكية: ١/٥٠٨-٥٠٩، وصل في فصل التكبير في صلاة العيدين، وصل في اعتبار هذا الفصل، ط: دار صادر بيروت.

عید الاضحیٰ کی نماز جلدی اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عیدین کی حقیقت

"جماعت کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

عیدین کی نماز

اگر عیدین کی نماز میں سجدہ سہو لازم ہو تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں ہے اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

☆ عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) ويؤخرها في الفطر قليلاً ويعجل الأضحى ... لنكون تلك مخرجة الى الزوال باسقاط العيدية. الدر المختار. وفي الدرر. يندب تعجيل الأضحى لتعجيل الأضاحي وتأخير الفطر ليؤدي الفطرة كما في البحر، باب العيدين: ۲/۱۷۶، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۶۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح، ص: ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمي كراچي۔

(۲) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة كذا في المضمرات ناقلاً عن المحيط. هنديه ۱/۱۲۸ - كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي۔

(۳) ويكره التنفل قبل صلاة العيد في المصلى اتفاقاً وفي البيت عند عامتهم وهو الأصح لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فصلى يوم العيد لم يصل قبلها ولا بعدها متفق عليه ويكره التنفل بعدها أي بعد صلاة العيد في المصلى فقط فلا يكره في البيت على اختيار الجمهور، مراقي الفلاح. ونصه في الطحطاوي، سواء من تجب عليه صلاة العيد، وغيره حتى يكره للنساء ان يصلين الضحى يوم العيد قبل صلاة الامام. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۵۳۱-۵۳۲ باب صلاة العيدين، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۲/۱۶۷-۱۶۸، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۶۰، باب صلاة العيدين، ط: سعيد كراچي

مسئلہ ...... عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے عورتوں کے لئے بھی گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد عورتوں کے لئے گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا

عید کے دن عیدین کی نماز کے بعد مسجد اور عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

عیدین کے لئے جماعت شرط ہے

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے،(۳) جماعت کے بغیر اکیلے میں عید کی نماز پڑھنے سے عید کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اگر کسی کو عید کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اس کا عوض نہیں ہے لہذا عید کی نماز میں سستی نہ کرے۔(۴)

عیدین میں تکبیر زائد کہنا

عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد

(۱، ۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

(۳) (قوله تجب صلاة العيدين على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة) أفاد أن شرائط الجمعة وجوباً وصحة شرائط للعيد إلا الخطبة، البحر الرائق ۲/۵۸، باب العيدين ط: سعيد كراچي، الهندية ۱/۱۵۰، كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ط: رشيدية كوئٹہ، رد المحتار ۲/۱۶۶، باب العيدين ط: سعيد كراچي.

(۴) والإمام لو صلاها مع الجماعة وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت أو لم يخرج هكذا في التبيين، الهندية ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹہ، رد المحتار ۲/۱۷۵، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. وفي البحر: (قوله ولم تقض إن فاتت مع الإمام) لأن الصلاة بهذه الصفة لم تعرف قربة إلا بشرائط لا تتم بالمنفرد فالمراد نفي صلاتها وحده، الخ، باب العيدين، ۲/۱۶۲، ط: سعيد كراچي

سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے مسلسل تین تکبیریں کہنا، اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہنا واجب ہے۔(۱)

عیدین میں جماعت شرط ہے

عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عیدین کی نماز پڑھنے سے عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوگی، عیدین کی نماز فوت ہونے کی صورت میں اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔(۲)

عیدین میں جہری قرأت کی وجہ

''جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ويصلي الامام ركعتين فيكبر تكبيرة الافتتاح ثم يستفتح ثم يكبر ثلاثا ثم يقرأ جهرا ثم يكبر تكبيرة الركوع فاذا قام في الثانية قرأ ثم كبر ثلاثا وركع بالرابعة فتكون التكبيرات الزوائد ستا ثلاثا في الأولى وثلاثا في الأخرى ... وتكبيرات العيد واجبة. هندية: ۱/۱۵۰، ۱۵۱، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۱۷۲، ۱۷۳، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچی.

(۲) ''عیدین کے لئے جماعت شرط ہے'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

غ

غافل کی نماز

جو شخص نماز تو پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل اللہ سے غافل ہے، اور نفسانی خواہشات اور جسمانی لذات میں لگا ہوا ہو، اس کی نماز سے فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن اس سے اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔(۱)

غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ

ہمارے ملک میں آفتاب غروب ہونے سے شفق ابیض غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ تک ہوتا ہے۔(۲)

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

”مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وينبغي أن يعرف الناس أن الغرض الحقيقي من الصلاة إنما هو إشعار القلب بعظمة الإله الخالق حتى يكون منه على وجل فيأتمر بأمره وينتهي عما نهاه عنه، وفي ذلك الخير كله للمجتمع الإنساني لأن من يعمل الصالحات ويجتنب السيئات لا يصدر عنه للناس إلا المنفعة والخير، أما الذي يأتي بالصلاة فيه غافل عن ربه مشغول بشهواته النفسية وملاذه الجسمانية، فإن صلاته وإن أسقطت عنه الفرض عند بعض الأئمة، ولكنها في الحقيقة لم تثمر الثمرة المطلوبة منها، إنما الصلاة الكاملة هي التي قال الله في شأنها "قد أفلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون" كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۲۰۱ - ۲۰۲، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر بيروت۔

(۲) [والحاصل] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الأسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق علي أفندي الداغستاني أن التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الأحمر والأبيض إنما هو بثلاث درج. شامي: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة بشرع من: ۱/۳۶۱، وفيه مطلب في الصلاة الوسطى، ط: سعيد كراچی۔ عمدة الفقه: ۱/۲۲۰، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، ط: ادارہ مجددیہ کراچی۔

غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا

☆...غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے مگر جان بوجھ کر مجبوری کے بغیر غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مالک سے اجازت حاصل کرنی چاہئے تاکہ کراہت ختم ہو جائے، اور ایسی صورت میں مالک کو بھی اجازت دیدینی چاہئے کہ یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی جگہ پر مسجد بن گئی اور صدقہ جاریہ کا سبب بن گیا، اور موت کے بعد آرام سے رہنے کا سبب بن گیا۔ (۱)

اور لوگوں کو چاہئے کہ کسی کی شخصی زمین پر مسجد بنانے سے پہلے مالک سے اجازت لیں، اجازت کے بغیر کسی کی شخصی زمین پر مسجد ہرگز نہ بنائیں ورنہ اجازت کے بغیر بنانے والا گنہگار ہوگا۔ (۲)

☆...ہاں اگر حکومت کسی جگہ پر ضرورت کے مطابق مسجد نہیں بناتی اور وہاں کے لوگوں کے لئے مسجد کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں وہاں کے لوگوں کے لئے حکومت کی ایسی جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت ہوگی جو جگہ کسی منصوبے میں داخل اور شامل

(۱، ۲) وتكره في أرض الغير بلا رضاه، وإذا ابتلي بالصلاة في أرض الغير وليست مزروعة أو الطريق إن كانت لمسلم صلى فيها وإن كانت لكافر صلى في الطريق. مراقي الفلاح وتحته في الطحطاوي (قوله صلى فيها) لأن الظاهر أنه يرضى بها لأنه ينال أجراً من غير اكتساب منه. كتاب الصلاة فصل في المكروهات، ص: ۳۵۸، ط: قديمي. الصلاة في أرض مغصوبة جائزة ولكن يعاقب بظلمه فما كان بينه وبين الله تعالى يثاب وما كان بينه وبين العباد يعاقب كذا في مختصر الظهيرية. الهندية ۱/ ۱۰۹، كتاب الصلاة الباب السابع الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها، ط: رشيدية. وفي الواقعات: بنى مسجدا على سور المدينة لا ينبغي أن يصلي فيه لأنه حق العامة فلم يخلص لله تعالى كالمبني في أرض مغصوبة اهـ. رد المحتار ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلاة مطلب في الصلاة في الأرض المغصوبة ودخول البساتين وبناء المسجد في أرض الغصب، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۵۳۰، فصل في أحكام المسجد، ط: نعمانية كوئٹه.

نہیں ہے۔(۱)

غلام کی امامت

غلام کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر غلام عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

اور غلام کو امام بنانا اس لئے مکروہ ہے کہ اکثر غلام کو آقا کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔(۲)

غلط پڑھنے کے بعد صحیح کر لیا

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن اس نے پھر اسی رکعت میں اس کی تصحیح کر لی تو نماز صحیح ہو گئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا

---

(۱) (وقف مسجد للمسلمين) واجب تخلى الامام من بيت المال والا فعلى المسلمين. الدر المختار (وفي الشرح) (قوله ووقف مسجد) اى في كل بلدة على الظاهر (قوله والا) أي وإن لم يفعل الامام فعلى المسلمين كتاب الايمان مطلب في احكام الدار ۳/۶۳۶ ط. سعيد. وفي البحر: وفي الخانية، طريق للعامة وهي واسعة فبنى فيه اهل المحلة مسجدا للعامة ولا يضر ذلك بالطريق قالوا لا بأس به وهكذا روى عن ابى حنيفة ومحمد لان الطريق للمسلمين والمسجد لهم أيضا، كتاب الوقف فصل في أحكام المساجد ۵/۲۵۳ ط. سعيد. هندية ۲/۴۵۶، كتاب الوقف، الباب الحادى عشر في المسجد ط. رشيدية كوئته

(۲) (قوله كره امامة العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع والاعمى وولد الزنا) وانما كره تقديمهم على قلة رغبة الناس في الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرا للاجر ولان العبد لا يتفرغ للتعلم وينبغى أن يكون كذلك في العبد والمعتق اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذ لم يكونا محتقرين لعدم العلة للكراهة. البحر الرائق ج ۱ ص ۳۴۸-۳۴۹، كتاب الصلاة باب الامامة، رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۹ باب الامامة ط. سعيد.

لازم ہے۔(۱)

غلطی بتانے میں جلدی کرنا

اگر امام قرأت میں اٹک جائے یا کوئی آیت بھول جائے تو مقتدی کے لئے فوری طور پر غلطی بتانا مکروہ ہے، بلکہ کچھ انتظار کر کے غلطی بتانا چاہئے۔(۲)

غلطی سے سجدہ سہو کرلیا

”شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

غلطی سے معنی بدل جائے

☆ اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی اس طرح بدل گیا کہ اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے، خواہ وہ عبارت قرآن مجید کی دوسری جگہ موجود ہو یا نہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

☆…اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی بدل گیا لیکن اس کا اعتقاد رکھنا کفر

---

(۱) ذکر في الفوائد لو قرأ في الصلاة بخطأ فاحش ثم رجع وقرأ صحيحا قال عندي صلاته جائزة. هندية: ۸۲/۱ كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القاري. ط رشيدية كوئته.

(۲) ويكره للمقتدي أن يعجل بالفتح لأن الإمام ربما يتذكر فيكون التلقين من غير حاجة (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، باب ما يفسد الصلاة، ص: ۳۳۳، ط: قديمي) ويكره للمقتدي أن يفتح على إمامه من ساعته (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۶/۲، رشيدية) ۶/۲، ط: سعيد، رد المحتار مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام: ۶۲۲/۱، ط: سعيد)

(۳) وإن غير المعنى تغيرا فاحشا بأن قرأ ”وعصى آدم ربه“ بنصب الميم ورفع الرب وما أشبه ذلك مما لو تعمد به يكفر إذا قرأ خطأ فسدت صلاته (الهندية، الفصل الخامس في زلة القاري: ۸۱/۱، رشيدية) شامي، كتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاري: ۶۳۰/۱، ط: سعيد.

نہیں، لیکن وہ عبارت پورے قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆ ... معنی میں تغیر آگیا ہے، اور وہ معنی وہاں مناسب نہیں، اگرچہ وہ لفظ قرآن مجید میں ہے، نماز فاسد ہو جائے گی۔(اسی میں احتیاط ہے)۔(۲)

☆... غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر آگیا ہے یعنی لفظ بے معنی ہو گیا ہے، جیسے "السرائر" کی جگہ پر "السرائل" پڑھ لیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی،(۳) اور اگر غلطی کی وجہ سے معنی میں بہت زیادہ تغیر نہ آیا یعنی اس جیسا لفظ قرآن مجید کی دوسری جگہ پر موجود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) فإن لم يكن مثله في القرآن والمعنى بعيد متغير تغيرا فاحشا يفسد أيضا كهذا الغبار مكان هذا الغراب. وكذا إذا لم يكن مثله في القرآن. رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، كتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القاري، ط: رشيدية.

(۲) وإن كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد أيضا عند أبي حنيفة ومحمد وهو الأحوط الخ. رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، كتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاري ط: سعيد. عالمگیرية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القاري، رشيدية. فالأولى الأخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم، وكون قولهم أحوط. شامي: ۱/ ۶۳۴ مطلب مسائل زلة القاري ط: سعيد كراچی.

(۳) وكذا إذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر الخ رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، كتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاري ط: سعيد كراچی.

(۴) وإن كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد أيضا... وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوى وهو قول أبي يوسف... فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيرا وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنى عندهما (رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، كتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاري ط: سعيد). فتاوى هندية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القاري رشيدية.

غلطی مان لینا

اگر نماز پڑھنے والا نماز کے دوران کسی اور کی بتائی ہوئی غلطی کو مان لے گا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے نماز پڑھتے ہوئے کسی باہر کے آدمی کے حکم کی تعمیل کی۔ (۱)

"غنہ" میں غنہ نہیں کیا

جس جگہ پر میم اور نون کو غنہ کر کے پڑھا جاتا ہے وہاں اس جگہ پر میم اور نون میں غنہ نہ کرکے ظاہر کرنا غلط ہے۔ البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، تاہم جو لوگ تجوید سے واقف ہیں ان کے لئے جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا

"کافر کے گھر میں نماز پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم ماہر کی حیرانگی

ایک صاحب (اے ار قمر) اپنے یورپ کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ

---

(۱) (قوله وكذا الأخذ) أي أخذ المصلي غير الإمام بفتح من فتح عليه مفسد أيضا ... وأخذ الإمام بفتح من ليس في صلاته. رد المحتار ۱/۶۲۲ كتاب الصلاة، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/۱۰، كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ۱/۳۵۰، باب ما يفسد الصلاة، ط: المكتبة العثمانية، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۳۴، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) وفي التاتارخانية عن الحاوي: حكي عن الصفار أنه كان يقول الخطأ إذا دخل في الحروف لا يفسد، لأن فيه بلوى عامة الناس لأنهم لا يقيمون الحروف إلا بمشقة. شامي ۱/۶۳۳، مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي

رہا تھا اور ایک انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی اسی طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے جو شخص اسی طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنگین قسم کے امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔

پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے کی ورزش میں چلا جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر برا اثر ہوتا ہے اس لئے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزش کی جائے یعنی (رکوع) اور پھر سر کو زمین سے لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کرا سکتے ہیں۔

جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے میں مسلمان ہوں اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور یہ عمل دن میں کم از کم پانچ بار کرتا ہوں۔

اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۳۲/۱)

غیر مقلد کی امامت

اگر غیر مقلد امام کے بارے میں یہ یقین ہے کہ نماز کے ارکان وشرائط میں دوسرے مذاہب کی رعایت کرتا ہے تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر رعایت نہ کرنے کا یقین ہو تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اور جس امام کا حال معلوم نہیں ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

---

(۱) (وصح الاقتداء به) اى بغيره (الرئى ان لم يتحقق منه ما يفسدها في اعتقاده) في الاصح كما بسطه

آج کل کے اکثر غیر مقلدین صرف یہی نہیں کہ دوسرے مذاہب کی رعایت کا خیال نہیں کرتے، بلکہ دوسرے مذاہب کو غلط سمجھتے ہیں، اور قصداً ان کے خلاف کرتے ہیں اور خلاف کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے ان کی اقتداء سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا چاہئے، مگر ضرورت کے وقت ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے۔(۱)

یہ تفصیل اس وقت ہے جب امام کا عقیدہ صحیح ہو، اگر اس کا عقیدہ فاسد ہے، مقلدین کو مشرک جانتا ہے، اور ائمہ کرام کو گالی دیتا ہے، ان کو برا بھلا کہتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

= في البحر، بشافعي) (قوله كما بسطه في البحر) حيث ذكر أن الحاصل أنه إن علم الاحتياط منه في مذهبنا فلا كراهة في الاقتداء به، وإن علم عدمه فلا صحة، وإن لم يعلم شيئاً كره. شامي: ٢/٤، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فالحاصل أن صاحب الهداية جوز الاقتداء بالشافعي بشرط أن لا يعلم المقتدي منه ما يمنع صحة صلاته في رأي المقتدي كالفصد ونحوه، وعند مواضع عدم صحة الاقتداء به الخ. البحر الرائق: ٢/٥٠، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ٢/٨١، ط: رشيدية كوئٹه.

(١) وأما الصلاة خلف الشافعية فحاصل ما في المجتبى أنه إذا كان مراعياً للشرائط والأركان عندنا فالاقتداء به صحيح على الأصح ويكره، وإلا فلا يصح أصلاً ولا خصوصية للشافعية، بل الصلاة خلف كل مخالف للمذهب كذلك. البحر الرائق: ١/٣٦١، باب الإمامة، ط: مكتبة رشيدية كوئٹه. ١/٣٥٠، ط: سعيد كراچي. شامي: ١/٥٦٣، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

فإن قلت: فما الأفضل أن يصلي خلف هؤلاء أو الانفراد؟ قيل: أما في حق الفاسق فالصلاة خلفه أولى لما ذكر في الفتاوى كما قدمناه، وأما الآخرون فيمكن أن يكون الانفراد أولى لجهلهم بشروط الصلاة، ويحتمل أن يكون على قياس الصلاة خلف الفاسق، والأفضل أن يصلي خلف غيرهم، فالحاصل أنه يكره لهؤلاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهية، فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلا فالاقتداء أولى من الانفراد. البحر الرائق: ١/٣٤٩، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. شامي: ١/٥٦٣، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره أم لا؟ ط: سعيد كراچي.

وفي الفتاوى: لو صلى خلف فاسق أو مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع؛ لقوله ﷺ من صلى خلف عالم تقي فكأنما صلى خلف نبي. البحر: ١/٣٤٩، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

ف

فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا

امام کے لئے فرض نمازوں میں ایک ہی سانس میں پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے کی عادت بنالینا ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنانی چاہئے تاکہ ترتیل اور معانی میں تدبر کے ساتھ پڑھ سکے(۱) (اور سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے)۔(۲)

فاتحہ پڑھ کر رکوع کرلیا

اگر کوئی شخص فرض نماز کی شروع کی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت یا واجب، سنت اور نفل نماز کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور اس کو رکوع میں یا رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے یاد نہیں آیا بلکہ اس کے بعد یاد آیا تو آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب

(۱) ... ثم یرتل سورة الفاتحة وسورة من القرآن ترتیلا بمد الحروف ویقف علی رؤوس الآی الخ، منحة الخالق علی البحر الرائق ۱/۳۱۹، باب صفة الصلاة، وفیہ ایضاً: وفی الحجة: یقرأ فی الفرض بالترسل حرفا حرفا وفی التراویح بین بین وفی النفل لیلا لہ ان یسرع بعد ان یقرأ کما یفہم، الدر المختار مع الرد ۱/۳۶۳، کتاب الصلاة، مطلب سنة الحکرن منة عن وسنة کفایة ط: سعید کراچی، التتارخانیة ۱/۳۲۰، کتاب الصلاة، الفرائض، ط: ادارة القرآن کراچی

(۲) وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلاة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال العبد الحمد للہ رب العالمین قال اللہ تعالیٰ حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالیٰ اثنی علی عبدی واذا قال مالک یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال ہذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال ہذا لعبدی ولعبدی ما سأل: مشکوٰة المصابیح: ۷۸، باب القراءة فی الصلاة، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر ۳۰۲، صفة الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی

ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۱)

فاتحہ پڑھنا

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کی اجازت نہیں، مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہیں گے اگر امام کی قرأت سنائی دے تو سنیں اور خاموش رہیں اور اگر امام کی قرأت سنائی نہ دے تو صرف خاموش رہیں یہ اللہ کا حکم ہے۔(۳)

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة في الاوليين بعد الفاتحة . وفي جميع ركعات النفل والوتر هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئتة. (واعادتها بتركه عمدا) اي ما دام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: قديمي كراچي. ولو قرأ الفاتحة وحدها وترك السورة يجب عليه سجود السهو، وكذا لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة كذا في التبيين ولو قرأ الفاتحة وآيتين قصيرتين ... ثلاث آيات، وعليه سجود السهو، فتاوى هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئتة. البحر: ۲/ ۱۶۶، ط: رشيدية كوئتة. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۴۶۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۲) ولها واجبات وهي: قراءة فاتحة الكتاب وضم سورة الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۵۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. ثم الفاتحة واجبة في الاوليين من الفرض وفي جميع ركعات النفل وفي الوتر والعيدين، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۰، فصل في بيان واجبات الاصلية في الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئتة.

(۳) المؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۴۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع فصل في اركان الصلاة: ۱/ ۱۱۰، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۹۵، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئتة. "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" الاعراف: ۲۰۴.

☆ فرض کے علاوہ باقی نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

فاتحہ پڑھنا بھول گیا

''فاتحہ چھوڑ جائے'' کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ پڑھنے کا راز

سورۂ فاتحہ جامع دعا ہے، اس لئے اس کو نماز میں پڑھنا ضروری ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تعلیم کے لئے سورۂ فاتحہ نازل فرمائی کہ ہماری حمد وثناء کس طرح کیا کرتے ہیں، اور اس طرح خاص ہم سے مدد اور استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے مانگا کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے طریقے سے جن پر ہم ناراض ہیں اور جو گمراہ ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں، اور بہتر دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہوتی ہے۔

فاتحہ میں شروع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، اور اس کی عام تربیت، اور اس کی عام اور خاص رحمت، اور اس کی مالکیت اور جزاء وسزا کے انتہاء کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔(احکام اسلام ص ۶۰)(۲)

---

(۱) ومنها واجبات وهي قراءة فاتحة الكتاب ... وفي جميع ركعات النفل لأن كل شفع منه صلاة، وكل الوتر. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۹-۴۶۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی

(۲) وإنما تعين التوقيت لها أي لصلاة بالفاتحة لأنها دعاء جامع أنزله الله تعالى على ألسنة عباده يعلمهم كيف يحمدون الله ويثنون عليه ويقرون له بتوحيد العبادة والاستعانة وكيف يسألونه الطريقة الجامعة لأنواع الخير ويتعوذون به من طريقة المغضوب عليهم والضالين، وأحسن الدعاء أجمعه. حجة الله البالغة: ۲/۵، الأمور التي لابد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي

فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی

اگر تشہد کے بعد بھولے سے سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

فاتحہ چھوڑ جائے

☆.....اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی صرف کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا تو اس کو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ رکوع ادا کرنے میں تاخیر بھی ہوگئی اور رکوع کا تکرار بھی ہو گیا، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (۲)

☆ اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کی بات رکوع یا رکوع کے بعد یاد نہیں آئی بلکہ دوسری رکعت میں یاد آئی تو اس صورت میں دوسری

---

(۱) وإن بدأ بالتشهد ثم بالقراءة فلا سهو عليه كذا في محيط السرخسي. فتاوى عالمگيرية: ۱۲۶/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. وإن قرأ القرآن بعد قراءة التشهد في القعدة الأخيرة لا سهو عليه لأنه محل الثناء والدعاء والقرآن يشتمل عليهما. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. خلاصة الفتاوى: ۱۷۴/۱، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وفي الخلاصة: إذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة وأعاد الركوع وعليه السهو. فتاوى عالمگيرية: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاوى: ۱۷۴/۱، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۴۵۸/۱، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

رکعت میں سورۂ فاتحہ دوبارہ نہ پڑھے ورنہ ایک رکعت میں دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا لازم آئے گا، اور سورۂ فاتحہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(١)

فاتحہ خلف الامام

حنفی مسلک میں امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا بعد کی سورت، جائز نہیں ہے،(٢) لیکن اگر غلطی سے کوئی شخص پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے فاسد نہیں ہوتی۔(٣)

---

(١) ولو تكرر الفاتحة في الأوليين لا يكررها في الأخريين عمداً ويسجد للسهو لأن قراءة الفاتحة في الشفع الثاني مشروعة نفلاً وإذا كررها خالف المشروع. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١/٢٣٤ كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، ص ٢٥٠ ط: قديمي كراچي. حلبي كبير: ص ٤٦٠، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ١/٤٦٠ باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي

(٢) والمؤتم لا يقرأ مطلقاً ولا الفاتحة في السرية اتفاقاً فإن قرأ كره تحريماً. تنوير الأبصار مع الدر: ١/٥٤٤ فصل في القراءة ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ١/٢٩٠ فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ١/٣٦٠ باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه

(٣) (والمؤتم لا يقرأ مطلقاً) ولا الفاتحة (فإن قرأ كره تحريماً) وتصح في الأصح. الدر المختار مع الرد: ١/٥٤٤ باب صفة الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچي. إن الآية نزلت في الصلاة وهي قوله تعالى: "وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" (الأعراف: ٢٠٤) وهو قول أكثر أهل التفسير، ومنهم من قال نزلت في الخطبة، قال في الكافي: ولا تنافي بينهما فإنما أمروا بهما فيها لما فيها من قراءة القرآن. الجصاص ١/٣٢٣، قبيل باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. ١/١٠٠، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ١/٢٩٤ فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه

فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت، یا واجب، سنت اور نفل کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو دو مرتبہ پڑھ لیا، یا اکثر حصہ دو مرتبہ پڑھ لیا، تو ان دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا (۱)، اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے، اگر سورت کا کوئی جملہ بھی سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھا گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

فاتحہ سجدہ کے بعد پڑھ لی

"سجدہ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی" کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں

---

(۱) قوله وكذا ترك تكريرها الخ: فلو قرأها في ركعة من الأوليين مرتين وجب سجود السهو، لتأخير الواجب وهو السورة، وكذا لو قرأ أكثرها ثم أعادها، رد المحتار: ۱/۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراتشي. حاشية الطحطاوي: ۱/۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة العثمانية، ص ۲۴۹، ط: قديمي كراتشي. حلبي كبير، ص ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص ۴۹۷، ط: نعمانية كوئٹه. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وقيد بالأوليين لأن الاقتصار على مرة في الأخريين ليس بواجب حتى لا يلزمه سجود السهو بتكرار الفاتحة فيهما سهواً الخ، رد المحتار، باب صفة الصلاة: ۱/۴۶۰، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۵، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه. هندية ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لو قرأ حرفاً من السورة قبل الفاتحة ساهياً يلزمه السهو الخ خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۵

ہوگا، نماز ہو جائے گی۔(١)

فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے دوسری سورت پڑھ لی، اور اسی وقت اس کو خیال آیا کہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس صورت میں یاد آنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد سورت پڑھے، اور آخر میں سجدہ سہو کرے، کیونکہ دوسری سورت کو سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔(٢)

فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا بھول گیا پڑھ نہ سکا، تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔(٣)

فاتحہ کا اکثر حصہ دو بار پڑھا

"فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(١) كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي: ١/٣٤٩، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: المكتبة الغوثية، ص: ٢٤٩، ط: قديمي كراچي، رد المحتار: ١/٤٦٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(٢) لو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو وبعدها يلزمه، حلبي كبير، ص: ٤٦٠، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ٣٩٧، ط: ... هندية ١/١٢٧، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ٢/٩٧، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(٣) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتى لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ١/٤٦٠، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى ١/١٢٧، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١/٣٤٩، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص ٢٤٩ ط: قديمي كراچي.

(٣) وان قرأ أكثر الفاتحة ونسي الباقي لا سهو عليه هندية ١/١٢٦، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ١/١٢٧، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ١/٣٤٨، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص ٢٣٨ ط: قديمي كراچي.

فاتحہ کا تکرار

فرض نماز کی پہلی دو رکعت اور فرائض کے علاوہ باقی نمازوں کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو ایک رکعت میں دو مرتبہ پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ اور سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ بھول گیا نہ پڑھ سکا، تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اور یہ حکم فرض کی شروع کی دو رکعت اور واجب، سنت اور نوافل کی ہر رکعت کا ہے۔

اور اگر فرض کی آخری دو رکعت یا ایک رکعت میں ایسا ہوا ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی

مسئلہ: اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، اور بھول کر دوسری

---

(۱) ولو كررها في الأوليين يجب عليه سجود السهو بخلاف ما لو أعادها بعد السورة أو كررها في الأخريين كما في تبيين الحقائق. ۱/ ۴۶۰، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، و ص: ۴۹۳، مكتبہ رشيديہ كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۹۶، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو ترك الفاتحة في الأوليين أو أحدهما يلزمه السهو ... وإن قرأ أكثرها كان عليه السهو إماما كان أو منفردا، وإن تركها في الأخريين لا يجب إن كان في الفرض وإن كان في النفل أو الوتر وجب عليه. الفتاوى عالمگیری: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۵۰، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه.

کوئی سورت شروع کردی، پھر یاد آیا تو سورت چھوڑ کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت ملائے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (۱)

☆…… اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل کوئی سورت پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا، یا رکوع سے بھی اٹھ گیا تو ان سب صورتوں میں کھڑے ہو کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے پھر سورت ملائے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (۲)

فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) (وبتقديم الفاتحة على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتى قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۴، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/ ۲۴۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، ص ۲۴۹، ط: قديمي كراچي

(۲) وكذا لو تذكر بعد الفراغ من السورة او في الركوع او بعد ما رفع رأسه من الركوع فانه يأتي بالفاتحة ثم يعيد السورة ثم يسجد للسهو وفي الخلاصة: ولو ركع ولم يقرأ السورة ورفع رأسه وقرأ السورة واعاد الركوع وعليه السهو، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۴، كتاب الصلوة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو وهو الاصح لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فيه فقد أخر الواجب الخ، هندية: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو: ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ۴۶۰، ط: عثمانية كوئٹه. البحر: ۲/ ۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد

فاتحہ کے بعد خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی، اور چپ ہو گیا اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے برابر وقت تک خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد کوئی سورت ملائی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔(۱)

فاتحہ کے بعد خاموش رہنا

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے پہلے دیر تک خاموش رہنے کی صورت میں، سورت ملانے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۲)

فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں

"دو آیتیں پڑھیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت

انسان کا خاصہ اور عادت یہ ہے کہ اس کے دل پر کسی واعظ کی نصیحت کا اثر ایک ہی

---

(۱) (وتفكره عمداً حتى شغله عن ركن) الدر مع الرد: ۲/ ۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. (وإلا) أي وإن لم يشغله ذلك الشك، فتفكر (قدر أداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة (وجب عليه سجود السهو) الخ. وفي الشامية: ثم الاحتياط في التفكر أنه إن منعه عن أداء ركن كقراءة آية أو ثلاث أو ركوع أو سجود أو عن أداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلك ترك الواجب وهو الإتيان بالركن أو الواجب في محله وإن لم يمنعه عن شيء من ذلك بأن كان يؤدي الأركان ويتفكر لا يلزمه السهو. اهـ. شامي: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/ ۱۶۴، فصل وأما بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

بار میں کچھ نہیں پڑتا، اور دنیا کی چیزوں میں دل لگانے سے دل میں جو زنگ لگتا ہے وہ بھی ایک دفعہ وعظ و نصیحت سے دور نہیں ہوتا، جیسے کہ لوہے وغیرہ میں زنگ لگنے کے بعد ایک دفعہ پالش کرنے سے نہ زنگ دور ہوتا ہے اور نہ ہی روشن اور چمکدار ہوتا ہے بلکہ بار بار پالش کرنا پڑتا ہے پھر جا کے چمکدار ہو جاتا ہے، اسی طرح سورۂ فاتحہ میں بھی بڑی بڑی روحانی بیماریوں کے زنگ کی پالش ہے، اس لئے ایک ہی نماز میں اس سورت کو متعدد بار پڑھا جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص۶۲)

فاسد

''فاسد'' معنی خراب ہونا یعنی نماز صحیح نہ ہونا، جو نماز فاسد ہوتی ہے اس کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

فاسد ہونا

فاسد ہونے کا مطلب ہے ختم ہونا، ٹوٹ جانا، یعنی اس کام کو دوبارہ کرنا ضروری ہے مثلاً اگر وضو فاسد ہے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، اور اگر نماز فاسد ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

فاسق اور بدعتی میں فرق

فاسق اور بدعتی میں فرق یہ ہے کہ فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور بدعتی گناہ

(۱) والفساد والبطلان في العبادات واحد، فالمراد بكل منهما خروج العبادة عن كونها عبادة بسبب فوات بعض الفرائض، حلبي كبير، ص: ۴۷۶، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: نعمانيه، مراقي الفلاح، ص: ۳۳۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ايضاً.

کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے، اس لئے بدعتی کا مرتبہ فاسق سے بھی بدتر ہے۔(۱)

فاسق کی اذان

فاسق کی اذان مکروہ ہے، البتہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی علاقے میں نیک، صالح اور پرہیزگار آدمی موجود ہے تو فاسق آدمی کو اذان نہیں دینی چاہئے، ہاں اگر کسی علاقے میں فاسق کے علاوہ پرہیزگار آدمی نہیں تو اس صورت میں فاسق آدمی اذان دے سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) ويكره تقديم المبتدع أيضاً لأنه فاسق من حيث الاعتقاد وهو أشد من الفسق من حيث العمل لأن الفاسق من حيث العمل يعترف بأنه فاسق ويخاف ويستغفر بخلاف المبتدع. (حلبي كبير ص ۵۱۴، فصل في الإمامة، ط: سهيل اكيدمي). (وهي) اعتقاد ما أحدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله ﷺ من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان وجعل ديناً قويماً وصراطاً مستقيماً. (رد المحتار: ۱/۵۶۰، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة أقسام، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱/۶۱۱، باب الإمامة، ط: رشيدية، ۱/۳۴۹، ط: سعيد، المعجم الكبير للطبراني): عمل قليل في سنة خير من عمل كثير في بدعة (الطبراني). من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام (البيهقي وابن أبي عاصم في السنة). أبى الله أن يقبل عمل صاحب بدعة حتى يدع بدعته. الصواعق المحرقة في الرد على أهل البدع والزندقة لابن حجر الهيتمي، ص: ۳۰، ط: مكتبة مجيدية ملتان. وروى عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن إبليس قال أهلكتهم بالذنوب فأهلكوني بالاستغفار فلما رأيت ذلك أهلكتهم بالأهواء فهم يحسبون أنهم مهتدون فلا يستغفرون. رواه ابن أبي عاصم وغيره. الترغيب والترهيب: ۱/۴۵، الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع والأهواء، خطبة الكتاب ومقدمته.

(۲) ويكره أذان الفاسق ولا يعاد، هكذا في الذخيرة. (الفتاوى الهندية: ۱/۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن، ط: حقانية ملتان، رد المحتار: ۱/۳۹۲-۳۹۳، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱/۲۶۳، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد.)

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اور اس کے بعد تین دن تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین باغیوں کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے، کسی سے اعادہ ثابت نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "صلوا کل خلف بر و فاجر" میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں اور فقہاء کرام نے بھی اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ نیز یہ کہ نماز کی ماہیت اور اجزاء میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس لئے دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔(۱)

فاسق کی امامت

فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے،(۲) ہاں اگر حاضرین میں سارے فاسق ہیں کوئی بھی شخص متقی، پرہیزگار نہیں تو اس صورت میں فاسق کی امامت فاسقوں کے لئے

---

(۱) (قوله وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق ..) بيان للشيئين الصحة والكراهة اما الصحة فمبنية على وجود الاهلية للصلاة مع اداء الاركان وهما موجودان من غير نقص في الشرائط والاركان ومن السنة حديث "صلوا خلف كل بر وفاجر" وفي صحيح البخاري "أن ابن عمر كان يصلي خلف الحجاج" وكفى به فاسقا كما قاله الشافعي "البحر الرائق: ۱/۳۴۸ كتاب الصلاة باب الامامة ط: سعيد" (كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها) ... (أي عند العلم بالواجب والسنة التي تعاد بتركها ما كان من ماهية الصلاة واجزائها" رد المحتار ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ط: سعيد.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق الخ .. البحر ۱/۳۴۸ باب الامامة ومن كراهة تقديم الفاسق على ما يأتي ان العالم اولى بالتقدم اذا كان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه، حلبي كبير ص ۵۱۳ فصل في الامامة ط: سهيل وص: ۳۴۲ ط: صمدانية ... وفيه اشارة الى أنهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ حلبي كبير ص ۵۱۳ فصل في الامامة ط: سهيل و: ص ۳۴۲ ط: صمدانية.

مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

اور جو کام شریعت میں منع ہے اگر کوئی شخص وہ کام کرتا ہے تو وہ فاسق ہے مثلاً شراب پینا، چغل خوری کرنا، اور غیبت کرنا منع ہے، اب اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، چغلخوری کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے تو وہ فاسق ہے۔(۲)

اور فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے توبہ نصیب ہونے کی امید ہے۔(۳)

فاش غلطی

اگر نماز کی قراءت میں فاش غلطی ہوگئی یعنی جس سے معنی اور مفہوم بدل جائے تو

(۱) ويبنغي أن يكون محل كراهة الاقتداء بهم عند وجود غيرهم وإلا فلا كراهة كما لا يخفى. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۱ كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط رشيدية و ص: ۱/ ۳۴۹ ط سعيد ردالمحتار: ۱/ ۵۶۰ كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ط سعيد، حلبي كبير ص: ۵۱۳ فصل في الإمامة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور

(۲) وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني وآكل الربوا ونحو ذلك، شامي: ۱/ ۵۶۰ كتاب الصلاة، باب الإمامة ط. سعيد، والفسق لغة خروج عن الاستقامة. وشرعا خروج عن طاعة الله تعالى بارتكاب كبيرة ...... وذلك كشارب خمر وزان وشارب خمر الخ حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۱۶۵ باب الإمامة فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط. المصطفى كتب خانه كراچي، والفسق أعم من الكفر، والفسق يقع بالقليل من الذنوب وبالكثير لكن تعورف فيما كان كثيرا وأكثر ما يقال الفاسق لمن التزم حكم الشرع وأقر به ثم أخل بجميع أحكامه أو ببعضه. مفردات القرآن للراغب ص: ۳۸۷ ط. مصطفى البابي الحلبي مصر، كذا في تاج العروس: ۲۸/ ۷ ط. دار ليبيا للنشر والتوزيع على مطابع دار صادر بيروت.

(۳) المبتدع ... وهو أشد من الفسق من حيث العمل لأن الفاسق من حيث العمل يعترف بأنه فاسق ويخاف ويستغفر بخلاف المبتدع. حلبي كبير ص: ۵۱۳ باب الإمامة ط سهيل اكيڈمى، الإبداع في مضار الابتداع ص: ۲۳ ط المكتبة العلمية بالمدينة المنورة، طبع خامس، الترغيب والترهيب: ۱/ ۴۰ فصل الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع ط. دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

فجر کی سنت قضاء ہونے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرنا ضروری نہیں بہتر ہے، اور ظہر کی سنت اگر فرض سے پہلے ادا نہ کرسکا تو فرض کے بعد پڑھنا ضروری ہے، دونوں میں فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا ہے اور ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اس لئے ظہر کی سنت پڑھنا ضروری ہے اور فجر کی سنت پڑھنا ضروری نہیں۔(۲)

فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا

فجر کی نماز سے پہلے ذکر الٰہی، قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ

---

(۱) (الاصل فيه) اى فى الزلل والخطاء (انه ان لم يكن مثله) اى مثل ذالك اللفظ (فى القرآن والمعنى) اى والحال فى ان معنى ذالك اللفظ (بعيد) من معنى لفظ القرآن (متغير) معنى لفظ القرآن به (تغيرا فاحشا) قويا بحيث لا مناسبة بين المعنيين اصلا (تفسد صلوته) ايضا (كما اذا قرأ هذا الغبار مكان) قوله هذا الغراب (وكذا اذا لم يكن مثله فى القرآن ولا معنى له) ...... تغيرا فاحشا تفسد) حلبى كبير، ص: ۴۷۲، كتاب الصلاة، فصل فى زلة القارى ط: سهيل اكيڈمى لاهور. وان تغير المعنى نحو أن يقرأ "ان الابرار لفى جحيم وان الفجار لفى نعيم" فاكثر المشايخ على أنها تفسد وهو الصحيح هكذا فى الظهيرية. هندية: ۸۰/۱، كتاب الصلاة، فصل زلة القارى ط: حقانيه. شامى: ۶۳۱/۱، كتاب الصلاة باب الاستخلاف ط: سعيد.

(۲) (ولا يقضيها الا بطريق التبعية) لقضاء (فرضها قبل الزوال لا بعده فى الاصح) لورود الخبر بقضائها فى الوقت المهمل بخلاف القياس فغيره عليه لا يقاس (بخلاف سنة الظهر) وكذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم يأتى بها) على انها سنة (فى وقته) اى الظهر. قال فى الشامية (قوله الا بطريق التبعية) واما بعد طلوع الشمس فكذالك عندهما وقال محمد: احب الىّ ان يقضيها الى الزوال، كما فى الدرر، قيل: هذا قريب من الاتفاق... قوله فى وقت المهمل هو ما ليس وقت فريضة وهو ما بعد طلوع الشمس الى الزوال. شامى: ۵۸،۵۷/۲، باب ادراك الفريضة ط: سعيد، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ۴۵۳، باب ادراك الفريضة ط: قديمى. فتح القدير: ۱/۵،۴۷۶/۳، باب ادراك الفريضة ط: دار الفكر.

کرنا مکروہ ہے تاکہ ''اعمال نامہ'' کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۱)

فجر کا مستحب وقت

۱۔ مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اتنا وقت باقی ہو کہ اگر سنت کے مطابق نماز ادا کی جائے اور اس میں چالیس یا پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں۔(۲)

---

(۱) ويكره الكلام بعد انشقاق الفجر إلى أن يصلي إلا بخير، وبعد الصلاة لا بأس به ويمشي في حاجته، وقيل يكره إلى الشمس وقيل إلى ارتفاعها. (فتح القدير: ۱/۲۰۹، باب المواقيت فصل في الأوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: دار الفكر الطبعة الثانية) والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بما بدء كما جعل ابتداؤها به ليمحى ما بينهما من الزلات، ولهذا كره الكلام قبل صلاة الفجر. (رد المحتار: ۱/۳۷۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۱۹۵، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراتشي. البحر الرائق: ۱/۲۶۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي)

(۲) (ويستحب الإسفار) وهو التأخير للإضاءة (بالفجر) بحيث لو ظهر فساد صلاته يمكنه إعادتها بقراءة مسنونة قبل طلوع الشمس ... (للرجال) ... الخ. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۱۸۰-۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراتشي) (ويستحب في) صلاة (الفجر الإسفار) بها بأن تصلى في وقت ظهور النور وانكشاف الظلمة وانجلاء بحيث يرى الرامي مواقع سهمه (عندنا) لقوله عليه الصلاة والسلام أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر. رواه الترمذي وقال حديث حسن ... وروى الطحاوي ... عن إبراهيم قال ما اجتمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على شيء ما اجتمعوا على التنوير بالفجر. (حلبي كبيري، ص: ۲۳۲، الشرط الخامس الوقت، ط: سهيل أكيڈمی لاهور. شامي: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۵۱-۵۲، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات، ط: حقانية ملتان)

۲۔۔۔عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حج کے دوران مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور عورتوں کے لئے باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب مرد حضرات جماعت سے فارغ ہو جائیں تب پڑھیں۔(۱)

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی اس سے لحظہ بھر پہلے تک وقت باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

”نوٹ“: رات کے آخری حصے میں سب سے پہلے مشرقی کنارے پر آسمان کے درمیان ایک سپیدی ظاہر ہوتی ہے مگر یہ سپیدی قائم نہیں رہتی بلکہ تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس کے تھوڑی دیر بعد ایک سپیدی آسمان کے مشرقی کناروں پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ باقی رہتی ہے، اور اس روشنی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا ہے اس کو صبح صادق کہتے ہیں اور اسی سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) (والاسفار بالفجر مستحب سفراً وحضراً (للرجال) الا في مزدلفة للحاج فان التغليس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها كما هو في حق النساء دائماً لانه اقرب للستر وفي غير الفجر الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۱۸۲، كتاب الصلاة، ط. قديمي كراچي. رد المحتار: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۴۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (اول وقت الفجر) اي صلاة الفجر (اذا طلع الفجر الثاني هو) اي الفجر الثاني (البياض) اي النور (المستطير) اي المنتشر (في الافق) اي في نواحي السماء (لطلوع الفجر الاول) المسمى بالفجر الكاذب (وهو البياض المستطيل) اي الذي يبدو طولاً مستدقاً الى جهة الفوق... (وآخر وقتها قبيل طلوع الشمس) اي الجزء الكائن قبيل طلوع الشمس من الزمان

فجر کی جماعت شروع ہو چکی ہے سنت پڑھے یا نہیں

☆... اگر فجر کی نماز شروع ہو چکی ہے، اور کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آئے کہ اس نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں، اگر اس کو اس وقت سنت پڑھنے کے بعد جماعت کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو تو پھر الگ جگہ پر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے بلکہ ایک قول کے مطابق اگر سنت پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے پہلے التحیات میں شامل ہونے کا یقین ہے تو الگ جگہ پر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے (۱) اور اگر سلام سے پہلے پہلے امام کے ساتھ شامل ہونے کا یقین نہیں تو سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے پھر اسی دن اشراق کے وقت سے لیکر زوال سے پہلے پہلے کسی بھی وقت قضا کی نیت سے پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھا تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۲)

- کبیر، ص: ۲۲۶، الشرط الخامس فروع فی شرح الطحطاوی، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔ ووقت الفجر من الصبح الصادق وهو البياض المنتشر في الافق الى طلوع الشمس الخ۔ هندیه: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، باب في المواقيت ط: رشيدية كوئٹه۔ شامی: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، ط۔ سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱/۲۴۳، كتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرك الركعة واما اذا لم يعلم انه يدرك لو صلاها فانه يتركها ويقتدي، حلبي كبير، ص: ۴۰۷، فصل في النوافل، ط۔ سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۲/۷۳، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی۔ شامی: ۲/۵۶، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی۔

(۲) "(قوله ولا يقضيها الا بطريق التبعية الخ) ... واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح، واما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما، وقال محمد: احب الي ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر - قيل هذا قريب من الاتفاق" ... (رد المحتار: ۲/۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔ حلبی کبیر، ص: ۴۰۷، فصل في النوافل، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔ بدائع الصنائع: ۲/۲۸۷ - ۲۸۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ ط۔ سعید کراچی۔ "... فلا قضاء لها قبل الشمس؛ ولا بعد الزوال اتفاقا، مراقي الفلاح مع الطحطاوي ص: ۲۴۵، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط۔ قديمي کراچی۔

☆......صبح کی سنتیں امام کے عین پیچھے ادا کرنا سخت مکروہ ہے۔(۱)

☆......اگر یہ ڈر ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہیں ملے گی، تو ایسی حالت میں صرف نماز کے فرائض اور واجبات پر اختصار کر کے سنن و مستحبات کو چھوڑ سکتا ہے۔(۲)

فجر کی سنت

☆......فجر کے وقت فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں ان کی تاکید تمام سنن مؤکدہ سے زیادہ ہے، یہاں تک کہ بعض روایات میں امام صاحب سے ان دو رکعتوں کے بارے میں واجب ہونا منقول ہے۔(۳)

---

(۱) واشدها كراهة ان يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة والذي يلي ذلك خلف الصف من غير حائل ومثله في النهاية والمعراج. شامي: ۲/۵۶، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، وتكره في موضعين الاول ان يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة، الثاني ان يكون خلف الصف من غير حائل بينه وبين الصف والاول اشد كراهة من الثاني، البحر الرائق: ۲/۷۳، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۴۱۶، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير ص: ۳۴۳، فصل في النوافل ط: نعمانية كوئٹه.

(۲) (تتمة) قال في القنية لو خاف انه لو صلى سنة الفجر بوجهها تفوته الجماعة ولو اقتصر فيها بالفاتحة وتسبيحة في الركوع والسجود يدركها فله ان يقتصر عليها لان ترك السنة جائز لادراك الجماعة، فسنة السنة اولى، وعن القاضي الزرنجري، لو خاف ان يفوته الركعتان يصلي السنة ويترك الثناء والتعوذ وسنة القراءة ويقتصر على آية واحدة ليكون جمعا بينهما، رد المحتار: ۲/۵۷، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش ط: سعيد كراچي.

(۳) السنن منها مؤكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر وهي اقوى السنن ... وروى الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله انها واجبة، مراقي الفلاح مع الطحطاوي ص: ۳۸۸، كتاب الصلاة فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۴۷-۴۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، رد المحتار ۲/۱۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، چاہے تم کو گھوڑے کچل ڈالیں (۱) یعنی جان جانے کا ڈر ہو تب بھی فجر کی دو رکعت سنت کو نہ چھوڑو، اس سے مراد صرف تاکید اور ترغیب ہے، ورنہ جان جانے کے ڈر سے فرض بھی چھوڑنا جائز ہے۔ (۲)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک فجر کی سنتیں تمام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (۳)

☆ ... فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت ہیں، یہ تمام سنتوں میں سب سے زیادہ ضروری سنتیں ہیں، مجبوری کے بغیر ان کا بیٹھ کر پڑھنا یا کسی عذر کے بغیر سواری کے اوپر ادا کرنا جائز نہیں ہے، (۴) ان کا وقت وہی ہے جو فجر کی نماز کا وقت ہے۔ (۵)

---

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تدعوهما وان طردتكم الخيل"، سنن ابی داؤد: ۱/ ۱۷۹، كتاب الصلاة، باب ركعتي الفجر، في تخفيفهما، ط: ايچ ايم سعيد كراچی.

(۲) المحاصل ان المصلي متى سمع احداً يستغيث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اعانته وتخليصه وجب اغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت او غيره، رد المحتار: ۲/ ۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها، جامع الترمذي: ۱/ ۹۵، ابواب الصلاة، باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل، ط: سعيد كراچی، وفي رواية لمسلم: لهما احب الي من الدنيا جميعا.

(۴) ولقد ذكروا ما يدل على وجوبها قال في الخلاصة: اجمعوا ان ركعتي الفجر قاعدا من غير عذر لا يجوز كذا روى الحسن عن ابي حنيفة، البحر الرائق: ۲/ ۴۸، باب الوتر والنوافل، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۳۸۷، كتاب الصلاة، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچی، رد المحتار: ۲/ ۱۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۵) وسن سنة مؤكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر، والافضل في سنة الفجر اداؤها في اول الوقت مع التخفيف، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۳۸۷ - ۳۸۸، باب الوتر والنوافل، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچی.

☆……اگر اتفاق سے فجر کی فرض اور سنت دونوں قضاء ہو گئیں تو اس دن زوال سے پہلے پہلے سنت اور فرض دونوں کی قضاء کرے۔(۱)

☆……اگر اسی دن فجر کی نماز زوال ہونے سے پہلے پڑھی جا رہی ہے تو قضاء کی نیت سے پہلے فجر کی سنت ادا کرے، پھر فجر کی فرض نماز پڑھے۔(۲)

☆……اور اگر زوال کے بعد فجر کی نماز پڑھی جا رہی ہے تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز پڑھے، سنت کی قضاء نہ کرے۔(۳)

☆……اور اگر پہلے کی پرانی نمازوں کی قضاء کر رہا ہے، تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔(۴) اور فجر کی سنت فوت ہو جانا بہت بڑا

---

(۱) ولا يقضيها الا بطريق التبعية قوله ولا يقضيها الا بطريق التبعية اى لا يقضى سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفجر فيقضيها تبعا لقضائه قبل الزوال شامى: ۲/۵۷، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. وانما تقضى تبعا له وهو يصلى بالجماعة او وحده الى وقت الزوال ،فتح القدير ص: ۱/۴۱۷، باب ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع ص: ۲۴۳، فصل ان السنة اذا فاتت هل تقضى ام لا، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، حلبى كبير ص: ۳۹۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) ولا يقضيها الا بطريق التبعية لقضاء فرضها (قبل الزوال) قوله لقضائها) متعلق بالتبعية واشار بتقدير المضاف الى ان التبعية فى القضاء فقط، فليس المراد انها تقضى بعده تبعا له بل تقضى قبله تبعا لقضائه. شامى: ۲/۵۷، ۵۸، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷، فصل ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ البحر الرائق: ۲/۷۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.

(۳) واذا زالت الشمس يقضى الفرض ولا يقضى السنة تاتارخانية: ۱/۶۴۳، كتاب الصلاة، فصل فى التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن كراچى. شامى: ۲/۵۸، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۴۱۷، باب ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) وسائر النوافل اذا فاتت عن وقتها لا تقضى بالاجماع سواء فاتت مع الفرض او بدون الفرض هذا هو المذكور فى ظاهر الرواية، تاتارخانية: ۱/۶۴۳، كتاب الصلاة، فصل فى التطوع قبل الفرض وبعده ط: ادارة القرآن كراچى. شامى: ۲/۵۸، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد، المحيط البرهانى: ۲/۲۳۵، كتاب الصلاة، فصل فى التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن. انظر الحاشية السابقة ايضا.

نقصان ہے، گویا اس کے گھربار اور بال بچے سب ہلاک ہونے کا جتنا نقصان ہے، فجر کی سنت فوت ہونے کا نقصان اس سے زیادہ ہے۔

☆ اگر فجر کی فرض نماز کی جماعت میں امام کے ساتھ "التحیات" میں بھی شامل ہونے کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور سنت کو نہ چھوڑے، کیونکہ تمام سنتوں میں فجر کی سنت کی تاکید سب سے زیادہ آئی ہے اس لئے اگر سنت پڑھنے کے لئے علیحدہ جگہ ہے تو فجر کی سنت کو چھوڑنا صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ جماعت کے دوران سنت کو الگ پڑھنا منع نہیں ہے۔(۱)

باقی ایسی صورت میں جماعت کے برابر میں کھڑا ہو کر سنت نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے کے پاس یا علیحدہ جگہ میں سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

اور اگر سنت پڑھنے کے لئے الگ جگہ نہیں ہے تو اگر جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہے تو سنت باہر پڑھے، اور اگر جماعت باہر صحن میں ہو رہی ہے تو سنت اندر ہال میں پڑھے۔

اور اگر ایسی سہولت بھی نہیں تو مجبوراً پیچھے کی صفوں میں سنت پڑھے، ورنہ اس کے

---

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز تركها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرك الركعة الثانية. حلبي كبير، ص ۴۱۳، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيدمي لاهور. وفي الشامي: (ولذا خيف فوت) ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل (والا) بان رجا ادراك ركعة في ظاهر المذهب. وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعا للبحر. (قوله وقيل التشهد) اي اذا رجا ادراك الامام في التشهد لا يتركها بل يصليها وان علم ان تفوته الركعتان معه. شامي ۲/۵۶، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، مراقي الفلاح مع الطحطاوي ص: ۴۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة ط: قديمي كراچي

بعد جماعت میں شامل ہو جائے۔(۱)

فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ

جن لوگوں نے فجر کی سنت نہیں پڑھی ہے ان لوگوں کے لئے فجر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہونے کے بعد بھی فجر کی سنت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض حدیثوں میں فجر کی سنت کی بہت تاکید آئی ہے اور صحابہ کرامؓ کا عمل بھی ایسا رہا ہے کہ فجر کی فرض نماز شروع ہونے کے بعد انہوں نے فجر کی سنت پڑھی ہے اور سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں، چنانچہ وہ آثار و حدیث کی کتابوں میں منقول ہیں اس لئے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

اور صحابۂ کرام کے آثار سے ایسا ثابت ہے کہ صبح کی فرض نماز کی قرأت کی آواز آتی تھی اور وہ ایک طرف ہو کر سنتیں پڑھتے تھے، اس لئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایسا حکم دیا ہے کہ علیحدہ ہو کر صبح کی سنتیں پڑھ لے، پھر جماعت میں شریک ہو جائے، تاکہ سنت پڑھنے اور جماعت میں شامل ہونے کی دو فضیلتیں حاصل ہو جائیں۔(۲)

---

(۱) (إلا السنة) المؤكدة التي يكره خلافها (في سنة الفجر) وكذا في سائر السنن (عند أن لا يأتي مخالطاً للصف) بعد شروع القوم في الفريضة ولا خلف الصف من غير حائل (وأن يأتي بها مصلياً بها) (وهو الأفضل) (و عند باب المسجد) إن أمكنه ذلك بأن كان ثمة موضع يليق للصلوة (وإن لم يمكنه) فذلك (ففي المسجد الخارج) إن كانوا يصلون في الداخل أو في الداخل إن كانوا في الخارج إن كان هناك مسجدان صيفي وشتوي (و إن كان المسجد واحداً فخلف اسطوانة ونحو ذلك) كالعمود والشجرة وما أشبهها في كونها حائلاً والإتيان بها خلف الصف من غير حائل مكروه و مخالطة للصف كما يفعله كثير من الجهال أشد كراهة لما فيه مخالفة الجماعة (حلبي كبير، ص: ۳۹۱، فصل في النوافل ط: سهيل)، شامي: ۲/۵۶-۵۷ باب إدراك الفريضة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/۷۷، باب إدراك الفريضة ط: سعيد كراچي.

(۲) الأصل في هذا أن تكبيرة الافتتاح لها فضيلة عظيمة قال النبي ﷺ (تكبيرة الافتتاح خير من الدنيا وما فيها) وكذلك سنة الفجر لها فضيلة عظيمة قال عليه الصلوة والسلام (ركعتا الفجر

فجر کی سنت رہ گئی

اگر کوئی شخص فجر کی سنت پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہو گیا تو وہ فرض سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت سنت نہ پڑھے بلکہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائیں تو قضاء کی نیت سے پڑھے کیونکہ فجر کے فرض کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے سنت کی قضاء پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

فجر کی سنت کی قضاء

☆ ... فجر کی سنت کی مستقل قضاء نہیں ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے فجر کی نماز قضاء

= خير من الدنيا وما فيها، والمراد سنة الفجر وقال عليه الصلوة والسلام في ركعتي الفجر صلوهما فإن فيهما الرغائب، ومهما أمكن الجمع بين الفضيلتين لا تترك احدهما فاذا كان يدرك ركعة من الفجر مع الامام امكنه احراز الفضيلتين　　وقد صح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى حي من احياء العرب ليصلح بينهم حتى بلغه منهم واستخلف عبدالرحمن بن عوف فلما رجع وجده في الصلوة فدخل منزله وصلى ركعتي الفجر ثم خرج وصلى معه وعبد الله بن مسعود دخل المسجد فوجد الامام في صلوة الفجر فقام خلف سارية وصلى ركعتي الفجر ثم صلى مع الامام. المحيط البرهاني: ۲/۲۳۸، ۲۳۹، كتاب الصلوة، فصل في التطوع قبل الفرض وبعده، ط. ادارة القرآن كراچي. واصل هذا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اقيمت فلا صلوة الا المكتوبة وانما خص سنة الفجر عن هذا بالآثار وروي عن الصحابة رضي الله عنهم انهم صلوهما بعد الشروع، ولقوله عليه السلام صلوهما وان طردتكم الخيل وقوله عليه السلام ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها. فتح القدير: ۱/۴۱۲، ۴۱۳، باب ادراك الفريضة، ط. رشيدية كوئته. حلبي كبير ص ۳۸۴، فصل في النوافل، ط. سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۲/۴۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط. سعيد كراچي

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما وقال محمد احب الي ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق. رد المحتار: ۲/۵۷، باب ادراك الفريضة، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۷۳، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع ۱/۲۸۷، ۲۸۸، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچي

ہو گئی ہے تو اس دن زوال سے پہلے پہلے فجر کے فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضاء کرے، مثلاً کوئی شخص سوتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو اسی دن اشراق کے وقت سے زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے پہلے سنت پڑھے پھر فرض پڑھے۔ اور اگر زوال ہو گیا تو فرض کی قضاء کرے سنت کی نہیں، کیونکہ زوال کے بعد فجر کی سنت کی قضاء ممکن نہیں ہے۔(۱)

☆ ......اگر کسی نے صرف فجر کی فرض پڑھ لی سنت نہیں پڑھی تو اس صورت میں بھی امام محمدؒ کے قول کے مطابق اسی دن اشراق کے بعد زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھی تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۲)

فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں

اگر فجر کی دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی اور سنت پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھ لی تو آفتاب طلوع ہونے تک سنت نہیں پڑھ سکتا البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب اس دن اشراق کا وقت ہوگا، اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت

(۱) والسنن لم ترد في القضاء وركعتي الفجر عند فوتها مع الفرض قبل الزوال كما في غداة ليلة التعريس ولم يرد في قضائها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبي كبير، ص ۴۷۱، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي ۲/۵۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص ۴۵۳، باب ادراك الفريضة، ط: قديمي كراچي. البحر ۲/۷۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد.

(۲) وقال محمد احب الي ان يقضيها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبي كبير، ص: ۴۹۶، الفصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۲/۵۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷، ۲۸۸، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچي. "واذا زالت الشمس يقضي الفرض ولا يقضي السنة، تاتارخانية: ۱/۶۴۳، كتاب الصلوة، فصل في التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن كراچي.

سے اس سنت کو پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

واضح رہے کہ سورج نکلنے کے بعد سنت کی قضا پڑھے تو بہتر ہے لازم نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا اور سنت ادا کرنا لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی، لیکن اگر دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو کر مزید دو رکعت پڑھ لی، تو اس کی فجر کی نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح چار رکعت پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) وأما إذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالإجماع لكراهة النفل بعد الصبح وأما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما وقال محمد أحب إلي أن يقضيها إلى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق لأن قوله أحب إلي دليل على أنه لو لم يفعل لا لوم عليه، وقالا: لا يقضي، وإن قضى فلا بأس به كذا في الخبازية. (شامي: ۲/۵۷، باب إدراك الفريضة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق ۲/۷۳، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷–۲۸۸، فصل في بيان أن السنة إذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا، ط: سعيد كراچی. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۲۴۳، باب إدراك الفريضة، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچی. حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) (وإن قعد في الرابعة) مثلا (قدر التشهد ثم قام ... فإن سجد) ... لم يبطل فرضه لوجود الجلوس الأخير (وضم) استحبابا وقيل وجوبا (إليها) أي إلى الزائدة (ركعة أخرى) في المختار (لتصير الزائدتان له نافلة) ... (وسجد للسهو) لتأخير سلامه، وفي السجدة عن البحر ينبغي أن يكون محل الخلاف ما إذا لم يكن وقت كراهة فإن كان لم يندب ولم يجب، وهل يكره؟ الأصح لا، وعليه الفتوى. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۷۳، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی، رد المحتار ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۲/۱۰۳–۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: مكتبه ملتان.

واضح رہے کہ فجر میں نماز پڑھنے کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنے کی صورت میں مکروہ نہیں ہے، اور پڑھنے والا بھی گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا

فجر کی فرض نماز شریعت کے مطابق ایک دفعہ پڑھنے کے بعد اسی وقت دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ ایک دفعہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی صورت میں نفل ہوگا، اور فجر کی نماز کے بعد اشراق کے وقت تک کوئی نفل پڑھنا منع ہے(۲) ہاں اگر فجر کی نماز فاسد ہوگئی، یا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگیا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (قوله وصح ساهياً) ... أطلق في الضم فشمل ما إذا كان في وقت مكروه كما بعد الفجر والعصر لأن التطوع إنما يكره فيهما إذا كان عن اختيار أما لم يكن عن اختيار فلا وعليه الاعتماد، وكذا في المحيط، وهو الصحيح، كذا في التبيين وعليه الفتوى، كذا في المضمرات. البحر الرائق: ۲/۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان. رد المحتار: ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراتشي

(۲) والفرض بعد تمامه لا يحتمل الانتقاض، ولا يدخل في صلاة الإمام لأن التنفل بعد صلاة الفجر مكروه. بدائع الصنائع: ۱/۲۴۳، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يكره منها تحت عنوان: فصل الجماعة، ط: دار الكتب العربية، لبنان. بالفائتة لأن غير الفائتة لا يقضى ... ولأن بعضهم لا يكره، لكنه لا يقضى بعد صلاة الفجر ولا بعد صلاة العصر ... البحر الرائق: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراتشي. شامي: ۲/۵۵، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراتشي.

(۳) والمفسد هنا قسمان: ما يوجب القضاء فقط، وما يوجب الكفارة. شامي: ۲/۳۹۳، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ط: سعيد كراتشي. قوله الفساد والبطلان في العبادات سيان. أيضاً: ۱/۲۹۴، وإذا ظهر حدث إمامه وكذا كل مفسد في رأي مقتد بطلت فيلزم إعادتها ... مع شرحه. ۱/۵۹۱، باب الإمامة قبيل مطلب المواضع التي تفسد صلاة الإمام دون المؤتم، ط: سعيد كراتشي.

فجر کی نماز رمضان المبارک میں

رمضان المبارک میں فجر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے تا کہ سب لوگ سحری سے فارغ ہو کر فوراً جماعت میں شرکت کر سکیں، اور جماعت بڑی ہو، ورنہ تاخیر کی صورت میں لوگ سو جائیں گے، اور جماعت سے محروم ہو جائیں گے، ایک عظیم نقصان اٹھائیں گے۔ (۱)

فجر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی

"فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی، اس صورت

---

(۱) عن قتادة عن انس ان زيد بن ثابت حدثه انهم تسحروا مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قاموا الى الصلاة قلت كم بينهما قال قدر خمسين او ستين يعني آية (بخاري: ۱/ ۸۱، كتاب الصلاة، باب وقت الفجر ط: قديمي كراچي، قال الشعراني في الميزان: وفي رواية اخرى لاحمد ان الاعتبار بحال المصلين فان شق عليهم التغليس كان الاسفار افضل، وان اجتمعوا كان التغليس افضل، وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى في رد المحتار: "نعم ذكر شراح الهداية وغيرهم في باب التيمم ان الاداء للصلوة في اول الوقت افضل، الا اذا تضمن التاخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير جماعة، فتح الملهم: ۲/ ۲۷۹- ۲۸۰، كتاب المساجد باب استحباب التبكير بالصبح ط: دار العلوم كراچي. فلو اجتمع الناس اليوم ايضا في التغليس لقلنا به ايضا كما في "مبسوط السرخسي" في باب التيمم انه يستحب التغليس في الفجر والتعجيل في الظهر اذا اجتمع الناس، وقال رحمه الله بعده، ولعل هذا التغليس في رمضان خاصة وهكذا ينبغي عندنا اذا اجتمع الناس وعليه العمل في دار العلوم ديوبند من عهد الاكابر، فيض الباري: ۲/ ۱۳۶، كتاب مواقيت الصلاة وقت الفجر، ط: مطبعة حجازي بالقاهرة، الطبعة الاولى.

(نوٹ: یہ بات کہ نسخہ میں (ولعل هذا التغليس) کے بعد والی عبارت موجود نہیں ہے)

میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوگا یعنی طلوع کے بعد تقریباً پندرہ منٹ گذر جائیں تو پھر صبح کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز میں سورج نکل آیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آیا تو نماز باطل ہوجائے گی،(۲) اس نماز کو سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہوجائے گا تو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار

☆... اگر کوئی عذر نہیں تو امام اور تنہا پڑھنے والے کے لئے فجر کی نماز میں "سورۂ حجرات" سے "سورۂ بروج" تک کی سورتوں میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت

---

(۱) انظر في الحاشية التالية.

(۲) أو طلعت الشمس في الفجر (لوجهه أو طلعت الشمس في الفجر: يعني طلوعها مفسد) فتح القدير ۱/۳۵۳، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۵۵، باب الحدث في الصلوة، ط: سعيد كراچي. شامي ۱/۶۰۹، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي

(۳) عن عقبة بن عامر الجهني قال: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب، ترمذي: ۱/۲۰۲، أبواب الجنائز، باب ما جاء في كراهية الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها، ط: قديمي كراچي. (لا تجوز الصلاة عند طلوع الشمس) ويجب القضاء (قضاؤه) في غير مكروه في ظاهر الرواية. فتح القدير: ۱/۲۰۲، كتاب الصلاة، فصل في الأوقات التي تكره فيها الصلوة، ط: رشيدية. شامي ۱/۳۷۰-۳۷۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي

میں پڑھنی چاہئے، یہ مسنون ہے۔(۱)

☆ ... یا کسی جگہ سے درمیانی درجہ کی کم سے کم چالیس آیتیں پڑھے، یہ کم سے کم ہے۔(۲)

☆ ... متوسط درجہ یہ ہے کہ پچاس سے ساٹھ آیات تک پڑھے۔(۳)

☆ ... بہتر یہ ہے کہ سو آیات تک پڑھے۔(۴)

☆ ... اس سلسلے میں امام کو مقتدیوں کی ہمت اور شوق کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ اگر وقت کی تنگی، یا کسی اور ضرورت یا عذر کی بنا پر کم قرأت کرنی پڑے تو کر سکتا ہے، ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل

---

(۱) ويسن في الحضر لإمام ومنفرد، ذكره الحلبي، والناس عنه غافلون، طوال المفصل، من الحجرات إلى آخر البروج في الفجر والظهر، قال في شرح المنية: فإن كان في السفر يقرأ في الفجر نحو سورة البروج وانشقت لأنه يمكنه مراعاة السنة مع التخفيف. شامي: ۱/۵۳۹ـ۵۴۰، باب في صفة الصلوة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلوة، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/۳۴۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲،۳،۴) والمنقول في الجامع الصغير أنه يقرأ في الفجر في الركعتين سوى الفاتحة أربعين أو خمسين أو ستين آية، واقتصر في الأصل على الأربعين، وروى الحسن في المجرد ما بين ستين إلى مائة، وردت الآثار بذلك كله عنه صلى الله عليه وسلم، فلذا جمع بين الروايات كلها بقدر الإمكان، واختلفوا في كيفية العمل به، فقيل ما في المجرد من المائة محمول على الراغبين، وما في الأصل محمول على الكسالى أو الضعفة، وما في الجامع الصغير من الستين محمول على الأوساط. قال في فتح القدير: والأولى أن يحمل هذا محمل اختلاف فعله عليه الصلوة والسلام بخلاف القول الأول فإنه لا يجوز فعله عليه لأنه لم يكونوا كسالى، فيحمل قاعدة تقليل الأئمة في زماننا، ويعلم منه أنه لا ينقص في الحضر عن الأربعين وإن كانوا كسالى لأن الكسالى هي محملها، فالحاصل أنه لا ينقص عن الأربعين في الركعتين في الفجر على كل حال على جميع الأقوال. البحر الرائق: ۱/۳۴۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، فصل: وإذا أراد الدخول في الصلوة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلوة، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۵۴۰، باب صفة الصلوة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود

"وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ ایک فقیر کو دینا

نماز، روزوں کے کل فدیہ کی رقم یا اشیاء صرف ایک فقیر اور محتاج کو دینا بھی درست ہے اور کسی بھی مسلمان فقیر و غریب کو دینا جائز ہے۔(۱)

-القرآن الكريم العربي واللفظ منه كالأصوات والألفاظ المشربة بجميع تأثير القلبي المطلوب. ولما كان الليل مظنة الهدوء والسكون أوجب الشارع الجهر في صلاته لعدم امتزاج أي صوت وأي كلام بكلام الله عز وجل فيكون الصوت في هذه الحالة حلوا لذيذا مؤثرا تأثيرا مطلوبا للقلب. وبما أن الإنسان لا يصل بطبعه إلى الكثرة في كل شيء حبب الشارع إليها الإطالة في صلاة الليل ليكون الأنس والقرآن والحضور عظيما واللذة كاملة بالقرب من رب العالمين، ذلك القرب الذي أوضحنا معناه في غير هذا الموضع.

ولما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل في صلاة الليل ويقرأ فيها كثيرا كان أبو بكر رضي الله عنه يطيل في صلوة الليل ويقرأ فيها بالبقرة، وعمر بن الخطاب رضي الله عنه يقرأ بالنحل وهود ويونس وبني اسرائيل ونحوها من سور التي تقاربها الخ. حكمة التشريع وفلسفته: ١/١٢٣ - ١٢٤، حكمة القراءة الجهرية والسرية في الصلاة، ط: انصاري كتب خانه، بازار كتاب فروشي كابل

(١) ولو أعطاه الكل جاز. الدر مع الرد: ٢/٧٤، وقوله جاز أي بخلاف كفارة اليمين والظهار والإفطار. شامي: ٢/٧٤، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراتشي. ولو دفع جملة إلى فقير واحد جاز. هندية: ١/١٢٥، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، وليس الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بخلاف فدية الصلاة، فإنه يجوز إعطاء فدية صلوات لواحد. شامي: ١/٣٧٤، ط: سعيد كراتشي. الفدية يمكن أن تعطى إلى مسكين واحد يجوز كما يجوز في صدقة الفطر ولا يعتبر عدد المساكين. فتاوى قاضيخان على هامش الهندية: ١/١٨٢، فصل في الكفارة، ط: رشيدية كوئٹه.

فدیہ زندگی میں دینا

بوڑھے کمزور اور زندگی کے آخری اسٹیج میں پہونچنے والے لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں زندگی میں ہی روزہ کا فدیہ دینا تو جائز ہے لیکن ایسے لوگوں کے لئے زندگی میں نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی زندگی میں نماز کا فدیہ دے گا تو فدیہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہوکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر سر کے اشارے سے پڑھ سکتا ہے، اس لئے نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے۔(۱)

ہاں اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ میں مال بھی چھوڑا ہے، اور ایک تہائی مال سے فدیہ بھی ادا ہو سکتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد وارثوں کے لئے اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح)............. وفي القنية: ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم. بخلاف الشيخ الفاني فإنه تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدي في حياته ولا يتحقق عجزه عن الصلاة لأنه يصلي بما قدر ولو مؤميا برأسه. شامي: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل. ط: سعيد.
وفي الهجمة سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلوات في مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا... عن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حي فقال لا كذا في التتارخانية. هندية: ۱/ ۱۲۵، ط: ماجدية قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۲) يعطي عنه وليه... أي وارثه فيلزمه ذلك من الثلث إن أوصى. شامي ۲/ ۷۲، باب قضاء الفوائت مطلب في بطلان الوصية الخ ط: سعيد) عليه صلوات فائتة فأوصى بأن تعطى كفارة صلواته يعطى... من ثلث ماله. هندية: ۱/ ۱۲۵ قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: ماجدية.

فدیہ سے دینی کتاب دینا

فدیہ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء اور علماء کو مالک بنا کر دینا جائز ہے، اس سے بھی فدیہ ادا ہو جائے گا، اور دین کی خدمت بھی ہو جائے گی۔

البتہ فدیہ کی رقم سے کتابیں خرید کر کسی ادارے میں وقف کرنا جائز نہیں ہے، اس سے فدیہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

فدیہ طلبہ کو دینا

فدیہ کی رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دینا جائز ہے، اور یہ بہترین مصارف میں سے ہے۔(۲)

---

(۱) (يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة. الدر مع الرد ۲/۷۲. (قوله نصف صاع من بر) أي أو من دقيقه أو سويقه أو صاع تمر أو زبيب أو شعير أو قيمته وهي أفضل عندنا لإسراعها بسد حاجة الفقير. شامي ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعيد. (قوله أي مصرف الزكاة والعشر) ... وهو مصرف أيضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة كما في القهستاني. شامي: ۲/۳۳۹، باب المصرف، ط: سعيد. ويشترط أن يكون الصرف (تمليكا) لا إباحة كما مر (لا) يصرف (إلى بناء) نحو (مسجد و) ... لعدم التمليك وهو الركن. الدر مع الرد: ۲/۳۴۴، ۳۴۵، باب المصرف، ط: سعيد. (قوله وقيل طلبة العلم) كذا في الظهيرية والمرغيناني واستبعده السروجي بأن الآية نزلت وليس هناك قوم يقال لهم طلبة علم. قال في النهر: والاستبعاد بعيد لأن طلب العلم ليس إلا استفادة الأحكام وهل يبلغ طالب رتبة من لازم صحبة النبي ﷺ لتلقي الأحكام عنه كأصحاب الصفة، فالتفسير بطالب العلم وجيه خصوصا وقد قال في البدائع: في سبيل الله جميع القرب فيدخل فيه كل من سعى في طاعة الله وسبيل الخيرات إذا كان محتاجا. شامي ۲/۳۴۳، باب المصرف، ط: سعيد.

(۲) أيضاً.

فدیہ کا مصرف

فدیہ کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ اور صدقۂ فطر کا مصرف ہے، اور زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو زیادہ حاجت مند ہیں، جیسے مقروض وغیرہ، اور اگر دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دیا جائے تو یہ بھی اچھا مصرف ہے،(۱) اور اگر فدیہ کی رقم ڈرافٹ یا منی آڈر وغیرہ کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی جا رہی ہے تو اس کی فیس اور چارج کی رقم فدیہ کی رقم سے دینا جائز نہیں ہوگا(۲) بلکہ وہ رقم الگ دینا لازم ہوگا تاکہ فدیہ کی پوری رقم مستحق لوگوں کو ملے۔

فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں

”فدیہ زندگی میں دینا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا

اپنے وقت پر نماز ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے،(۳) اور فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا جائز نہیں ہے، خبر نہیں کہ بے نمازی کے انتقال کے بعد ورثاء فدیہ ادا کریں گے یہ بھی یقینی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا ضروری بھی نہیں ہے، وصیت کی صورت میں اگر ایک تہائی ترکہ سے فدیہ ادا ہو جائے تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا لازم تو ہوگا(۴) لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ

---

(۱) ایضاً

(۲) یہ اس لئے کہ فیس کی رقم فقراء [illegible] نہیں ہوتی [illegible]

(۳) ... إذ التأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة. الدر مع الرد: ٢/٢٠٠٣ (قوله لا تزول بالقضاء) وإنما يزول إثم الترك، فلا يعاقب عليها إذا قضاها، وإثم التأخير باق. قوله بل بالتوبة) أي بعد القضاء، أما بدونه فالتأخير باق، فلم تصح التوبة منه لأن من شروطها الإقلاع عن المعصية كما لا يخفى فافهم. شامي: ٢/٦٢، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد: ١/٣٤٢، كتاب الصلاة، ط- سعيد

(۴) (ولو مات وعليه صلوات فائتة وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة) وكذا حكم الوتر والصوم، وإنما يعطي من ثلث ماله. الدر مع الرد: ٢/٧٢، ط- سعيد (قوله يعطى) أي يعطي عنه وليه: أي من له ولاية التصرف في ماله بوصاية أو وراثة فيلزمه ذلك

سے تحت عذاب ہوگا، باقی اللہ معاف کرسکتا ہے، اگر معاف کردے گا تو نجات مل جائے گی۔ (۱)

فدیہ کی قیمت

مردہ آدمی کی نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح دوکلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے اور اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کرے گا، اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں جس دن نماز قضاء ہوئی تھی۔

اور وتر کی نماز کے ساتھ ایک دن کے چھ فدیے یا اس کی قیمت ہے اور یہ فدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا یا الگ الگ کرکے الگ الگ محتاج کو دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ (۲)

عن الصلاة ان اوصى به، والا فلا يلزم الورثة ذلك لانها عبادة فلا بد فيها من الاختيار، فاذا لم يوص فات الشرط فيسقط في حق احكام الدنيا للتعذر ثم اعلم انه اذا اوصى بفدية الصوم يحكم بالجواز قطعا لانه منصوص عليه واما اذا لم يوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد في الزيادات انه يجزيه ان شاء الله تعالى فعلق الاجزاء بالمشيئة لعدم النص وكذا علقه بالمشيئة فيما اذا اوصى بفدية الصلاة لانهم الحقوها بالصوم احتياطا لاحتمال كون النص فيه معلولا بالعجز فتشمل العلة الصلاة، وان لم يكن معلولا تكون الفدية برا مبتدأ يصلح ماحيا للسيئات فكان فيها شبهة الخ. شامي ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعيد كراچي.

(۱) ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء، وانظر الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۲) ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطي لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم مع الوتر (قوله نصف صاع من بر) اي او من دقيقه او سويقه او صاع تمر او زبيب او شعير او قيمته، وهي افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقير. شامي: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۵، قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. قاضي خان على هامش الهندية: ۱/۱۲۳، العرف الشذي في الترغيب والقضاء المنثور كاشي ط: رشيدية كوئته. مزید فدیہ ایک تقریباً ہوتا ہے کی تخریج ملاحظہ کیجیے۔

فدیہ کی وصیت

اگر میت نے فوت شدہ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، اور وہ ترکہ میں مال و جائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے، تو وارثوں کے لئے ترکہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ سے جتنا فدیہ ادا ہو سکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اس سے زائد سے فدیہ ادا کرنے کے لئے وارثوں کی رضامندی ضروری ہے، اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے فدیہ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، تو اس صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا اور اس کو عذاب سے نجات مل جائے گی۔(۱)

فدیہ میں نقد دینا

فدیہ میں نقد رقم دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز اپنی پسند کے مطابق خرید سکے، اور سب ضرورتوں کو پورا کر سکے۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ تحت عنوان "فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا"

(۲) الدقیق اولی من البر والدراهم اولی من الدقیق لدفع الحاجة وذکر فی الفتاوی ان اداء القیمة افضل من عین المنصوص علیه وعلیه الفتوی، هندیة ۱/ ۱۹۲، الباب الثامن فی صدقة الفطر ط: ماجدیة وقوله نصف صاع من بر: ای او من دقیقه او سویقه، او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته، وهی افضل عندنا لاسرعها بسد حاجة الفقیر، شامی ۲/ ۷۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلاة عن المیت ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۲۵۴، باب صدقة الفطر، ط: سعید کراچی.

فدیہ نماز کا

"نمازوں کا فدیہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

فرائض نماز

نماز کے فرائض یہ ہیں، ان میں سے پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزء ہیں، نماز ان سے مرکب ہے، اور چھٹا فرض (یعنی نماز کو اپنے فعل سے مکمل کرنا) رکن نہیں۔

۱...... قیام (کھڑا ہونا) یعنی جو لوگ کھڑے ہونے پر قادر ہیں، ان کے لئے اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی جاسکے جو فرض ہے۔ (۱)

کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ (۲)

قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔ (۳)

جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔ (۴)

(۱-۳) "(ومنها القيام) بحيث لو مد يديه لا ينال ركبتيه، ومفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدر القراءة فيه في فرض وملحق به (للقادر عليه وعلى السجود)" الدر المختار مع الرد: ۱/۴۴۴-۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۲۲۲، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي.

(۴) "(و) يفترض (القيام) ... فلو عجز عنه القيام لا يلزمه" حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

۲۔ قراءت: یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے کچھ پڑھنا فرض ہے، نماز میں کم سے کم قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور اگر ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے صٓ، قٓ، وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰمٓ" وغیرہ یا کئی حروف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ، عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں اسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۳۔۔۔۔ رکوع: ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ اس قدر جھک جائے جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۲)

۴۔۔۔ سجدہ: ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا

(۱) ومنها القراءة وفرضها عند أبي حنيفة رحمه الله يتأدى بآية واحدة وإن كانت قصيرة كذا في المحيط ... ثم عنده إذا قرأ آية قصيرة هي كلمات أو كلمتان نحو قوله تعالى "ثم قتل كيف قدر ثم نظر" يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هي كلمة واحدة "كمدهامتان" أو آية هي حرف "كص ون وق" فالأصح أنه لا يجوز ... هندية ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه، حلبي كبير ص: ۲۷۹، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۱/۵۳۷ باب صفة الصلاة فصل في القراءة ط: سعيد ... أو حرف فإن حم طس أو حروف نحو عسق كهيعص فقد اختلف المشايخ والأصح أنه لا تجوز به الصلاة، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص ۲۲۵، ۲۲۶، باب شروط الصلاة وأركانها ط: قديمي كراچي

(۲) ومنها الركوع وقدر الواجب من الركوع ما يتناوله الاسم بعد أن يبلغ حده وهو أن يكون بحيث لو مد يديه نال ركبتيه هندية ۱/۷۰، الفصل الأول في فرائض الصلاة ط: ماجدية كوئٹه والرابع من الفرائض الركوع وهو أي الركوع المفروض طأطأة الرأس أي خفضه لكن مع انحناء الظهر لأنه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالى: اركعوا. حلبي كبير ص ۲۸۹، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار ۱/۴۴۰، باب صفة الصلاة مطلب الركوع والسجود ط: سعيد كراچي، البحر الرائق ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ (۱)

۵۔ قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں اور اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جا سکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں ہے۔ (۲)

۶۔ نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا: یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہے مثلاً ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہنا۔ (۳)

خلاصہ: ۱۔ قیام ۲۔ قرأت ۳۔ رکوع ۴۔ سجدہ ۵۔ قعدہ اخیرہ ۶۔ نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔

---

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالى: اركعوا واسجدوا، وللإجماع على فرضيتهما وركنيتهما ... والمراد من السجود السجدتان، فإنه ثابت بالكتاب والسنة والإجماع وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والإجماع. (البحر الرائق: ۲/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، رد المحتار: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعيد كراچی، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچی)

(۲) والسادسة من الفرائض القعدة الأخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة أو لا كما في الثنائية بقدر المفروض في القعدة هو القعود مقدار أدنى قراءة التشهد ... والمراد من التشهد التحيات إلى عبده ورسوله هو الصحيح. (حلبي كبير، ص: ۲۸۹، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار: ۱/۴۴۸، باب صفة الصلاة، بحث القعود الأخير، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۱/۲۹۶-۳۰۰، كتاب الصلاة، القعدة الأخيرة، ط: رشيدية كوئٹہ، وص: ۱/۳۰۱، فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد كراچی)

(۳) والخروج بصنعه أي الخروج من الصلاة قصداً من المصلي بقول أو عمل ينافي الصلاة بعد تمامها فرض سواء كان ذلك قوله: السلام عليكم ورحمة الله. (البحر الرائق: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، رد المحتار: ۱/۴۴۸-۴۴۹، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعيد كراچی)

فرائض نماز کی تعداد

نماز کے فرائض کی تعداد میں اختلاف ہے:

البحر الرائق(۱) اور شامی(۲) میں سات، عالمگیری(۳) اور ہدایہ (۴) میں چھ، اور کبیری میں آٹھ فرائض کا ذکر ہے،(۵) ان میں سے چھ فرائض پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے اور دو فرائض کے بارے میں اختلاف ہے، جن چھ فرائض پر اتفاق ہے وہ یہ ہیں:

(۱) تکبیر افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

اور جن دو فرائض میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں:

۱ .. خروج بصنع المصلي: یعنی نمازی کا قصداً نماز کے منافی فعل کے ذریعہ نماز سے نکلنا، یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرض ہے، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔

۲ .. تعدیل ارکان: یعنی ہر رکن کی ادائیگی کے وقت اطمینان حاصل کرنا۔(۶)

---

(۱) البحر الرائق، ۱/ ۲۹۰۔ ۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچی

(۲) رد المحتار ۱/ ۴۴۲۔ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچی

(۳) الفصل الاول في فرائض الصلاة، وهي ست، هندية ۱/ ۶۸، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة ط. رشيدية كوئٹه

(۴) فرائض الصلاة ستة، هداية ۱/ ۱۰۸، باب صفة الصلاة، ط. مكتبة البشرى، كراچی

و ص: ۹۸ ط: مكتبة شركة علمية ملتان

(۵) (واما فرائض الصلاة) اي اركانها التي توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان) فرائض (منها ست) فرائض (على الاتفاق بين ائمتنا) (ومنها ثنتان) فريضتان لكن (على الخلاف) بينهم، حلبي كبير، ص ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۶) واما فرائض الصلاة، اي اركانها التي توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان فرائض (منها ست) فرائض (على الوفاق) بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان لكن (على الخلاف) بينهم (فهي اي الفرائض الست المتفق عليها (تكبيرة الافتتاح) (والقيام والقراءة والركوع والسجود

فرش پر تصویر ہے

اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، البتہ تصویر پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں ایسی صف یا فرش بچھانا صحیح نہیں ہے۔(۱)

فرض

فرض اس فعل یا کام کو کہا جاتا ہے جس کو کرنا قطعی دلیل سے لازم ہو، چاہے وہ فعل رکن ہو یا شرط۔(۲) (قطعی دلیل اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قسم کے بھی شبہ کی گنجائش نہ ہو)

فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا

”سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

— والقعدة الاخيرة مقدار قراءة التشهد ... الخ. حلبي كبير ص ۲۹۵، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. (واما الخروج من الصلاة بصنعه) اى بالفعل الذي من المصلي (ففرض عند ابي حنيفة خلافا لهما ... (وتعديل الاركان) وهو الطمانينة وزوال الاضطراب عن جميع الاعضاء والبدن لعمر تسبيحة فرض عند ابي يوسف والائمة الثلاثة، لحديث ابن مسعود المروي في السنن الاربعة: انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا يقيم الرجل فيها ظهره في الركوع والسجود، قال الترمذي حسن صحيح، الخ. حلبي كبير ص ۲۹۵، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۱) ولا بأس بان يصلي على بساط فيه تصاوير والحال انه لا يسجد على التصاوير والمراد ما كان منها لذي روح. حلبي كبير ص: ۳۵۹، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما يكره فيها، ط. رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچي، رد المحتار: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعي اعم من ان يكون شرطا او ركنا. البحر الرائق ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على ما يقابل الركن وعلى ما ليس بركن ولا شرط، ط: سعيد كراچي.

فرض ترک ہو جانا

نماز کا کوئی بھی فرض ترک ہو جائے، خواہ قصداً ہو یا سہواً تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً قرأت بالکل نہیں کی، یا قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ میں سے کوئی فرض ترک کر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہو گئی

☆.....اگر کسی نے تنہا فرض نماز شروع کی، اسی وقت فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی ہو تو اگر یہ فجر یا مغرب کی نماز ہے، اور اس نے ابھی تک پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اس کو چاہئے کہ ایک سلام دائیں طرف پھیر کر نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا تھا، تب جماعت شروع ہوئی، تب بھی نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تھا تب جماعت شروع ہوئی تو اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز کو پورا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) الأصل في هذا أن المتروك ثلاثة أنواع: فرض وسنة وواجب، ففي الأول إن أمكنه التدارك بالقضاء يقضي وإلا فسدت صلاته. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع الطحطاوي ص: ۴۶۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی. إن المتروك الذي يتعلق به سجود السهو من الفرائض والواجبات، ولا يخلو إما أن يكون من الأفعال أو من الأذكار ومن أي القسمين كان وجب أن يقضي إن أمكن التدارك بالقضاء وإن لم يمكن فإن كان المتروك فرضا فسدت الصلاة. بدائع: ۱/۱۶۷، كتاب الصلاة، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي أم لا؟ ط: سعيد وص: ۱/۴۰۸، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) إن صلى ركعة من الفجر أو المغرب فأقيم يقطع ويقتدي وكذا يقطع الثانية ما لم يقيدها بالسجدة وإذا قيدها بها لم يقطعها. هندية: ۱/۱۱۹، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. جامع حقانیہ.

☆ اور اگر وہ ظہر، عصر یا عشاء کی فرض نماز پڑھ رہا تھا، پھر اسی وقت اسی فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۱)

☆ … اور اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تھا اس کے بعد جماعت شروع ہوئی تو اب وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے، اس طرح دو رکعت نفل اور جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ (۲)

☆ … اور اگر تین رکعت پڑھ چکا تھا یعنی تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا تھا تب جماعت شروع ہوئی، تو اب نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز پوری کرے۔ (۳)

---

(۱) المصلي إذا شرع في فرض فأقيم قبل أن يسجد للأولى قطع واقتدى، فإن سجد لها فإن في رباعي أتم شفعا، وإن في غير رباعي قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية، فإن سجدها أتم ولم يقتد. شامي، ۲/۵۲، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله صلى ركعة من الظهر فأقيم يتم شفعا ويقتدي) وقيد بالركعة إلى أنه لم يقيدها بالسجدة لأنه لو لم يقيد الأولى بالسجدة فإنه يقطع ويشرع مع الإمام وهو الصحيح. البحر الرائق، ۲/۷۵، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. ومن صلى ركعة من الظهر ثم أقيمت يصلي ركعة أخرى ثم يدخل مع الإمام وإن لم يقيد الأولى بالسجدة يقطع ويشرع مع الإمام هو الصحيح. هندية، ۱/۱۱۹، الباب العاشر في إدراك الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه. شرع في فرض لم يقيد قبل أن يسجد للأولى قطع واقتدى فإن سجد لها فإن في رباعي أتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة. رد المحتار، ۲/۵۲، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) شرع في فرض فأقيم قبل أن يسجد للأولى قطع واقتدى فإن سجد لها فإن في رباعي أتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة فإن سجدها أتم واقتدى متنفلا إلا في العصر. رد المحتار، ۲/۵۲، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. ولو صلى ثلاثا من الظهر ثم يقتدي متطوعا وكذلك في العشاء والعصر غير أنه لا يدخل معهم متطوعا في العصر بعد الفراغ. هندية، ۱/۱۱۹-۱۲۰، باب إدراك الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه. البحر الرائق، ۲/۷۶، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

پھر اگر ظہر اور عشاء کی نماز ہے تو نفل کی نیت سے امام کی اقتداء کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے البتہ فجر، عصر [illegible]ب کی نماز تنہا پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں ہوگا کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نہیں ہے، اور مغرب میں بھی دوبارہ جماعت میں شامل ہونے کی [illegible] یں ہوگی کیونکہ تین رکعات کی کوئی نفل نہیں ہے۔(۱)

فرض چھوٹ جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھول سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دے یا چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے،(۲) اور اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ

---

(۱) و ان صلی رکعة من الفجر او المغرب .... واذا اتمها لم یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد صلاة الفجر ولما فیه من الاتیان بالوتر فی النفل بعد المغرب او مخالفة امامه، هندیة: ۱/۱۱۹، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. وفیه ایضا وکذالک فی العشاء والعصر غیر انه لا یدخل معهم تطوعا فی العصر بعد الفراغ، هندیة: ۱/۱۲۰، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۲/۵۲۔۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. " فان صلیٰ رکعة من الفجر او المغرب فاقیم یقطع ویقتدی،......... وقید بالرکعة احترازاً عما اذا قید الثانیة بسجدة فانه لا یقطعها ویتمها ولا یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد الفجر وکذا بعد المغرب فی ظاهر الروایة، البحر الرائق: ۲/۷۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) من فرائضها التی لا تصح بدونها ،قال الشامی (قوله التی لا تصح بدونها) صفة کاشفة اذ لا شیئ من الفروض ما تصح الصلوٰة بدونه بلا عذر ،رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی الولوالجیة: الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع: فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیة کوئٹه. واما بیان المتروک ساهیا .... فان کان المتروک فرضا تفسد الصلاة، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ،ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پڑھنا لازم ہے اس کے علاوہ تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

فرض رہ گیا

اگر کسی سے کسی رکعت میں کوئی فرض رہ گیا، اور اس کو دوبارہ ادا نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی۔(۱) اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

فرض سنت ایک جگہ پڑھنا

”سنت فرض ایک جگہ پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فرض سے پہلے سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

فرض نمازوں سے پہلے جن سنت یا نفل نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے، اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کر لیا جائے، اور ملاء اعلیٰ یعنی مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کر لی جائے۔(۲)

فرض فوت ہو جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض قصداً یا سہواً فوت ہو جائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۳) اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

(۱) ایضاً

(۲) معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۹۳، مکتبہ دارالاشاعت کراچی

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱۔

فرض کا منکر

فرض کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔(۱) ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ فرض کو تسلیم کرے، عقیدہ کو درست کرے اور سابقہ زمانے کے انکار پر توبہ واستغفار کرے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور مغرب کی فرض میں آخری ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملانا

اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں، نماز ہو جائے گی، کیونکہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب نہیں ہے، اگر سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب ہوتا تو سورت پڑھنے کی صورت میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا لازم ہوتا، بلکہ فرض نماز کی

---

(۱) ويكفر بإنكار فرضية الركوع والسجود مطلقاً بكفر جنسية: ٢٦٩/٢. ط. ما جلية فالفرض أعم منهما وهو قطع تلزمه حتى يكفر جاحده كأصل مسح الرأس. الدر المختار مع الرد ١/٩٣، كتاب الطهارة ط: سعيد. والفرض اسم لمقدر شرعاً لا يحتمل الزيادة والنقصان ... وحكم هذا القسم شرعاً أنه موجب للعمل اعتقاداً باعتبار أنه ثابت بدليل مقطوع به، ولهذا يكفر جاحده. أصول السرخسي. ١/١٢٢ - ١٢٥. باب النهي، فصل في بيان المشروعات من العبادات وأحكامها ط: قديمي

(۲) وليس قراءة الفاتحة فيهما بعد الأوليين بشغل الثلاثي والرباعي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ٢٧٠. كتاب الصلاة فصل في بيان سننها ط- قديمي. بدائع الصنائع ١/٢٩٦. كتاب الصلاة الكلام في القراءة ط. رشيدية كوئٹہ. ١/١١١ ط. سعيد. رد المحتار ١/٥١١. كتاب الصلاة باب صفة الصلاة فصل في بيان تأليف الصلاة ط: سعيد. البحر: ١/٣٢٥. كتاب الصلاة فصل وإذا أراد الشروع ط: سعيد

آخری دونوں رکعتوں میں سورت ملانے اور نہ ملانے کا اختیار دیا گیا ہے، اگرچہ سورت نہ پڑھنا سنت اور بہتر ہے۔(۱)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے

فرض نماز کی آخری رکعت یعنی تیسری اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سنت کے خلاف ہوگا، سنت کے خلاف ہونے سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا اس لئے ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز

ابتداء میں نماز دو رکعت مقرر ہوئی تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دو رکعتوں کی تکمیل و اکمال کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض کے ساتھ دو دو رکعتیں اور مغرب کی نماز میں وتر (طاق عدد) کی حکمت کو باقی رکھنے کے لئے ایک رکعت ملائی، اور قاعدہ یہ ہے کہ "جب کسی چیز کا جبر کسر مطلوب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے نوع کی ایسی چیز ملائی

(۱) ف: ولو قام إلى الركعة الثالثة ... وإن كانت الصلاة فريضة ثلاثية أو رباعية فهو مخير فيما بعد الأوليين ... وإن قرأ يقرأ الفاتحة فحسب ... فإن ضم السورة ساهيا ... وفي أظهر الروايات لا يجب عليه سجود السهو. حلبي كبير ص: ۳۳۱. (واكتفى المفترض فيما بعد الأوليين بالفاتحة فإنها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به. شامي ۱/۵۱۱ ط: سعيد) ولو قرأ في الأخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الأصح. هندية ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: ماجدية. ولو ضم السورة إلى الفاتحة في الأخريين لا سهو عليه في الأصح. البحر: ۲/۹۳، باب سجود السهو ط: سعيد

(۲) (قوله لم يكره) أي لا يكره تحريما بل تنزيها لأنه خلاف السنة. قال في المنية وشرحها: فإن ضم السورة إلى الفاتحة ساهيا يجب عليه سجدتا السهو في قول أبي يوسف لتأخير الركوع عن محله وفي أظهر الروايات لا يجب؛ لأن القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير، والاقتصار على الفاتحة مسنون لا واجب الخ. شامي ۱/۴۵۹ باب صفة الصلاة قبيل "مطلب كل شفع من النفل صلاة" ط: سعيد و ۱/۵۱۱ تحت قوله ولو زاد لا بأس. "فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملانا" عنوان کی تخریج کو بھی دیکھیں۔

جاتی ہے جو درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے اس سے کم ہو۔(۱) اگر فرائض کی پہلی دو رکعتوں کے ساتھ آخری دو رکعتوں میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی تو آخری دونوں رکعت بھی درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے پہلی دونوں رکعتوں کے برابر ہو جاتیں، تو جہر و سر کی حکمت ضائع ہو جاتی، اور خود پہلی دو رکعتوں کا جہر و سر ایک مصلحت سے ہوا کہ بسا اوقات حضور قلب، توجہ یا فہم یا قرأت میں یا ارکان میں سے کسی رکن میں نقص و کسر رہ جاتی ہے اس لئے اس کے عوض میں دوسری رکعتیں ملائی گئیں۔(احکام اسلام ص ۲۹)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے(۲) اس لئے اگر امام نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ایسا کرے گا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر فرض نماز کی تیسری، چوتھی یا مغرب کی آخری رکعت میں کسی نے سورۂ فاتحہ نہیں

---

(۱) ... ... فالأصل الصلاة هو ركعة واحدة ولم يشرع أقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بالأخرى وصارت شيئا واحدا ... وذلك لأن الزيادة لا ينبغي أن تصل إلى مثل الشيء أو أكثر. حجة الله البالغة ۲/۷، الأمور التي لا بد منها في الصلاة ط: كتب خانه رشيديه دهلي سنة ۱۳۷۳ھ۔

(۲) فالحاصل أن الإخفاء في صلاة المخافتة واجب على المصلي إماما كان أو منفردا وهي صلاة الظهر والعصر والركعة الثالثة من المغرب ... وأما الجهر في الصلاة الجهرية فواجب على الإمام فقط. البحر الرائق: ۱/۳۰۳، باب صفة الصلاة ط. سعيد. والإسرار يجب على الإمام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء رد المحتار: ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية الخ ط: سعيد

(۳) وسجود السهو يتعلق بأشياء ... منها إذا جهر وهو إمام فيما يخافت فيه، بزازية على هامش الهندية: ۴/۴۰، ط: رشيدية. ومنها الجهر والإخفاء حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو ... والمنفرد لا يجب عليه السهو، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئته، شامي ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط. سعيد

پڑھی، یا کچھ بھی نہیں پڑھا، بلکہ کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع کرلیا تو بھی نماز درست ہوجائے گی، اور سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱) لیکن یاد رہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔ (۲)

فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر اس میں قرأت نہیں کی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۳)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی

فرض نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے فرض کی پہلی دو رکعت یا ایک رکعت میں

---

(۱) لان محل القراءة الاولیین لا یتعین له القراءة بل ان شاء قرأ وان شاء سبح وان شاء سکت حلبی کبیر ص: ۲۹۵ ط سهیل. وهذا لانه یخیر فی الشفع الثانی مخیر فی الشفع الاول... وان ترک القراءة والتسبیح لم یکن علیه حرج ولا سجدة للسهو. هندیة: ۱/ ۷۶. الباب الرابع فی صفة الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط رشیدیة. واکتفی المفترض فیما بعد الاولیین بالفاتحة فانها سنة علی الظاهر... وهو مخیر بین قراءة الفاتحة... والتسبیح ثلاثا وسکوت قدرها... فلا یکون مسیئا بالسکوت علی المذهب. رد المحتار: ۱/ ۵۱۱. باب صفة الصلاة مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد ط سعید. البحر الرائق: ۱/ ۳۳۶. فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر ط سعید.

(۲) قوله ولو زاد لا بأس)...... والاقتصار علی الفاتحة مسنون لا واجب... والاولی فلا یکون مسیئا بالسکوت علی المذهب الخ) لعلم انهم اتفقوا فی ظاهر الروایة علی ان قراءة الفاتحة افضل الخ... شامی ۱/ ۵۱۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد ط سعید.

(۳) یجب تعیین الاولیین من الثلاثیة والرباعیة المکتوبتین للقراءة المفروضة حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیة دون الاولیین او فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساهیا وجب علیه سجود السهو. هندیة الباب الرابع الفصل الثانی ۱/ ۷۱ ط رشیدیة و ۱/ ۱۲۷ ط رشیدیه حلبی کبیر: ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة ط سهیل اکیڈمی، رد المحتار: ۱/ ۴۵۹ باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة ط: سعید.

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے

چار رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اور مغرب کی آخری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہو جانے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔(۳)

فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا

اگر کسی نے بھولے سے فرض کی تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا، اور دعا میں مشغول ہو گیا، اللّٰھم انت السلام الخ پڑھتے پایا تھا کہ یاد آیا کہ تین رکعت پر سلام پھیرا ہے، فوراً کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر دی تو نماز ہو گئی۔(۴)

---

(۱) ولو سها عن الفاتحة فيهما أو في احداهما أو عن السورة فيهما أو في احداهما فعليه السهو. بدائع الصنائع: ۱/ ۴۰۳، كتاب الصلاة فصل في سجود السهو ط: رشيدية. و ۱/ ۱۶۴ فصل في بيان سبب الوجوب ط: سعيد، هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: حقانية، رد المحتار: ۲/ ۸۰ كتاب الصلاة باب سجود السهو ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۳۔۹۴ كتاب الصلاة باب سجود السهو ط: سعيد. وانظر الى الحاشية التالية ايضا.

(۲) يجب قراءة الفاتحة وضم السورة أو ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار أو آية طويلة في الأوليين بعد الفاتحة. هندية: ۱/ ۷۱ كتاب الصلاة الباب الرابع الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط: ماجدية. رد المحتار: ۱/ ۴۵۸. باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة ط: سعيد. حلبي كبير ص: ۲۹۵ واجبات الصلاة ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) انظر الى التخريج تحت عنوان "فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملانا"

(۴) ان توهم مصلي الظهر أنه أتمها فسلم ثم علم انه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو لانه عليه السلام فعل كذلك في حديث ذي اليدين ولان السلام ساهيا لا يبطل الصلاة. البحر الرائق

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملالی

فرض کی تیسری یا چوتھی یا دونوں رکعتوں میں غلطی سے سورت ملالی تو نماز صحیح ہے اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فرض کی قرأت

☆.....فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے،(۲) اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے سورت نہ ملائے، اگر کسی نے بھول سے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملالی تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، واجب نہیں، اور سنت کے خلاف کرنے سے نماز میں کمی آتی ہے لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

۲/۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد، ردالمحتار ۲/۹۱ باب سجود السهو ط: سعيد، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۷۳ باب السجود السهو، ط قديمى.

(۱) انظر الى الحاشية فى الصفحة السابقة رقم: ۱.

(۲) يجب تعيين الاوليين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة. هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع الفصل الثانى، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/۱۲۷، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۷۹، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) فاذا قام ...... الى الركعة الثالثة ...... وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية او رباعية فهو مخير فيما بعد الاوليين ...... وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب ...... فان ضم السورة سهوا ...... وفى اظهر الروايات لا يجب عليه سجود السهو، لان القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير، والتقييد بالفاتحة مسنون، لان الاقتصار عليها واجب الخ. حلبى كبير، ص: ۳۳۱۔ ۳۳۲ صفة الصلاة، وص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، وص: ۲۷۷، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، واكتفى المفترض فيما بعد الاوليين بالفاتحة فانها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به. شامى: ۱/۵۱۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب مهم فى عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچى (قوله المختار الا) الخ، شامى: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچى. ولو قرأ فى الاخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو،

☆... فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا واجب ہے، اگر دوسری، تیسری یا تیسری چوتھی رکعت میں قراءت کی، اور پہلی دوسری میں قراءت نہیں کی تو واجب ادا نہ ہوگا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر دوبارہ لوٹا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کے بعد سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

جن سنت اور نفل نمازوں کو فرض نماز پڑھنے کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے، بعد والی سنت اور نفلوں سے اس کا تدارک ہو جائے۔(۲)

= وهو الأصح، هندية: ١/١٢٦، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. ولو سها عن السورة في الأوليين في الفاتحة في الأخريين لا سهو عليه في الأصح، البحر: ٢/٩٣، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. (وليس قراءة الفاتحة فيما بعد الأوليين) يشمل الثلاثي والرباعي، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ٢٤٧، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. بدائع: ١/٢٩٦، الكلام في القراءة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ١/٣٢٥، فصل وإذا أراد الشروع، ط: سعيد كراچي.

(١) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها يكون فاسقا آثما. الدر المختار. وفي الشامية: (قوله وتعاد وجوبا) أي بترك هذه الواجبات أو واحد منها وما في الزيلعي والدرر والمجتبى من أنه لو ترك الفاتحة يؤمر بالإعادة لا لو ترك السورة، رده في البحر بأن الفاتحة وإن كانت آكد في الوجوب للاختلاف في ركنيتها دون السورة لكن وجوب الإعادة حكم ترك الواجب مطلقا لا الواجب المؤكد الخ. شامي: ١/٤٥٦، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. (وتعيين القراءة (في الأوليين) من الفرض على المذهب. الدر المختار. وفي الشامية: قوله على المذهب ... إن ثمرة الخلاف تظهر في وجوب سجود السهو، فإذا تركها في الأوليين أو في أحدهما سهوا لتأخير الواجب سهوا عن محله. شامي: ١/٤٥٩، ٤٦٠، ط: سعيد كراچي.

(٢) (قوله كل سنة نافلة) والكل يسمى نافلة لأنه زائد على الفرض لتكميله. شامي: ٢/١٢، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ... وكثيرا ما لا يحضر الإنسان بحيث يستوفي فائدة الصلاة، وهو المشار إليه في قوله صلى الله عليه وسلم: "كم من مصل ليس له من صلاته إلا نصفها، ثلثها، ربعها"، فوجب أن يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود. حجة الله البالغة: ٢/٢٣، النوافل، رواتب الفرائض، ط: قديمي كراچي. وقال ابن رجب رحمه الله: النوافل شرعت لجبر

فرض نماز پر اکتفاء کرنا

فرض نماز تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گو عملاً وہ بھی فرض ہے، فرض اور واجب کو چھوڑنا گناہ ہے، اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو بعد میں قضاء پڑھنا لازم ہے، سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے (۱) اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے، اور میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سبب ہے، سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے، تاہم نہ پڑھنے کی عادت بنالینا مناسب نہیں، کیونکہ آخرت میں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہوگی، وہاں اگر آرام سے رہنا چاہتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی ضرورت ہے ورنہ آرام کی امید رکھنا سمجھداری کی بات نہیں ہوگی۔ اس لئے صرف فرض نماز پر اکتفاء کرنا اور واجب، سنت

النقصان المتمكن في الفرض، لأن العبد وإن علت رتبته لا يخلو عن تقصير. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۸۵، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي. فإن انتقص من فريضته شيء قال الرب تبارك وتعالى: انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة. رواه أبو داؤد. مشكوة ص: ۱۱۶، باب التطوع، صلاة التسبيح، ط: قديمي

(۱) (قوله وسنة الخ) اعلم أن المشروعات أربعة أقسام: فرض وواجب وسنة ونفل، فما كان فعله أولى من تركه مع منع الترك إن ثبت بدليل قطعي ففرض أو بظني فواجب، وبلا منع الترك إن كان مما واظب عليه الرسول صلى الله عليه وسلم أو الخلفاء الراشدون من بعده فسنة وإلا فمندوب ونفل. شامي: ۱۰۳/۱، كتاب الطهارة، أبحاث مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد. باب الوتر والنوافل: كل سنة نافلة ولا عكس، هو فرض عملاً وواجب اعتقاداً، وسنة ثبوتاً الخ. الدر المختار (قوله هو فرض عملاً) أي يفترض عمله أي فعله بمعنى أنه يعامل معاملة الفرائض في العمل فيأثم بتركه ويفوت الجواز بفوته بوجوب ترتيبه وقضائه ونحو ذلك فقوله عملاً تمييز محول عن الفاعل، مطلب في الفرض العلمي والعملي والواجب، واعلم أن الفرض نوعان: فرض عملاً وعلماً، وفرض عملاً فقط. فالأول كالصلوات الخمس فإنها فرض من جهة العمل لا يحل تركها ويفوت الجواز بفوتها، بمعنى أنه لو ترك واحدة منها لا يصح فعل ما بعدها قبل قضاء المتروكة، وفرض من جهة العلم والاعتقاد بمعنى أنه يفترض عليه اعتقادها حتى يكفر بإنكارها، والثاني كالوتر فإنه فرض عملاً كما ذكرنا وليس بفرض علماً الخ. شامي: ۲/۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

مؤکدہ وغیرہ کو چھوڑ دینا درست نہیں۔(۱)

اگر آج کے مشینی دور میں مصروفیت کی وجہ سے سنت اور نفل پڑھنے کی فرصت نہیں تو خرافات، گپ شپ، گپ بازی، تفریح اور کھیل کود کے لئے وقت کہاں سے نکالا جاتا ہے؟ اس لئے نماز چھوڑنے کے لئے فرصت نہ ہونے کا بہانہ بنانا صحیح نہیں ہے اگر کوئی ضروری کام ہو تو وقت سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اگر مقررہ وقت سے بھی زیادہ وقت لگ جائے تو اس کو خوشی سے غنیمت سمجھتے ہیں مگر نماز، اس کے لئے ہزار بہانے ہیں!

فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا

اگر کسی نے ظہر یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ لی، یا جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر اسی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی، تو اس تنہا نماز پڑھنے والے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو امام کے ساتھ شامل ہو کر دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن یہ دوسری نماز نفل ہوگی، اور ایسا کرنا اس صورت میں جائز ہے جب کہ امام فرض نماز پڑھا رہا ہو، نفل نہیں، کیونکہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز مکروہ نہیں ہے، اور اگر امام نفل نماز پڑھا رہا ہو تو اس کے

---

(۱) والسنة نوعان سنة الهدى، وتركها يوجب اساءة وكراهية كالجماعة والاذان والاقامة ونحوها...... بخلاف سنة الهدى وهى السنن المؤكدة القريبة من الواجب التي يضلل تاركها لان تركها استخفاف بالدين . شامي: ۱/۱۰۳، كتاب الطهارة، مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد كراچی. (قوله وسنن مؤكدة) اى استنانا مؤكدا، بمعنى انه طلب طلبا مؤكدا زيادة على بقية النوافل، ولهذا كانت السنة المؤكدة قريبة من الواجب في لحوق الاثم كما في البحر، ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما في التحرير اى على سبيل الاصرار بلا عذر كما في شرحه. شامي: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچی.

پیچھے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۱) بشرطیکہ جماعت میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں اور اگر تین آدمیوں سے کم ہیں تو مکروہ نہیں۔(۲)

فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے

☆ اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہو جائے، اور فرض نماز کے بعد سنتیں اور نفلیں پڑھنے کے بعد اس کا احساس ہو تو دوبارہ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھا جائے، اور جو سنتیں فرض کی تابع ہیں ان کو فرض نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھیے،

(۱) (ثم) منفرداً (ثم اقتدى) بالإمام متنفلاً (يدرك) بذلك (فضيلة الجماعة) حاوي (إلا في العصر) فلا يقتدي لكراهة النفل بعده. الدر المختار. (قوله ثم اقتدى متنفلاً) أي إن شاء، وهو الأفضل إمداد، وأورد أن التنفل بجماعة مكروه خارج رمضان، وأجيب بنعم إذا كان الإمام والمأموم متنفلين، أما إذا أدى الإمام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام لرجلين: "إذا صليتما في رحالكما ثم أتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة" أي نافلة. كذا في الكافي. بحر. شامي ۲/۵۳، باب إدراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة لا صحيحة مكروهة، ط: سعيد كراچي

(۲) (ولا يصلي الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) أي يكره ذلك على سبيل التداعي بأن يقتدي أربعة بواحد كما في الدرر. الدر المختار ۲/۴۸-۴۹ (قوله على سبيل التداعي) هو أن يدعو بعضهم بعضاً كما في المغرب، وفسره الواني بالكثرة وهو لازم معناه (قوله أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف. بحر عن الكافي. وهل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من أن الجماعة في التطوع ليست بسنة يفيد عدمه، تأمل. بقي لو اقتدى به واحد أو اثنان ثم جاءت جماعة اقتدوا به قال الرحمتي: ينبغي أن تكون الكراهة على المتأخرين. اهـ. قلت: وهذا كله لو كان الكل متنفلين. أما لو اقتدى متنفلون بمفترض فلا كراهة كما نذكره في الباب الآتي. شامي ۲/۴۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل على سبيل التداعي، وفي صلاة الرغائب، ط: سعيد كراچي. و ۱/۵۵۲، باب الإمامة، قبيل مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۳۸۶، قبيل فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي.

البتہ وتر کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....اگر کسی نے لاعلمی میں عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی، اور بعد میں وقت کے اندر اندر یاد آگیا تو فرض کے ساتھ سنتوں کو بھی دوبارہ پڑھے کیونکہ سنت فرض کی تابع ہیں، اور اگر عشاء کا وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو صرف فرض پڑھے سنت نہ پڑھے کیونکہ وقت گذرنے کے بعد سنت کی قضا نہیں، باقی وتر کی نماز مستقل نماز ہے فرض کی تابع نہیں اس لئے جب وضو کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لی تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) قوله ووجب الوتر . والثمرة تظهر فيما لو صلى الوتر ناسيا للعشاء او صلاهما فظهر فساد العشاء دون الوتر اجزأه عند الامام لسقوط الترتيب بمثل هذا العذر لا عندهما لانه تبع له فلا يصح قبلها ، حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۱۲۸ ، كتاب الصلاة، ط. قديمي كراچي.
ولا يقدم الوتر على العشاء لوجوب الترتيب لا لان وقت الوتر لم يدخل حتى لو صلى الوتر قبل العشاء ناسيا او صليهما فظهر فساد العشاء دون الوتر يعيد العشاء وحدها عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى لان الترتيب يسقط بمثل هذا العذر هندية: ۱/۵۱ ، الباب الاول في المواقيت وما يتصل بها، الفصل الاول في اوقات الصلاة ط: رشيديه كوئته شامي. ۱/۳۶۲، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطى (قوله ولكن قيل) ط: سعيد كراچي. وانظر الحاشية التالية تحتها
(۲) ... وعلى هذا اذا صلى العشاء ثم توضأ وصلى السنة والوتر ، ثم تبين انه صلى العشاء بغير طهارة، فعنده يعيد العشاء والسنة دون الوتر ، لان الوتر فرض على حدة عنده وعندهما يعيد الوتر ايضا لكونه تبعا للعشاء ، والله اعلم. هداية: ۱/۱۵۲ ، القضاء الفوائت، قبل باب سجود السهو، ط: مكتبه شركة علمية. (قوله وعلى هذا) اي على ان الوتر واجب عنده، وقد اداه في وقته بطهارة لا وقته وقت العشاء لا يعيده وقد سقط الترتيب بعذر النسيان فلا تلزمه الاعادة. وعندهما يعيد الوتر ايضا لانه سنة فكانت تبعا للفرض فلما وجبت اعادة الفرض وجبت اعادة ما هو تبع له. الكفاية مع فتح القدير: ۱/۴۴۳ ، قبل باب سجود السهو. ط: المكتبة النورية الرضوية.

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دیکھا کہ جماعت اب تک ختم نہیں ہوئی تو ظہر اور عشاء میں جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔(۱)

۳...... اگر عصر، مغرب اور عشاء کے وقت صرف پہلی یا دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہئے اور پھر جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔(۲)

فرض نماز کی قضاء

فوت شدہ فرض نماز کی قضاء لازم ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله ثم اقتدى متنفلا) ـــــ لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين: "اذا صليتما في رحالكم ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة، اى نافلة، كذا في الكافي، بحر، شامي: ۲/ ۵۳، باب ادراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد كراجي.

ـــــ عن ابيه قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلوة الصبح في مسجد الخيف، فلما قضى صلوته انحرف فاذا هو برجلين في اخرى القوم لم يصليا معه، فقال عليّ بهما، فجيئ بهما ترعد فرائصهما فقال: ما منعكما ان تصليا معنا، فقالا: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا في رحالنا قال: فلا تفعلا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة، ترمذى: ۱/ ۵۲-۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة، ط: سعيد، وعن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام رجل وصلى معه، ترمذى: ۱/ ۵۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة، ط: سعيد كراجي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، ۲ الصفحة السابقة.

(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف ونشر مرتب وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر مع الرد: ۲/ ۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراجي. (قوله يوم الخندق) وذلك ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله تعالى فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر، ثم اقام فصلى المغرب، ثم اقام فصلى العشاء، شامي: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراجي. فتح القدير: ۱/ ۴۲۶، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة النورية الرضوية، سكهر، ترمذى: ۱/ ۴۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء في الرجل تفوته الصلوات بايهن يبدأ، ط: سعيد. كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاؤها سواء ترك عمداً أو سهواً أو بسبب نوم، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية، البحر: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، الفقه الاسلامي وادلته: ۲/ ۱۱۳۸، الفصل التاسع المبحث الثاني قضاء الفوائت، ط: رشيدية.

فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" پڑھنا مسنون اور افضل ہے، اس کے علاوہ دوسری دعا اور درود شریف وغیرہ پڑھنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے، اس لئے کسی دوسری دعا کو خلاف سنت کہنا درست نہیں۔ (۱)

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا جائز ہے، لیکن نفل نماز کے تحریمہ سے فرض پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

— عن جابر بن عبد الله أن عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت أن أصلي حتى كادت الشمس أن تغرب، قال النبي صلى الله عليه وسلم: والله ما صليتها، فنزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بطحان، فتوضأ للصلوة وتوضأنا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب. بخاري: ۲/ ۵۹۰، كتاب المغازي، باب غزوة الخندق وهي الأحزاب، ط: قديمي كراچي.

(۱) عن ثوبان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا وقال: اللّٰهم أنت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام. مسلم: ۱/ ۲۱۸، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ط: قديمي كراچي.

(۲) وثمرة الاختلاف تظهر في بناء النفل على تحريمة الفرض فيجوز عند القائلين بالشرطية، ولا يجوز عند القائلين بالركنية، وقول الشارح أنه يجوز بالاجماع بين صحيحنا. فيه نظر، لأن القائلين بالركنية من أصحابنا لا يجوزونه وأما بناء الفرض على الفرض أو على النفل فهو جائز عند شمس الإسلام مستحسن أنه شرط كالطهارة ... وأما ذات النفل بتحريمة أخرى فلا شك في صحته تحقيقا لما أن لكل صلاة واحدة. البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ولوجهما التحريمة. ط: سعيد كراچي. فيجوز بناء النفل على النفل وعلى الفرض وإن كره، لا فرض على فرض أو نفل على الظاهر. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فرض نمازیں

فرض نمازیں دن رات میں جمعہ کے دن پندرہ رکعات اور دوسرے دنوں میں سترہ رکعات ہیں (۱) فجر کے وقت دو رکعت (۲) ظہر کے وقت چار رکعت (۳) اور جمعہ کے دن چار رکعت کی جگہ پر دو رکعت (۴) عصر کے وقت چار رکعت (۵) مغرب کے وقت تین رکعت (۶) اور عشاء کے وقت چار رکعت یہ نمازیں فرض عین ہیں، انہیں ہر حال میں پڑھنا لازم ہے۔(۱) (۷) اور جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔(۲)

فریادرسی کے لئے نماز توڑنا

اگر کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہے، اور وہ کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کیلئے بلائے تو ایسی حالت میں نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کون سی مصیبت آئی ہے، یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا، دونوں صورتوں میں نماز توڑ کر اس کی مدد کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؓ قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم فصل، وذلک لدلوک الشمس حین مالت، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظہر اربعاً، ثم اتاہ حین کان ظلہ مثلہ، فقال قم فصل، فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ حین غربت الشمس، فقال لہ قم فصل فقام فصلی المغرب ثلاثا، ثم اتاہ حین غاب الشفق، فقال لہ قم فصل، فقام فصلی العشاء الاخرۃ اربعا، ثم اتاہ حین برق الفجر، فقال لہ قم فصل فقام فصلی الصبح رکعتین، نصب الرایۃ (۱/۲۲۳) کتاب الصلاۃ، باب المواقیت، ط: دار نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور۔

(۲) وحاصلہ: ان فرض الکفایۃ ما یکفی فیہ اقامۃ البعض عن الکل لان المقصود حصولہ فی نفسہ من مجموع المکلفین کتغسیل المیت وتکفینہ ...... شامی: ۴/۱۲۳، کتاب الجہاد، مطلب فی الفرق بین فرض العین وفرض الکفایۃ، ط: سعید کراچی۔ وفیہ ایضا (قولہ من المکلفین) ای العالمین بہ کما مر ونظیرہ انہ لو مات واحد من جماعۃ مسافرین فی مفازۃ، فانہ یجب تکفینہ والصلاۃ علیہ کفایۃ علی باقی رفقائہ العالمین بہ دون غیرہ، شامی: ۴/۱۲۳، ط: سعید کراچی۔

(۳) ویجب لاغاثۃ ملہوف وغریق وحریق، الدر المختار (قولہ ویجب) الظاہر منہ الافتراض، ط: (قولہ لاغاثۃ ملہوف) سواء استغاث بالمصلی او لم یعین احدا فی استغاثتہ اذا قدر علی ذلک، ومثلہ خوف تردی اعمی فی بئر مثلا اذا غلب علی ظنہ سقوطہ، امداد، شامی: ۱/۶۵۴،

فزیشن کا ردِ عمل

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کا درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہو گیا اور تمام ادویات چھوڑ کر صرف نماز کے زیرِ علاج رہنے لگا۔

وہ اپنے ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید اور نماز کے ہر ایک رکن کو سکون، اعتدال اور بالکل شرعی حیثیت کے مطابق کرنے کی خاص تنبیہ کرتا۔ اس طرح اس کے مریض جلد شفایاب ہونے لگے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۲)

فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی

ایک پاکستانی ڈاکٹر (ماجد زمان عثمانی) یورپ میں فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کے لئے گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے تو آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھ لیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی لسٹ دی کہ جو بیماریاں اس ورزش سے دور ہو سکتی ہیں:

ـــباب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۵۳، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. ولا یجب فی الصلاة احد ابویه اذا ناداه الا ان استغاث به لمهم فیقطعها کما یقطع لخوف سقوط اجنبی من سطح ونحوه او غرقه او حرقه او سرقة ما قیمته درهم له او لغیره کما مر. حلبی کبیر، ص: ۳۷۰، قبل فصل فی السنن، (سنن الصلاة)، ط: سهیل اکیڈمی. ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به الدر المختار: (قوله ویجب) ای یفترض (قوله الا ان یستغیث به) ای یطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو فی امر غیر مهلک واستغاثة غیر الابوین کذالک والحاصل ان المصلی متی سمع احداً یستغیث وان لم یقصده بالنداء، او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حلّ به او علم کان له قدرة علی اغاثته وتخلیصه وجب علیه اغاثته وقطع الصلاة فرضا کانت او غیره، شامی: ۲/۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۱، فصل فیما یوجب قطع الصلاة، وما یجیزه وغیر ذلک، ط: قدیمی کراچی.

۱۔دماغی امراض(Mental Diseases)

۲۔اعصابی امراض(Nerve Diseases)

۳۔نفسیاتی امراض(PsychicsDiseases)

۴۔بے سکونی،ڈیپریشن اور بے چینی کے امراض (Restlessness Depression And Anxiety)

۵۔دل کے امراض(Heart Diseases)

۶۔جوڑوں کے امراض(Arthritis)

۷۔یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والے امراض(DiseasesDueToUricAcid)

۸۔معدے اور السر کی شکایات(Stomach Ulcer)

۹۔شوگر اور اس کے مابعد اثرات(Suger And Its Afther Effects)

۱۰۔آنکھوں اور گلے کے امراض(Eye And E.N.T Deseases)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۳)

فضول کام کرنا

نماز کی حالت میں کوئی لغو اور فضول کام کرنا جو عمل کثیر کی حد تک نہ پہنچے مکروہ تحریمی ہے۔مثال کے طور پر کوئی شخص نماز کے دوران اپنی ڈاڑھی کے بال ہاتھ میں لے یا اپنے کپڑے کو پکڑے یا اپنے بدن کو بلا ضرورت کھجائے۔(۱)

---

(۱)فان کان احیاءمن الصلاۃ لیس فیہ تتمیم لھا ولا فیہ دفع ضرر فھو مکروہ ایضا کالعبث بالثوب او البدن وکل ما یحصل بسببہ شغل القلب"حلبی کبیر،ص:۳۳۵،فصل فی کراھیۃ الصلاۃ ط:سہیل اکیڈمی خلاصۃ الفتاوی:۱/۵۷،جنس آخر فیما یکرہ فی الصلاۃ ط:رشیدیۃ حاشیہ الطحطاوی علی المراقی،ص:۳۴۳ کتاب الصلاۃ فصل فی المکروھات ط قدیمی۔البحر الرائق:۲/۹ اباب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا،ط:سعید رد المحتار:۱/۶۳۰،کتاب الصلاۃ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا مطلب مکروھات الصلاۃ ط:سعید

فضیلت والی صف

پہلی صف کو دوسری صف پر، اور دوسری صف کو تیسری صف پر، اسی طرح ہر اگلی صف کو پچھلی صف پر فضیلت حاصل ہے۔(۱)

فوت ہوگیا

اگر امام صاحب جماعت کی نماز پڑھاتے ہوئے فوت ہوگئے تو نماز فاسد ہوگئی پھر کسی کو امام بنا کر شروع سے نماز پڑھیں۔(۲)

فوجی ٹوپی

اگر فوجی ٹوپی پر جاندار کی تصویر نہیں ہے، تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، ٹوپی میں کوئی خاص وضع متعین نہیں ہے بلکہ جیسے جس ملک کی عادت اور رواج ہے اس کے موافق ٹوپی پہننا درست ہے،(۳) حدیث شریف میں ہے: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو مگر حرام سے بچو اور تکبر اور اسراف نہ کرو۔(۴)

---

(۱) والقیام فی الصف الاول افضل من الثانی وفی الثانی افضل من الثالث ...... والافضل مکان المقتدی حیث یکون اقرب الی الامام. هندیة. ۱/۸۹، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: رشیدیة کوئته. ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/۵۶۹، باب الامامة مطلب فی کراهة قیام الامام فی وسط الصف، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۵۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید

(۲) وقوله وموت) أقول تظهر ثمرته فی الامام لو مات بعد القعدة الاخیرة بطلت صلاة المقتدین به فیلزمهم استینافها. ردالمحتار: ۱/۶۲۹، باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/۱۴، ط: رشیدیة. بدائع الصنائع ۲/۳۵۳، الفصل فی بیان حکم الاستخلاف، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

(۳) فتاوی دار العلوم دیوبند، باب مکروہات نماز ۴/۱۰۲، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان

(۴) باب قول الله قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده وقال النبی ﷺ کلوا واشربوا والبسوا وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلة قال ابن عباس کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطأتک اثنتان: سرف او مخیلة. بخاری ۲/۸۶۰، کتاب اللباس، ط: قدیمی کراچی. عن ثوبان رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الارض لتنادی کل یوم سبعین مرة یا بنی آدم کلوا ما شئتم واشتهیتم، فو الله لآکلن لحومکم وجلودکم. نوادر الاصول فی احادیث الرسول، الاصل التاسع والستون والمائة ۲/۲۰۳، ط: دار الجیل بیروت. یا بنی آدم کلوا ما شئتم ان تاکلوا من الاطعمة

فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو

جمعہ کی نماز اسلام کے شعائر اور نشانیوں میں سے ہے، اگر فیکٹری والے جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتے، اور ہمیشہ ظہر کی نماز پڑھنے کی نوبت آتی ہے تو ایسی ملازمت کو چھوڑ دینا چاہئے، اور دوسری جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے، جب تک دوسری جگہ مناسب ملازمت نہ ملے فیکٹری میں جمعہ پڑھے البتہ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے امام کے علاوہ تین نمازیوں کا ہونا ضروری ہے۔(۱) نمازی اس سے کم ہیں تو جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور خطبہ بھی ضروری ہے۔(۲)

ما للنهاية والتسهيم فوقليه نداء سرف في بطني لا كثرن لحومكم . فيض القدير ۳۰/۶۲۱، ط: المكتبة الكبرى. قول لمالك بن دينار: انك لتنفق على الناس في لبنهم وطعامهم، فقال مالك: اكسبوا الحلال واسرفوا ما شئتم. حلية الاولياء: ۲/۳۸۵، ط: دار الكتب العربي.

قال النبي صلى الله عليه وسلم: من الاسراف ان تأكل كل ما اشتهيت. شعب الايمان رقم ۵۴۲۱ ابن ماجة في الاطعمة ۲/۳۳۵۲).

(۱) قال ابو حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى: هم ثلاثة سوى الامام. المحيط البرهاني: ۲/۲۳۱، كتاب الصلاة، الفصل الخامس والعشرون صلاة الجمعة، ط: ادارة القرآن. ومنها الجماعة واقلها ثلاثة سوى الامام، كذا في التبيين. هندية: ۱/۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. الدر مع الرد: ۲/۱۵۱، كتاب الصلاة باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب قال الله تعالى اعوذ بالله من الشيطان الرجيم، ط: سعيد

(۲) والرابع: الخطبة فيه فلو خطب قبله وصلى فيه لم تصح. الدر مع الرد: ۲/۱۴۷، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد. (ومنها الخطبة قبلها) حتى لو صلوا بلا خطبة أو خطب قبل الوقت لم يجز كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۴۶، كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية. المحيط البرهاني ۲/۲۴۶ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون: صلاة الجمعة ط: ادارة القرآن.

ق

قبر

☆ ... قبر کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور قبر کو سامنے لینے کا مطلب یہ ہے کہ خشوع خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھنے کی حالت میں قبر نظر آتی ہے، تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆ ... اگر قبر نمازی کے پیچھے کی جانب ہے، یا اوپر ہے، یا جہاں نماز پڑھی جا رہی ہے اس کے نیچے ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

☆ ... انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

نوٹ: واضح رہے کہ جامع دمشق شام کے اندر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور جامع حلب شام کے قبلہ کی بائیں جانب جالی سے باہر حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر ہے۔

---

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لأنه تشبه باليهود فمن كان فيها موضع أعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به ... وإن كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر إنسان لا يكره فها هنا أيضاً لا يكره. (الفتاوى التاتارخانية ١/٥٧٥ كتاب الصلاة الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: إدارة القرآن، خلاصة الفتاوى: ١/٥٨ جنس آخر فيما يكره، ط: رشيدية، حلبي كبير ص ٣٦٢-٣٦٣، كراهية الصلاة فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور) وفي القهستاني: ولا تكره الصلاة في جهة قبر إلا إذا كان بين يديه بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه (رد المحتار: ١/٦٥٤، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، ١/٣٨٠ كتاب الصلاة، مطلب في إعراب كأنما ما كان، ط: سعيد.

(۲) الحنفية قالوا: تكره الصلاة في المقبرة إذا كان القبر بين يدي المصلي، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه أما إذا كان خلفه أو فوقه أو تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق، وقد قيدت الكراهة بأن لا يكون في المقبرة موضع أعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر وإلا فلا كراهة وهذا في غير قبور الأنبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقاً. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ١/٢٤٩-٢٩٠، مكروهات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: المكتبة التجارية الكبرى توزيع دار الفكر بيروت) وإن كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره وإن كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر إنسان لا يكره فها هنا أيضاً لا يكره. (الفتاوى التاتارخانية كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره: ١/٥٧٥، ط: إدارة القرآن، حلبي كبير ص: ٣٦٣ كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي، رد المحتار: ١/٦٥٤، كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

قبرستان

اگر قبرستان میں نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص ہے، اور وہ نجاست اور گندگی سے پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور اگر وہ جگہ ناپاک ہے تو اس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اگر ناپاک نہیں لیکن وہاں گندگی ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا

مسجد کی چاردیواری کے اندر نماز پڑھنے سے قبریں نمازی کے سامنے اور دائیں بائیں نہیں ہوں گی، اس لئے ایسی مساجد میں تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔(۲)

قبر کا نقشہ

اگر نمازی کے سامنے قبر کا نقشہ لٹکا ہوا ہوگا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، ہاں اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کے نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کے نقشہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔

مزار کا قبہ اور گنبد کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به وفي الحاوي وان كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره الخ الفتاوى التاتارخانية: ۱/۵۷۰، كتاب الصلاة ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۰، جنس آخر فيما يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۶۳، كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي.

(۲) فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به. تاتارخانية: ۱/۵۷۰، ط: ادارة القرآن حلبي كبير، ص: ۳۶۳، كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي.

(۳) (أو لغير ذي روح لا) لا يكره لانها لا تعبد (الدر المختار) وقوله لأنها لا تعبد) ـــ فعلى هذا ينبغي ان يكره استقبال عين هذه الاشياء (اي الشمس والقمر والكواكب والشجرة الخضراء) معراج: لأنها عين ما عبد بخلاف مالو صورها واستقبل صورتها. شامي: ۱/۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. امداد الفتاوى: ۱/۳۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار العلوم كراچي.

قبر کے اندر تین سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

☆..... اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے قبر ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے۔

اور قبر کے سامنے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا خشوع و خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھے تو قبر پر نظر پڑتی ہے، یہ مکروہ ہے اور اگر قبر پر نظر نہیں پڑتی تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆..... انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو

''قبلہ عاجز کا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قبلہ سے پھر جانا

سینے کو قصداً بلا عذر قبلہ سے پھیرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

---

(۱) الحنفیة قالوا: تکره الصلاة فی المقبرة اذا کان القبر بین یدی المصلی، بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه، اما اذا کان خلفه او فوقه او تحت ما هو واقف علیه، فلا کراهة علی التحقیق... وقد قید الکراهة بان لا یکون فی المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فیه ولا قذر والا فلا کراهة، وهذا فی غیر قبور الانبیاء علیهم السلام فلا تکره الصلاة علیها مطلقا، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/ ۲۸۰، مکروهات الصلاة، الصلاة فی المقبرة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، (۲) ..... وفی القهستانی: لا تکره الصلاة فی جهة قبر الا اذا کان بین یدیه، بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه کما فی جنائز المضمرات، شامی ۱/ ۶۵۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه وخلاف الاولی، ط: سعید کراچی۔

اگر بلا قصد بے اختیاری کی حالت میں سینہ قبلہ سے پھر جائے، اور ایک رکن مثلاً رکوع کی مقدار یہی حالت رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ایک رکن سے کم مقدار رہی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر کسی عذر کی وجہ سے قصداً سینے کو قبلے سے پھیر لیا ہے مثلاً نماز کی حالت میں کسی کو یہ شبہ ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے سینہ قبلہ سے پھیرے اور اس کے بعد یاد آ جائے کہ وضو ہے اور اب تک یہ آدمی مسجد سے باہر نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

قبلہ سے سینہ پھر جانا

☆ اگر نماز میں سینہ قبلہ کی جانب سے ہٹ جائے تو دیکھنا چاہئے کہ ایسا مجبوری سے ہوا یا اپنے ارادہ سے ہوا؟ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سینہ قبلہ سے پھر گیا اور کم سے کم ایک رکن ادا کرنے کی مقدار رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا (اور ایک رکن کی مقدار کم سے کم تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار ہے)۔

---

(۱) (وتحويل صدره عن القبلة) اتفاقاً (بغير عذر) فلو ظن حدثه فاستدبر القبلة ثم علم عدمه إن قبل خروجه من المسجد لا تفسد وبعده فسدت، الدر المختار، وفي الشامية: (قوله وتحويل صدره) ما التحويل بوجهه كله أو بعضه فمكروه لا مفسد على المعتمد كما سيأتي في المكروهات (قوله بغير عذر) قال في البحر في باب شروط الصلاة: والحاصل أن المذهب أنه إذا حول صدره فسدت، وإن كان في المسجد إذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب، اهـ. وأطلقه فشمل ما لو قل أو كثر، وهذا باختياره وإلا فإن لبث مقدار ركن فسدت وإلا فلا كما في شرح المنية في فصل المكروهات شامي: ۱/ ۶۲۶، ۶۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر ۱/ ۲۸۵، قوله ولغير الصلاة جهتها، ط: سعيد كراچي.

پس نماز ہو جائے گی، ایسے مجبوروں کے لئے زبردستی قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔(۱)

اگر بیمار خود قبلہ رخ نہیں ہو سکتا لیکن اس کے پاس تیمارداری کے لئے رہنے والے آدمی اس کو قبلہ رخ کر سکتے ہے تب بھی بیمار اور مجبور کے لئے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں تاہم اگر کوئی قبلہ رخ کر دے تو بہتر ہے۔

واضح رہے کہ نماز صحیح ہونے کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط ہے مگر فقہاء کرام نے یہ بات واضح طور پر لکھی ہے کہ عاجز آدمی جس جہت کی طرف رخ کر سکتا ہے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا

قبلہ کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا مکروہ تحریمی کے قریب ہے حرام ہے، جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے وہ فاسق ہے، اور ایسے آدمی کی شہادت شرعاً معتبر نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (قوله كما يجزيء) أي كاستقبال عاجز عنها لمرض أو خوف عدو أو نحوه، فجهة قدرته أو تحريه قبلة له حكما. شامي ۱/۴۳۳، باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (وقبلة العاجز عنها) لمرض وإن وجد موجها عند الإمام أو خوف مال وكذا كل من سقط عنه الأركان (جهة قدرته) ولو مضطجعا بإيماء لخوف رؤية عدو ولم يعد، لأن الطاعة بحسب الطاقة. الدر مع الرد ۱/۴۳۳-۴۳۴، وفي الشامية: (قوله عند الإمام) لأن القادر بقدرة الغير عاجز عنده، لأن العبد مكلف بقدرة نفسه لا بقدرة غيره خلافا لهما، فيلزمه عندهما التوجه إن وجد موجها. شامي ۱/۴۳۳، باب شروط الصلاة، مطلب كرامات الأولياء ثابتة، ط: سعيد كراچی

(۳) (و) كما كره (مد رجليه في نوم أو غيره إليها) أي عمدا، لأنه إساءة أدب قاله منلا باكير. الدر مع الرد (قوله مد رجليه) أو رجل واحدة ومثل البالغ الصبي في الحكم المذكور (قوله أي عمدا) أي من غير عذر، أما بالعذر أو السهو فلا (قوله لأنه إساءة أدب) أفاد أن الكراهة تنزيهية، لكن قدمنا عن الرحمتي في باب الاستنجاء أنه سيأتي أنه بمد الرجل إليها ترد شهادته، قال: وهذا يقتضي التحريم فليحرر. شامي ۱/۶۵۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراچی. وقولهم يكره مد الرجلين إلى القبلة في النوم وغيره عمدا. شامي ۱/۳۴۱، فصل الاستنجاء، قبيل مطلب القول مرجح على الفعل، ط: سعيد كراچی.

قبلہ کی جانب تھوکنا

مسجد میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے، یہ شعائر اللہ کے ادب کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کر دیا تھا اور اس کو اللہ اور رسول کے لئے موذی قرار دیا تھا۔ (۱)

قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا

اگر بیمار کے پاس کوئی دوسرا شخص نہیں ہے، اور مریض خود قبلہ کی طرف اپنا رخ نہیں کر سکتا تو جس طرف مریض کا رخ ہو اسی طرف وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

قبہ

"قبر کا نقشہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

قدم

جماعت کی نماز میں مقتدی کا قدم امام کے قدم سے پیچھے ہونا ضروری ہے،

---

(۱) عن السائب بن خلاد وهو رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن رجلا أم قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقومه حين فرغ لا يصلي لكم فأراد بعد ذلك أن يصلي لهم فمنعوه، فأخبروه بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال نعم وحسبت أنه قال إنك قد آذيت الله ورسوله. رواه أبو داود. مشكوة المصابيح: ١/ ٧١، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث. ط: قديمي كراتشي۔

(۲) انظر الى التخريج تحت عنوان "قبلة: ٢، ٣"

اگر مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نکل جائے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

قدم کا قدم سے ملانا

جماعت کی نماز میں قدم کا قدم سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیدھ میں اور برابر رہیں، نمازیوں کے قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے یہ خشوع وخضوع اور ادب کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے، دونوں قدموں کو ملا لینا

(۱) (ويقف الواحد) ولو صبيا، أما الواحدة فتتأخر (محاذيا) أي مساويا (ليمين إمامه) على المذهب، ولا عبرة بالرأس بل بالقدم ... الدر مع الرد ١/٥٦٦–٥٦٧، (قوله بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدي أطول من إمامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه، فلا يضر تقدم أصابع المقتدي على الإمام حيث حاذاه بالعقب ما لم يفحش التفاوت بين القدمين، حتى لو فحش بحيث تقدم أكثر قدم المقتدي لعظم قدمه لا يصح كما أشار إليه بقوله ما لم يتقدم إلخ. قال في البحر: وأشار المصنف إلى أن العبرة إنما هي للقدم لا للرأس، فلو كان الإمام أقصر من المقتدي يقع رأس المقتدي قدام الإمام يجوز بعد أن يكون محاذيا بقدمه أو متأخرا قليلا، وكذا في محاذاة المرأة كما سيأتي، وإن تفاوتت الأقدام صغرا وكبرا فالعبرة للساق والكعب، والأصح ما لم يتقدم أكثر قدم المقتدي لا تفسد صلاته كما في المجتبى انتهى ... شامي ١/٥٦٦، باب الإمامة، قبيل مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/٣٥٢–٣٥٣، باب الإمامة، قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه، ط: سعيد كراچي. (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وإن تقدمت أصابع المقتدي لكبر قدمه على قدم الإمام ما لم يتقدم أكثر القدم ... وتقدم الإمام بعقبه عن عقب المقتدي شرط لصحة اقتدائه ... شامي [illegible]، باب الإمامة، مطلب شروط الإمامة الكبرى، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله وسد الفرج) ... وما روي أنهم ألصقوا الكعاب بالكعاب أريد به الجماعة أي قام كل واحد بجانب الآخر كما في فتاوى سمرقند. شامي [illegible]، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.

دونوں میں زیادہ فاصلہ کرنا دونوں سے بے ڈھنگا اور ادب کے خلاف ہے۔(۱)

قرآن ختم کرنا سنت ہے

☆ ...... رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید شروع سے آخر تک ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے، لوگوں کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس سنت کو ترک نہ کرے،(۲) ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید ختم کرنے کی صورت میں لوگ

---

(۱) (قوله وبينهما الخ) يعني ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد، لانه اقرب الى الخشوع، هكذا روي عن ابي نصر الدبوسي انه كان يفعله كذا في الكبرى. شامي ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي. الحنفية: قالوا: التفريج بينهما بقدر اربع اصابع، فان زاد او نقص كره. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۲۵۹، اطالة القراءة في الركعة الاولى، ط: احياء التراث العربي بيروت.

(۲) السنة في التراويح انما هو الختم مرة، فلا يترك لكسل القوم كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۱۷، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئته. (والختم) مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا افضل (ولا يترك) الختم (لكسل القوم) لكن في الاختيار: الافضل في زماننا قدر ما لا يثقل عليهم واقره المصنف وغيره، وفي المجتبى عن الامام، لو قرأ ثلاثا قصارا او آية طويلة في الفرض فقد احسن ولم يسئ فما ظنك بالتراويح. وعن ابي الفضل الكرماني والوبري انه اذا قرأ في التراويح الفاتحة وآية او آيتين لا يكره، ومن لم يكن عالما باهل زمانه فهو جاهل. الدر مع الرد: ۲/۴۶، ۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. (قوله والختم مرة سنة) اي قراءة الختم في صلاة التراويح سنة وصححه في الخانية وغيرها وعزاه في الهداية الى اكثر المشايخ، وفي الكافي الى الجمهور، وفي البرهان: وهو المروي عن ابي حنيفة والمنقول في الآثار ... شامي ۲/۴۶، (قوله الافضل في زماننا الخ) لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة، حلية عن المحيط، وفيه اشعار بان هذا مبني على اختلاف الزمان فقد تتغير الاحكام لاختلاف الزمان في كثير من المسائل على حسب المصالح، ولهذا قال في البحر: فالحاصل ان المصحح في المذهب ان الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه اذا لزم منه تنفير القوم وتعطيل كثير من المساجد خصوصا في زماننا فالظاهر اختيار الاخف على القوم (قوله وفي المجتبى) عبارته على ما في البحر: والمتأخرون كانوا يفتون في زماننا بثلاث آيات قصار او آية طويلة حتى لا يمل القوم ولا يلزم تعطيلها، فان الحسن روى عن الامام انه ان قرأ في المكتوبة بعد الفاتحة ثلاث آيات فقد احسن ولم يسئ هذا في المكتوبة فما ظنك في غيرها، (قوله وآية او آيتين) اي بمقدار ثلاث آيات قصار ليطابق عبارة المجتبى، والا فلو دون ذلك كره تحريما لما في المنية وشرحها في بحث صفة الصلاة، لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة او آيتين قصيرتين لم يخرج عن حد كراهة التحريم، وان قرأ ثلاثا قصارا او كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاث آيات قصار خرج عن حد الكراهة المذكورة، ولكن لم يدخل في حد الاستحباب الخ. شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي

تراویح کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں آئیں گے، اور جماعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو اس صورت میں اتنی مقدار پڑھے جتنی مقدار میں لوگوں کو بھاری نہ ہو۔(۱)

☆ ...... یا الم تر کیف سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھے، اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھے، پھر جب دس رکعت ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھے، یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔(۲)

☆ ...... اگر لوگوں میں شوق ہے تو تراویح کی نماز میں ایک سے زائد مرتبہ بھی قرآن مجید ختم کرنا درست ہے، اور اگر شوق نہیں ہے تو ایک ختم پر اکتفا کرے اور بعد میں سورت تراویح پڑھے۔(۳)

قرآن دیکھ کر پڑھنا

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ خارج سے

---

(۱) والافضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدي الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة كذا في محيط السرخسي، والمتأخرون كانوا يفتون في زماننا بثلاث آيات قصار او آية طويلة حتى لا يمل القوم ولا يلزم تعطيل المساجد، وهذا احسن كذا في الزاهدي. هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئته.

(۲) هكذا في التجنيس. واختار بعضهم سورة الاخلاص في كل ركعة وبعضهم سورة الفيل: اي البداءة منها ثم يعيدها، وهذا احسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات، قال في الحلية: وعلى هذا استقر عمل ائمة اكثر المساجد في ديارنا الا انهم يعيدون بقراءة سورة التكاثر في الاولى والاخلاص في الثانية وهكذا الى ان تكون قراءتهم في العاشرة عشر بسورة تبت وفي العشرين بالاخلاص، الخ. شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي ..... وبعضهم اختار قراءة سورة الفيل الى آخر القرآن وهذا احسن القولين لانه لا يشتبه عليه عدد الركعات ولا يشتغل قلبه بحفظها. هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئته.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۳ في الصفحة السابقة.

لقمہ لیتا ہے اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) البتہ شافعی اور حنبلی مسلک کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی۔

قرآن کریم شعائر الٰہی میں سے ہونے کی حکمت

قرآن کریم کا شعائر الٰہی میں سے ہونا اس طرح ہے کہ جیسے لوگوں میں بادشاہ اور سلاطین کی طرف سے عوام (پبلک) کی طرف فرامین (شاہی احکام) کے بھیجنے کا رواج ہے، اور بادشاہ اور سلاطین کی وجہ سے ان شاہی فرامین کی تعظیم کی جاتی ہے، چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفے اور لوگوں کی تصانیف بھی شائع اور رائج ہو گئی تھیں، اور لوگوں کا مذہب کی پیروی کرنے کے ساتھ ہی ان کتابوں کی تعظیم کرنا، ان کا پڑھنا پڑھانا بھی رائج تھا، اور ان میں حق اور باطل خلط ہو گیا تھا، اور صحیح علوم کی ضرورت تھی اور کسی آسمانی کتاب کے بغیر ان علوم کو پڑھنا، تعظیم کرنا، اور شعائر اللہ میں سے قرار دینا اور ان علوم کو ہمیشہ کے لئے قبول کرنا اور حاصل کرنا کسی آسمانی کتاب کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ جس آسمانی کتاب کو وہ پڑھیں، اس کی تعظیم کریں، اور اسے شعائر اللہ میں سے قرار دیں، ان اسباب کا تقاضا یہ ہوا کہ ایک ایسی کتاب کی صورت میں رحمت الٰہی کا ظہور ہو جو رب العالمین کی طرف سے نازل ہو،

(۱) (و) (قراءته من مصحف) أي ما فيه قرآن (مطلقا) لأنه تعلم إلا إذا كان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل، وقيل لا تفسد إلا بآية، واستظهره الحلبي، وجوزه الشافعي بلا كراهة وهما بها للتشبه بأهل الكتاب. الدر المختار مع الرد ۱/۶۲۳-۶۲۴. (قوله أي ما فيه قرآن) عممه ليشمل المحراب فإنه إذا قرأ ما فيه فسدت في الصحيح (قوله مطلقا) أي قليلا أو كثيرا إماما أو منفردا أميا لا يمكنه القراءة إلا منه أولا (قوله لأنه تعلم) ذكروا لأبي حنيفة في علة الفساد وجهين، أحدهما أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عمل كثير، والثاني أنه تلقن من المصحف فصار كما إذا تلقن من غيره، وعلى الثاني لا فرق بين الموضوع والمحمول عنده، وعلى الأول يفترقان، وصحح الثاني في الكافي تبعا لتصحيح السرخسي. شامي، ۱/۶۲۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وقراءته من مصحف) ط: سعيد كراچي.

اور اس کی تعظیم کی یہ صورت ہو کہ جب وہ کتاب پڑھی جائے تو سب لوگ خاموش ہو کر اس کو غور سے سنیں، اس کے فرامین کی فوراً تعمیل کریں، سجدہ کے مضامین پر سجدہ تلاوت کریں، جہاں تسبیح کرنے کا حکم ہو وہاں تسبیح پڑھیں۔ ......(احکام اسلام ص ۸۲)(۱)

قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا

اگر لوگوں میں شوق ہے تو ایک رات کی تراویح کی نماز میں پورے قرآن مجید کو ختم کرنا جائز ہے اور اگر لوگوں میں شوق نہیں ہے یا بھاری ہوتا ہے تو اس صورت میں ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ ہے۔(۲)

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱) و" معظم شعائر الله اربعة: القرآن، والكعبة، والنبي، والصلاة اما القرآن فكان الناس شاع فيما بينهم رسائل الملوك الى رعاياهم وكان تعظيمهم للملوك مساوقا لتعظيمهم للرسائل وشاع صحف الانبياء و مصنفات غيرهم وكان منحيهم لمذاهبهم مساوقا لتعظيم تلك الكتب وتلاوتها وكان الانقياد للعلوم وتلقيها على مر الدهور بدون كتاب يتلى ويروى كالمحال بادى الراى فاستوجب الناس عند ذلك ان تظهر رحمة الله في صورة كتاب نازل من رب العالمين ووجب تعظيمه فمنه ان يستمعوا له وينصتوا اذا قرئ و منه وان يبادروا لاوامره كسجدة التلاوة و كالتسبيح عند الامر بذلك، حجة الله البالغة: ۱/۱۶۳، المبحث الخامس، باب تعظيم شعائر الله تعالى، القرآن من شعائر الله، ط: قديمي كراچي۔

(۲) والأفضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدى الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي۔

(۳) انظر الى الحاشية تحت عنوان " قرآن دیکھ کر پڑھنا"

قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا

اگر کوئی امام فرض نمازوں میں قرآن مجید کو تین چار مہینوں میں بتدریج ختم کرے تو یہ جائز ہے، (۱) اور ختم کی آخری رکعت میں "الم" سے "مفلحون" تک پڑھنے کی بھی گنجائش ہے، (۲) البتہ فرض نماز کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے، یعنی خلاف اولیٰ ہے۔ (۳)

قرأت

☆... نماز میں قرأت کے لئے قرآن مجید کی کوئی سورت یا اس کا کوئی حصہ پڑھتے وقت دل حاضر ہونا چاہئے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ قرآن پڑھتے وقت زبان سے پڑھے اور دل غافل ہو جائے، اس بات کی بھرپور کوشش کرے کہ جو کچھ پڑھے اس کے مطالب

---

(۱) ولو قرأ ... في البدائع ... وبالجملة فإنه ينبغي للإمام أن يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد أن يكون على التمام وهكذا في الخلاصة. شامي: ١/ ٥٤٢، فصل في القراءة ط: سعيد كراچي. البحر: ١/ ٣٤٠، باب صفة الصلاة ط: رشيدية كوئٹه ص: ١/ ٣٤٣، قبيل قوله وتطويل أولى الفجر فقط. فصل والآثار ... في التصحيح كبير، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية الثالثة أيضاً

(۲) الفرع ... ويكره الفصل بسورة قصيرة وأن يقرأ منكوساً إلا إذا ختم فيقرأ من البقرة. الدر مع الرد: ١/ ٥٤٦-٥٤٧، وقوله إلا إذا ختم ... قال في شرح المنية: وفي الولوالجية من يختم القرآن في الصلاة إذا فرغ من المعوذتين في الركعة الأولى يركع ثم يقرأ في الثانية بالفاتحة وشيء من سورة البقرة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم قال: خير الناس الحال المرتحل أي الخاتم المفتتح. شامي: ١/ ٥٤٧، قبيل باب الإمامة ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي: ص ٢٥٢، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي. ترمذي: ٢/ ١٢٣، أبواب القراءات ط: سعيد كراچي.

(۳) إن الأفضل قراءة سورة واحدة ففي جامع الفتاوى روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى أنه قال: لا أحب أن يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ولو فعل لا يكره، وفي النوافل لا بأس به. شامي: ١/ ٥٤٦، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

پر غور وفکر کرے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے نصیحت حاصل کرے۔ جب زبان پر پروردگارِ عالم کا ذکر جاری ہو تو اس کی عظمت اور قدرت کی ہیبت قلب پر طاری ہو جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا. (یعنی ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کردیتی ہیں)۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی صفات اور احسان کا بیان ہو تو ان صفاتِ کریمہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے غور وفکر کرنا ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تخلقوا بأخلاق الله فهو سبحانه كريم عفو غفور عادل لا يظلم الناس شيئا اے لوگو! تم اپنے اندر خلق الٰہی پیدا کرو، وہ ذات بخشش کرنے والی، معاف کرنے والی، مغفرت کرنے والی، اور عادل ہے، وہ کسی پر بالکل ظلم نہیں کرتی۔ (۱)

---

(۱) ثالثاً: التفكر في القراءة، وسيأتي تلك حكمها عند الأئمة، ولكن ينبغي لمن يقرأ أن لا يحرك لسانه بالقراءة وقلبه غافل بل ينبغي له أن يستحضر معنى ما يقرأ ليتعظ بما يقول، فإذا مر على لسانه ذكر الإله الخالق وجل قلبه خوفاً من عظمته وسطوته كما قال تعالى: "إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم وإذا تليت عليهم آياته زادتهم إيماناً" وإذا ذكرت صفات الله تعالى من رحمة وإحسان وجب عليه أن يعلم نفسه كيف تتحلى بتلك الصفات الكريمة، لأن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "تخلقوا بأخلاق الله" فهو سبحانه كريم عفو غفور عادل لا يظلم الناس شيئا فالإنسان مكلف بأن يتخلق بهذه الأخلاق. فإذا ما قرأ في صلاته الآيات التي تشتمل على صفات الإله الكريمة وعقل معناها وكررها في اليوم والليلة مرات كثيرة فإن نفسه تتأثر بها لا محالة ومتى تأثرت نفسه بجميل الصفات حبب إليه الاتصاف بها، وبذلك أحسن الأثر في تهذيب النفوس والأخلاق، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ١/١٤٣، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

جواب: قرأت یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے پڑھنا، نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے، خواہ آیت بڑی ہو یا چھوٹی، مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے "ص، ق" وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰمٓ" وغیرہ یا کئی حرف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) (قوله ومنها القراءة) أي قراءة آية من القرآن، وهي فرض عملي في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض. شامي ۱/۴۴۶، مبحث القراءة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. (وفرض القراءة آية على المذهب) هي لغة: العلامة، وعرفاً طائفة من القرآن مترجمة أقلها ستة أحرف ولو تقديراً "كلم يلد" إلا إذا كانت كلمة فالأصح عدم الصحة وإن كررها مراراً. الدر مع الرد ۱/۵۳۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه أنه لم يقرأ فعاد تقع القراءة فرضاً، ط: سعيد كراچي. (ومنها القراءة) وفرضها عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى يتأدى بآية واحدة وإن كانت قصيرة كذا في المحيط، وهي العلامة وهو الأصح كذا في التتارخانية والمكتفي بها مسيء، كذا في الوقاية ثم عنده إذا قرأ آية قصيرة هي كلمات أو كلمتان نحو قوله تعالى ثم قتل كيف قدر، وثم نظر يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هي كلمة واحدة كمدهامتان أو آية هي حرف كصاد ونون وقاف، فيه اختلاف بين المشايخ كذا في المضمرات والأصح أنه لا يجوز كذا في شرح المجمع لابن الملك، وهكذا في الظهيرية والسراج الوهاج وفتح القدير. هندية ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، ط: سعيد كراچي. (والفرض القراءة) عملاً في ركعتي الفرض مطلقاً أما تعيين الأوليين فواجب على المشهور. الدر مع الرد. (قوله مطلقاً) أي في الأوليين أو الأخريين أو واحدة وواحدة. شامي ۲/۶، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. (قوله فالأصح عدم الصحة) كذا في الحلية وهو شامل لمثل مدهامتان ولمثل ص، ن، ق، لكن ذكر في الحلية والبحر أن الذي مشى عليه الإسبيجابي في الجامع الصغير وشرح الطحاوي وصاحب البدائع الجواز في مدهامتان عنده من غير حكاية خلاف. شامي ۱/۵۳۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه عدم إلخ، ط: سعيد كراچي.

☆... فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے، اور یہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت یا آخری دو رکعت یا درمیان کی دو رکعت کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسے مغرب کی نماز میں اگر کوئی پہلی اور تیسری رکعت میں قرأت کرے اور دوسری رکعت میں قرأت نہ کرے، یا دوسری رکعت اور تیسری رکعت میں قرأت کرے پہلی رکعت میں نہیں، تو بھی فرض ادا ہو جائے گا اور سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۱)

☆... وتر، سنت اور نفل نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (۲)

☆... امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خاموش رہے، ہاں مسبوق جس کی رکعت رہ گئی ہے، جب وہ امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعت ادا کرے گا تو ان میں دو رکعت تک قرأت کرے گا کیونکہ مسبوق کا اب امام نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) وأما محل القراءة ففي الفرائض الركعتان هكذا في المحيط تجزيه كانتا أو ثلاثية أو رباعية سواء كانتا أوليين أو أخريين أو مختلفتين هكذا في شرح النقاية للشيخ أبي المكارم، حتى لو لم يقرأ في ركعة منها أو قرأ في واحدة فقط فسدت صلاته، كذا في الشمني شرح النقاية. هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط رشيدية، شامي: ۱/۵۴۳، فصل في القراءة، ط سعيد. يجب تعيين الأوليين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة حتى لو قرأ في الأخريين من الرباعية دون الأوليين أو في إحدى الأوليين وإحدى الأخريين ساهيا وجب عليه سجود السهو، كذا في البحر الرائق. هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط رشيدية كوئٹہ.

(۲) (وفرض القراءة) عملا (في ركعتي الفرض) مطلقا، أما تعيين الأوليين فواجب على المشهور (وكل النفل) للمنفرد لأن كل شفع صلاة، لكن لا يعم الرباعية المؤكدة، فتأمل (و) كل (الوتر) احتياطا. الدر المختار مع الرد: ۲/۲۸-۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط سعيد كراچي، و ۱/۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط سعيد كراچي. وفي الوتر والنفل الركعات كلها، هكذا في المحيط. هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط رشيدية

(۳) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة في السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فإن قرأ كره تحريما) وتصح في الأصح، وفي درر البحار عن مبسوط خواهر زاده أنها تفسد ويكون فاسقا، وهو مروي عن عدة من الصحابة فالمنع أحوط (بل يستمع) إذا جهر (وينصت) إذا أسر لقول أبي هريرة رضي الله عنه "كنا نقرأ خلف الإمام فنزل: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت فرض کی مقدار

فرض قرأت کی مقدار کے بارے میں بعض فقہاء کرام نے اٹھارہ حروف کا قول نقل کیا ہے،(۲) مگر احتیاط اس میں ہے کہ تیس حروف سے کم نہ ہو۔(۳)

– واستحسنوا، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۴ — ۵۳۵، وقنوته مروی عن عدة من الصحابة؛ لأن في الختم ثناءً على الكسالى ويستحب للمسبوق من القراءة مأثور عن ثمانين نفراً من كبار الصحابة منهم العشرة المبشرة والعبادلة وقد دون أهل الحديث أسماءهم، شامي: ۱/ ۵۳۵، فصل في القراءة قبيل باب الإمامة، ط. سعيد كراچي. (والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) أي بعد متابعته لإمامه الخ، الدر مع الرد ۱/ ۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع والسجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده، ط: سعيد كراچي

(۱) ويكره الجهر بالتسمية والتأمين وإتمام القراءة في الركوع والأذكار بعد إتمام الانتقال الخ هندية ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته. ويكره أيضاً للمصلي أن يقرأ القرآن في غير حالة القيام من ركوع أو سجود أو قعود لعدم شرعية ذلك. حلبي كبير ص ۳۵۴، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، قبيل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) قوله تعدل ثلاثة قصار أي مثل ثم نظر ... الخ وهي ثلاثون حرفاً فلو قرأ آية طويلة قدر ثلاثين حرفاً يكون قد أتى بقدر ثلاث آيات لكن سيأتي في فصل يجهر الإمام أن فرض القراءة آية وأن الآية عرفاً طائفة من القرآن مترجمة أقلها ستة أحرف ولو تقديراً كلم يلد إلا إذا كانت كلمة فالأصح عدم الصحة وهو مقتضاه أنه لو قرأ آية طويلة قدر ثمانية عشر حرفاً يكون قد أتى بقدر ثلاث آيات، شامي: ۱/ ۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) (والمراد من قدر أدنى ما يكفي بعد مقدر من الآية الطويلة ... وقدرها من حيث الكلمات عشر، ومن حيث الحروف ثلاثون، فلو قرأ الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم، يبلغ مقدار هذه الآيات الثلاث، فعلى ما قلنا لو اقتصر على هذا القدر في كل ركعة كفى عن الواجب، ولم أر من تعرض لشيء من ذلك فليتأمل، شامي: ۱/ ۵۳۷، ۵۳۸، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة قبيل مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية ط. سعيد كراچي.

قرأت فرض نماز میں

فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں امام اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کے لئے قرأت کرنا فرض ہے،(۱) امام کے پیچھے مقتدی کے لئے قرأت کرنا ضروری نہیں، بلکہ قرأت کرنا منع ہے اور جب تک اقتداء میں ہے قرأت نہ کرے،(۲) ہاں مسبوق ہونے کی صورت میں امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا۔(۳)

---

(۱) وأما القراءة في محلها فنقول ... في الفرائض محل القراءة الركعتان حتى يفترض القراءة في الركعتين إن كانت الصلاة من ذوات المثنى يقرأ فيهما جميعاً وإن كانت من ذوات الأربع يقرأ في الركعتين الأوليين. تاتارخانية: ۱/۳۳۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، ومن جملتها الفصل في القراءة، ط: إدارة القرآن كراچی. قوله ومنها القراءة، أي قراءة آية من القرآن وهي فرض عملي في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض ... وأما تعيين القراءة في الأوليين من الفرض فهو واجب. شامی: ۱/۴۴۸، باب صفة الصلاة، بحث القراءة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ص: ۲۸۶، فرائض الصلاة، الثالث في القراءة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. البحر: ۱/۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) والمؤتم لا يقرأ مطلقاً ولا الفاتحة في السرية اتفاقاً وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال فإن قرأ كره تحريماً. الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۱۰۰، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتح القدير: ۱/۲۹۳، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

(۳) والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد حتى يثني ويتعوذ ويقرأ ... فيما يقضيه أي بعد متابعته لإمامه. الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام، ط: سعید کراچی. والقراءة افترض عليه في الركعة التي يقضيها وكذا الحكم إن كان مسبوقاً بركعتين لافتراض القراءة عليه فيهما وعدم ما يمكن تداركها فيه بعدهما. حلبی کبیر ص: ۴۶۵، فصل في سجود السهو، قبيل فروع مسبوق بركعة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. البحر الرائق: ۱/۳۱۱، كتاب الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعید کراچی.

قرأت کیسے کرے

☆.....امام اور تنہا نماز پڑھنے والوں کے لئے نماز میں قرأت الفاظ میں پڑھنا ضروری ہے، یعنی زبان کو حرکت دے کر قرأت کرنا ضروری ہے، زبان حرکت دیئے بغیر محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆.....نماز میں قرأت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے صحیح صحیح حروف ادا ہوں اور آواز دوسروں کو سنائی نہ دے تاکہ دوسروں کی نماز میں خلل نہ ہو۔

☆.....دن کی نمازوں میں اس طرح بلند آواز سے قرأت کرنا کہ دوسروں کو سنائی دے مناسب نہیں ہے۔

---

(۱) القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه فإن صحح الحروف من غير أن يسمع نفسه لا يكون ذلك قراءة في اختيار الهندواني والفضلي، حلبي كبير ص: ۲۷۵، فرائض الصلاة، الثالث القراءة. ط. سهيل اکیڈمی لاهور

وإذا ثبت أن القراءة ركن فنقول: لا بد من معرفة حدها ومحلها وقدرها وصفتها، أما معرفة حدها فنقول: تصحيح الحروف أمر لازم لا بد منه ولا تعتبر قراءة إلا بعد تصحيح الحروف فإن صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه حكي عن الكرخي أنه يجزيه وبه كان يفتي الفقيه أبو بكر الأعمش رحمه الله تعالى. تاتارخانيه ۱/۳۲۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، نوع فصل في القراءة. قديمي. وكذا في الفتاوى الهندية ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة. ط: رشيدية كوئته.

ولو قرأ بقلبه ولم يحرك لسانه فإنه لا يجوز ولو حرك لسانه بالحروف أجزأه وإن كان لا يسمع منه. منحة الخالق على هامش البحر الرائق ۱/۳۳۶، باب صفة الصلاة، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر. ط: رشيدية كوئته.

قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ

☆ ... نماز کی قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے(۱) کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا بدصورت تغیر ہوگیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہے، تو نماز فاسد ہوجائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی کی ہو یا تین آیت کے بعد، ہر صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی، ہاں اگر اسی وقت غلطی درست کرلی ہے تو اس صورت میں نماز صحیح ہوجائے گی۔

☆ ... اور وہ غلطی جس سے حروف کی ہیئت میں فرق آگیا ہے، مثلاً زیر، پیش بدل جائے یا تشدید، تخفیف یا مد یا قصر میں فرق آجائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ

---

(۱) والقاعدة عند المتقدمين أن ما غير المعنى تغييرا يكون اعتقاده كفرا يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن أو لا إلا ما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام، وإن لم يكن التغيير كذلك، فإن لم يكن مثله في القرآن والمعنى بعيد متغير تغيرا فاحشا يفسد أيضا كهذا الغبار مكان هذا الغراب، وكذا إذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر، وإن كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد أيضا عند أبي حنيفة ومحمد، وهو الأحوط، وقال بعض المشايخ: لا تفسد لعموم البلوى، وهو قول أبي يوسف، وإن لم يكن مثله في القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيامين مكان قوامين، فالخلاف على العكس، فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيرا وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنى عندهما، فهذه قواعد الأئمة المتقدمين، وأما المتأخرون كابن مقاتل وابن سلام وإسماعيل الزاهد وأبي بكر البلخي والهندواني وابن الفضل والحلواني فاتفقوا على أن الخطأ في الإعراب لا يفسد مطلقا ولو اعتقاده كفرا لأن أكثر الناس لا يميزون بين وجوه الإعراب، قال قاضيخان: وما قاله المتأخرون أوسع، وما قاله المتقدمون أحوط، وإن كان الخطأ بإبدال حرف بحرف، فإن أمكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بأن قرأ الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على أنه مفسد، وإن لم يمكن إلا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين فأكثرهم على عدم الفساد لعموم البلوى، وبعضهم يعتبر عسر الفصل بين الحرفين وعدمه، وبعضهم قرب المخرج وعدمه، ولكن الفروع غير منضبطة على شيء من ذلك، فالأولى الأخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم، وكون قولهم أحوط، وأكثر الفروع المذكورة في الفتاوى منزلة عليه اهـ وتمامه في نفح، وسيأتي تمامه. شامي: ١/٦٣٤ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراتشي.

اگر بہت زیادہ تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆...... اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہونے سے معنی بالکل بدل گیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر معنی اور مراد بالکل بدلے نہیں تو نماز ہو جائے گی، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لیا، اور معنی بدل گیا، تو اگر ان دو حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر آسانی سے فرق کر سکتا ہے اور اس نے فرق نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ان دو حرفوں کے درمیان فرق کرنا دشوار ہے جیسے سین اور صاد میں، ظاء اور ضاد میں، طا اور تا میں تو اس صورت میں اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر بلا قصد ایسا ہی زبان سے نکل گیا، یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق نہیں جانتا تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھا، اور معنی میں تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا موجود نہ ہو، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۴)

(۱، ۲، ۳) (ولو زاد كلمة أو نقص كلمة أو نقص حرفا أو قدمه أو بدله بآخر نحو من ثمره إذا أثمر واستحصد - تعالى جد ربنا - انفرجت بدل انفجرت - إياب بدل أواب: لم تفسد ما لم يتغير المعنى إلا ما يشق تمييزه كالضاد والظاء فأكثرهم لم يفسدها. (الدر مع الرد: ۱/۶۳۲-۶۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي.

(۴) (قوله ولو زاد كلمة) اعلم أن الكلمة الزائدة إما أن تكون في القرآن أو لا، وعلى كل إما أن تغير أو لا، فإن غيرت أفسدت مطلقاً نحو: وعمل صالحا وكفر فلهم أجرهم ونحو: وأما ثمود فهديناهم وبصرناهم، وإن لم تغير فإن كان في القرآن نحو وبالوالدين إحسانا وبرا لم تفسد في قولهم وإلا نحو فاكهة ونخل وتفاح ورمان وكمثال الشارح الآتي لا تفسد، وعند أبي يوسف تفسد لأنها ليست في القرآن كذا في الفتح وغيره. (شامي: ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي.

☆ ......اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، لیکن یہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے۔(۱)

اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور دوسرے ائمہ کرامؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بہرحال مذکورہ بالا تمام صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے ہیں اور نماز درست ہونے کا حکم دیتے ہیں اور متقدمین حضرات نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا خیال رکھتے ہیں۔(۳)

قرأت کی مقدار

اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت کرنے سے مقتدیوں کو گرانی نہیں ہوگی، تو لمبی قرأت کرنا مسنون ہے، اور اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت سے مقتدیوں کو گرانی ہوگی تو لمبی قرأت کرنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) وما أشبه ذلک مما لو تعمد به یکفر إذا قرأ خطأ فسدت صلاته فی قول المتقدمین واختلف المتأخرون فی ذلک قال محمد بن مقاتل وأبو نصر وشمس الأئمة الحلوانی رحمهم الله: لا تفسد صلاته وما قاله المتقدمون أحوط .. وما قاله المتأخرون أوسع. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۳۹ـ ۱۴۰ کتاب الصلاة، فصل فی قراءة القرآن خطأ ط: حقانیة ملتان. هندیة: ۱/ ۸۰، کتاب الصلوٰة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری ط. حقانیة ملتان، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی

(۴) فی الحضر وربما یختلف بالوقت و القوم والإمام، اللوامع (مرد : ۱/ ۵۳۹ـ ۵۴۰، فصل فی القراءة ط: سعید، قوله ای فی کل رکعة سورة مما ذکر ... الأفضل فی کل رکعة الفاتحة وسورة تامة (قوله ویختلف) فی البدائع عدم التقدیر فتح) ...... والظاهر ان المراد عدم التقدیر بمقدار معین لکل أحد وفی کل وقت کما یفیده تمام العبارة بل تارة یقتصر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سے فجر کی نماز پڑھائی، بعد میں صحابہ کرام نے تعجب سے سوال کیا کہ آپ نے نماز بہت مختصر کردی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کی ماں بچے کی وجہ سے آزمائش میں نہ پڑ جائے۔"(۱)

اس حدیث کے مفہوم میں کمزور، مریض اور ضرورت مند سب شامل ہیں، لہذا ان کی رعایت کرکے مختصر قرأت کرنا بھی سنت کے مطابق ہے۔

قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیے

"بڑی بڑی سورتیں پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے بعد خاموش رہنا

اگر کوئی شخص قرأت کے بعد اس قدر خاموش رہا جس میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہا جا سکے، تو اس پر آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

=على أدنى ما ورد كالعصر سورة من قصار المفصل في الفجر أو العصر سورة من قصاره عند ضيق وقت أو نحوه من الأعذار لأنه عليه الصلاة والسلام قرأ في الفجر بالمعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية أن يشق على أمه أو تارة يقرأ أكثر ما ورد إذا لم يمل القوم ... والحاصل فيه أنه ينبغي للإمام أن يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد أن يكون على التمام وهكذا في الخلاصة. شامي ١/٥٤٠، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ١/٥٩٥-٥٩٦ باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(١) انظر في الحاشية السابقة.

(٢) والحاصل أنه إذا شغله ذلك الشك فتفكر قدر أداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح ذكره في الذخيرة وجبت عليه سجود السهو. الدر المختار مع الرد ١/٥٠٣، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. هندية ١/١٢٨، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٤٧٣، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی.

قرأت کے بعد سوچتا رہا

"سوچتا رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی

"آیت چھوڑ دی" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے چاہے بلند آواز سے کرے جیسا کہ فجر، مغرب اور عشاء میں یا آہستہ آواز سے جیسا کہ ظہر اور عصر میں، مقتدی کے لئے خاموش رہنا ضروری ہے۔ امام کی قرأت کے دوران مقتدی کے لئے قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے سنت کے مطابق لمبی قرأت کرنا درست ہے البتہ نماز کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

مزید تفصیل کے لئے "امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) الصحيح لا يقرأ مطلقاً ولا الفاتحة في السرية فان قرأ كره تحريماً. الدر المختار مع الرد ۱/۵۴۴، فصل في القراءة، ط سعيد كراچى. البحر الرائق ۱/۳۶۳، صفة الصلاة، ط سعيد كراچى. ۱/۲۹۵ ط: رشيديه كوئٹہ. بدائع الصنائع ۱/۱۱۰، فصل في بيان اركان الصلاة، ط سعيد كراچى، ۱/۲۸۰، ۱۹۸۶ ط دار الكتب العلمية بيروت لبنان

(۲) "ويكره تحريماً اطالة ركوع او قراءة لادراك الجائي اى ان عرفه والا فلا بأس به" الدر المختار مع الرد ۱/۴۹۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب اطالة الركوع للجائي، ط سعيد كراچى.

قرأت مسبوق

"مسبوق کی قرأت" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت میں اٹک گیا

اگر امام نماز میں قرأت کے دوران اٹک گیا تو مقتدی کی جانب سے لقمہ کا انتظار نہ کرے، اگر واجب کی مقدار قرأت پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے پھر رکوع کرے۔(۱)

قرأت میں بھول گیا

اگر نماز میں قرأت پڑھتے پڑھتے بھول جائے، اور یاد آنے کے لئے دوبارہ ابتداء سے قرأت پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے، اور اگر غلطی سے سجدۂ سہو کر لیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

قرأت میں عدم ترتیب

نماز میں قرأت کے اندر ترتیب قائم نہ رہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں، البتہ جان

---

(۱) ويكره للمقتدي أن يعجل بالفتح، لأن الإمام ربما يتذكر فيكون التلقين من غير حاجة، ويكره للإمام أن يلجئهم إليه بأن يقف ساكتاً بعد الحصر أو يكرر الآية بل ينتقل إلى آية أخرى أو يركع إن قرأ قدر المستحب وقيل قدر الفرض والأول هو الظاهر (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۴۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: قديمي كراچي، رد المحتار: ۱/۶۲۲، ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، رشيدية كوئٹه، و ۲/۶، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو ظن الإمام السهو فسجد له فتابعه فبان أن لا سهو فالأشبه الفساد لاقتدائه في موضع الانفراد. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۹، وفي رد المحتار: (قوله فالأشبه الفساد) وفي الفيض وقيل: لا تفسد وبه يفتى، وفي البحر عن الظهيرية قال الفقيه أبو الليث: في زماننا لا تفسد لأن الجهل في القراء غالب آه والله أعلم شامي: ۱/۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

بوجھ کر ترتیب کے خلاف نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا

واجب کی مقدار قرأت پڑھنے کے بعد قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا،(۱)

لیکن اگر غلطی ایسی ہے کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قرأت میں غلطی کرنا

قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہو جانا، خواہ یہ غلطی اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش میں ہو، یا کسی تشدید والے حرف کو ساکن پڑھے، یا کسی تشدید یا ساکن والا حرف پڑھنے میں کسی حرف کا اضافہ ہو جائے یا بدل جائے یا کم اور زیادہ ہو جائے، تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، یہ متقدمین کا مذہب ہے اور اس میں احتیاط زیادہ ہے، البتہ

(۱) (قوله بترك واجب) اي من واجبات الصلاة الاصلية (كل) وجب الانو ترك ترتيب السور لا يلزمه شيء مع كونه واجبا. شامي: ۲/۸۰، باب سجود السهو ط. سعيد كراچي. ويكره الرياءة سورة فوق التي قرأها. طحطاوي على المراقي، ص ۳۵۲، مكروهات الصلاة، ط: قديمي كراچي. شامي ۱/ ۵۴۶: فصل في القراءة مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير ۱/ ۲۹۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وانظر لمعاشية السهئة ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره او تغيير واجب الخ. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط. رشيدية كوئٹه. فتاوى قاضيخان على هامش الهندية ۱/ ۱۲۰ فصل في ما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية. حلبي كبير، ص ۴۵۵، فصل في سجود السهو ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وان غير المعنى بان قرأ ان الابرار لفي جحيم، وان الفجار لفي نعيم، ... تفسد صلاته لانه اخبر بخلاف ما اخبر الله تعالى وقال بعضهم لا تفسد صلاته لعموم البلوى والاول اصح. فتاوى قاضيخان، فصل في قراءة القرآن خطأ وفي الاحكام المتعلقة بالقراءة: ۱/ ۱۵۳، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۸۰-۸۱، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۲۸، الفصل الثاني عشر في زلة القاري، جنس آخر لو ذكر آية مكان آية، ط. مجيد اكيڈمي لاهور.

متأخرین کے نزدیک اعراب کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس پر فتویٰ ہے۔(۱)

قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو

مقتدی کے لئے قرأت کے علاوہ باقی تمام ارکان میں امام کے ساتھ شریک رہنا چاہئے، خواہ امام کے ساتھ ادا کرے، یا اس کے بعد یا اس سے پہلے، بشرطیکہ اسی رکن کے آخر تک امام اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

پہلی صورت کی مثال: امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔

دوسری صورت کی مثال: امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے، اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔

تیسری صورت کی مثال: امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔(۲)

---

(۱) ان الخطاء في الاعراب اى الحركات والسكون ويدخل فيه تخفيف المشدد وقصر الممدود وعكسهما او في الحروف بوضع حرف مكان آخر، او زيادته او نقصه او تقديمه او تاخيره او في الكلمات او في الجمل كذلك او في الوقف ومقابله والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنى تغييرا يكون اعتقاده كفرا يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن او لا الا ما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام ..... واما المتأخرون كابن مقاتل ..... فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقا، وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي.
هندية: ۱/ ۸۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئٹه.
طحطاوى على المراقى، ص: ۳۳۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچي.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال في شرح المنية لا خلاف في لزوم المتابعة في الاركان الفعلية اذ هي موضوع الاقتداء. واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراءة من الاذكار يتابعه ..... والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه ..... ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشاركة في باقيه، ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الانواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب وسنة في السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة كما قدمناه، رد المحتار: ۱/ ۴۷۰-۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب تحقيق مهم في متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. مراقى الفلاح، ص: ۲۵۱، فصل فيما يفعله المقتدى بعد

قرأتیں دو ہیں

"دو قرأتیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

قصار مفصل

نماز میں "قصار مفصل" چھوٹی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ "لم یکن" سے "سورۃ الناس" تک ہیں، اور یہ سورتیں مغرب میں پڑھنا مستحب ہے۔ (۱)

قصر نماز کی وجہ

مسافر بالخصوص کو بھی قصر کی اجازت دینا اور مقیم با مشقت کو قصر کی اجازت نہ دینا اللہ تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ نماز قصر کرنا مسافر کے ساتھ خاص ہے، مقیم نماز قصر نہیں کر سکتا، اور یہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ سفر اپنی ذات کے اعتبار سے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ شدائد مصائب، محنت، مشقات اور تکلیف پر مشتمل ہے، مسافر اگرچہ زیادہ آسودہ حال لوگوں میں سے ہو مگر پھر بھی وہ اپنی حیثیت کے اعتبار سے ضرور ایک قسم کی محنت اور مشقت میں ہوتا ہے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی محض رحمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس کی ذمہ داری سے نماز کا ایک حصہ کم کر دیا اور ایک ہی حصہ پر اکتفا فرمایا تاکہ اس سے اس عبادت الٰہی کی مصلحت سفر میں ساقط کرنے سے بالکل فوت

مطبوعہ الامام، ط: قدیمی کراچی۔ حلبی کبیر، ص: ۵۲۷-۵۲۸، فصل فی الامامۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۱) (ویسن فی الحضر) لامام ومنفرد، ذکرہ الحلبی، والناس عنہ غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الی آخر البروج (فی الفجر والظہر و) منہا الی آخر لم یکن (اوساطہ فی العصر والعشاء و) باقیہ (قصارہ فی المغرب) ای فی کل رکعۃ سورۃ مما ذکر ذکرہ الحلبی۔ الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۰-۵۴۱، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱/۳۳۹، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید کراچی و ۱/۵۹۳، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ تبیین الحقائق: ۱/۳۳۲، باب صفۃ الصلاۃ، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔

نہ ہو جائے اور اقامت میں جو مشقت، تکلیف اور مشکلات پیش آتی ہیں وہ ایسی ہیں جن کا کوئی احصاء اور شمار نہیں ہے پس اس طرح اگر محنتی، مزدوری اور مشقت والے آدمی کے لئے قصر نماز کی اجازت ہوتی تو بہت ہی ضروری و لازمی عبادات ضائع ہو جاتیں، اور اگر بعض کے لئے اجازت ہوتی اور بعض کے لئے نہ ہوتی تو بھی احصاء (احاطہ) نہ ہوتا، اور کوئی خاص ایسا وصف بھی احصاء نہ ہوتا، اور سفر کے علاوہ کوئی خاص ایسا وصف بھی نہیں ہے جس کو رخصت اور عدم رخصت کے لئے ضابطہ بنایا جاسکے، کیونکہ مشقت اور محنت سفر کے ساتھ معلق کی گئی ہے، اور اس میں عبادت کی تخفیف کے ساتھ مناسبت بھی ہے، البتہ اگر مقیم کو بیماری کا عذر ہو تو اس کے لئے نماز بیٹھ کر یا پہلو پر لیٹ کر ادا کرنا بھی جائز رکھا گیا ہے، اور یہ قصر عذر کی نظیر ہے، اور محض تکان کی مشقت اور تکلیف کا اعتبار نہیں کیا گیا، کیونکہ یوں تو دنیا و آخرت کی تمام ہی مصلحتیں تکان اور محنت پر موقوف ہوتی ہیں، اور جو شخص محنت اور تکلیف نہیں اٹھاتا اس کو کوئی راحت و آرام نہیں ملتا، محنت اور تکلیف کی قدر ہی آرام و راحت سے ملتی ہے، چنانچہ مشقت کے تمام پیشوں میں مثلاً کاشتکاری اور لوہے کا کام وغیرہ میں لازمی طور پر محنت، مشقت اور تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح دنیا کا کوئی بھی کام ہو، محنت اور مشقت سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس میں قصر کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ پیشہ ور اور محنتی لوگ عام طور پر ان محنت اور مشقت والے کام میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں، ان کا معاش انہی پیشوں پر موقوف ہوا کرتا ہے، اگر ان کو قصر نماز کی عام اجازت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے انتظامات میں سخت ابتری پھیل جاتی، اس لئے مصلحت اور حکمت الٰہی نے عام محنت اور مشقتوں میں رخصت تجویز نہیں فرمائی بلکہ خاص محنت اور مشقتوں کے لئے رخصت ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایک حرج کی صورت میں رخصت تجویز نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ

حرج کے طریقے بہت زیادہ ہیں، اور اب اگر سب میں رخصت تجویز کی جائے تو اطاعت الٰہی بالکل متروک ہو جائے گی۔ (احکام اسلام ص ۷۸)(۱)

قضاء

☆ ... وہ نماز جو اپنے وقت میں نہ پڑھی جائے، مثلاً ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑھی جائے تو وہ نماز قضاء کہلاتی ہے۔(۲)

☆ ... فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء فرض اور فوت شدہ واجب نمازوں کی قضاء واجب ہے، وتر کی قضاء واجب ہے، اسی طرح نذر کی نماز کی قضاء واجب ہے، اور بالغ

---

(۱) إن الشارع الحكيم شرع لنا صلاة القصر في السفر لحكمة عالية أرادها لمصلحة المسلمين، وذلك أن الإنسان إذا كان مسافرا فهو معرض للأخطار ووعثاء الأسفار إذ يكون دائما مشغول البال كما هو معلوم لدى من كابد عناء ومشقة الأسفار ولرب قائل يقول إن السفر لا يكون في كل الأحوال مظنة لحصول المشقة، فكان الواجب أن يفصل في هذا الحكم، فنقول له إن الشارع رأى أن الغالب في السفر حصول المشقة حتى قالوا إن السفر قطعة من العذاب وقالوا إن العذاب قطعة من السفر، لأن المسافر يقاسي من المشاق ما لم يعاني بعضه وهو في حالة الإقامة. (حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۱۰۴، حكمة صلاة القصر، ط: قصاري كتب خانه بازار كتاب فروشي كابل.) والأصل الثالث أنه ليس كل حرج يرخص لأجله فإن وجوه الحرج كثيرة والترخص في جميع ذلك تفضي إلى إهمال الطاعة، والاسترسال في ذلك ينفي العناء ومقاساة التعب وهو معروف لا نهاد التشرع واستقامة النفس، فاقتضت الحكمة أن لا يدور الكلام إلا على وجوه كثر وقوعها وعظم الاعتداد بها لا سيما في قوم نزل القرآن بلغتهم، وكانت نصب أعينهم حيالا لهم، ولا ينبغي أن يجاوز من ملاحظة كون الطاعة مؤثرة بالمخاصمة متى أمكن، ولذلك شرع القصر في السفر دون الاكتساب والمشاغل ودون الزروع والصناعات، وصور المسائل المعترفة ما عبر بالقصر المتعرفة الخ. (حجة الله البالغة: ۲/۱۰۳ - ۱۰۴، باب أسرار القضاء والرخصة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.)

(۲) القضاء فعل الواجب بعد وقته. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۳۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. ورد: ۲/۶۲، ط: سعيد كراچي.)

نفل اور سنت کی قضاء بھی واجب ہے جو شروع کر کے فاسد کردی گئی ہے،(۱) کیونکہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، فاسد کرنے کی صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے، اگر وقت کے اندر اندر نہیں پڑھا تو وقت نکلنے کے بعد بھی پڑھنا لازم ہے۔(۲)

سنت مؤکدہ اور نفل نماز اگر وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو وقت گذرنے کے بعد قضاء کے طور پر ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ سنت اور نفل کی قضاء نہیں ہے، بلکہ تلافی کے طور پر سنت اور نفل نمازوں کی قضاء کی غرض سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل علیحدہ نماز ہوگی۔(۳)

قضاء ادا کرنے کی آسان صورت

قضاء نماز ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے، جتنے سال کی نماز فوت ہوئی ہے، اتنے سال تک ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے۔(۴)

قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی

"اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة: لف نشر مرتب الدر مع الرد. ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. (قوله والواجب) كالمنذورة والمعزول عليها وقضاء النفل الذي افسده شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی هندیة. ۱/۱۲۱، الباب الحادی عشر ط. حاشیه ملقن البحر الرائق: ۲/۱۴۱، باب قضاء الفوائت، ط: دار الکتب العلمية بيروت.

(۲) اما الاولى فقد قال اصحابنا اذا شرع في التطوع يلزمه المضي فيه وإذا افسده يلزمه القضاء، بدائع الصنائع: ۱/۲۹۰، فصل في صلاة التطوع، وكذا في الهندية ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، هداية: ۱/۱۴۸، باب النوافل فصل في القراءة.

(۳) قوله ولم تقض الا تبعا) اي لم تقض سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفرض، فتقضى تبعا للفرض سواء قضاها مع الجماعة او وحده لان الاصل في السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب، البحر الرائق ۲/۴۳، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی، البنایة: ۲/۱۲۴، باب ادراك الفريضة، الهداية: ۱/۱۳۲، باب ادراك الفريضة.

(۴) فتاوى دار العلوم ديوبند. ۱/۶۶۲ ط: دار الاشاعت کراچی، وكذا في فتاوى حقانية: ۳/۲۹۶ اشاعت کردہ: جامعہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ پاکستان.

قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے

اگر کسی آدمی کی بہت ساری نمازیں قضاء ہو چکی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوں گی، ان نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اور قضاء پڑھتے وقت کونسی نماز پڑھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا ضروری ہے مثلاً اس طرح کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو سب سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد بھی یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب سے پہلے قضاء ہوئی۔(۱)

یا یوں کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب کے اخیر میں مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو اس سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی تھی، اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں بھی متعین کرے۔(۲)

قضاء کا خیال نہ رہا

اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) كثرت الفوائت، نوى أول ظهر عليه أو آخره. الدر المختار: (كثرت الفوائت إلخ) مثاله لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فإذا قضاها لا بد من التعيين لأن فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فإن أراد تسهيل الأمر يقول أول فجر مثلا، فإنه إذا صلاه يصير ما يليه أولا أو يقول آخر فجر فإن ما قبله يصير آخرا، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت، رد المحتار: ۲/۷٦، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب إذا أسلم المرتد هل تعود حسناته أم لا، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهاني: ۲/۹۹، كتاب الصلاة، الفصل العشرون في قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه. التاتارخانية: ۲/٦٦، كتاب الصلاة، قضاء الفائتة، ط: إدارة القرآن كراچی.

(۳) والأصل في لزوم الترتيب قوله صلى الله عليه وسلم "من نام عن صلاة أو نسيها فلم يذكرها إلا وهو يصلي مع الإمام فليصل التي هو فيها ولتكن له نافلة، ثم ليقض التي تذكر، ثم ليعد التي صلى مع الإمام" حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۳۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچی. هندية: ۱/۱۲۲، باب قضاء الفوائت، ط: ماجدية، حلبي كبير ص: ۵۲۹، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

قضاء کرنا گناہ ہے

عذر کے بغیر نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا اور قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی نے نماز کو اپنے وقت پر ادا نہیں کیا تو وہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ ان نمازوں کو حساب کر کے ادا کرنا بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ سچے دل سے توبہ استغفار کرنا بھی ضروری ہے، حج عمرہ یا صدقہ خیرات کرنے سے فوت شدہ نماز معاف نہیں ہوگی۔ (۱)

قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں

اگر کسی کے ذمہ ایک سے زائد نمازوں کی قضاء ہے اور وقت میں تمام قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش نہیں بلکہ بعض قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وقت میں جس قدر قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے پہلے ان کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر ضروری نہیں کہ پہلے وتر کی نماز پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھے بلکہ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) وفي كشف الأسرار: ان المثلية في القضاء في حق ازالة المأثم لا في احراز الفضيلة آه والظاهر ان المراد بالمأثم ترك الصلاة، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واما اثم تاخيرها عن الوقت التي هو كبيرة فباق لا يزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بد منها. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. طحطاوي على المراقي، ص: ۴۳۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي، رد المحتار: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو تعددت الفائتة والوقت يسع بعضها مع الوقتية سقط الترتيب في الأصح. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. "(قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت، فالأصح جواز الوقتية) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتى بقي من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوات الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر، وصرح في المجتبى بأن الأصح جواز الوقتية. رد المحتار: ۲/۶۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۸۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

قضاء مقرر ہونے کی وجہ

"رخصت مقرر ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

قضا نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا

قضا نماز اعلان کر کے ادا کرنا گناہ ہے، بلکہ قضاء نماز اس طرح ادا کرنا چاہئے کہ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چلے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔(۱)

قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے

اگر کسی نے مثلاً ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کی جماعت شروع ہو چکی ہے تو اگر یہ شخص صاحب ترتیب ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے، اور اگر صاحب ترتیب نہیں ہے تو پہلے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے پھر اس کے بعد ظہر کی قضاء پڑھے۔(۲)

---

(۱) (قوله ويأتي) أي المتقدم في باب الأذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما مر من أن التأخير معصية فلا يظهرها، وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح. شامي (٢/٧٧) باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. صغيري: ٢٥١، باب قضاء الفوائت، ط: حقانية. البحر (٢/١٦٠) باب قضاء الفوائت، ط: دار الكتب العلمية بيروت، و (٢/٩٠) أيضا. ط: سعيد. شامي (١/٣٩٤) باب الأذان ط: سعيد، حلبي كبير ص: ٥٣٢، قضاء الفوائت، ط: سهيل.

(٢) (الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم ... (ويسقط) الترتيب (بأحد ثلاثة أشياء) ... (و) الثالث (إذا صارت الفوائت) الحقيقية أو الحكمية (ستا) لأنه لو وجب الترتيب فيها لوقعوا في حرج عظيم وهو مدفوع بالنص. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ٤٤٠-٤٤٣، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ٢/٦٥-٦٩، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ٢/٩٠-٩٣، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/١٢٢-١٢٣، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ.

(قوله والقضاء...) تنبيه لو خاف فوت جماعة الحاضرة قبل قضاء الفائتة فإن كان صاحب ترتيب قضى، وإن لم يكن فهل يقضي ليكون الأداء على حسب ما وجب، وليخرج من خلاف مالك فإن الترتيب لا يسقط عنده بهذه الأعذار المذكورة عندنا أم يقتدي لإحراز فضيلة الجماعة مع جواز تأخير القضاء، ولكن تردد فيه قال الخير الرملي: لم أره، ثم نقل عن الشافعية اختلاف الترجيح

قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ

قضاء نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، البتہ فرض اور واجب نماز یعنی وتر کی قضاء ہے، سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔(۱)

قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی

اگر قضاء نماز پڑھنے والا صاحب ترتیب ہے، اور قضاء نماز شروع کرنے سے پہلے ہی جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اس صورت میں صاحب ترتیب کے لئے پہلے قضاء نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی اس سے پہلے نہیں۔

اور جو آدمی صاحب ترتیب نہیں وہ پہلے قضاء نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہوجائے، اور اگر قضاء نماز شروع کرنے کے بعد جماعت کی نماز شروع ہوگئی تو قضاء نماز کو پوری کرکے جماعت میں شامل ہوجائے، درمیان میں قضاء نماز کو ختم نہ کرے۔(۲)

قضاء نماز جماعت سے پڑھے......

اگر جہری نماز قضاء ہوگئی ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں تو امام بلند آواز سے قرأت کرے۔(۳)

قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

☆...... ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے، بلا عذر تاخیر کرنا جائز نہیں، تاہم اگر کسی وجہ سے نماز قضاء ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے جیسا کہ

علیہ مرسطہ الطحاوی، علت ووجہہ ظاہر، لان الجماعة واجبة عندنا او فی حکم الواجب، ولذا یترک لاجلہ سنۃ الفجر التی قیل عندنا بوجوبھا الخ۔ حلبی: ۲/ ۵۰۰، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی
(۱) "کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبھا فیہ یلزمہ قضاءھا ...... والقضاء فرض فی الفرض وواجب فی الواجب وسنۃ فی السنۃ، ھندیۃ: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ ان الاصل فی السنۃ ان لا تقضی لاختصاص القضاء بالواجب۔ البحر الرائق: ۲/ ۳۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ رد المحتار: ۲/ ۵۹، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔
(۲) عنوان "قضاء نماز باقی ہے جماعت کھڑی ہوجائے" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
(۳) "قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا" عنوان کی آخری نمبر کی تخریج دیکھیں۔

"جنگ خندق" (۱) اور "لیلۃ التعریس" (۲) میں قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

مسئلہ۔ اگر چند لوگوں کی ایک وقت یا چند اوقات کی نماز قضاء ہوگئی، تو ان کو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کریں، اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جائے، اور اگر آہستہ آواز کی نماز ہے تو آہستہ سے قرأت کرے۔ (۳)

---

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال: ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر، ثم اقام فصلى العصر، ثم اقام فصلى المغرب، ثم اقام فصلى العشاء. جامع الترمذي: ۱/ ۴۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ، ط: سعيد كراچي

"عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش، قال: يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتى كادت الشمس تغرب، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: والله ما صليتها، فقمنا الى بطحان فتوضأ للصلاة وتوضأنا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب. صحيح البخاري: ۱/ ۸۳، ۸۴، كتاب الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، ط: قديمي كراچي

(۲) عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال: سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم: لو عرست بنا يا رسول الله! قال: اخاف ان تناموا عن الصلاة، قال بلال: انا اوقظكم، فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عيناه فنام فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال: يا بلال اين ما قلت؟ قال: ما القيت علي نومة مثلها قط، قال: ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء، يا بلال قم فاذن بالناس بالصلاة، فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى. صحيح البخاري ۱/ ۸۳، كتاب الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت، ط. قديمي كراچي۔

(۳) ومن قضى الفوائت، ان قضاها بجماعة فان كانت صلاة يجهر فيها يجهر فيها الامام بالقراءة وان قضاها وحده يتخير بين الجهر والمخافتة والجهر افضل، ويخافت فيما يخافت فيه حتما. هندية ۱/ ۱۲۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. التاتارخانية: ۱/ ۷۶۲، كتاب الصلاة قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچي، رد المحتار: ۱/ ۵۳۳، ۵۳۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

قضاء نماز کا فدیہ

اگر بالغ ہونے کے بعد نماز نہیں پڑھی تو بعد میں ان نمازوں کا پڑھنا ضروری ہے اگر کسی وجہ سے زندگی میں نہیں پڑھ سکا تو فدیہ دینے کی وصیت کر کے جانا چاہئے، (۱) نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے، موت کے بعد دینا صحیح ہے، اس سے ان شاء اللہ عذاب سے بچ جائے گا۔ (۲)

ہر فدیہ فی نماز ایک صدقہ فطر کے برابر ہے، اور روزانہ وتر کے ساتھ چھ نمازیں ہیں تو فدیے بھی چھ ہیں اور ایک صدقہ فطر تقریباً دو کلو آٹا یا اس کی قیمت ہے۔ (۳)

قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے

دن رات ۲۴ گھنٹے میں تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز

---

(۱) وهي واجبة بالزكاة والصيام والصلاة التي فرط فيها، الدر المختار مع الرد: ۶/ ۶۴۸، كتاب الوصايا، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۷/ ۳۴۳، كتاب الوصايا، ط: رشيديه كوئٹه

(۲) "(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التاترخانية: عن التتمة: سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة في مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا ... وفي القنية: ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم". رد المحتار: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. هنديه: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشيديه كوئٹه. وفي القرآن: "ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء".

(۳) ولو مات وعليه صلوات فائتة وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۷۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۹۰، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي و (۲/ ۱۶۰): ط رشيديه. هنديه: ۱/ ۱۲۵، ط: رشيديه كوئٹه

نہیں، نہ قضا، نہ نفل، سب ناجائز ہیں، اور وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱۔ سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے، اور دھوپ کی زردی باقی نہ رہے، اور اشراق کا وقت ہو جائے۔

۲۔ سورج غروب ہونے سے پہلے جب سورج کی دھوپ زرد ہو جائے، اس وقت سے لیکر آفتاب غروب ہونے تک قضا نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت میں بھی پڑھ لینا ضروری ہے مگر دیر کرنا گناہ ہے۔

۳۔ زوال کا وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

ان تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر کی نماز اگر اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت پڑھ لینا ضروری ہے۔(۱) ان تین اوقات کے علاوہ دو تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، قضا نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:

(۱) صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے صرف سنت پڑھی جاتی ہے کوئی نفل نماز اس وقت جائز نہیں (۲) فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب طلوع ہونے تک (۳) عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتى ترتفع، وعند الانتصاف إلى أن تزول، وعند احمرارها إلى أن تغيب إلا عصر يومه ذلك فإنه يجوز أداؤه عند الغروب. ... ولا يجوز فيها قضاء الفرائض والواجبات الفائتة عن أوقاتها كالوتر. (هندية: ۱/۵۲، كتاب الصلاة الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط. رشيدية كوئٹہ. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۱۸۵ - ۱۸۶، كتاب الصلوة، فصل في الأوقات المكروهة، ط. قديمي كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۶۱ - ۲۶۲، كتاب الصلاة، ط. سعيد كراچي)

ان تین اوقات میں نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضوء، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز، البتہ قضاء نماز ان اوقات میں جائز ہے،(۱) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔(۲)

قضاء نماز کی تعداد ایک ہے

اگر کسی آدمی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی ہے، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نماز نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں، تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں قضاء کے حکم میں ہیں، اور شروع کی ایک قضاء حقیقۃً قضاء ہے سب مل کر پانچ نمازوں سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی،

---

(۱) " (قوله عن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة) اى منع عن التنفل في هذين الوقتين قصدا ـــــ والقصر على الثلاثة ليفيد ان بقية الواجبات من الصلاة داخل في التنفل فيكره فيهما كالمنذور خلافا لابي يوسف وما شرع فيه من النفل ثم افسده وركعتي الطواف ـــــ واطلق في التنفل فشمل ماله سبب وما ليس له فتكره تحية المسجد فيهما ـــــ (وبعد طلوع الفجر باكثر من سنة الفجر) " البحر الرائق: ۱/۲۵۱ ـ ۲۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۱۸۸ ـ ۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات المكروهة ، ط: قديمي، هندية: ۱/۵۲، الباب الاول في المواقيت الفصل الثالث في الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" ويكره قضاؤها فيه لان التاخير معصية فلا يظهرها) .. ويظهر من التعليل ان المكروه قضاؤها مع الاطلاع عليها ولو في غير المسجد " رد المحتار: ۱/۳۹۱، كتاب الصلوة، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۳۳، قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

اور ان نمازوں کو ترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہو گیا۔(۱)

قضاء نماز کی نیت

قضاء نماز کی نیت یہ ہے کہ مثلاً جتنی فجر کی نمازیں قضاء کی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز ادا کر رہا ہوں "اللہ اکبر" یا مثلاً جتنی ظہر کی نماز قضاء ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز ادا کر رہا ہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کر کے نماز ادا کرتا رہے، جب آخری نماز ہو تو یہ نیت کرے کہ میں فوت شدہ نمازوں میں سے آخری فجر کی نماز پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کرے۔(۲)

---

(۱) المنقول: لو صلى فرضا ذاكرا أن عليه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا عند أبي حنيفة، وباتا عندهما ومعنى التوقف عنده أنه إن لم يقض الفائتة حتى صلى ست وهو ذاكر لها عاد الكل صحيحا، مثاله فاتته صلاة الفجر فصلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من اليوم الثاني وهو ذاكر الفائتة في كل واحدة منها فهذه الخمس فاسدة فسادا موقوفا عنده فإن صلى الظهر من اليوم الثاني قبل أن يقضي الفائتة صحت الظهر والخمس التي قبلها. (حلبي كبير، ص: ۵۳۰، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۸۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، و ۲/۱۵۶، ط: رشيدية، فتح القدير: ۱/۴۸۸، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر، فتاوى شامي: ۲/۶۸ - ۶۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) "كثرت الفوائت نوى أول ظهر عليه أو آخره، وشأنه لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فإذا قضاها لا بد من التعيين لأن فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فإن أراد تسهيل الأمر، يقول أول فجر مثلا، فإنه إذا صلاه يصير ما يليه أولا، أو يقول آخر فجر، فإن ما قبله يصير آخرا، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت، (رد المحتار: ۲/۷۶، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، المحيط البرهاني: ۲/۹۹، كتاب الصلاة، الفصل العشرون في قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة، ط: المكتبة الغفارية، تاتارخانية: ۲/۴۶۶، كتاب الصلاة، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچي، هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلوة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئته.

واضح رہے کہ قضا، ادا کی نیت سے اور ادا قضا کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

قضاء نماز کے لئے اذان دینا

☆... اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا قضاء نماز پڑھنا چاہے، تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر قضاء پڑھے۔(۲)

☆... اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اذان کہنا یا نہ کہنا ان کے اختیار میں ہے، البتہ اقامت ہر نماز کے شروع میں کہی جائے۔(۳)

---

(۱) الصحيح أن القضاء بنية الأداء كعكسه. الدر المختار ورد المحتار: ۱/۴۲۳، باب شروط الصلاة، مطلب يصح القضاء بنية الأداء وعكسه، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (و) يسن أن (يؤذن ويقيم لفائتة) رافعا صوته لو بجماعة أو صحراء لا ببيته منفردا ... (ولا يسن) ذلك ... فيما يقضي من الفوائت في مسجد. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۱، باب الأذان، ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/۲۲۸، كتاب الصلوة، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية كراچی. وإذا كانوا قد صرحوا بأن الفائتة لا تقضى في المسجد لما فيه من إظهار التكاسل في إخراج الصلاة عن وقتها فالواجب الإخفاء، فالأذان للفائتة في المسجد أولى بالمنع. البحر الرائق: ۱/۲۶۲، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد كراچی

(۳) وإن فاتته صلوات أذن للأولى وأقام وكان مخيرا في الثانية إن شاء أذن وأقام وإن شاء اقتصر على الإقامة كذا في الهداية. عالمگیری ۱/۵۵ الباب الثاني في الأذان، ط: حقانيه. شامی (۱/۳۹۰) باب الأذان، ط: سعيد. تاتارخانية ۱/۵۲۳، نوع آخر في من يقضي الفوائت يقضيها بأذان وإقامة أو بغيرهما، ط: إدارة القرآن كراچی. (وكذا) يسنان (لأولى الفوائت) لا لفاسدة (ويخير فيه للباقي لو في مجلس) وفعله أولى ويقيم للكل. الدر المختار أي لا يخير في الإقامة للباقي، بل يكره تركها. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۱، باب الأذان، مطلب في الأذان الجوقي، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۲، باب الأذان، ط: سعيد كراچی

قضا نماز کے لئے اقامت کہنا

☆ اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا نماز پڑھنا چاہے تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر پڑھے۔(۱)

☆ اور اگر قضا نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہنا کافی ہے، اذان دینے کی ضرورت نہیں۔(۲)

قضا نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے

قضا نمازوں کا فدیہ زندگی میں ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ زندگی میں قضا نمازوں کا ادا کرنا ہی لازم ہے۔(۳) ہاں اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مرگیا ہے کہ اس کے ذمہ قضا نمازیں رہ گئیں، اور وہ زندگی میں ادا نہ کرسکا تو اب موت کے بعد فدیہ دینا جائز ہوگا، اگر اس نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ (میراث) میں کچھ چھوڑ کر گیا ہے، تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصے سے جتنا فدیہ ادا ہوسکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا، اگر وارث فدیہ ادا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے کیونکہ اس نے وصیت کی اور ترکہ میں مال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۲ فی الصفحة السابقة

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۳ فی الصفحة السابقة

(۳) (قوله ولو فدی عن صلاته فی مرضه لا یصح) فی التتارخانیة عن التتمة: سئل الحسن بن علی عن الفدیة عن الصلاة فی مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا ... وفی القنیة ولا فدیة فی الصلاة حالة الحیاة بخلاف الصوم اھ. رد المحتار: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/ ۱۲۵، کتاب الصلوة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشیدیة کوئٹه.

دینا بتایا ہو بھی چھوڑ کر گیا ہے۔(۱)

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو ورثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام وارث عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی طور پر یا اپنے اپنے حصے سے انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر احسان ہوگا امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا۔(۲)

اور ہر نماز کا فدیہ صدقہ فطر کی طرح تقریباً دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور قیمت میں اس دن کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کیا جائے گا اور روزانہ وتر سمیت چھ نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔(۳)

قضاء نمازوں کا کفارہ

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ یا کفارہ ان نمازوں کو وقت پر ادا نہ کرنے کے بعد تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس سے توبہ بھی کرتا ہے، زندگی میں قضا نمازوں کے بدلہ میں صدقہ دینے سے کچھ بھی نہیں ہوگا اس لئے ان نمازوں کو ادا کرنا ہر حال میں لازم ہے۔(۴) ہاں صدقہ کرنے کی صورت میں اللہ کے غصے میں کمی آئے گی۔(۵)

(۱، ۲) ومن مات وعليه صلوات فاوصى بمال ممن يعطى لكفارة صلواته لزم، يعطى لكل صلاة كالفطرة وللوتر كذلك وكذا الصوم لكل يوم وانما يلزم تنفيذها من الثلث وان لم يوص وتبرع به بعض الورثة جاز. حلبي كبير، ص: ۵۳۵ فصل في قضاء الفوائت ط سهيل اكيڈمی. رد المحتار، ۲/ ۷۲-۷۳ باب قضاء الفوائت ط سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة الباب الحادي عشر قضاء الفوائت ط رشيدية. البحر الرائق: ۲/ ۹۱، باب قضاء الفوائت ط. سعيد

(۳) واذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فاوصى ان تعطى كفارة صلواته يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع. عالمگیری: ۱/ ۱۲۵ باب قضاء الفوائت ط: رشيدية. البحر الرائق ۲/ ۹۱، رد المحتار ۲/ ۷۲-۷۳ باب قضاء الفوائت، ط. سعيد كراچی

(۴) عنوان قضا نمازوں کا کفارہ کب ادا کیا جائے اور قضاء عمری کے تحت حواشی ملاحظہ کریں۔

(۵) عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء

قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں

اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف دنوں میں قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو ترتیب یاد نہیں مثلاً کسی دن کی ظہر، اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ بھی یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو

"ترتیب ساقط ہو جاتی ہے" عنوان کے تحت نمبر ۳ کو دیکھیں۔

قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں

اگر قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہے شمار کرنا مشکل ہے، تو اس صورت میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر ایک صحیح تخمینہ اور اندازہ لگانا چاہیے، اور اس کے مطابق حساب کر کے ادا کر لینا چاہیے۔(۲)

مثلاً ایک شخص تیرہ، چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوا، اور اس نے چار پانچ سال تک نماز نہیں پڑھی یا کبھی پڑھی اور کبھی چھوڑ دی، اور یہ مدت اس شخص کے اندازہ میں مثلاً چار سال کی ہوئی، تو اس شخص کو اپنے گمان کے مطابق اتنے ہی دنوں کی نماز ادا کرنا ضروری ہوگا۔

مشکاۃ المصابیح: ۱/۱۶۸، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثانی، ط: قدیمی

(۱) ولو نسي ترك الظهر والعصر من يومين ولا يدري أيهما ترك أولا تحرى فإن لم يكن له رأي.
قالوا: لا نأمره إلا بالتحري ويسقط عنه الترتيب. عالمگیری: ۱/۱۲۳، قضاء الفوائت، ط: حقانیہ.
ردالمحتار: ۲/۶۸، کتاب الصلاۃ، قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة، ط: سعید کراچی.

(۲) من لا يدري كمية الفوائت يعمل بأكبر رأيه فإن لم يكن له رأي يقضي حتى يتيقن أنه لم يبق عليه شيء. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۴۴۷، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی.

دوسری مثال یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر مثلاً پچاس سال ہے، اور وہ پندرہ سال میں بالغ ہوا اور اس نے تیس سال کی عمر میں نماز شروع کی تو اس کے ذمہ پندرہ سال کی نماز باقی ہے، اور اس آدمی کے لئے پندرہ سال کی قضاء پڑھنا ضروری ہوگا۔

اگر کسی آدمی کے ذمے کسی کا قرض ہے، اور اس کی تعداد نہ کتنی رقم قرض ہے تو اندازہ کر کے حق اس کو دیا جاتا ہے، تاکہ اس کے ذمہ میں کچھ باقی نہ رہے، ایسا ہی سوچ کر فوت شدہ نمازوں کی تعداد کا اندازہ لگا لے اور اس حساب سے ادا کرتا رہے، اور اندازہ سے جو حساب لگایا گیا ہے اس سے کم ادا نہ کرے بلکہ زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا

اگر کسی آدمی نے بالغ ہونے کے بعد بہت ساری نمازیں نہیں پڑھیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ان نمازوں کو ادا کر لے، بلا عذر تاخیر نہ کرے، موت و حیات کا کچھ پتہ نہیں ہے، ہاں اگر عذر کی وجہ سے فوت شدہ نمازوں کو دیر سے ادا کرنا چاہے تو گنجائش ہے، جس طرح اور جتنی فرصت ملے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر سکتا ہے،(۲) باقی تمام فوت شدہ نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اگر زندگی میں تمام فوت شدہ نمازوں کو ادا نہ کر سکا تو فدیہ

---

(۱) الاحتياط واجب في العبادات. هندية: ۱/ ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ

(۲) ويجوز تأخير الفوائت وإن وجبت على الفور لعذر السعي على العيال وفي الحوائج على الأصح. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. طحطاوي على المراقي، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي.

دینے کے لئے وصیت کر کے جانا ضروری ہے۔(۱)

قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے

اگر کسی آدمی کے ذمہ قضاء نمازیں ہیں، تو جلد از جلد قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئیں بلکہ ایسے آدمی کو عام نوافل کی بجائے قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئے، کیونکہ آخرت میں نوافل کے بارے میں سوال وجواب نہیں ہوگا جبکہ فرض نماز کے بارے میں صرف سوال وجواب ہی نہیں بلکہ سزا بھی ہوگی۔(۲)

قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے

قضاء نماز پڑھتے ہوئے دوسروں کو مطلع نہ کرے بلکہ چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے، کیونکہ نماز اپنے وقت پر نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے، اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے، اس لئے قضاء نماز کو چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے۔ فتاوی شامی میں ہے کہ قضاء نماز علی الاعلان

---

(۱) قوله ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة اى بان كان يقدر على ادائها ولم يؤدها لانه فيلزمه الايصاء بها والا فلا يلزم وان قلت. رد المحتار: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت. ط سعيد، رد المحتار: ۶/۶۴۸، كتاب الوصايا، ط. سعيد. بدائع الصنائع: ۲/۳۲۳، كتاب الصلاة ط رشيدية كوئٹه

(۲) والاشتغال بقضاء الفوائت اولى واهم من النوافل الا السنة المعروفة وصلاة الضحى وصلاة التسبيح والصلاة التي وردت في الاخبار فتلك بنية النفل وغيرها بنية القضاء كذا في المضمرات عن الظهيرية وفتاوى الحجة ومراده بالسنة المعروفة المؤكدة ولو لم يرد غير عاقبة القضاء مراده به ان ينوي القضاء اذا اراد فعل غيرها ذكره فانه الاولى بل المتعين. طحطاوي على المراقي. ص: ۴۴۷ باب قضاء الفوائت، ط: قديمي. رد المحتار: ۲/۷۴، قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۵ كتاب الصلاة الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط رشيديه كوئٹه.

پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قضاء ہوئی سفر میں

''سفر میں نماز قضاء ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قضائے عمری

انسان سے بالغ ہونے کے بعد جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، ان کی قضاء اس کے ذمے لازم ہے، صرف توبہ کرلینے سے وہ معاف نہیں ہوتیں، خواہ کتنی زیادہ ہوں، (۲) البتہ وہ روزانہ پانچ نمازوں کی قضاء کرنا شروع کردے اور جب زیادہ پڑھنے کا موقع ملے تو زیادہ بھی پڑھے اور ساتھ ساتھ یہ وصیت بھی کردے کہ جو نمازیں میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں ان کا فدیہ میرے ترکہ سے ادا کیا جائے (۳) اور جتنی نمازیں رہ گئیں ہیں ان کا ٹھیک ٹھیک حساب کرکے ادا کرے، اور اگر ٹھیک ٹھیک حساب ممکن نہیں تو غالب گمان سے محتاط اندازہ لگائے اور اس کی قضاء شروع کردے۔(۴)

---

(۱) وينبغي ان لايطلع غيره على قضائه لان التاخير معصية فلايظهرها وتقدم في باب الأذان انه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من ان التاخير معصية فلايظهرها وظاهره ان الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه سواء كان في المسجد او غيره كما افاده في المنح قلت والظاهر ان ينبغي هنا للوجوب وان الكراهة تحريمية لان اظهار المعصية معصية. شامي: ۲/ ۷۷، باب قضاء الفوائت: ۱/ ۳۹۱، باب الأذان ط: سعيد، هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/ ۹۰، قضاء الفوائت، ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۵۳۳، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی

(۲) والتاخير بلاعذر كبيرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج فالقضاء مزيل لاثم الترك لا لاثم التاخير، طحطاوي على المراقي، ص: ۴۳۰، باب قضاء الفوائت ط قديمي. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد.

(۳) وهي واجبة في الزكاة وفدية الصيام والصلاة التي فرط فيها. الدر المختار مع الرد: ۶/ ۶۴۸، كتاب الوصايا، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۶/ ۲۴۳، كتاب الوصايا، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) من لايدري كمية الفوائت يعمل باكبر رأيه فان لم يكن له رأى يقضي حتى يتيقن انه لم يبق عليه شيء طحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، ص: ۴۴۷، ط: قديمي.

قضائے عمری کی ایک غلط صورت

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں اذان دے کر پانچ نمازیں فجر سے عشاء تک قضا نمازوں کی نیت سے جماعت کے ساتھ پڑھاتے ہیں یا اکیلے ادا کرتے ہیں اور مغرب کی نماز تین رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور وتر کی بھی چار رکعت ادا کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح پانچ نمازیں ادا کرنے سے پوری زندگی کی قضا نمازیں ادا ہو جائے گی اور اس پر ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:

"من قضى خمس صلوات في آخر جمعة من رمضان كان جابراً صلوات سبعين سنة"

اور لیلۃ النعوس والی حدیث سے جماعت کے ساتھ قضا نماز پڑھنے پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح کی قضائے عمری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں کے اقوال سے ثابت نہیں ہے، یہ طریقہ سراسر غلط اور بدعت ہے، اور یہ لوگ جو حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ غلط لوگوں نے بنا کر مشہور کر دیا ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "موضوعات کبیر" میں لکھا ہے:

"حديث من قضى صلاة من الفرائض في آخر الجمعة من شهر رمضان كان ذلك جابراً لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة باطل قطعاً لأنه مناقض للإجماع على أن شيئاً من العبادات لا يقوم مقام فائتة سنوات"(۱)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع اور باطل ہے اور اجماع کے خلاف ہے کیونکہ اجماع ہے کہ ایک عبادت چند سالوں کی فوت شدہ عبادتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

ملا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے "الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة" میں لکھا ہے کہ علامہ شوکانی نے بھی اس حدیث کو موضوع کہا ہے، اس کے بعد علامہ شوکانی نے اس

(۱) موضوعات کبیر ص ۹۹، حدیث من قضى صلوة الخ، ط. محمدی، لاہور۔

جھوٹے اور حدیث بنانے والے لوگوں کو بددعا دی ہے(۱)

حضرت شاہ عبد العزیز دہلویؒ نے اپنے رسالہ "العجالة النافعة" میں موضوع حدیث کے قرائن بیان فرماتے ہوئے پانچواں قرینہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ حدیث عقل کے تقاضے کے خلاف ہو اور شرعی قواعد اس کی تکذیب کرتے ہوں جیسا کہ قضاء عمری کی حدیث۔(۲)

علامہ لکھنویؒ نے اس حدیث پر اپنے ایک مستقل رسالہ "ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان" میں سیر حاصل بحث کی ہے۔(۳)

اور لیلة التعریس کی حدیث سے اس قسم کی قضاء عمری کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس حدیث کا اس قسم کی قضاء سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں، اس حدیث سے تو اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی وقتی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو جماعت بنا کر اس کی قضا ہو سکتی ہے خواہ وہ ایک نماز ہو یا چند نمازیں، جس طرح کہ غزوہ خندق میں واقعہ پیش آیا تھا۔

---

(۱) علامہ عبدالحی لکھنویؒ ملا علی قاریؒ کی عبارت نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

وذكره الشوكاني في "الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة" وقال: هذا موضوع بلا شك ولم أجده في شيء من الكتب التي جمع مصنفوها فيها الأحاديث الموضوعة، ولكن اشتهر عند جماعة من المتفقهة بمدينة صنعاء في عصرنا هذا، وصار كثير منهم يفعلون ذلك، ولا أدري من وضع لهم، فقبح الله الكذابين. انتهى. الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة للعلامة اللكنوي ص ٨٥، حديث القضاء العمري في رمضان، ط. دار الكتب العلمية، بيروت، مجموعة رسائل اللكنوي: (٥/ ١٧) ط: ادارة القرآن

(۲) وقال العلامة الدهلوي في رسالته العجالة النافعة عند ذكر قرائن الوضع: الخامس أن يكون مخالفا لمقتضى العقل، وتكذبه القواعد الشرعية، مثل القضاء العمري ونحو ذلك انتهى. الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة للعلامة اللكنوي ص ٨٥، حديث القضاء العمري، ط. دار الكتب العلمية، بيروت. مجموعة رسائل اللكنوي (٥/ ١٧) ط: ادارة القرآن

(۳) ردع الإخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان مع رسائل اللكنوي: ٢/ ٣٣٩ ط: ادارة القرآن.

نیز یہ لوگ اس موضوع اور باطل حدیث کا سہارا لے کر نماز فوت کرتے رہیں گے اور رمضان المبارک کے کسی آخری جمعہ کو پانچ وقت نماز قضا کی نیت سے پڑھ کر اپنے دلوں کو مطمئن کرتے رہیں گے، حالانکہ فقہاء کرام نے صاف لکھا ہے کہ نماز کو اپنے وقت سے تاخیر کرنا کبیرہ گناہ ہے، صرف قضا کرنے سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا، ترک کرنے کا گناہ ختم ہو جاتا ہے اور تاخیر کرنے کا گناہ باقی رہتا ہے۔(۱)

قطرہ آتا ہے سجدہ میں

''سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قطرہ ٹپک جائے

اگر کوئی شخص قطرہ ٹپکنے کی وجہ سے معذور ہے، اور نماز کی حالت میں پیشاب کا قطرہ ٹپک جائے اور کپڑوں پر بھی لگ جائے تو معذور ہونے کی وجہ سے شرعاً معاف ہے، اس لئے اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے، پڑھنا لازم ہے، نہ پڑھنے کا بہانہ بنانا غلط ہے۔(۲)

(معذور کی تفصیل کے لئے ''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں)

---

(۱) بأن التأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة، (قوله لا تزول بالقضاء) وإنما يزول إثم الترك فلا يعاقب عليها إذا قضاها، وإثم التأخير باق. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. البحر: ۲/۸۶، باب الفوائت، ط: سعيد.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه إمساكه ... حكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض اللام للوقت ... وإن سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها أي الصلاة. الدر مع الرد: ۱/۳۰۵-۳۰۶، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد. هندية: ۱/۴۰، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة وما يتصل بذلك أحكام المعذور، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/۲۲۶-۲۲۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد.

قطرے کا مریض

اگر قطرہ نکلنے کا گمان غالب ہو تو چاہے قطرہ نظر آئے یا نہ آئے وضو کرنا واجب ہے، اور اگر محض شبہ ہو یعنی کسی طرف گمان غالب نہ ہوتا ہو تو دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیے اور اگر اس صورت میں قطرہ نظر نہ آئے تو بنا وضو کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، شبہ کی صورت میں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیکھنے کا موقع نہ ہو تو بغیر دیکھے اور بغیر تجدید وضو کئے نماز پڑھ لینے سے نماز ہو جائے گی۔ (۱)

فرع: إذا أصاب ثوب المعذور نجاسة عذره هل يجب غسله قيل لا لأن الوضوء عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه لأن قليلها عفو فالحق به الكثير للضرورة ولأنه غير ناقض للوضوء فلم يكن نجساً حكماً لأن أمر الثوب أيسر من أمر البدن وهو قول ابن سلمة كما في القهستاني وغيره وفي البدائع يجب غسل ما أصابه إن كان مفيداً بأن لا يصيبه مرة بعد أخرى حتى لو لم يغسل وصلى لا يجزئه وإن لم يكن مفيداً لا يجب ما دام العذر قائماً وهو اختيار مشايخنا وكان محمد بن مقاتل الرازي يقول يجب غسله في كل وقت قياساً على الوضوء والصحيح قول مشايخنا لأن حكم الحدث عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه ألا ترى أن القليل منها عفو فلا يلتحق به وفي النوازل إن كان لو غسله تنجس ثانياً قبل الفراغ من الصلاة جاز أن لا يغسله وإلا فلا وهو المختار قال ابن أمير حاج ويشكل عليه ما قدمناه عن البدائع وفي المضمرات في فصل الاستنجاء عن النوازل أيضاً المستحاضة إذا توضأت لوقت كل صلاة لا يجب عليها الاستنجاء إذ لم يكن منها غائط لأنه سقط اعتبار نجاسة دمها لمكان العذر لها أيضاً ويشكل على ما قدمناه من سقوط اعتبار نجاسة دمها عام في البدن والثوب دفعاً للحرج إذ لم يأمر ﷺ بغسله وتأخير البيان عن وقت الحاجة لا يجوز. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۵۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، فصل باب الأنجاس والطهارة عنها، ط: قديمي و: ۱/ ۳۱، ط: المكتبة العرفية، وص: ۸۸، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر

(۲) فتاویٰ عثمانی: ۱/ ۴۰۵، کتاب الصلاۃ، قطرے کا مریض کیا وضو کیے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے؟ ط: مکتبہ معارف القرآن کراچی۔

قعدۂ اخیرہ

قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد وغیرہ کے لئے جو بیٹھتے ہیں اس کو "قعدۂ اخیرہ" کہتے ہیں، اور قعدۂ اخیرہ میں اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جاسکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔(۱)

قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہوگیا

☆...آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص مثلاً چار رکعت والی نماز میں چار رکعت کے بعد بیٹھا نہیں بلکہ بھول کر سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا واپس بیٹھ کر تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو کرے پھر اس کے بعد تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے چونکہ قعدۂ اخیرہ فرض تھا اور اس کو چوتھی رکعت پر فوری قعدہ کرنا تھا اور اس میں تاخیر ہوگئی اس لئے سجدۂ سہو کرنا واجب ہوا۔(۲)

☆...اور اگر قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہونے کے بعد سجدہ کر چکا ہے تو پھر بیٹھ نہیں سکتا، اور اس کی فرض نماز باطل ہوگئی اور یہ نماز نفل میں بدل جائے گی اور اس کو اختیار

---

(۱) السادسة من الفرائض القعدة الأخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة أو لا كما في الثنائية وقدر المفروض في القعدة (الأخيرة) مقدار أدنى قراءة التشهد وهو أسرع ما يكون مع تصحيح الألفاظ، حلبي كبير، ص: ٢٩٠-٢٩١، فرائض الصلاة، السادسة، ط: سهيل اکیڈمی. هندية: ١/٧٠، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية. رد المحتار: ١/٤٤٨، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القعود الأخير، ط: سعيد.

(۲) وإن لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام إلى الخامسة إن تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة عاد إلى القعدة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، هندية: ١/١٢٩، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الإمام، ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ٤٦٧-٤٦٨، باب سجود السهو، ط: قديمي. رد المحتار: ٢/٨٥، باب سجود السهو، ط: سعيد.

ہے کہ اس ایک رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت اور ملا لے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو اور دونوں رکعت نفل ہو جائیں۔(۱)

☆ ... اگر عصر اور فجر کی فرض نماز میں یہ واقعہ پیش آئے تب بھی دوسری رکعت ملا لے، کیونکہ عصر اور فجر کی فرض نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اور یہ رکعتیں باطل ہونے کی وجہ سے فرض نہیں رہیں بلکہ نفل ہو گئی ہیں، گویا فرض نماز سے پہلے نفل نماز ادا کی ہے، اور یہ مکروہ نہیں ہے، اور مغرب کی فرض نماز میں تیسری رکعت کے بعد صرف یہی ایک رکعت ہی کافی ہے، دوسری رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ورنہ پانچ رکعت ہو جائیں گی، اور نفل میں طاق رکعتیں منقول نہیں، اور اس صورت میں سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یاد آنے پر بیٹھ گیا

اگر نمازی نماز کے اندر قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا، پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا تو اب سجدہ سہو کرنے کے لئے التحیات دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ قعدہ اور تشہد پہلے ہو چکا ہے بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سجدہ سہو کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ

(۱) وإن قيد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا وتحولت صلاته نفلا عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله ويضم إليها ركعة سادسة ولو لم يضم لا شيء عليه. هداية: ۱/۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۶۸-۴۶۹، باب سجود السهو، ط: قديمي، رد المحتار ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) وضم سادسة إن شاء ولو في العصر لأن التنفل قبله قصدا لا يكره بالظن الثاني وضم رابعة في الفجر وسكت عن المغرب لأنها تصير أربعا فلا ضم فيها ولا كراهة في التنفل فيهما على الصحيح لعدم القصد حال الشروع ولا يسجد للسهو لو كان السهو في هذا الضم في الأصح. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۶۹-۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي. رد المحتار: ۲/۸۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا

اگر امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو سب کی نماز باطل ہوجائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہوگیا

اگر امام فجر میں دو رکعات اور مغرب میں تین رکعات اور باقی نمازوں میں چار رکعات مکمل کرنے پر قعدۂ اخیرہ کے بعد بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے تو مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کریں بلکہ بیٹھے رہیں، اگر اس کے بعد امام زائد رکعت ادا کرکے سجدہ بھی کرلے تو اس صورت میں مقتدی حضرات از خود سلام پھیر کے نماز سے فارغ ہوجائیں، مقتدیوں کی نماز ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا بلکہ واپس آکر قعدۂ اخیرہ کے لئے بیٹھ

---

(۱) قوله وإن قعد في الرابعة ثم قام عاد وسلم ... ثم إذا عاد لا يعيد التشهد، ويسجد للسهو. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳-۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، رد المحتار: ۲/ ۸۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه

(۲) إن قيد سجدته بالسجدة (ولم يقعد على رأس الرابعة بطلت فرضيته) أي فرضية صلاته لترك الفرض على وجه لا يمكن تداركه لو زيادة ركعة تامة بالسجود للخامسة. حلبي كبير، ص: ۲۹۵، القعدة الأخيرة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط. رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي

گیا اور پھر سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر یا التحیات کی مقدار بیٹھ کر بھول سے کھڑا ہو گیا، تو اگر اب تک سجدہ نہیں کیا تو فوراً بیٹھ جائے اور دائیں طرف ایک سلام پھیر کر سجدہ سہو کرے پھر دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔ (اور سلام پھیرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوا)(۲)

☆......اور اگر سجدہ کر لیا ہے پھر اس کے بعد اس کو یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا لے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو اور آخر میں سجدہ سہو کرے، اس صورت میں اس کی دو رکعتیں اگر فرض کی نیت سے پڑھی ہیں تو فرض ہی رہیں گی، نفل نہیں ہوں گی، کیونکہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات یا التحیات کی مقدار بیٹھنے کی وجہ سے فرض ادا ہو گیا ہے اور نماز صحیح ہو گئی، اور سلام

---

(۱) ولو مضى على نافلته لو احدا فالصحيح ان القوم لا يتبعونه لانه لا اتباع في البدعة وينتظرونه قعودا فان عاد قبل تقييده بالزائدة بسجدة اتبعوه في السلام (فان سجد) سلموا للحال ولم يبطل فرضه لوجود الجلوس الاخير، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۷۳، باب سجود السهو، ط: قديمي. رد المحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان قعد في الرابعة مثلا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم ولو سلم قائما صح ... وسجد للسهو لتأخيره السلام. فتاوی شامی: ۲/ ۸۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. الفتاوی التاتارخانية: ۱/ ۷۲۶، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۲/ ۴۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثية.

ہیں تو تحریمہ کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے وہ سجدہ سے اس کی تلافی ہو گئی۔(۱)

اس صورت میں عصر اور فجر کی فرض نماز میں بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے کیونکہ عصر اور فجر میں فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر بلا قصد ہوا پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

اس صورت میں فرض کے بعد جو دو رکعتیں ہو گئی ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء کی فرضوں کے بعد والی دو رکعت سنت کے قائم مقام نہیں ہوں گی، کیونکہ ان سنتوں کو نئی تحریمہ سے ادا کرنا ضروری ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی منقول ہے۔(۳)

---

(۱) وإن سها بعدما قعد القعدة الأخيرة ... بالسجدة لا يعود إلى القعدة ... ويضم إليها ركعة أخرى حتى يصير شفعا ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو استحسانا، هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة، فصل سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: مكتبة رشيدية. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) والتطوع في العصر والفجر ... مكروه ... بعد الفجر والعصر إلى الطلوع والغروب إنما يكره إذا كان عن اختيار، وإذا لم يكن عن اختيار فلا، وعليه الاعتماد، كذا في النهاية وهو الصحيح. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. الفتاوى قاضيخان: ۱/ ۱۲۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدية. حلبي كبير، ص: ۴۶۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۲۸۶، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: إدارة القرآن كراچي.

(۳) وهل تنوب هاتان الركعتان عن سنة الظهر بعده في هذه الصورة؟ والصحيح أن لا تنوبان لأن السنة بالمواظبة، والمواظبة عليها منه عليه الصلاة والسلام بتحريمة مبتدأة، والكلام في العشاء والمغرب ... كالكلام في القيام إلى الخامسة في الرباعية. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدية. فتح القدير: ۱/ ۵۰۳، باب سجود السهو، ط: مكتبة رشيدية. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۴۲۵، ط: إدارة القرآن كراچي.

مسئلہ... اگر آخری رکعت میں تشہد کے بعد کھڑا ہوگیا، اور کھڑے ہوتے ہی یاد آگیا یا کچھ پڑھنے کے بعد یاد آیا یا قراءت ختم ہونے کے بعد یاد آیا، یا رکوع کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا تو ان تمام صورتوں میں فوراً بیٹھ جائے، اور بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہوگیا

اگر کوئی نمازی قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بے ہوش ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، ہوش میں آنے کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وإن قعد في الرابعة ثم قام عاد وسلم) ثم لا يعيد التشهد (وسجد للسهو)
البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳ – ۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. رد المحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله ويتم بالخروج بصنعه) أي يفتقر المصلي أي فعله الاختياري بأي وجه كان من قول أو فعل ينافي الصلاة بعد تمامها واحترز بصنعه عما لو كان سماويا كأن سبقه الحدث
رد المحتار: ۱/ ۴۸۳ – ۴۸۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/ ۳۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. يفسد من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون وإغماء (قوله وجنون وإغماء) هذا اتفاق في الوقت وتجب الطهارة بعده بحسب القضاء ما لم يزد الجنون على يوم وليلة. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۲۰، كتاب الصلاة، فصل في شرائط جواز البناء، ط: رشيدية كوئٹه.

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دومرتبہ پڑھ لیا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دومرتبہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد جنون لاحق ہوا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، صحیح ہونے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہوگیا

”حدث اکبر ہوگیا قعدۂ اخیرہ میں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا

”سلام پھیرنے میں دیر کردی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد کچھ دیر خاموش رہا، اور سلام نہیں پھیرا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو كرر التشهد في القعدة الأخيرة فلا سهو عليه. البحر الرائق، ۲/۹۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهيل. الفتاوى التاتارخانية: ۱/۷۱۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: إدارة القرآن. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ص: ۲۶۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة العربية

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ثم لا فرق بين ما إذا شك في خلال صلاته فتفكر حتى استيقن وبين ما إذا شك في آخر صلاته بعد ما قعد قدر التشهد الأخير ثم استيقن في حق وجوب السجدة لأنه أخر الواجب وهو السلام. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۵، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق ۲/۹۸، باب سجود السهو، ط: سعيد

قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسنا

اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قہقہہ لگا کر ہنسا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دینا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قصداً وضو توڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

قعدۂ اولیٰ

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہے تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھنا واجب ہے، (۳) اگر کوئی شخص دو رکعت کے بعد قعدۂ اولیٰ کے لئے نہیں بیٹھا، یا بیٹھا تو ہے مگر التحیات نہیں پڑھی (۴) یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی،

---

(۱) ولو اعتراه (أي المصلي) بعد جلوسه قدر التشهد، ولو مسبوقا عنه: تمت (لتمام فرائضها [illegible] لترك واجب السلام (ولو وجد المنافي بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو بعده بطلت في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا صحت. الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۹، باب الاستخلاف المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد (قوله عنده) أي عند أبي حنيفة [illegible] (و) الحدث العمد والقهقهة ونحوهما [illegible] في البحر [illegible] المجتبى بأن عليه المحققين من أصحابنا شامي: ۱/ ۶۰۹، ايضا.

(۲) ايضا

(۳) (و) القعود الأول ولو في نفل في الأصح وكذا ترك الزيادة فيه على قدر التشهد وإرادة بالأول غير الأخير [illegible] (و) التشهدان ويسجد للسهو بترك بعضه ككله [illegible] الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۰۱، ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۴) السادس القعود الأول وكذا كل قعدة ليست أخيرة [illegible] فإنه يلزمه سجود السهو بتركها ساهيا السابع التشهد فإنه يجب سجود السهو بتركه ولو قليلا في ظاهر الرواية لأنه ذكر واحد منظوم فترك بعضه كترك كله ولا فرق بين القعدة الأولى والثانية، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد، رد المحتار: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

یا التحیات پڑھنے کے بعد ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' تک پڑھ لی تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اولیٰ چھوٹ گیا

پہلا قعدہ واجب ہے، اور نماز کا واجب چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص تین یا چار رکعت والی فرض، واجب یا سنت مؤکدہ والی نماز میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو اب نہ بیٹھے بلکہ نماز پڑھ کر آخر میں سجدہ سہو کرے، نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ شخص تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا، پھر تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا

''امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا

چار رکعت یا تین رکعت والی فرض یا چار رکعت والی سنت مؤکدہ اور وتر کی دو رکعت

---

(۱) (ومنها) لو كرر التشهد في القعدة الأولى فعليه السهو لتأخير القيام وكذا لو صلى على النبي ﷺ فيها لتأخيره واختلفوا في قدره والأصح وجوبه باللهم صل على محمد ... البحر الرائق ۱/۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد، رد المحتار ۱/۴۱۰، باب صفة الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، ط: سعيد

(۲) (سهى عن القعود الأول من الفرض) ... (ثم تذكره عاد إليه) وتشهد ولا سهو عليه في الأصح (ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب وهو الأصح فتح (وإلا) أي وإن استقام قائما (لا) يعود لاشتغاله بفرض القيام (وسجد للسهو) لترك الواجب (فلو عاد إلى القعود) بعد ذلك (تفسد صلاته) ... (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسيئا ويسجد لتأخير الواجب (وهو الأشبه) الدر المختار مع الرد ۲/۸۳-۸۴، ط: سعيد كراچی

پر بیٹھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص ان نمازوں میں دو رکعت کے بعد بیٹھا نہیں، سیدھا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد یاد آیا تو بیٹھنا نہیں چاہئے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے،(۱) اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آنے پر بیٹھ گیا تو اس میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

۱... ایک قول یہ کہ نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ وہ فرض ... کر کے واجب کی طرف لوٹا ہے۔

۲... دوسرا قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں فرض کو ترک نہیں کیا بلکہ موخر کیا یا مکرر کیا، اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، علامہ شامی نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے، یعنی ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ کا حکم

☆ ..... چار رکعت والی فرض اور سنت مؤکدہ، اور تین رکعت والی فرض اور واجب

---

(۱) ويجب إذا قعد فيما يقام أو قام فيما يجلس فيه وهو إمام أو منفرد ... إذا استتم قائماً وكان إلى القيام أقرب فإنه لا يعود إلى القعدة ويسجد للسهو. الفتاوى الهندية: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئته. شامي: ۲/۹۳، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد. حلبي كبير ص: ۴۵۸، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(۲) فلو عاد إلى القعود بعد ذلك (تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض (وقيل لا تفسد) لكنه يكون مسيئاً ويسجد لتأخير الواجب (وهو الأشبه) كما حققه الكمال وهو الحق بحر، وفي الرد ... إن القول بالفساد غلط لأنه ليس بترك بل هو تأخير. الدر المختار مع الرد: ۲/۸۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۱۰۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي: ۲/۴۶۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة العربية.

☆ ...اگر سنت زائدہ اور نفل میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے جب بھی یاد آجائے فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو چوتھی رکعت بھی اس کے ساتھ ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، لیکن اس صورت میں امام محمد کے نزدیک آخری دو رکعت معتبر ہوں گی، اور پہلی دونوں رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہوں گی لیکن اسی تحریمہ پر آخری دونوں رکعت کی بناء صحیح ہوگی، مگر آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ باقی چاروں ائمہ کے نزدیک چاروں رکعات صحیح ہو جائیں گی۔(۱)

---

(۱) (سها عن القعود الأول من الفرض) ولو عمليا، أما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة (ثم تذكره عاد إليه) وتشهد، ولا سهو عليه في الأصح (ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب، وهو الأصح فتح (وإلا) أي وإن استقام قائما (لا يعود لاشتغاله بفرض القيام (وسجد للسهو) لترك الواجب (فلو عاد إلى القعود) بعد ذلك (تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسيئا ويسجد لتأخير الواجب (وهو الأشبه) كما حققه الكمال وهو الحق، بحر. الدر مع الرد: ۲/ ۸۳-۸۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. وفي الشامية: (قوله أما النفل فيعود إلخ) جزم به في المعراج والسراج، وعلله في المعراج بأن كل شفع منه صلاة على حدة، ولا سيما على قول محمد بأن القعدة الأولى منه فرض فكانت كالأخيرة، وفيها يقعد وإن قام إلخ. شامي: ۲/ ۸۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي

(ولو ترك القعود الأول في النفل سهوا سجد ولم تفسد استحسانا) لأنه كما شرع ركعتين شرع أربعا أيضا، وقدمنا أنه يعود ما لم يقيده بسجدة (وقيل لا). الدر مع الرد: ۲/ ۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. و: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل مطلب قولهم كل شفع من النفل صلاة ليس مطردا، ط: سعيد كراتشي.

(والقعود الأول فرض) أي قعود الصلاة التي على حدة فرض ليكون ردا على الفرض لمكان لو في [illegible] فيجوز ما لم يسجد للثالثة كذا في الشرح، وفيه أنه إنما يكون فرضا إذا فعله، أما إذا تركه ومضى عليه شفعا كان واجبا حتى لا تكون الصلاة فاسدة، والحاصل أن القعود غير الأخير محتمل لكونه فرضا إن فعله، وواجبا إن تركه، فلكل من القولين وجه، فتأمل. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۳، باب سجود السهو، ط: قديمي كراتشي. شامي: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراتشي.

قعدۂ اولیٰ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

"التحیات دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لینا

اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز، یا واجب، یا چار رکعت والی سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف پڑھا یا درود شریف میں سے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا، آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، (۱) اگر آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو اس وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر چار رکعت والی نماز سنت زائدہ ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ (۳)

- (قوله او ترك قعود اول) لان كل شفع صلاة على حدة يقتضي افتراض القعدة عقبه فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس. لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض، وهو الاستحسان. شامي ۲/۳۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة عشرية، ط سعيد كراچي.

(۱) ولو زاد في القعدة الاولى على التشهد فقال اللهم صل على محمد يلزمه السهو الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۲۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجدية. حلبي كبير ص ۴۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سهيل. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط المكتبة الرشيدية. البحر الرائق ۲/۱۰۴، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي.

(۲) والحاصل ان من ترك واجبا من واجباتها وارتكب مكروها تحريما لزمه وجوبا ان يعيد في الوقت. البحر الرائق: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت، ط سعيد. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط رشيدية كوئته.

(۳) ولا يصلي على النبي ﷺ في القعدة الاولى في الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها ولو صلى... من ذوات الاربع يصلي على النبي ﷺ. الدر مع الرد ۲/۱۶، باب الوتر والنوافل مطلب في السنة "لعاني" ط: سعيد. قوله في السنن الرواتب لا يصلي ولا يستفتح وهي ثلاثة رباعية الظهر ورباعية الجمعة القبلية والبعدية وظاهر الاصح لانها تشبه الفرائض. رد المحتار: ۲/۲۳، كتاب الخنثى، مسائل شتى، ط البحر. ۱/۳۲۲، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي. الهندية:

قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دیا

☆..... اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا اور اس کے فوراً بعد یاد آیا، پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی اور اپنے سینے کو قبلہ کے رخ سے نہیں پھیرا تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، باقی رکعت پڑھ کر آخر میں سجدہ سہو کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆..... اور اگر قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی یا قبلہ کے رخ سے ہٹ گیا تو اس صورت میں اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھے۔(۲)

— ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ۲/۳۵، باب صفة الصلوة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي.

(۱) قوله أو سهو بفعل مالم يكن كما لو سلم ساهيا على الركعتين مثلا وهو في مكانه ولم يصرف وجهه عن القبلة ولم يأت بمناف عاد إلى الصلوة من غير تحريمة وبنى على ما مضى وأتم ما عليه ويسجد للسهو، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۴۷۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة العثمانية، وص: ۴۷۳، ط: قديمي. البحر الرائق: ۲/۱۱۱، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. رد المحتار: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناويا للقطع لأن نية تغيير المشروع لغو ما لم يتحول عن القبلة أو يتكلم لبطلان التحريمة، قوله لبطلان التحريمة أي بالتحول أو التكلم. الدر المختار مع الرد: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۱۰۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي. تاتارخانية: ۱/۷۳۲، الفصل السابع في سجود السهو، نوع آخر في بيان ما يمنع الإتيان بسجود السهو، ط: ادارة القرآن.

☆ اور اگر قعدۂ اولیٰ میں نماز ختم ہوئی سمجھ کر قصداً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہو گیا

"مقتدی کھڑا ہو گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ نہیں کیا

"پہلا قعدہ نہیں کیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ کا فرق

"جلسہ کا فرق" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ

قعدۂ اولیٰ اور دوسرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد حضرات دوسرے سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پیر انگلیوں کے بل اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیوں کا رخ مڑ کر قبلے کی طرف ہو، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو اور انگلیوں کے

---

(۱) ثم سهو السلام لا يخلو عن احد الوجهين اما ان وقع في حق الصلاة او في وصفها ... فان الاول اذا سلم على رأس الركعتين على ظن انه في صلوة الفجر او في الجمعة او في السفر فانه تفسد صلوته. التاتارخانية: ۱/ ۷۴۴، الفصل السابع في سجود السهو نوع آخر في سلام السهو ط: ادارة القرآن كراچي، رد المحتار: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۰، باب سجود السهو ط: سعيد.

آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، گھٹنوں کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں(۱) اور نظر اپنی گود کی طرف ہو۔(۲)

بعض لوگ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں، یہ عادت ترک کر کے سنت کے مطابق بیٹھنا ضروری ہے۔(۳)

عورتیں بائیں سرین پر بیٹھیں، اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھ لیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔(۴)

---

(۱) ثم اذا رفع المصلي رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب رجله اليمنى نصباً ووجه أصابعه أي أصابع رجله اليمنى نحو القبلة هكذا كيفية الجلوس المسنون في القعدتين. حلبي كبير، ص: ۳۲۷، كتاب الصلوة بيان صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. هندية: ۷۵/۱، كتاب الصلوة الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجدية. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۲۷۶/۱، كتاب الصلوة فصل في كيفية ترتيب أفعال الصلوة، ط: المكتبة الغوثية، ص: ۲۸۳، ط: قديمي.

(۲) ويرمي ببصره ... في حالة القعدة إلى حجره لأن هذا كله تعظيم وخشوع. بدائع الصنائع: ۲۱۵/۱، فصل فيما يستحب في الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد. هندية: ۷۳/۱، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۴۷۸/۱، باب صفة الصلوة مطلب آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي.

(۳) وقال العلامة قاسم في النبراس والانتصاب للتشهد والجلوس على العقبين المكروه في جميع الجلسات بلا خلاف نعم له الاقعاء كره المروي عن الشافعي في قول له أنه يستحب بين السجدتين. رد المحتار: ۶۴۳/۱-۶۴۴، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد. تاتارخانية: ۵۶۳/۱، كتاب الصلوة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۴) ويسن تورك المرأة بأن تجلس على أليتها وتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجليها من تحت وركها اليمنى لأنه أستر لها. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۹، كتاب الصلوة، فصل في بيان سننها، ط: قديمي. و: ۲۶۲/۱، المكتبة الغوثية. فتح القدير: ۲۷۴/۱، كتاب الصلوة باب صفة الصلوة، ط: المكتبة الرشيدية. هندية: ۷۵/۱، كتاب الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها، ط: ماجدية.

”قل ھو اللہ“ کو تین دفعہ پڑھنا

تراویح کی نماز میں ایک رکعت میں ”قل ھو اللہ“ کو تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے آج کل جو تین تین مرتبہ پڑھنے کا رواج ہے وہ درست نہیں۔(۱)

قمیص

نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے قمیص درست کرنے سے بچنا چاہئے، تاہم اگر کسی نے ایسا کرلیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔(۲)

قمیص باریک ہے

اگر عورت نے ایسی باریک قمیص پہن کر نماز ادا کی جس سے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوئی۔(۳)

قنوت نازلہ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ

---

(۱) ويكره تكرار السورة في ركعة واحدة في الفرائض ولا بأس بذلك في التطوع كذا في فتاوى قاضيخان واذا كرر آية واحدة مرارا فإن كان في التطوع الذي يصلي وحده فذلك غير مكروه وإن كان في الصلوة المفروضة فهو مكروه في حالة الاختيار وأما في حالة العذر والنسيان فلا بأس هكذا في المحيط. هندية ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره. الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها. ط. رشيدية كوئته. قاضيخان على هامش الهندية ۱/۱۲۴، باب الحدث في الصلوة وما يكره فيها وما لا يكره ط. رشيدية

(۲) ويفسدها كل عمل كثير ليس من أعمالها ولا لإصلاحها. الدر المختار مع الرد ۱/۶۲۴، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط. سعيد

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلوة فيه كذا في التبيين. هندية ۱/۵۸، كتاب الصلوة الفصل الأول في الطهارة وستر العورة. ط. رشيدية. البحر ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة ط. سعيد. رد المحتار ۱/۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط. سعيد كراچی

وبارك لنا فيما اعطيت وقنا شر ما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك وانه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تبارکت ربنا وتعاليت.(۱) اللهم اغفر لنا وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات وألف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوك وعدوهم اللهم انصر الاسلام والمسلمين وانجز وعدك وكان حقا علينا نصر المؤمنين اللهم انصر مسلمي (افغانستان وفلسطين وعراق) اللهم العن كفرة اهل الكتاب (من اليهود والنصارى والامريكية والبريطانية والفرنسية ومن والاهم اعداءنا واعداءك اعداء الدين) الذين يصدون عن سبيلك ويكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك، اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل بهم بأسك الذي لا ترده عن القوم المجرمين.

اللهم زلزل اقدامهم اللهم شتت شملهم، اللهم فرق جمعهم اللهم خرب ديارهم، اللهم اهلك امراءهم، اللهم فل حدهم، اللهم اهزم جندهم، اللهم خذهم اخذ عزيز مقتدر، وصلى الله على سيدنا محمد وآله

(۱) رواه الاربعة وحسنه الترمذي كما تقدم ورواه ابن حبان والبيهقي وزاد فيه بعد "واليت" ولا يعز من عاديت وزاد النسائي بعده وتعاليت وصلى الله على النبي قال النووي اسناده صحيح او حسن وزاد الحاكم وقال فيه اذا رفعت رأسي ولم يبق الا السجود كما تقدم له وعند الطحاوي فلا تترك ليت فيه فمنه ما تقدم من الرواية الاربعة انه عليه الصلوة والسلام كان يقول اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك الخ ومنه مروي عن عمر انه كان يقول بعد ان عذابك الجد بالكفار ملحق اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات وألف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم وانصرهم على عدوك وعدوهم اللهم العن كفرة اهل الكتاب الذين يكذبون رسلك ويقاتلون اولياءك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل عليهم بأسك الذي لا يرد عن القوم المجرمين وغير ذلك من الادعية التي لا تشبه كلام الناس. حلبي كبير ص: ۴۱۷ـ ۴۱۸، صلاة الوتر ط: سهيل اكيدمي لاهور، وحاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۳۸۴ـ ۳۸۳، باب الوتر واحكامه ط: قديمي.

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے آخر میں رکوع سے اٹھیں تو قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی جائے، اس دوران ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے چھوڑنے کی بھی گنجائش ہے، آواز میں خشوع ہو قرأت کی آواز سے کم ہو، مقتدی موقع بموقع آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں اور دعا کے الفاظ یاد ہوں تو آہستہ آہستہ پڑھتے رہیں۔ (۱)

قنوت نازلہ کب پڑھے

☆... جب قومی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو، مثلاً دشمن نے حملہ کردیا یا طاعون یا حضہ یا کوئی وبائی مرض پھیل جائے، جس سے لوگ پریشان ہو جائیں تو قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہے، اور اس وقت تک پڑھنا صحیح ہے جب تک کہ مصیبت دور نہ ہو جائے۔ (۲)

☆... موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن یہود ونصاریٰ بلکہ تمام عالم کفر متحد ہو کر مسلمان ممالک پر حملہ کر رہے ہیں اور دین واسلام کو مٹانے کی انتھک اور جنون

---

(۱) (قوله ويقنت الإمام في الجهرية) ... والذي يظهر لي أن المقتدي يتابع إمامه إلا إذا جهر فيؤمن وأنه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل أن ما استدل به الشافعي على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماؤنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بأنه بعده واستظهر الحموي أنه قبله والأظهر ما قلناه والله أعلم. شامی: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۷۷، باب الوتر وأحکامه، ط: قدیمی.

(۲) (ولا يقنت لغيره إلا النازلة) (قوله إلا لنازلة) قال في الصحاح النازلة الشديدة من شدائد الدهر ولا شك أن الطاعون من أشد النوازل. شامی: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعید کراچی.

تو اگر کوشش کر رہے ہیں ایسے نازک حالات میں اس وقت تک قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہوگا جب تک کہ یہ حالات درست نہ ہو جائیں۔(۱)

قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے

بعض علماء کے نزدیک قنوت نازلہ جہری نماز یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی نماز میں پڑھنے کی گنجائش ہے، لیکن فجر کی نماز میں پڑھنا سب سے بہتر ہے، اس لئے فجر کی نماز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا قوی اور راجح ہے، اس لئے کہ ہر اس قیام میں جس میں مسنون ذکر ہے، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا سنت ہے، اس لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے وقت، وتر کی نماز میں دعائے قنوت

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/۲۲۳، قنوت نازلہ کے متعلق تفصیل۔ ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ولا یقنت لغیرہ الا النازلة فیقنت الامام فی الجهریة وقیل فی الكل. (قوله فیقنت الامام فی الجهریة) یوافقه ما فی البحر والشرنبلالیة عن شرح النقایة عن الغایة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلاة الجهر وهو قول الثوری واحمد وكذا ما فی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایة اذا وقعت نازلة قنت الامام فی الصلاة الجهریة لكن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلاة الفجر ویؤیده ما فی شرح المنیة حیث قال بعد كلام فتكون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة وهو محمل قنوت من قنت من الصحابة بعد وفاته علیه الصلاة والسلام وهو مذهبنا وعلیه الجمهور وقال الحافظ ابو جعفر الطحاوی انما لا یقنت عندنا فی صلاة الفجر من غیر بلیة فان وقعت فتنة او بلیة فلا باس به فعله رسول الله ﷺ واما القنوت فی الصلوات كلها للنوازل فلم یقل به الا الشافعی وكانهم حملوا ما روی عنه علیه الصلاة والسلام انه قنت فی الظهر والعشاء كما فی مسلم وانه قنت فی المغرب ایضا كما فی البخاری علی النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردین فی الفجر عنه علیه الصلاة والسلام وهو صریح فی ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلاة الفجر دون غیرها من الصلوات الجهریة او السریة. شامی: ۲/۱۱، باب الوتر والنوافل مطلب فی القنوت للنازلة. ط: سعید کراچی۔

پڑھتے وقت اور جنازہ کی نماز میں اسی طرح قنوت نازلہ پڑھتے وقت بھی ہاتھ باندھنا چاہئے، اگر کوئی ہاتھ چھوڑ دے تو اس سے جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

قوما

اگر کوئی شخص بیماری یا ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے قومے میں چلا گیا، اور پورے ۲۴ گھنٹے قومے میں رہا اور اس دوران پانچ وقت تک نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر قومے میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ وقت گذر گیا اور اس دوران پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

قومہ

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑے ہوجانے کو "قومہ" کہتے ہیں اور قومے میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور مقتدی کو صرف "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"

---

(۱) ثم وضع يمينه على يساره تحت سرته عقب التحريمة بلامهلة .... وهذا يعني كل قيام فيه ذكر مسنون كحالة الثناء والقنوت وصلوة الجنازة ويرسل بين تكبيرات العيدين إذ ليس فيه ذكر مسنون، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ٢٨٠، فصل في كيفية ترتيب ط: قديمي. واختلفوا أنه يرسل يديه في القنوت ام يعتمد والمختار انه يعتمد كذا في فتاوى قاضيخان. هندية ١/ ١١١، كتاب الصلوة، باب في صلوة الوتر، ط: مكتبه حقانيه. خلاصة الفتاوى ١/ ٥٤، كتاب الصلوة الفصل الثاني في فرائض الصلوة وواجباتها وسننها، ط: مكتبه رشيدية. البحر الرائق: ١/ ٣٢٨، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: مكتبه رشيدية، و ١/ ٣٠٨، ط: سعيد. حلبي كبير، ص ٣٢٠، باب صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) (قوله ومن جن او اغمي عليه خمس صلوات قضى ولو اكثر لا)... اطلق في الاغماء والجنون فشمل ما اذا كان بسبب فزع من سبع او خوف من عدو فلايجب القضاء اذا امتدا جميعا لأن الخوف بسبب ضعف قلبه وهو مرض. البحر الرائق ٢/ ١١٧، باب صلاة المريض، ط: سعيد. ومن جن او اغمي عليه ولو بفزع من سبع او آدمي يوما وليلة قضى الخمس وان زادت صلاة سادسة لا للحرج (قوله ومن جن او اغمي عليه) الجنون آفة تسلب العقل والاغماء آفة تستر... والعبرة للزيادة بالاوقات عند قول الثالث وهو الاصح. رد المحتار: ٢/ ١٠٢، باب صلاة المريض،

تنہا اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہنا سنت ہے۔(۱)

قومہ بھول گیا

اگر کسی نے "قومہ" نہیں کیا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا نہیں ہوا، اور سجدے میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مطلب في الصلاة في السفينة ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. الحنفية قالوا تسقط الصلاة رأسا عن المغمى عليه والمجنون بشرطين الأول: أن يستمر الإغماء والجنون أكثر من خمس صلوات فإن استمر ذلك خمس صلوات لكامل ثم أفاق وجب عليه القضاء مطلقا. الثاني: أن لا يفيق مدة الجنون أو الإغماء إفاقة منتظمة بأن لا يفيق أصلا أو يفيق إفاقة مقطعة لا إذا أفاق إفاقة منتظمة في وقت معلوم كوقت الصبح مثلا فإن عاقله عنده تنقطع المدة ويطالب بالقضاء. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۳۸۶، الأعذار التي تسقط بها الصلاة رأسا. ط: دار الفكر بيروت.

(۱) فإذا اطمأن راكعا رفع رأسه ..... فإن كان إماما يقول سمع الله لمن حمده بالإجماع وإن كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع بلا خلاف وإن كان منفردا الأصح أنه يأتي بهما كذا في المحيط وعليه الاعتماد، كذا في التتارخانية وهو الأصح هكذا في الهداية. هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: مكتبة حقانية پشاور. البحر الرائق: ۱/۵۵۲، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه و: ۱/۳۰۹، ط: سعيد. فتح القدير: ۱/۲۵۹، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية. رد المحتار: ۱/۴۹۶-۴۹۹، باب صفة الصلوة. ط: سعيد.

(۲) ولو ترك القومة ساهيا بأن انحط من الركوع ساجدا فالفتوى على أن عليه السجود عند أبي حنيفة ومحمد. فتح القدير: ۱/۴۳۸، كتاب الصلوة، باب سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه. فتاوى هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: حقانية. البحر: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي.

قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے

"قومہ" سے سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے اور یہ حکم امام مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۱)

قومہ کا مسنون طریقہ

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے کیونکہ سیدھا کھڑا ہونا سنت ہے اور اس کو واجب اور فرض بھی کہا گیا ہے(۲)، اطمینان سے کھڑے ہونے کے بعد پھر زمین کی طرف جھکتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھے۔(۳)

اور جو لوگ رکوع کے بعد قومہ میں سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اور سجدے میں چلے جاتے ہیں ان کی یہ عادت صحیح نہیں ہے، ایسے لوگوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے دوبارہ پڑھنی

(۱) قوله ثم يكبر مع الخرور بان يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۷، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراجي. حلبي كبير، ص: ۳۲۰ صفة الصلاة، ط: سهيل. هندية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة الفصل الثالث، في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (قوله و تعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال لكن المشهور ان مكمل الفرض واجب ومكمل الواجب سنة وعند الشافعي الاربعة فرض قوله على ما اختاره الكمال قال في البحر ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة في الاربعة اى في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۳، باب صفة الصلوة، مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الاشارة الخ ط: سعيد كراجي. البحر: ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. التاتارخانية: ۱/ ۵۰۸، كتاب الصلوة، فصل في القومة التي بين الركوع والسجود والجلسة بين السجدتين، ط: ادارة القرآن.

(۳) فاذا اطمأن راكعا رفع رأسه ثم اذا استوى قائما كبر وسجد... قالوا اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه الخ فتاوى هندية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة باب واجبات الصلوة ط: حقانيه، فتح القدير: ۱/ ۲۵۹، ۲۶۱، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۳۲۰، ۳۲۱، باب صفة الصلوة، ط: سهيل اكيذمي. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۷، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراجي.

چاہئے۔(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوتے پھر سجدے میں جاتے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق اپنی نماز ہونی چاہئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو اسی طرح تم نماز پڑھو"۔(۳)

اگر ہم اپنی نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو ہماری نماز سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، اور اپنی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے تو اس کو ہر ہر عضو اپنی

---

(۱) (ومن ترك ... عمداً من تركه) فعليه الإعادة ... من المشايخ من قال تلزمه ويكون الفرض هو الثاني ولا إشكال في وجوب الإعادة إذ هو الحكم في كل صلاة أديت مع كراهة التحريم ويكون جابراً للأول لأن الفرض لا يتكرر والمختار الأول. رد المحتار: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. فتاوى هندية: ۱/۹۰، الفصل في القومة التي بين الركوع والسجود والجلسة بين السجدتين، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) عن البراء قال: كان ركوع النبي صلى الله عليه وسلم وسجوده وبين السجدتين وإذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريباً من السواء. متفق عليه. مشكوة المصابيح: ۱/۸۲، كتاب الصلاة، باب الركوع، ط: قديمي كتب خانه كراچي. وعن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان إذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان إذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائماً. مشكوة ص: ۷۵، باب صفة الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۳) حدثنا محمد بن المثنى ... وصلوا كما رأيتموني أصلي. البخاري: ۱/۸۸، باب الأذان للمسافر، ط: قديمي.

اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑ لے، اسی طرح جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اپنی پیٹھ کو درست نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی ہے۔ (۱)

قومہ کرنا

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "قومہ" کہتے ہیں۔ بہت سارے لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور بہت ہی جلدی سجدہ کے لئے چلے جاتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ خسارے میں ہیں، ان کو اپنی نماز کی اصلاح کرنی چاہئے۔

اور قومہ میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ (۲)

قومہ میں دعا

مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد اگر وقت مل جائے اور امام سے پیچھے نہ رہے تو "حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا

(۱) عن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول الله ﷺ لا تجزئ صلوة لا یقیم الرجل فیها یعنی صلبه فی الرکوع والسجود. جامع الترمذی: ۱/۶۱، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، ط: فاروقی کتب خانه ملتان

عن ابی مسعود الانصاری قال: قال رسول الله ﷺ: لاتجزئ صلوة الرجل حتی یقیم ظهره فی الرکوع والسجود. رواه ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجه والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح. مشکوة، ص: ۸۳، باب الرکوع، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

وعن البراء قال: کان رکوع النبی ﷺ وسجوده وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع ماخلا القیام والقعود قریباً من السواء متفق علیه آه. مشکوة، ص: ۸۲، ط: قدیمی

(۲) وتعدیل الارکان ای تسکین الجوارح قدر تسبیحة فی الرکوع والسجود وکذا فی الرفع منهما علی ما اختاره الکمال. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۳، کتاب الصلوة، مطلب واجبات الصلوة، ط: سعید.

وفی البحر قوله وتعدیل الارکان وادناه مقدار تسبیحة وهو واجب علی تخریج الکرخی وهو الصحیح. البحر: ۱/۲۲۲، ۳۲۳، باب صفة الصلوة، ط: رشیدیه وکذا ۱/۲۹۹، ط: سعید، هندیه: ۱/۷۱، الفصل فی واجبات الصلوة، ط: حقانیه.

نیز عنوان "قومہ کے مسنون طریقے" کے تحت دیکھیں۔

"مبارکاً فیہ" کہہ سکتا ہے، اور اگر اس دعا کے پڑھنے کی وجہ سے امام سے پیچھے رہ جائے گا تو یہ دعا نہ پڑھے۔ (۱)

قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ

جب آدمی سجدہ کرنا چاہتا ہے تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہے اور وہ جھکنا رکوع نہ ہو بلکہ سجدہ میں پہنچنے کا ذریعہ ہو، اس لئے رکوع اور سجدہ کے درمیان ایک تیسرے فعل کی ضرورت ہوئی تاکہ رکوع کو سجدہ سے اور سجدہ کو رکوع سے الگ کرکے دونوں کو ایک ایک مستقل عبادت بنادے اور ہر ایک کے لئے نفس کا ارادہ جدا جدا ہو تاکہ نفس کو ہر ایک کے اثر معلوم کرنے میں تنبیہ و آگاہی بھی جداگانہ ہو، اور وہ درمیان والا تیسرا فعل "قومہ" ہے۔ (احکام اسلام ص۶۳)(۲)

---

(۱) قوله وليس بينهما ذكر مسنون، قال أبو يوسف: سألت الإمام أيقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع والسجود "اللهم اغفر لي"؟ قال: يقول: ربنا لك الحمد وسكت، ولقد أحسن في الجواب إذ لم ينه عن الاستغفار نهيا وغيره فقول بل فيه إشارة إلى أنه غير مكروه إذ لو كان مكروها لنهى عنه كما ينهى عن القراءة في الركوع والسجود وعدم كونه مسنونا لا ينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة بل ينبغي أن يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجا من خلاف الإمام أحمد لإبطاله الصلاة بتركه عامدا ولم أر من صرح بذلك عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف. شامي: ۱/ ۵۰۵، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد.

قوله محمول على النفل أي تهجدا وغيره، خزائن، وكتب في هامشه فيه رد على الزيلعي حيث خصه بالتهجد. اهـ. ثم الحمل المذكور صرح به المشايخ في الوارد في الركوع والسجود وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال على أنه إن ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد أو الجماعة والمأمومون محصورون لا يتثقلون بذلك كما نص عليه الشافعية ولا ضرر في التزامه وإن لم يصرح به مشايخنا فإن القواعد الشرعية لا تنبو عنه كيف والصلاة والتسبيح والتكبير والقراءة كما ثبت في السنة. شامي: ۱/ ۵۰۶، أيضا.

(۲) القومة شرعت فرقا بين الركوع والسجود فالرفع معها رفع للسجود فلا معنى للتكرار. حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰، الأذكار في الصلوة المندوب إليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

قہقہہ

بالغ مرد یا عورت کا نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے ایسی صورت میں دوبارہ وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

اور قہقہہ سے مراد اتنی آواز سے ہنسنا ہے کہ ساتھ والا آدمی سن لے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

واضح رہے اللہ کے دربار میں نماز کے لئے کھڑا ہو کر قہقہہ لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قہقہہ لگا کر ہنسنا آخری قعدہ میں

"قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام

☆..... "قیام" جو مرد یا عورت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے، اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اتنی قدر قرأت کی

(۱) ولو كانت القهقهة في كل صلاة ذات ركوع وسجود ... فالقهقهة في الصلاة ذات الركوع والسجود تنقض الوضوء والصلاة جميعاً سواء كان القهقهة عامداً أو ناسياً. حلبي كبير: ۱۳۰، باب نواقض الوضوء، ط: سهيل. ويجب بأن يعلم أن القهقهة في كل صلاة فيها ركوع وسجود ينقض الصلاة والوضوء عندنا وفي ... فكان في الانتقاض بقهقهة مصلٍ بالغ. التاتارخانية: ۱/ ۱۳۸، كتاب الطهارة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء، نوع منه في القهقهة، ط: ادارة القرآن.
والقهقهة هي ما يسمع جيرانه ... بالغ ولو امرأة. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۳۳ – ۱۳۵، كتاب الصلاة، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۴۲، ۳۳، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وحد القهقهة أن يكون مسموعاً له ولجيرانه ... فالقهقهة في كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلاة والوضوء عندنا كذا في المحيط. فتاوى هندية: ۱/ ۱۲، الفصل في نواقض الوضوء. حلبي كبير: ۱۳۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهيل. شامي: ۱/ ۱۴۳، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲، كتاب الطهارة، الفصل في نواقض الوضوء، ط: رشيدية.

جائے جو فرض ہے۔(۱)

☆ ..... کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں، قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔(۲)

☆ جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔(۳)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اور اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں:

۱ ..... جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں۔ اب ان قرآنی الفاظ کے اثرات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

۲ ..... قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

۳ ..... چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں (In The Language Of Science) غیر مرئی شعاعیں کہتے ہیں، اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

۴ ..... قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ 45 منٹ تک اس حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قوت

(۱، ۲، ۳) ومنها القيام بحيث لو مد يديه لا ينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدر القراءة فيه ..... (في فرض) وملحق به كنذر وسنة فجر في الأصح لقادر عليه وعلى السجود (قوله القيام) (بحيث) لو عجز عنه حقيقة وهو ظاهر أو حكما ... فإنه يسقط. شامي: ۱/ ۴۴۴، ۴۴۵، باب صفة الصلوٰة، بحث القيام ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۹۳، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي.

فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

سجدہ ان تین علوم کا مرجع ہے: ۱۔ اصول یوگا ۲۔ اصول نیلی پیتھی

۳۔ اصول ہاکمین

۵..... قیام سے موخر دماغ (Pons) (جس کا کام چال ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہوجاتا ہے اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا (فزیالوجی ریسرچ)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۹۴۔ ۹۵ ج)

قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں

اگر کوئی شخص صرف کھڑے ہونے پر قادر ہے لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ (۱)

قیامت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کے پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وسقط القیام ... في فرض ... القادر علیه) وعلی السجود فلو قدر علیه دون السجود ندب إیماؤه قاعدا الدر المختار. قوله فلو قدر علیه ای علی القیام وحده او مع الرکوع کما في المنیة قوله ندب إیماؤه قاعدا ای لقربه من السجود وجاز إیماؤه قائما کما في البحر واوجب الثاني زفر والأئمة الثلاثة لأن القیام رکن فلا یترک مع القدرة علیه ولنا ان القیام وسیلة الی السجود للخرور والسجود اصل لانه شرع عبادة بلا قیام کسجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة وحده حتی لو سجد لغیر الله تعالی یکفر بخلاف القیام واذا عجز عن الأصل سقطت الوسیلة کالوضوء مع الصلوة والسعي مع الجمعة. شامي: ۲/ ۵۳۳، باب صفة الصلوة بحث القیام ط: سعید کراچي.

ان المریض لو قدر علی القیام دون الرکوع والسجود فانه یخیر بین القیام والقعود وان کان القعود افضل فلا یسقط عنه القیام مع القدرة علیه. البحر: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلوة قوله والقیام ط: سعید. ۱/ ۵۰۹، ط: رشیدیة کوئٹه. فتح القدیر: ۱/ ۳۵۸، باب صلوة المریض، ط: رشیدیة.

قیام کرنے والے کی اقتداء

قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز امام کے پیچھے درست ہے۔ (۱)

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے۔ (۲)

قیام کی مقدار

تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر کھڑا رہنا واجب ہے، جس میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جاسکے۔ (۳)

---

(۱) ويصح اقتداء القائم بالقاعد الذي يركع ويسجد. هندية: ۱/ ۸۵، كتاب الصلوة الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث ط: رشيدية. شامي: ۱/ ۵۸۸، كتاب الصلوة باب الامامة، ط. سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۳۰، كتاب الصلوة، باب الامامة ط. رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۳۶۳، كتاب الصلوة، باب الامامة ط. سعيد

(۲) وينبغي ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع. رد المحتار: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة بحث القيام ط. سعيد. هندية: ۱/ ۷۳، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط. رشيدية. ويسن تفريج القدمين في القيام قدر اربع اصابع لانه اقرب الى الخشوع والتراوح افضل من نصب القدمين. حاشية الطحطاوي على المراقي: ۲۶۶ فصل في بيان سننها ط: قديمي كراچي.

(۳) (قوله بقدر القراءة فيه) ... وحينئذ فهو بقدر آية فرض وبقدر الفاتحة والسورة واجب. شامي: ۱/ ۴۴۴ باب صفة الصلوة بحث القيام ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلوة الباب الرابع في صفة الصلوة الفصل الثاني في واجبات الصلوة ط: حقانيه پشاور. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۱، كتاب الصلوة ط: رشيدية.

قیام کے بارے میں تفصیل

"معذور" کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں التحیات پڑھ لی

"تشہد قیام میں پڑھ لیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ

نماز کی حالت میں قیام کے دوران دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ رکھنا مستحب اور بہتر ہے، اور اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہو جائے تب بھی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی۔(۱)

قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا

نماز کے دوران قیام کی (کھڑے ہونے کی) حالت میں سنت کے مطابق دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔(۲)

قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں

اگر قیدی کو اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ دور لے جایا گیا تو اس پر قصر لازم ہے

(۱) (وينبغي أن يكون بين قدميه قدر أربع أصابع اليد لأنه أقرب إلى الخشوع هكذا روي عن أبي نصر الدبوسي) رد المحتار: ۱/۴۴۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، الفصل في تكبيرة الافتتاح، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية. الهندية: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية.

(۲) (وسننها رفع اليدين للتحريمة ونشر الأصابع ... ووضع يمينه على يساره تحت السرة للرجال.) الدر مع الرد: ۱/۴۷۶، كتاب الصلاة، فروع يكره ... المصلي ... وترك كل سنة ومستحب. فتاوى شامي: ۱/۶۵۴، كتاب الصلاة، باب مكروهات الصلاة، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۳۲، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

ورنہ پوری نماز پڑھے۔ (۱) قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے نماز پوری پڑھ لی، اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہوگیا مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوئی۔ (۲)

اگر مسافر نے قیام کی مدت پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ متعین کردی ہے تو نماز پوری

---

(۱) وعن أبي حنيفة رحمه الله تقديرها بثلاث مراحل وفي الصحيحة كل مرحلة منه فراسخ. وفي الفتاوى [illegible] فتواهم بالفراسخ واختاروا ثمانية عشر في التقدير لا خمسة عشر وعليه الفتوى لأنه أضبط وأحوط. التتارخانية ۲/۳، كتاب الصلوة الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر نوع آخر في بيان أدنى مدة السفر الذي يتعلق به قصر الصلوة، ط. ادارة القرآن (قوله ولا اعتبار بالفراسخ) فالفرسخ ثلاثة أميال والميل أربعة آلاف ذراع رد المحتار: ۲/۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(قوله ولا يشترط الخ) [illegible] وعن أبي حنيفة التقدير بثلاث مراحل وهو قريب من الأول [illegible] في الهداية [illegible] التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة أيام لأن المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصا في أقصر أيام السنة كذا في المبسوط. شامي ۲/۱۲۲، باب صلاة المسافر، ط. سعيد كراچی

(۲) وفرض المسافر عندنا في كل صلاة رباعية ركعتان لا يجوز له الزيادة عليهما عمدا لتأخير السلام وترك واجب القصر ويجب سجود السهو إن كان سهوا [illegible] فإن صلى المسافر أربعا وقعد في الثانية مقدار التشهد أجزأته ركعتان عن فرضه وكانت الركعتان الأخريان له نافلة ويكون مسيئا [illegible] وإن لم يقعد في الثانية مقدار التشهد بطلت صلاته. اللباب في شرح الكتاب للميداني ۱/۱۰۱، باب صلاة المسافر، ط. قديمي. شامي ۲/۱۲۸، باب صلاة المسافر، ط: سعيد. حلبي كبير ص ۵۳۸، فصل في صلاة المسافر، ط. سهيل اكيڈمی.

پڑھے ورنہ قصر کرے، اپنے گمان کا کچھ اعتبار نہیں، جیلر کی بات کا اعتبار ہے۔ (۱)

قیدی نے صف بنائی

اگر جیل خانہ کے قیدیوں نے جائے نماز بنائی ہے، اور کسی نے جیل خانہ سے الگ جائے نماز خریدلی ہے تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) والاسير من المسلمين في ايدي اهل الحرب هم له قاهرون، ان ذهبوا به في موضع يريدون ان يقيموا به خمسة عشر يوما فعليه ان يكمل الصلاة وان كان الاسير لا يريد ان يقيم معهم، وان كان الاسير يريد ان يقيم في موضع خمسة عشر يوما فاخرجوا من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة ايام قصر الصلاة، وكذلك الرجل يبعث اليه الخليفة او والي ليؤتى به من بلد الى بلد كانت نية الاقامة والسفر الى الشخص لا اليه، لانه مقهور في يد الشخص وكان كالاسير في ايدي الكفار، تاتارخانية: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيما بنية الاقامة ويصير مقيما بنية اقامة غيره، ط: ادارة القرآن، ورد المحتار: ۲/ ۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۵۴۱، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۱۳۹، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي، الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۶۶، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.
ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة اشياء: الاستقلال بالحكم، مراقي الفلاح قوله (والاستقلال بالحكم) اي الانفراد بحكم نفسه بحيث لا يكون تابعا لغيره في حكمه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۲۳، باب صلاة المسافر، ط: قديمي كراچي.
والتابع (كالجندي مع اميره اذا كان يرتزق منه، والاجير مع المستاجر والتلميذ مع استاذه، والاسير والمكره مع من اكرهه على السفر، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۲۳، ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر، وتمامه في الاشباه، الدر المختار (قوله ولو شك الخ) وفي التاتارخانية: من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والجباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، الخ، شامي: ۱/ ۱۵۱، قبيل مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

ک

کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا

شہر یا فنائے شہر میں کسی بھی جگہ مثلاً مکان، ہال یا کھلے میدان میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے(۱) البتہ مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے، اس لئے کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، البتہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کا جو اجر اور ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔(۲)

کاروبار بند کرنا

"جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

کافر کی بنائی ہوئی صف

اگر غیر مسلموں نے صف بنائی ہے اور صف کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے پہلے دھونا ضروری ہے، دھونے سے پہلے ناپاک صف پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اعادہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

اور اگر صف ناپاک ہونے کے بارے میں یقین نہیں صرف شبہ ہے تو احتیاط کے

---

(۱) ویشترط لصحتها ای صلاۃ الجمعۃ ستۃ اشیاء: الاول: المصر او فناؤہ وسواء مصلی العید وغیرہ لانہ بمنزلۃ المصر فی حق حوائج اھلہ وتصح اقامۃ الجمعۃ فی مواضع کثیرۃ بالمصر وفنائہ. طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۳۰۲، باب الجمعۃ، ط: مصطفی البابی مصر، وص ۵۰۱ ط: قدیمی. ہدایۃ ۱/[illegible]، باب فی صلاۃ الجمعۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتاوی شامی ۲/۱۳۸، باب الجمعۃ، ط: سعید.

(قولہ واذا کان القاضی او الامیر) وفی الشرح ولا یشترط الصلاۃ فی البلد بالمسجد فتصح بفضاء فیہا. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص ۵۰۳، باب الجمعۃ، ط: قدیمی کراچی

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ صلاۃ الرجل فی بیتہ بصلاۃ وصلاتہ فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمس مائۃ صلاۃ. مشکوۃ، ص ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی

طور پر دھو لینا بہتر ہے۔

اور اگر صف پاک ہونے کے بارے میں یقین ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں دھوئے بغیر بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

کافر کے گھر میں نماز پڑھنا

اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہے تو وہاں نماز پڑھنا جائز ہے، اگر اتفاق سے کافر کے گھر میں نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے تو کافر کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر کپڑا بچھا لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔(۲)

کافر مسلمان ہوا

اگر کوئی کافر آخر دن کے وقت مسلمان ہوا ہے تو اس کے لئے بھی عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگرچہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

---

(۱) فرع: ما يخرج من دار الحرب كسنجاب إن علم دبغه بطاهر فطاهر أو بنجس فنجس وإن شك فغسله أفضل. الدر المختار. (قوله فنجس) أي فلا تجوز الصلاة فيه ما لم يغسل (قوله فغسله أفضل) لأن الأخذ بما هو الوثيقة في موضع الشك أفضل ما لم يؤد إلى الحرج ومن هذا لو الأباعي يستحسن ثياب أهل الذمة والصلاة فيها إلا الإزار والسراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربهما من موضع الحدث وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل ونحوه في الحلية. شامي ۱/۲۰۵-۲۰۶ كتاب الطهارة، مطلب في أحكام الدباغة ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۱۶۶، فصل يطهر جلد الميتة ط. قديمي كراچي. وص ۹۸، ط. مصطفى البابي مصر

(قوله ولو شك الخ) في التتارخانية من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه الخ. شامي ۱/۱۵۱، قبيل مطلب في أبحاث الغسل ط. سعيد. مزید [illegible] عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) طهارة بدنه ... ومكانه. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة ط: سعيد.

(۳) وهي سنة الوقت لا سنة الصوم في الأصح فمن صار أهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض إذا طهرت والمسافر والمريض المفطر. مراقي الفلاح. قوله والمسافر والمريض وعبارته في الشرح أولى حيث قال والأصح أنها سنة الوقت لقوله ﷺ وسننت لكم قيامه حتى إن المريض

کافروں کے مستعمل کپڑے

کافر مثلاً عیسائی، یہودی اور ہندو وغیرہ کے مستعمل کپڑے دھونے کے بعد پاک ہوجاتے ہیں اور پاک کپڑوں میں نماز ہوجاتی ہے، لہٰذا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے۔ اور اگر کافروں کے مستعمل کپڑوں کو دھویا نہیں گیا تو پاجامہ، شلوار، ازار اور پتلون کا ناپاک ہونا غالب گمان ہے کیونکہ یہ لوگ پیشاب وغیرہ کرنے کے بعد پاک اور صاف نہیں کرتے، نجاست اور پیشاب کپڑے میں لگ جاتا ہے، اس لئے ایسے کپڑوں کو دھوئے بغیر ان میں نماز پڑھنا درست نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) المعطر والمستعمل [illegible] والنصارى اذا طهرنا او شككنا ان المسلم في [illegible] لبس لبسهم لغير حاجة الى [illegible] حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۰۲، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمي كراچی

(۲) قال في الدر المختار: ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر، قال في رد المحتار: (قوله ولو شك) في التتارخانية: من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض [illegible] وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، فرع لو شك في [illegible] من ذكره [illegible] ان قرب عهده بالماء او تكرر [illegible] والاعادة بخلاف ما لو غلب على ظنه [illegible] الفتاوى الشامية ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد. ثياب الفسقة واهل الذمة طاهرة. الدر المختار (قوله ثياب الفسقة الخ) قال في الفتح: وقال بعض المشايخ: تكره الصلاة في ثياب الفسقة لانهم لا يتقون الخمور، قال المصنف يعني صاحب الهداية: الاصح انه لا يكره لانه لم يكره من ثياب اهل الذمة الا السراويل مع استحلالهم الخمر، فهذا اولى. شامي ۱/۳۵۱ قبيل مطلب في الامر بالمعروف، ولهين كتاب الصلاة، ط: سعيد (فرع) ما يخرج من دار الحرب كسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر او بنجس فنجس وان شك فغسله افضل. الدر المختار

(قوله فنجس) اي فلا تجوز الصلاة فيه ما لم يغسل (قوله فغسله افضل) لان الاخذ بما هو الوثيقة في موضع الشك افضل ما لم يؤد الى الحرج، ومن هنا قالوا: لا بأس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيها الا الازار والسراويل فانه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث وتجوز لان الاصل الطهارة [illegible] في الصلاة [illegible] الغسل وتمامه في الحلية. شامي ۱/۲۰۹ باب المياه، مطلب في احكام الدباغة، ط: سعيد

کامل انسان

کامل انسان وہی ہے جو شرک اور مخلوق پرستی سے بیزار رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا رہے، اور اپنے آرام و راحت سے دست بردار ہو کر اپنے خالق کا شکر ادا کرنے میں تیار اور مستعد رہے، اور اس کے امر و نواہی پر کاربند ہو کر ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام و راحت کی تلاش میں کوشش کرتا رہے۔ (۱)

کامل نماز

کامل نماز وہ ہے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خشعون

ترجمہ: یقیناً فلاح و کامیابی پاگئے جو ایسی نماز میں (اللہ سے ڈرتے ہوئے) جھکنے والے ہیں۔ (۲)

کپڑا

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جس کو پہن کر عام طور پر لوگوں کے پاس نہیں جاسکتا ہے، ہاں اگر اس کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا اس کے پاس نہیں ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلوة ویؤتوا الزکوة وذلک دین القیمة. البینة: ۵.

(۲) فالصلاة الکاملة هی التی قال الله فی شانها قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/ ۱۴۳، کتاب الصلاة حکمة مشروعیتها. ط. دار الفکر.

(۳) (وکره (کفه)..... (وصلاته) فی ثیاب بذلة یلبسها فی بیته (ومهنته) ای خدمته ان له غیرها والا لا. الدر المختار مع الرد ۱/ ۶۴۰ کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها. مطلب فی الکراهة التحریمیة والتنزیهیة، ط. ایچ ایم سعید. وتکره الصلاة فی ثوب بذلة کذا فی معراج الدرایة. هندیة ۱/ ۱۰۷.

کپڑا پاک نہ ہو

اگر مجبوری کی حالت میں مریض کپڑے کو پاک نہ کر سکا، اور خود بھی پاک نہیں رہ سکتا اور پاک کپڑا بدل کر پہنا بھی نہ سکا تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پاک کپڑا بدلنے کا انتظام تھا اس کے باوجود نہیں بدلا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی، اور بعد میں اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

کپڑا تصویر والا

"تصویر والا کپڑا" کے عنوان کو دیکھیں۔

کپڑا چپکا ہوا ہو

اگر نماز کے دوران مردوں کا کپڑا جسم سے اس طرح چپک گیا کہ ستر کی حدود کا امتیاز ہو سکے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

- کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: مکتبه رشیدیه. تاتارخانیه: ۱/۵۹۳، کتاب الصلوة، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکره، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی

(۱) وإن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا یجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث (فهو معذور) لأن الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم. (وحکمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه. وإن سال علی ثوبه فوق الدرهم جاز له أن لا یغسله إن کان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها أی الصلاة (وإلا) یتنجس قبل فراغه (فلا) یجوز ترک غسله، هو المختار للفتوی. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۳۰۵-۳۰۶، باب الحیض، مطلب فی أحکام المعذور، ط: سعید کراچی. هندیه: ۱/۴۰، فصل ثالث: الباب السابع فی النجاسة وأحکامها، ط: رشیدیه کوئٹه

(۲) ولا یضر التصاقه بالعورة بحیث یحدد جرمها. کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة: ۱/۱۹۰، مبحث ستر العورة فی الصلاة، ط: دار الفکر، بیروت لبنان.

کپڑا دستور کے خلاف پہننا

نماز کی حالت میں عام عادت اور دستور کے خلاف کپڑے پہننے سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے جیسا کہ کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ نہ پھینکے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔(۱)

کپڑا سمیٹنا

سجدہ میں جاتے وقت اپنے آگے یا پیچھے سے پاجامہ یا تہبند وغیرہ کپڑوں کو سمیٹنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران اس سے بچنا چاہئے ورنہ نماز تو ہو جائے گی ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) وکره سدل تحريما للنهي ثوبه اى ارساله بلا لبس معتاد وكذا القباء بكم الى وراء ذكره الحلبي، كشد ومنديل يرسله من كتفيه. (قوله وكذا القباء بكم الى وراء) اى كالقباء التي يجعل لاكمامها خروق عند اعلى العضد لاخراج المصلي يده من الخرق ويرسل الكم الى وراء فلا ان يكره ايضا لصدق السدل عليه، لانه ارخاء من غير لبس، لان لبس الكم يكون بادخال اليد فيه. (قوله كشد) هو شيء يعتاد على الكتفين كما في البحر، وذالك مثل الشال. الدر المختار مع الرد ۱/ ۶۳۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره فيها، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. البحر الرائق ۲/ ۲۴، باب ما يفسد الصلوة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي

(۲) ويكره رفع ثوبه بين يديه او من خلفه في الصلاة، لقوله صلى الله عليه وسلم "امرت ان اسجد على سبعة اعظم وان لا اكف شعرا ولا ثوبا" رواه الشيخان. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۶۴، رفع المصلي ثوبه من خلفه او قدامه وهو مصلي. ط: دار الفكر. وكره (كفه) اي رفعه ولو لتراب كمشمر كم او ذيل. الدر المختار (قوله اي رفعه) اي سواء كان من بين يديه او من خلفه عند الانحطاط للسجود بحر، وحرر الخير الرملي ما يفيد ان الكراهة فيه تحريمية. شامي ۱/ ۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/ ۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

کپڑا کم ہے

اگر کسی آدمی کے پاس کپڑا اس قدر کم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں اس کا ستر نہیں چھپتا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پورا ستر چھپ جاتا ہے، (اور ایسی حالت عام طور پر طوفان، سیلاب، زلزلہ اور جنگ وغیرہ کے وقت پیش آتی ہیں) تو اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔(۱)

کپڑا لپیٹنا

نماز کے دوران کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے

"ناپاک کپڑے میں نماز" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو عجز عنه يصلي قاعداً. (تنوير الأبصار، شامي: ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد كراچي) ولو أن امرأة لو صلت قائمة ينكشف من عورتها ما يمنع جواز الصلاة، ولو صلت قاعدة لا ينكشف منها شيء فإنها تصلي قاعدة لأن ترك القيام أهون. (البحر الرائق ۱/۲۸۲) ... (قوله ولو عدم ثوباً صلى قاعداً مومياً بركوع وسجود وهو أفضل من القيام بركوع وسجود لما عن أنس أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ركبوا السفينة فانكسرت بهم فخرجوا من البحر عراة فصلوا قعوداً بإيماء، أراد بالثوب ما يستر عامة عورته إلخ. (البحر ۱/۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي)

(۲) (قوله يكره اشتمال الصماء والاعتجار) إلخ. أما الصماء فلقوله يكره اشتمال الصماء لنهيه عليه الصلاة والسلام عنها، وهي أن يأخذ بثوبه فيخلل به جسده كله من رأسه إلى قدمه، ولا يرفع جانباً يخرج يده منه، سمي به لعدم منفذ يخرج منه يده كالصخرة الصماء. (شامي: ۱/۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي)

کپڑا ناپاک ہے

ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، اگر کسی نے ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو دوبارہ پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)
ہاں اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جو بھی کپڑا پہنا یا جاتا ہے فوراً ناپاک ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانا

نماز کے دوران رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اپنے کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانے کے لئے یا کسی اور غرض سے اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

---

(۱) (قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه) ... أما طهارة ثوبه فلقوله تعالى "وثيابك فطهر" لأن الأظهر أن المراد ثيابك الملبوسة وأن معناه طهرها من النجاسة وقد قيل في الآية غير هذا، لكن الأرجح ما ذكرناه وهو قول الفقهاء وهو الصحيح كما ذكره النووي في شرح المهذب. البحر: ١/ ٢٦٦، ٢٦٧، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي. شامي: ١/ ٤٠٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي
(۲) إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث (ولو حكماً) لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم ... (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه ... وإن سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها أي الصلاة وإلا يتنجس قبل فراغه فلا يجوز ترك غسله هو المختار للفتوى، وكذا مريض لا يبسط ثوبه إلا تنجس فوراً له تركه. الدر المختار مع الرد ١/ ٣٠٥ - ٣٠٧، كتاب الطهارة، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد كراتشي. هندية ١/ ٤١، الفصل الرابع في أحكام الحيض إلخ، ط: رشيدية كوئٹه
(۳) (كره كفه) أي رفعه ولو لتراب كمشمر كم أو ذيل (الدر المختار). (قوله أي رفعه) أي سواء كان من بين يديه أو من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر. وحرر الخير الرملي ما يفيد أن الكراهة فيه تحريمية. شامي: ١/ ٦٤٠، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق ٢/ ٢٤، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراتشي. تاتارخانية ١/ ٥٦٤، ط: إدارة القرآن

کپڑے اوپر کرنا

۱۔ نماز میں بلا ضرورت رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ، شلوار اور قمیص کے دامن وغیرہ کو اوپر کرنا ادب کے خلاف ہے، اچھا نہیں ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۲۔ اور اگر سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے پاجامہ وغیرہ کو اوپر کرنے کی ضرورت ہے تو اوپر کرنا ادب کے خلاف نہیں ہوگا۔(۱)

کتاب نماز کے بعد ہٹانا

"نماز کے بعد کتاب ہٹانا" کے عنوان کو دیکھیں۔

کراہنا

☆ نماز کے دوران درد و غم کی وجہ سے کراہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

☆ اگر کوئی مریض یا زخمی نماز کے دوران کراہنے کو ضبط کرنے پر قادر ہے، لیکن اس کے باوجود صاف صاف لفظوں میں "آہ، آہ، ہائے، ہائے، اوئی" کرتا ہے تو اس

---

(۱) (و) كره (كفه) أي رفعه ولو لتراب كمشمر كم أو ذيل (وعبثه به) أي بثوبه (وبجسده) للنهي إلا لحاجة ولا بأس به خارج صلاة. الدر مع الشامي (قوله وعبثه) هو فعل لغرض غير صحيح قال في النهاية: وحاصله أن كل عمل هو مفيد للمصلي فلا بأس به أصله ما روي "أن النبي صلى الله عليه وسلم عرق في صلاته فسلت العرق عن جبينه" أي مسحه لأنه كان يؤذيه فكان مفيدا، وفي زمن الصيف كان إذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة أو يسرة لأنه كان مفيدا كي لا تبقى صورة فهذا ليس بمفيد فهو العبث، الدر مع الشامي، ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير ص ۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل، كبيری لاهور، البحر الرائق ۲/۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی

کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر زخم اور بیماری اتنی زیادہ شدید ہے کہ "آہ، آہ، ہائے، ہائے" وغیرہ کو ضبط کرنے پر قدرت نہیں تو وہ معذور ہے، اس حالت میں اس کی نماز ہو جائے گی۔(۱)

کرتہ

نماز کی حالت میں کرتہ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے، اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) (والأنين) هو قوله: آه (والتأوه) هو قوله: آه (والتأفيف) أف أو تف (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لوجع أو مصيبة) قيد للأربعة إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وإن حصل حروف للضرورة. (الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۹-۶۲۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الفتاوى الهندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في بيان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: إدارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۲/۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويفسدها كل عمل كثير ليس من أعمالها ولا لإصلاحها ... ما لا يشك بسببه الناظر من بعيد في فاعله أنه ليس فيها وإن شك أنه فيها أم لا فقليل. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۲۴-۶۲۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الهندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئته) ويكره أيضا في الصلاة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) بفتح القاف واللام وضم السين وهي ما يلبس في الرأس (وكذا يكره لبسهما) أي كل من النزع واللبس بعمل يسير لأنه عمل أجنبي من الصلاة لا يحصل به تكميل شيء من أعمالها ولهذا كان مفسدا لو حصل بعمل كثير بأن احتاج فيه إلى اليدين أو كان بحيث لو رآه الناظر ظنه ليس في الصلاة. (حلبي كبير ص: ۳۵۱، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور)

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆...جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قادر نہیں یا کھڑے ہونے پر قادر ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، یا قیام و سجود کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ یا شفا ہونے میں تاخیر یا ناقابل برداشت شدید قسم کا درد ہونے کا غالب گمان ہو تو ان صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ کسی قابل برداشت معمولی درد یا کسی موہوم تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کردینا اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اسی طرح جو شخص فرض نماز میں مکمل قیام پر تو قادر نہیں، لیکن کچھ دیر کھڑا ہوسکتا ہے، ایسے شخص کے لئے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، اگرچہ کسی چیز کا سہارا لینا پڑے، اس

---

(۱) (من تعذر عليه القيام) أي كله (لمرض) حقيقي وحده أن يلحقه بالقيام ضرر به يفتى (قبلها أو فيها) أي الفريضة (أو) حكمي بأن (خاف زيادته أو بطء برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألما شديدا) (صلى قاعدا) (كيف شاء) (بركوع وسجود وإن قدر على بعض القيام) ولو متكئا على عصا أو حائط (قام) لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب لأن البعض معتبر بالكل (وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف لا القيام أومأ. الدر المختار مع الرد: ۲/۵۹۵-۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد. عن عمران بن حصين أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا فقال: صلاته قائما أفضل من صلاته قاعدا، وصلاته قاعدا على النصف من صلاته قائما، وصلاته نائما على النصف من صلاته قاعدا. سنن أبي داود: ۱/۱۳۷، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد، ط: مير محمد. وكذلك إذا خاف زيادة المرض أو إبطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس كذا في التبيين، أو يجد وجعا لذلك فإن لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام، كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية. البحر: (۲/۱۱۱) باب صلاة المريض، ط: سعيد، و(۲/۱۹۸) ط: رشيدية.

کے بعد وہ بقیہ نماز زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔(۱)

☆ جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے میز رکھ کر اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں، صرف اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے، اور سجدہ کے اشارہ میں رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکے۔(۲)

☆ ...... جو شخص زیادہ دیر کھڑے ہونے پر قادر نہیں، البتہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے، تو ایسا شخص نماز کھڑے ہو کر شروع کرے، اور جتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھے، پھر اس کے بعد کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز مکمل کر سکتا ہے، البتہ یہ شخص چونکہ زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لہذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرے، صرف اشارہ سے سجدہ کرنا کافی

---

(۱) ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بأن يقوم قدر ما يقدر حتى إذا كان قادراً على أن يكبر قائماً ولا يقدر على القيام للقراءة أو كان قادراً على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بأن يكبر قائماً ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائماً ثم يقعد إذا عجز قال شمس الأئمة الحلواني رحمه الله تعالى هو المذهب الصحيح ولو ترك هذا خفت أن لا تجوز صلاته كذا في الخلاصة. هندية، ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر المختار مع الرد، ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد و ۲/۱۹۸، ط: رشيدية كوئٹہ. المحيط البرهاني، ۲/۲۷۶، الفصل الحادي والثلاثون في صلاة المريض، ط: إدارة القرآن كراچي.

(۲) وإن عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعداً بإيماء ويجعل السجود أخفض من الركوع. هندية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض. البحر (۲/۲۰۰) باب صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ۲/۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي

(ولا يرفع إلى وجهه شيئاً يسجد عليه فإنه يكره تحريماً. الدر المختار (قوله فإنه يكره تحريماً) أقول هذا محمول على ما إذا كان يحمل إلى وجهه شيئاً يسجد عليه، بخلاف ما إذا كان موضوعاً على الأرض، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الأصل الكراهة في الأول، ثم قال فإن كانت الوسادة موضوعة على الأرض وكان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح أن أم سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك اهـ فإن مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الأرض المرتفع، ثم رأيت القهستاني صرح بذلك. شامي: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي

☆...... جو شخص رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن زیادہ دیر تک پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرنا ضروری ہے۔(۱) البتہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور تشہد پڑھنے کے دوران پاؤں موڑ کر بیٹھنے کی بجائے چوزانو یا جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پوری کر سکتا ہے۔(۲)

☆...... جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔(۳)

☆...... اگر کوئی شخص گھر یا مسجد میں انفرادی طور پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا تو ایسا شخص گھر میں کھڑے ہو کر انفرادی طور پر نماز ادا کرے، مسجد کی جماعت میں شامل نہ ہو، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ سے زیادہ واجب ہے اور فرض نماز قدرت ہوتے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) قوله ولا بتربع الا بعذر ولی المبسوط رجل علل فی فعال التربیع جربی الجبابرة فنکره فی الصلاة ...... والصحیح ان الجلوس علی الرکبتین اقرب الی التواضع من التربیع فهو اولی فی حالة الصلاة الا لعذر، العنایة مع فتح القدیر ۱/۴۲۴ وفی سعد ۱/۸۵۳، کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل ویکره للمصلی، ط: رشیدیه، تبیین الحقائق: ۱/۴۰۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط سعید، البحر الرائق ۲/۳۰، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ط: رشیدیه

(۳) وان عجز عن القیام والرکوع والسجود وقدر علی القعود یصلی قاعدا بایماء ویجعل السجود اخفض من الرکوع، هندیة ۱/۱۳۶، کتاب الصلاة الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیه، الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة: باب صلاة المریض ۲/۹۷-۹۸ ط: سعید، البحر الرائق ۲/۱۹۹، کتاب الصلاة باب صلاة المریض ط: رشیدیه، وانظر الحاشیة السابقة رقم ۱ ایضا فی الصفحة السابقة.

کی صورت میں کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، اور واجب ادا کرنے کے لئے فرض چھوڑنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆... بعض لوگ قیام بھی کرتے ہیں، اور رکوع بھی کرتے ہیں، لیکن زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے پھر سجدہ اور جلسہ کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے کرتے ہیں، ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسے لوگ شروع سے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کریں، کچھ نماز کھڑے ہو کر اور کچھ نماز کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے پڑھنا بہتر نہیں، اگر چہ اس طرح بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔(۲)

واضح رہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر نہیں اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

☆... عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت

(۱) المریض اذا صلى في بيته يستطيع القيام و اذا خرج لا يستطيع اختلف المشايخ رحمهم الله تعالى فيه المختار انه يصلي في بيته قائما وبه يفتى هندية ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط رشيدية. البحر الرائق ۲/۱۹۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط رشيدية. فلو ان المريض اذا صلى في بيته يستطيع القيام و اذا خرج الى الجماعة لا يستطيع القيام يصلي في بيته قائما قال شمس الائمة الاوزجندي: يخرج الى الجماعة لكن كبر قائما ثم يقعد ثم يقوم عند الركوع والاول اصح وبه يفتى، خلاصة الفتاوى ۱/۱۹۰ الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، جنس آخر صلى المريض الى غير القبلة، ط مكتبه رشيديه لاهور

(۲) قوله ولو تعذر السجود كذا نقله في البحر عن البدائع وغيرها وفي الذخيرة رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومئ ولو صلى قائما بركوع وقعد و اومأ بالسجود اجزأه والاول افضل لان القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما بل ليكونا وسيلتين الى السجود، رد المحتار: ۲/۹۷، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراجي البحر الرائق: ۲/۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: رشيديه تبيين الحقائق: ۱/۴۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط. سعيد كراجي المحيط البرهاني: ۲/۲۴، كتاب الصلاة الفصل الحادي والثلاثون في صلاة المريض، ط. ادارة القرآن كراجي.

میں کرسی کا پچھلا پایا صف کی لکیر پر رکھے تاکہ صف سیدھی رہے، اور دائیں بائیں بیٹھے ہوئے لوگوں سے آگے پیچھے نہ ہو جائے۔(۱)

☆ اگر کرسی میں چوڑائی کے اعتبار سے زیادہ حجم ہے لیکن کرسی کے دائیں بائیں کے لوگ کرسی سے متصل ہیں تو اس کو صف میں "خلا" نہیں کہا جائے گا، البتہ اگر کرسی کو صف کے کسی ایک کنارہ پر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔(۲)

کرفیو کی حالت میں مسجد جانا

اگر فوج کرفیو کے اوقات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانے سے نہیں روکتی، تو مسجد میں جانا ضروری ہے، ورنہ گھر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی جائے، قانون کی خلاف ورزی کرنا اور عزت وجان کو خطرے میں ڈالنا جائز نہیں۔(۳)

کسوف کی حالت

☆......"کسوف" سورج گرہن کو کہتے ہیں، یعنی سورج پر چاند کا سایہ ہو جانے

(۱،۲) ويصف أي يصفهم الإمام بأن يأمرهم بذلك قال الشمني: وينبغي أن يأمرهم بأن يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا مناكبهم ويقف وسطا. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۶۸، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۵۳، باب الإمامة، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية كوئته، "عن النعمان بن بشير رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوي صفوفنا حتى كأنما يسوي بها القداح حتى رأى أنا قد عقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد أن يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم أو ليخالفن الله بين وجوهكم" رواه مسلم، مشكوة: ۱/ ۹۸، باب تسوية الصفوف، ط: قديمي كراچي.

(۳) قوله وظالم يخاف عليه نفسه أو منه. رد المحتار: ۱/ ۵۵۶، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي و ۱/ ۳۰۲، ط: رشيدية. هنديا: ۱/ ۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة، ط: رشيدية كوئته

سے بس کا کالا نظر آتا ہے۔(۱)

☆... کسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔(۲)

☆... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "سورج گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو"۔(۳)

---

(۱) قوله للشمس والقمر: لف ونشر مرتب قال في المغرب: والأجود في اللغة الفقهاء تخصيص الكسوف بالشمس والخسوف بالقمر وادعى الجوهري أنه أفصح وقيل هما فيهما سواء وفي القهستاني وقال ابن الأثير ان الأول هو الكثير المعروف في اللغة. رد المحتار ۲/۱۸۱، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/۱۹۶، باب صلاة الكسوف، ط. سعيد كراچي. الكسوف: هو زوال ضوء الشمس كلاً أو بعضاً. التعريفات الفقهية مجموعة قواعد الفقه ص: ۴۳۳، ط: مير محمد كتب خانه كراچي

(۲) قلت: وصححه في البدائع للأمر بها في الحديث لكن في النهر ان العامة على القول بسنيتها لأنها ليست من شعائر الإسلام فإنها توجد بعارض لكن صلاها النبي صلى الله عليه وسلم فكانت سنة والأمر للندب. رد المحتار ۲/۱۸۳، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/۱۹۷، باب صلاة الكسوف، ط. سعيد. حلبي ۲/۴۹۱، ط. رشيديه كوئته. هندية ۱/۱۵۲-۱۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ط: رشيديه كوئته. تبيين الحقائق ۱/۵۳۴، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط. سعيد كراچي.

(۳) عن أبي بكرة قال: كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يجر رداءه حتى دخل المسجد فدخلنا فصلى بنا ركعتين حتى انجلت الشمس فقال: إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد فإذا رأيتموهما فصلوا وادعوا حتى يكشف ما بكم. بخاري ۱/۱۴۲، أبواب الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس، ط: قديمي كراچي. مسلم ۱/۲۹۵، كتاب الكسوف، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق ۲/۱۶۷، باب صلاة الكسوف، ط: سعيد كراچي.

☆.....کسوف کی نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو دوسرے نوافل کا ہے۔(۱)

☆..... اگر حاضرین میں جامع مسجد کا امام موجود ہے تو کسوف کی نماز جماعت سے ادا کرنی چاہئے۔(۲)

☆...کسوف کی نماز کے لئے اذان، اور اقامت نہیں ہے، اگر لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو اعلان کر دیا جائے۔(۳)

☆.....کسوف کی نماز میں وہ تمام شرائط معتبر ہیں جو جمعہ کے لئے معتبر ہیں، البتہ کسوف کی نماز میں خطبہ نہیں ہے۔(۴)

☆... کسوف کی نماز میں سورۂ بقرہ وغیرہ جیسی بڑی بڑی سورت پڑھنا اور رکوع

---

(۱) قوله يصلي ركعتين كالنفل إمام الجمعة: بيان لمقدارها ولصفة أدائها، أما مقدارها فلأنها ركعتان وهو بيان لأقلها...... وأما صفة أدائها فهي صفة أداء النفل من أن كل ركعة بركوع واحد وسجدتين ومن أنه لا أذان لها ولا إقامة ولا خطبة الخ البحر ۲/۱۷۶. باب صلاة الكسوف ط: سعيد. الدر مع الرد ۲/۱۸۲. باب الكسوف ط: سعيد.

(۲) قوله يؤذن لمستحب أي قوله يصلي بالناس يؤذن لمستحب وهو فعلها بالجماعة أي إقامتها بإمام الجمعة وإلا فلا تستحب الجماعة بل تصلي فرادى إذا لم يحضر إمام الجمعة كما علمته، رد المحتار: ۲/۱۸۱. باب الكسوف ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/۱۷۶. كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف ط: سعيد، ۲/۲۹۱. ط: رشيديه. تبيين الحقائق: ۱/۵۴۳. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط: سعيد

(۳) بلا أذان ولا إقامة ولا جهر ولا خطبة وينادي الصلاة جامعة ليجتمعوا. الدر مع الرد: ۲/۱۸۲. كتاب الصلاة باب الكسوف ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۱۷۶. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد. ورشيدية: ۲/۲۹۱. ط: رشيدية. فتح القدير: ۲/۵۲. باب صلاة الكسوف، ط: رشيدية.

(۴) وفي السراج لا بد من شرائط الجمعة إلا الخطبة وتمامه في البحر عند الكسوف. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۸۱-۱۸۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۲/۱۷۶. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد و: ۲/۲۹۲. ط: رشيدية. فتح القدير: ۲/۵۲. باب صلاة الكسوف ط: رشيدية.

اور سجدوں میں دیر کرنا یعنی لمبا لمبا رکوع اور سجدہ کرنا مسنون ہے۔(۱)

☆..... اور قرأت آہستہ پڑھے۔(۲)

☆..... نماز کے بعد امام دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں، جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے، ہاں اگر ایسی حالت میں سورج غروب ہو جائے، یا کسی نماز کا وقت آ جائے، تو دعا کو ختم کر کے نماز میں مشغول ہو جائے۔(۳)

کسوف کی نماز عصر کے بعد

کسوف کی نماز عصر کے بعد پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مکروہ وقت ہے، اگر مکروہ اوقات میں کسوف ہو تو نماز کی بجائے صرف دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔(۴)

کسوف کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھے۔

---

(۱) (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود) أفاد: ونقل ذلك في الشرنبلالية عن البرهان أي لورود الأحاديث المذكورة في الفتح وغيره بذلك قال: فقهستاني فطول في الركعتين مثل البقرة وآل عمران. رد المحتار: ۲/۱۸۲، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۷۷، باب صلاة الكسوف ط. سعيد و: ۲/۲۹۱، ط. رشيدية

(۲) (قوله ولا جهر) وقال أبو يوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهرة. رد المحتار: ۲/۱۸۲، باب الكسوف. ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۷۷، باب صلاة الكسوف ط. سعيد. ۲/۲۹۲. ط. رشيدية. تبيين الحقائق: ۱/۵۵۰، كتاب الصلاة باب الكسوف. ط. سعيد.

(۳) ثم يدعو بعدها جالسا مستقبل القبلة أو قائما مستقبل الناس والقوم يؤمنون حتى تنجلي الشمس كلها. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۸۲-۱۸۳، باب الكسوف ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۷۸، باب صلاة الكسوف ط. سعيد ۲/۲۹۳ ط. رشيدية. تبيين الحقائق: ۱/۵۵۱، باب الكسوف ط. سعيد.

(۴) (قوله في غير وقت مكروه) لأن النوافل لا تصلى في الأوقات المنهي عن الصلاة فيها ومنه نافلة جوهرة ..... وفي الحموي عن البرجندي عن الملتقط إذا انكسفت بعد العصر أو نصف النهار دعوا ولم يصلوا. رد المحتار: ۲/۱۸۲، باب الكسوف. ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۷۷، باب صلاة الكسوف ط. سعيد، و ۲/۲۹۱ ط. رشيدية كوئته. فتح القدير ۲/۵۲، باب صلاة الكسوف ط. رشيدية كوئته.

کسوف یعنی سورج گرہن کے وقت جو دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اس میں قرأت آہستہ پڑھی جائے۔(۱)

کعبہ

کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے، اور جس رخ پر بھی نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتے ہیں البتہ کعبہ کے اوپر چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے۔(۲)

کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

اگر کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے گی تو کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ جس مقام پر کعبۃ اللہ ہے وہ زمین اور اس کے برابر اوپر آسمان تک قبلہ ہے "قبلہ" کعبہ کی دیوار اور چھت پر محدود نہیں بلکہ ان چاروں دیواروں کے برابر آسمان تک قبلہ ہے، اس لئے اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔

لیکن کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی بے احترامی ہوتی ہے، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے مکروہ

(۱) قولہ ولا جہر وقال أبو یوسف یجہر وعن محمد روایتان جوھرۃ۔ ردالمحتار: ۱۸۲/۲، باب الکسوف۔ ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱۶۷/۲، باب صلاۃ الکسوف۔ ط: سعید کراچی۔ و: ۲۹۴/۲۔ ط: رشیدیہ کوئٹہ، تبیین الحقائق: ۵۵۰/۱، باب الکسوف، ط: سعید

(۲) ویصح فرض ونفل فیہا وفوقہا ولو بلاسترۃ لان القبلۃ عندنا ھی العرصۃ والھواء الی عنان السماء وان کرہ الثانی للنھی وترک التعظیم۔ الدر المختار مع الرد ۲/ ۲۵۳، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ط: سعید (قولہ یصح فرض ونفل فیہا) أی فی جوفہا۔ شامی: ۲/ ۲۵۲، ط: سعید، حلبی کبیر۔ ص: ۶۱۶، فصل فی مسائل شتی۔ ط: سہیل اکیڈمی لاہور، البحر الرائق: ۲/ ۳۵۰، ۳۵۱، باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ، تبیین الحقائق: ۱/ ۵۹۷ کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الکعبۃ۔ ط: سعید۔

تحریکی ہے۔(۱)

کعبۃ اللہ کی تصویر

کعبۃ اللہ کی تصویر گھر میں رکھنا یا دیوار پر لٹکانا جائز ہے، اور اگر اس میں طواف کرنے والے یا نمازی وغیرہ کی تصویر ہے تو اس کو گھر میں لٹکانا صحیح نہیں ہوگا، جاندار کی تصویر کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور ایسی تصویر کی موجودگی میں وہاں نماز بھی مکروہ ہوگی، یعنی جو نماز پڑھی گئی ہے، ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہئے اتنا نہیں ملے گا۔(۲)

(۱) قوله هي العرصة والهواء أي لا البناء بدليل أنه لو نقل إلى عرصة أخرى وصلى إليه لم يجز ولأنه لو صلى على أبي قبيس جازت بالإجماع مع أنه لم يصل إلى البناء . قوله وإن كره الثاني أي الصلاة فوقها لقوله للنهي لإيهام الجميع الذي نهى عنه رسول الله ﷺ. الدر مع الرد ۲/۲۵۲. ط. سعيد. حلبي كبير. ص ۶۱۶ فصل في مسائل شتى. ط. سهيل. تبيين الحقائق: ۱/۱۷۵. باب الصلاة في الكعبة، ط. سعيد كراچی. هندية: ۱/۶۳. كتاب الصلاة الباب الثالث في شروط الصلاة الفصل الثالث استقبال القبلة ط. رشيديه كوئٹه. البحر ۲/۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة، ط. سعيد و ۲/۱۵۳، ۱۵۲ ط رشيدية

(۲) عن أبي طلحة صاحب رسول الله ﷺ أنه قال إن رسول الله ﷺ قال إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة قال بسر ثم اشتكى زيد فعدناه فإذا على بابه ستر فيه صورة قال فقلت لعبيد الله الخولاني ربيب ميمونة زوج النبي ﷺ ألم يخبرنا زيد عن الصور يوم الأول فقال عبيد الله ألم تسمعه حين قال إلا رقما في ثوب. مسلم: ۲/۲۰۰. باب تحريم صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورة ط. قديمي ... قوله وأن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو بحذائه صورة لحديث الصحيحين عنه ﷺ لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة وفي المغرب الصورة عام في كل ما يصور مشبها بخلق الله تعالى من ذوات الروح وغيرها والمراد بها التماثيل قال صاحب ... أي الصورة عام والتمثال خاص والمراد هنا الخاص فإن غير ذي الروح لا يكره كالشجر. البحر الرائق. ۲/۲۷. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط. سعيد و ۲/۲۸ ط. رشيدية. الدر المختار مع رد المحتار ۱/۶۴۸. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط. سعيد. تبيين الحقائق ۱/۱۶۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط. سعيد

کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت

۱۔ قدیم زمانے سے لوگوں میں یہ عادت جاری ہے کہ جب کسی امیر اور بادشاہ کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہیں تو پہلے اس کے سامنے کھڑے ہو کر ہیں، پھر تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہوتے ہیں اور نماز میں بھی یہی چیزیں ہیں کہ خیال و تصور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اور عبادت کی روح خشوع و خضوع ہے، اور یہ سکون اور اطمینان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک عبادت کرنے والا تمام چیزوں سے توجہ کو ہٹا کر صرف ایک متعین اور مقرر سمت کی طرف رخ نہیں کرے گا تب تک سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوگا، اس لئے نماز میں کعبۃ اللہ کی ایک خاص سمت مقرر ہوئی۔

۲۔ ...... ظاہر کو باطن کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ظاہری طور پر ایک ہی سمت کو اختیار کرنے سے باطنی توجہ بھی ایک طرف ہو جاتی ہے، اس لئے نماز میں قبلہ کی سمت پر رخ کر کے کھڑا ہونا لازم ہے۔

۳ ...... دنیا کے تمام ایمانداروں کے ظاہری طور پر اتحاد اور اتفاق کے لئے ایک ہی قبلہ متعین اور مقرر ہونا ضروری ہے، جب حضرات کے باطنی انوار اور برکات حاصل کرنے کے لئے ایک ہی قبلہ کی طرف سب متفق ہو جائیں گے تو اس دل میں ایمانی نور پیدا ہونے میں عظیم الشان اثر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بہت ساری لالٹینیں کسی مکان میں ایک ہی جگہ پر روشن کی جائیں تو اس سے بہت زیادہ روشنی حاصل ہوتی ہے، اس لئے جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو حکم دیا گیا، جیسا کہ پانچ وقت نمازوں کی جماعتوں میں ایک محلے کے لوگوں کا اتفاق اور اجتماع ہوتا ہے، اور جمعہ کی نماز میں ایک شہر کے لوگوں کا اتفاق ہوتا ہے، اور حج میں پوری دنیا کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اور اتفاق و اجتماع

سے عبادت کے اثرات میں اضافہ ہوتا ہے، چونکہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک ہی مکان میں برداشت جمع ہونا مشکل ہے تو اس مکان کی سمت اور جہت کو اس مکان کے قائم مقام کر کے نماز میں اس کے استقبال کا حکم ہوا۔

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پوری دنیا میں عبادت کے جو طریقے رائج تھے ان میں شرک اور مخلوق کی عبادت کا جز شامل تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے طریقوں کو شرک اور بت پرستی سے پاک صاف کر کے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک وسیع اور ممتاز مسلک اور سمت مقرر کیا، اس وجہ سے پوری امت کے ظاہری رخ کو بھی ایک ہی سمت کی طرف کر دیا اس سے روحانی طاقت میں مزید جان پڑتی ہے۔

اور تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کو خدا کے ایک بڑے واعظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور آخری زمانہ میں اسی نبی کی اولاد میں سے ایک زبردست کامل نبی مکمل شریعت لے کر ظاہر ہوا اور اس نے اس پہلے نبی کی تلقین و تعلیم کو پھر زندہ اور کامل کیا، جب نماز میں بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں تو یہ تمام تصورات آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں، اور ان نبی عالم ﷺ کی تمام خدمات اور جانفشانیاں جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے انجام دیں یاد آ جاتی ہیں۔

۵۔۔۔ اگر کوئی شخص کسی مکان کی طرف جاتا ہے تو مکان میں رہنے والا مکین مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ادب و احترام کرنے کو مکان میں رہنے والوں کا ادب اور احترام سمجھا جاتا ہے، جیسے اگر کسی تخت نشین کے تخت کی طرف جھک کر سلام کریں تو وہ تخت کو سلام کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ تخت والے کو سلام کرنا مقصود ہوتا ہے، چنانچہ "بیت اللہ" کے لفظ میں اسی جانب اشارہ ہے کہ گھر مقصود نہیں بلکہ گھر والا مقصود ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغییر ص ۵۳-۵۴)

کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا

☆..... جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس کے محاذات پر نماز پڑھنا درست ہے، ویسا ہی کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، کعبۃ اللہ کے اندر جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی، کیونکہ اندر چاروں طرف قبلہ ہے، جس طرف بھی منہ کیا جائے گا کعبہ ہی کعبہ ہے۔ (۱)

☆..... ہاں جب ایک طرف منہ کر کے نماز شروع کی جائے گی تو پھر نماز کی حالت میں دوسری طرف پھر جانا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... اور کعبۃ اللہ کے اندر نفل، سنت اور فرض تمام نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

☆..... کعبہ کے اندر تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے، اور کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف

---

(۱) (قوله صح فرض ونفل فيها وفوقها) لأنه ﷺ صلى في جوف الكعبة يوم الفتح ولأنها صلاة استجمعت شرائطها لوجود استقبال القبلة لأن استيعابها ليس بشرط. البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد و: ۲/۲۵۰، ط: رشيديه. تبيين الحقائق: ۱/۱۷۹، باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد. رد المحتار ۲/۲۵۳، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۲/۳۱۳، كتاب الصلاة فصل في شرائط الأركان، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۲) والمتعين الجزء قبلة له بالشروع في الصلاة والتوجه إليه ومتى صار قبلة فاستدبارها لا يكون مفسدا وعلى هذا ينبغي أنه لو صلى ركعة إلى جهة أخرى لم يصح لأنه صار مستدبرا الجهة التي صارت قبلة في حقه بغير ضرورة. رد المحتار ۲/۲۵۳: باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۲/۳۱۳، كتاب الصلاة فصل في شرائط الأركان، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۳) يصح فرض ونفل فيها وفوقها. الدر المختار مع الرد: ۲/۲۵۳، باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد و: ۲/۲۵۰، ط: رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۱۷۹، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۲/۳۱۳، كتاب الصلاة فصل في شرائط الأركان، ط: دار إحياء التراث العربي.

ہونا شرط نہیں، کیونکہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے۔ البتہ مقتدیوں کے لئے امام سے آگے ہو کر کھڑا ہونا صحیح نہیں، اس صورت میں امام سے آگے بڑھ کر کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

☆ ... اگر کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی۔ کیونکہ آگے بڑھنا اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ جب امام اور مقتدی دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اور مقتدی امام سے آگے ہو، البتہ اس صورت میں امام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، کیونکہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہوگی تو مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

کلام کرنا

نماز کی حالت میں کلام یعنی بات چیت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور ''کلام'' کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کلام میں کم سے کم دو حرف

---

(۱) منفرداً أو بجماعة وإن ... ... اختلف وجوههم في التوجه إلى الكعبة إلا إذا جعل قفاه إلى وجه إمامه فلا يصح اقتداؤه لتقدمه عليه. (الدر المختار: ۲/۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، حلبي كبير ص ۶۱۶، فصل في مسائل شتى، ط: سهيل اكيدمي، البحر الرائق: ۲/۲۰۴، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، ۲/۱۵۳، ط: رشيدية)

(۲) قوله: ويكره جعل وجهه لوجهه لما في شرح المنية لأنه يشبه عبادة الصورة، وفي القهستاني عن الجلابي وينبغي أن يجعل بينه وبين الإمام سترة بأن يعلق نطعاً أو ثوباً، أي ليمنع عن المواجهة. (رد المحتار: ۲/۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، حلبي كبير ص ۶۱۶، فصل في مسائل شتى، ط: سهيل اكيدمي، البحر الرائق: ۲/۲۰۴، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، ۲/۱۵۳، ط: رشيدية)

ہوں، یا ایک ایسا حرف ہو جس کا معنی سمجھ میں آتا ہو۔(۱)

کلام کی پانچ قسمیں

کلام یعنی بات چیت کی پانچ قسمیں ہیں:

۱.....کسی آدمی کو مخاطب کر کے بات کرنا، یہ ہر حال میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے خواہ قصداً ہو یا بھول سے، عربی زبان میں ہو یا عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں، وہ لفظ قرآن مجید میں ہو یا قرآن مجید میں نہ ہو، ہر صورت میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

مثلاً: کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ میں نماز میں نہیں ہوں یا اور کسی دھوکے میں آ کر کسی آدمی سے بات کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) يفسدها التكلم هو النطق بحرفين أو حرف مفهم كع وق أمرا. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد. هندية ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول فيما يفسدها، ط: رشيديه. البحر الرائق: ۲/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد و ۲/۳، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۴۳، فصل فيما يفسد الصلاة. ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

(۲) اذا تكلم في صلاته ناسيا أو عامدا خاطئا أو قاصدا قليلا أو كثيرا تكلم لإصلاح صلاته بأن قام الإمام في موضع القعود فقال له المقتدي اقعد أو قعد الإمام في موضع القيام فقال له المقتدي: قم، أو لا لإصلاح صلاته ويكون الكلام من كلام الناس استقبل الصلاة عندنا لحديث عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال من قاء أو رعف في صلاته فلينصرف وليتوضأ وليبن على صلاته ما لم يتكلم وعلى هذا إذا تكلم فلا يبني لظاهر هذا الحديث. المحيط البرهاني: ۲/۱۳۶، الفصل الخامس في بيان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچی. هندية: ۱/۹۸، كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، و ۲/۳، ط: رشيديه. شامي: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۳) إذا تكلم في صلاته ناسيا أو عامدا خاطئا أو قاصدا. المحيط البرهاني: ۲/۱۳۶، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في بيان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد. ط: ادارة القرآن كراچی. هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه و ۲/۲، ط: سعيد. شامي: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچی.

۲۔ نماز کی حالت میں کسی آدمی سے کہے کہ "اقتل الحیۃ" (سانپ کو مار ڈال) یا بجلی کا بٹن بند کردے یا پنکھا چالو کردے، یا چولہا بند کردے، یا دروازہ بند کردے یا مائیک (Mike) بند کردے وغیرہ تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳... نماز کی حالت میں کسی سے کہے کہ پڑھو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴... ایک آدمی کا نام "یحییٰ" ہے نماز کی حالت میں اس سے کہے کہ "یا یحییٰ خذ الکتاب" (اے یحییٰ کتاب لے لو) یا کسی آدمی کا نام موسیٰ ہے اس سے کہے کہ "یا موسیٰ" (اے موسیٰ) یا کسی سے کہے "اقرأ" (پڑھو) یہ تمام الفاظ قرآن مجید کے ہیں، اس کے باوجود کسی کو مخاطب کرکے کہنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو سلام کیا، یا کسی کے سلام کا جواب دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر دوسرے آدمی کی چھینک کے جواب میں "یرحمک اللہ" (یعنی اللہ تم پر رحم کرے) کہے یا اچھی خبر سن کر "الحمد للہ" کہے یا اسی طرح اور کوئی لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جل جلالہ" کہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، بشرطیکہ ان الفاظ سے جواب دینا مقصود ہو۔

خلاصہ یہ کہ جب نماز کے دوران کسی آدمی کو مخاطب بنا کر بات کی جائے گی تو نماز

---

(۱) [illegible] شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

فاسد ہو جائے گی خواہ کسی قسم کی بھی بات ہو، اور کسی بھی حالت میں ہو۔(۱)

(۲) دوسری قسم، کسی جانور کو مخاطب کر کے بات کرنا، اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

(۳) تیسری قسم، خود بخود بات کرنا اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ عربی لفظ نہ ہو، اور ایسا نہ ہو جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہو، اور اگر عربی لفظ ہے اور قرآن مجید میں وہ لفظ موجود ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ مثلاً اپنی چھینک کے جواب میں "الحمد للہ" کہے یا اس قسم کا کوئی اور لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، اور اگر کوئی لفظ کسی شخص کا تکیہ کلام ہے، تو اس کے کہنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ وہ

---

(۱) (او الخطاب، قوله لمن اسمه يحيى او موسى (يايحيى خذ الكتاب بقوة او وماتلك بيمينك ياموسى مخاطبالمن اسمه ذلك اولمن بالباب ومن دخله كان امنا) فرع] سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله او النبي ﷺ فصلى عليه او قراءة الامام فقال صدق الله ورسوله تفسد ان قصدجوابه. الدر المختار مع الرد: ۶۲۱/۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيهاط: سعيد، حلبي كبير ص ۴۳۶، فصل فيمايفسد الصلاة ط: سهيل. قال رحمه الله جواب عاطس بير حمك الله لانه يجرى في مخاطبات الناس فصار كمالوقال اطال الله بقائك فكان من كلامهم، تبيين الحقائق: ۳۹۲/۱، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۵/۲، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد و: ۸/۲، ط: رشيدية

(۲) واذا ساق الدابة بقول هلاوزجر الكلب فقال "هر" يقطع عندهما ايضا لانه حروف مهجاة وان ساقها بمالیس له حروف مهجاة لايقطع عندهما على ماذكره شمس الائمة. المحيط البرهاني: ۱۵۲/۲، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلاة ومالايفسد. ط: ادارة القران كراچی. الدر المختار مع الرد: ۶۲۱،۶۱۳/۱، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۳۶، فصل فيمايفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية ۱۰۱/۱، الباب السابع فيمايفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسد الصلاة، ط: رشيدية.

قرآن مجید میں موجود ہو مثلاً "نعم" کسی آدمی کا تکیہ کلام ہے، تو نماز کے دوران "نعم" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ لفظ قرآن مجید میں موجود ہے۔(۱)

(۴) چوتھی قسم، ذکر اور دعا

اگر ذکر اور دعا عربی الفاظ میں نہیں، یا عربی اللغۃ میں ہیں مگر وہ الفاظ قرآن مجید اور احادیث میں موجود نہیں، اور اس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا محال نہیں، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ "اللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْمِلْحَ" (اے اللہ مجھے نمک عنایت فرما) یا "اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِي فُلَانَةً" (اے اللہ میرا نکاح فلاں عورت سے کر دے) یہ دعائیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں نہیں ہیں، اور ان کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے ممتنع نہیں ہے، تو نماز کے دوران ایسے الفاظ سے دعا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں، اگر قرآن مجید یا احادیث میں کوئی دعا موجود ہے اور اس کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے ممتنع ہے، تو ایسی دعا سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اگرچہ بے موقع پڑھی جائے مثلاً رکوع یا سجدوں میں پڑھی جائے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو جرى على لسانه نعم وهي عادته إن كان يعتادها في كلامه تفسد لأنه من كلامه، وإلا لا لأنه قرآن. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراتشي، حلبي كبير ص ۴۳۶، فصل في ما يفسد الصلاة، ط. سهيل اكيدمي لاهور، الهندية: ۱/ ۱۰۰، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول فيما يفسدها، ط. رشيدية كوئته.

قوله لأنه من كلامه يدل على الاعتياد وقوله لأنه قرآن يدل على عدم ... رواية أن القرآن ... رواية أنه ... فلا تفسد ... ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد.

(۲) وبالأدعية المذكورة في القرآن لا تفسد لأنها لا يشبه كلام الناس ... في كلامهم

۵..... پانچویں قسم لقمہ دینا ہے: یعنی کسی کو قرآن مجید غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا۔ یہ مقتدی کے لئے اپنے امام کو دینا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر لقمہ دینے والا مقتدی اور لقمہ لینے والا اس کا امام نہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا

فرض نماز کے بعد ہلکی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے، البتہ فرض نماز کے بعد خاص کیفیت کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا منع ہے تاکہ دیگر نمازی اور ذکر کرنے

— ولا سيما المصنف والشارح كما انه لحن ان معنى في القرآن او في الحديث لا يفسد وما ليس في المصحف ان استحال معنى من الخطأ لا يفسد ولا يفسد لو في قدر التشهد. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۳، ۶۳۴ (قوله ولا يفسد) مثل العليم بدل الحكيم لو في ثلاث وكذا وعند ... ثلاثة.
شامي: ۱/ ۶۳۳، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها مطلب في حلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد كراچي، وفي: ۱/ ۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۴۳۲، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲/ ۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۴۳، فصل في بيان سننها، ط: قديمي
وتكره قراءة القرآن في الركوع والسجود والتشهد باجماع الائمة الاربعة لقوله عليه الصلاة والسلام نهيت ان اقرأ القرآن راكعا او ساجدا، رواه مسلم. شامي: ۱/ ۵۲۳، ط: سعيد.

(۱) وفتحه على غير امامه الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ الا اذا تذكر فتلا قبل تمام الفتح بخلاف فتحه على امامه فانه لا يفسد مطلقا لفاتح وآخذ بكل حال. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر الرائق: ۲/ ۶، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي

والوں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے جو کلمہ طیبہ پڑھنا ثابت ہے وہ امت کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا ورد اور وظیفہ کے طور پر نہ تھا۔

کم عمر

کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کا حکم برابر ہے، اور کم عمر بچوں سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچوں کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے، اس عمر سے آگے جب تک دیکھنے سے برا خیال پیدا نہیں ہوتا ہے، تب تک بچے کا ستر صرف اس کی آگے اور پیچھے کی شرم گاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کو دیکھنے سے برا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کا ستر نماز اور نماز سے باہر بالغ مرد اور

---

(۱) باب الذکر بعد الصلاة فیه حدیث ابن عباس رضی الله عنهما انه قال: کنا نعرف انقضاء صلاة رسول الله ﷺ بالتکبیر، وفی روایة ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبي ﷺ وانه قال ابن عباس رضی الله عنهما: کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعته. هذا دلیل لما قاله بعض السلف انه یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبة، وممن استحبه من المتاخرین ابن حزم الظاهري، ونقل ابن بطال وآخرون ان اصحاب المذاهب المتبوعة وغیرهم متفقون علی عدم استحباب رفع الصوت بالذکر والتکبیر، وحمل الشافعي رحمه الله تعالی هذا الحدیث علی انه جهر وقتا یسیرا حتی یعلمهم صفة الذکر لا انهم جهروا دائما، قال: فاختار للامام والماموم ان یذکرا الله تعالی بعد الفراغ من الصلاة ویخفیان ذلک الا ان یکون اماما یرید ان یتعلم منه فیجهر حتی یعلم انه قد تعلم منه ثم یسر، وحمل الحدیث علی هذا. (الصحیح لمسلم مع شرحه الکامل للنووي: ۱/۲۱۷، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الصلاة، ط: قدیمی)

(قوله ورفع صوت بذکر الخ) وفی حاشیة الحموي عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفا وخلفا علی استحباب ذکر الجماعة في المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قارئ. (شامی: ۱/۶۶۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب في رفع الصوت بالذکر، ط: سعید، و: ۶/۳۹۸، کتاب الحظر والاباحة، فصل في البیع، و: مجموعة رسائل اللکنوي رحمة الله علیه سباحة الفکر في الجهر بالذکر: ۳/۳۰، الباب الاول في حکم الجهر بالذکر، ط: ادارة القرآن کراچی)

عورت کے ستر کی مانند ہے۔(۱)

کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا

نماز کے دوران کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

لیکن نماز کے دوران ایسا کرنا مناسب نہیں، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے،(۲) اور قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں دونوں قدموں پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر نظر ہونی چاہیئے، یہی سنت ہے۔(۳)

کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز

جن مردوں نے بال کندھوں سے بڑھا کر رکھے ہوئے ہیں، ان کی نماز ہو جاتی

---

(۱) وفي السراج: لا عورة للصغير جدا ثم مادام لم يشته فقبل ودبر ثم تغلظ الى عشر سنين، ثم كبالغ. الدر المختار مع الرد. (قوله لا عورة للصغير جدا، وكذا الصغيرة كما في السراج، فيباح النظر والمس كما في المعراج، قال ح: وفسره شيخنا بابن اربع فما دونها، ولم ادر لم عزاه آه اقول: قد يؤخذ مما في جنائز الشرنبلالي ونصه: واذا لم يبلغ الصغير والصغيرة حد الشهوة يغسلهما الرجال والنساء، وقدره في الاصل بان يكون قبل ان يتكلم (قوله ثم تغلظ) قيل المراد انه يعتبر الدبر وما حوله من الاليتين والقبل وما حوله يعني انه يعتبر في عورته ما غلظ من الكبير ويحتمل انهما قبل ذلك من المخفف فالنظر اليهما عند عدم الاشتهاء اخف اليهما من النظر بعد، وليحرر، (قوله ثم كبالغ) اي عورته تكون بعد العشرة كعورة البالغين، وفي النهر: كان ينبغي اعتبار السبع لامرهما بالصلاة اذا بلغا هذا السن، الخ، شامي: ۱/۴۰۷-۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره .... الالتفات بوجهه كله او بعضه للنهي وببصره يكره تنزيها. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية.

(۳) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده والى حجره حال قعوده والى منكبه الايمن والايسر عند التسليم الاولى والثانية لتحصيل الخشوع، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷-۴۷۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. التاتارخانية: ۱/۵۳۹، فصل في بيان آداب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. هندية: ۱/۷۲-۷۳، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه.

سے بچو، ایسے بال رکھنا جس سے غیر مسلم یا فساق و فجار سے مشابہت پیدا ہو، جائز نہیں۔ (۱)

کنکری

نماز کی حالت میں سجدے کے مقام سے کنکری ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کنکری ہٹائے بغیر سجدہ کرنا بالکل ممکن ہی نہ ہو تو پھر ہٹانا مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر ہٹائے بغیر مسنون طریقے سے سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مرتبہ ہٹا دے اس سے زیادہ نہیں، اور نہ ہٹانا بہتر ہے۔ (۲)

کوٹ

اگر کوٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے لباس سے پرہیز کرلینا

---

(۱) وحاصله أن الطويل منه يصل إلى المنكبين وطرفه إلى شحمة الأذنين، ويمكن أن يكون المعنى متصلا في بعض الأوقات إلى منكبيه. جمع الوسائل في شرح الشمائل: ١/١٠٢، باب ما جاء في شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، ط: إدارة تاليفات أشرفيه ملتان.

عنه (ابن عمر رضي الله عنهما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم. مشكوة ص ٣٧٥، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: قديمي. قال علي القاري: أي من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف الصلحاء الأبرار فهو منهم أي في الإثم أو الخير عند الله تعالى. مرقاة المفاتيح: ٨/١٥٥، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: رشيديه كوئته.

(٢) ولا يقلب الحصا لأنه نوع عبث إلا أن لا يمكنه من السجود فيسويه مرة لقوله عليه السلام مرة يا أبا ذر وإلا فذر، ولأن فيه إصلاح صلاته. هداية: ١/١٣٣، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ٢/٣٥، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان و ٢/٢٠، ط: سعيد كراتشي. (ولا يقلب الحصى) للنهي (إلا للسجود) التام فيرخص مرة وتركها أولى. الدر مع الرد ١/٦٤٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد

چاہئے۔(۱)

کولہے پر ہاتھ رکھنا

نماز کی حالت میں کولہے پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کوا

"قوا" کے عنوان کو دیکھیں۔

کون سی دعا قبول ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ

---

(۱) شروط الصلاة: هي ستة: طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه وكذا ما يتحرك بحركته. (الدر المختار) (قوله وثوبه) أراد ما لابس البدن فدخل القلنسوة والخف والنعل (قوله وكذا ما) أي شيء متصل به يتحرك بحركته كمنديل طرفه على عنقه وفي الآخر نجاسة مانعة إن تحرك موضع النجاسة بحركات الصلاة منع وإلا، بخلاف ما لم يتصل كبساط طرفه نجس وموضع الوقوف والجبهة طاهر فلا يمنع مطلقا. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۴۰۲ ـ ۴۰۴، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۶ ـ ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۱۴، فصل في شرائط الأركان، ط: سعید کراچی۔

(۲) ويكره أن يضع يده على خاصرته. هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: بلوچستان بک ڈپو. شامي: ۱/ ۶۴۲ ـ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. (وكره عبثه بثوبه وبدنه وقلب الحصى إلا للسجود مرة وفرقعة الأصابع والتخصر) (التخصر): وهو وضع اليد على الخاصرة وهي ما فوق الطفطفة والشراسيف. البحر الرائق: ۲/ ۳۳ ـ ۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/ ۱۹، ط: سعید کراچی۔

پانی جو گھاس کو لگا ہو وہ پانی جب گھاس پر سے خشک ہو جائے گا گھاس پاک ہو جائے گی۔ (۱)

کھانا

☆ ... نماز کے دوران کھانے پینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے خواہ کھانے پینے کی مقدار کتنی ہی کم ہو، (۲) ہاں اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو، اور اس کی مقدار چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کو نگلنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) اور اگر چنے کی مقدار سے زیادہ ہوگی تو نماز فاسد

---

(۱) الأرض تطهر باليبس وذهاب الأثر للصلوٰة. هندية: ۱/ ۴۴، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، ط: بلوچستان بک ڈپو. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۱۱، باب الأنجاس، ط: سعيد. (والأرض ... باليبس وذهاب الأثر للصلاة) (قوله الأرض) وما كان ثابتا فيها كالحيطان والأشجار والكلأ والقصب وغيره ما دام قائما عليها فيطهر بالجفاف كما في الخلاصة. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۱۳۵، باب الأنجاس، طبع دار الكتب العلمية بيروت.

(۲) (قوله والأكل والشرب) أي يفسدانها لأن كل واحد منهما عمل كثير وليس من أعمال الصلاة ولا ضرورة إليه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.
(ويفسدها التكلم عمده وسهوه قبل قعوده قدر التشهد ... وأكله وشربه مطلقا) ولو سمسمة ناسيا. الدر المختار (قوله مطلقا) سواء كان كثيرا أو قليلا عامدا أو ناسيا. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الأفعال المفسدة للصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۳) قوله والأكل والشرب ... لو ابتلع شيئا بين أسنانه إن كان دون الحمصة لا تفسد ... البحر: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۵۸۹، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسدها، النوع الثاني في بيان الأفعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.
فإذا كان أكثر من ذلك تفسد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۵۹۲، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسدها، النوع الثاني في بيان الأفعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.

ہو جائے گی۔(۱)

☆ ... اور اگر کوئی چیز نگلنے سے یا معدہ میں پہنچنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

کھانسنا

نماز کی حالت میں بلا عذر کھانسنا صحیح نہیں۔(۳)

اگر کوئی عذر ہے، مثلاً کسی کو کھانسی کا مرض ہے، یا نزلہ کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہے، یا بے اختیار کھانسی آ جاتی ہے، یا کوئی صحیح مقصد کی وجہ سے کھانستا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور صحیح مقصد کی مثال:

۱... آواز صاف کرنے کے لیے کھانسنا۔

۲... امام کی غلطی پر آگاہ کرنے کے لئے کھانسنا۔

---

(۱) أما إذا كان أكثر من ذلك فتفسد. فتاوى تاتارخانية: ۱/۵۸۹، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، النوع الثاني في بيان الأفعال المفسدة، ط: إدارة القرآن كراچي. البحر مع الرد ۱/۶۲۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. البحر ۲/۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲) (قوله كسكر) ولو دخل الفانيذ أو السكر في فيه ولم يمضغه لكن يصلي والحلاوة تصل إلى جوفه تفسد صلاته. رد المحتار: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. الفتاوى الهندية: ۱/۱۰۲، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، النوع الثاني، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية. البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.

(۳)... (والتنحنح بصوت) يحصل به حروف (لوجع أو مصيبة) قيد للأربعة إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وإن حصل حروف للضرورة (البحر الرائق وغيره) (قوله وإن حصل حروف) ولذا قال ولو لم يحصل له حروف لا تفسد مطلقا كما لو سعل وظهر منه صوت من نفس يخرج من الأنف بلا حروف. شامي: ۱/۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد.

۳......نمازی کا کسی مقصد کے لئے کھانسنا تاکہ دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کھانسنے والا نماز میں ہے۔(۱)

کھانسی

☆......جہاں تک ممکن ہو نماز کے دوران کھانسی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

☆... اگر نماز کے دوران طبعی طور پر کھانسی آجائے یا بیماری کی وجہ سے کھانسی آجائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، ہاں اگر بلا ضرورت کھانسی کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۳)

☆...آواز میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کھانسنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی اگرچہ تین بار یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔(۴)

---

(۱) والصحيح بحر أنه (بلا عذر) أما به بأن نشأ من طبعه فلا، أو لغرض صحيح كتحسين صوته أو ليهتدي إمامه أو للإعلام أنه في الصلاة فلا فساد على الصحيح. الدر المختار مع الرد ۱/۶۱۸-۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: ايچ ايم سعيد. البحر الرائق ۲/۳، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ايچ ايم سعيد. فتاوى تاتارخانية ۲/۵۸۶، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی.

(۲) لا تبطل الصلاة بالتثاؤب والعطاس والسعال والتنحنح ولو كانت مشتملة على بعض الحروف للضرورة عند المالكية والحنابلة أما الشافعية والحنفية فانظر مذهبهم تحت الخط.

(*) الحنفية قالوا إنه لا تبطل بهذه الأشياء بشرط أن لا يتكلف إخراج حروف زائدة على ما تقتضيه الطبيعة كأن يتعمد في تثاؤبه هاه هاه ونحو ذلك فان الحروف التي لا تقتضيها الطبيعة العادية فان ذلك يبطل الصلاة. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۳۰۵، مبطلات الصلاة، التثاؤب والعطاس والسعال في الصلاة، ط: دار الفكر

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم ۲

(۴) أن التنحنح لتحسين الصوت لا يفسد لأن ذلك سعي في أداء الركن وهو القراءة على وصف الكمال. بدائع الصنائع ۱/۲۳۴، فصل وأما بيان ما يفسد الصلاة، ط: ايچ ايم سعيد. أو التنحنح لإصلاح صوته وتحسينه

کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا

اگر نماز کے دوران چنے سے کم مقدار یا کم وبیش کھانے کی چیز منہ میں زبان پر آجائے اس کو کپڑے یا ہاتھ سے باہر نکال دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور قائم رہے گی۔(۱)

کھجانا

نماز شروع کرنے کے بعد ضرورت کے بغیر بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہئے، اور نماز کو نہایت خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھنا چاہئے۔(۲)

تفسد على الأصح. النهر الفائق: ١/٢٦٨، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيه، ط: مكتبة دار الكتب العلمية بيروت؛ (والصحيح بخلافه) ... قوله يحسن صوته ... لا الفساد على الصحيح. الدر المختار (وقوله على الصحيح) لأنه يفعله لإصلاح القراءة فيكون من القراءة معنى. الدر المختار مع الرد: ١/٦١٨-٦١٩، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. البحر ٢/..، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، وانظر الحاشية السابقة أيضا.

(١) ولو كان معه حجر فرمى به الطائر ونحوه (لا تفسد) صلوته لأنه عمل قليل. حلبي كبير، ص: ٤٣٨، باب فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل. بدائع الصنائع: ١/٢٤٢، فصل في بيان حكم الاستخلاف، ط: ايچ ايم سعيد. الدر مع الرد: ١/٦٢٩، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(٢) عبثه به أي بثوبه وبجسده للنهي إلا لحاجة ولا بأس به خارج الصلاة قوله إلا لحاجة كحك بدنه لشيء أكله وأضره وسلت عرق يؤلمه ويشغل قلبه وهذا لو بدون عمل كثير قال في القنية الحك بيده واحدة في ركن ثلاث مرات يفسد الصلاة إن رفع يده في كل مرة. الدر مع الرد: ١/٦٣٠، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچی. هندية: ١/١٠٥، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: مكتبة حقانيه. خلاصة الفتاوى ١/٥٧، الجنس فيما يكره في الصلاة، ط: مكتبه رشيديه.

کھجلانا

☆......بلا ضرورت ایک بار بھی کھجلانا مکروہ تحریمی ہے،(۱) اور نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے،(۲) اگر کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ کھجلانے کے بغیر نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی تو ایک دو بار کھجلانا بلا کراہت جائز ہے(۳) اور تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار وقت میں تین بار کھجلانا بھی مفسد ہے۔(۴)

☆......تین دفعہ کھجلانے سے ہر وقت نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ جب اس وقت نماز فاسد کر دیتی ہے کہ ہر دفعہ کھجلی کر کے ہاتھ اٹھائے، اگر ہر دفعہ کھجلی کر کے ہاتھ نہ اٹھائے بلکہ ایک ہی دفعہ ہاتھ رکھ کر مسلسل تین دفعہ کھجلی کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) ولو کان الحک مرة واحدة یکرہ ھندیة. ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، النوع الثانی من الافعال المفسدة، ط: رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/۱۲۵، الجنس فیما یکرہ فی الصلاة، ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: سعید. وانظر الحاشیة السابقة انف.

(۲) وکذا کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم الخ، ط: سعید کراچی.

(۳) ولو حک المصلی جسده مرة او مرتین متوالیتین لا تفسد صلاته بالقلة، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، وانظر الحاشیة رقم: ۳ فی الصفحة السابقة.

(۴) ......ولو فعل ذلک مرارا فی اثناء الثلث فی رکن واحد تفسد صلاته لانه کثیر هذا اذا رفع یده فی کل مرة اما اذا لم یرفع یده فی کل مرة فلا تفسد لانه حک واحد، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۵) واذا حک ثلاثا فی رکن واحد تفسد صلاته هذا اذا رفع یده فی کل مرة اما اذا لم یرفع فی کل مرة فلا تفسد، هندیة: ۱/۱۰۴، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة، ط: رشیدیه کوئٹه. مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۸۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، ط: قدیمی کتب خانه کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، باب مفسدات الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

☆.....زیادہ مجبوری کی صورت میں نماز کو اس طرح مختصر کیا جا سکتا ہے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اکتفا کرے، سنن اور آداب کو ترک کر دے، قیام میں ثناء، تعوذ اور تسمیہ چھوڑ دے، سورۂ فاتحہ کے بعد مختصر قرأت کرے، رکوع اور سجود میں صرف ایک تسبیح کی مقدار ادا کرے، اور آخری قعدہ میں صرف تشہد اور اس کے بعد " اللّٰھم صل علی محمد " تک پڑھ کر سلام پھیر دے، بہتر ہے کہ سلام سے قبل " رب اغفرلی " جیسی مختصر دعا بھی پڑھ لے۔(۱)

کھڑا ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے

اگر کوئی شخص سجدہ کر سکتا ہے، اور تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے، پوری سورت ختم ہونے تک کھڑا نہیں ہو سکتا، تو اس صورت میں جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، جب طاقت نہ ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بقیہ نماز پوری کرے۔(۲)

اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہوگا، پھر اس کے بعد طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

---

(۱) احسن الفتاویٰ: ۳/۴۱۷، باب مفسدات الصلاۃ والمکروہات، ط: سعید کراچی. ونظیرہ: (قولہ الا لضیق الوقت)...... ولو لم یمکنہ اداء الوقتیۃ الا مع التخفیف فی قصر القراءۃ والافعال یرتب ویقتصر علی مایجوز بہ الصلاۃ، بحر عن المجتبیٰ، شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) قال فی الدر المختار: (وان قدر علی بعض القیام)...... (قام) لزوما بقدر مایقدر ولو قدر آیۃ او تکبیرۃ علی المذھب قال فی رد المحتار: لو قدر علی بعض القیام دون تمامہ او کان یقدر علی القیام لبعض القراءۃ دون تمامھا یؤمر بان یکبر قائما ویقرأ ماقدر علیہ ثم یقعد ان عجز وھو المذھب الصحیح، رد المحتار: ۲/۹۷، باب صلوۃ المریض، ط: ایچ ایم سعید کراچی. ھندیہ ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ. النھر الفائق شرح کنز الدقائق: ۱/۳۳۲، باب صلاۃ المریض، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان.

ہوگی، اور اگر اس صورت میں بیٹھ کر نماز شروع کرے گا تو نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اگر لکڑی، تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

اور اگر ایسا آدمی سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو قیام ساقط ہو جائے گا اور بیٹھ کر اشارے سے نماز پوری کر سکے گا۔(۲)

کھڑا ہونے پر قادر نہیں

☆.....اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں یعنی اگر کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے یا کوئی بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا پہلے سے جو بیماری ہے اس میں اضافہ ہونے کا ڈر ہے، یا بدن میں کہیں سخت درد ہونے لگتا ہے، یا گھٹنے یا کمر کے جوڑ کام نہیں کرتے، کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا اور بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہو سکتا، یا کھڑا ہو سکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتا، تو ان تمام صورتوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا بلکہ بیٹھ کر نماز

---

(۱) ولو قدر على القيام متكئا الصحيح، انه يصلي قائما متكئا ولا يجزيه غير ذلك وكذلك لو قدر على ان يعتمد على عصا او على خادم له فانه يقوم ويتكئ كذا في التبيين، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. رد المحتار: ۲/۹۷، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۳۳۳، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية بيروت. لبنان.

(۲) (وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام، اوما) بالهمزة (قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض، الدر مع الرد: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. رجل بحلقه جراح لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الافعال فانه يصلي قاعدا بالايماء، البحر الرائق شرح كنز الدقائق: ۲/۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۳۳۶، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، شامي: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية.

کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی ہو جائے گی، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی نہیں ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔ (۱)

کھڑے ہونے سے سر میں چکر آ جاتا ہے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر چکرائے گا اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نہیں چکرائے گا تو وہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ پوری نماز ادا کرے۔ (۲)

کھڑے کھڑے تھک جائے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں قرأت لمبی ہونے کی وجہ سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے، تو اس کو کسی دیوار، درخت یا لکڑی وغیرہ سے ٹیک لگا لینا مکروہ نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) وكذلك الصحيح الذي علم بتجربة أو غيرها أنه إذا صلى قائماً أصابه إغماء أو دوار في رأسه، فإنه يصلي من جلوس، ويجب تمام الصلاة من ركوع وسجود على جميع ما تقدم، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۴۷۹، مباحث صلاة المريض، كيف يصلي، ط: دار الفكر.

(۲) أيضاً.

(۳) إذا عجز عن القيام استقلالاً، ولكنه يقدر عليه مستنداً على حائط أو عصا ونحو ذلك يجب عليه القيام مستنداً، ولا يجوز له القعود، باتفاق الحنفية والحنابلة الخ، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۴۷۹، مباحث صلاة المريض، كيف يصلي، ط: دار الفكر بيروت لبنان

(۔۔ وإن قدر على بعض القيام) ولو متكئاً على عصا أو حائط (قام) لزوماً بقدر ما يقدر ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب؛ لأن البعض معتبر بالكل، الدر مع الرد ۲/۹۷، (قوله على المذهب) في

تراویح کی نماز میں اکثر ضعیف اور کمزور اور بوڑھے لوگوں کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(احتیاط) ایسی حالت میں نیند نہیں آنی چاہیے ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو فرض نماز نہیں ہوگی، فرض نماز کو کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جب تک فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں۔(۱)

البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے سے ہو جائیں گی۔

کھنکارنا

اگر نماز میں ضرورت کے بغیر کھنکارنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو

– شرح الحلبي نقلاً عن الهندواني لو قدر على بعض القيام دون تمامه، او كان يقدر على القيام لبعض القراءة دون تمامها يومر بان يكبر قائماً ويقرأ ما يقدر عليه ثم يقعد ان عجز وهو المذهب الصحيح، لا يروى خلافه عن اصحابنا. (الخ، شامي: ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. و ۱/ ۴۴۶ باب صفة الصلاة، قبيل مبحث القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قوله لان البعض معتبر بالكل) اي ان حكم البعض كحكم الكل بمعنى ان من قدر على كل القيام يلزمه، فكذا من قدر على بعضه. شامي. ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي (قوله لالمتنفل) اي في الفرض مع القدرة على القيام، شامي: ۱/ ۴۴۸، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. (ومنها القيام) ... (في فرض) وملحق به كنذر وسنة فجر في الاصح (لقادر عليه) الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۴ – ۴۴۵، باب صفة الصلوٰة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.

جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے مثلاً آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جائے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی، بدستور صحیح رہے گی۔ (۱)

کہنی

نماز کے دوران کہنیاں کھلی ہوں تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، اور اگر پوری آستین والے کپڑے نہیں ہیں تو اس صورت میں مجبوری کی بنا پر نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

کہنی سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں بلکہ زمین سے الگ رکھیں، اور خواتین سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر لگائیں۔ (۳)

---

(۱) (قوله والتنحنح بلا عذر) ... فإن كان التنحنح منه فإنه لا يبطل الصلاة بلا خلاف وإن حصل به حروف لأنه جاء من قبل من له الحق فجعل عفوا وإن كان من غير عذر ولا غرض صحيح فهو مفسد عندهما خلافا لأبي يوسف في الطرفين وإن كان بغير عذر لكن لغرض صحيح كتحسين صوته للقراءة وللإعلام أنه في الصلاة أو ليهتدي إمامه عند خطئه، إلخ. البحر: ۲/۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. شامي: ۱/۶۱۹، ۶۲۰، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. (وكذا التنحنح بلا عذر) ... لو تنحنح لإصلاح صوته وتحسينه لا يفسد على الأصح. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۲۶۸، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. بدائع الصنائع: ۱/۲۳۴-۲۳۵، فصل في بيان ما يفسد الصلوة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو صلى رافعا كميه إلى المرفقين كره. هندية: ۱/۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱/۵۸، الفصل الثاني الجنس فيما يكره في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۶۴۰-۶۴۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳) (قوله وأبدى ضبعيه) ... لحديث الصحيحين أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض إبطيه، ولحديث مسلم إذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك، ثم إن كان في الصف لا يبديهما حذرا عن إيذاء جاره بخلاف ما إذا لم يؤد إلى الإيذاء كما

کہنیاں

مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

کھوپڑی کھلی رہے

نماز پڑھتے وقت سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۳)

کھیلنا

نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے بلا ضرورت بدن سے

- ذكر في البحر في تصفيق يديه ... (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذيها) لانه أستر لها فإنها عورة مستورة ويدل عليه ما رواه أبو داود في مراسيله انه عليه الصلاة والسلام مر على امرأتين تصليان فقال إذا سجدتما فضما بعض اللحم إلى الأرض. فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل (البحر الرائق ۱/۳۳۹ تحت ۳۳۱ فصل إذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی، شامی ۱/۵۰۳ - ۵۰۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچی، تاتارخانية ۱/۵۰۲، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن كراچی

(۲) (و) كره (افتراش) الرجل (ذراعيه) للنهي (قوله وافتراش الرجل ذراعيه) اي بسطهما في حالة السجود، وقيد بالرجل اتباعاً للحديث اشارة الى ان المرأة تفترش، وقال في البحر وإنما نهاهم عن ذلك لانه صفة الكسلان والتهاون بحاله مع ما فيه من التشبه بالسباع والكلاب، والظاهر انها تحريمية للنهي المذكور من غير صارف (شامی ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، فتاوى تاتارخانية ۱/۵۶۴، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی، البحر الرائق ۲/۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد

(۳) ويكره الاعتجار وهو أن يشد رأسه بالمنديل ويترك وسط رأسه مكشوفاً على هندية ۱/۱۰۸، باب الحدث في الصلاة وما يكره فيها وما لا يكره، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه، شامی ۱/۶۵۲، مكروهات الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچی، خلاصة الفتاوى ۱/۵۸، جنس آخر فيما يكره، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه

کھیلنا، بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا، کپڑوں کو درست کرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں (۱) نماز میں کھیلنا (۲) روزے میں گالی گلوچ کرنا (۳) قبرستان میں ہنسنا۔

بحر الرائق میں ہے کہ یہ افعال مکروہ تحریمی ہیں۔ (۱)

(۱) "(قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه)... المذكور في شرح الهداية غيرها أن العبث الفعل لغرض غير صحيح... ما في الصحاح تعريف العبث يدل على ان الحك بيده في بدنه لا يكون عبثا اذا كان لغير حاجة اما اذا كان لحاجة فلا بأس ... ولا يكون من العبث ثم ان كراهة العبث تحريمية، لما اخرجه القضاعي في مسند الشهاب مرسلا عن يحيى ابن ابي كثير عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كره لكم ثلاثا العبث في الصلاة والرفث في الصيام والضحك في المقابر... وارادبه كراهة التحريم ،البحر الرائق: ۲/ ۱۹ ـ ۲۰، باب مايفسد الصلوة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي۔ هندية: ۱/ ۱۰۵، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالايكره، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه۔ شامي: ۱/ ۶۳۰، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر ریل گاڑی وغیرہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

بس اور کوچ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، ہاں اگر سیٹ وغیرہ کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وإن تعسر عليه بعض القيام ...) (قام) (وإن تعذر) ... لا القيام (أوما قاعداً) (قوله أوما قاعداً) لأن ركنية القيام للتوصل إلى السجود فلا يجب دونه وهذا أولى من قول بعضهم صلى قاعداً. شامي: ۲/ ۹۷-۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۹۷، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، جنس آخر وفي الفتاوى المريض الذي يصلي قاعداً الخ، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. فإن عجز عن استقبالها صلى إلى جهة قدرته ويسقط عنه السجود أيضاً إن عجز عنه، ومحل كل ذلك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الذي يصلي فيه صلاة كاملة، ولا تجب عليه الإعادة، ومثل السفينة القطر البخارية والعربة والطائرات ونحوها. الفقه على المذاهب الأربعة للجزيري: ۱/ ۲۰۹، كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة والدابة ونحوها، ط: دار إحياء التراث العربي.

(۲) ولو قدر على القيام متكئاً الصحيح أنه يصلي قائماً متكئاً ولا يجزيه غير ذلك وكذلك لو قدر على أن يعتمد على عصا أو خادم له فإنه يقوم ويتكئ كذا في التبيين. هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. شامي: ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۳۳، باب صلاة المريض، ط: مكتبه دار الكتب العلمية، بيروت لبنان

گانا چلانا

گانا سننا، سنانا بہت بڑا گناہ ہے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں سیسہ گرم کرکے ڈال دیا جائے گا،(۱) تکلیف اتنی زیادہ ہوگی کہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا، اور ایسے لوگ جنت کی حوروں کی گانے سننے سے محروم ہوں گے،(۲) یقیناً یہ بہت ہی بڑی محرومی ہے، اس لئے گانے کی کیسٹ وغیرہ چلانا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، نماز کے وقت گانے کی کیسٹ چلانا اور بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے دل منتشر ہوگا، خشوع خضوع ختم ہو جانے گا، قرأت اور رکعات بھول جائیں گی۔(۳) اگر کسی جگہ ایسا ہی

---

(۱) من قعد الی قینۃ یستمع منها صب اللہ فی اذنیہ الآنک یوم القیامۃ. ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ. کنز العمال ۲۲۲/۱۵، رقم الحدیث ۴۰۶۶۹، ط: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، فیض القدیر ۶/۱۲۰، حرف المیم رقم الحدیث: ۸۹۳۶، ط: مطبعۃ مصطفی محمد مصر بیروت

(۲) من استمع الی صوت غناء لم یؤذن لہ ان یستمع الروحانیین فی الجنۃ، فقیل: ومن الروحانیون یا رسول اللہ؟ قال: قراء اھل الجنۃ. الحکیم عن ابی موسیٰ، کنز العمال ۲۱۹/۱۵، کتاب اللھو واللعب والتغنی رقم الحدیث ۴۰۶۶۰، مطبع مؤسسۃ الرسالۃ بیروت. نوادر الاصول للحکیم الترمذی، الاصل الحادی والعشرون والمائۃ: ۳۳۲/۱، مطبع دار الکتب العلمیۃ بیروت، فیض القدیر ۶/۶۰، رقم الحدیث ۸۴۴۷، مطبع مصطفی محمد مصر.

(۳) ورفع صوت بذکر الا للمتفقہ (قولہ ورفع صوت بذکر الخ) اقول: اضطرب کلام صاحب البزازیۃ فی ذلک، فتارۃ قال انہ حرام، وتارۃ قال انہ جائز ... لا لہ حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام الخ. شامی ۶۶۰/۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی۔ جب نماز کے اوقات میں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے تو گانا بجانا کیسے جائز ہوگا؟

ہوتا ہے، تو اس کو بند کرنا ضروری ہے اگر خود بند کرا سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے بند کرانا ضروری ہے، تاکہ لوگ سکون کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔ (۱)

باقی اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

گردن جھکا کر سلام پھیرنا

بعض لوگ گردن جھکا کر تمام بدن گھما کر سلام پھیرتے ہیں، یہ خود ساختہ من گھڑت طریقہ ہے، یہ طریقہ شریعت سے ثابت نہیں اور اس کی کوئی اصل نہیں۔ (۲)

گردن موڑنا

نماز کے دوران صرف گردن موڑنا بھی مکروہ ہے، اس لئے اس سے بھی پرہیز کرنا

---

(۱) قال النبي صلی الله علیه وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده، فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه، وذلک اضعف الایمان. الصحیح للامام المسلم ۱/۵۱، باب کون النهي عن المنکر من الایمان، ط: قدیمی کتب خانه کراچی

(۲) ثم یسلم عن یمینه ... حتی یری بیاض خده، وقوله حتی یری بیاض خده: ای حتی یراه من یصلي خلفه وفي البدائع ینبغي ان یبالغ في تحویل الوجه في التسلیمتین، ویسلم عن یمینه حتی یری بیاض خده الایمن وعن یساره حتی یری بیاض خده الایسر. رد المحتار ۱/۵۲۶، کتاب الصلاة، مطلب في خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرة للکافر ولجمیع المؤمنین، ط: سعید کراچی. هندیة ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها وکیفیتها، ط: ماجدیه کوئٹه. فتح القدیر ۱/۲۷۸–۲۷۹، باب صفة الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربي. الطحطاوي ... ص ۶۳.

چاہیے۔(۱)

گرمی دانہ

☆ اگر (گرمی کے موسم کے) گرمی دانہ کے ٹوٹنے کے بعد پانی خود بخود نہیں نکلا بلکہ ہاتھ یا کپڑے کے لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پانی زخم سے ابھر کر اوپر آگیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترا، تو راجح قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن احتیاط کے طور پر دوبارہ وضو کرلے تو بہتر ہے اور اگر پانی زخم سے ابھر کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز سے پہلے وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وتحويل صدره عن القبلة مفسد وتحويل صدره مفسد بل وجهه كله أو بعضه مكروه لا مفسد على المعتمد. شامي: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في التشبه. في الصلاة مفسد (و الالتفات بوجهه) كله أو بعضه للنهي وببصره يكره تنزيها (قوله للنهي) هو ما رواه الترمذي وصححه عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم "إياك والالتفات في الصلاة فإن الالتفات في الصلاة هلكة، فإن كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة" وروى البخاري أنه صلى الله عليه وسلم قال "هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده في الخانية بأن يكون لغير عذر وينبغي أن تكون تحريمية كما هو ظاهر الأحاديث. شامي: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط: سعيد كراچی. ومنها رفع بصره إلى السماء لقوله صلى الله عليه وسلم "ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في الصلاة. لينتهن أو لتخطفن أبصارهم" رواه البخاري، وهذا مكروه مطلقا عند الحنفية. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/ ۲۷۷، تغميض العينين ورفع البصر إلى السماء في الصلاة، ط: دار الفكر. هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وفيما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۰۴، فصل أما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض وإلا لا. الدر مع الرد (قوله عين السيلان) للاختلاف في تفسيره ففي المحيط عن أبي يوسف أن يعلو وينحدر، وعن محمد إذا انتفخ على

ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تا کہ آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جا سکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی بدستور صحیح رہے گی۔ (۱)

گناہ جھڑتے ہیں

۱..... نماز کے بعد مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔ (۲)

۲..... اور مسجد میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے لئے بیٹھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) (ویفسدها ..... التنحنح) بحرفین (بلا عذر) اماید بان نشأ من طبعه فلا (او) بلا (غرض صحیح) فلو لتحسین صوته او لیهتدی امامه او للاعلام انه فی الصلاة فلا فساد علی الصحیح، (الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۸ - ۶۱۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۵۷۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ادارة القرآن کراچی، البحر الرائق: ۲/۵، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: سعید کراچی. ومن الکلام المبطل التنحنح اذا بان منه حرفان فاکثر، وانما یبطل الصلاة اذا کان لغیر حاجة فان کان لحاجة "کتحسین صوته حتی تخرج القراءة من مخارجها تامة او یهتدی امامه الی الصواب" ونحو ذلک فانه لا یبطل، وکذا اذا کان ناشئا بدافع طبعی، فانه لا یبطل الخ، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۹، التنحنح فی الصلاة، ط: دار الفکر، بیروت.

(۲، ۳) وعن عبدالرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی عز و جل فی احسن صورة قال فیما یختصم الملأ الاعلیٰ قلت: انت اعلم قال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردها بین ثدییّ فعلمت ما فی السموت والارض وتلا" وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین" رواه الدارمی مرسلا وللترمذی نحوه عنه، وعن ابن عباس و معاذ بن جبل وزاد فیه قال یا محمد هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت نعم فی الکفارات والکفارات: المکث فی المساجد بعد الصلوات، والمشی علی الأقدام إلی الجماعات وإبلاغ الوضوء فی المکاره، فمن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه الخ، مشکوٰة المصابیح: ۱/۶۹، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

۴..... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پاؤں سے چل کر مسجد جانے سے اور بیماری یا جاڑے میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔

اور جس نے یہ کام کئے، بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا، اور بھلائی کے ساتھ مرے گا، اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔ (۱)

گناہ معاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پہ کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے ان سے بھی اللہ تعالیٰ گناہ اور خطاؤں کو بالکل دور کردیتا ہے۔ (۲)

گناہوں کی آگ بھڑکانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو، اور اس میں جلتے رہتے ہو، اور جب تم نے صبح کی نماز ادا کر لی تو وہ آگ بجھ گئی، پھر صبح سے ظہر تک تم گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو لیکن جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی، پھر ظہر سے عصر تک اپنے لئے آگ روشن کرتے ہو، اور اس میں جلنے کا

---

(۱) ایضاً۔

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمسا ہل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا۔ متفق علیہ، مشکوۃ المصابیح، ص: ۵۷، کتاب الصلاۃ، الفصل الاول، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔ الترغیب والترہیب: ۱/۱۹۸، رقم: ۹

سامان کرتے ہو، اور عصر کی نماز اس کو ٹھنڈی کر دیتی ہے، پھر عصر سے مغرب تک گناہوں کی آگ نہایت تیزی کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے، اور جیسا دیا جاتا ہے مگر مغرب کی نماز پھر سے بجھا دیتی ہے، اسی طرح مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ خوب بھڑکائی جاتی ہے، جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو، وہ آگ بجھ جاتی ہے، اور تم پاک صاف ہو کر سوتے ہو، پھر سونے کی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا، یہاں تک کہ تم نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ (۱)

گنٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے

گنٹھیا جوڑوں کے دردوں کا علاج نماز میں ممکن ہے۔ جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور لوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں دماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔

---

(۱) وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تحترقون تحترقون فإذا صليتم الصبح غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فإذا صليتم الظهر غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فإذا صليتم العصر غسلتها، ثم تحترقون تحترقون، فإذا صليتم المغرب غسلتها، ثم تحترقون تحترقون، فإذا صليتم العشاء غسلتها، ثم تنامون، فلا يكتب عليكم حتى تستيقظوا. رواه الطبراني في الصغير والأوسط، وإسناده حسن، ورواه في الكبير، موقوفا عليه وهو أشبه، ورواته محتج بهم في الصحيح. الترغيب والترهيب من الحديث الشريف للمنذري ۱/۲۸۹، رقم: ۷، الترغيب في الصلوات الخمس والمحافظة عليها والإيمان بوجوبها، ط-مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر.

نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، پٹھوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے گٹھیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/۲۷-۳۷)

گندہ دہن

گندہ دہن یعنی جس کے منہ سے بدبو آتی ہو، اور ساتھ کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، تو ایسے مریض کو جماعت میں شریک نہ ہونا چاہئے بلکہ جماعت کے بغیر اکیلے میں نماز پڑھ لے تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

---

(۱) (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مماله رائحة كريهة، للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري، قلت: علة النهي اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع، خلافا لمن شذ ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره، وانما خص الثوم هنا بالذكر وفي غيره ايضا بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها، وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخرا وبه جرح له رائحة، وكذلك القصاب والسماك والمجذوم والابرص اولى بالالحاق، وقال سحنون لا ارى الجمعة عليهما، واحتج بالحديث والحق بالحديث كل من اذى الناس بلسانه وبه افتى ابن عمر وهو اصل في نفي كل من يتأذى به، ولا يبعد ان يعذر المعذور باكل ماله ريح كريهة، لما في صحيح ابن حبان عن المغيرة بن شعبة قال: انتهيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد مني ريح الثوم فقال: من اكل الثوم، فاخذت يده فادخلتها فوجد صدري معصوبا، فقال: ان لك عذرا وفي رواية الطبراني في الاوسط، اشتكيت صدري فاكلته، وفيه: فلم يعنفه صلى الله عليه وسلم، وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد في بيته صريح في ان اكل هذه الاشياء عذر في التخلف عن الجماعة، وايضا هنا علتان: اذى المسلمين واذى الملائكة، فبالنظر الى الاولى، يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد، وبالنظر الى الثانية يعذر في ترك حضور المسجد ولو كان وحده، آه ملخصا.

اقول: كونه يعذر بذلك ينبغي تقييده بما اذا اكل ذلك بعذر او اكل ناسيا قرب دخول وقت الصلاة لئلا يكون مباشرا لما يقطعه عن الجماعة لصنعه، شامي: ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة

گوبر سے لپائی

مسلم یا غیر مسلم کے گھر میں گوبر سے لپی ہوئی خشک جگہ پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

گوشۂ چشم

گوشۂ چشم یعنی آنکھوں کے کناروں سے شدید ضرورت کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

گولیاں چلیں

اگر نماز کی حالت میں گولیاں چلنی شروع ہو گئیں، تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز

=وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي. مرقات المفاتيح: ٢/ ٤٢٣، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيديه كوئٹه.

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا، فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه الانس، مشكوٰة، ص: ٦٨، باب المساجد، ومواضع الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(١) (قوله مبسوط على نجس الخ) ـــــ وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذالك جازت، آه، شامي: ١/ ٦٢٩، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(٢) (والالتفات بوجهه) كله او بعضه للنهي وببصره يكره تنزيها (قوله وببصره يكره تنزيها) اى من غير تحويل الوجه اصلا، لانه صلى الله عليه وسلم كان يلاحظ أصحابه في صلاته بموق عينيه، شامي: ١/ ٦٤٣، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولى، ط: سعيد كراچي. بدائع: ١/ ٢١٥، فصل واما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: ايچ ايم سعيد كراچي. البحر (٢/ ٢١) باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

گونگا امام

گونگے امام کے پیچھے امی (ان پڑھ) کی اقتداء درست نہیں، اسی طرح لکھے پڑھے لوگوں کی اقتداء بھی درست نہیں۔(۱)

گونگا نماز کیسے پڑھے

گونگا تکبیر تحریمہ اور قرأت کے لئے صرف زبان ہلائے، کافی ہے نماز ہو جائے گی اور راجح قول کے مطابق گونگے کے لئے زبان ہلانا فرض نہیں صرف مستحب ہے اس لئے اگر زبان بھی نہ ہلائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

گھاس پر نماز پڑھنا

اگر گھاس پاک ہے اس پر ناپاک کھاد وغیرہ نہیں تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر گھاس پر ناپاک کھاد وغیرہ ہے تو جگہ ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنے سے نماز نہیں

---

(۱) ولا يصح اقتداء القارئ بالأمي وبالأخرس، وكذا لا يصح اقتداء الأمي بالأخرس، هندية: ۱/ ۸۹، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره ط. بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۷۶، باب الإمامة، ط: سعید کراچی
البحر الرائق: ۱/ ۳۶۳، باب الإمامة، ط. رشیدیہ کوئٹہ و: ۱/ ۳۶۰، ط. سعید کراچی

(۲) ولا يلزم العاجز عن النطق كأخرس وأمي تحريك لسانه وكذا في حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب فلا يلزم غيره إلا بدليل فتكفي النية لكن ينبغي أن يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۸۰-۴۸۱، باب صفة الصلاة، فصل إذا أراد الشروع، ط: سعید کراچی

ہوگی۔(۱)

گھٹیا لباس

میل کچیل سے بھرے ہوئے گھٹیا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر گھٹیا لباس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

گھر پر مستقل جماعت کرنا

قرب وجوار میں مسجد ہونے کے باوجود دائمی طور پر مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھر پر باقاعدہ جماعت کا انتظام کرنا جائز نہیں، دائمی طور پر مسجد کی جماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، اور جماعت ترک کرنے پر اصرار کرنا فسق ہے عدالت میں ایسے شخص کی شہادت بھی

---

(۱) ولا بأس بالصلاة على السجود على الحشيش، الهندية ۱/۶۲، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ۔ (قوله ويفترض سجوده على نحو) أي [illegible] شامي ۱/۴۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراتشي. و ۱/۵۰۱، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها (قوله لأنه أقرب للتواضع) ... وطهارة موضع القدمين في الصلاة شرط وفاقا، وموضع السجدة مختلف لأنها تتأدى بالأنف وهو أقل من الدرهم، شامي ۱/۵۰۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراتشي، وطهارة بدنه ... ومكانه (الدر المختار مع الرد ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي.

(۲) (وكره) ... وصلاته في ثياب بذلة يلبسها في بيته ومهنة أي خدمة إن له غيرها وإلا لا. الدر المختار مع الرد ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية، ط: سعيد كراتشي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۳۵۹، فصل في المكروهات، فروع، ط: قديمي كراتشي. البحر الرائق ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيه، تحت قوله [illegible] ... و ۲/۳۳، ط: سعيد كراتشي.

قبول نہیں ہوتی ہے۔(۱)

گھر میں جماعت کرنا

☆......اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہیں ملی، تو گھر پر عورتوں اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لینا چاہئے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔(۲)

☆......مردوں کو گھر پر جماعت کرنے کی عادت نہیں بنانی چاہئے بلکہ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے، اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملی تو گھر پر عورتوں

---

(۱) (والجماعة سنة مؤكدة للرجال) قال الزاهدي: أرادوا بالتأكيد الوجوب إلا في جمعة وعيد فشرط ..... (وقيل واجبة وعليه العامة) أي عامة مشايخنا وبه جزم في التحفة وغيرها، قال في البحر: وهو الراجح عند أهل المذهب (فتسن أو تجب) ثمرته تظهر في الإثم بتركها مرة الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۲ - ۵۵۳، (قوله قال الزاهدي، الخ) ..... وقال في شرح المنية: والأحكام تدل على الوجوب من أن تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه الخ. شامي: ۱/ ۵۵۲، (قوله قال في البحر الخ) وقال في النهر: هو العدل الأقوال وأقواها، ولذا قال في الأجناس: لا تقبل شهادته إذا تركها استخفافا ومجانة، أما سهوا أو بتأويل ككون الإمام من أهل الأهواء أو لا يراعي مذهب المقتدي فتقبل، شامي: ۱/ ۵۵۳، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، "قبله وبعده" ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۶، باب الإمامة، ط. قديمي. البحر: ۱/ ۳۶۴، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۶۰۳، ط: رشيدية كوئته.

(۲) حدثنا عبدان بن أحمد ..... عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل من نواحي المدينة يريد الصلاة فوجد الناس قد صلوا فمال إلى منزله فجمع أهله فصلى بهم، مجمع البحرين في زوائد المعجمين للهيثمي، باب فيمن جاء إلى المسجد فوجد الناس قد صلوا: ۲/ ۴۲۲، كتاب الصلاة، رقم الحديث ۵۶۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت. شامي. ۱/ ۵۵۳ باب الإمامة مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لے۔ (۱)

علامہ شامی نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ "ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے، مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکان میں اہل و عیال کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی" اس سے ثابت ہوا کہ گھر میں جماعت کرنا ایسی حالت میں صحیح ہے کہ مسجد میں جماعت نہ ملے۔ (۲)

گھر میں نماز پڑھنا

مردوں کے لئے شرعی عذر کے بغیر مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا بہت ہی بڑی محرومی ہے، اور اسلام کے بڑے شعائر کو ترک کرنا ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعید ہے، ایک روایت میں اس کی نماز کو ناقابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔ (۳)

---

(۱) قوله ولو فاتته ندب طلبها فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين أصحابنا، وذكر القدوري: يجمع بأهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة. شامي ۱/۵۵۵، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی. فتح القدير ۱/۳۰۰، باب الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق ۱/۳۰۹، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه. و ۱/۳۳۶، ط: سعيد كراچی

(۲) أنه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد إلى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى. شامي ۱/۵۵۳، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچی، وانظر إلى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۳) عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادي فلم يمنعه من اتباعه عذر، قالوا وما العذر؟ قال خوف أو مرض، لم تقبل منه الصلوة التي صلى. مشكوٰة ص: ۹۹، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثاني، ط: قديمی كراچی. كنز العمال في الترغيب الإكمال ۷/۵۸۳، رقم الحديث: ۲۰۲۵۱، ط: مؤسسة الرسالة بيروت

قوله صلى الله عليه وسلم: لا صلاة لجار المسجد إلا في المسجد. شامي ۱/۵۵۵، باب الإمامة، قوله ولو فاتته ندب طلبها، ط: سعيد كراچی. الحاوي الكبير ۲/۴۶۴، باب فضل الجماعة والعذر بتركها، ط: دار الفكر بيروت

گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا

جو شخص مسجد کی جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہے، اور مسلسل جماعت چھوڑتا ہے تو وہ فاسق اور گنہگار ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے“۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسجد میں آکر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اور جماعت کا خیال نہیں کرتا ہے، یا جماعت ترک کرنے کا عادی ہے اور گھر میں اکیلا نماز پڑھتا ہے تو دونوں فاسق اور گنہگار ہیں۔ دونوں پر ضروری ہے کہ جماعت کی پابندی کریں، نہ گھر میں تنہا نماز پڑھیں اور نہ مسجد میں جماعت کے بغیر پڑھیں، اگر مجبوری سے اتفاقاً جماعت فوت ہو جائے تو الگ بات ہے۔(۲)

گھڑی

آج کل گھنٹے گھڑیاں عام ہیں، اوقات بتانے والی جنتریاں اور نقشے اکثر جگہ تمام مسجدوں میں موجود ہیں ان کے مطابق نمازوں کے وقت کی پابندی کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے البتہ گھڑیاں صحیح رکھنی چاہئیں، کیونکہ وقت کی پابندی کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں، اور پابندی نہ ہونے کی صورت میں لوگ

(۱) عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لولا ما في البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتياني يحرقون ما في البيوت بالنار، مشكوة المصابيح، ص: ۹۶، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، ط: قديمي كتب خانه كراچي

(۲) الجماعة واجبة ... وسنة لوجوبها بالسنة ... الا ان هذا يقتضي الاتفاق على ان تركها مرة بلا عذر يوجب اثما مع انه قول العراقيين والخراسانيون على انه ياثم اذا اعتاد الترك كما في القنية، شامي: ۱/۵۵۲، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي، النهر الفائق: ۱/۲۳۸، باب الامامة والحدث في الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت۔ مزید ”گھر پر مستقل جماعت“ کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

جماعت میں کم شریک ہوتے ہیں۔ (۱)

گھڑی آویزاں کرنا

مسجد کی دیوار پر گھڑی آویزاں کرنا جائز ہے، اس سے مقررہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے میں مدد ملتی ہے اور وقت معلوم ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ زیادہ شامل ہو سکتے ہیں۔ (۲)

گھڑی دیکھنا

نماز کی حالت میں قصداً ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ بلا ضرورت بے فائدہ کام کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، اور بلا ارادہ گھڑی پر

---

(۱) عمدة الفقه ۲/۹۰۳ کتاب الصلاۃ، جن وقتوں میں نماز پڑھنی منع ہے ... مولانا زوار حسین شاہ نقشبندی، ط: ادارہ مجددیہ کراچی۔

(۲) قرأت ... فيه دلالة على تعليق السراج في المسجد تماما، أنها ليست بأقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتعويث ما ليس في السراج. الكوكب الدري على جامع الترمذي ۴/۸۳، أبواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة، ط: إدارة القرآن كراچي. وفي تعليق الشيخ زكريا رحمه الله

لله در الشيخ ما أدق نظره، ويدخل في ما استنبطه تعليق الساعات فإن الاحتياج إليها لإقامة الصلاة وتكثير الجماعة أشد من الاحتياج إلى السراج. الكوكب الدري على جامع الترمذي ۴/۸۳، أبواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة القنو يعلق في المسجد، ط: إدارة القرآن كراچي

نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

گھل جانے والی چیز

نماز کے دوران ایسی چیز نگلنے یا معدہ میں پہنچنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے، جیسے چینی، مٹھائی وغیرہ۔(۲)

گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ

چاند اور سورج کا گرہن آفت، مصیبت اور شر و برائی کے اسباب کا نمونہ اور آخرت یاد دلانے والی اور نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے کہ کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلائے جو کسوف کے بلاؤں کو دور کریں، بدیوں اور برائیوں کو دور کر دیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک کے ذریعے یہ تمام طریقے سکھلا دیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور دعا اور بد

---

(۱) ولا يفسد نظره الى مكتوب وفهمه لو مستفهما وان كره قوله وان كره اى لاشتغاله بما ليس من اعمال الصلاة، واما لو وقع نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره. شامي: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالى جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچي، الحلبي: ۲/۳۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. و: ۲/۳۲، ط: رشيديه كوئٹه. وحاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۳۴۰، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله لا بمشروب) احترز به عما يشرب كالسكر يكون في فيه، فاذا ابتلع ذوبه فانها تفسد وهو مسوق مضغ ذكره السيد حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۱۹۵، وص ۳۵۵، فصل في المكروهات، الروح ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص ۴۵۱، الفصل فيما يفسد الصلاة قبيل الفروع ط: سهيل اكيڈمي لاهور. واذا ابتلع ما ذاب من سكر في فمه فسدت ولو ابتعله قبل الصلاة ووجد حلاوته فيها لا تفسد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۳۴۱، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

دونوں جب بھی جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے دعا ئیں بلا پر غالب آتی ہے، بشرطیکہ دعا ایسی زبانوں سے نکلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔ (۱)

صحیح مسلم و بخاری سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دو نشان ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ (۲)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہ، بدکاری اور پلیدیوں کے وبال سے ڈریں اور اسی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے وقت حکم فرمایا ہے کہ بہت نیکیاں کرو اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرو اور خالص نیت کے ساتھ نماز اور دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، ذکر و تضرع، قیام اور رکوع و سجود و توبہ انابت، استغفار، خشوع و خضوع اور گڑگڑا کر دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں انکساری اور عاجزی اختیار کرنا، صدقہ دینا

(۱) ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف والظلمة، والأصل فيها أن الآيات إذا ظهرت انقادت لها النفوس والتجأت إلى الله وانفكت عن الدنيا نوع انفكاك فتلك الحالة غنيمة المؤمن، ينبغي أن يبتهل في الدعاء والصلاة وسائر أعمال البر. حجة الله البالغة: ۲/۲۰، فيل الاقتصاد في العمل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي

(۲) حدثنا إسحق بن إبراهيم ... سمعت عبيد بن عمير يقول حدثني من أصدق حسبته يريد عائشة أن الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم يركع ... ثم قال إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما من آيات الله يخوف الله بهما عباده فإذا رأيتم كسوفا فاذكروا الله حتى ينجليا. صحيح مسلم: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچي. عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولكنهما آيتان من آيات الله فإذا رأيتموهما فصلوا. صحيح البخاري: ۱/۱۴۳، باب لا تنكسف الشمس لموت أحد ولا لحياته، ط: قديمي كراچي.

خیرات کرنا مقرر فرمایا،(۱) تا کہ نیک اعمال آنے والے عذاب سے بچنے کا ایک ذریعہ بن جائیں، مگر گہن کا وقت ایسا وقت ہے کہ حوادث اور سانحہ رونما ہونے کو یاد دلاتا ہے، وہ اس پر خبردار اور ہوشیار کرنے والا بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کے دلوں میں ایسے اوقات میں خود بخود گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے، نیز ایسے اوقات میں زمین پر تجلیات کا نزول ہوتا ہے، اس لئے اللہ والوں کو ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب حاصل کرنا بہت مناسب ہے، چنانچہ نعمان ابن بشیرؓ کی حدیث(۲) میں کسوف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

فاذا تجلى الله لشيء من خلقه خشع له　　　جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔(۳)

---

(۱) ولأنه من آيات التخويف فلا بد من تبديل الشر بالطاعة والخير، والله تعالى إنما يخوف عباده ليتركوا المعاصي ويرجعوا الطاعة التي فيها فوزهم، وأفضل الطاعات بعد الإيمان الصلاة ... ويستحب أن يأمر الإمام الناس في هذه الخطبة بالصدقة والعتق والتوبة من المعاصي ويحذرهم الغفلة والاغترار، وقد جاء كل من الأمر بالصدقة والإعتاق في أحاديث، وإذا كانت من التخويف فهي داعية إلى التوبة والمسارعة إلى جميع أفعال الخير كل على قدر طاقته. إتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين: ۳/۴۰۷-۴۱۶، القسم الرابع من النوافل الأولى: صلاة الكسوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) عن النعمان بن بشير قال: كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وكان يصلي ركعتين ... وإن ذلك ليس كذلك ولكنهما خلقان من خلق الله فإذا تجلى الله عزوجل لشيء من خلقه خشع له. مسند أحمد ۱۴/۲۳۳، رقم الحديث ۱۸۴۲۲، ط: دار الحديث القاهرة.

(۳) وأيضا فإنه وقت قضاء الله الحوادث في عالم المثال ولذلك يستشعر فيها العارفون الفزع، وفزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فزعا لأجل ذلك، وهي أوقات سريان الروحانية في الأرض فالمناسب للمحسن أن يتقرب إلى الله في تلك الأوقات، وهو قوله عليه الصلاة والسلام في الكسوف في حديث نعمان بن بشير: فإذا تجلى الله لشيء من خلقه خشع له. حجة الله البالغة: ۲/۴۰ مبحث في النوافل وحكمة تشريعها ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف، ط: سلیقه کتب خانه اکوڑه خٹک ۲/۴۰۵، ط: قدیمی

نیز کفار چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں، اور ان کو سجدہ کیا کرتے ہیں اس لئے ایمان داروں پر لازم ہے کہ جب کوئی ایسی دلیل ظاہر ہو جس سے ان چیزوں کا عبادت کا مستحق نہ ہونا ثابت ہو تو اللہ تعالی کے سامنے نیاز مندی سے التجا کریں، اور اللہ تعالی کو سجدہ کریں، چنانچہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:(۱)

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن

آفتاب کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو، بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔

یہ سجدہ کرنا دین کے لئے شعار اور منکرین کے لئے خاموش کرنے والا جواب ہے۔

سوال:۔ اگر کوئی کہے کہ خسوف وکسوف نجوم کی مقررہ منازل پر پہنچنے سے واقع ہوتا ہے، اور اس کو انسانوں کے عذاب وثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جو سائنس نے کہا ہے وہ غلط ہے اور جو ہم نے کہا ہے وہ حکمت ہے، پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں (احکام اسلام ص ۷۹)

---

[۱] وايضا فالكفار يسجدون للشمس والقمر فكان من حق المؤمن اذا رأى آية عدم استحقاقها العبادة ان يتضرع الى الله ويسجد له وهو قوله تعالى (لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذى خلقهن) ليكون شعارا للدين وجوابا مسكتا لمنكر به. حجة الله البالغة ۲/۲۰ مبحث فى النوافل وحكمة تشريعها، ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف، والظلمة، ط: صديقية كتب خانه اكوڑه خٹک.

ل

لا الہ الا اللہ

" تعجب کی خبر سن کر ..." کے عنوان کو دیکھیں۔

لاحق

☆ ... لاحق وہ نمازی ہے جو امام کے ساتھ ابتداء میں شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر امام کے ساتھ اقتداء کرنے کے بعد اس کی کچھ رکعات یا تمام رکعات رہ جائیں، مثلاً غفلت کی وجہ سے، یا وضوٹوٹ جانے کی وجہ سے، یا بلا عذر مثلاً اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرلیا، اس طرح یہ رکعت رہ گئی، یا مقیم آدمی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، یا خوف کی نماز میں پہلی ایک یا دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے تو یہ لاحق ہے۔(۱)

☆ ... لاحق کا حکم مقتدی کا حکم ہوتا ہے، یہ باقی ماندہ نماز میں ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا اور اگر بھول گیا اور سجدۂ سہو لازم ہوا تو سجدۂ سہو بھی نہیں کرے گا، اور اس کا فرض اقامت کی نیت سے تبدیل بھی نہیں ہوگا۔(۲)

ایسا شخص مسبوق کے برعکس پہلے اس حصے کو قضاء کرے گا جو امام کے ساتھ

(۱) اللاحق وهو الذي ادرك اولها وفاته الكل او البعض لنوم او حدث او بقي قائما للزحام او الطائفة الاولى في صلاة الخوف، هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/۳۲۰، باب الحدث في الصلاة وهكذا فصل في المسبوق كما وعدناه، ط: رشيديه كوئته

پڑھنے سے رہ گیا ہے، اور اگر جماعت باقی ہے تو پہ امام کے ساتھ شریک ہوگا۔(۱)

☆ ... لاحق سے جو رکعات رہ گئی ہیں ان میں وہ مقتدی سمجھا جائے گا، اور امام کے ساتھ جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا، ایسے ہی لاحق بھی قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، اور اگر اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا تو سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

لاحق بھی مسبوق بھی

اگر کوئی شخص لاحق بھی ہے مسبوق بھی ہے، مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا، اور شرکت کے بعد پھر کچھ رکعتیں اس کی اور چلی گئیں، تو اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو جماعت میں شرکت کے بعد نکل گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے، اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھیں، اس کے بعد ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں وہ مسبوق ہے۔(۳)

---

(۱) وهذا بخلاف ما فاته حكم المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما نام فيه بلا قراءة. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما ... الخ، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۱/۳۳۰، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كذا وعشناه، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه.

(۲) ولنا حكم المقتدي فلا يسجد للسهو اذا سها فيما يقضي ولا يقرأ فيه. فتح القدير: ۱/۳۳۰، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كذا وعشناه، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار: ۱/۵۹۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو، وانظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحكمه انه يصلي اذا استيقظ مثلا ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرك ثم يقضي ما فاته. شامي: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۱/۳۳۰، باب الحدث في الصلاة، وهذا فصل في المسبوق كذا وعشناه، ط: رشيديه كوئٹه.

مثال: عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شریک ہوا، اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اور وضو کرنے گیا، اس درمیان میں نماز ختم ہوگئی تو اس کو چاہئے کہ پہلے ان تین رکعتوں کو ادا کرے جو شریک ہونے کے بعد وضو ٹوٹنے کی وجہ سے نکل گئی ہیں، پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھیں، اور ان تین رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے، یعنی قرأت نہ کرے، اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کریں، اس لئے کہ امام کی دوسری رکعت ہے، اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر دوسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے یہ اس کی دوسری رکعت ہے، پھر تیسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے، امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی، اور اس میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے، اور اس رکعت میں اس کو قرأت بھی کرنا ہوگی اس لئے کہ وہ اس رکعت میں مسبوق ہے، اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں منفرد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے۔ (۱)

---

(۱) (قوله ثم مسبوقا بنى به بهما) بيانه كما في شرح المنية وشرح المجمع أنه لو سبق بركعة من ذوات الأربع ونام في ركعتين يصلي أولا ما نام فيه ثم ما أدركه مع الإمام ثم ما سبق به فيصلي ركعة مما نام فيه مع الإمام ويقعد متابعة له لأنها ثانية إمامه ثم يصلي الأخرى مما نام فيه ويقعد لأنها ثانيته ثم يصلي التي انتبه فيها ويقعد متابعة لإمامه لأنها رابعة وكل ذلك بغير قراءة لأنه مقتد ثم يصلي الركعة التي سبق بها بقراءة الفاتحة وسورة والأصل أن اللاحق يصلي على ترتيب صلاة الإمام والمسبوق يقضي ما سبق به بعد فراغ الإمام. شامي: ١/٥٩٥ - ٥٩٦، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ١/٣٣٣، باب الحدث في الصلاة، هذا العمل في المسبوق كما وعدناه.
ط: رشيديه كوئٹه.

لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے

☆ اگر لاحق "بناء" کی شرائط سے واقف نہیں، یا اس نے بناء کی شرائط کی پابندی نہیں کی، تو یہ لاحق نہیں بلکہ مسبوق ہے، اس لئے نئی نیت کرکے امام کے ساتھ شرکت کرے، اور امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعات پڑھے۔

البتہ جو شخص "بناء" کی شرائط سے واقف ہے، اور ان شرائط کی پابندی بھی کرے تو وہ لاحق ہے، لاحق وضو کر کے واپس آکر نئی نیت کے بغیر اولاً فوت شدہ رکعت ادا کرے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پالے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے ورنہ بقیہ نماز تنہا ادا کرے۔(۱)

☆ لاحق پر پہلے فوت شدہ نماز ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہونا واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوگا، مگر نماز ہو جائے گی، مقتدی پر واجب ترک

---

(۱) ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه إن أمكنه ادراكه وإلا تابعه ثم صلى ما نام فيه بلا قراءة. (الدر المختار) (قوله إن أمكنه ادراكه) قيد لقوله ويبدأ ثم يتابع، وقوله وإلا تابعه الخ تصريح بمفهوم هذا الشرط وليس بصحيح، والصواب ابدال قوله إن أمكنه ادراكه بقوله إن ادركه مع اسقاط ما بعده، وحق التعبير أن يقول: ويبدأ بقضاء ما فاته بلا قراءة عكس المسبوق ثم يتابع امامه إن ادركه ثم ما سبق به، اهـ. ففي شرح المنية وحكمه أنه يقضي ما فاته أولاً ثم يتابع الامام إن لم يكن قد فرغ، اهـ. وفي النتف اذا عرض ورجع بعدما سبقه الامام به ثم إن ادرك الامام في شيء من الصلاة يصلي معه، اهـ. وفي البحر: وحكمه أنه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام إن لم يفرغ وهذا واجب لا شرط حتى لو عكس يصح. فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وإن فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة أيضاً، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح وأثم. (شامي: ۱/۵۹۴، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ۱/۳۳۰، باب الحدث في الصلاة، وهذا فصل في المسبوق كما وعقلناه ط: رشيدية كوئٹه

کرنے سے نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔ (۱)

لاحول پڑھنا

☆... نماز میں دنیاوی امور سے متعلق کوئی وسوسہ آنے کی وجہ سے "لا حول" پڑھی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر آخرت کے امور کے متعلق کوئی بات دل میں آنے کی وجہ سے "لا حول" پڑھی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی نیت کے بغیر یہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

لاحول ولا قوة الا باللہ

نماز کے دوران کسی ناگوار بات کے سننے پر "لاحول ولا قوة الا باللہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۳)

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) ولو وسوسه الشيطان فقال: "لا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم" إن كان ذلك في أمر الآخرة لا تفسد وإن كان في أمر الدنيا تفسد كذا في المحيط (هندية ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ط: مكتبة رشيدية كوئٹہ، وشامي ۱/۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق ۲/۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ ۲/۷، فروع والجواب بلا إله إلا الله، ط: سعيد كراچي)

(۳) لو قال جوابا لخبر سار بسوء "لا حول ولا قوة إلا بالله" فهو مفسد عندهما تفسد صلاته (حلبي كبير ص ۴۳۸، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور) ثم اختلف المشايخ فيما إذا أخبر بخبر يسوءه فاسترجع لذلك بأن قال إنا لله وإنا إليه راجعون مريدا بذلك الجواب، وصحح في الهداية والكافي الفساد عندهما خلافا لأبي يوسف وقال بعض المشايخ ... وحكم لا حول ولا قوة إلا بالله كالاسترجاع (البحر ۲/۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فروع، والجواب بلا إله إلا الله، ط: سعيد كراچي)

لباس

۱ ... جس قسم کے لباس کو پہن کر باہر نکلنا، بازار جانا، شادی وغمی کی مجالس اور محافل میں شرکت کرنا پسند نہ ہو، برا سمجھا جاتا ہو، اس قسم کے لباس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

۲ ... بدن کے جس حصے کو چھپانا فرض ہے، اگر وہ چھپ رہے تب بھی ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر آدمی معزز مجلس میں نہ جا سکتا ہو مکروہ ہے۔ (۲)

۳ ... عورتیں ایسا لباس پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، اگر نماز کے دوران بدن کھل جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

---

(۱) وتكره الصلاة في ثياب البذلة ... ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن وقيل ما لا يذهب به إلى الكبراء وروي أن عمر رضي الله عنه رأى رجلا فعل ذلك فقال أرأيت لو كنت أرسلتك إلى بعض الناس أكنت تمر في ثيابك هذه فقال لا فقال عمر رضي الله عنه الله أحق أن تتزين له، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۵۹، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراتشي، البحر الرائق: ۲/ ۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وتعلي بتصاوير لم يسجد عليها، ط: سعيد كراتشي. ۲/ ۲۵، ط: رشيدية كوئته

(قوله وصلاته في ثياب بذلة ... قال في البحر وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به إلى الأكابر والظاهر أن الكراهة تنزيهية، شامي: ۱/ ۶۴۰، ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراتشي

(۲) ايضاً.

(۳) وإن انكشف عورته في الصلاة ... إن أدى ركنا مع الانكشاف فسدت إجماعاً، هندية: ۱/ ۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول في الطهارة وستر العورة، ط: حقانيه پشاور، وحاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۴۱، ۲۴۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: قديمي كراتشي.

لباس پاک ہو

نماز پڑھنے والے کا لباس بھی نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے۔(۱)

لباس کیسا ہو

نماز صحیح ہونے کے لئے کسی خاص وضع کا لباس شرط نہیں، بلکہ ہر اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے جس سے ستر عورت پورا ہوجاتا ہو، البتہ جو پاجامہ، لنگی یا دھوتی ٹخنے سے نیچے لٹکا ہوا ہو، یا ایسا لباس ہو جس سے غیر مسلم قوم کی مشابہت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہوگی اور اعادہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال رحمه الله: هي اي شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه لقوله تعالى (وان كنتم جنبا فاطهروا) - المائدة: ۶ ولقوله عليه السلام لفاطمة بنت ابي حبيش: اغسلي عنك الدم وصلي. (تبيين الحقائق: ۱/ ۲۵۱ - ۲۵۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی) (تسعى: ۱/ ۲۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۱، ط: قديمي كراچی)

(۲) عن ابي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبل ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله ما لك امرته ان يتوضأ قال انه كان يصلي وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره. (مشكوة المصابيح، ص: ۷۳، باب الستر، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچی)

وقد يطلق السدل على اسبال الازار ايضا وهو ظاهر عبارات الفقهاء رحمهم الله ولذلك لم يذكروا اسبال الازار مستقلا في المكروهات ... نعم الاسبال المعروف عندهم مكروه في الصلاة وغيرها عندنا وعندهم. (معارف السنن: ۳/ ۳۶۱ - ۳۶۳، باب ما جاء في كراهية السدل في الصلاة، ط: المكتبة البنورية علامه محمد يوسف بنوري ٹاؤن، ۳/ ۳۶۳ - ۳۶۲، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الاسلامية علامه بنوري ٹاؤن كراچی)

ويكره ايضا ان يصلي وثوبه ... (حلبي كبير، ص: ۳۴۷، فصل كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور) وكذا من غير عادة اهل الكبير. (حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۹۹، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچی)

لباس کی ستھرائی کا راز

"صفائی ستھرائی کا راز" کے عنوان کو دیکھیں۔

لباس مکروہ

"مکروہ لباس" کے عنوان کو دیکھیں۔

لپ اسٹک

اگر "لپ اسٹک" لگانے کی وجہ سے بدن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

لڑائی ناجائز ہے

اگر کوئی شخص ناحق اور ناجائز لڑ رہا ہے تو ان لوگوں کو "صلوٰۃ الخوف" کے طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ عام دستور کے مطابق نماز پڑھنا لازم ہوگا، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کرکے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وشرط صحته) أي الوضوء (ثلاثة) الأول (عموم البشرة بالماء الطهور) حتى لو بقي مقدار مغرز إبرة لم يصبه الماء من المفروض غسله لم يصح الوضوء، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص. ۳۳، فصل في أحكام الوضوء، ط. قديمي كراچي، وص: ۱۱، ط: قديمي كراچي، هندية: ۱/۳، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول في فرائض الوضوء، ط. بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ۔

(۲) قوله لا تشرع صلاة الخوف للعاصي لأنها إنما شرعت لمن يقاتل أعداء الله تعالى ومن في حكمهم لا لمن يقاتله، شامي: ۲/۱۸۸، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي.

لفظ زیادہ کرلیا

اگر کسی شخص نے نماز میں قرأت کے دوران کسی لفظ کو زیادہ کرکے پڑھ لیا اور معنی میں بھی تغیر ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرکے پڑھنے کی صورت میں معنی میں تغیر نہیں ہوا لیکن وہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے تو نماز بالاتفاق درست ہے اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں ہے تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا

مقتدی کے لئے اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اور غلطی بتانا جائز نہیں ہے، مثلاً اپنے جیسے کسی دوسرے مقتدی کو یا کسی اور امام کو جو اس کا امام نہیں ہے، یا تنہا نماز

---

(۱) الكلمة الزائدة ان غيرت المعنى ووجدت في القرآن نحو ان يقرأ والذين آمنوا وكفروا بالله ورسله اولئك هم الصديقون او لم يوجد نحو ان يقرأ انما نملي لهم ليزدادوا اثما وجمالا تفسد صلاته بلا خلاف. هندية: ۱/۸۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچی

(۲) (قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون في القرآن او لا وعلى كل اما ان تغير او لا، فان غيرت افسدت مطلقا نحو وعمل صالحا وكفر فلهم اجرهم، ونحو وما ثمود فهديناهم وعصيناهم وان لم تغير فان كان في القرآن نحو وبالوالدين احسانا وبرا لم تفسد في قولهم والا نحو فاكهة ونخل ورمان، وكمثال الشارح الآتي لا تفسد وعند ابي يوسف تفسد لانه ليس في القرآن كذا في الفتح وغيره. شامي: ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۸۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيديه كوئٹه.

پڑھنے والے کو یا کسی اور شخص کو جو نماز میں نہیں ہے لقمہ دینا جائز نہیں، اس سے مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، اور اگر دوسرے نے بھی لقمہ لیا ہے تو اس کی نماز بھی باطل ہوجائے گی، لیکن اگر مقتدی نے تلاوت کی نیت سے کچھ پڑھا ہے، غلطی بتانے کی غرض سے نہیں تو مقتدی کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔(۱)

لقمہ بار بار دیا

اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی ہو تو اس صورت میں بھی نماز ہوجائے گی، سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا، اور لقمہ دینے والے کی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

نوٹ:..... ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۳)

---

(۱) (وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ، الدر المختار، (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعلم وتعليم من غير حاجة بحر، وهو شامل لفتح المقتدي على مثله، وعلى المنفرد وعلى غير المصلي وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اي شخص كان ان اراد به التعليم لا التلاوة، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۱۸۳، ط. قديمي كراچي، وص: ۳۳۴، ط: قديمي كراچي. هندية ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. حقانيه پشاور، البحر: ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال، الدر المختار (قوله بكل حال) اي سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى آية اخرى ام لا، تكرر الفتح ام لا، هو الاصح، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/۲۹۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

(۳) وهو قدر ثلاث تسبيحات، الدر المختار ۱/۴۶۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۸۵، فصل ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. حلبي كبير، ص: ۲۱۵، شرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

لقمہ باہر سے لینا

"باہر کا آدمی لقمہ دے تو...." کے عنوان کو دیکھیں۔

لقمہ تنہا نماز پڑھنے والے کو دینا

مقتدی کے لئے کسی تنہا نماز پڑھنے والے کو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تنہا پڑھنے والا لقمہ لے گا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے امام کو دینا

اگر کسی ایک امام کے مقتدی نے دوسرے امام کو لقمہ دیا ہے تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرا امام اس کا لقمہ قبول کرے گا تو اس امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ ساتھ امام کے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) (قوله وكذا الأخذ) أي أخذ المصلي غير الإمام بفتح من فتح عليه مفسد أيضا كما في البحر عن الخلاصة. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۶، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته. و ۲/۶ ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۳۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) وإن فتح المصلي على من ليس معه في الصلاة ... ولا يحسن أن يفتح على غير إمامه يشمل فتح المقتدي على مقتدٍ معه في صلاته أيضا تفسد صلاته لأنه تعليم وتعلم فهو من كلام الناس ... وإن أخذ الإمام بقوله فسدت صلاة الكل. حلبي كبير، ص: ۴۴۸، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاہور. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

لقمہ دوسرے کے امام کو دینا

اگر لقمہ دینے والا خود امام کے پیچھے جماعت میں شامل نہیں ہے تو وہ نماز سے باہر رہ کر لقمہ نہیں دے سکتا، اگر امام نماز سے باہر رہنے والے آدمی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا

اگر کسی نمازی نے کسی اور امام کے مقتدی کو لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرے امام کے مقتدی نے لقمہ لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ دینا

☆ اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، خواہ امام ضرورت کی مقدار قرأت کر چکا ہو یا نہیں، اور ضرورت کی مقدار سے مراد مسنون قرأت ہے، یعنی جتنی مقدار قرأت پڑھنا مسنون ہے اس کو ضرورت کی مقدار کہا جاتا ہے۔(۳)

---

(۱) وان فتح غیر المصلي علی المصلي فأخذ منه فسدت، هندیه: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامي ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. حلبي کبیر ص ۴۳۱، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (قوله وفتحه علی غیر امامه) لانه تعلم و تعلیم من غیر حاجة بحر وهو شامل لفتح المقتدي علی مثله ... وکذا الاخذ ای اخذ المصلي غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسد ایضا، شامي ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. هندیه ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر ۲/۹، باب ما یفسد الصلاة الخ، ط: سعید کراچی.

(۳) بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقا لفاتح و آخذ بکل حال (قوله بکل حال) ای سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الی آیة اخری ام لا، تکرر الفتح ام لا، هو الاصح شامي ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. حلبي کبیر ص ۴۳۰، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/۶، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه و ۲/۶، ط: سعید کراچی.

☆... اگر لقمہ دینے والا مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر کوئی امام اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور امام کے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆... اگر امام بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہے اور اس کے بعد اٹک گیا ہے یا آگے بھول گیا ہے تو اس صورت میں فوراً رکوع کر لینا چاہئے، کھڑے رہ کر مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہیں کرنا چاہئے۔(۲)

☆... مقتدیوں کو چاہئے کہ جب تک لقمہ دینے کی شدید ضرورت نہ ہو امام کو لقمہ نہ دیا کریں، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے پڑھتا چلا جاتا ہے یا رکوع بھی نہیں کر رہا ہے اور خاموش کھڑا ہے، تو اس صورت میں لقمہ دیا کریں۔(۳)

---

(۱) (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعليم وتعلم من غير حاجة (وهو شامل لفتح المقتدي على مثله وعلى المنفرد وعلى غير المصلي وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اي شخص كان ان اراد به التعليم لا التلاوة، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا ينبغي للامام ان يلجئهم الى الفتح لانه يلجئهم الى القراءة خلفه وانه مكروه بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى آية اخرى كذا في الكافي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: حقانية پشاور. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته، و ۲/۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تنبيه، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره للمقتدي ان يفتح على امامه من ساعته ... وتفسير الالجاء ان يردد الآية او يقف ساكتا كذا في النهاية، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: حقانية پشاور. البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته، و ۲/۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

☆... اگر لقمہ دینے والا امام کا مقتدی نہیں، اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، امام کی نماز فاسد ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدیوں کی نمازیں بھی فاسد ہو جائیں گی، خواہ لقمہ دینے والا خود نماز پڑھ رہا ہو یا ایسے ہی بیٹھا ہوا ہو، دونوں صورتوں میں حکم ایک ہے۔(۱)

☆... اور اگر غیر مقتدی نے نماز پڑھانے والے امام کو لقمہ دیا، اسی دوران امام کو خود بخود یاد آگیا، خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پیچھے، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں لقمہ دینے والے کے لقمہ کا کچھ دخل نہیں، امام نے خود ہی اپنی قراءت درست کر لی۔(۲)

☆... اگر تراویح کی نماز میں امام اٹک گیا، اور سامع بھی بھول گیا اور ایک ایسے آدمی نے لقمہ دیا جو نماز میں شامل نہیں، اور سامع نے اس سے سن کر لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لیا تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام کی نماز فاسد ہونے

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم ٣ في الصفحة السابقة.

(۲) (قوله الا اذا تذكر فتح) قال في القنية: ارتج على الامام ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكر، فان اخذ في التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد والا تفسد لان تذكره يضاف الى الفتح. اهـ بحر. قال في الحلية: وفيه نظر لانه ان حصل التذكر والفتح معا لم يكن التذكر ناشئا عن الفتح، ولا وجه لفساد الصلاة بتاخير شروعه في القراءة عن تمام الفتح، وان حصل التذكر بعد الفتح قبل تمامه فالظاهر ان التذكر ناشئ عنه وان وجبت احالة التذكر اليه فتفسد بلا توقف للشروع في القراءة على تمامه آه ملخصا. قلت: والذي ينبغي ان يقال: ان حصل التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقا: اي سواء شرع في التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم، وان حصل تذكره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا. الخ. شامي: ١/٦٢٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/١١، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. و: ٢/١١، ط: رشيدية كوئته. هندية: ١/٩٩، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشيدية كوئته.

کی وجہ سے تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے سامع کا لقمہ نہیں لیا بلکہ امام کو خود بخود یاد آ گیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆……اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆……اگر مقتدی نے کسی دوسرے شخص کی تلاوت سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دیا تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام ایسے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(یہ حکم احناف کے نزدیک ہے دوسروں کے نزدیک نہیں)(۳)

☆……لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت لقمہ دینے کی نیت کرے، قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے قرأت کرنا منع

---

(۱) في البحر عن القنية: ولو سمعه المؤتم ممن ليس في الصلاة ففتحه على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل لان التلقين من خارج. شامي: ۱/ ۶۲۲، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد، ط: حقانية پشاور

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد الا اذا عنى به التلاوة دون التعليم كذا في محيط السرخسي. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط. حقانية پشاور. شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولو سمع المقتدي ممن ليس معه في الصلاة ففتحه على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل لانه تلقين من خارج كذا في البحر. مراقي الفلاح المطبوع مع حاشية الطحطاوي: ص ۱۸۳، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۴۳، ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

ہے۔(۱)

لقمہ دینا (غلطی بتانا)

☆...اگر امام نماز کے دوران قرأت پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول جائے، مثلاً پڑھتے پڑھتے اٹک گیا، یا کہیں درمیان میں پڑھ گیا تو مقتدی کے لئے ... جو اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے لقمہ دینا جائز ہے، لیکن صرف غلطی بتانا مقصود ہو، اپنی قرأت مقصود نہ ہو کیونکہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

☆...مقتدی کے لئے امام کو لقمہ دینے میں (غلطی بتانے میں) جلدی کرنا مکروہ ہے، اسی طرح امام کے لئے مقتدی کی رہنمائی اور لقمہ کا انتظار کرنا بھی مکروہ ہے، ایسی صورت میں امام کسی اور صورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے، یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا اگر وہ جب قرأت کی مقدار پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے۔(۳)

---

(۱) (قوله وينوي الفتح لا القراءة) هو الصحيح، لأن قراءة المقتدي منهي عنها، والفتح على امامه غير منهي عنه، بحر. الشامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/۶ ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ايضاً

(۳) (ويكره أن يفتح من ساعته كما يكره للإمام أن يلجئه إليه، بل ينتقل إلى آية أخرى لا يلزم من وصلها ما يفسد الصلاة أو إلى سورة أخرى أو يركع إذا قرأ قدر الفرض. شامي: ۱/۶۲۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور.

البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/۶، ط: سعيد كراچي.

لقمہ دینے والے کی نیت

لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت کرے، کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔ (''احناف'' حنفی فقہ کے ماننے والوں کو کہا جاتا ہے۔) (۱)

لقمہ صرف اپنے امام کو دے

ضرورت پر مقتدی صرف اپنے امام کو لقمہ دے، اپنے امام کے علاوہ کسی اور کے امام، مقتدی یا تنہا پڑھنے والے کو لقمہ نہ دے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے

مقتدی کے لئے امام کو فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے، اس لئے تھوڑی دیر انتظار کرے اگر امام کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دیتا ہے یا رکوع میں چلا جاتا ہے تو لقمہ نہ دے، اور اگر امام رکا ہوا ہے اور اس کو آگے یاد نہیں آرہا ہے تو اس صورت میں لقمہ دے۔

---

(۱) (قوله ويـنـوي الفتح لا القراءة) هو الصحيح لان قراءة المقتدي منهي عنها والفتح على امامه غير منهي عنه، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي، هنديه: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول ط: حقانيه پشاور۔

(۲) وان فتح المصلي على من ليس معه في الصلاة سواء كان في الصلاة او خارج الصلاة والاحسن ان يقال على غير امامه ليشمل فتحه على مقتد معه في صلاته ايضا، تفسد صلوته، لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس، حلبي كبير، ص: ۴۳۱- ۴۳۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۸۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي، و ص ۳۳۴، ط: قديمي كراچي۔

اگر مقتدی نے فوراً لقمہ دے دیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ کا انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے کے بعد کسی بھی سورت کی تین آیات یا تین آیات کی مقدار پڑھ لی پھر اس کے بعد اٹک گیا تو مقتدی کی طرف سے لقمہ دینے کا انتظار نہ کرے، بلکہ فوراً رکوع میں چلا جائے، اور اگر تین آیات سے پہلے بھول گیا تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دے، اور اگر امام نے کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کیا بلکہ رکا ہوا ہے تو اس کو لقمہ دیدے، مہلت کے بغیر فوری طور پر لقمہ دے، بہر حال فوری طور پر لقمہ دے یا مہلت کے بعد دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ کے لئے انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت سے تین آیات کی مقدار پڑھ لیا ہے پھر اس کے بعد آگے بھول گیا تو رکوع کر لینا چاہئے لقمہ کے لئے انتظار کرنا مکروہ ہے اور اگر

(۱) ويكره للمقتدي أن يفتح على امامه من ساعته لجواز أن يتذكر من ساعته فيصير قارئا خلف الامام من غير حاجة هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/۲۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۹، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا ينبغي للامام أن يلجئهم إلى الفتح ..... بل يركع إن قرأ قدر ما تجوز به الصلاة وإلا ينتقل إلى آية أخرى كذا في الكافي، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/۲۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۲، ط: سعيد كراچي

تین آیات سے پہلے بھول گیا تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔ اگر امام رکا ہوا ہے، دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کر رہا ہے تو مقتدی اس کو لقمہ دے دے۔(۱)

لقمہ نہیں لیا

”امام نے لقمہ نہیں لیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لکھی ہوئی چیز پڑھ لے

☆ ...... نماز کی حالت میں لکھی ہوئی چیز قصد اور ارادہ کے ساتھ دل سے پڑھنا اور سمجھنا مکروہ ہے البتہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

☆ ...... اور اگر لکھی ہوئی چیز پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ولا ينبغي للإمام أن يلجئهم إلى الفتح ...... بل يركع إن قرأ القدر ما تجوز به الصلاة وإلا ينتقل إلى آية أخرى، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته، و: ۲/۲، ط: سعيد كراچي

(۲) ولا بفهمه ما سطره أي مكتوب وفهمه ولو مستفهما وإن كره، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۲/۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته، و: ۲/۱۲، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۴۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وإذا تكلم المصلي في الصلاة بكلام الناس ناسيا أو عامدا تفسد صلاته وليس المراد من الكلام الكلام النحوي بل اللفظ المركب من حرفين أو أكثر حتى لو تلفظ بكلمة واحدة تفسد صلاته، حلبي كبير، ص: ۴۳۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۲، ط: قديمي كراچي. و ص: ۱۷۵-۱۷۶، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي

☆ اور اگر لکھی ہوئی چیز پر قصد اور ارادہ کے بغیر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے مکروہ نہیں ہے مگر اس پر نظر جما کر نہ رکھے ورنہ کراہت ہوگی، البتہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

لکھی ہوئی چیز پڑھنا

اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑی، اور اس کو زبان سے نہیں پڑھا بلکہ دل ہی دل میں مطلب سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

اور زبان سے پڑھنے کا مطلب تلفظ کے ساتھ پڑھنا، اور دل ہی دل میں سمجھنے کا مطلب زبان سے تلفظ کرنے کے بغیر ایسے مطلب سمجھ لینا۔

نابینے کی امامت

اگر نابینے سے بہتر آدمی نہیں ہے تو نابینے کی امامت بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر نابینے

---

(۱) وأما لو وقع عليه نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره، شامي: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ تعالى جد بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچى، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص ۳۳۲، فصل فيما لا يفسد الصلاة ط: قديمى كراچى، وص: ۱۸۷، ط: قديمى كراچى، حلبى كبير ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمى لاهور،

(۲) لو نظر المصلى الى مكتوب وفهمه سواء كان قرآن او غيره قصد الاستفهام او لا اساء الأدب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالكلام، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص ۱۸۷، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى، وص: ۳۳۱، ط: قديمى كراچى، حلبى كبير ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ط: حقانيه پشاور.

سے بہتر آدمی ہے تو لنگڑے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)

لنگرگاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

"جہاز لنگرگاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا" کے عنوان کو دیکھیں۔

لنگڑا

لنگڑا جو کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کو جماعت کے دوران صف ہی میں ایک کنارہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے۔

لنگڑا اور جماعت

جو لنگڑا آدمی چلنے پر قادر نہیں اس پر جماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں اور جو

---

(۱) وكذا تكره خلف أمرد وسفيه ومفلوج وأبرص شاع برصه. الدر المختار. قوله (ومفلوج وأبرص شاع برصه) وكذلك أعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره أولى تاترخانية، وكذا أجذم بيرجندي، ومجبوب وحاقن ومن له يد واحدة فتاوى الصوفية عن التحفة، والظاهر أن العلة النفرة، ولذا قيد الأبرص بالشيوع ليكون ظاهرا، ولعدم إمكان إكمال الطهارة أيضا في المفلوج والأقطع والمجبوب، ولكراهة صلاة الحاقن أي ببول ونحوه. شامي. ۱/ ۵۶۲، باب الإمامة مطلب في إمامة الأمرد. ط: سعيد كراچی. (قوله أيضا) فإن وجد غيرهم فلا كراهة بحر بحثا. الدر المختار. قوله (إن وجد غيرهم) أي من هو أحق بالإمامة منهم. قوله (بحر بحثا) قال: عبارته موافق للمنقول عن الاختيار وغيره. شامي. ۱/ ۵۶۲، أيضا، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۳۰۳. فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي كتب خانه كراچی، الفقه الإسلامي وأدلته ۲/ ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱، الباب الثاني عشر أنواع الصلاة المبحث الثاني الإمامة مكروهات في المذاهب، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق ۱/ ۶۱۰ باب الإمامة ط: رشيديه كوئٹه، تبيين الحقائق ۱/ ۳۴۹، باب الإمامة ط: امداديه ملتان، تاتارخانية ۱/ ۶۰۲، باب الأحق بالإمامة ط: ادارة القرآن كراچی.

لنگڑا چلنے پر قادر ہے اس پر جماعت میں شامل نہ ہونا جائز نہیں۔ (۱)

لنگڑے کی امامت

لنگڑے کی امامت جائز ہے مگر ایسے شخص سے عام طور پر طبعی اعتبار سے انقباض ہوتا ہے اس لئے مکروہ تنزیہی ہے، اگر کسی کے علم وتقویٰ کی وجہ سے اس سے لوگوں کو انقباض نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہوگی۔ (۲)

ٹیوب

اگر ٹیوب (دوا) پاک ہے، اور علاج کے لئے عورت نے شرمگاہ میں اندر رکھا ہے تو ایسی حالت میں نماز، تلاوت وغیرہ کچھ بھی منع نہیں ہے، سب درست ہے۔ (۳)

---

(۱) وكذا تسقط عن مريض ومقعد وزمن ومقطوع يد ورجل من خلاف ومفلوج وشيخ كبير عاجز أو أعمى (الدر المختار) وفي: الزمن عن أبي حنيفة المقعد والأعمى والمقطوع اليدين أو إحداهما والمفلوج والأعرج الذي لا يستطيع المشي والأشل (رد المحتار ۱/۵۵۴، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي، هندية ۱/۸۳، الفصل الأول في الجماعة، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۶۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي

عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف أو مرض لم يقبل منه الصلاة التي صلى، قال العلامة العثماني تحت هذا الحديث: قلت كون الشيخ الكبير العاجز ملحقا بالمرض ظاهر لا يخفى، اعلاء السنن ۴/۲۰۳، أبواب الإمامة، باب الأعذار في ترك الجماعة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) ولو كان يتقدم الإمام عرج وقيامه على بعضها يجوز وغيره أولى كذا في التبيين، هندية ۱/۸۵، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۶۹، باب الإمامة ط: سعيد كراچي. شامي ۱/۵۶۲، باب الإمامة، مطلب في إمامة الأمرد، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق ۱/۱۴۵، باب الإمامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان

(۳) ثم الشرط ما يتوقف عليه الشيء ولا يدخل فيه وهي ستة: طهارة بدنه من حدث وخبث، الدر المختار مع رد المحتار ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچي. مجمع الأنهر ۱/۸۱، باب شروط الصلاة ط: دار احياء التراث العربي، بيروت لبنان

لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

لہسن کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کیے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے نیز بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

لیٹ کر نماز پڑھنا

☆.....اگر کوئی شخص بیماری یا زخم یا عذر کی بناء پر خود بھی بیٹھ کر یا کسی کے سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے یعنی رکوع اور سجدے اشارے سے کرے۔(۲)

نماز کے لئے لیٹنے کی بہتر حالت یہ ہے کہ چت لیٹے، پیر قبلے کی طرف ہوں اور سر کے نیچے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ لے تاکہ منہ قبلے کے سامنے ہو جائے، اگر عذر کی وجہ سے پہلو پر لیٹ جائے خواہ داہنے پہلو پر ہو یا بائیں پہلو پر تب بھی صحیح ہے، بشرطیکہ منہ قبلے کی

---

(۱) وأكل نحو ثوم ويمنع منه، وكذا كل مؤذ ولو بلسانه. الدر المختار. قوله وأكل نحو ثوم: أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد. قال الإمام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت: علة النهي أذى الملائكة وأذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع. شامي: ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچی. مرقاة المفاتيح: ۲/۴۰۳، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئٹہ، مزید "کیہ،ویکیں" عنوان کے تحت تخریج ہوچکی ہے۔

(۲) عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال كانت بي البواسير فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب. السنن لأبي داؤد: ۱/۱۳۵، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد، ط: مكتبة رحمانية. ۱/۱۳۷. فأما بيان كيفيتها فإذا عجز عن القيام يصلي قاعدا بركوع وسجود، فإن عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا بالإيماء... فإن عجز عن القعود يستلقي ويومئ إيماء لأن السقوط لمكان العذر فيتقدر بقدر العذر. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۴، صلاة المريض، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی

طریقہ ہو۔(۱)

...اور رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے، اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے قدرے زیادہ جھکا ہوا ہو، آنکھ یا ابرو وغیرہ کے اشارے سے سجدہ کرنا کافی نہیں۔(۲)

اگر یہ بھی قدرت نہیں تو آسانی سے جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لے۔

☆... اگر کوئی مریض سر سے اشارہ کرکے نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو وہ نماز نہ پڑھے، تندرست ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھے،(۲) پھر اگر یہی حالت اس کی پانچ نمازوں سے زیادہ تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (ورجلاه نحو القبلة) غير أنه ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل إلى القبلة ويرفع رأسه يسيرا ليصير وجهه إليها (أو على جنبه الأيمن) أو الأيسر ووجهه إليها. الدر المختار. (وإن تعذر القعود) أي القعود بنفسه أو مستندا إلى شيء ... أجزأه أن يصلي مستلقيا لأن حرمة الأعضاء كحرمة النفس. (قوله ورجلاه نحو القبلة) ... موضعها نحو القبلة ورأسه إلى المشرق ورجلاه إلى المغرب. (قوله ويرفع رأسه يسيرا) أي بجعل وسادة تحت رأسه لأن حقيقة الاستلقاء تمنع الأصحاء عن الإيماء فكيف بالمرضى. رد المحتار: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۹۳، صلاة المريض، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت. المحيط البرهاني: ۲/۲۳۳، كتاب الصلاة، صلاة المريض، ط: إدارة القرآن كراچی

(۲) (قوله وسجوده أخفض) من ركوعه لأنه قائم مقامهما فأخذ حكمهما وعن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في صلاة المريض إن لم يستطع أن يسجد أومأ وجعل سجوده أخفض من ركوعه وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه إيماء والركوع أخفض من الإيماء كذا في البدائع وظاهره أنه يلزمه جعل السجود أخفض من الركوع حتى لو سواهما لا يصح. البحر: ۲/۲۰۴، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. شامي: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی

(۳) وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الإيماء بالعينين والحاجبين، ثم إذا خف مرضه هل يلزمه القضاء، اختلفوا فيه قال بعضهم إن زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وإن كان دون ذلك يلزمه كما في الإغماء وهو الأصح هكذا في فتاوى قاضيخان والفتوى عليه كذا في الظهيرية. هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(۱) وإن تعذر الإيماء برأسه وكثرت الفوائت بأن زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه. الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۰۶، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۱/۴۵۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: مصطفى البابي الحلبي وأولاده مصر

لیکوریا

مسئلہ: اکثر عورتوں سے پانی کی تری کی طرح جو سفید رطوبت خارج ہوتی ہے، وہ تین جگہوں سے نکلتی رہتی ہے، اور ہر جگہ کی رطوبت کا حکم الگ الگ ہے، اور وہ تین جگہیں یہ ہیں:

۱۔ وہ رطوبت فرج خارج یعنی شرمگاہ کے ظاہری حصے سے کپڑے وغیرہ کو لگتی ہے یہ درحقیقت پسینہ ہے اور پاک ہے، اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)

۲۔ وہ رطوبت فرج داخل سے بھی آگے یعنی رحم (بچہ دانی) سے نکلتی ہے اور یہ رطوبت مذی یا وذی کے مانند ہے، اور یہ ناپاک ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور جسم اور کپڑے میں لگنے سے دونوں ناپاک بھی ہو جاتا ہے۔(۲)

۳۔ وہ رطوبت فرج داخل یعنی شرمگاہ کے ظاہری حصے اور رحم کے درمیان

---

(۱) (أي برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها اما عنده فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن جوهرة اهـ الدر المختار (قوله برطوبة الفرج) أي الداخل بدليل قوله أولج، وأما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقا اهـ ح. وفي منهاج الإمام النووي: رطوبة الفرج ليست بنجسة في الأصح قال ابن حجر في شرحه وهي ماء أبيض متردد بين المذي والعرق يخرج من باطن الفرج الذي لا يجب غسله بخلاف ما يخرج مما يجب غسله فإنه طاهر قطعا ومن وراء باطن الفرج فإنه نجس قطعا ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قبيله ... (قوله نعم عنده) أي عند الإمام. شامي ۱/۳۱۳، باب الأنجاس، ط: سعيد كراچي. رطوبة الفرج طاهرة خلافا لهما ... الجوهرة للطاهر من بدنه ... (قوله رطوبة الفرج طاهرة) ونقل في التاترخانية أن رطوبة الولد عند الولادة طاهرة وكذا السخلة إذا خرجت من أمها وكذا البيضة فلا يتنجس بها الثوب ولا الماء إذا وقعت فيه لكن يكره التوضؤ به للاختلاف وكذا الإنفحة هو المختار وعندهما يتنجس وهو الاحتياط اهـ قلت: وهذا إذا لم يكن معه دم ولم يخالط رطوبة الفرج مذي أو مني من الرجل أو المرأة. شامي ۱/۳۴۹، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. وإن كان الأقوى دليلا هو الطهارة لأن هذا المحل ليس بمعدن للنجاسة ولا الرطوبة هذا من الرحم وما هي إلا بخرة منحبسة صارت بالانحصار فهي كالعرق ومن ثم أبيح الوطي في هذا المحل ولولا لم يبح لكونه موضع الأذى كحالة الحيض. إمداد الفتاوى: ۱/۹۵، كتاب الطهارة، ط: مكتبة دار العلوم كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۴

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب .... نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف .... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنِ طباعت .... طبع اول: ۱۴۳۱ھ ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گلی بالا زو ہارسن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-34914598

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن کراچی۔ موبائل 0321-2045610

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۳۴۹	✦ دمہ کا علاج

ہ

ن

ماں باپ نماز میں پکاریں

اگر کسی کو نماز کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہے تو نہ توڑے اور اگر نفل ہے اور ماں باپ جانتے ہیں کہ بیٹا نماز میں ہے تو اس صورت میں نماز نہ توڑنا بہتر ہے، اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو نماز میں ہونے کا علم نہیں تو ان کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینا چاہئے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔

اور اگر جان بچانے کے لئے یا کسی کو مصیبت سے بچانے کے لئے پکارتے ہیں تو ان صورتوں میں فرض ہو یا نفل نماز توڑ کر ان کو بچانے کی کوشش کرنا فرض ہوگا۔ (۱)

---

(۱) ويجب لاغاثة ملهوف وغريق وحريق لا لنداء احد ابويه بلا استغاثة الا في النفل فان علم انه يصلي لا بأس ان لا يجيبه وان لم يعلم اجابه. الدر المختار (قوله لاغاثة ملهوف) سواء استغاث بالمصلي او لم يعين احدا في استغاثته اذا قدر على ذلك ومثله خوف تردي اعمى في بئر مثلا اذا غلب على ظنه سقوطه (قوله لا لنداء احد ابويه الخ) المراد بهما الاصول وان علوا وظاهر سياقه انه يفي الوجوب الاجابة فيصدق مع بقاء الندب والجواز. قلت: لكن ظاهر الفتح انه نفي للجواز وبه صرح في الامداد بقوله اي لا يقطعها بنداء احد ابويه من غير استغاثة وطلب اعانة لان قطعها لا يجوز الا لضرورة، وقال الطحاوي: هذا في الفرض وان كان في نافلة ان علم احد ابويه انه في الصلاة وناداه لا بأس ان لا يجيبه وان لم يعلم يجيبه (قوله الا في النفل) اي فيجيبه وجوبا وان لم يستغث لانه ليس مثله في الفرض ... بني اسرائيل على تركه الاجابة، وقال صلى الله عليه وسلم معناه: لو كان فقيها لاجاب امه، وهذا ان لم يعلم انه يصلي، فان علم لا تجب الاجابة لكنها اولى كما يستفاد من قوله لا بأس الخ، فقوله فان علم تفصيل الحكم المستفاد من قوله ... ان لا بأس ... ولا يفهم ان الاجابة اولى. شامي: ۲/۴۵۳ ـ ۴۵۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي. و: ۲/۵۰۶ باب ادراك الفريضة، مطلب قطع الصلاة الخ، ط: سعيد كراچي. حلبية: ۱/۴۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه

متشابہ لگ گیا

نماز میں پڑھتے پڑھتے متشابہ ہوگیا اور دوسری جگہ کی دو تین آیت پڑھ لیں پھر یاد آنے پر ابتداء سے قرأت کرلی تو نماز ہوجائے گی،(۱) سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سجدہ سہو کرلیا تب بھی نماز ہوجائے گی۔(۲)

مجنون

مسئلہ... اگر کسی کو جنون لاحق ہوا، اور اسی حالت میں پانچ نمازوں سے زیادہ وقت گذر گیا پھر اس کے بعد افاقہ ہوا تو اس صورت میں گذشتہ چھ نمازیں یا اس سے زائد نمازیں جو فوت ہوگئی ہیں ان کی قضا نہیں ہے، البتہ جس وقت افاقہ ہوا اگر اس وقت میں صرف نیت کرکے "اللہ اکبر" کہنے کا وقت ہے تو وہ نماز فرض ہوگی اور اس کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) لو ذكر آية مكان آية إن وقف وقفا تاما ثم ابتدأ بآية أخرى أو ببعض آية لا تفسد كما لو قرأ والعصر إن الإنسان ثم قال إن الأبرار لفي نعيم. الخ، هندية: ۱/۸۰، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: مكتبه حقانيه پشاور. قاضيخان: ۱/۱۵۳، فصل في قراءة القرآن خطأ، ط: رشيديه كوئته. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۰۱، الفصل الثاني عشر في زلة القاري، ط: امجد اكيڈمی.

(۲) ولو سلم ساهيا ... ولو ظن الإمام السهو فسجد له فتابعه فبان أن لا سهو فالأشبه الفساد لاقتدائه في موضع الانفراد. الدر المختار. (قوله فالأشبه الفساد) وفي الفيض: وقيل لا تفسد وبه يفتى، وفي البحر عن الظهيرية قال الفقيه أبو الليث: في زماننا لا تفسد، لأن الجهل في القراء غالب اه. والله أعلم، شامي: ۱/۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی.

(۳) ومن أغمي عليه خمس صلوات قضى ولو أكثر لا يقضي والمجنون كالإغماء وهو الصحيح ثم الكثرة تعتبر من حيث الأوقات عند الإمام محمد وهو الأصح، هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور. شامي: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

☆ ... اگر جنون کی حالت میں پانچ وقت یا اس سے کم وقت کی نمازیں نکل چکی ہیں تو افاقہ ہونے کے بعد پانچ وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں فوت ہوئی ہیں ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، کیونکہ یہ معذور کے حکم میں نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ ... بے ہوش آدمی کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

مجنون امام

ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست اور بے ہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔ (۳)

محاذات کی تفسیر

محاذات کی تفسیر یہ ہے کہ عورت کا ٹخنہ اور پنڈلی مرد کے کسی عضو کے برابر ہو،

---

(۱) (ومن جن أو أغمي عليه) يوما وليلة قضى الخمس، وإن زاد وقت صلاة سادسة (لا) للحرج، ولو أفاق في المدة، فإن لإفاقته وقت معلوم قضى وإلا، لا. (الدر المختار). (قوله فإن لإفاقته وقت معلوم) مثل أن يخف عنه المرض عند الصبح مثلا فيفيق قليلا ثم يعاوده فيغمى عليه تعتبر هذه الإفاقة فيبطل ما قبلها من حكم الإغماء إذا كان أقل من يوم وليلة، وإن لم يكن لإفاقته وقت معلوم لكنه يفيق بغتة فيتكلم بكلام الأصحاء ثم يغمى عليه فلا عبرة بهذه الإفاقة. شامي: ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراتشي. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۹۵، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) والمجنون كالإغماء كذا ذكره أبو سليمان رحمه الله. فتح القدير: ۱/ ۴۶۳، باب صلاة المريض، ط: مصطفى البابي الحلبي بمصر، [illegible].

(۳) ولا يصح الاقتداء بمجنون مطبق أو متقطع في غير حالة إفاقته وسكران. (الدر المختار). (قوله بمجنون مطبق) وإنما لم يصح الاقتداء به لأنه لا صلاة له لعدم تحقق النية وعدم الطهارة. شامي: ۱/ ۵۷۸، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراتشي.

البتہ بعض فقہاء نے ٹخنے اور پنڈلی کے بجائے پورے قدم کی محاذات کا اعتبار کیا ہے، لہذا اگر عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہوتا چاہتی ہے تو عورت کے قدم کا کوئی حصہ مرد کے قدم کے کسی حصے کے برابر نہ ہو، اس کی صورت یہ ہے: (۱)

مرد

عورت

محاذات کی شرائط

جماعت کی نماز میں عورت کا مرد کے برابر میں کھڑے ہونے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرائط ہیں:

۱۔ عورت بالغ ہو چکی ہو، خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا نابالغ ہو مگر جماع کے قابل ہو، اگر کوئی کم سن نابالغ لڑکی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۲۔ دونوں نماز میں ہوں، اگر ایک نماز میں ہو اور دوسرا نماز میں نہ ہو تو اس

---

(۱) ومحاذاة المشتهاة بساقها وكعبها في الاصح ولو محرما له او زوجته اشتهيت... (قوله قدر ذراع) ... الذي يكون بين القدمين ومحل السجود اي موضع منه او لا بد من كونها بين قدميه وقدمه وعليه بما يكون. ذا محاذات الاقدام فلما لو تقدم عليها هل يعتبر كونها بحذاء قدميه او قدميها وهذه حادثة اشتبهت علي... حاشية الطحطاوي علي المراقي. ۱/ ۳۳۴۔ ۳۳۶، باب ما يفسد الصلاة، ط. المكتبة الغوثية كراچی، و: ۳۲۹۔ ۳۳۰، ط: قديمی کراچی.

هندية: ۱/ ۸۹۔ الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم ط: حقانيه پشاور.

ولو حاذته ولو بعضو واحد (قوله ولو بعضو واحد) وخصه الزيلعي بحيث قال المعتبر في المحاذاة الساق والكعب في الاصح وبعضهم اعتبر القدم... المحاذاة ان يحاذي عضو منها عضوا من الرجل حتى لو كانت المرأة علي الظلة ورجل بحذائها اسفل منها... لان المراد بقوله ان يحاذي عضو منها هو قدم المرأة لا غير الخ. الدر المختار، مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد کراچی

صورت میں عورت کے مرد کے برابر آ جانے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۳ مرد اور عورت کے درمیان کوئی حائل نہ ہو اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا سترہ حائل ہو تو اس صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر دونوں کے درمیان میں اتنی خالی جگہ ہے کہ ایک آدمی وہاں کھڑا ہو سکے تو اس صورت میں بھی مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور خالی جگہ کو حائل سمجھا جائے گا۔

۴ عورت میں نماز صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں، اگر عورت پاگل ہے یا حیض ونفاس کی حالت میں ہے تو ایسی عورت کے مرد کے برابر آنے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۵) جنازے کی نماز نہ ہو، جنازے کی نماز میں عورت مرد کے برابر آ کر کھڑی ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶... عورت نماز میں مرد کے برابر کم سے کم ایک رکن کی مقدار رہے، اگر کم سے کم ایک رکن سے کم مقدار تک برابر میں رہی تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً عورت نماز میں مرد کے برابر اتنی دیر تک رہے کہ ایک مرتبہ رکوع ہو سکتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اس سے کم ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۷... تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی برابر نماز پڑھنے والی عورت نے برابر کے مرد کی اقتداء کی، یا دونوں نے کسی تیسرے آدمی کی اقتداء کی۔

۸... دونوں کی نماز ایک ہی قسم کی ہو یعنی دونوں امام کی اقتداء کر کے نماز پڑھ رہے ہوں، اگر ان میں سے ایک امام کی اقتداء کر کے نماز پڑھ رہا ہے، اور دوسرا اقتداء کے بغیر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا دونوں انفرادی طور پر نماز پڑھ رہے ہیں لیکن ایک دوسرے

کے برابر میں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً ایک مسبوق ہے دوسرا لاحق ہے، یا دونوں مسبوق ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ مسبوق امام کے سلام کے بعد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، ہاں اگر دونوں لاحق ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ لاحق مقتدی کے حکم میں ہے۔

۹..... دونوں کی جگہ ایک ہو، اگر دونوں کی جگہ الگ الگ ہے مثلاً ایک مسجد کے اندر ہے اور ایک مسجد کے باہر تو اس صورت میں ایک دوسرے کے برابر میں ہونے کی صورت میں بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۰..... دونوں ایک ہی طرف ہو کر نماز پڑھتے ہوں، اگر دونوں کی جہت مختلف ہو، مثلاً اندھیری رات میں قبلہ معلوم نہ ہو، اور ہر شخص اپنے گمان غالب پر عمل کیا ہو اور ہر ایک کی رائے دوسرے کی رائے کے خلاف ہو، یا کعبہ کے اندر نماز ہو رہی ہے، اور ہر آدمی مختلف جہت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اس صورت میں عورت کا مرد کے برابر میں ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۱..... امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کی ہو، اگر امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو پھر اس صورت میں عورت مرد کے برابر میں آنے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، بلکہ اس عورت کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) محاذاة المرأة الرجل مفسدة لصلاته، ولها شرائط:

(منها) أن تكون المحاذية مشتهاة تصلح للجماع، ولا عبرة للسن وهو الأصح كذا في التبيين حتى لو كانت صبية لا تشتهى وهي تعقل الصلاة فحاذت لا تفسد صلاته كذا في الكافي.

(ومنها) أن تكون الصلاة مطلقة وهي التي لها ركوع وسجود وإن كانا يصليان بالإيماء.

محراب کے اندر کھڑا ہونا

☆.....امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھاتے وقت محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر امام کے قدم کا کچھ حصہ محراب سے باہر ہے تو کراہت نہیں

(منها) ان تكون الصلاة مشتركة تحريمة واداء ونعني بالشركة تحريمة ان يكونا بانيين تحريمتهما على تحريمة الامام حقيقة ونعني بالشركة اداء ان يكون لهما امام فيما يؤديان تحقيقا او تقديرا ، فالمدرك بأن تحريمته على تحريمة الامام وبأن اداءه على ادائه حقيقة واللاحق بأن تحريمته على تحريمة الامام حقيقة وبان اداءه فيما يقضيه على اداء الامام تقديرا والمسبوق في بأن حق التحريمة منفرد فيما يقضيه ، فلو حاذت الرجل المرأة فيما يقضيان لا تفسد صلاته كذا في التبيين.

(ومنها) ان يكونا في مكان واحد حتى لو كان الرجل على الدكان والمرأة على الارض والدكان مثل قامة الرجل لا تفسد صلاته.

(ومنها) ان يكونا بلا حائل حتى لو كانا في مكان متحد بان كانا على الارض او على الدكان الا ان بينهما اسطوانة لا تفسد صلاته هكذا في الكافي ، وادنى الحائل قدر مؤخر الرحل وغلظه غلظ الاصبع ، والفرجة تقوم مقام الحائل ، وادناه قدر ما يقوم فيه الرجل كذا في التبيين.

(ومنها) ان تكون ممن تصح منها الصلاة حتى ان المجنونة اذا حاذته لا تفسد صلاته كذا في الكافي.

(ومنها) ان ينوي الامام امامتها او امامة النساء وقت الشروع لا بعده ولا يشترط حضور النساء لصحة نيته.

(ومنها) ان تكون المحاذاة في ركن كامل حتى لو كبرت في صف وركعت في آخر وسجدت في ثالث فسدت صلاة من عن يمينها ويسارها وخلفها من كل صف.

(ومنها) ان تكون جهتهما متحدة حتى لو اختلفت لا تفسد ولا يتصور اختلاف الجهة الا في جوف الكعبة او في ليلة مظلمة وصلى كل بالتحري الى جهة ، هندية: ۱/ ۸۹ ، الباب الخامس في الامامة ، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ، ط. رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/ ۵۷۲ - ۵۷۶ ، باب الامامة ، ط: سعيد كراچی . البحر الرائق: ۱/ ۳۵۴ ، باب الامامة ، قوله وان حاذته مشتهاة الخ ، حاشية الطحطاوي على المراقي ، ص: ۲۹۳ ، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچی.

محلہ کی مسجد میں جماعت نہیں ہوتی

اگر محلہ کی مسجد میں جماعت کا انتظام نہیں ہے تو اپنے محلہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہ جائے بلکہ اگر تنہا بھی نماز پڑھنی پڑے تو وہیں اذان دے کر نماز پڑھے کیونکہ اپنے محلہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے اور اس کو آباد کرنا ضروری ہے۔(۱)

محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا

محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے جس میں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہوں، کیونکہ محلہ کی مسجد کا وہاں کے رہنے والوں پر حق ہوتا ہے لہٰذا محلہ والوں کو چاہئے کہ محلہ کی مسجد کا حق ادا کریں اور اس میں نماز پڑھ کر اس کو آباد کریں۔(۲)

---

(۱) رجل يصلي في المسجد الجامع لكثرة الجمع لا يصلي في مسجد حيه فإنه يصلي في مسجد منزله وإن كان قومه أقل وإن لم يكن في مسجد منزله مؤذن فإنه يذهب إلى مسجد منزله يؤذن فيه ويصلي وإن كان واحداً لأن لمسجد منزله حقاً عليه فيؤدي حقه. قاضيخان على هامش الفتاوى الهندية ۱/۷۴، فصل في المسجد، ط: حقانية پشاور، شامي ۱/۵۵۵ باب الإمامة، ط: سعيد كراچي، خلاصة الفتاوى: ۱/۲۲۹ الفصل السادس والعشرون في المسجد، ط: رشيدية كوئٹه.

بخلاف ما إذا لم يصل فيه أحد إن الحق تعين عليه. شامي ۱/۵۵۵ قبل قوله ونحوه، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۲) قلت لكن في الخانية: وإن لم يكن لمسجد منزله مؤذن فإنه يذهب إليه ويؤذن فيه ويصلي وإن كان واحداً لأن لمسجد منزله حقاً عليه فيؤدي حقه، مؤذن مسجد لا يحضر مسجده أحد قالوا هو يؤذن ويقيم ويصلي وحده وذلك أحب من أن يصلي في مسجد آخر ... بخلاف ما إذا لم يصل فيه أحد لأن الحق تعين عليه. شامي ۱/۵۵۵، باب الإمامة مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۷۴، باب الأذان ط: مكتبة حقانية پشاور، خلاصة الفتاوى: ۱/۲۲۹، الفصل السادس والعشرون في المسجد، ط: رشيدية كوئٹه.

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام سن کر درود شریف پڑھنا چاہئے۔(۱)

حدیث شریف میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے لیکن یہ حکم نماز سے باہر کا ہے، نماز میں یہ حکم نہیں ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے نماز میں قصداً جواب دیا ہے اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

☆..... اور اگر کسی نمازی نے جواب دینے کے قصد کے بغیر ایسے ہی درود شریف پڑھ لیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ درود شریف پڑھنے سے نماز فاسد

---

(۱) (قوله في الاصح) صححه الزاهدي في المجتبى لكن صحح في الكافي وجوب الصلاة مرة في كل مجلس كسجود التلاوة حيث قال في باب التلاوة: وهو كمن سمع اسمه عليه الصلاة والسلام مرارا لم تلزمه الصلاة الا مرة في الصحيح، لان تكرار اسمه صلى الله عليه وسلم لحفظ سنته التي بها قوام الشريعة، فلو وجبت الصلاة بكل مرة لا فضى الى الحرج غير انه يندب تكرار الصلاة، الخ. شامي: ۱/۵۱۹، مطلب في وجوب الصلاة عليه الصلاة والسلام، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچی۔

(۲) (فروع) سمع اسم الله تعالى جل جلاله او النبي صلى الله عليه وسلم او قراءة الامام فقال: "صدق الله ورسوله" تفسد ان قصد جوابه. الدر مع الرد: ۱/۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، ۲/۵، قوله وجواب خاصہ، ط: سعيد كراچی۔

نہیں ہوتی، بلکہ نماز کے آخر میں اس کو مستقل پڑھنے کا حکم ہے۔(۱)

مخبوط العقل

اگر کوئی شخص زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے مخبوط العقل ہوگیا ہے، اور اس کی عقل و شعور کام نہیں کرتا، اور نماز پڑھنے کی صورت میں رکعتوں کی گنتی وغیرہ یاد نہیں رہتی، تو اس پر وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے(۲) تو اس کی نماز درست ہوجائے گی، اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ملے تو اپنے غالب رائے پر عمل کرکے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہوجائے گی بعد میں قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) استفيد انه لو لم يقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظيم لا تفسد لأن نفس تعظيم الله تعالى والصلاة على نبيه صلى الله عليه وسلم لا ينافي الصلوة كما في شرح المنية، شامي: ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. ولو صلى على النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة إن لم يكن جوابا لغيره لا تفسد صلاته. هندية: ۱/ ۹۹، مكتبه حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۶، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/ ۵، قوله وجواب عاطس، ط: سعيد كراچي.

(۲) (تنبيه) يجعل في السراج المسألة على اوجه اوجه ان زاد المرض على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو يعقل قضى الاصح اجماعا، وان زاد وهو يعقل اولا وهو لا يعقل فعلى الخلاف. شامي: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) (ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر المختار، (قوله ولو اشتبه على مريض الخ) اي بان وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك، وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح، (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة. قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتامل. شامي: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

مخنث امام

مخنث کو امام بنانا صحیح نہیں ہے، یہاں تک کہ مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے بھی درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مخنث مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء ہونے کی وجہ سے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

مخنث جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں

مخنث مردوں کی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں اگر وہ مردوں کی جماعت سے پیچھے کھڑے ہوں اور ان کے شامل ہونے سے دیگر مسلمانوں کی نماز صحیح ہے۔(۲)

مخنث کا پیسہ

مخنث کا پیسہ مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۳)

مخنث کی صف

جماعت کے دوران مخنثین کے لئے صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل مل

---

(۱) وفسد اقتداء رجل بامرأة أو صبي ... وبالخنثى فيه تفصيل فان كان المقتدي رجلا فهو غير صحيح لجواز ان يكون امرأة وان كان امرأة فهو صحيح، وان كان خنثى لا يجوز لجواز ان يكون امرأة والمقتدي رجلا. (البحر الرائق: ۱/۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. شامي ۱/۵۷۸، باب الامامة، قبيل مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/۸۵، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ويصف الرجال ثم الصبيان ثم الخنثى ثم النساء الخ. (الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۵۶۸-۵۷۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/۶۲۲، الفصل السابع في بيان مقام الامام والمأموم، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۳) مخنث مسلمان ہیں اگر جائز کمائی ہے تو مسجد میں لگانا جائز ہے۔

کر کھڑا ہونا جائز نہیں، بلکہ ہر دو مخنث کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ خالی چھوڑنا ضروری ہے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے لہذا مل کر کھڑے ہونے میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

مخنثوں کی جماعت

اگر صرف مخنث اکٹھے ہو کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، تو ان کے امام کو مقتدیوں سے آگے کھڑا ہونا چاہیے، مقتدیوں کے بیچ میں یا ان کے برابر میں کھڑا ہونا صحیح نہیں، اگر امام مقتدیوں کے برابر میں کھڑا ہو جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

مدرک

''مدرک'' وہ شخص ہے جس کو جماعت کی نماز امام کی اقتداء میں شروع سے آخر تک ملی، اس کو ''مقتدی'' اور ''موتم'' بھی کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) (قوله لكن لا يلزم) جواب عما طلبه في الحلية من جعل الخناثى اربعة صفوف لان المراد بيان المعروف ... من انه لا تصح محاذاة الخنثى مثله ولا تأخره عنه لاحتمال انوثة المتقدم واحد المتحاذيين ثم قال فيشترط ان تكون الخناثى صفا واحدا بين كل اثنين فرجة او حائل لمنع المحاذاة. وهذا مما من الله به. (رد المحتار: ۱/۵۷۲، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۱/۳۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي.

(۲) (قوله ولعبد اقتداء رجل بامرأة او صبي) ... الا انه يتقدم ولا يقوم وسط الصف حتى لا تفسد صلوته بالمحاذاة وان كان خنثى لا يجوز لجواز ان يكون امرأة والمقتدي رجلا. الخ. البحر الرائق: ۱/۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي. شامي: ۱/۵۷۶، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي.

(۳) واعلم ان المدرك من صلاها كاملة مع الامام (قوله واعلم ان المدرك) ... بمعنى صلاها كاملة مع الامام اي ادرك جميع ركعاتها معه. شامي: ۱/۵۹۳، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي. والحاصل ان المقتدي اما مدرك ... فالمدرك من ادرك الركعات كلها مع الامام. البحر الرائق: ۱/۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان الامام والمأموم، ط: حقانية بشاور.

مرتد کی نماز

☆... جو لوگ پہلے مسلمان تھے، بعد میں مرتد ہوگئے اور اسلام سے پھر گئے یا اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب قبول کرلیا (العیاذ باللہ) پھر کچھ دن کے بعد دوبارہ توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا، تو مرتد ہونے کے بعد سے دوبارہ اسلام قبول کرنے تک درمیان کا جو زمانہ ہے اس میں جو نمازیں نہیں پڑھی ہیں ان نمازوں کی قضا نہیں ہے، اس لئے کہ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد اصلی کافر کی طرح ہوگئے ہیں، جس طرح اصلی کافر پر مسلمان ہونے کے بعد کفر کے زمانے کی نمازوں کی قضا نہیں ہے، اسی طرح مرتد پر بھی مرتد ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے تک جو زمانہ ہے اس میں جو نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضا نہیں ہے، البتہ حج کی قضا لازم ہے، یعنی مرتد ہوکر اسلام قبول کرنے کے بعد حج دوبارہ کرنا ضروری ہے، اگر اس پر پہلے حج فرض تھا اور اس نے حج کیا بھی تھا تو اب دوبارہ کرنا ضروری ہے، مرتد ہونے سے پہلے جو حج کیا ہے اس کا اب اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

☆... اگر کسی مسلمان نے اول وقت میں فرض نماز ادا کی، پھر وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوکر مرتد ہوگیا، پھر آخر وقت میں دوبارہ مسلمان ہوگیا اور مسلمان ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کے مقدار وقت باقی تھا تو اس پر اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ وقت کے شروع میں جو فرض نماز اس نے ادا کی تھی مرتد ہونے کی وجہ سے وہ نماز ضائع

---

(۱) (و يقضي مرتد ما ترك من عبادة في الإسلام) لأن ترك الصلاة والصيام معصية والمعصية تبقى بعد الردة (وما أدى منها فيه يبطل ولا يقضي) من العبادات (إلا الحج) لأنه بالردة صار كالكافر الأصلي فإذا أسلم وهو غني فعليه الحج فقط. الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/ ۶۵۱ - ۶۵۲، باب ... مطلب المعصية تبقى بعد الردة، ط: سعيد كراچی

ہوگئی ہے۔(۱)

مرد کا سجدہ

مرد کے لئے سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے بازوؤں کو اپنی پسلیوں سے الگ رکھے لیکن جماعت کے دوران بازوؤں کو پسلیوں سے ملا کر رکھے تاکہ دائیں بائیں مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو،(۲) کہنیاں کو زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اٹھا کر رکھے، پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے، اور سجدہ میں دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل رکھے اور سینے کے مقابل نہ رکھے، یعنی چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل رہیں، ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملا کر رکھے، تاکہ تمام انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔(۳)

---

(۱) (قوله إلا الحج) لأن سببه البيت المكرم وهو باق بخلاف غيره من العبادات التي أداها لخروج سببها ولهذا قالوا: إذا صلى الظهر مثلا ثم ارتد ثم تاب في الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب، وهو الوقت ولهذا اعترض اقتصاره على ذكر الحج وتسميته قضاء، بل هو إعادة لعدم خروج السبب. شامي: ۴/۲۵۳، باب المرتد، مطلب لو تاب المرتد هل تعود حسناته، ط: سعيد كراچی

(۲) (قوله ويبدي ضبعيه) ... ثم إن كان في الصف لا يبديهما حذرا من إيذاء جاره بخلاف ما إذا لم يؤد إلى الإيذاء كما إذا لم يكن في الصف، زعم ذكره في المجتبى وهذا أولى مما ذكره في الهداية وتابعه في الكافي وتبعهما الشارح من أنه إذا كان في الصف لا يجافي بطنه عن فخذيه لأن الإيذاء لا يحصل من مجرد المجافاة وإنما يحصل من إبداء الضبعين. البحر: ۱/۳۲۰، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی

(۳) ويضع يديه في السجود حذاء أذنيه ويوجه أصابعه نحو القبلة ويكره أصابع رجليه ويعتمد على راحتيه ويبدي ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه كذا في الخلاصة ويجافي بطنه عن فخذيه كذا في الهداية. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۴۹۶، و: ۱/۵۰۳، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، فتح القدير: ۱/۲۶۳ – ۲۶۴، باب صفة الصلاة، ط: مصطفى البابي الحلبي بمصر، البحر الرائق: ۱/۳۲۰، فصل وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی.

مردوں کے لئے سجدے کے دوران بلا عذر کہنیوں کو زمین پر بچھانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

مرد و عورت کی نماز میں فرق

’’نماز میں فرق‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

مرضِ عام

’’مصیبت‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا

بعض بیماریوں میں بدن اور کپڑوں کا پاک رہنا مشکل ہوتا ہے یا دھونے میں سخت تکلیف ہوتی ہے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا کپڑے بدلنے کے لئے مزید کپڑے نہیں ہوتے تو ایسی صورت میں عذر کی بنا پر اسی حالت میں نماز درست ہو جاتی

= (ويبدي) في سجوده أي يظهر (ضبعيه) أي عضديه لما في مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافي) أي يباعد (بطنه عن فخذيه) لما في مسلم أيضا عن ميمونة كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا سجد يجافي بين يديه حتى لو أن بهيمة أرادت أن تمر بين يديه لمرت، وفي مسلم وغيره عن عبد الله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض إبطيه، وهذه السنة المذكورة في هذين الحديثين لا تتأتى مع إلصاق البطن بالفخذين فهي مستفادة منهما وهذه كيفية السجود المسنونة في حق الرجل، حلبي كبير ص: ۳۲۱-۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲) (وافتراش) الرجل (ذراعيه) للنهي، والتمر مع ... قوله: (وافتراش الرجل ذراعيه) أي بسطهما في حالة السجود، وقيد بالرجل اتباعا للحديث المار آنفا، ولأن المرأة تفترش، قال في البحر: وإنما نهى عن ذلك لأنها صفة الكسلان والتهاون بحاله مع ما فيه من التشبه بالسباع والكلاب، والظاهر أنها تحريمية للنهي المذكور من غير صارف، شامي: ۱/۶۴۳، مكروهات الصلاة، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط: سعيد كراچی.

مریض

☆ ...... مریض پر بھی نماز فرض ہے، مرض کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہوجاتی، اگر کھڑے ہوکر پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔(۱)

☆ ...... بعض مریض نماز کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ ممکن ہے کہ یہ زندگی کا آخری مرض ہو، کیونکہ ہر بیماری موت کی یاد دہانی کراتی ہے۔(۲) صحت اور تندرستی کی حالت میں نماز کی فکر نہیں، اب بیماری کی حالت میں نماز سے غافل رہنا، اور اس کا اہتمام نہ کرنا بڑے ہی خطرہ کی بات ہے۔

---

(۱) عن عمران بن حصين قال كان بي الناصور فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائما فإن لم تستطع فقاعدا فإن لم تستطع فعلى جنب. سنن أبي داود، ص: ۱۳۷، كتاب الصلاة، باب في صلوة القاعد، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

فإذا عجز عن القيام يصلي قاعدا بركوع وسجود فإن عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا ... فإن عجز عن القعود يستلقي ويومئ إيماء الخ. بدائع الصنائع: ۱/۱۰۶، فصل في أركان الصلاة، ط: سعيد كراچي.

إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا في الهداية ... وإن تعذر القعود أومأ بالركوع والسجود مستلقيا على ظهره، الخ. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ورد في الخبر أن بعض الأنبياء عليهم السلام قال لملك الموت عليه السلام: أما لك رسول تقدمه بين يديك ليكون الناس على حذر منك؟ قال: نعم لي والله رسل كثيرة من الإعلال والأمراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر فإذا لم يتذكر من نزل به ذلك ولم يتب، فإذا قبضته ناديته: ألم أتبعك رسولا بعد رسول ونذيرا بعد نذير؟ فأنا الرسول الذي ليس بعدي رسول الخ. التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة، ص: ۳۳، باب ما جاء في رسل ملك الموت قبل الوفاة، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، وقيل: النذير الحمى، ومنه قوله صلى الله عليه وسلم: الحمى نذير الموت، أي رائد الموت ص: ۳۶.

☆۔ بعض مریض تندرستی کے زمانے میں تو نماز پابندی سے پڑھتے ہیں، مگر بیماری کے دوران نماز کا خیال نہیں رکھتے، اور خیال نہ رکھنے کی عام وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیماری یا وسوسہ کی بنا پر کپڑے یا بدن ناپاک، گندے ہونے کی وجہ سے، یا وضو اور غسل نہیں کر سکتا ہے تیمم کیوں کر، رخ نہیں کر سکتا وغیرہ وغیرہ، تو ان وجوہات کی بنا پر نماز قضا کر دیتے ہیں، یہ سخت جہالت اور نادانی کی بات ہے ایسے موقعوں پر دار الافتاء کے مفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرنا چاہیے، اور شریعت میں دی گئی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اس پر عمل کرنا چاہیے۔

غرض ان وجوہات کی بنا پر نماز قضا کرنا جائز نہیں۔ (۱)

مریض کا تراویح پڑھنا

☆۔ مریض بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہے تو تراویح چھوڑنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ مریض کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اور پڑھنے کی طاقت ہونے کے باوجود تراویح کو چھوڑنا گناہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ الآتیۃ

(۲) (ولا تقضی التراویح) اصلا (بفوتها) عن وقتها (منفردا ولا بجماعۃ) علی الاصح لان القضاء من خصائص الواجبات وان قضاها کانت نفلا مستحبا لا تراویح . وهی سنۃ الوقت لا سنۃ الصوم فی الاصح، فمن صار اهلا للصلاۃ فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت . والمسافر . والمریض المفطر (قوله والمسافر والمریض) ... والاصح انها سنۃ الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم : وسننت لکم قیامه لیلۃ حتی ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طهرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لهم التراویح فکیف یحتقر المخیب المصحح النصب فی ترکها . حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص ۲۲۴ فصل فی صلاۃ فی الکعبۃ . ط . قدیمی کراچی

مریض کو امام بنانا

اگر کسی آدمی کو کوئی ایسا مرض ہو جس سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے مثلاً پیپ دار خارش، برص اور جذام کی بیماری ہے تو ایسے آدمی کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

مریض کو نماز کی اطلاع کریں

بعض مریض نماز کے پورے پابند ہوتے ہیں، مگر بیماری کے غلبہ یا دوائی کے اثرات سے یا نماز کے وقت نیند کے غلبہ سے یا بہت زیادہ ضعف، کمزوری اور نقاہت سے آنکھیں بند ہونے کی بنا پر غفلت سی ہو جاتی ہے، اور نماز کے اوقات وغیرہ کی پوری خبر نہیں ہوتی، یہاں تک کہ نماز قضا ہو جاتی ہے، حالانکہ اگر ساتھ رہنے والے لوگ نماز کی اطلاع کرتے تو وہ ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرتے، لیکن مریض کے ساتھ رہنے والے یا خدمت کرنے والے حضرات مریض کی راحت کا خیال کر کے نماز کی اطلاع نہیں کرتے، اور اگر مریض کو کسی طرح نماز کے بارے میں اطلاع ہو جائے تو الٹا منع کرتے ہیں یا اس کی مدد نہیں کرتے مثلاً وضو، تیمم، کپڑوں کی تبدیلی، قبلہ رخ کرنا وغیرہ کچھ نہیں کرتے، جس سے خود بھی گنہگار ہوتے ہیں، اور مریض کو بھی گنہگار بناتے ہیں، ایسا کرنا نہ مریض کے ساتھ خیر خواہی ہے نہ اپنے ساتھ، بلکہ یہ سراسر بدخواہی ہے، اگر خدانخواستہ مریض کا اسی مرض میں انتقال ہو جائے تو قبر اور میدان حشر میں اس کا ساتھ کون دے گا۔(۲)

---

(۱) قوله ومفلوج وأبرص شاع برصه وكذلك أعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره أولى تاترخانية وكذا أجذم بيرجندي ومجبوب وحاقن ومن له يد واحدة، فتاوى الصوفية عن التحفة والظاهر أن العلة النفرة ولذا قيد الأبرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم إمكان إكمال الطهارة أيضا في المفلوج والأقطع والمجبوب ولكراهة صلاة الحاقن أي ببول ونحوه. شامی ۱/ ۵۶۲، باب الإمامة، مطلب في إمامة الأمرد، ط: سعيد كراچي

(۲) "وتعاونوا على البر والتقوى" المائدة، الآية: ۲.

مریض کے لئے سنت ونفل

مریض کے لئے فرض اور واجب نماز پڑھنا ضروری ہے، سنت اور نفل پڑھنا ضروری نہیں، اگر آسانی سے پڑھ سکتا ہے تو پڑھ سکتا ہے، اور اگر نہ پڑھ سکے تو چھوڑ دے گناہ نہیں ہوگا۔ (۱)

مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا

جو بیمار بستر پر ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، جسم، کپڑے اور بستر پاک نہیں رہتے، اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، تو اس صورت میں اس کو نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے، بلکہ اسی حالت میں نماز ادا کرے، اسی طرح اگر ایسا شخص جس کے نیچے گدا وغیرہ بچھا ہوا ہے موجود نہیں ہے، اور خود بھی تبدیل کرنے سے بالکل عاجز ہے تو ایسے وقت میں تبدیل کرنا ساقط ہو جاتا ہے، اسی حالت میں نماز پڑھے، نماز قضاء نہ کرے۔ (۲)

---

(۱) قوله وسنن مؤكدة اي استنانا مؤكدا، بمعنى انه طلب طلبا مؤكدا زيادة على بقية النوافل، ولهذا كانت السنة المؤكدة قريبة من الواجب في لحوق الاثم كما في البحر ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما في التحرير اي على سبيل الاصرار بلا عذر كما في شرحه. شامي ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچي

(۲) (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اي الصلاة (والا) ينجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله هو المختار للفتوى، وكذا مريض لا يبسط ثوبه الا تنجس فورا له تركه (الدر المختار) قوله (وكذا مريض الخ) في الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شيء الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله وكذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه. شامي ۱/ ۳۰۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي.

مریض نے صحت کے زمانے کی نماز کی قضاء کی

اگر کسی مریض نے بیماری میں تیمم کر کے اشارہ سے وہ نماز پڑھی جو اس کی صحت کے زمانہ میں فوت ہوئی تھی، تو اس سے اس کی یہ نماز درست ہوگئی، تندرست ہونے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مريض تحته ثياب نجسة إن كان بحال لا يبسط شيء إلا ويتنجس من ساعته يصلي على حاله وكذا إذا لم يتنجس الثاني لكن يلحقه زيادة مشقة بالتحويل، هندية: ١/١٣٧، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. مريض مجروح تحته ثياب نجسة إن كان بحال لا يبسط تحته شيء إلا تنجس من ساعته له أن يصلي على حاله، وكذا لو لم يتنجس الثاني إلا أنه يزداد مرضه له أن يصلي فيه، البحر الرائق: ٢/١١٥، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی۔

[فرع] في التاتارخانية: مريض عجز عن الاستنجاء ولم يكن له من يحل له جماعه سقط عنه الاستنجاء لأنه لا يحل مس فرجه إلا لمالك، والله أعلم، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٣٩، قبيل فصل فيما يجوز به الاستنجاء، ط: قديمي كراچی، وكذا في: في المريض إذا لم يكن له امرأة وعجز عن الوضوء وله ابن أو أخ فإنه يوضئه إلا أنه لا يمس فرجه إلا من يحل له وطؤها، والمرأة المريضة إن لم يكن لها زوج وعجزت عن الوضوء ولها بنت أو أخت توضئها ويسقط عنها الاستنجاء، خانية على هامش الهندية: ١/٣٣، باب الوضوء والغسل، ط: رشيدية كوئٹه

(۱) (ولو) صلى في مرضه بالتيمم والإيماء ما فاته في صحته صح ولا يعيد لو صح، الدر المختار. (قوله صح) لأنه مخاطب بقضائها في ذلك الوقت فيلزمه قضاؤها على قدر وسعه، رد المحتار ٢/٧٦، كتاب الصلاة باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، هندية: ١/١٢١، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: حقانية پشاور.

ومن حكمه أن الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه إلا لعذر وضرورة، البحر ٢/٨٩، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

مریض ہوش میں نہیں

”بے ہوشی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

مزاحمت کرنا

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے، تو نمازی حالت میں اس شخص سے مزاحمت کرنا اور اس کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

مزار کا قبہ

”قبر کا نقشہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

مزدلفہ

مزدلفہ میں مغرب اور عشا دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن یہاں جمع میں کراہت نہیں ہے، اس لئے مزدلفہ

---

(۱) (قوله ويدفعه) أي: المار بين يديه إن لم تكن له سترة أو كانت ومر بينه وبينها كما في الحلية والبحر. (شامي: ۱/ ۶۳۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الخامس عشر درء المار بين يديه قالوا ويدرؤه إن لم يكن سترة أو مر بينه وبينها للأحاديث الواردة. (البحر الرائق: ۲/ ۱۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

میں مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر عشاء کی نماز کے بعد پڑھے۔ (۱)

مسافر امام سہو سجدہ کرے تو مقیم مقتدی کیا کرے

”سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

مسافر امام قعدۂ اُولیٰ کے بعد کھڑا ہو گیا

اگر مسافر امام چار رکعت والی نماز کے قعدۂ اولیٰ کے بعد کھڑا ہو گیا تو مقیم مقتدی امام کے واپس لوٹنے کا انتظار کریں، اگر امام تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس آ کر بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدہ سہو کریں، اور اس کے سلام کے بعد باقی نماز ادا کریں، اور اگر امام نے تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو مقتدی اپنے طور پر کھڑے ہو کر اپنی نماز پوری کر لیں۔ امام کی اقتداء بقیہ نماز میں نہ کریں، اگر مقتدی تیسری اور چوتھی رکعت میں مسافر امام کی اقتداء کر لی تو ان کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ امام کی نماز فرض نہیں ہے اور مقتدی کی نماز فرض ہے، اور فرض والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔ (۲)

---

(۱) (قوله ويصلي العشاء بن الخ) اي في اول وقت العشاء الآخرة بهستاني. وينبغي ان يصلي قبل حط رحاله بل ينيخ جماله ويعقلها، واشار الى انه لا تطوع بينهما ولو سنة مؤكدة على الصحيح، ولو تطوع اعاد الاقامة، كما لو اشتغل بينهما بعمل آخر بحر، قال في شرح اللباب ويصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما كما صرح به مولانا عبد الرحمن الجامي قدس الله سره السامي في منسكه. شامي: ۲/۵۰۸، كتاب الحج، مطلب في اجابة الدعاء، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو نوى الاقامة لا لتحقيقها بل ليتم صلاة المقيمين لم يصر مقيما الدر المختار (قوله لم يصر مقيما) فلو اتم المقيمون صلاتهم معه فسدت لانه اقتداء المفترض بالمتنفل ظهيرية اي اذا قصدوا متابعته، اما لو نووا مفارقته ووافقوه صورة فلا فساد افاده الخير الرملي. شامي: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، قبل مطلب في الوطن الاصلي ووطن الاقامة، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية الآتية.

مسافر جمعہ کی نماز پڑھا سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز پڑھ بھی سکتا ہے اور پڑھا بھی سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی مخالفت نہیں ہے۔(۱)

مسافر کے امام کی نماز فاسد ہوگئی

اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوگئی، تو مقیم امام تو دوبارہ چار رکعت ہی پڑھے گا، اگر یہی مسافر دوبارہ اکیلا اس نماز کو پڑھ رہا ہے تو قصر کرے گا مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی صورت میں چار رکعت

---

(۱) (وشرط لافتراضها) تسعة تختص بها (اقامة بمصر) الدر المختار (قوله اقامة) خرج به المسافر، شامی: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی۔
(وفاقدها) ای هذه الشروط او بعضها (ان اختار العزيمة و) صلاها (وهو مكلف) بالغ عاقل (وقعت فرضا) عن الوقت لئلا يعود على موضوعه بالنقض (وفي البحر هي افضل الا للمرأة) (ويصلح للامامة فيها من صلح لغيرها فجازت لمسافر وعبد ومريض. الدر المختار. (قوله ان اختار العزيمة) ای صلاة الجمعة لانه رخص له في تركها الى الظهر فصارت الظهر في حقه رخصة والجمعة عزيمة كالفطر للمسافر هو رخصة له والصوم عزيمة في حقه لانه اشق فافهم.
شامی: ۲/۱۵۴ ـ ۱۵۵، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی۔
ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت والمسافر والعبد والمريض ان يؤم فيها كبير، بحر: ۲/۱۵۴، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی۔

پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مسافر کے لئے تراویح پڑھنا

مسافر کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

مسافر کے لئے سنت کا حکم

اگر شرعی سفر میں مشغولیت زیادہ ہے، یا ریل اور جہاز وغیرہ میں جگہ کی تنگی ہے یا ہجوم زیادہ ہے تو اس صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑنے کی گنجائش ہے، مگر اطمینان اور وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں سنتوں کو چھوڑنا بالکل مناسب نہیں ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسافر کے لئے سنتیں پڑھنا سنت نہیں اس لئے عذر اور مجبوری کے بغیر سنت چھوڑ دیتے ہیں اور صرف فرض پر اکتفاء کر لیتے ہیں، یہ غلط ہے۔(۳)

---

(۱) (وأما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم) أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل ختمها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو أفسده صلى ركعتين لزوال المغير. شامي: ۲/ ۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچی۔

وإن اقتدى مسافر بمقيم أتم أربعا وإن أفسده يصلي ركعتين. هندية: ۱/ ۱۴۲، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور۔

(قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتم) لأنه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية ..... وبهذا كان التغيير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزوال المغير. البحر الرائق: ۲/ ۱۳۳، باب المسافر، ط: سعيد كراچی۔

(۲) "مریض کا تراویح پڑھنا" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۳) ولا قصر في السنة كذا في محيط السرخسي وبعضهم جوزوا للمسافر ترك السنة، والمختار أنه لا بأس بها في حال الخوف ويأتي بها في حال القرار والأمن هكذا في الوجيز للكردري. هندية: ۱/ ۱۳۹، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه۔

مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو

اگر مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہیں تھا، اس لئے اس نے چار رکعت کی نیت کی تو وہ آگے نماز کو اس طرح پڑھے کہ جس وقت امام دو رکعت پر سلام پھیر دے، اگر مسافر مقتدی کو فوراً یہ خیال آگیا کہ امام مسافر ہے، اور اس کے مقیم ہونے کا اور غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ نہیں ہوا تب تو مسافر مقتدی کو دو رکعت پر سلام پھیر دینا چاہئے۔

اور اگر امام کے متعلق غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ ہوا تو مسافر مقتدی کو امام کے ساتھ نماز ختم کرکے اگر تحقیق اور معلومات سے مسافر یا مقیم ہونا معلوم ہوگیا ہے تو مسافر ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہوگئی، اور مقیم ہونے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھے۔

اور اگر تحقیق نہیں کی اور اسی شبہ کی حالت میں مسافر مقتدی نے دو رکعت پر اکتفا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

- واستظهر ويأتي المسافر (بالسنن) إن كان (في حال أمن وقرار وإلا) بأن كان في خوف وفرار (لا) يأتي بها هو المختار لأنه ترك لعذر، تجنيس، قيل: إلا سنة الفجر. الدر مع الرد: ۲/ ۱۳۱، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. في ترك السنن في السفر .. وقيل يصلي سنة الفجر خاصة . والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتي بها لأنها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج وإن كان حال خوف لا يأتي بها لأنه ترك بعذر. البحر الرائق: ۲/ ۱۳۰، باب المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قوله وبعكسه صح فيهما) وهو اقتداء المقيم بالمسافر فهو صحيح في الوقت وبعده لأن صلاة المسافر في الحالين واحدة والقعدة فرض في حقه غير فرض في حق المقتدي وبناء الضعيف على القوي جائز وقد أمّ النبي صلى الله عليه وسلم وهو مسافر أهل مكة، وقال أتموا صلاتكم فإنا قوم سفر وهو جمع سافر كركب جمع راكب، ويستحب أن يقول ذلك بعد السلام كل مسافر صلى بمقيم لاحتمال أن خلفه من لا يعرف حاله ولا يتيسر له الاجتماع بالإمام

مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا

اگر مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھ کر چار رکعت کی نیت کر کے اقتداء کی، اور سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ امام مسافر تھا تو اب وہ مسافر مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دے نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی یا دو رکعت مزید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔(١)

---

(١) قبل علمه فيحكم حينئذ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن الاقامة للامام ثم افادة سلامه على رأس الركعتين وهذا محمل ما في الفتاوى اذا اقتدى بالامام لا يدري أمسافر هو ام مقيم لا يصح لأن العلم بحال الامام شرط الأداء بجماعة اه لا أنه شرط في الابتداء لما في المبسوط رجل صلى الظهر بالقوم بقرية او مصر ركعتين وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين او مسافرين لأن الظاهر من حال من في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه فان سألوه فأخبرهم انه مسافر جازت صلاتهم. اه وفي التجنيس وان كان خارج المصر لا تفسد ويجوز الاخذ بالظاهر في مثله وانما كان فعل الامام ذلك مستحبا لأنه لم يتعين طريقا لصحة صلاتهم فانه يمكن ان يسألوه فتحصل المعرفة. (البحر: ٢/٢٣٥، باب المسافر، ط: سعيد كراچي. شامي: ٢/١٢٩ - ١٣٠، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.)

رجل صلى بالقوم الظهر ركعتين في مصر او قرية وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين او مسافرين لأن الظاهر من حال من كان في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتى يتبين خلافه ... وان كان هذا الامام مقيما بطلت بالظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين وذهب فان سألوه فأخبرهم انه مسافر جازت صلاة القوم الخ. (مبسوط للسرخسي: ١/٢٤٣، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه)

(٢) (وصلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس إن الله فرض على لسان نبيكم صلاة المقيم اربعا والمسافر ركعتين. (الدر المختار) (قوله لقول ابن عباس ان الله فرض الخ) لفظ الحديث على ما في الفتح عن صحيح مسلم "فرض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربع ركعات وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة. اه وفيه وفي حديث عائشة في الصحيحين قالت: فرضت الصلاة ركعتين ركعتين فاقرت صلاة السفر وزيد في صلاة

مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر مقتدی مسافر ہے اور امام مقیم ہے، مسافر مقتدی نے دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، کیونکہ مقیم امام کی اقتدا کرنے کی وجہ سے چار رکعت پڑھنا لازم تھا جب اس پر عمل نہیں کیا تو نماز فاسد ہوگی، اور اس کا اعادہ لازم ہے اگر یہ مسافر تنہا اکیلے میں اس نماز کا اعادہ کرے گا تو صرف دو رکعت پڑھے گا اور اگر مقیم امام کی اقتدا میں دوبارہ پڑھ رہا ہے تو چار رکعت پڑھے گا۔(۱)

مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

☆..... اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے چار رکعت فرض والی نماز ادا کر رہا ہے تو چار

= المختصر) وفي لفظ للبخاري قالت: فرضت الصلاة ركعتين ركعتين ثم هاجر النبي صلى الله عليه وسلم ففرضت أربعا وتركت صلاة السفر على الأول. شامي: ۲/۱۲۳ - ۱۲۴، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراتشي. ولا بد من التعيين عند النية ... لفرض ... (أو) واجب (أنه ... لا) تعيين (عدد ركعاته لحصولها ضمنا، فلا يضر الخطأ في عددها. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۱۹ - ۴۲۰، باب شروط الصلاة، بحث النية مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراتشي.
اس سے معلوم ہوا کہ نیت میں عدد کی غلطی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱) وإن اقتدى مسافر بمقيم أتم أربعا وإن أفسده يصلي ركعتين. هندية: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور.

وصح اقتداء المسافر بالمقيم في الوقت ويتم (الدر المختار) (قوله فيصح في الوقت ويتم) أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت، ولو أفسده صلى ركعتين لزوال المغير. رد المحتار على هامش الدر المختار: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراتشي.

واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت. وفي الفتاوى العتابية: ويصير أربعا. الفتاوى التاتارخانية: ۲/۲۳، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، ط: إدارة القرآن كراتشي.

رکعت کی نیت کرنی چاہئے، کیونکہ مسافر پر بھی مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت فرض ہو جاتی ہیں، اور اس صورت میں قعدۂ اولیٰ فرض نہیں رہتا مقیم کی طرح واجب ہو جاتا ہے۔(۱)

☆ ... مسافر پر قصر کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ اکیلا ہی تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔(۲)

مسافر نے غلطی سے چار رکعت کی نیت کر لی

اگر مسافر نے غلطی سے دو کی بجائے چار رکعت کی نیت کر لی تو اس کا اعتبار نہیں لہٰذا دو چار کی نیت باندھنے کے باوجود دو ہی رکعت پڑھے اور سجدہ سہو نہ کرے، اور دل ہی دل میں نیت کی تصحیح کر لے مگر زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہ کرے۔(۳)

مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی

☆ ... اگر مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی تو امام کی اقتداء کی وجہ سے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ چار رکعت والی فرض نماز کو چار رکعت ہی پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱) وإن اقتدى مسافر بمقيم أتم أربعا. هندية: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط. حقانية بشاور. وإنما انتقل المسافر بالتبعية ليصح في الوقت ويتم. الدر المختار: قوله ويصح في الوقت ويتم أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل إتمامها لتغير فرضه بنية الاتصال لتغير فرضه لسببه وهو الوقت. رد المحتار على هامش الدر المختار: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط. سعيد كراچی

واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت وفي الفتاوى العتابية ويصير أربعا. الفتاوى التاتارخانية: ۲/۴۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر، ط. إدارة القرآن كراچی

(۲) صلى الفرض الرباعي ركعتين وجوبا. الدر مع الرد: ۲/۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط. سعيد كراچی.

(۳) "مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

☆......اگر کسی مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتدا کی اور امام کی نماز فاسد ہوگئی تو امام کے لئے تو دوبارہ چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ مقیم ہے، البتہ مسافر مقتدی کے لئے دوبارہ اکیلے پڑھنے کی صورت میں صرف دو رکعت پڑھنا ضروری ہوگا چار رکعت نہیں۔(۱)

مسبوق

☆......"مسبوق" وہ شخص ہے جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہو جانے کے بعد امام کے ساتھ جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔(۲)

☆...مسبوق کا حکم یہ ہے کہ اس کی نماز کا جتنا حصہ امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ گیا ہے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہو کر ادا کرے گا، اور یہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح تنہا نماز

---

(۱) (وإن اقتدى المسافر بالمقيم في الوقت صح وأتم) أي سواء بقي الوقت أو خرج قبل إتمامها؛ لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو أفسده صلى ركعتين لزوال المغير. شامي: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

وإن اقتدى مسافر بمقيم أتم أربعا وإن أفسده يصلي ركعتين. هندية: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: حقانية پشاور. (قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح وأتم) لأنه يتغير فرضه إلى الأربع للتبعية ... وإذا كان التغير لضرورة الاقتداء فلو أفسده صلى ركعتين لزواله. البحر الرائق: ۲/۱۳۳، باب المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۲) (والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها). الدر المختار: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

المسبوق من لم يدرك الركعة الأولى مع الإمام. هندية: ۱/۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانية پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك أول صلاة الإمام والمراد بالأول الركعة الأولى. البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

پڑھنے والا پہلی رکعت میں ثناء "(سبحانک اللّٰھم الخ) اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" اور سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر پڑھتا ہے، اور باقی رکعتوں کے شروع میں ثناء اور اعوذ باللہ نہیں پڑھتا بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور سورت یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے۔ اسی طرح مسبوق بھی باقی ماندہ نماز میں ایسے ہی کرے گا، اور اگر باقی ماندہ نماز میں مسبوق کو کوئی سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا بھی لازم ہوگا، اور اگر امام کے ساتھ نماز میں رہتے ہوئے کوئی سہو ہوا ہے، تو اس کا سجدہ سہو معاف ہے۔ (۱)

مسبوق باقی نماز کے لئے کس وقت کھڑا ہو؟

مسبوق اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لئے امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے

---

(۱) اما المسبوق فله احكام كثيرة: منها انه ادرك الامام في ركعة سرية اتى بالثناء بعد تكبيرة الاحرام وان ادركه في صلاة ركعة جهرية لا ياتي به على الصحيح مع الامام وانما ياتي به عند قضاء ما فاته وحينئذ يتعوذ ويسمي للقراءة كالمنفرد. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۳۳، اذا فات المقتدي بعض الركعات او كلها، تحت "الاستخلاف في الصلاة" ط: دار الفكر.

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة (فيما يقضيه) اي بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد، ويقضي اول صلاته في حق قراءة، وآخرها في حق تشهد، فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۶ تا ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی

کے بعد بھی اتنی تاخیر سے اٹھے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو نہ ہونا معلوم ہو جائے۔(۱)

مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے

☆.... مسبوق سے جو رکعتیں رہ گئی ہیں، ان کو اس طرح ادا کرے، پہلے قرأت والی رکعت پڑھے پھر اس کے بعد بغیر قرأت والی رکعت پڑھے اور ان رکعات کے مطابق قعدہ میں بھی بیٹھتا ہوگا جو امام کے ساتھ پڑھی ہیں، مثلاً ظہر کی نماز تین رکعت ہونے کے بعد وہ امام کے ساتھ شریک ہوا تو اس کو امام کے ساتھ صرف ایک ہی رکعت ملی، اب یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوگا، اور دوسری رکعت میں ثناء،

---

(۱) (ثم يقوم لقضاء ما سبق به) ... وينبغي ان يمكث المسبوق بقدر ما يعلم انه لا سهو عليه، مراقي الفلاح (قوله ثم يقوم لقضاء ما سبق به) أي بعد تيقنه تراخي القيام عن سلام الامام..... لمرتبة وبقدر ما يعلم انه لا سهو عليه وذلك بتسليم الامام الثانية على الأصح او بعدهما وتشتغل فتنبه له، هذا على ما صححه في الهداية، حاشية الطحطاوي على المراقي: ۲۳۶/۱، باب سجود السهو، ط: غوثيه كراچي، و: ص: ۴۶۳، ط: قديمي كراچي۔

(وينبغي ان يصبر حتى يفهم انه لا سهو على الامام، الدر المختار) (قوله وينبغي ان يصبر الخ) اي لا يقوم بعد التسليمة الأولى بل ينتظر فراغ الامام بعدهما كما في الفيض والفتح والبحر، شامي: ۵۹۶/۱، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود او بهما، ط: سعيد كراچي۔ ومنها انه لا يقوم الى القضاء بعد التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام كذا في البحر الرائق، ويمكث حتى يقوم الامام الى تطوعه ان كان صلاة بعدها تطوع او يستدبر المحراب ان لم يكن او ينتقل عن موضعه او يمضي من الوقت مقدار ما لو كان عليه سهو لسجد، هنديه: ۹۱/۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور۔

اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت بھی ملا کر پڑھے گا اور دونوں سجدوں سے اٹھ کر قعدہ میں بھی بیٹھے گا، اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہوگا، اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے گا لیکن قعدہ نہیں کرے گا، کیونکہ یہ رکعت اس کی تیسری رکعت بنتی ہے، چوتھی رکعت میں کھڑا ہو کر صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے گا اور سجدے کے بعد قعدہ میں بیٹھے گا کیونکہ یہ اس کا آخری قعدہ ہے اور اس میں التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے گا۔(۱)

☆... اگر مسبوق کی ایک رکعت رہ گئی ہے، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر "سبحانک اللّٰھم" آخر تک پڑھے پھر "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ اور "ولا الضالین" کے بعد آمین کہے پھر "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کوئی سورت ملائے اسی طرح یہ رکعت آخر تک پوری کرے۔(۲)

☆ اور اگر دو رکعت رہ گئی ہیں، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر نماز کی پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے، یعنی پہلی رکعت میں "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہہ کر کوئی سورت پڑھ کر رکوع کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر

(۱) ولو ادرک رکعة من الرباعية فعليه ان يقضي رکعة يقرأ فيها الفاتحة والسورة ويتشهد ويقضي رکعة اخرى كذلك ولا يتشهد وفي الثالثة بالخيار والقراءة افضل هكذا في الخلاصة. هندية: ١/٩١، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانية پشاور.
فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط، ولا يقعد قبلها. الدر المختار مع الرد: ١/٥٩٤ ـ ٥٩٦، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی، اور "مسبوق" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) انظر الى الحاشية السابقة

سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کوئی سورت ملائے اور رکوع کرکے یہ رکعت بھی مکمل کرکے سلام پھیر دے۔(۱)

☆.....اور اگر تین رکعت رہ گئی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر "سبحانک اللھم" سے شروع کرے، اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملائے اور رکوع کرے، اور اس رکعت پر قعدہ کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور کوئی سورت ملائے اور رکوع کرے، اور سجدہ کرکے کھڑا ہو جائے قعدہ نہ کرے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، سورت نہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، اور آخری قعدہ کرکے نماز پوری کرے۔(۲)

☆..... اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے، اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور سجدہ کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور رکوع میں چلا جائے اور سجدہ کرکے کھڑا ہو جائے، اور چوتھی رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے اور رکوع کرکے نماز کو آخر تک مکمل کرے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

مسبوق بھیڑ کے وقت کیا کرے

"حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے" کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق بھی لاحق بھی

"لاحق بھی مسبوق بھی" کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق پر سجدہ سہو کا حکم

☆... اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہوا اور وہ آخر میں سجدہ سہو کر رہا ہے تو مسبوق کے لئے بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنا لازم ہے، خواہ یہ بھول امام سے مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے ہوئی ہے یا اس کے نماز میں شامل ہونے کے بعد ہوئی ہے دونوں صورتوں میں مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا، البتہ مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو سے پہلے دائیں طرف جو سلام پھیرا جاتا ہے وہ سلام نہیں پھیرے گا، صرف دونوں سجدوں میں شریک ہو جائے گا، سجدہ سہو کے بعد جب امام سلام پھیرے گا تو اس کے بعد مسبوق کھڑا ہو کر اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے گا۔(۱)

☆... اگر مسبوق کو باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے سجدہ سہو واجب ہوا ہے، تو اسے بھی نماز کے آخر میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، کیونکہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا

---

(۱) (ومقتدٍ بسهو إمامه إن سجد إمامه لوجوب المتابعة) (والمسبوق يسجد مع إمامه مطلقاً) سواء كان السهو قبل الاقتداء أو بعده (قوله والمسبوق يسجد مع إمامه) قيد بالسجود لأنه لا يتابعه في السلام بل يسجد معه ويتشهد. (الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)

سهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود كذا في المحيط ولا يشترط أن يكون مقتديا به وقت السهو حتى لو أدرك الإمام بعد ما سها يلزمه أن يسجد مع الإمام تبعا له. (الفتاوى الهندية: ۱/۱۲۸، باب سجود السهو، فصل سهو الإمام يوجب عليه الخ، ط: حقانیہ پشاور)

إن السجود له سببان إما ترك الواجب أو سهو منه فإنه يجب عليه متابعته إذا سجد ... فشمل ما إذا كان مقتديا به وقت السهو أو لم يكن ... ثم المسبوق إنما يتابع الإمام في السهو دون السلام ليسجد معه. (البحر الرائق: ۲/۹۹-۱۰۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی)

کرتے وقت تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اگر تنہا نماز پڑھنے والے پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو نماز کے آخر میں دو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اسی طرح مسبوق پر بھی دوبارہ سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

مسبوق پر سجدہ سہو واجب ہوا

اگر کسی مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اٹھ کر اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے لگا، اور پھر اس میں بھی کوئی غلطی ایسی ہوگئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، تو اخیر میں ایک مرتبہ سجدہ سہو کرلینا کافی ہوگا، البتہ وہ مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔ (۲)

مسبوق تشہد پورا کرے

اگر مسبوق قعدۂ اخیرہ میں شریک ہوا، اور تشہد پورا کرنے سے قبل امام نے سلام

---

(۱) (قوله ولو سها فيه) أي فيما يقضيه بعد فراغ الإمام يسجد ثانيا لأنه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه. (رد المحتار: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)
ولو سجد مع الإمام ثم سها فيما يقضي فعليه السهو ثانيا الخ. (البحر الرائق ۲/۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)
(ولو سها المسبوق فيما يقضيه سجد له) أي للسهو (أيضا) ولا يجزئه عنه سجوده مع الإمام لأنه منفرد فيما يقضيه. (حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۴۶۳، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی. و: ۲/۹۵، ط: غوثيه كراچی)
(۲) (قوله ولو سها فيه) وإن كان لم يسجد مع الإمام لسهوه ثم سها هو أيضا كفته سجدتان عن السهوين لأن السجود لا يتكرر. (رد المحتار ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)
ولو سها الإمام ولم يسجد المسبوق معه وسها هو فيما يقضي يكفيه سجدتان. (هندية ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: حقانيه پشاور)
ولو سها فيما يقضي ولم يسجد للسهو أولا كفته سجدتان. (البحر الرائق: ۱/۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)

پھیر دیا تو مسبوق کے لئے اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا افضل ہے، لیکن اگر تشہد پورا کئے بغیر اٹھ گیا تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، آخر میں سہو سجدہ کرنا یا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مسبوق ثناء کب پڑھے

مسبوق جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا، اگر اس وقت امام نے قرأت شروع نہیں کی تو مسبوق بھی ثناء پڑھے، اور اگر امام نے جہری قرأت شروع کر دی، تو اس صورت میں مسبوق نماز میں شامل ہونے کے بعد ثناء وغیرہ نہ پڑھے، بلکہ جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز پڑھے، اس وقت ثناء، تعوذ اور بسم اللہ وغیرہ پڑھے۔ اور اگر سری قرأت ہے تو اس وقت بھی پڑھے، پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو اس وقت دوبارہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد ــــ او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد کذا فی الغیاثیة وان لم یتم اجزاه، هندیة: ۱/ ۹۰، الباب الخامس، الفصل السادس فیما یتابع الامام، ط: حقانیه پشاور، لو سلم الامام قبل ان یفرغ المقتدی من التشهد فانه یتم التشهد، الفتاوی القاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۹۶، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح، ط: حقانیه پشاور.

لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد فانه یتمه ثم یقوم لان الاتیان به لا یفوت المتابعة بالکلیة وانما یوخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالکلیة، فکان تاخیر احد الواجبین مع الاتیان بهما اولی من ترک احدهما بالکلیة، رد المحتار: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی.

(۲) (ومنها) انه اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهر فیها لا یاتی بالثناء کذا فی الخلاصة وهو الصحیح کذا فی التجنیس وهو الاصح هکذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه هکذا فی الخلاصة فاذا قام الی قضاء ما سبق یاتی بالثناء ویتعوذ للقراءة کذا فی فتاوی قاضیخان والخلاصة والظهیریة، وفی صلاة المخافتة یاتی به هکذا فی الخلاصة ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام وهو الصحیح کذا فی التاتارخانیة فی فصل ما

مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے

اگر امام پر سجدہ سہو واجب ہو گیا تھا، اور وہ سجدہ سہو کر رہا ہے تو مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کے دونوں سجدے کرے، لیکن امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے والا سلام نہ پھیرے، اگر مسبوق کو یہ بات یاد ہے کہ اس کی نماز باقی ہے اس کے باوجود امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ بھولے سے سلام پھیر دیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوئی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مسبوق اس وقت مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی کی وجہ سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔

منية المصلي في صلاته، هندية ۱/۹۲، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ط رشيدية كوئٹہ.

وفي [illegible] خلاصة الفتاوى ۱/۱۶۵، الفصل الخامس عشر في الإمامة والاقتداء، جنس آخر في الاقتداء، مسائل المسبوق، ط: مجد اكيڈمي لاهور.

(و) المسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد حتى يثني ويتعوذ ويقرأ، وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة، (و) فيما يقضيه أي بعد متابعته لإمامه، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده، ط: سعيد كراچي.

وأما المسبوق فلا يأتي به عنهما إلا بعد مفارقة الإمام، لأنه محل قراءته، فعنده يأتي به عند الشروع تبعا للثناء، ثم إذا قام إلى القضاء ما سبق يأتي به عنده أيضا على ما ذكره في الخلاصة، بناء على أنه يأتي موقوفا على ما نقل المصنف حيث قال: والمسبوق يأتي بالثناء إذا أدرك الإمام في المخافتة، ثم إذا قام إلى قضاء ما سبق به يأتي به أيضا كما ذكره في الملتقط، [illegible] العالم إلى قضاء ما سبق كتحريمة أخرى للخروج به من حكم الاقتداء إلى حكم الانفراد. حلبي كبير ص: ۳۰۵، صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹہ وص: ۳۰۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ہاں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے سہو کیا، وہ واجب ہوا تو وہ مسبوق کے لئے کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مسبوق سے فرض چھوٹ گیا

اگر مسبوق سے کسی رکعت میں کوئی فرض چھوٹ گیا، اور اس نے اس فرض کا اعادہ نہیں کیا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

مسبوق کب کھڑا ہو

جب امام دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف کا سلام شروع

---

(۱) (قوله والمسبوق یسجد مع امامه) قید بالسجود لانه لا یتابعه فی السلام، بل یسجد معه ویتشهد فاذا سلم الامام قام الی القضاء، فان سلم فان کان عامدا فسدت والا لا، ولا سجود علیه ان سلم سهوا قبل الامام او معه ... (قوله ولو سها فیه) ای فیما یقضیه بعد فراغ الامام یسجد ثانیا لانه منفرد فیه والمنفرد یسجد لسهوه. (رد المحتار: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)

ومنها انه یتابع الامام فی السهو ولا یتابعه فی التسلیم والتکبیر والتلبیة فان تابعه فی التسلیم والتلبیة فسدت. (هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور)

المسبوق انما یتابع الامام فی السهو لا فی السلام فیسجد معه ویتشهد فاذا سلم الامام قام الی القضاء، فان سلم فان کان عامدا فسدت والا فلا ... واما فیما یقضیه فهو کالمنفرد کما تقدم وعلیه یتفرع ما اذا سلم ساهیا فان کان قبل الامام او معه فلا سهو وان کان بعده لزمه. (البحر الرائق: ۲/۱۰۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی)

(۲) (من فرائضها) التی لا تصح بدونها. الدر المختار (قوله التی لا تصح بدونها) صفة کاشفة اذ لا شیء من الفروض ما تصح الصلاة بدونه بلا عذر. (شامی: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد یطلق الفرض علی ما یقابل الرکن، ط: سعید کراچی)

کرے تو مسبوق کھڑا ہو جائے، صرف دائیں طرف کا سلام پھیرنے پر کھڑا نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو ہو، اور امام نے سجدہ سہو کرنے کے لئے سلام کیا ہو، اس صورت میں کھڑے ہونے کی صورت میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنے کے لئے دوبارہ لوٹنا پڑے گا، اس لئے دوسرا سلام شروع کرنے پر کھڑا ہو۔ (۱)

نوٹ: مسبوق اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی کچھ رکعت رہ گئی ہو، جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ شروع سے شریک نہ ہو سکا۔ (۲)

مسبوق کو امام بنانا درست نہیں

''مسبوق کی اقتداء درست نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وينبغي أن يصبر حتى يفهم أنه لا سهو على الإمام) (الدر المختار) (قوله وينبغي أن يصبر الخ) أي لا يقوم بعد التسليمة أو التسليمتين بل ينتظر فراغ الإمام بعدهما كما في الفيض والفتح والبحر، رد المحتار: ۱/۵۹۷، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

(ثم يقوم للقضاء ما سبق به) (وينبغي أن يمكث المسبوق بقدر ما يعلم أنه لا سهو عليه، مراقي الفلاح) (قوله ثم يقوم للقضاء ما سبق به) أي بعد تيقنه لفراغ الإمام عن صلاة الإمام (قوله بقدر ما يعلم أنه لا سهو عليه) وذلك بتسليم الإمام الثانية على الأصح الخ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۲/۴۶۳، باب سجود السهو، ط: عثمانية كراچي و: ص- ۴۶۳، ط: قديمي كراچي.

(ومنها) أنه لا يقوم إلى القضاء بعد التسليمتين بل ينتظر فراغ الإمام كذا في البحر الرائق. هندية: ۱/۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانية پشاور، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۶۸، ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: امجد اكيڈمي لاهور.

(۲) (والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها) الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

المسبوق من لم يدرك الركعة الأولى مع الإمام، هندية: ۱/۹۰، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانية پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك أول صلاة الإمام والمراد بالأول الركعة الأولى، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

مسبوق کو خلیفہ بنایا

اگر امام نے نماز کے دوران وضو ٹوٹنے کی وجہ سے مسبوق کو اپنی جگہ پہ کھڑا کر دیا اور خلیفہ بنا دیا، تو اس کو چاہیے کہ امام کی جس قدر رکعتیں رہ گئیں تھیں، ان کو ادا کر کے کسی "مدرک" کو اپنی جگہ کھڑا کر دے تا کہ وہ سلام پھیر دے، اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے میں مصروف ہو جائے۔(۱)

مسبوق کی اقتداء

کسی بھی مسبوق کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں، خواہ امام کے ساتھ ایک رکعت میں شریک تھا یا اس سے کم میں دونوں صورتوں میں صحیح نہیں۔(۲)

مسبوق کی اقتداء درست نہیں

مسبوق کی اقتداء درست نہیں، یعنی مسبوق جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو اور کوئی آکر اس کے پیچھے نیت باندھ کر اقتداء کرے۔ اور اس کو امام بنائے تو یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسبوق امام کے فارغ

---

(۱) ولو استخلف الإمام لو مسبوقا صح فلو أتم المسبوق صلاة قدم مدركا للسلام (الدر المختار) (قوله قدم مدركا للسلام) أي ليسلم بالقوم (شامي: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراتشي.

ولو تقدم يبتدئ من حيث انتهى إليه الإمام وإذا انتهى إلى السلام يقدم مدركا يسلم بهم. هندية ۹۶/۱، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ط: حقانيه پشاور.

فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهى إليه الإمام لقيامه مقامه وإذا انتهى إلى السلام يقدم مدركا يسلم بهم. البحر الرائق: ۳۷۷/۱، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر إلى الحاشية التالية.

ہونے کے بعد باقی نماز ادا کرتے ہوئے کسی کا امام نہیں بن سکتا، کیونکہ وہ خود سابق امام کا مقتدی ہے، نئی رکعت پوری کر رہا ہے، جو کسی اور امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور مقتدی کا امام نہیں بن سکتا ہے، یہ مسئلہ احناف کے نزدیک ہے، البتہ شوافع کے نزدیک صحیح ہے۔(۱)

مسبوق کی باقی رکعتیں قراءت کے اعتبار سے

"باقی ماندہ رکعتیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق کی ثناء

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شامل نہیں ہوا بلکہ پہلی رکعت نکلنے کے بعد، بعد کی کسی بھی رکعت میں شامل ہوا تو اس کو مسبوق کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) عند المسبوقين إذا اقتدى بالآخر قد ذكرنا في الفصل المتقدم أنه لا يصح ويفسد صلاة المقتدي دون الإمام. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر في الإمامة والاقتداء ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: مجد اكيڈمی لاہور.

(و) المسبوق ... (وهو منفرد فيما يقضيه إلا في أربع) لا يجوز الاقتداء به. تنوير الأبصار مع الشامي: ۱/۵۹۶-۵۹۷، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی.

انه منفرد فيما يقضي إلا في أربع مسائل: أحدها أنه لا يجوز اقتداؤه ولا الاقتداء به. الفتاوى الهندية: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

انه منفرد فيما يقضي إلا في أربع مسائل أحدها انه لا يجوز الاقتداء والاقتداء به. البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) المسبوق من لم يدرك الركعة الأولى مع الإمام. هنديه: ۱/۹۱، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك أول صلاة الإمام والمراد بالأول الركعة الأولى. البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچی؛ المسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها. شامي: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی

اگر مسبوق نے جماعت میں شامل ہو کر دیکھا کہ امام بلند آواز سے قراءت نہیں کر رہا ہے تو ثناء پڑھ لے، اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے شروع میں دوبارہ ثناء پڑھے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۱)

اور اگر مسبوق نے نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہونے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہے تو اس صورت میں ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہ کر دھیان سے قراءت سنے، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں کھڑے ہو کر ثناء پڑھے، پھر اس کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۲)

مسبوق کی قراءت

☆...مسبوق (جس کی رکعت شروع میں رہ گئی ہے بعد میں جماعت میں شامل ہوا) امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قراءت کرے گا، اگر شروع میں دو رکعت رہ گئی ہیں تو دو رکعتوں میں قراءت کرے اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قراءت کرے اور آخری رکعت میں قراءت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے، اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قراءت کرے اور باقی دو رکعتوں میں قراءت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے۔(۳)

---

(۱) "مسبوق نماز کب پڑھے" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۳) "مسبوق" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆ ... جہری یعنی بلند آواز سے قرأت والی نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے اٹھے گا تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہوگا، مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، البتہ بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔(۱)

دوسری نماز میں مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو آہستہ آواز سے قرأت کرے گا۔

مسبوق کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

"امام کی نماز نہیں ہوئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق کے بیٹھتے ہی امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا

اگر کوئی شخص امام کے پیچھے اقتدا کرکے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھا ہی تھا کہ امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا، تو مسبوق مقتدی تشہد پورا کرکے اٹھے، تشہد پورا کئے بغیر کھڑے ہو کر امام کی اتباع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز ہو جائے گی، آخری قعدے میں شریک

(۱) (ويجهر المنفرد في الجهر) وهو أفضل ويكتفي بأدناه (أي أدنى الجهر) وفي السرية يخافت حتما على المذهب ... كمن سبق بركعة من الجمعة فقام يقضيها يجهر. الدر مع الرد: ۱/۵۳۳ - ۵۳۴ (قوله كمن سبق بركعة من الجمعة الخ) أي أنه إذا قام ليقضيها لا يلزمه المخافتة بل له أن يجهر فيها لما أن القضاء يحكي الأداء مع أنه قضاها في وقت المخافتة ... وبهذا التقرير ظهر وجه تقييده على الجمعة وإن كان الحكم كذلك لو سبق بركعة من العشاء ونحوها لأن المقصود إثبات الجهر في القضاء في وقت المخافتة لا مطلقا. شامي ۱/۵۳۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد. الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما الخ، ط: سعيد كراچي

ہونے والے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس کا تشہد پورا ہونے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو تشہد پورا کر کے کھڑا ہو۔(۱)

مسبوق مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے

دو آدمی ایک ساتھ جماعت میں شریک ہوئے، اور کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں، امام کے سلام کے بعد جب کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کر رہے تھے تو رکعتوں کی تعداد میں شک ہوا کہ کتنی رکعتیں فوت ہوئی ہیں، تو اس نے اپنے ساتھی کو دیکھ کر اس کے مانند نماز پڑھ کر اپنی نماز پوری کی تو نماز صحیح ہوگئی ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر اس نے ساتھی کو امام بنایا تھا مثلاً جب وہ رکوع کر رہا تھا تو یہ بھی رکوع کر رہا تھا اور جب وہ سجدہ کر رہا تھا تو یہ بھی سجدہ کر رہا تھا تو نماز نہیں ہوئی، پس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) إذا أدرك الإمام في التشهد وقام الإمام قبل أن يتم المقتدي أو سلم الإمام في آخر الصلاة قبل أن يتم المقتدي التشهد فالمختار أن يتم التشهد كذا في الغياثية وإن لم يتم أجزأه. هندية: ۱/۹۰، الباب الخامس، الفصل السادس فيما يتابع الإمام، ط: حقانيه پشاور.

إذا قام الإمام إلى الثالثة قبل أن يفرغ المقتدي من التشهد فإن المقتدي يتم التشهد ثم يقوم وكذا لو سلم الإمام قبل أن يفرغ المقتدي من التشهد فإنه يتم التشهد. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۹۲، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح، ط: حقانيه پشاور.

(قوله وهذا في غير اللاحق) ... كمن أدرك الإمام في القعدة الأولى فقعد معه فقام الإمام قبل شروع المسبوق في التشهد فإنه يتشهد تبعا لتشهد إمامه. شامي: ۲/۸۳-۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) (والمسبوق ... وهو منفرد فيما يقضيه ... إلا في أربع ... لا يجوز الاقتداء به) ... نعم لو نسي أحد المسبوقين يقضي ملاحظا للآخر بلا اقتداء صح. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۸

(قوله نعم لو نسي الخ) حاصله أنه لو اقتدى اثنان معا بإمام قد صلى بعض صلاته فلما قاما إلى القضاء نسي أحدهما عدد ما سبق به فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح. شامي: ۱/۵۹۸، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام، ط: سعيد كراچي.

مسبوق نے امام کے پیچھے درود شریف اور دعا پڑھ لی

اگر مسبوق (جس کی کچھ رکعت رہ گئیں تھیں) نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ وغیرہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

نوٹ: اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسا کام کرلیا جس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو مقتدی پر سجدہ سہو کرنا واجب نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کرکے سجدہ سہو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

☆... جس آدمی کی کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں اس کو "مسبوق" کہتے ہیں،

اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ ایک سلام پھیر دیا، یاد آنے پر دوسرا سلام

حاله منفرد فيما يقضي إلا في أربع مسائل، أحدها انه لايجوز اقتداؤه ولا الاقتداء به فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدي قرأ أو لم يقرأ دون الامام كذا في البحر الرائق. ولو نسي احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضي ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور

وحقيقة المسبوق هو ... وله احكام كثيرة منها انه منفرد فيما يقضي الا في اربع مسائل احداها انه لا يجوز اقتداؤه ولا به ولا اقتداء به لانه بانى تحريمة فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ أو لم يقرأ دون الامام ... ولو نسي احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضى ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح. البحر الرائق: ۱/۳۷۷، ۳۷۸، كتاب الصلوة، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي. ج: ۱/۶۹۱، ط: رشيدية كوئته.

(۱) (ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا بسهوه) اصلا. الدر مع الرد: ۲/۸۲، (قوله لا بسهوه اصلا) قيل لافائدة لقوله اصلا. وليس بشيء، بل هو تاكيد لنفي الوجوب لان معناه لا قبل السلام لئلا يلزم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه، الخ شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

نہیں کیا، تو مسبوق اٹھ کر اپنی باقی ماندہ رکعات پوری کر سکتا ہے، اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی، اور سجدۂ سہو بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ ...اور اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ دونوں سلام پھیر دیئے اور سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ رخ بیٹھا رہا، یاد آیا تو فوراً کھڑے ہو کر نیت باندھے بغیر باقی ماندہ نماز پڑھ لے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

☆ ...اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اور اس کو یاد نہیں رہا، دوسروں کے بتلانے پر اور یاد دلانے پر فوراً کھڑا ہو گیا، اپنی یاد سے کام نہیں لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

ایسی صورت میں نماز صحیح ہونے کی صورت یہ ہے کہ بتلانے اور یاد دلانے پر اپنی یادداشت پر زور ڈال کر اپنی رائے کے مطابق اٹھ کر نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کر لے تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

(۱، ۲) [تنبیه] فإن سلم فإن كان عامدا فسدت وإلا لا، ولا سجود عليه إن سلم سهوا قبل الإمام أو معه وإن سلم بعده لزمه لكونه منفردا حينئذ، "بحر" وأراد بالمعية المقارنة وهو نادر الوقوع كما في شرح المنية وفيه: ولو سلم على ظن أن عليه أن يسلم فهو سلام عمد يمنع البناء. شامي: ۲/ ۸۲، ۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی۔

ولو سلم ساهيا إن بعد إمامه لزمه السهو وإلا لا، الدر المختار (قوله ولو سلم ساهيا) قيد به لأنه لو سلم مع الإمام على ظن أن عليه السلام معه فهو سلام عمد فتفسد كما في البحر عن الظهيرية (قوله لزمه السهو) لأنه منفرد في هذه الحالة (قوله وإلا لا) أي وإن سلم معه أو قبله لا يلزمه لأنه مقتد في هاتين الحالتين. الدر مع الشامي: ۱/ ۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی۔

(۳) حتى لو امتثل أمر غيره فقيل له تقدم فتقدم أو دخل فرجة الصف أحد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه قهستاني معزيا للزاهدي، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيه، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی

☆ ... مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اگر وہ مسبوق دوسرے کے بتلانے سے اور یاد دلانے سے کچھ دیر کے بعد اٹھا اور خود بھی اس کو یاد دلانے سے یاد آ گیا، اور اسی بناء پر وہ اٹھا تو باقی ماندہ نماز پڑھ کر آخر میں سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، اور ایسی حالت میں ایسا ہی کرنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص بتلادے اور یاد دلادے تو خود یاد کر کے اپنی یاد پر اس فعل کو کرے تاکہ نماز میں کچھ خلل نہ ہو۔(۱)

☆ ... اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی تو نماز فاسد ہو گئی اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆ ...... اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، البتہ عربی میں دعا مانگ لی، پھر یاد آنے پر کھڑا ہو کر باقی نماز پڑھ کر آخر میں سجدہ سہو کیا تو نماز ہو جائے گی۔

اور اگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دعا کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

☆ ...... اگر مسبوق نے غلطی سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، تو اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم ہے، اس لئے کہ اس نے امام کے سلام کے بعد خود انفرادی طور پر سلام پھیرا ہے، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا کیونکہ یہ مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی کی

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

(۲) (وان سلم متعمدا) مریدا (للقطع) لان مجرد نیۃ تغییر المشروع لا تبطلہ (ولا تضر مع سلام غیر مستحق وھو ذاکر فیسجد للسھو لبقاء حرمۃ الصلاۃ (ما لم یتحول عن القبلۃ او یتکلم) لابطالھما التحریمۃ. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۷۳، باب سجود السھو، ط: قدیمی کراچی. وانظر الی الحاشیۃ السابقۃ رقم ۱.

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔(۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا

''مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق نے قعدہ نہیں کیا

اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، اور دو رکعت نہیں ملیں پھر اس نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد باقی ماندہ دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ نہیں کیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

مستحب ترک ہو جائے

اگر نماز میں مستحبات میں سے کوئی مستحب ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ... فیما یقضیه ... ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهد، فمدرک رکعة من غیر فجر یاتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما (الدر المختار ۱/۵۹۶ ـ ۵۹۹) (قوله وتشهد بینهما) قال فی شرح المنیة ولو لم یقعد جاز استحسانا لا قیاسا ولم یلزمه سجود السهو لکون الرکعة اولی من وجه. (شامی ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتی بالرکوع او السجود او بهما مع الامام الخ، ط: سعید کراچی.

(قوله ولو لم یقعد جاز) المراد بالجواز الصحة بلا اثم نظرا لکون الرکعة ثانی صلاته من وجه لا صحة اصل الصلاة اذ هی قیاسا بعدها اذ التشهد واجب ولا الخلل بلا کراهة اصلا اذ هی متحققة ثم ظهر ان المراد انه ترک القعود بینهما اصلا لا التشهد فقط فالقیاس الفساد عندهما لانه هو القعود الاخیر. تقریرات الرافعی علی حاشیة ابن عابدین ۱/۷۷، ط: سعید.

بلکہ منع ہو جاتی ہے، البتہ جان بوجھ کر مستحبات کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

مستحب نمازیں

(۱) وتر کے بعد دو رکعت۔(۲)

---

(۱) (ولها آداب) تركه لا يوجب إساءة ولا عتابا كترك سنة الزوائد لكن فعله أفضل. (الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي) (قوله كترك سنة الزوائد) فيه أن السنن الغير المؤكدة. (شامي: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، حاشية الطحطاوي على مراقي، ص: ۲۷۷، فصل من آدابها، ط: قديمي كراچي) والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولا يسيء تاركه، قيل وهو دون سنن الزوائد ... ولذا جعلوا الأقسام أربعة وجعلوا المندوب والمستحب وهو ما ورد به دليل ندب يخصه كما في التحرير. (الدر مع الشامي: ۱/۱۰۳، أركان الوضوء أربعة، مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۶۵۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، ط: سعيد كراچي)

(۲) عن أبي أمامة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما إذا زلزلت الأرض وقل يا أيها الكافرون. (مسند إمام أحمد بن حنبل: ۵/۲۶۰، ط: المكتب الإسلامي)

عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بعد الوتر، زاد المصلي: وهو جالس. (سنن الدارقطني: ۲/۴۳، (۱۶۵۶)، كتاب الوتر، باب في الركعتين بعد الوتر، ط: دار الفكر بيروت، ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء)

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر قرأ فيهما وهو جالس فلما أراد أن يركع قام فركع.

أيضاً: عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين بعد الوتر، (الرحمن والواقعة). (شرح معاني الآثار: ۱/۲۴۳، رقم: ۱۹۶۳-۱۹۶۵، كتاب الصلاة، باب التطوع بعد الوتر، ط: قديمي كراچي)

عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن هذا السهر جهد وثقل، فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين، فإن قام من الليل وإلا كانتا له، ويقال: هذا السفر وأنا أقول: السهر. (سنن الدارمي: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة، باب في الركعتين بعد الوتر، رقم: ۱۶۰۲، ط: دار المحاسن القاهرة)

عن أم سلمة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين وهو جالس. (سنن ابن ماجه: ۱/۸۴، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالسا، ط: قديمي كراچي)

(۲) وضو کے بعد دو رکعت (۱) اگر مکروہ وقت نہیں (۳) سفر کے لئے نکلنے سے پہلے دو رکعت (۴) استخارہ کی دو رکعت نماز (۵) حاجت کی دو رکعت (۶) اوابین کی چھ رکعات (۷) صلوۃ التسبیح کی چار رکعات (۸) توبہ کی دو رکعت (۹) قتل سے پہلے دو رکعت۔ (۱۰) تحیۃ المسجد کی دو رکعت (۲)

مسجد بند کرنا

مسجد بند کرنا مکروہ ہے بلکہ مسجد کا دروازہ ۲۴ گھنٹے کھلا رہنا چاہئے، لیکن اگر ۲۴ گھنٹے دروازہ کھلا رہنے کی صورت میں مسجد کا سامان چوری ہوجانے کا اندیشہ ہے، تو نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات کے لئے دروازہ بند کرنا جائز ہوگا۔

اور ایسی حالت میں دروازہ بند کرنے کے لئے کمیٹی یا محلہ والوں کی رائے سے وقت مقرر کرنا مناسب ہوگا۔ (۳)

---

(۱) عن عقبة بن عامر (مرفوعا) ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة. مسلم: ۱/۱۲۲، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ط: قديمي كراچي، ابو داود: ۱/۲۳، باب ما يقول الرجل اذا توضأ، ط: مير محمد.

(۲) عن ابي قتادة السلمي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس. بخاري: ۱/۶۳، قبيل، باب الحدث في المسجد، ط: قديمي كراچي. مسلم: ۱/۲۴۸، باب استحباب الركعتين في المسجد، ط: قديمي كراچي.

(۳) (و) كما كره (غلق باب المسجد) الا لخوف على متاعه به يفتى (الدر المختار) (قوله الا لخوف على متاعه) هذا اولى من التقييد بزماننا لان المدار على خوف الضرر فان ثبت في زماننا في جميع الاوقات ثبت كذلك الا في اوقات الصلاة او لا فلا او في بعضها ففي بعضها كذا في الفتح وفي العناية. والتدبير في الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضي يكون متوليا. رد المحتار ۱/۶۵۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

كره غلق باب المسجد وقيل لا بأس بغلق المسجد في غير اوان الصلاة صيانة لمتاع المسجد هندية ۱/۱۰۹، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني (فصل) كره غلق باب المسجد

مسجد دور ہونے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا

☆ ...اگر مسجد ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہے تو جماعت ترک کرنا گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اگر پانی ایک میل دور ہو تو وضو کے لئے وہاں تک جانا ضروری نہیں، تیمم کرنا درست ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایک میل چلنے میں حرج ہے، اور حرج کی وجہ سے جماعت ساقط ہو جائے گی۔(۱)

☆ ......عام شہر اور قصبات میں عام طور پر محلہ کی جو مقدار ہوتی ہے، اگر مسجد اس مقدار سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو وہاں جماعت کے لئے جانا واجب نہیں، سواری ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔(۲)

ـ ط حقانیہ پشاور

(قوله وعلق باب المسجد) لأنه يشبه المنع من الصلاة قال تعالى ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه، والإغلاق يشبه المنع فيكره كذا في الهداية وقيل لا بأس به إذا خيف على متاع المسجد اه وهو أحسن من التقييد بزماننا كما في عبارة بعضهم فالمدار على خشية الضرر على المسجد فإن ثبت في زماننا في جميع الأوقات ثبت كذلك إلا في أوقات الصلاة [illegible] وفي القنية والتدبير في الغلق لأهل المحلة فإنهم إذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير أمر القاضي يكون متوليا. البحر الرائق ۲/۳۳ـ ۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. فصل لما فرغ من بيان الكراهة، ط: سعيد كراچي.

(۱) (إلا لحبس أو مطر) ثمرة ظاهر في الإثم بتركها مرة؛ على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج. الدر المختار (قوله من غير حرج) قيد لكونها سنة مؤكدة أو واجبة، فبالحرج يرتفع الإثم ويرخص في تركها ولكنه يفوته الأفضل الخ. شامي: ۱/۵۵۳، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي

(۲) (قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين أصحابنا، بل إن أتى مسجدا للجماعة آخر فحسن، وإن صلى في مسجد حيه منفردا فحسن، وذكر القدوري يجمع بأهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة، كذا في الفتح. واعترض الشرنبلالي بأن هذا ينافي وجوب الجماعة، وأجاب بأن الوجوب عند عدم الحرج وفي تتبعها في الأماكن القاصية حرج لا يخفى الخ. شامي: ۱/۵۵۵، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

مسجد دور ہے

اگر ایک میل کے اندر اندر مسجد ہے تو اس صورت میں مسجد جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، مگر جس کو کوئی عذر ہو جیسے کہ بیماری یا بارش یا سخت سردی ہے یا باہر دشمن کی طرف سے حملہ ہونے کا خطرہ ہے تو ان صورتوں میں جماعت ترک کرنا درست ہے۔(۱)

مسجد سے باہر جماعت میں شامل ہونا

مسجد وہ ہے جو وقف ہے، اور جو وقف نہیں وہ مسجد نہیں، مسجد سے باہر کے حصے میں جماعت کی نماز میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب تو ملے گا، مگر مسجد کا ثواب نہیں ملے گا، کسی جگہ پر باقاعدہ مسجد بنائے بغیر صرف نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے وہ جگہ مسجد نہیں ہوتی، اور مسجد سے باہر جماعت کرنے کی صورت میں ۲۷ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔(۲)

---

(۱) وفي التاتارخانية: تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج ... وتسقط الجماعة بالأعذار حتى لا تجب على المريض والمقعد والزمن ... والصحيح أنها تسقط بالمطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة ... أو كان إذا خرج يخاف أن يحبسه غريمه في الدين الخ. هندية: ۱/۸۲-۸۳، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الأول في الجماعة، ط: رشيدية كوئٹه، شامي ۱/۵۵۳، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ط: سعيد كراچي، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۴۰۸، الأعذار التي تسقط بها الجماعة، ط: دار إحياء التراث العربي، بيروت.

(۲) امداد الاحکام: ۱/۴۲۳، فصل في احكام المسجد وآدابه، مسجد میں نماز کی فضیلت دوسرا ثواب ہے جبکہ مسجد وقف ہو، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۔(۱)

مسجد کی اذان واقامت

گھر میں تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے محلہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے،(۲) تاہم مردوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے البتہ عورتوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) الأذكار للنووي، ص: ۴۸، باب ما يقوله عند دخول المسجد والخروج منه، رقم: ۱۰۹۵، ط. دار الملاح، دمشق

(۲) (وكره تركهما) معاً (لمسافر) ولو منفرداً (وكذا تركها) لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصلٍّ) ولو بجماعة (وفي بيته بمصر) أو قرية لها مسجد، فلا يكره تركهما إذ أذان الحي يكفيه. الدر مع الرد: ۱/۳۹۴، ۳۹۵، (قوله إذ أذان الحي يكفيه) لأن أذان المحلة وإقامتها كأذانه وإقامته لأن المؤذن نائب أهل المصر كلهم كما يشير إليه ابن مسعود حين صلى بعلقمة والأسود بغير أذان ولا إقامة حيث قال: أذان الحي يكفينا؛ وممن رواه سبط ابن الجوزي فتح، أي فيكون قد صلى بهما حكماً، الخ شامی: ۱/۳۹۵، باب الأذان، مطلب في المؤذن إذا كان غير محتسب في أذانه، ط. سعيد كراچی. و: ۱/۳۸۴، قوله للفرائض الخمس. ط. سعيد كراچی.

(۳) (وكرها) أي الأذان والإقامة (للنساء) لما روي عن ابن عمر من كراهتهما لهن. مراقي الفلاح، (قوله وكرها للنساء) أعلم أن الأذان والإقامة من سنن الجماعة المستحبة فلا يندبان لجماعة النساء والعبيد والعراة لأن جماعتهم غير مشروعة كما في البحر، وكذا جماعة المعذورين يوم الجمعة للظهر في المصر فإن أداءه بهم مكروه. كما في الحلبي. (قوله من كراهتهما لهن) لأن مبنى حالهن على الستر ورفع صوتهن حرام، والمطلوب من الإقامة تكون برفع صوت إلا أنه أقل من صوت الأذان. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۹۵، باب الأذان، ط. قديمي كراچی

ولا يسن ذلك فيما تصليه النساء أداء وقضاء ولو جماعة. الدر مع الرد: ۱/۳۹۴، (قوله ولا يسن ذلك) أي الأذان والإقامة والمراد الحصر على ما مثل المذكور، ح، وأراد بنفي السنة

مسجد کی بالائی منزل میں جماعت کرنا

بلا عذر مسجد کی نچلی منزل کو چھوڑ کر بالائی منزل میں جماعت کرنا مسجد کی اصلی وضع اور امت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے، اور نچلی منزل کا جماعت سے خالی رہنا مسجد کے احترام کے خلاف ہے، البتہ اگر عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور نچلی منزل میں جگہ ہوتے ہوئے اوپر کی منزل میں جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

مسجد کے بالائی حصے میں نماز پڑھنا

اگر مسجد میں جماعت کے دوران نیچے کی منزل بھر گئی ہے تو بالائی منزل میں صف بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

= الكراهة في الصور الثلاثة المذكورة كما يعلم من الامداد، (قوله ولو جماعة) اخذه من قوله الفتح، لان عائشة امتهن بغير اذان ولا اقامة حين كانت جماعتهن مشروعة. شامي: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان، مطلب في الاذان الجوق، ط. سعيد كراچي.

(۱) قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلاة في المسجد الذي يؤذن فيه. مشكوة، ص ۹۶، باب الجماعة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي

(۲) الصعود على سطح كل مسجد مكروه ولهذا اذا اشتد الحر يكره ان يصلوا بالجماعة فوقه الا اذا ضاق المسجد فحينئذ لا يكره الصعود على سطحه للضرورة كذا في الغرائب. هندية ۵/ ۳۲۲، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة الخ، ط: رشيدية كوئته.

(قوله لانه مسجد) علة لكراهة ما ذكر فوقه قال الزيلعي: ولهذا يصح اقتداء من على سطح المسجد بمن فيه اذا لم يتقدم على الامام ولا يبطل الاعتكاف بالصعود اليه، ولا يحل للجنب والحائض والنفساء الوقوف عليه ولو حلف لا يدخل هذه الدار فوقف على سطحها يحنث. شامي، ۱/ ۶۵۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

اور اگر نیچے کی منزل نہیں بھری ہے تو بالائی منزل میں صف بنانا مناسب نہیں۔
البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے کے لئے کوئی پابندی نہیں، انفرادی نماز کسی بھی منزل میں پڑھنا درست ہے۔(۱)

مسجد کے صحن میں جماعت کرنا

جہاں تک زمین مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے وقف کی گئی ہے وہ سب فضیلت میں برابر ہے، اگر صحن بھی مسجد ہے تو گرمیوں کے زمانہ میں صحن میں جماعت کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، کیونکہ مسجد کے اندرونی حصے اور مسجد کے صحن میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۲)

مسجد میں جگہ خاص کرنا

کسی بھی شخص کے لئے مسجد میں اپنے لئے بلا عذر کسی خاص جگہ کو مخصوص کر لینا کہ ہمیشہ اسی جگہ پر نماز پڑھے، یہ بھی مکروہ ہے، ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر ایسا کرے گا

---

(۱) وسطح المسجد له حكم المسجد فيصح كالمقتدي في جوف المسجد إذا كان لا يشتبه عليه حال الإمام، رد المحتار: ١/٥٨٧، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.
ولو قام على سطح المسجد واقتدى بإمام في المسجد إن كان للسطح باب في المسجد ولا يشتبه عليه حال الإمام يصح الاقتداء وإن لم يكن له باب في المسجد لكن لا يشتبه عليه حال الإمام صح الاقتداء أيضاً، هندية: ١/٨٨، الباب الخامس، الفصل الرابع، ط: حقانية پشاور.
وانظر إلى الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.
(۲) وفناء المسجد له حكم المسجد حتى لو قام في فناء المسجد واقتدى بالإمام صح اقتداؤه، هندية: ٥/٣٢١، الباب السابع: الفصل كره غلق باب المسجد، ط: حقانية پشاور، حلبي كبير ص: ٦١٢، الفصل في أحكام المسجد، الثالث في مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، هندية: ١/١٠٩، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ.
شرح الحموي على الأشباه والنظائر: ٤/٢٣٣، باب فناء المسجد له حكم المسجد، ط: ادارة القرآن كراچي.

تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا

مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ہونے کے بعد منفرد کے لئے تنہا نماز پڑھتے ہوئے اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۲)

مسجد میں جماعت نہ ملی

اگر ایک مسجد میں جماعت ہو چکی ہے اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید ہے تو دوسری مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے، سابقہ زمانے میں امت کے بڑے بڑے لوگ یہی کیا کرتے تھے یعنی اگر ایک مسجد میں جماعت ہو چکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔(۳)

---

(۱) (ويحرم فيه السؤال، ويكره الإعطاء مطلقاً ... وتخصيص مكان لنفسه) وليس له إزعاج غيره منه. الدر مع الرد: ۱/۶۵۹-۶۶۲، (قوله وتخصيص مكان لنفسه) لأنه يخل بالخشوع. كذا في القنية: أي لأنه إذا اعتاده ثم صلى في غيره يبقى باله مشغولاً بالأول، بخلاف ما إذا لم يألف مكاناً معيناً (قوله وليس له إلخ) قال في القنية: له في المسجد موضع معين يواظب عليه وقد شغله غيره، قال الأوزاعي: له أن يزعجه، وليس له ذلك عندنا. اهـ أي لأن المسجد ليس ملكاً لأحد. بحر عن النهاية. قلت: وينبغي تقييده بما إذا لم يقم عنه على نية العود بلا مهلة، كما لو قام للوضوء مثلاً ولا سيما إذا وضع فيه ثوبه لتحقق سبق يده. تأمل. شامي: ۱/۶۶۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أفضل المساجد، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ويكره تركهما) معاً (لمسافر) ولو منفرداً (وكذا تركها) لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة (في بيته بمصر) أو قرية لها مسجد، فلا يكره تركهما إذ أذان الحي يكفيه (أو) مصل (في مسجد بعد صلاة جماعة فيه) بل يكره فعلهما. الدر المختار، شامي: ۱/۳۹۴-۳۹۵، باب الأذان، مطلب في المؤذن إذا كان غير محتسب في أذانه، ط: سعيد كراچی.

(۳) (وإذا فاتته الجماعة) لا يجب عليه الطلب في مسجد آخر بلا خلاف بين أصحابنا، لكن إن أتى مسجداً آخر ليصلي بهم مع الجماعة فحسن. هندية: ۱/۸۲، الباب الخامس، الفصل الأول في

مسجد میں جماعت ہو گئی

اگر مسجد میں جماعت کی نماز ہو گئی، یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے مسجد میں جا نہ سکے تو گھر میں بیوی، والدہ، بہن وغیرہ کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اگر ایک عورت ہے تو بھی امام کے پیچھے کھڑی ہو گی، اگر امام کے برابر میں کھڑی ہو گی تو امام کی نماز نہیں ہو گی، جب امام کی نماز نہیں ہو گی تو مقتدی کی بھی نماز نہیں ہو گی۔(۱)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ

۔ الجماعة، ط: حقانية پشاور، وشامي: ١/٥٥٥، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، ولأنه لا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين أصحابنا بل إن أتى مسجداً للجماعة آخر فحسن، البحر الرائق: ١/٣٤٣، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

عن عبد الله بن مسعود قال لقد رأيتنا وما يتخلف عن الصلاة إلا منافق قد علم نفاقه أو مريض، إن كان المريض ليمشي بين رجلين حتى يأتي الصلاة ... ولو أنكم صليتم في بيوتكم كما يصلي هذا المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم الخ، مشكوة، ص: ٩٦، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

وفي ... فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين أصحابنا. وذكر ... فيجمع بأهله ويصلي بهم ... الجماعة كذا في الفتح، شامي: ١/٥٥٥، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

امرأة ... (محاذيا) أي مساويا ... على المذهب، الدر المختار (قوله إلا الواحد فتأخر) فلو كان معه رجل أقامه عن يمينه والمرأة خلفهما، ولو رجلان أقامهما خلفه والمرأة خلفهما، وأخر الواحدة ... إذا اقتدت برجل لا بامرأة مثلها، شامي: ١/٥٦٦، باب الامامة، مطلب الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره أم لا، ط: سعيد كراچي.

رحمتک، نویت سنة الاعتکاف ما دمت فی هذا المسجد (۱)

مسجدوں کو آباد کریں

اگر کسی شہر یا علاقے میں ایک سے زائد مساجد ہیں تو تمام مساجد کو آباد کرنے کی کوشش کریں، اور تھوڑے تھوڑے نمازی سب مسجدوں میں نماز پڑھیں۔ اگر کسی وجہ سے

(۱) رواہ مسلم عن ابی حمید او ابی اسید رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک الحدیث رقم ۱۱۶۵، وروینا فی "کتاب ابن السنی" عن انس رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد قال: بسم اللہ اللّٰھم صل علی محمد الخ، رقم: ۸۳، الاذکار للنووی، ص: ۳۸، باب ما یقوله عند دخول المسجد والخروج منه، ط: دار الملاح دمشق۔

وینبغی للجالس فی المسجد ان ینوی الاعتکاف، فانه یصح اعتکافه عندنا ولو لم یمکث الا لحظة بل قال بعض اصحابنا: یصح اعتکاف من دخل المسجد مارا ولم یمکث فینبغی للمار ایضا ان ینوی الاعتکاف لتحصیل فضیلته عند هذا القائل، والافضل ان یقف لحظة ثم یمر. الاذکار للنووی، ص: ۴۰، فصل الاعتکاف وتحیة المسجد، ط: دار البشائر دمشق

عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یقول: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللّٰھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک، واذا خرج قال: بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ، اللّٰھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک. سنن ابن ماجه، ص: ۵۶، باب الدعاء عند دخول المسجد، ط: قدیمی کراچی

تمام مساجد میں نماز پڑھنا مشکل ہے تو جیسا موقع ہو ویسا ہی کریں۔(۱)

مسجدیں دو ہیں

اگر قریب قریب دو مسجدیں ہیں اور دونوں اہل حق کی ہیں تو اس صورت میں جو زیادہ قریب ہے اس میں نماز پڑھنی چاہئے کیونکہ اس کا حق زیادہ ہے۔

اور اگر قریب والی مسجد اہل حق کی نہیں اور بعید والی اہل حق کی ہے تو اس صورت میں بعید والی مسجد میں جائے تا کہ نماز بلا کراہت درست ہو۔(۲)

مسح کرنے والا امام

☆ ...موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے عام مقتدیوں کی اقتداء درست ہے کیونکہ موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے اور دھونے والے کی طہارت اور پاکی کا درجہ ایک ہے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں۔(۳)

---

(۱) (قوله ومسجد حيه افضل من الجامع) اى الذى جماعته اكثر من مسجد الحى وهذا احد قولين حكاهما فى القنية والثانى العكس ورجحنا جزم به فى شرح المنية كما مر، وكذا فى المصفى والمحيط بل فى الخانية: لو لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلى ولو كان وحده لان له حق عليه فيؤديه شامى: ۱/ ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى افضل المساجد، ط: سعيد كراچى.

(۲) (فروع) افضل المساجد مكة، ثم المدينة، ثم القدس ثم قباء ثم الاقدم ثم الاعظم ثم الاقرب. الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ - ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى افضل المساجد، ط: قديمى كراچى.

(۳) (وصح اقتداء ... وغاسل بماسح) ولو على جبيرة (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۸۸، باب الامامة ط: سعيد كراچى. ويجوز اقتداء الغاسل بماسح الخف وبالماسح على الجبيرة، هندية: ۱/ ۸۴، الباب الخامس، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: حقانيه پشاور. (قوله وغاسل بماسح) لاستواء حالهما لان الخف مانع سراية الحدث الى القدم وما حل بالخف يزيله المسح ... اطلق الماسح فشمل ماسح الخف وماسح الجبيرة وهو اولى بالجواز لانه كالغسل لما تحته، البحر الرائق ۱/ ۶۳ - ۶۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

☆ مقیم آدمی کے لئے وضو کر کے موزے پہننے کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے اس وقت سے ایک دن ایک رات موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، اس کے بعد موزہ اتار کر دوبارہ وضو کر کے موزے پہننا ضروری ہوگا اگر اس کے بعد موزے پر مسح کرنا ہو۔

اور مسافر کے لئے تین دن تین رات تک موزے پر مسح کرنا جائز ہے، اس کے بعد اتار کر وضو کرنا ضروری ہے، اس کے بعد پھر موزہ پہن کر تین دن تین رات مسح کرنا جائز ہوگا اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا جب تک وہ مسافر رہے گا۔(۱)

مسح کرنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے کسی عضو پر مسح کرنے والے کے پیچھے اعضاء دھونے والا اقتداء کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) (ومنها) أن يكون الحدث بعد اللبس طارئا على طهارة كاملة ... (ومنها) أن يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة أيام ولياليها هكذا في المحيط ... وابتداء المدة يعتبر من وقت الحدث بعد اللبس. (هندية: ۱/۳۳، الباب الخامس في المسح على الخفين، ط: حقانيه پشاور)

(وهو جائز ...) (بحدث) ... عند الحدث يوما وليلة لمقيم وثلاثة أيام ولياليها لمسافر (وابتداء المدة) من وقت الحدث. (الدر المختار مع الرد: ۱/۲۶۳ ـ ۲۷۴، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچی) (قوله ان لبسهما على وضوء تام وقت الحدث) يعني المسح جائز بشرط أن يكون اللبس على طهارة كاملة وقت الحدث ...... وقوله يوما وليلة للمقيم وللمسافر ثلاثة بيان لمدة المسح أي صح المسح يوما وليلة الخ، قوله من وقت الحدث بيان لأول وقتها. (البحر الرائق: ۱/۲۹۱، ۲۷۰، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچی)

(۲) (وصح اقتداء متوضئ) لا ماء معه (بمتيمم) ولو مع متوضئ بسؤر حمار (وغاسل بماسح) ولو على جبيرة. (الدر مع الرد: ۱/۵۸۸، باب الإمامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچی)

مسح کی مدت گذر گئی

اگر کوئی شخص موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور قعدۂ اخیرہ میں مدت گذر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور وضو دوبارہ کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہوگا: یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اور اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

مسح کی میعاد ختم ہو گئی

اگر نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے مسح کی میعاد ختم ہو گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

مسکرانا

نماز میں مسکرانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا، نماز درست باقی رہتی ہے، لیکن نماز میں مسکرانا مناسب نہیں: اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (۳)

---

(۱) (واعلم أنه) إن لم يقعد يبطلها بعد جلوسه قدر التشهد) ..... (ولو وجد المصلي) بلا صح) قبل التفصيل (وبطلت اتفاقاً) ولو (بعد خلفه) في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا: صحت ..... (أو مضى مدة مسحه إن وجد ماء ولو لم يخف تلف رجله من برد وإلا فيمضي (على الأصح) كما مر في بابه، الدر المختار (قوله كما مر في بابه) ومر أيضاً أنه إذا لم يجد ماء يغسل الرجلين بعد تمام مدة المسح وهو في الصلاة فالأشبه الفساد لسراية الحدث إلى الرجل لأن عدم الماء لا يمنع السراية ثم يتيمم له ويصلي قاله الزيلعي وتبعه في فتح القدير وشرح المنية وقدمنا أيضاً هناك أنه إذا خاف تلف رجله من البرد بطلان المسح لا يبق ولزوم استيناف مسح آخر يعم الخف كالجبيرة فالمناسب عدم الفساد بشيء من القدمين، شامي: ۱/۶۰۶-۶۰۷، باب الإمامة، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچی۔

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة۔

(۳) (و) عن (التبسم) وهو ما لا صوت فيه أصلاً بل تبدو أسنانه فقط فلا يبطلهما (أي الصلاة والوضوء)، شامي: ۱/۱۴۵، كتاب الطهارة، التبسم لا يبطل الصلاة ولا الطهارة، هندية: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: حقانیہ پشاور

مسلک الگ ہے

اگر امام اور مقتدی کا مسلک الگ الگ ہے، مثلاً امام شافعی یا مالکی مسلک کا ہے اور مقتدی حنفی مسلک کا، تو اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست ہو۔

اور اگر امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست نہ ہو تو مقتدی کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔(۱)

اور اگر شافعی یا مالکی مسلک کے امام نے اپنے مسلک کے خلاف حنفی مسلک کے مطابق نماز پڑھائی اور وہ نماز شافعی اور مالکی مسلک کے مطابق درست نہیں تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) من شروط الامامة ان تكون صلاة الامام صحيحة في مذهب المأموم، فلو صلى حنفي خلف شافعي سال منه دم ولم يتوضأ بعده او صلى شافعي خلف حنفي لمس امرأة مثلا، فصلاة المأموم باطلة، لانه يرى بطلان صلاة امامه باتفاق الحنفية والشافعية، وخالف المالكية والحنابلة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۱۳ مباحث الامام في الصلاة، الصلاة وراء المخالف في المذهب، ط: دار احياء التراث العربي بيروت،،

اما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى، عليه الاجماع، الخ، شامی: ۱/۵۶۳، باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأي مقتد بطلت فيلزم اعادتها (لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا، الدر المختار (قوله وكذا كل مفسد في رأي مقتد) اشار الى ان الحدث ليس بقيد، فلو قال المصنف كما في النهر: ولو ظهر ان بامامه ما يمنع صحة الصلاة لكان اولى ليشمل ما لو اخل بشرط او ركن والى ان العبرة برأي المقتدى حتى لو علم من امامه ما يعتقد انه مانع والامام خلافه اعاد، الخ، (قوله لتضمنها) اى تضمن صلاة الامام، والاولى التصريح به واشار به الى حديث الامام ضامن اذ ليس المراد به الكفالة، بل التضمن بمعنى ان صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدى، ولذا اشترط عدم مغايرتهما، فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئ فسد ما في ضمنه شامی: ۱/۵۹۱، باب الامامة، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، (قبله وبعده) ط: سعيد كراچی.

مصلیٰ

☆... مصلیٰ (جائے نماز) پر کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کا جو نقشہ ہوتا ہے، چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے، اس لئے اس کا احترام کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کے مانند ضروری نہیں ہے، اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے، اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا، اس لئے اگر بلا ارادہ اتفاقاً اس پر پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، اور بہتر یہ ہے کہ ایسی جائے نماز پر نماز نہ پڑھی جائے تاکہ خشوع و خضوع میں خلل نہ ہو، نمازی کے سامنے نقش و نگار ہونے کی صورت میں نمازی کی توجہ اور خیال کو اپنی طرف متوجہ کرے گا۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر خوبصورت پردہ دیکھ کر فرمایا اس کو ہٹا دو، اس کے نقش ہوتے میری نماز میں عارض ہوکر خلل انداز ہوتے ہیں۔(۲)

---

(۱) وكذا كل ما يشغل باله عن افعالها ويخل بخشوعها ... ومحل الخشوع القلب وهو فرض عند بعض المشايخ. شامي ۱/ ، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ينبغي للمصلي ان يخشع في صلاته لان الله تعالى مدح الخاشعين في الصلاة ... وروي ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يعبث بلحيته في الصلاة فقال اما هذا لو خشع قلبه لخشعت جوارحه. بدائع الصنائع ۱/ ، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچي.

... ومحل الاختلاف في غير نقش المحراب اما نقشه فهو مكروه لانه يلهي المصلي. البحر الرائق ۲/ ، فصل قبيل باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن انس قال كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها، فقال النبي صلى الله عليه وسلم اميطي عنا قرامك هذا فانه لا تزال تصاويره تعرض في صلاتي. بخاري ۱/ ، كتاب الصلاة، باب ان صلى في ثوب مصلب او تصاوير، ط: قديمي كراچي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھول دار چادر بھی اپنے لئے پسند نہیں فرمائی اور فرمایا کہ یہ چادر مجھے نماز میں غافل کرتی ہے۔(۱)

☆... جس جائے نماز پر جاندار کی تصویر ہو، اس پر دوسرا کپڑا ڈال کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

مصلے کا کونا ناپاک ہے

اگر مصلے کا ایک کونہ ناپاک ہے تو اس ناپاک جگہ کو چھوڑ کر یا دوسرے کونے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، صرف دونوں پاؤں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدہ کی جگہ پاک ہونا شرط ہے۔(۳)

---

(۱) عن عائشة أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی خمیصة لہا أعلام فنظر إلی أعلامہا فلما سلم قال: اذہبوا بخمیصتی ہذہ إلی أبی جہم فإنہا ألہتنی فی صلاتی وأتونی بأنبجانیہ. أبو داود: ۲/۲۰۳، باب من کرہہ، کتاب اللباس، ط: رحمانیہ. و۲/۲۰۵، ط: سعید کراچی
عن عائشة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ خمیصة لہا علم فکان یتشاغل بہا فی الصلاة فأعطاہا أبا جہم وأخذ کساء لہ أنبجانیا. مسلم: ۱/۲۰۹، باب کراہیة الصلاة فی ثوب لہ أعلام، ط: قدیمی کراچی. وکراہیة تزویق محراب المسجد وحائطہ ونقشہ وغیر ذلک من الشاغلات لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل العلة فی إزالة الخمیصة ہذا المعنی. نووی شرح مسلم: ۱/۲۰۸، ط: قدیمی کراچی.

(۲) وبأن کان فوق الثوب الذی فیہ صورة ثوب ساتر لہ فلا تکرہ الصلاة فیہ لاستتارہا بالثوب. شامی: ۱/۶۴۸، مطلب مکروہات الصلاة، ط: سعید کراچی. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۴۹۳، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی أن یفعل فی صلاتہ وما لا یکرہ، ط: إدارة القرآن کراچی. ہندیة: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ، ط: ماجدیة کوئٹہ.

(۳) المراد بالمکان موضع القدم والسجود فقط... ولو صلی علی بساط وعلی طرف منہ نجاسة فالأصح أنہ یجوز کبیرا کان أو صغیرا. البحر الرائق: ۱/۲۶۸-۲۶۹، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. ہندیة: ۱/۶۲، الباب الثالث فی شروط الصلاة الفصل الثانی، ط: ماجدیة کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/۱۹۸-۱۹۹، باب الأنجاس وتطہیرہا، کتاب الطہارة، ط: رشیدیة کوئٹہ.

مصلے کو لپیٹنا

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا ایک کونہ لپیٹ نہیں لیا جاتا ہے تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے، یہ عقیدہ بالکل غلط ہے، اس قسم کے اعتقاد کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں ہے۔ (۱)

مصنوعی قبر

مصنوعی قبر کا کوئی اعتبار نہیں، جیسا کہ جموں کشمیر سری نگر کے لوگ مسجد میں حضرت عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی مصنوعی قبر بناتے ہیں، اور اس کے ساتھ اصل قبر والا معاملہ کرتے ہیں، شرعاً یہ درست نہیں، البتہ ایسی قبر کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (۲)

مصیبت

جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے، مثلاً سخت آندھی چلے، یا زلزلہ آئے، یا بجلی گرے، یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف گرے، یا پانی بہت برسے

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۵/۲۵، باب صفة الصلاة، بعد نماز کو مصلی کو لپیٹنا چہ حکم دارد، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) وکذا تکره الصلاة فی المقابر علی تفصیل فی المذاهب وفی الحاشیة: الحنفیة قالوا: تکره الصلاة فی المقبرة اذا کان القبر بین یدی المصلی، بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه، اما اذا کان خلفه او فوقه او تحت ما هو واقف علیه فلا کراهة علی التحقیق، وقد قیدت الکراهة بان لا یکون فی المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فیه ولا قذر، والا فلا کراهة، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۹-۲۸۰، کتاب الصلاة، الصلاة فی المقبرة، مکروهات الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، شامی: ۱/۲۵۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی۔

یا کوئی وبائی مرض مثلاً طاعون، ہیضہ وغیرہ پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو نماز پڑھنا مسنون ہے، البتہ ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں گی وہ انفرادی طور پر ادا کی جائیں گی، جماعت کے ساتھ نہیں۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مصیبت یا پریشانی ہوتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (۲)

معانقہ

پنج وقتہ نمازوں کے بعد لازمی طور پر معانقہ کرنا بعض کے ہاں سنت اور واجب سمجھا جاتا ہے، حالانکہ یہ بدعت ہے، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص دور سے

(۱) صلی الناس فرادی فی منازلهم تحرزا عن الفتنة كالخسوف للقمر والريح الشديدة والظلمة القوية نهارا والضوء القوى ليلا والفزع الغالب ونحو ذلك من الآيات المخوفة كالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمين وعموم الأمراض ومنه: الدعاء برفع الطاعون لأنه من عموم الأمراض. الدعاء للصلاة لأجل الدعاء، شامي: ٢/ ١٨٣، باب الكسوف. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ٢/ ١٨٣، باب صلاة الكسوف. ط: سعيد كراچي. والفتاوى الهندية: ١/ ١٥٣، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف. ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ١/ ٢٨٢، باب صلاة الكسوف والخسوف. ط: سعيد كراچي.

عن عبيد الله بن النضر حدثني ابي قال: كانت ظلمة على عهد انس بن مالك قال: فأتيت انسا فقلت: يا ابا حمزة هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة. ابو داود: ١/ ١٧٤، باب الصلاة عند الظلمة ونحوها. ط: رحمانيه.

(۲) كان صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر بادر الى الصلاة. تفسير الجلالين، ص: ٩، سورة البقرة. ط: قديمى كراچي.

لقوله عليه الصلاة والسلام: اذا رأيتم من هذه الأفزاع شيئا فافزعوا الى الصلاة. شامي: ٢/ ١٨٣، باب الكسوف. ط: سعيد كراچي.

آیا ہے اور نماز کے بعد ملے تو اس سے معانقہ کرنا جائز ہے۔(۱)

معذور

☆ ..... اگر کسی آدمی کو وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً قطرہ، ریح، خون وغیرہ مسلسل آتا رہتا ہے، اور پورے وقت اتنا بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو اور پاکی کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے(۲)، ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کرکے پاک کپڑا پہن کر یا جس جگہ پر نجاست لگی ہے اس کو دھو کر فرض، واجب، سنت، نفل جو چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا تو اس وضو توڑنے والی چیز کے جاری رہنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اس وضو توڑنے والی چیز کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیز پائی جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا۔(۳)

---

(۱) ونقل في تبيين المحارم عن الملتقط أنه تكره المصافحة بعد أداء الصلاة بكل حال، لأن الصحابة رضي الله تعالى عنهم ما صافحوا بعد أداء الصلاة، ولأنها من سنن الروافض ..... أنها بدعة مكروهة لا أصل لها في الشرع. شامي: ۶/ ۳۸۱، باب الاستبراء وغيره، و: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز، ط: سعيد كراچی.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لا يمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة أو بعينه رمد أو عمش أو غرب، وكذا كل ما يخرج بوجع ولو من أذن وثدي وسرة إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم. شامي: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۱۵، باب الحيض، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۴۰، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه (لكل فرض) اللام للوقت كما في لدلوك الشمس (ثم يصلي) به (فيه فرضا ونفلا) فدخل الواجب بالأولى (فإذا خرج الوقت بطل) أي ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام إلى خروجه لم يبطل بالخروج ما لم يطرأ حدث آخر أو يسيل كمسألة مسح خفه. الدر المختار: ۱/ ۳۰۵-۳۰۶، (قوله لا غسل ثوبه) أي إن لم يفد كما يأتي متنا. شامي: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد كراچی.

☆... اگر ایک پورا وقت ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو اور پاکی کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ معذور ہے، اس کے بعد دوسری نماز کے اوقات میں پورا وقت وہ عذر جاری رہنا شرط نہیں ہے، بلکہ وہ عذر پایا جانا معذور بنے رہنے کے لئے کافی ہے۔ (۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں وہ عذر ایک دفعہ بھی نہیں پایا گیا تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔ (۲)

☆... اگر کوئی شخص کسی مرض کی وجہ سے نماز کے ارکان ادا کرنے پر پورے طور پر قادر نہیں، تو اس کو چاہئے کہ اپنی طاقت اور قدرت کے موافق نماز کے ارکان کو ادا کرے۔ (۳)

-(قوله وإن سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها أي الصلاة) وإلا (يتنجس قبل فراغه فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوى، الدر مع الرد: ۱/۳۰۶، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۴۱، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك أحكام المعذور، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/۲۲۷، باب الحيض، ط: سعيد كراتشي.

(۱) وهذا شرط العذر في حق الابتداء، وفي حق البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت ولو مرة، وفي حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لأنه الانقطاع الكامل، شامي: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك أحكام المعذور، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۱/۲۱۷، باب الحيض، ط: سعيد كراتشي.

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۳) ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بأن يقوم قدر ما يقدر حتى إذا كان قادرا على أن يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة أو كان قادرا على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بأن يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد إذا عجز. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته. كذا في الشامي ونصه: لأن البعض معتبر بالكل. شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراتشي. لأن الطاعة بحسب الطاقة. البحر الرائق: ۲/۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراتشي.

☆......اگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو یعنی اگر کھڑا ہو تو گر پڑتا ہے یا بیمار ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے یا کھڑے ہونے سے بدن میں کہیں سخت درد ہونا شروع ہو جاتا ہے، یا گھٹنے کا جوڑ کام نہیں کرتا ہے مثلاً کھڑا ہو گیا تو بیٹھ نہیں سکتا اور اگر بیٹھ گیا تو کھڑا نہیں ہوسکتا ہے تو اس پر قیام فرض نہیں ہوگا۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر زمین پر سجدہ کرنا مشکل ہو تو رکوع اور سجدے سر کے اشارے سے کرے، سجدہ کے لئے رکوع سے نسبتاً زیادہ جھکے۔(۱)

☆......اگر ایسا آدمی مسنون طریقے سے بیٹھ سکتا ہے یعنی جس طرح تندرست آدمی تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھ سکتا ہے تو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے، اگر اس طرح بیٹھنے پر قادر نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہوسکتا ہے، اور رکوع سجدے بھی صحیح معنی میں کرسکتا ہے تو اس صورت میں کھڑے ہوکر نماز شروع کرنا لازم ہوگا اور جتنی دیر تک کھڑا

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ رقم ۱، ۲ فی الصفحۃ الاٰتیۃ.

(۲) ثم اذا صلی المریض قاعداً برکوع وسجود او بایماء کیف یقعد، اما فی حالۃ التشهد فانه یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع واما فی حالۃ القراءۃ، وحال الرکوع روی عن ابی حنیفۃ انه یجلس کیف شاء من غیر کراهۃ ان شاء محتبیا وان شاء متربعا وان شاء علی رکبتیه کما فی التشهد وقال زفر: یفترش رجله الیسریٰ فی جمیع صلاته، والصحیح ما روی عن ابی حنیفۃ، لان عذر المرض اسقط عنه الارکان فلان یسقط عنه الهیئات اولیٰ کذا فی البدائع: البحر الرائق: ۱۱۳/۲، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی. هندیۃ: ۱۳۶/۱ الباب الرابع عشر فی صلاۃ المریض، ط: رشیدیۃ کوئٹه. شامی: ۹۷/۲، باب صلاۃ المریض، ط: سعید کراچی.

ہو سکتا ہے کھڑا رہے، پس کے بعد بیٹھ جائے۔(١)

یہاں تک کہ اگر صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار کھڑے ہونے کی قوت ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا لازم ہوگا، پھر اس کے بعد جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں ہوگی تو بیٹھ کر نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(٢)

اسی طرح اگر کسی چیز کے سہارے سے خواہ لکڑی یا تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(٣)

معذور امام

☆ معذور امام کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء درست نہیں، مثلاً جس کو پیشاب کے قطرے گرنے کی شکایت ہے اور وہ اس وجہ سے معذور ہے تو وہ غیر معذور لوگوں کی امامت نہیں کر سکتا۔(٤)

(١-٢) (من تعذر عليه القيام) أي كله (لمرض) حقيقي وحده أن يلحقه بالقيام ضرر (قبلها أو فيها) أي الفريضة (أو) حكمي بأن (خاف زيادته أو بطء برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألما شديدا) أو كان لو صلى قائما سلس بوله أو تعذر عليه الصوم كما مر (صلى قاعدا) ولو مستندا إلى وسادة أو إنسان فإنه يلزمه ذلك على المختار (كيف شاء) على المعتمد لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى وقال زفر: كالمتشهد قيل وبه يفتى (بركوع وسجود وإن قدر على بعض القيام) ولو متكئا على عصا أو حائط (قام) لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب، لأن البعض معتبر بالكل (وإن تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام أومأ) بالهمز (قاعدا) وهو أفضل من الإيماء قائما لقربه من الأرض (ويجعل سجوده أخفض من ركوعه لزوما) الخ. شامي: ٢/٩٥-٩٨، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي

(٣) انظر الحاشية السابقة.

(٤) لا يصح الاقتداء بمعذور مطلق ..... ولا طاهر بمعذور، شامي: ١/٥٧٨، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ١/٣٦٠، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/٨٣، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه

☆ ... ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔ (۱)

معذور صف میں کہاں کھڑا ہو؟

اگر معذور آدمی کے بیچ صف میں نماز ادا کرنے کی صورت میں کافی جگہ روک لیتا ہے یا صف کے درمیان کافی جگہ خالی رہتی ہے، یا دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسے معذور لوگوں کے لئے بہتر ہے کہ آخری صف میں جہاں کنارے پر جگہ ہو وہاں نماز ادا کریں، ان شاء اللہ ان کو جماعت اور پہلی صف میں شامل ہوکر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے پہلی صف چھوڑ دے تو اس کو پہلی صف کا دوگنا اجر دیا جائے گا۔ (۲)

☆ اکثر عوام کا معمول ہے کہ جب مریض جماعت میں شریک ہوتا ہے تو صف کے کنارے پر کرسی کی طرف بیٹھتا ہے گویا درمیان میں بیٹھنے کو برا سمجھتے ہیں، یہ غلط

---

(۱) ويصلي من به سلس البول خلف مثله، وأما إذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز، لأن الإمام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد. شامي: ۱/۵۷۸، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۸۴، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً لغيره، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۶۰، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولينه أيضاً في السراج: الأفضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد، قال عليه الصلاة والسلام من ترك الصف الأول مخافة أن يؤذي مسلماً أضعف له أجر الصف الأول، وبه أخذ أبو حنيفة ومحمد، وفي كراهة ترك الصف الأول مع إمكانه خلاف، أي لو تركه مع عدم خوف الإيذاء، وهذا أيضاً في الشروع فلو شرعوا وفي الصف الأول فرجة له خرق الصفوف. شامي: ۱/۵۶۸، باب الإمامة، قبيل مطلب في جواز الإيثار بالقرب، ط: سعيد كراچی.

ہونے قطرہ آنے کا شبہ ہو جائے تو نماز توڑ کر وہ جگہ دیکھ لے، اگر واقعی قطرہ آیا ہے تو شرمگاہ پانی سے دھولے اور وضو کر کے کپڑا بدل کر یا جس جگہ پر قطرہ گرا ہے صرف اسی جگہ کو دھو کر نماز پڑھے، اگر قطرہ نہیں آیا ویسے ہی شبہ ہوا تو آئندہ اس قسم کے شبہ کی پروا نہ کرے، بلکہ وضو کرنے کے بعد "رومالی" پر کچھ پانی چھڑک دے (شبہات سے بچنے کی یہ بھی ایک تدبیر اور علاج ہے) اور دل میں یہ خیال کرے کہ قطرہ نہیں آیا بلکہ یہ وہ پانی ہے جو اس نے چھڑکا ہے۔

اور اگر قطرہ آتا رہتا ہے اور اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وضو کرنے کے بعد پاکی کی حالت میں اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے، ایسا معذور نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر فرض، واجب، سنت، نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، اور قرآن مجید کو ہاتھ سے پکڑ کر بھی پڑھ سکتا ہے، بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا قطرہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں قطرہ کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا، مثلاً اس دوران خون نکل آئے یا پاخانہ کی حاجت ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔(۱)

پھر جب دوسرا وقت داخل ہوگا تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا، مثلاً ظہر کا وقت داخل

---

(۱) والصحيح انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدث (تمت) لتمام فرائضها، مع تعمد لترك واجب السلام (ولو) وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثنى عشرية عنده وقالا صحت　كما تبطل　بقدرة المتيمم على الماء . . . . (وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني، وكذا خروج وقته، شامي: ۱/۶۰۲ـ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي

ہونے کے بعد معذور نے وضو کیا تھا تو وہ ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا پھر جب ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت داخل ہوگا تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا۔

☆......اگر ایک وقت پورا ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا، اور وہ معذور کے حکم میں آ گیا، تو اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت قطرہ جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی کبھی قطرہ آ جانا معذور کے حکم میں رہنے کے لئے کافی ہے۔

ہاں اگر اس کے بعد نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں ایک دفعہ بھی قطرہ نہ آئے تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۱)

☆......ریح، خون وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

معذور کو خلیفہ بنانا

اگر امام نے وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کسی معذور کو خلیفہ بنا دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

معذور کی اقتداء

معذور کی اقتداء معذور امام کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں۔

---

(۱) "معذور" عنوان کے تحت تخریج کر دیکھیں۔

(۲) ولم يستخلف الامام غير صالح لها، الدر المختار (قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي-فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته وصلاة القوم الخ، شامي: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط. سعيد كراچي.

ولا صحيح اقتداء رجل بامرأة ... ولا طاهر بمعذور، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

اور اگر دونوں کے عذر الگ الگ ہیں پھر اس صورت میں اقتداء درست نہیں ہوئی۔(۱)

معذور کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء

معذور امام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۲)

معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے

☆ ... اگر کوئی معذور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر یا اشارے سے یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا نماز کی حالت میں عذر دور ہو گیا اور وہ قادر ہو گیا تو اگر صرف قیام سے معذور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اب نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو گئی تو بقیہ نماز کھڑے ہو کر تمام کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ شروع سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (قوله ومعذور بمثله) الخ: أي ان اتحد عذرهما وان اختلف لم يجز، كما في الزيلعي والفتح وغيرهما، وفي السراج ما نصه: ويصلي من به سلس البول خلف مثله، وأما اذا صلى خلف من به السلس والانفلات ريح لا يجوز، لأن الإمام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد اهـ. شامی ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط. سعید کراچی.

(۲) ولا طاهر بمعذور. الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط. سعید کراچی

(۳) ولو صلى قاعدا يركع ويسجد فصح بنى. البحر ۲/۱۹۶، صلاة المريض، ط سعيد كراچی

ومن صلى قاعدا يركع ويسجد ثم صح بنى على صلاته قائما. هداية: ۱/۱۶۳، صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته، ولو صلى قاعدا بركوع وسجود فصح بنى أي على ما صلى ليتم صلاته قائما. شامی: ۲/۱۰۰، صلاة المريض، ط: سعيد كراچی

ولو اقتدى به من يصلي قائما بركوع وسجود جاز عندهما خلافا لمحمد وهي فرع مسئلة اخرى وهي ان من شرع في الصلاة قاعدا ثم زال العذر في خلال الصلاة عندهما يبني على صلاته. خلاصة الفتاوى ۱/۱۹۲، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته.

☆ ...... اور اگر رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشارے سے رکوع وسجدہ کرنے کا ارادہ کر کے نماز کی نیت باندھی تھی، مگر ابھی تک کوئی رکوع اور سجدہ اشارے سے نہیں کیا تھا اور اب اس کو رکوع سجدے کے ساتھ نماز پڑھنے کی قدرت ہوگئی، تو وہ اپنی باقی نماز رکوع اور سجدے کے ساتھ ادا کرے، اور اگر اشارے سے کوئی رکوع سجدہ کر چکا ہو تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی، اور پھر نئے سرے سے اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مغرب کا مستحب وقت

مغرب کی نماز میں بادل اور غبار کے دن کے علاوہ باقی دنوں میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے، اور بلا عذر اتنی تاخیر کرنا کہ ستارے کثرت سے نظر آنے لگیں مکروہ تحریمی ہے، اور دو رکعت پڑھنے کی مقدار یا اس سے زیادہ تاخیر کرنا ستارے کثرت سے نظر آنے سے پہلے پہلے تک مکروہ تنزیہی ہے، اور دو رکعت سے کم مقدار میں تاخیر بلا کراہت

(۱) لو کان يصلي بالإيماء فصح لا يبني لأنه لا يجوز اقتداء الراكع بالمومي فكذا البناء ... لو كان افتتحها بالإيماء ثم قدر قبل أن يركع ويسجد بالإيماء جاز له أن يتمها لأنه لم يؤد ركنا بالإيماء وإنما هو مجرد تحريمة فلا يكون بناء القوي على الضعيف. (البحر الرائق: ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی)

وإن صلى بعض صلاته بالإيماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية هذا إذا قدر على ذلك بعد ما ركع وسجد أما إذا قدر بعد الافتتاح قبل الأداء صح له ... (هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته)

ولو كان يصلي بالإيماء فصح لا يبني إلا إذا صح قبل أن يومي بالركوع والسجود. (شامي: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی)

ولو افتتح بإيماء ثم قدر على الركوع والسجود فإنه يستقبل الصلاة عند الثلاثة بناء على مسئلة الاقتداء. (خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۹۶، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته)

جائز ہے۔(۱)

مغرب کا وقت

۱..... مغرب کا وقت سورج کے ڈوبنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک شفق کی سپیدی آسمان کے کناروں میں قائم رہتی ہے مغرب کا وقت باقی رہتا ہے، جس کی مقدار سوا گھنٹہ یا کچھ منٹ زیادہ ہے۔(۲)

---

(۱) ویستحب ایضا تعجیل المغرب فی کل الازمنة الا یوم الغیم ——— وفی القنیة یکرہ تاخیر المغرب عند محمد فی روایته عن ابی حنیفة ولا یکرہ فی روایة الحسن عنه ما لم یغب الشفق والاصح انه یکرہ الامن عذر حلبی کبیر، ص: ۲۳۳، الشرط الخامس، ط: سہیل اکیڈمی لاهور.

ویستحب تعجیل المغرب فی کل زمان ——— وفی یوم الغیم ——— یؤخر المغرب حذرا عن الوقوع قبل الغروب . هندیة: ۱/ ۵۲، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات، ط: رشیدیة کوئٹه.

والمستحب تعجیل ظهر الشتاء ——— وتعجیل مغرب مطلقا وتاخیره قدر رکعتین یکرہ تنزیها وان الزائد علی القلیل الی اشتباک النجوم مکروہ تنزیها وما بعدہ تحریما الا بعذر، شامی: ۱/ ۳۶۹، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب ای ندب تعجیلها ——— ویکرہ تاخیرها الی اشتباک النجوم ——— وبتاخیرها لصلاة رکعتین مکروهة، البحر: ۱/ ۲۴۸، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) اول وقت صلوة المغرب اذا غربت الشمس بالاجماع ایضا وآخر وقتها مالم یغب الشفق ——— وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، الشرط الخامس ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غیبوبة الشفق وهو الحمرة عندهما وبه یفتی، هندیة: ۱/ ۵۱، الباب الاول فی المواقیت، ط: رشیدیة کوئٹه.

ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غروب الشفق وهو الحمرة عندهما وبه قالت الثلاثة والیه رجع الامام کما فی شروح المجمع، شامی: ۱/ ۳۶۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب منه الی غروب الشفق ای وقت المغرب من غروب الشمس الی غروب الشفق ——— وهو البیاض، البحر: ۱/ ۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. ثم الشفق هو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفة وعندهما هو الحمرة، هدایة: ص: ۷۸، کتاب الصلاة، باب المواقیت، ط: رحمانیة لاهور.

۲..... مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

۳..... آسمان میں ستارے اچھی طرح نکل آنے کے بعد مغرب کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے اس لئے اس سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

۴..... اگر آسمان میں بادل ہیں تو اتنی تاخیر کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے کا یقین ہو جائے، موجودہ دور میں گھڑی کے حساب سے وقت ہونے کے بعد مزید تاخیر کی ضرورت نہیں۔(۱)

۵..... مغرب کا وقت بالکل فجر کا عکس ہے، فجر کے وقت پہلے سپیدی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد سرخی، اور مغرب میں پہلے سرخی ظاہر ہوتی ہے پھر سپیدی۔(۲)

مغرب کی اذان کے بعد کھڑے ہو کر انتظار کرے یا بیٹھ کر

مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین چھوٹی آیت یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنے کے لئے جتنے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اتنا وقت کھڑے ہو کر انتظار کرنا اور صاحبین کے نزدیک بیٹھ کر انتظار کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة

(۲) وآخر وقتها ما لم یغب الشفق . . . وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، ط: سہیل اکیڈمی لاهور.

(۳) (ویجلس بینهما) بقدر ما یحضر الملازمون مراعیا لوقت الندب (الا فی المغرب) فیسکت قائما قدر ثلاث آیات قصار، ویکره الوصل اجماعا، الدر المختار، مع الرد: ۱/ ۳۸۹، ۳۹۰، قوله فیسکت قائما، هذا عنده، وعندهما یفصل بجلسة کجلسة الخطیب والخلاف فی الافضلیة فلو جلس لا یکره عنده، ویستحب التحول للاقامة الی غیر موضع الاذان، وهو متفق علیه وتمامه فی البحر، شامی: ۱/ ۳۹۰، باب الاذان، قبیل مطلب فی اذان الجوق، ط: سعید کراچی.

(قوله ویجلس بینهما الا فی المغرب ای یجلس المؤذن بین الاذان والاقامة علی وجه المسنة

مغرب کی اذان واقامت میں فصل

''اذان اور اقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مغرب کی ایک رکعت ملی

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف آخری ایک رکعت ملی، تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھ رہے،(۱) پھر جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز ادا کرے تو اس رکعت کو "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ، اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور دونوں سجدے کرنے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔

غرض کہ مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملنے کی صورت میں باقی

— إلا في المغرب فلا يسن الجلوس بل السكوت مقدار ثلاث آيات قصار أو آية طويلة أو مقدار ثلاث خطوات وهذا عند أبي حنيفة وقال يفصل أيضا في المغرب بجلسة حقيقة قدر جلوس الخطيب بين الخطبتين وهي مقدار أن تتمكن مقعدته من الأرض بحيث يستقر كل عضو منه في موضعه الخ. البحر: ۱/ ۲۶۱، باب الأذان، ط: سعيد كراجي.

(۱) ولو فرغ المؤتم قبل إمامه سكت اتفاقا. وأما المسبوق فيترسل ليفرغ عند سلام إمامه وقيل يتم، وقيل يكرر كلمة الشهادة. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۱؛ قوله فيترسل) أي يتمهل وهذا ما صححه في الخانية وشرح المنية في بحث المسبوق من باب السهو وما في الأول صحح أيضا. قال في البحر: ينبغي الإفتاء بما في الخانية كما لا يخفى، ولعل وجهه كما في النهر أنه يقضي آخر صلاته في حق التشهد ويأتي فيه بالصلاة والدعاء وهذا ليس آخرا. قلت: ح: وهذا في قعدة الإمام الأخيرة كما هو صريح قوله ليفرغ عند سلام إمامه، وأما فيما قبلها من القعدات فحكمه السكوت كما لا يخفى. آه ومثله في الحلية، شامي: ۱/ ۵۱۱، فصل في بيان تأليف الصلاة الخ، مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعيد كراجي

دونوں رکعتوں میں بیٹھنا اور التحیات پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں نہیں ملیں اور اس نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی مجموعی اعتبار سے دو رکعت ہونے کے بعد قعدہ نہیں کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے، اگر آخر میں سجدہ سہو کیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

مغرب کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر مغرب کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی

---

(۱) (والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها مفتاح السعادة (فيما يقضيه) أي بعد متابعته لإمامه فلو قبلها فالأظهر الفساد ويقضي أول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام، ط: سعيد كراچی، و: ۱/۳۴۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی

فالمسبوق بثلاث في الرباعية يقعد ثلاث قعدات والواجب منها ما عدا الأخيرة. شامي: ۱/۳۶۶، باب الإمامة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، قوله وقد يجاب بأنه عارض، ط: سعيد كراچی.

(۲) (والمسبوق يسجد مع إمامه مطلقاً) سواء كان السهو قبل الاقتداء أو بعده (ثم يقضي ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانياً. الدر المختار مع الرد: ۲/۸۲-۸۳، (قوله ولو سها فيه) أي فيما يقضيه بعد فراغ الإمام يسجد ثانياً لأنه منفرد فيه، والمنفرد يسجد لسهوه، الخ. شامي: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (قوله وتشهد بينهما) قال في شرح المنية: ولو لم يقعد جاز استحساناً لا قياساً، ولم يلزمه سجود السهو لكون الركعة أولى من وجه، شامي: ۱/۵۹۷، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما، ط: سعيد كراچی.

تو تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے پڑھے ورنہ اگر اکیلے نماز پڑھنے والا ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

مغرب کی دو رکعت ملیں

جس شخص کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت ملیں تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے، پھر جب امام کے سلام کے بعد باقی ماندہ ایک رکعت ادا کرے تو اس وقت "سبحانک اللّٰھم" سے رکعت شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔(۲)

مغرب کی سنت

مغرب کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔(۳)

---

(۱) (ولو ترك سورة) (في العشاء) مثلا ولو عمدا (قرأها) وجوبا وقيل ندبا (مع الفاتحة جهرا) في الأخريين، لأن الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۵-۵۳۶، (قوله وجوبا وقيل ندبا) أشار إلى أن الأصح الوجوب وهو كذلك لأن محمدا أشار إليه في الجامع الصغير حيث عبر بقوله قرأها بلفظ الخبر وهو آكد من الأمر في الوجوب وصرح في الأصل بالاستحباب قال في غاية البيان والأصح ما في الجامع الصغير لأنه آخر التصنيفين. الخ. شامي: ۱/۵۳۶، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي، و ۱/۵۹۰، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) "مغرب کی ایک رکعت ملی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) (وسن) مؤكدا ... (وركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء) الدر المختار، شامي: ۲/۱۲-۱۳، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچي، المحيط البرهاني: ۲/۲۴۳، فصل الصلوة المسنونة، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع: ۱/۲۸۴، فصل الصلوة المسنونة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۱۲، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

مغرب کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی

"فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی" کے عنوان کو دیکھیں۔

مغرب کی نماز کب تک ادا کی جا سکتی ہے

☆... سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارے پر جو سرخی رہتی ہے اس کو "شفق" کہتے ہیں، جب تک آسمان کے کنارے پر سرخی رہے گی تب تک مغرب کا وقت باقی رہے گا، اور مغرب کی نماز ادا ہو جائے گی، اور یہ وقت تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے کچھ کم و بیش ہوتا ہے۔(1)

---

(1) (و) وقت (المغرب منه إلى) غروب (الشفق وهو الحمرة) عندهما وبه قالت الثلاثة وإليه رجع الإمام كما في شروح المجمع وغيرها، فكان هو المذهب. الدر المختار. قوله (وإليه رجع الإمام) أي إلى قولهما الذي هو رواية عنه أيضا، وصرح في المجمع بأن عليها الفتوى، ورده المحقق في الفتح بأنه لا يساعده رواية ولا دراية الخ. وقال تلميذه العلامة قاسم في تصحيح القدوري: إن رجوعه لم يثبت لما نقله الكافة من لدن الأئمة الثلاثة إلى اليوم من حكاية القولين. ودعوى عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول. قال في الاختيار: الشفق البياض وهو مذهب الصديق ومعاذ بن جبل وعائشة رضي الله عنهم. قلت: ورواه عبد الرزاق عن أبي هريرة وعن عمر بن عبد العزيز ولم يرو البيهقي الشفق الأحمر إلا عن ابن عمر، وتمامه فيه. وإذا تعارضت الأخبار والآثار فلا يخرج وقت المغرب بالشك كما في الهداية وغيرها. قال العلامة قاسم: فثبت أن قول الإمام هو الأصح، ومشى عليه في البحر مؤيدا له بما قدمناه عنه من أنه لا يعدل عن قول الإمام إلا لضرورة من ضعف دليل أو تعامل بخلافه كالمزارعة، لكن تعامل الناس اليوم في عامة البلاد على قولهما، وقد أيده في النهر تبعا للنقاية والوقاية والدرر والإصلاح ودرر البحار والإمداد والمواهب وشرحه البرهان وغيرهم مصرحين بأن عليه الفتوى، وفي السراج،

مغرب کی نماز میں بلاوجہ قصداً تاخیر کرنا مکروہ ہے اس لئے سورج کے غروب ہونے کے بعد تاخیر کے بغیر مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو شفق غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، ورنہ شفق کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز قضاء ہو جائے گی، اور قصداً نماز قضاء کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

☆...مغرب کے بارے میں عوام میں یہ مشہور ہے کہ ذرا سا اندھیرا ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد مغرب کی نماز کو عشاء کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بات غلط ہے، بلکہ شفق غروب ہونے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، ورنہ اگر قضاء کی صورت قصداً تاخیر کر کے نماز قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

مفسدات سے نماز کب فاسد ہوتی ہیں

اگر نماز کو فاسد کرنے والا کوئی عمل قعدۂ اخیرہ سے پہلے یعنی قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے پایا جائے تو نماز فاسد ہوگی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد پایا جائے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

= قولهما: وصح وقوله احوط، شامي: ۱/۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطى، ط: سعيد كراچي. المحيط البرهاني: ۲/۱، الفصل الاول في المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع: ۱/۱۲۳، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۲۴۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۱، الباب الاول في المواقيت وما يتصل بها، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (و) اخر (المغرب الى اشتباك النجوم) اي كثرتها (كره) اي التاخير لا الفعل لانه مامور به (تحريما) الا بعذر كسفر وكونه على اكل. الدر المختار، شامي: ۱/۳۶۸-۳۶۹، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد كراچي.

وتاخيرها الى اشتباك النجوم مكروه، بدائع: ۱/۱۲۶، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد

(۲) ووجود الاصل الذي يبتني عليه البطلان في الاثني عشرية وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجد في اثنائها بصنع المصلي يفسدها ايضا اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعه عند الامام لا عندهما فافهم، شامي: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف المسائل الاثنا عشرية، وقوله العشرية، ط: سعيد كراچي.

مگر اس قانون سے چند صورتیں مستثنیٰ ہیں:

۱.....تیمم کرنے والا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد وضو پر قادر ہو جائے۔

۲..... یا موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت گزر جائے یا پٹی پر مسح کرتا ہے، اور وہ زخم جس پر پٹی بندھی ہوئی ہے اچھا ہو جائے۔

۳..... یا کسی کا موزہ اتر جائے۔

۴..... یا خود اتارے مگر عمل کثیر نہ ہونے پائے۔

۵..... یا کسی ان پڑھ کو کوئی سورت یاد ہو جائے۔

۶..... یا کسی ننگے نماز پڑھنے والے کو کپڑا مل جائے۔

۷..... یا اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو جائے۔

۸..... یا امام کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنا دے جس میں امامت کی صلاحیت نہ ہو جیسا کہ پاگل، نابالغ اور عورت کو خلیفہ بنا دیا۔

۹..... یا فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا۔

۱۰..... یا جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا۔

۱۱..... یا کوئی شخص عذر کی وجہ سے وضو پر قادر نہیں تھا اور وہ عذر جاتا رہا۔

۱۲..... یا کسی صاحب ترتیب آدمی کو قضا نماز یاد آ گئی اور وقت کے اندر اندر اس کو ادا کرنے کی گنجائش ہے تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ تمام چیزیں نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد پائی گئی ہیں۔

ان بارہ صورتوں میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور امام

ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ختم ہو جاتی ہے،(۱) چونکہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے اور عبادات میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور فقہ کے تمام متون میں اسی مذہب کو اختیار کیا گیا ہے۔

---

(۱)(و) اعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام اركانها حتى تعاد لترك واجب السلام (وان) وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا صحت، ووجهه ابن الكمال في الشرح [illegible]، والاظهر قولهما بالصحة في الاثني عشرية وهي ما ذكره بقوله (كما تبطل) لو فرغ بالفعل كما في الدرر لكان اولى (بقدرة المتيمم على الماء) واما مسألة رؤية المتوضئ المؤتم المتيمم الماء ففيها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا (ومضي مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضي على الاصح كما مر في بابه (وتعلم امي آية) اي تذكره او حفظه بلا صنع (ولو كان الامي مقتديا بقارئ على ما عليه الاكثر) لكن في الظهيرية: صحح الصحة، قال الفقيه: وبه نأخذ (ووجود العاري ساترا) تصح به الصلاة، ومنه لو صلى بنجاسة فوجد ما يزيلها او اعتقت الامة ولم تستتر فورا (ونزع الماسح خفه) الواحد (بعمل يسير) فلو بكثير تمت اتفاقا (وقدرة موم على الاركان وتذكر فائتة عليه او على امامه وهو صاحب ترتيب) والوقت متسع (وتقديم القارئ اميا مطلقا) وقيل لا فساد لو كان استخلافه بعد التشهد بالاجماع وهو الاصح كما في الكافي، لانه عمل كثير (وطلوع الشمس في الفجر) وزوالها في العيد ودخول وقت من الثلاثة على مصلي القضاء (ودخول وقت العصر) بان بقي في قعدته الى ان صار الظل مثليه (في الجمعة) بخلاف الظهر فانها لا تبطل (وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني وكذا خروج وقته (وسقوط جبيرة عن برء) اعلم انه (لا تبطل الصلاة في هذه المواضع) العشرين (فلا اذا بطلت الآن) في ثلاث فيما اذا تذكر فائتة او طلعت الشمس او خروج وقت الظهر في الجمعة) الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۰۶ - ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد کراچی۔

اگر ایڑھی برابر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگرچہ مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کے پاؤں سے آگے ہوں، البتہ اگر مقتدی اور امام کے پاؤں میں اتنا زیادہ تفاوت ہو کہ دونوں کی ایڑھیاں برابر ہونے کے باوجود مقتدی کے پاؤں کا اکثر حصہ امام کے پاؤں سے آگے بڑھ گیا تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

مقتدی امام سے آگے نہ ہو

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی امام کے آگے کھڑا ہوگا تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

اور مقتدی کا امام سے آگے کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہو، اگر ایڑھی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر بڑے ہونے کی وجہ سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ امام سے آگے کھڑا ہونا نہ

---

(۱) (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وإن تقدمت أصابع المقتدي لكبر قدمه على قدم الإمام ما لم يتقدم أكثر القدم كما سيأتي (وفي امداد الفتاح: وتقدم الإمام بعقبه عن عقب المقتدي شرط لصحة اقتدائه، حتى لو كان عقب المقتدي غير متقدم على عقب الامام لكن قدمه أطول فتكون أصابعه قدام أصابع امامه تجوز كما لو كان المقتدي أطول من امامه فيسجد أمامه. شامي: ۱/ ۵۶۵، باب الإمامة، مطلب شروط الإمامة الكبرى. ط: سعيد كراچی.

(قوله بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدي أطول من امامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه فلا يضر تقدم أصابع المقتدي على الإمام حيث حاذاه بالعقب ما لم يفحش التفاوت بين القدمين، حتى لو فحش بحيث تقدم أكثر قدم المقتدي لعظم قدمه لا يصح كما أشار إليه بقوله ما لم يتقدم الخ. قال في النهر: وأشار المصنف إلى أن العبرة إنما هو للتقدم الا للطرفين ...... وإن تفاوتت الأقدام صغرا وكبرا فالعبرة للساق والكعب. شامي: ۱/ ۵۶۸، باب الإمامة، قبيل مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش منها. ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو تقدم على الامام من غير عذر فسدت صلاته. هندية: ۱/ ۱۱۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۳۵۴، ط: سعيد كراچی. وهكذا في الفتاوى السراجية، ص: ۲۲، ط: سعيد كراچی. البناية: ۳/ ۲۹۰، باب الصلاة في الكعبة، ط: امدادية ملتان. وانظر الى الحاشية السابقة.

سمجھا جائے گا اور اقتدا درست ہو جائے گی۔ (۱)

مقتدی ایک تھا پھر اور آجائے

اگر جماعت کی نماز شروع کرتے وقت امام کے ساتھ مقتدی ایک ہے، پھر دوسرا شخص آجائے تو اس حالت میں امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے ہٹے دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلا مقتدی پیچھے ہو جائے اور دونوں نمازی امام کے پیچھے ہو جائیں، اگر مقتدی پیچھے نہیں ہو جاتے تو امام خود آگے بڑھ جائے۔ (۲)

مقتدی ایک سے زیادہ ہے

☆ ...اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہے تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔ (۳)

---

(۱) (انظر إلى الحاشية السابقة).

(۲) (اقتدى واحد بإمام فجاء آخر يتقدم الإمام موضع سجوده كذا في مختارات النوازل، وفي القهستاني عن الجلابي أن المقتدي يتأخر عن اليمين إلى خلف إذا جاء آخر اهـ وفي الفتح ولو اقتدى واحد بآخر فجاء ثالث يجذب المقتدي بعد التكبير ولو جذبه قبل التكبير لا يضره. وقيل يتقدم الإمام ..... ولأن الاصطفاف خلف الإمام من فعل المقتدي لا الإمام فالأولى ثباته في مكانه وتأخر المقتدي، الخ. شامي: ۱/۵۶۸، باب الإمامة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد كراچي.

(۳) (والزائد يقف خلفه) فلو توسط اثنين كره تنزيهاً وتحريماً لو أكثر. (الدر المختار) (قوله والزائد خلفه) عدل عنه للوقاية عن قول الكنز والاثنان خلفه لأنه غير خاص بالاثنين، بل المراد ما زاد على الواحد اثنان فأكثر نعم يفهم حكم الأكثر بالأولى وفي القهستاني: وكيفيته أن يقف متلاصقاً بحذائه والآخر بجنبه، ولو كان الزائد اثنين ولو جاء ثالث وقف عن يسار الأول والرابع عن يمين الثاني الخ. (قوله كره تنزيهاً) وفي رواية لا يكره والأولى أصح كما في الإمداد (قوله وتحريماً لو أكثر) أفاد أن تقدم الإمام أمام الصف واجب. شامي: ۱/۵۶۷-۵۶۸، باب الإمامة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۸، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۱۵۸، فصل في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: سعيد كراچي.

☆.....اگر مقتدی دو ہیں اور امام کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆.....اور اگر مقتدی دو سے زیادہ ہیں، اور امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تحریمی ہے، اس لئے جب مقتدی دو سے زیادہ ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑا ہونا چاہئے، اور امام کے لئے آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔(۲)

مقتدی ایک ہے

اگر مقتدی ایک ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اگر ایک مقتدی امام کے بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہوگا تو نماز ہو جائے گی، مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اچھا نہیں ہوگا۔(۳)

مقتدی پر سجدہ سہو کا حکم

☆.....مقتدی پر اس کے امام کے سہو کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، جب

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) اذا کان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتأخر عن الامام ... ولو وقف علی یسارہ جاز وقد اساء ... ولو وقف خلفه جاز ... ... واختلف المشایخ فیه قال بعضهم . یکرہ وهو الصحیح، هندیة ۱/۸۸، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم ط: رشیدیه کوئٹه، البدائع، ۱/۱۵۸، فصل فی بیان مقام الامام والماموم، ط. سعید کراچی. شامی ۱/۵۶۶، باب الامامة. مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی، ط: سعید کراچی.

امام سجدہ سہو کرے گا تو اس کی پیروی میں مقتدی پر بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

مسئلہ... اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے عام طور پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، تو وہ سجدہ سہو مقتدی پر لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے ایسی حالت میں سجدہ سہو کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ امام کے سلام سے پہلے خود مقتدی سجدہ سہو کرے، یہ جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کی مخالفت کرنا لازم آئے گا اور مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ امام کے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے، یہ بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ مقتدی امام کے سلام کے بعد نماز سے نکل چکا ہے، اور نماز کے بعد سجدہ سہو نماز سے باہر کرنا جائز نہیں، اس لئے یہ معاف ہے۔(۲)

---

(۱) وسهو الإمام يوجب السجود عليه وعلى المقتدي لأن متابعة الإمام واجبة لقول النبي صلى الله عليه وسلم: تابع إمامك على أي حال وجدته، ولأن المقتدي تابع للإمام والحكم في التبع ثبت بوجود السبب في الأصل فكان سهو الإمام سببا لوجوب السهو عليه وعلى المقتدي، ولهذا لو سقط عن الإمام بسبب من الأسباب بأن تكلم أو أحدث متعمدا أو خرج من المسجد يسقط عن المقتدي. بدائع: ١/١٧٥، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه، ط. سعيد كراچي. هندية: ١/١٢٨، فصل سهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ٢/٨٢، باب سجود السهو، ط. سعيد كراچي.

(۲) فأما المقتدي إذا سها في صلاته فلا سهو عليه لأنه لا يمكنه السجود لأنه إن سجد قبل السلام كان مخالفا للإمام وإن أخره إلى ما بعد سلام الإمام يخرج من الصلاة بسلام الإمام لأنه سلام عمد ممن لا سهو عليه فكان سهوه فيما يرجع إلى السجود ملحقا بالعدم لتعذر السجود عليه فسقط السجود عنه أصلا. بدائع الصنائع: ١/١٧٥، فصل وأما بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/١٠٣، ط: حقانية ملتان. هندية: ١/١٢٨، فصل سهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار: ٢/٨٢، باب سجود السهو، ط. سعيد كراچي.

ایک تیسری صورت یہ ہے کہ مقتدی پر جو سہو سجدہ واجب ہوا وہ امام ادا کرے، یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہوگئے

امام کے لئے سنت یہ ہے کہ صف کے بیچ میں آگے کھڑا ہو، اگر مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہوگئے تو نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہوجائے گی، لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں ہے۔(۲)

مقتدی سلام پھیرتے وقت

مقتدی دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف کے تمام نمازی، کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں، اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے بائیں طرف کے تمام نمازی اور کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں،

---

(۱) لو تابع المقتدي امامه في سجود السهو الذي سها فيه المقتدي ينقلب الاصل، العناية: ۱/۴۳۶، باب، ط: حقانيه ملتان. الجوهرة النيرة: ۱/۹۳، باب، ط: قديمي كراچي. اللباب الميداني: ۱/۱۰۳، باب، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله ويقف وسطا)... فالسنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان، ولو قام في احد جانبي الصف يكره، شامي: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعيد كراچي.

وينبغي للامام ان يقف بازاء الوسط فان وقف في ميمنة الوسط او في ميسرته فقد اساء لمخالفة السنة، هندية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشيدية كوئته.

اگر امام دائیں طرف ہے تو دائیں سلام میں اور اگر امام بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور اگر آگے برابر میں ہے تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کریں۔ (۱)

مقتدی سے غلطی ہوگئی

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی سے ایسی غلطی ہوگئی جس سے امام پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو وہ سجدۂ سہو معاف ہے، وہ سجدۂ سہو نہ مقتدی کرسکتا ہے نہ امام، مقتدی اس لئے نہیں کرسکتا ہے کہ اس سے امام کی مخالفت کرنا لازم آتا ہے، اور امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے، اور امام اس لئے نہیں کرسکتا ہے کہ امام پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے، اگر امام مقتدی کی وجہ سے سجدۂ سہو کرے گا تو امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا لازم آئے گا اور امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

مقتدی غلطی کرتے ہیں

"تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

مقتدی قرأت کے دوران خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے تو مقتدی کے لئے کوئی دعا پڑھنا یا قرآن

---

(۱) وينوي من عنده من الحفظة والمسلمين في جانبه　والمقتدي يحتاج إلى نية الإمام مع من ذكرنا، فإن كان الإمام في الجانب الأيمن نواه فيهم وإن كان في الجانب الأيسر نواه فيهم، وإن كان بحذائه نواه في الجانب الأيمن عند أبي يوسف وعند محمد ينويه فيهما جميعا. (الفصل الثالث في آداب الصلاة، وسننها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ٢/٥٢٥، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها، مطلب في وقت إدراك فضيلة الافتتاح، ط: سعيد كراتشي. الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ٢٧١، ط: سعيد كراتشي. البناية: ٢/٣٣١-٣٣٢، ط: حقانيه ملتان)

(۲) "مقتدی پر سجدۂ سہو کا حکم" عنوان کے تحت حوالہ دیکھیں۔

خود دوسرا سجدہ کرلے پھر اس کے بعد امام کی اتباع کرتے ہوئے قیام میں شامل ہو جائے، کیونکہ یہ لاحق ہے، اگر آنکھ کھلنے کے بعد خود دوسرا سجدہ نہیں کیا اور امام کے ساتھ قیام میں شامل ہو گیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر کے تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا اس سے توبہ واستغفار کرے، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں کیونکہ مقتدی کا امام کے پیچھے واجب ترک کرنے سے سجدہ سہو یا اعادہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

---

(۱) قوله ان امكنه ادراكه) وفي البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط حتى لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضا، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، اه ومثله في الشرنبلالية وشرح الملتقى للباقاني وهذا المعنى مما اغفل التنبيه عليه جميع محشي هذا الكتاب، والحمد لله ملهم الصواب. شامي: ۲/ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراتشي. هندية: ۱/ ۹۲، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئٹه

ولو ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة قضاها وتمت صلاته عندنا وقال الشافعي بفسادها، ويقضي ما بعدها، وجه قوله ان ما صلى بعد المتروك حصل قبل اوانه فلا يعتد به لان هذه عبادة شرعت مرتبة فلا تصير بدون الترتيب كما لو قدم السجود على الركوع انه لا يعتد بالسجود لما قلنا كذا هذا (ولنا) ان الركعة الثانية صادفت محلها لان محلها بعد الركعة الاولى وقد وجدت الركعة الاولى لان الركعة تتقيد بسجدة واحدة وانما الثانية تكرار الا ترى انه يتطلق عليها اسم الصلاة حتى لو حلف لا يصلي فقيد الركعة بالسجدة يحنث فكان اداء الركعة الثانية معتبرا معتدا به فلا يلزمه الا قضاء المتروك، بخلاف ما اذا قدم السجود على الركوع لان السجود ما صادف محله لان محله بعد الركوع لتقييد الركعة والركعة بدون الركوع لا تتحقق فلم يقع معتدا به فهو الفرق الخ. بدائع: ۱/ ۱۶۷، ۱۶۸، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا، ط: سعيد كراتشي.

مقتدی کا بلند مقام پر کھڑا ہونا

☆... ضرورت کے بغیر مقتدی کے لئے کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت میں لوگ زیادہ ہوں، یا نیچے کی جگہ کافی نہ ہو تو اونچے مقام میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆... اگر امام پہلی منزل میں ہے تو جب تک پہلی منزل میں جگہ ہو تو دوسری منزل میں صف بنانا اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

اگر قعدہ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہئے، کیونکہ تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، ورنہ جب مکمل

---

(۱) وذكر شيخ الإسلام خواهر زاده فيما إذا كان القوم على الدكان إنما يكره على رواية الأصل إذا لم يكن للقوم فيه عذر، أما عند العذر فلا يكره، كما في الجمعة إذا كان القوم يقومون على الرفوف والإمام على الأرض ولم ينكر عليهم أحد من الأئمة، وحكي عن شمس الأئمة الحلواني أن الصلاة على الرفوف في المسجد الجامع من غير ضرورة مكروهة، وعند الضرورة بأن امتلأ المسجد ولم يجد موضعا يصلي فيه فلا بأس به. (التاتارخانية، ۱/۵۶۸-۵۶۹، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته وما لا يكره ومما يتصل بهذا الفصل، ط. إدارة القرآن كراچی. هندية ۱/۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط. رشيديه كوئٹه. شامي ۱/۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط. سعيد كراچی. البحر ۲/۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط. سعيد كراچی.

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا

اگر مسجد میں نمازیوں کا ہجوم ہے، اور کوئی شخص آخری صف میں آکر جماعت میں شامل ہوا، دور ہونے کی وجہ سے اسے امام کی حرکات کی خبر نہیں اس لئے وہ مقتدیوں میں سے کسی ایک مقتدی کی پیروی کرتا ہے تاکہ جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کی تعداد یاد آجائے تو درست ہے البتہ یہ پیروی اقتداء کی نیت سے نہ ہو، ورنہ نماز درست نہیں ہوگی، شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مقتدی کعبہ سے باہر

''امام کعبہ کے اندر ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مقتدی کو حدث ہوگیا

☆......اگر نماز کے دوران مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا، تو اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہئے، وضو کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شریک ہوجائے۔(۲) ورنہ

---

(۱) وأيضا اذا كان المسجد مزدحما بالمصلين وجاء شخص في آخر الصفوف، ولم يسمع حركات الامام، فاقتدى بأحد المصلين الذين يصلون خلفه فهل يصح اقتداءه أو لا؛ في ذلك كله تفصيل: الحنفية قالوا: لا يصح الاقتداء بالمسبوق، سواء أدرك مع امامه ركعة او اقل منها، فلو اقتدى اثنان بالامام وكانا مسبوقين وبعد سلام الامام نوى احدهما الاقتداء بالآخر بطلت صلاة المقتدي، اما ان تابع احدهما الآخر، ليتذكر ما سبقه من غير نية الاقتداء، فان صلاتهما صحيحة لارتباطهما بامامهما السابق. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۳۳، مباحث الامام في الصلاة، امامة المقتدي بامام آخر، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

(۲) وان كان مقتديا يذهب ويتوضأ وان كان فرغ من وضوءه قبل ان يفرغ الامام من الصلاة فعليه ان يعود الى مكانه لا محالة، لانه بقي مقتديا، فتاوى عالمگيرية ۱/ ۹۸، الفصل الخامس عشر في الحدث في الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي ۱/ ۶۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثنى عشرية، ط: سعيد كراچي. هداية ۱/ ۱۲۵، قبيل فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئته.

اپنی نماز خود ہی تمام کرے۔(۱)

مقتدی کھڑا ہو گیا

امام دو رکعت کے بعد بیٹھ گیا، اور مقتدی بھولے سے کھڑا ہو گیا، امام کے ساتھ قعدہ میں نہیں بیٹھا، تو مقتدی پر فوراً بیٹھ کر التحیات پڑھنا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کی اقتداء

مقتدی کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا درست نہیں۔(۳)

---

(۱) حتی لو فرغ امامه تخیر المقتدی بین ان یعود الی المسجد وبین ان یتم فی بیته علی ما نبین ... واختلف المشایخ فی الافضل للمنفرد وللمقتدی اذا فرغ الامام من صلاته، ذکر شمس الائمة السرخسی وشیخ الاسلام المعروف بخواهر زاده ان العود الی المسجد افضل، وبعض مشایخنا قالوا: الصلاة فی بیته افضل. وذکر فی نوادر ابن سماعة فی المقتدی انه لم یعد الی المسجد بعد ما فرغ الامام الثانی لانه مشی فی صلاته من غیر حاجة، الا ان محمدا رحمه الله لم یقسم هذا التقسیم، والصحیح ما قلنا. تاتارخانیة: ۱/ ۶۸۸، الفصل الخامس عشر فی الحدث فی الصلاة، ط: ادارة القرآن.

(۲) اما المسبوق فیقعد حتما وان خاف فوت الرکعة لان القعود فرض علیه بحکم المتابعة، "سراج" وظاهره انه لو لم یقعد بطلت "بحر" قلت وفیه کلام والظاهر انها واجبة فی الواجب فرض فی الفرض "نهر" وکتبنا فیها رسالة حافلة فراجعها. الدر المختار، وقوله وهذا فی غیر المسبوق: ... اما المقتدی الذی سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه یلزمه العود لان قیامه قبل امامه غیر معتبر، فلیس فی عوده رفض الفرض، الخ. شامی: ۲/ ۸۳، ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی

اذا تشهد الامام وقام من القعدة الاولی الی الثالثة نسی بعض من خلفه التشهد حتی قاموا جمیعا فعلی من لم یتشهد ان یعود ویتشهد ثم یتبع امامه. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو، قوله وان سها عن القعود الاول، ط: سعید کراچی.

(۳) "مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا" عنوان کے تحت جزئی کو دیکھیں۔ شامی: ۱/ ۵۱۰، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی.

مقتدی کی تسبیح پوری نہیں ہوئی

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام رکوع یا سجدہ سے اٹھ گیا، تو مقتدی کو بھی رکوع یا سجدہ سے سر اٹھا لینا چاہئے کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری کرنا واجب ہے، تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر کرنا درست نہیں ہے۔(۱)

مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر امام نے دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرلیا، اور ابھی تک مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی، تو اگر تھوڑی سی باقی ہے اور اس کو پورا کر کے امام کے رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو دعائے قنوت پوری کر کے رکوع میں شامل ہوجائے، اور اگر دعائے قنوت پوری کر کے رکوع میں شامل نہیں ہوسکتا تو دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں شامل ہوجائے نماز ہوجائے گی، آخر میں یا بعد میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) لو رفع الامام رأسه من الركوع والسجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته. شامي: ۱/۴۹۵، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. الفتاوىٰ السراجية، ص-۱۶، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۹۰ الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه.

كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدي ثلاثا فالاصح انه يتابعه لان ترك السنة اولىٰ من تأخير الواجب. شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدي من القنوت فانه يتابع الامام ولا يقنت ولو ركع الامام ولم يقرأ المقتدي شيئاً من القنوت ان خاف فوت الركوع فانه يركع، وان لم يخف يقنت، تاتارخانية: ۱/۶۵۶، مسائل الوتر، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۲/۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: ماجدية كوئٹه.

مقتدی کی قراءت

مقتدی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا بلکہ خاموش رہے گا۔(۱)

مقتدی کی قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر مقتدی کی دعائے قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع کرلے۔(۲)

مقتدی کی قنوت ختم ہونے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا

اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں امام دعاء قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور مقتدی کی دعائے قنوت ابھی تک پوری نہیں ہوئی تو مقتدی بقیہ قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے، کیونکہ امام کی اتباع واجب ہے اور دعاء قنوت پوری پڑھنا مسنون ہے واجب نہیں۔(۳)

مقتدی کے بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا

اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کے ساتھ اس حالت میں شریک ہوا کہ امام قعدۂ اخیرہ میں ہے، مقتدی بیٹھنے نہیں پایا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو بھی اقتداء صحیح ہوگئی،

---

(۱) ولا يقرأ المؤتم بل يستمع وينصت، البحر الرائق: ۱/ ۳۶۳، فصل باب الإمامة، ط: سعيد كراچي، النهر الفائق: ۱/ ۲۳۵، ط: دار الكتب العلمية بيروت، شامي: ۱/ ۵۴۴، مبحث صفة الصلاة، قبيل باب الإمامة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) إن قراءة المقتدي القنوت سنة ... والمتابعة في الركوع واجبة، رد المحتار: ۲/ ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية المتعلقة أيضا.

اور بقیہ نماز اسی حالت میں پوری کرے۔(۱)

مقتدی نہیں

اگر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے امام آیا اور کوئی مقتدی نہیں آیا تو اس صورت میں امام اذان اور اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھ لیا کریں، دوسری مسجد میں جماعت کے لئے نہ جائیں، اس صورت میں امام کو جماعت کا ثواب مل جائے گا اور مسجد کا حق بھی ادا ہو جائے گا۔(۲)

مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

اگر مقتدی نے نماز میں امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی، تو اس کا لوٹانا ضروری

---

(۱) (قوله وقد مر) اى في الواجبات، حيث قال: وتنقضي قدوة بالاول قبل "عليكم" على المشهور عندنا خلافا للتكملة اه، اى فلا يصح الاقتداء به بعدها لانقضاء حكم الصلاة، وهذا في غير الساهي اما هو فإن سجد له بعد السلام يعود الى حرمتها، شامي ۱/۵۲۵، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب في خلف الوعد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد كراچي.

وتنقضي قدوة بالاول قبل "عليكم" على المشهور عندنا وعند الشافعية خلافا للتكملة، الدر المختار (قوله وتنقضي قدوة بالاول) اى بالسلام الاول قال في التجنيس الامام اذا فرغ من صلاته فلما قال "السلام" جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لا يصير داخلا في صلاته، لان هذا سلام الا ترى انه لو اراد ان يسلم على احد في صلاته ساهيا فقال السلام ثم علم فسكت تفسد صلاته، شامي ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومسجد حيه افضل من الجامع)..... بل في التتارخانية: لو لم يكن لمسجده منزله مؤذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلي ولو كان وحده، لان له حقا عليه فيؤديه، شامي: ۱/۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراچي.

نہیں ہے، اور مقتدی پر سجدۂ سہو کرنا بھی واجب نہیں ہے۔ (۱)

مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا

اگر مقتدی نے امام کے پیچھے بھول کر تشہد نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر مقتدی نے قصداً تشہد نہیں پڑھا ہے، تو اس صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، تاکہ قصداً تشہد چھوڑنے کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے اس کی تلافی ہو جائے۔ (۲)

مقتدی نے تکبیرِ تحریمہ پہلے کہہ دیا

"تکبیرِ تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وجب متابعته) وكذا بعكسه فيعود ولا يصير ذلك ركوعين (بخلاف سلامه) أو قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فإنه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه، ولو لم يتم جاز، ... ولو لم يتم جاز، أي صح مع كراهة التحريم كما أفاده "ح" ونازعه "ط" والرحمتي وهو مفاد ما في شرح المنية حيث قال: والحاصل أن متابعة الإمام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة فإن عارضها واجب لا ينبغي أن يفوته بل يأتي به ثم يتابعه لأن الإتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وإنما يؤخرها ... الخ، شامي: ١/٤٩٦ باب الإمامة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

أما المقتدي إذا سها عن القعود فقام وإمامه قاعد فإنه يلزمه العود لأن المتابعة فيه فرض ... بل في الدرر ... في شرح المنية عن القنية: إن المقتدي لو سهى التشهد في القعدة الأولى فتذكر بعدما قام فعليه أن يعود ويتشهد. قلت: وعلى ما استظهره الشارح فيها يظهر ... العود إلى قراءة التشهد بعد التلبس بالقيام الفرض مع إمامه فليتأمل، شامي: ٢/٨٥، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي

(٢) والظاهر أن المقتدي تجب عليه الإعادة كالإمام إن كان المسقط متصلاً كمحل لغير النقصان بلا جابر من غير عذر ... فتأمل، شامي: ٢/٨٠، باب سجود السهو، قوله: منفل يجب، ط: سعيد كراچي.

وانظر إلى الحاشية السابقة. أيضاً

مقتدیوں کا دونوں جانب برابر نہ ہونا

جماعت کے دوران صف کے کسی ایک جانب مقتدیوں کا زیادہ ہونا اور دوسری جانب کم ہونا مکروہ ہے۔(۱)

مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں

اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں، کچھ مرد، کچھ عورت، کچھ خنثیٰ، کچھ نابالغ، تو امام اس ترتیب سے صف بنائے: پہلے مردوں کی صفیں، پھر نابالغ لڑکوں کی، پھر بالغ خنثوں کی، پھر نابالغ خنثوں کی، پھر بالغ عورتوں کی، پھر نابالغ لڑکیوں کی صف بنائے۔(۲)

---

(۱) (قوله ويقف وسطا) والأصح ما روي عن أبي حنيفة أنه قال: أكره أن يقوم بين الساريتين أو في زاوية أو في ناحية المسجد أو إلى سارية لأنه خلاف عمل الأمة قال عليه الصلاة والسلام "توسطوا الإمام وسدوا الخلل" ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الإمام إن أمكنه وإن وجد في الصف فرجة سدها. (رد المحتار، شامي: ۱/۵۶۸، باب الإمامة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية كوئٹہ.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "توسطوا الإمام وسدوا الخلل" أي اجعلوا إمامكم بأن تصفوا خلفه بحيث يكون الإمام حذاء وسط الصف ويكون من على يمينه من الرجال ومن على يساره سواء، بذل المجهود، (۱/۳۶۵)، باب مقام الإمام من الصف، ط: امدادیہ ملتان

(۲) (قوله اثنا عشر) لأن المقتدي إما ذكر أو أنثى أو خنثى وعلى كل فإما بالغ أو لا وعلى كل فإما حر أو لا، أوضح: فيقدم الأحرار البالغون ثم صبيانهم، ثم العبيد البالغون ثم صبيانهم، ثم الأحرار المخنثى الكبار ثم صغارهم، ثم الأرقاء المخنثى الكبار ثم صغارهم ثم الحرائر الكبار ثم صغارهن ثم الإماء الكبار ثم صغارهن كما في الحلية، شامي: ۱/۵۷۱، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ط: سعيد كراچي. ولو اجتمع الرجال والصبيان والخناثى والإناث والصبيات المراهقات، يقوم الرجال أقصى ما يلي الإمام ثم الصبيان ثم الخناثى ثم الإناث ثم الصبيات المراهقات، هندية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر: ۱/۳۵۳، باب الإمامة، (قوله ويصف الرجال ثم الصبيان ثم النساء)، ط: سعيد كراچي.

مقتدی ہر رکن امام کے ساتھ ادا کرے

مقتدیوں کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے، تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ کہیں، رکوع بھی امام کے رکوع کے ساتھ کریں، قومہ بھی اس کے قومہ کے ساتھ، سجدہ بھی اس کے سجدہ کے ساتھ کریں، غرض کہ ہر فعل امام کے فعل کے ساتھ کریں۔

لیکن اگر پہلے قعدہ میں امام التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہوں۔(۱)

اسی طرح اگر امام نے آخری قعدہ میں سلام پھیر دیا اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک پوری نہیں ہوئی، تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر سلام پھیریں، التحیات پوری ہونے سے پہلے امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں۔(۲)

ہاں اگر رکوع اور سجدے میں مقتدیوں نے تسبیح نہیں پڑھی تو جب امام اٹھے تو امام

---

(۱) والحاصل أن متابعة الإمام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة، فإن عارضها واجب لا ينبغي أن يفوته بل يأتي به ثم يتابع، كما لو قام الإمام قبل أن يتم المقتدي التشهد فإنه يتمه ثم يقوم؛ لأن الإتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وإنما يؤخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالكلية، فكان تأخير أحد الواجبين مع الإتيان بهما أولى من ترك أحدهما بالكلية. الخ شامي ۱/۴۷۰ باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام، ط: سعيد كراتشي. هندية ۱/۹۰ الفصل السادس فيما يتابع الإمام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (بخلاف سلامه) أو قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فإنه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه، ولو لم يتم جاز. الدر المختار، شامي ۱/۴۹۶، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراتشي. وانظر إلى الحاشية المتقدمة أيضا.

کے ساتھ اٹھ جائیں، تسبیح مکمل کرنے کے لئے تاخیر نہ کریں۔(۱)

مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے

اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہے تو امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی باقی ماندہ نماز میں "لاحق" کے حکم میں ہے، یعنی قرأت کے بغیر تھوڑی دیر کھڑا ہو کر رکوع کر کے باقی نماز پوری کرے گا۔(۲)

مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

مسافر امام پر دو رکعت فرض ہے اس لئے وہ دو رکعت کی نیت کرے گا، اور مقتدی پر چار رکعت فرض ہے اس لئے وہ چار رکعت کی نیت کرے گا البتہ دو رکعت امام کے ساتھ اور دو رکعت امام کے سلام کے بعد قرأت کے بغیر خود پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام ...... بخلاف ما اذا عارضها سنة كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدي ثلاثا فالاصح انه يتابعه لان ترك السنة اولى من تاخير الواجب. شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام، وفيما لا يتابعه ط: رشيدية كوئته.

واعلم انه مما يبتنى على لزوم المتابعة في الاركان انه لو رفع الامام رأسه من الركوع او السجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته، الدر المختار، شامي: ۱/۴۹۵، ۴۹۶، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۲) (واللاحق من فاتته) الركعات (كلها او بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة وسبق حدث وصلاة خوف و مقيم ائتم بمسافر ...... وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة. الدر المختار، (قوله وحكمه) اى اللاحق، شامي: ۱/۵۹۴-۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي.

(وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت وبعده فاذا قام المقيم) الى الاتمام لا يقرأ) ولا يسجد للسهو (في الاصح) لانه كاللاحق، والقعدتان فرض عليه وقيل لا، الدر المختار، شامي: ۲/۱۲۹، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

مقیم نے قصر کیا

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر پڑھتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہیں ہے، بلکہ مقیم ہے، تو ان نمازوں کو قضاء کی نیت سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، مثلاً چھ دنوں کی نماز قصر پڑھی ان کو شمار کر کے وہ سب نمازیں وتر کے ساتھ قضاء کرے (۱) اور سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔ (۲)

اور قضاء کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس آدمی نے قصر کے حساب سے جو نمازیں ادا کی ہیں وہ نمازیں صحیح نہیں ہوئیں اس لئے قضاء کرنا لازم ہے۔ (۳)

مکان کی صفائی کا راز

"صفائی ستھرائی کا راز" کے عنوان کو دیکھیں۔

مکبر

مسئلہ.... اگر مسجد میں "مائیک" نہیں ہے یا ہے، لیکن نماز کے دوران بجلی چلی جانے کی وجہ سے یا مائیک خراب ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آرہی ہے تو کوئی بھی نمازی

---

(۱) قالوا: انما تقضى الصلوات الخمس والوتر على قول ابي حنيفة. البحر: ۲/ ۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ثم الاداء فعل الواجب) .... لكن لما كان القضاء خاصا بما هو مضمون والنفل لا يضمن بالترك اختص القضاء بالواجب، الخ. شامي ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في ان الامر يكون بمعنى اللفظ وبمعنى الصيغة. ط: سعيد كراچي

(۳) (والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب وسنة في السنة) ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع اوقات العمر وقت له الا الثلاثة المنهية. الدر المختار، شامي: ۲/ ۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي

والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب وسنة في السنة الخ. هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئته

جو نماز میں شامل ہے امام کی آواز دوسرے مقتدیوں تک پہونچانے کے لئے امام کے ساتھ اپنی آواز بلند کر سکتا ہے۔

☆...... اگر نماز کے درمیان میں بجلی چلی گئی تو نماز کے درمیان میں "مکبر" بن سکتا ہے مکبر بننے کے لئے شروع میں تکبیر وغیرہ بلند آواز سے کہنا ضروری نہیں اور اگر بعد میں بجلی آگئی، امام کی آواز آرہی ہے تو مکبروں کے لئے بلند آواز سے تکبیر کہنا ضروری نہیں بلکہ بلند آواز سے تکبیر کہنا بند کردیں۔

☆...... "مکبر" بننے کے لئے نماز کی نیت سے اقتداء کر کے نماز میں شامل ہونا ضروری ہے، نماز کی نیت کے بغیر صرف تکبیر کی آواز پہونچانے کی نیت کی تو نماز باطل ہوجائے گی، اور جن لوگوں نے ایسے آدمی کی آواز پر نماز ادا کی اگر ان کو معلوم تھا کہ مکبر نے نماز کی نیت نہیں کی، تو ایسے لوگوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی۔(۱)

---

(۱) "التبليغ خلف الإمام" ويتعلق بذلك بيان حكم التبليغ وهو أن يرفع أحد المأمومين أو الإمام صوته ليسمع الباقين صوت الإمام وهو جائز بشرط أن يقصد المبلغ برفع صوته الإحرام للصلاة بتكبيرة الإحرام، أما لو قصد التبليغ فقط، فإن صلاته لم تنعقد، وهذا القدر متفق عليه في المذاهب، أما إذا قصد التبليغ مع الإحرام، أي نوى الدخول في الصلاة ونوى التبليغ فإنه لا يضر، أما غير تكبيرة الإحرام من باقي التكبيرات، فإنه إذا نوى بها التبليغ فقط فإن صلاته لا تبطل، ولكن يفوته الثواب، الحنفية: قالوا: يسن جهر الإمام بالتكبيرة بقدر الحاجة، لتبليغ من خلفه فلو زاد على ذلك زيادة فاحشة فإنه يكره، لا فرق في ذلك بين تكبيرة الإحرام وغيرها، ثم إذا قصد الإمام أو المبلغ الذي يصلي خلفه بتكبيرة الإحرام مجرد التبليغ خاليا عن قصد الإحرام للصلاة فإن صلاته تبطل وكذا صلاة من يصلي بتبليغه إذا علم منه ذلك وإذا قصد التبليغ مع الإحرام فإنه لا يضر بل هو المطلوب، هذا في تكبيرة الإحرام أما باقي التكبيرات فإنه إذا قصد بها مجرد الإعلام فإن صلاته لا تبطل، ومثلها التسميع والتحميد، مالم يقصد برفع صوته بالتبليغ التعجب للناس من حسن صوته فإن صلاته تفسد على الراجح، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۲۵۲ ۔ ۲۵۳، مبحث شرح بعض سنن الصلاة وبيان المتفق عليه والمختلف فيه، والتبليغ خلف الإمام، ط: دار الفكر بيروت، شامي: ۱/ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹، باب الإمامة قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچي.

مکروہ اوقات

مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱... سورج نکلتے وقت جب تک سورج کی زردی زائل نہ ہو جائے اور اس قدر روشنی اس میں نہ آ جائے کہ نظر نہ ٹھہر سکے، اس کا شمار نکلنے میں ہوگا اور سورج میں یہ کیفیت ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے تک باقی رہتی ہے۔

۲... ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج ڈھل نہ جائے۔

۳... غروب سے پہلے سورج میں زردی آ جانے کے بعد سے غروب تک۔ (۱)

۴... فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج اچھی طرح نکل آنے تک۔ (۲)

---

(۱) (ثلاثة أوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها) أي الأوقات المكروهة أولها (عند طلوع الشمس إلى أن ترتفع) وتبيض قدر رمح أو رمحين (و) الثاني (عند استوائها) في بطن السماء (إلى أن تزول) أي تميل إلى جهة المغرب (و) الثالث (عند اصفرارها) وضعفها حتى تقدر العين على مقابلتها (إلى أن تغرب) لقول عقبة بن عامر رضي الله عنه: ثلاثة أوقات نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نصلي فيها وأن نقبر موتانا عند طلوع الشمس حتى ترتفع، وعند زوالها حتى تزول، وحين تضيف للغروب حتى تغرب، رواه مسلم. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ١٨٥-١٨٦، فصل في الأوقات المكروهة، ط: قديمي كراچي. هندية: ١/٥٢، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ١/٣٧٠، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويكره التنفل بعد طلوع الفجر بأكثر من سنته) قبل أداء الفرض لقوله صلى الله عليه وسلم: "ليبلغ شاهدكم غائبكم ألا لا صلاة بعد الصبح إلا ركعتين" وليكون جميع الوقت مشغولا بالفرض حكما، ولذا يخفف قراءة سنة الفجر (و) يكره التنفل (بعد صلاته) أي فرض الصبح (و) يكره التنفل (بعد صلاة) فرض (العصر) وإن لم تتغير الشمس لقوله عليه السلام: لا صلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس، ولا صلاة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس، رواه الشيخان، والنهي بمعنى في غير الوقت وهو جعل الوقت كالمشغول به بفرض الوقت حكما، وهو أفضل من النفل

۵...... عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد سے غروب آفتاب تک۔

۶...... فجر کے وقت فجر کی سنت کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۷...... مغرب کے وقت مغرب کی فرض نماز سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۸...... جب امام جمعہ، عیدین، نکاح یا حج کا خطبہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو نفل یا سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

۹...... جب فرض نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر فجر کی سنت نہیں پڑھی اور کسی طرح یہ یقین ہو کہ فجر کی سنت ادا کر کے جماعت

= الحقيقى فلا يظهر فى حق فرض يقضيه، وهو المفاد بمفهوم المتن (و) يكره التنفل قبل صلاة المغرب) لقوله صلى الله عليه وسلم بين كل اذانين صلاة ان شاء الا المغرب قال الخطابى: يعنى الاذان والاقامة (عند خروج الخطيب) من خلوته وظهوره (حتى يفرغ من الصلاة) لنهى عنه سواء فيه خطبة الجمعة والعيد والحج والنكاح والختم والكسوف والاستسقاء (و) يكره (عند الاقامة) لكل فريضة (الا سنة الفجر) اذا أمن فوت الجماعة (و) يكره التنفل (قبل) صلاة (العيد ولو) تنفل (فى المنزل و) كذا (بعده) (اى العيد (فى المسجد) اى مصلى العيد لا فى المنزل فى اختيار الجمهور لانه صلى الله عليه وسلم كان لا يصلى قبل العيد شيئا فاذا رجع الى منزله صلى ركعتين (و) يكره التنفل (بين الجمعين فى) جمع عرفة ولو بسنة الظهر (و) جمع (مزدلفة) ولو بسنة المغرب على الصحيح لانه صلى الله عليه وسلم لم يتطوع بينهما (و) يكره (عند ضيق الوقت المكتوبة) لتفويته الفرض عن وقته (و) يكره التنفل كالفرض حال (مدافعة) احد (الاخبثين) البول والغائط وكذا الريح (و) وقت (حضور طعام تتوقه نفسه و) عند حضور (ما يشغل البال) عن استحضار عظمة الله تعالى والقيام بحق خدمته (ويخل بالخشوع) فى الصلاة بلا ضرورة لادخال النقص فى المؤدى والله الموفق بمنه، مراقى الفلاح طحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۸ ـ ۱۹۱، فصل فى الاوقات المكروهة، ط: قديمى كراچى. البحر: ۱/ ۴۳۹ ـ ۴۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۳۷۰ ـ ۳۸۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

میں شامل ہو سکے گا تو سنت پڑھ لینا مکروہ نہیں۔

۱۰..... عیدین کی نماز سے پہلے خواہ گھر میں ہو یا عیدگاہ میں سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱..... عیدین کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۲..... اگر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو میدان عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کر رہے ہیں تو ظہر اور عصر کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سنت و نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

اور اگر حجاج کرام اپنے اپنے خیمے میں ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کر رہے ہیں تو اس صورت میں ظہر کی نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا مکروہ نہیں البتہ عصر کی نماز کے بعد مکروہ ہے۔

۱۳..... مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے درمیان سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۴..... اگر نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہے فرض نماز کے علاوہ کسی اور نماز کی گنجائش نہیں ہے تو اس وقت وقتی فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۵..... پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت یا خروج ریح کی ضرورت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۶..... اگر بھوک ہے اور کھانا سامنے حاضر ہے اور طبیعت کھانا کھانے کو چاہتی ہے اگر اس حالت میں کھانا چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لئے جائے گا تو دل نماز میں نہیں لگے گا تو اس صورت میں پہلے کھانا کھا لے پھر نماز پڑھے ورنہ نماز مکروہ ہوگی، ہاں اگر نماز کا

وقت تنگ ہو گیا ہے کھانا کھانے کی صورت میں نماز کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھے پھر اس کے بعد کھانا کھائے۔(۱)

۷۔۔۔ آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

۸۔۔۔ کثرت سے ستارے نکل آنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

ان تمام اوقات میں نماز مکروہ ہے، صرف اتنی تفصیل ہے کہ نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۵، نمبر ۶ کے اوقات میں سب نمازیں مکروہ ہیں یعنی فرض، واجب، نفل، سجدۂ تلاوت، اور سجدۂ سہو سب مکروہ ہیں، اور پہلے تین وقتوں میں کوئی نماز شروع کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۴)

اور اگر نماز پڑھتے پڑھتے شروع کے تین اوقات میں سے کوئی وقت آ جائے تو نماز باطل

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲،۳) وفي القنية: تأخير العشاء الى ما زاد على نصف الليل والعصر الى وقت اصفرار الشمس والمغرب الى اشتباك النجوم يكره كراهة تحريم. البحر: ۱/۲۴۸، كتاب الصلاة قبيل قوله والوتر الى آخر الليل لمن يثق بالانتباه، ط. سعيد كراچي. شامي: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط. سعيد كراچي.

(۴) ثلاثة اوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها (اي الاوقات المكروهة. مراقي الفلاح. (قوله والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها) كالوتر والنذر المطلق وركعتي الطواف وما افسده من نفل شرع فيه في غير وقت مكروه، وسجدة التلاوة تليت آيتها في غيره، وفي البحر عن المحيط، وسجدة السهو كسجدة التلاوة حتى لو دخل وقت الكراهة بعد السلام وعليه سهو فانه لا يسجد للسهو ويسقط عنه لانه وجب كاملا فلا يؤدى في الناقص. الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي. ص: ۱۸۵-۱۸۶، فصل في الاوقات المكروهة. ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/۳۷۲، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت. ط: سعيد كراچي.

ہو جاتی ہے۔(۱) البتہ ان تین اوقات میں چھ چیزوں کو شروع کرنا صحیح ہے۔

۱..... جنازہ کی نماز، بشرطیکہ انہیں تین وقتوں میں کسی وقت آیا ہو۔

۲..... سجدۂ تلاوت، بشرطیکہ سجدہ کی آیت انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں پڑھی گئی ہو۔

۳..... اسی دن کی عصر کی نماز۔

۴..... وہ نماز جس کے ادا کرنے کی نذر انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں کی گئی ہو۔

۵..... نفل نماز۔ (قصداً نہ ہو)

۶..... اس نماز کی قضاء جو انہیں وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں شروع کر کے

---

(۱) (وطلوع الشمس الى الفجر) وزوالها في العيد، ودخول وقت من الثلاثة على مصلي القضاء. الدر المختار (قوله من الثلاثة) وهي الطلوع والاستواء والغروب، شامي: ۱/ ۲۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۳۸، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/ ۲۳۲، كتاب الصلاة، (قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة، الخ)، ط: سعيد كراچي.

فالأوقات المكروهة عند الحنفية خمسة: وقت طلوع الشمس وما قبل وقت الظهر بجزء لا يسع الصلاة فاذا شرع في صلاة الصبح قبل طلوع الشمس ثم طلعت قبل الفراغ من صلاته بطلت الصلاة ووقت الاستواء، ووقت غروب الشمس وما قبل وقت الغروب بعد صلاة العصر، فاذا صلى العصر كره تحريما أن يصلي بعده، ما قبل صلاة العصر بعد دخول وقته فانه لا يكره أن يصلي غيره الى أن تصفر الشمس، بحيث لا تحار فيها العيون. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/ ۱۸۶، مبحث الصلاة بالصلاة في اول وقتها وبيان الاوقات التي لا يجوز فيها الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فاسد کردی گئی ہو۔(۱)

مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا

''سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واعلم ان الاوقات المكروهة نوعان: الاول الشروق والاستواء والغروب والثاني ما بين الفجر والشمس وما بين صلاة العصر الى الاصفرار، فالنوع الاول لا ينعقد فيه شئ من الصلوات التي ذكرناها اذا شرع بها فيه وتبطل ان طرأ عليها الا صلاة جنازة حضرت فيها وسجدة تليت آيتها فيها وعصر يومه والنفل والنذر المقيد بها وقضاء ما شرع به فيها ثم افسده فتنعقد هذه الستة بلا كراهة اصلا في الاولى منها ومع الكراهة التنزيهية وفي الثانية والتحريمية في الثالثة، وكذا في البواقي لكن مع وجوب القطع والقضاء في وقت غير مكروه، والنوع الثاني ينعقد فيه جميع الصلوات التي ذكرناها من غير كراهة الا النفل والواجب لغيره فانه ينعقد مع الكراهة فيجب القطع والقضاء في وقت غير مكروه، شامي: ۱/۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، (قوله وينعقد نفل، الخ)، ط: سعيد كراچی، و: ۱/۳۷۳-۳۷۵، ط: سعيد كراچی.

.... لما علمت ان عدم الصحة انما هو في الفرائض والواجبات لا في النوافل بخلاف المنع فانه يعم الكل واراد بسجدة التلاوة وصلاة الجنازة ما وجبت قبل هذه الاوقات اما اذا تلاها فيها او حضرت الجنازة فيها فاداها فانه يصح من غير كراهة اذ الوجوب بالتلاوة والحضور لكن الافضل التاخير فيهما وفي التحفة الافضل ان يصلى على الجنازة اذا حضرت في الاوقات الثلاثة ولا يؤخرها بخلاف الفرائض، وظاهر التسوية بين صلاة الجنازة وسجدة التلاوة انه لو حضرت الجنازة في غير مكروه فاخرها حتى صلى في الوقت المكروه فانها لا تصح وتجب اعادتها كسجود التلاوة الخ، البحر: ۱/۲۵۱، كتاب الصلاة (قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة وصلاة الجنازة عند الطلوع والاستواء والغروب (الا عصر يومه)، ط: سعيد كراچی. (قوله او على جنازة) اى اذا حضرت في ذلك الوقت وكذا قوله وسجدة تلاوة اى اذا تليت فيه والا فلا كراهة، شامي: ۱/۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی.

(الا عصر يومه) فلا يكره فعله لا دائه كما وجب: الدر المختار (قوله الا عصر يومه) قيد به لان عصر امسه لا يجوز وقت التغير لثبوته في الذمة كاملا، لاستناد السببية فيه الى جميع الوقت، شامي: ۱/۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

مکروہ اوقات میں نفل یا قضاء نماز پڑھنا

مکروہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ قضاء نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے۔(۱)

اور مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱...... صبح صادق کے بعد فجر کی فرض نماز سے پہلے صرف فجر کی سنت پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی نفل پڑھنا اس وقت جائز نہیں۔

۲...... فجر کی فرض نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

۳...... عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔

ان تین اوقات میں کسی قسم کی بھی نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضوء، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز،(۲) البتہ قضاء نماز ان میں اور ۳ میں سورج میں زردی آنے سے پہلے پہلے تک پڑھنا جائز ہے۔(۳) مگر یہ خبر رہنی چاہئے کہ ان اوقات

(۱) "مکروہ اوقات" کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) (وکره نفل) قصدا (ولو تحیة مسجد) (الدر المختار) (قوله ولو تحیة مسجد) أشار به إلی أنه لا فرق بین ما له سبب أو لا کما فی البحر خلافا للشافعی فیما له سبب کالرواتب وتحیة المسجد. (شامی: ۱/۳۷۴، ۳۷۵، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی، وانظر إلی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.)

(۳) (وجمیع أوقات العمر وقت للقضاء إلا الثلاثة المنهیة) (الدر المختار) (قوله إلا الثلاثة المنهیة) وهی الطلوع والاستواء والغروب. (شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الإعادة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۷۵، ۳۷۶، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی.)

شدہ قضا نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے بلکہ تنہائی میں پڑھے، تاکہ لوگوں کو بدگمانی کا موقع نہ ملے اور اپنی کوتاہی کی بھی نہ تشہیر ہو جائے۔(۱)

مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ

غروب، طلوع اور زوال آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین ان اوقات میں آفتاب کی پرستش کرتے اور اس کو سجدہ کرتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے سے منع فرمایا اور عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت نماز میں وقت کے اعتبار سے ملت اسلام اور کفر میں تمیز اور فرق کرنا ضروری ہے۔

(احکام اسلام ص ۷۳)(۲)

---

(۱) وينبغي أن لا يطلع غيره على قضائه لأن التأخير معصية فلا يظهرها. الدر المختار. (قوله وينبغي الخ) تقدم في باب الأذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التأخير معصية فلا يظهرها وظاهره أن الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح فتأمل. والظاهر أن ينبغي هنا للوجوب وأن الكراهة تحريمية لأن إظهار المعصية معصية لحديث الصحيحين "كل أمتي معافى إلا المجاهرين وإن من الجهار أن يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول: عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه" شامي: ۲/۷۷، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. و: ۱/۳۹۱، باب الأذان، مطلب في أذان الجوق، (قوله لأن التأخير معصية) ط: سعيد كراتشي.

(۲) ثلاثة منها أوكد نهيا عن الباقين وهي الساعات الثلاثة إذا طلعت الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب لأنها أوقات صلاة المجوس، وهم قوم حرفوا الدين جعلوا يعبدون الشمس من دون الله واستحوذ عليهم الشيطان وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم "فإنها تطلع حين تطلع بين قرني الشيطان، وحينئذ يسجد لها الكفار" فوجب أن يميز ملة الإسلام وملة الكفر في أعظم الطاعات من جهة الوقت أيضا. حجة الله البالغة ۱/۳۰۲، قبيل "الاقتصاد في العمل" الفوائد، ط: كتب خانه رشيديه دهلي

مکروہ تحریمی کے ساتھ نماز ادا کی گئی

اگر نماز کے دوران کسی داخلی امور مثلاً واجب وغیرہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز میں کراہت آئی ہے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر نماز کے کسی داخلی امور کو ترک کرنے کی وجہ سے کراہت نہیں آئی بلکہ خارجی امور سے کراہت آئی ہے مثلاً فسق کی وجہ سے تو نماز دوبارہ شروع سے پڑھنا واجب نہیں۔(۱)

مکروہ لباس

جس لباس میں باہر نکلنا، بازار جانا، شادی غمی کی مجالس میں شرکت کرنا پسند نہ کرتے ہو عیب سمجھتے ہو اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

اور لباس کے اعتبار سے ہر ملک کا انداز الگ الگ ہے۔

مکروہ ہے

کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ، یا ذبح کرنے کی جگہ پر، نیز عام گذرگاہ پر، نہانے کی

---

(۱) وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها. الدر المختار. (قوله وكذا كل صلاة الخ) ... الا ان يدعى تخصيصها بان مرادهم بالواجب والسنة التى تعاد بتركه ما كان من ماهية الصلاة واجزائها فلا يشمل الجماعة لانها وصف لها خارج عن ماهيتها الخ. شامي: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها. ط: سعيد كراچي. سوابق النوادر ص: ۲۷، لتكملة الدالة على الحكم الفالة. ط: ادارة اسلاميات لاهور.

(۲) (و) كره (صلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) اى خدمة، ان له غيرها والا لا. الدر المختار (قوله وصلاته في ثياب بذلة) ... قال في البحر. وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية. شامي: ۱/ ۶۴۰–۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي.

جگہ پر اور عام جانوروں کو پانی پلانے کی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگرچہ وہ جگہیں نجاست سے پاک ہوں۔(۱)

ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں

ملازمت کی وجہ سے جمعہ کی نماز معاف نہیں ہے، اور اس کی وجہ سے جمعہ کی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

جمعہ کی اذان سننے کے بعد ملازم پر بھی لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہو جائے، اگر اس وجہ سے تنخواہ کٹ جائے تو اس کو منظور کر لیا جائے، آخرت کے اعتبار سے اسی میں خیر ہے، اگر تنخواہ کٹوا کر بھی جمعہ کی نماز کی اجازت نہ ملے تو دوسری ایسی جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے جہاں جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت مل جاتی ہو۔(۲)

---

(۱) ومنها الصلاة في المزبلة ، والمجزرة ، وقارعة الطريق والحمام، ومعاطن الابل ، اى مباركها ، فانها مكروهة في كل هذه الاماكن ولو كان المصلي آمنا من النجاسة ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة : ۱/ ۲۷۹ ، مكروهات الصلاة،الصلاة في قارعة الطريق والمزابل، ونحوها، ط: دار الفكر ، شامي: ۱/ ۳۷۹۔ ۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب في اعراب كائنا ما كان ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ووجب سعي اليها وترک البيع) ولو مع السعي ، الدر المختار (قوله وترک البيع) اراد به كل عمل ينافي السعي وخصه اتباع للآية، شامي: ۲/ ۱۶۱ ، باب الجمعة مطلب في حكم المرقي بين يدى الخطيب ، ط: سعيد كراچي.

والاصح وجوبها على مكاتب ومبعض واجير ويسقط من الاجر بحسابه ولو بعيداً ، وإلّا لا ، الدر المختار. (قوله بحسابه لو بعيدا) فان كان قدر ربع النهار حط عنه ربع الاجرة وليس للاجير ان يطالبه من الربع المحطوط بمقدار اشتغاله بالصلاة، تاتار خانية ,شامي: ۲/ ۱۵۳۔ ۱۵۴ ، باب صلاة الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۶/ ۷۰، كتاب الاجارة مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلي النافلة ، ط: سعيد كراچي.

ملازم کے لئے جماعت چھوڑنا

اگر ملازم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتا ہے تو افسر لوگ کہتے ہیں کہ کام کے وقت نماز پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ اس سے مالک کو نقصان ہوتا ہے، ایسے افسر کے کہنے سے جماعت کو چھوڑنا جائز نہیں، ایسا افسر سخت گنہگار ہے، جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت نہ ہو اس ملازمت کو چھوڑنا ضروری ہے۔(۱)

ململ کے کپڑے

نئے ململ کے کپڑے کو دھونے سے پہلے بھی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اگر ظاہری طور سے نجاست کی کوئی نشانی یا بدبو نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (لا لحبس أو سجن) شعرنا تظهر في الإثم بتركها مرة (على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج) ... فلا تجب على مريض ومقعد وزمن ومقطوع يد ورجل من خلاف) أو رجل فقط ذكره الحدادي (ومفلوج وشيخ كبير عاجز وأعمى) وإن وجد قائدا (ولا على من حال بينه وبينها مطر وطين وبرد شديد وظلمة كذلك) وريح ليلا لا نهارا، وخوف على ماله أو من غريم أو ظالم، أو مدافعة أحد الأخبثين، وإرادة سفر، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادي، وكذا اشتغاله بالفقه لا بغيره. الدر المختار، شامي: ۱/۵۵۴-۵۵۶، باب الإمامة، ط: سعيد كراچی۔ نیز دیکھئے [illegible]۔

(قوله: وليس للخاص أن يعمل لغيره) بل ولا أن يصلي النافلة. قال في التاتارخانية: وفي فتاوى الفضلي: وإذا استأجر رجلا يوما يعمل كذا فعليه أن يعمل ذلك العمل إلى تمام المدة ولا يشتغل بشيء آخر سوى المكتوبة، وفي فتاوى سمرقند: وقد قال بعض مشايخنا: له أن يؤدي السنة أيضا. شامي: ۶/۷۰، كتاب الإجارة، مطلب ليس للأجير الخاص أن يصلي النافلة، ط: سعيد كراچی.

(۲) اس لئے کہ کپڑے کا پاک ہونا یقینی ہے اور نجاست کا پہنچنا شک ہے۔

(ولو شك في نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم يعتبر) وتمامه في الأشباه. الدر المختار. (قوله: ولو شك الخ) في التاتارخانية: من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والجباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما يتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب. شامي: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد كراچی.

منارہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے کے لئے "منارہ" نہیں تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد کی چھت پر اذان دیا کرتے تھے، بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے منارہ بنایا گیا۔(۱)

منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہنا

جو نماز پڑھ رہا ہے، اس سے ہٹ کر کسی دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کے لئے "اللہ اکبر" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

منفرد پر سجدہ سہو کا حکم

"سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر" کے عنوان کو دیکھیں۔

منفرد کو حدث ہو جائے

"حدث منفرد کو ہو جائے" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله ويستحب في المنارة) يعني إن لم يتم الإعلام بتحويل وجهه مع ثبات قدميه ولم تكن في زمنه صلى الله عليه وسلم مئذنة، بحر

قلت: وفي شرح الشيخ إسماعيل عن الأوائل للسيوطي: أن أول من رقي منارة مصر للأذان شرحبيل بن عامر المرادي وبنى مسلمة المنابر للأذان بأمر معاوية ولم تكن قبل ذلك، وقال ابن سعد بالسند إلى أم زيد بن ثابت كان بيتي أطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن فوقه من أول ما أذن إلى أن بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده فكان يؤذن بعد على ظهر المسجد وقد رفع له شيء فوق ظهره. شامي، ۱/۳۸۷، باب الأذان، مطلب في أول من بنى المنائر للأذان قبله وبعده، ط: سعيد كراچي.

(۲) التكبير بنية الانتقال لصلاة أخرى غير صلاته، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۲۹۲، مبطلات الصلاة، الحنفية، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت.

منفرد کی اقتداء

اگر کوئی شخص اکیلے فرض نماز پڑھ رہا ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہے یا پڑھ لی ہے اتنے میں دو چار آدمی آکر اس کے پیچھے اقتداء کرکے نماز میں شریک ہوگئے تو یہ آدمی امامت کی نیت کرے اگر جہری نماز ہے تو قرأت جہاں تک پہنچا ہے وہاں سے جہر کرے اور قرأت بلند آواز سے کرے، اور اگر امامت کی نیت نہیں کی تو بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں، اور اگر سری نماز ہے تو سری طور پر قرأت کرے۔(۱)

منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کی تو نماز صحیح ہے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے۔(۲)

منفرد نے سری نماز میں جہر کی

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) یشرع منفرداً فی صلاة جهریة فقرأ الفاتحة مخافتة ثم اقتدی به جماعة یجهر بالسورة إن قصد الإمامة، وإلا فلا لأنه لا یلزمه ما لم یلتزمه. حلبی کبیر ص: ۵۰۹، فصل فی مسائل شتی، ط: سہیل اکیڈمی لاہور و ص: ۵۴۳، ط: مکتبة کوئٹه.

(۲) والمنفرد لا یجب علیه السهو بالجهر والإخفاء لأنهما من خصائص الجماعة، هکذا فی التبیین. هندیة: ۱/۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، قبیل فصل سهو الإمام یوجب علیه الخ، ط: رشیدیة کوئٹه. (قوله علی المذهب) ونقل فی التاتارخانیة عن المحیط أنه لا سهو علیه إذا جهر فیما یخافت لأنه لم یترک واجبا، وعلله فی الهدایة فی باب سجود السهو بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة الخ. شامی: ۱/۵۳۳، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ص: ۵۰۹، فصل فی مسائل شتی ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

منہ اور ناک بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے وغیرہ سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

منہ چھپا کر نماز پڑھنا

مریض کے لئے سردی وغیرہ کی وجہ سے اپنے تمام بدن اور منہ کو چادر وغیرہ سے چھپا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

منہ قبلے سے پھیرنا

نماز کی حالت میں منہ قبلے سے پھیرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ پورا منہ پھیرا جائے یا تھوڑا۔(۳)

منی

اگر کسی نے نماز پڑھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی، اور وہ نماز کے بعد سویا

---

(۱) (و) كره (التلثم) وهو تغطية الأنف والفم في الصلاة لأنه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم النيران، زيلعي، ونقل ط عن أبي السعود أنها تحريمية. شامي: ۱/۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراتشي.

(۲) انظر في الحاشية السابقة.

(۳) (والتفات بوجهه) كله (أو بعضه) للنهي وببصره يكره تنزيها وبصدره تفسد، الدر المختار (قوله للنهي) هو ما رواه الترمذي وصححه عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم إياك والالتفات في الصلاة فإن الالتفات في الصلاة هلكة فإن كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة، وروى البخاري أنه صلى الله عليه وسلم قال "هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده في الحلية بأن يكون لغير عذر وينبغي أن تكون تحريمية، كما هو ظاهر الأحاديث، شامي: ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط: سعيد كراتشي.

نہیں تھا، تو جس نے جو نماز پڑھی ہے غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی۔(۱)

مثلاً کسی نے فجر کی نماز پڑھی، اور دوپہر میں اس نے کپڑوں پر منی دیکھی اور وہ فجر کے بعد سویا نہیں تھا تو غسل کر کے فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر فجر کی نماز کے بعد سویا تھا، اور اٹھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی تو اس صورت میں فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

موبائل

نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کو بند کرلینا ضروری ہے، ورنہ مسجد میں نماز کے دوران موبائل بجنے کی صورت میں میوزک بجنے کا گناہ ہوگا، اور لوگوں کی نماز میں خلل ڈالنے کی وجہ سے بھی گناہ ہوگا، تاہم اگر کوئی نماز سے پہلے موبائل بند کرنا بھول گیا تھا اور نماز کے دوران کسی کی کال آئی اور موبائل بجنا شروع ہوگیا، تو نماز کے دوران صرف ایک ہاتھ کی مدد سے اس کو بند کردے، دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر کی

---

(۱) [فروع] وجد في ثوبه منيا أو بولا أو دما أعاد من آخر احتلام وبول ورعاف (قوله أعاد من آخر احتلام) [illegible] وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام لأن النوم سببه كما في نقله في البحر (الشامي: ۱/۲۱۰، كتاب الطهارة، فصل في البئر، مطلب مهم في تعريف الاستحسان، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۲۲۵، كتاب الطهارة، [فروع] قبيل (قوله والعرق كالسؤر) ط: سعيد كراچي.

الأصل إضافة الحادث إلى أقرب أوقاته، منها: ما لو رأى في ثوبه نجاسة قد صلى فيه ولا يدري متى أصابته، يعيدها من آخر حدث أحدثه، والمني من آخر رقدة. (الأشباه والنظائر: ۱/۲۰۳، القاعدة الثالثة، ط: إدارة القرآن كراچي.

وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بعض لوگ نماز کے دوران موبائل میں کال آنے کی صورت میں موبائل نکال کر دیکھتے ہیں کہ کال کس کی ہے، پھر بند کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ صورت صحیح نہیں ہے، احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

موت کے وقت کی تین سزائیں

”نماز میں سستی کی چودہ سزائیں مقرر ہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

موتیا

اگر آنکھ میں موتیا ہے، آپریشن کرانا ضروری ہے ورنہ آنکھ کی بینائی ختم ہو جائے گی تو آپریشن کرا سکتا ہے، اگر آپریشن کے بعد قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے تو قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھے، اور اگر قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے، اور اگر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے میں نقصان ہوتا ہے تو ایسی مجبوری کی صورت میں نماز نہ پڑھے، بلکہ نماز پڑھنے کے

---

(۱) (ويفسدها كل عمل كثير) ليس من أعمالها ولا لإصلاحها وفيه أقوال خمسة أصحها (ما لا يشك) بسببه (الناظر) من بعيد (في فاعله أنه ليس فيها) وإن شك أنه فيها أم لا فقليل. الدر المختار. (قوله وفيه أقوال خمسة، أصحها ما لا يشك الخ) ..

القول الثاني أن ما يعمل عادة باليدين كثير وإن عمل بواحدة كالتعمم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وإن عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها إلا إذا تكرر ثلاثا متوالية وضعفه في البحر بأنه قاصر عن إفادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل. شامي: ۱/۶۲۴-۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچی.

بعد عقل بحال ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھا کرے۔(۱)

مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا

اگر مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت کے بغیر غیر مؤذن کے لئے اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(١) (من تعذر عليه القيام) أي كله (لمرض) حقيقي وحده أن يلحقه بالقيام ضرر به يفتى (قبلها أو فيها) أي الفريضة (أو) حكمي بأن (خاف زيادته أو بطء برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألما شديدا) ... (صلى قاعدا) ... كيف شاء ... (بركوع وسجود وإن قدر على بعض القيام) ... قام ... (وإن تعذرا) ... لا القيام أومأ ... قاعدا ... (ويجعل سجوده أخفض من ركوعه) ... (وإن تعذر القعود) ولو حكما (أومأ مستلقيا) على ظهره (ورجلاه نحو القبلة) الخ.

الدر المختار) شامي: ٢/٩٥-٩٩، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

[تنبيه: جعل في المعراج المسألة على أربعة أوجه: إن زاد الإغماء على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء إجماعا وإلا وهو يعقل قضى إذا صح إجماعا وإن زاد وهو يعقل قولا وهو لا يعقل فعلى الخلاف. شامي: ٢/١٠٠، باب صلاة المريض، قوله في ظاهر الرواية، ط: سعيد كراچی.

هندية: ١/١٣٦-١٣٧، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ.

(قوله في ظاهر الرواية) وقيل: لا يسقط القضاء بل تؤخر عنه إذا كان يعقل، وصحح في الهداية، الخ، شامي: ٢/٩٩، ط: سعيد كراچی. البحر: ٢/١١٢-١١٥، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. (قوله وإلا أخرته) البحر: ٢/١١٥، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(قوله ومن جن أو أغمي عليه خمس صلوات قضى ولو أكثر لا) ... إلا أنه يرد عليه ما إذا زال عقله بالخمر أو أغمي عليه بسبب شرب البنج أو الدواء فإنه لا يسقط عنه القضاء في الأول وإن طالت المدة لأنه حصل بما هو معصية فلا يوجب التخفيف، وعند محمد يسقط؛ ثم لا يسقط أيضا في الثاني عند أبي حنيفة لأن النص ورد في الإغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا في إغماء حصل بصنع العباد لأن العذر إذا جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق، الخ. البحر: ٢/١١٨، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(٢) عن زياد بن الحارث الصدائي قال: أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أؤذن في صلاة الفجر فأذنت فأراد بلال أن يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أخا صداء قد أذن ومن

مؤذن مرتد ہو گیا

اگر مؤذن اذان دینے کے بعد مرتد ہو گیا تو اذان کا اعادہ ضروری نہیں افضل ہے، اور اگر اذان دینے کے دوران مرتد ہو گیا تو اس صورت میں شروع سے اذان دوبارہ دینی چاہئے۔

موذی جانور

موذی جانور یعنی سانپ بچھو وغیرہ کو نماز کی حالت میں قتل کرنا، مارنا جائز ہے۔(۱)

= اذن فهو يقيم ... الخ. ترمذي: ١/٤٨، باب ما جاء ان من اذن فهو يقيم، ط: فاروقي كتب خانه.
وفي البدائع: من صفات المؤذن ان من اذن فهو الذي يقيم، وان اقام غيره فان كان يتأذى بذلك يكره لان اكتساب اذى المسلم مكروه وان كان لا يتأذى به لا يكره. بدائع: ١/١٥١، فصل في بيان سنن الاذان، ط: سعيد كراچي. و: ١/٣٥٧، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ١/٣٩٥، باب الاذان مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه ط: سعيد كراچي.

(۱) ويباح قطعها لنحو قتل حية: الدر المختار. (قوله ويباح قطعها) اى ولو كانت فرضا (قوله لنحو قتل حية) اى بأن يقتلها بعمل كثير، شامي: ١/٦٥٤، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي. و: ١/٦٥١، ط: سعيد كراچي.
فصل: المضطرب والحية في الصلاة لا يفسد الصلاة سواء حصل بضربة او بضربات وهو الاظهر. هندية: ١/١٠٣، الباب السابع فيما يفسد الصلاة الخ، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ٢/٣٠، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله لا قتل الحية والعقرب، ط: سعيد كراچي.

موزہ

موزے پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر موزوں میں ٹخنے بھی چھپ جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

موزہ اتر گیا

☆… اگر کوئی شخص چمڑے یا جرابین کے موزے پر مسح کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران موزہ اتر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر قعدہ اخیرہ میں اتر گیا تب بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو تازہ وضو کرکے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) والخف شرعا الساتر للكعبين فأكثر من جلد ونحوه. الدر المختار مع الشامي ۱/۲۶۲، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچي. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد، عن الشعبي عن ابي بردة بن ابي موسى الاشعري عن المغيرة بن ابي شعبة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كميها. قال المغيرة: فجعلت أصب عليه الماء من اداوة معي فتوضأ وضوءه للصلاة، ومسح على خفيه ولم ينزعهما ثم تقدم وصلى. كتاب الآثار، ص: ۱۸، باب المسح على الخفين، رقم: ۱۰۱، ط: دار الحديث ملتان

(۲) قوله العشرين … ومضي مدة المسح ونزع الخف فإن في كل منها ظهر الحدث السابق بل يستكمل الداخل في غير هذه … لوجود الأصل الذي يبتنى عليه البطلان في الاثني عشرية. وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجد في اثنائها منع التمسك بصحتها ايضا. اذا وجد بعد الجلوس الاخير فلا صحة عند الإمام لا عندهما. فالجواب. شامي: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي. (وبالخف ناقض الوضوء؛ لانه معقبه (ونزع خف) ولو واحدا. الدر المختار

(قوله ونزع خف) أراد به ما يشمل الانتزاع، وانما نقض لسراية الحدث الى القدم عند زوال المانع (قوله ولو واحدا) لان الانتقاض لا يتجزأ، ولا لزم الجمع بين الغسل والمسح واشار الى ان المراد بالخف الجنس الصادق بالواحد والاثنين. شامي: ۱/۲۸۳، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر نمازی نے نماز کے دوران موزہ خود اتار دیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

موسیقی کی طرز پر پڑھنا

نماز کے دوران قرآن کریم کو موسیقی کی طرز پر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

مونڈھے نرم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم رہیں۔(۳)

یعنی اگر کوئی شخص جماعت میں اس طرح کھڑا ہو کہ صف برابر نہ ہو، اور پیچھے سے اگر کوئی شخص آکر اس کا مونڈھا پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا ہو جانے کے لئے کہے تو وہ ضد وہٹ دھرمی اور تکبر نہ کرے بلکہ اس شخص کا کہنا مان لے اور سیدھا کھڑا ہو کر صف برابر کرلے۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص صف میں آکر کھڑا ہونا چاہے جبکہ صف

---

(۱) (وبطلت الصلاة في مسائل) .... او نزع خفيه بعمل يسير بأن كانا واسعين لا يحتاج فيهما الى المعالجة في النزع الخ، هندية: ۱/ ۹۷، فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ومنها القراءة بالالحان ان غير المعنى والالا (قوله بالالحان) اى بالنغمات وحاصلها كما في الفتح اشباع الحركات لمراعاة النغم، شامي: ۱/ ۶۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچى.

(۳) وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الينكم مناكب في الصلاة رواه ابوداود. مشكوة، ص: ۹۸، باب تسوية الصف، قبيل الفصل الثالث ط: قديمى كراچى.

میں جگہ بھی ہے تو اس کو منع نہ کرے بلکہ صف میں کھڑا ہونے دے۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ نماز خشوع خضوع، سکون اور وقار کے ساتھ پڑھے۔(۱)

مونھ پر ہاتھ پھیرنا

نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ مونھ پر پھیرنے سے بچنا چاہئے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، نماز خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھے، فضول حرکتوں سے احتراز کرے۔(۲)

مہندی

عورتوں کے لئے ہاتھوں میں مہندی لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ ہاتھوں میں مہندی لگا کر مٹھی بند کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے سنت اور واجب کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔(۳)

---

(۱) (في الصلاة) قيل معناه أنه إذا كان في الصف وأمره أحد بالاستواء أو بوضع يده على منكبه ينقاد ولا يتكبر فالمعنى أسرعكم انقياداً، وقيل معناه لزوم السكينة والوقار في الصلاة فلا يلتفت ولا يحاك بمنكبه منكب صاحبه فالمعنى أكثركم سكينة ووقاراً، وقيل معناه لا يمتنع أحدكم لتضييق المكان على من يريد الدخول بين الصف لسد الخلل نقله السيد وقال ميرك: الأرجح الأول، ويؤيده حديث أبي أمامة في الفصل الثالث ولينوا في أيدي إخوانكم. مرقاة المفاتيح ۳/ ۲۲، باب تسوية الصف، قبيل الفصل الثالث، ط: مكتبه امداديه ملتان

(۲) (و) يكره (الاختصار أي يكف ثوبه) وهو في الصلاة بحسب عنه بأن يرفعه من بين يديه أو من خلفه عند السجود. الخ. حلبي كبير ص: ۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور

(۳) اس لئے کہ نماز کے دوران ہر رکن میں مٹھی کا کھلا رہنا مسنون ہے جیسا کہ صفۃ الصلاۃ کے باب سے واضح ہے، (وسنتها) رفع اليدين للتحريمة ونشر أصابعه ... ووضع يمينه على يساره تحت سرته وتكبير الركوع وتسبيحه ثلاثاً وأخذ ركبتيه بيديه وتفريج أصابعه ... ووضع يديه وركبتيه الخ. هنديه ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/ ۴۷۳، ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

میاں بیوی کی جماعت

اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے برابر میں اس طرح کھڑے ہو کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہیں جیسا کہ ایک مقتدی ہونے کی صورت میں حکم ہے تو کسی کی بھی نماز نہیں ہوگی، لیکن اگر بیوی کے قدم میاں کے قدم سے پیچھے ہوں تو نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

میت کی طرف سے نماز ادا کرنا

عبادت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت (۲) مالی عبادت (۳) بدنی اور مالی عبادت سے مرکب۔

بدنی عبادت وہ ہے جو ہر عاقل و بالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس کی طرف سے ادا کرے گا تو وہ عبادت ادا نہیں ہوگی جیسے نماز بدنی عبادت ہے۔

اور مالی عبادت وہ ہے جو مال سے ادا کرنا ضروری ہے، یہ عاقل و بالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری نہیں، اگر اس کی اجازت سے دوسرا آدمی بھی ادا کرے گا تو صحیح ہو جائے گا، جیسے زکوٰۃ خود ادا کرے یا اجازت سے کوئی دوسرا آدمی ادا کرے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اور مرکب عبادت یعنی اس میں بدن اور مال دونوں کی ضرورت ہے مثلاً حج، اس

(۱) بقوله رحمه الزيلعي الخ ... امرأة اذا صلت مع زوجها في البيت ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدماها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع راس المرأة في السجود قبل راس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم الخ شامي: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي

میں خود کو بھی جاتا ہے اور کرایہ کھانا اور رہائش وغیرہ میں خرچ بھی کرتا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود ادا کر سکتا ہے کسی دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگا، ہاں اگر مر گیا یا طاقت نہ ہونے کی وجہ سے عاجز ہو گیا تو دوسرا کوئی ادا کر سکتا ہے۔(۱)

اب اس تفصیل کے بعد اصل بات یہ ہے کہ نماز بدنی عبادت ہے، ہر آدمی کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کسی آدمی کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء اس کے حکم سے یا اس کے حکم کے بغیر اس کی فوت شدہ نمازوں کو پڑھیں گے تو میت کی طرف سے ادا نہیں ہوگی، ہاں اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت کی تو فدیہ دینا صحیح ہوگا، اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو ورثاء اپنی خوشی سے بھی فدیہ دے سکتے ہیں، میت پر احسان ہوگا۔(۲)

---

(۱) العبادة المالية كزكاة و كفارة تقبل النيابة عن المكلف مطلقا عند القدرة و العجز —— والبدنية كصلاة وصوم لا تقبلها مطلقا او المركبة منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز الى الموت لانه فرض العمر حتى تلزم الاعادة بزوال العذر. شامی: ۲/ ۵۹۷ـ ۵۹۸ باب الحج عن الغير ، مطلب فی الفرق بین العبادة والقربة والطاعة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۳۵۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. بدائع: ۲/ ۳۵۳ـ ۳۵۵، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) وهی عبادة بدنية محضة فلا نيابة فيها اصلا) ای لا بالنفس كما صحت فی الصوم بالفدية للفانی ، الدر المختار (قوله فلا نيابة فيها اصلا) لان المقصود من العبادة البدنية اتعاب البدن وقهر النفس الامارة بالسوء ولا يحصل بفعل النائب بخلاف المالية فتجری فيها النيابة مطلقا ، الخ، شامی: ۱/ ۳۵۵، کتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچی. (وفدی) لزوما (عنه) ای عن الميت (وليه) الذی يتصرف فی ماله (كالفطرة) قدراً ...... بوصيته من الثلث —— (وان) لم يوص و (تبرع وليه به جاز ان شاء الله ويكون الثواب للولی "اختيار" (وان صام او صلى عنه) الولی (لا) لحديث النسائی "لا يصوم احد عن احد ولا يصلی احد عن احد ولكن يطعم عنه وليه ، الدر المختار: ۲/ ۴۲۳ـ ۴۲۵، قوله ويكون الثواب للولی، "اختيار" القول : الذی رأيته فی الاختيار هكذا وان لم يوص لا يجب على الورثة الاطعام لانه عبادة فلا تؤدی الا بامره وان فعلوا ذلك جاز ويكون له ثواب، شامی: ۲/ ۴۲۵، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل فی العوارض المبيحة لعدم الصوم ،ط : سعيد كراچی.

میدان میں دوصف کا فاصلہ

اگر خالی میدان میں جماعت کے ساتھ نماز ہورہی ہے، امام اور مقتدی کے درمیان دوصف کے برابر خالی جگہ ہے تو اقتداء درست نہیں ہوگی، اس لئے بڑے بڑے مجمع میں صف بناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔(۱)

بعض لوگ جہاں جگہ ملتی ہے اور سہولت دیکھتے ہیں نیت باندھ لیتے ہیں، ایسا نہ کریں، ورنہ اقتداء صحیح نہ ہونے کی صورت میں نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

میلا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

صاف ستھرا کپڑا ہونے کے باوجود میلا کچیلا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر صاف ستھرا کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے میلا کچیلا کپڑا پہن کر نماز پڑھ رہا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ويمنع من الاقتداء ..... (طريق تجرى فيه عجلة) ..... (او خلاء) اى فضاء (فى الصحراء) او فى مسجد كبير جدا كمسجد القدس (يسع صفين) فاكثر الا اذا اتصلت الصفوف فيصح مطلقا الدر المختار : ۱/ ۵۸۴ ـ ۵۸۵ ، (قوله يسع صفين) نعت لقوله خلاء ، والتقييد بالصفين صرح به فى الخلاصة والفيض وفى المنغى وفى الواقعات الحسامية وخزانة الفتاوى وبه يفتى اسماعيل ، فمافى الدرر من تقييده الخلاء بما يمكن الاصطفاف فيه غير المفتى به ، تامل شامى: ۱/ ۵۸۵ ، باب الامامة، مطلب الكافى للحاكم جمع كلام محمد فى كتبه التى فى ظاهر الرواية، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۷، الفصل الرابع فى بيان ما يمنع صحة الاقتداء، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (وصلاته فى ثياب بذلة) يلبسها فى بيته (ومهنة) اى خدمة ، ان له غيرها والا لا ، شامى: ۱/ ۶۴۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مكروهات الصلاة ، ط: سعيد كراچى.

میلے کپڑے

اگر میلے کپڑے پاک ہیں تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، تاہم اگر پاک صاف کپڑے آسانی سے میسر ہیں تو میلے کپڑے میں نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

(۱) بالنظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

ن

نابالغ

☆ ..... اگر کوئی نابالغ لڑکا یا لڑکی ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور اس پر قضا پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت میں زیادہ گنجائش ہے تو اسی وقت وضو کر کے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆ ..... اگر کسی نابالغ لڑکے نے اول وقت میں نماز ادا کی، اور آخری وقت میں وہ بالغ ہو گیا اور کم سے کم اللہ اکبر کی مقدار بھی اس نماز کا وقت باقی تھا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ اس نے جو اول وقت میں نماز پڑھی تھی وہ نفل تھی، اور اب جو نماز اس کو پڑھنی ہے وہ فرض ہے، نفل پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوتا۔(۲)

نابالغ امام

☆ ..... نابالغ، نابالغ کے لئے امام بن سکتا ہے، بالغ کا امام نہیں بن سکتا، اس

---

(۱) (وسببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت أي الجزء الأول منه إن اتصل به الأداء وإلا فما (أي جزء من الوقت) يتصل به (الأداء وإلا) يتصل الأداء بجزء (فالسبب) هو الجزء الأخير ولو ناقصاً، حتى تجب على مجنون ومغمى عليه أفاقا، وحائض ونفساء طهرتا وصبي بلغ. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، وقوله (وصبي بلغ) وكان من بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة أو أكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض التي طهرت على العشرة. شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلماً من الأفعال، ط: سعيد كراچی۔

(۲) قوله (وإن صلاهما) أي في أول الوقت يعني أن صلاتهما الأولى لا تسقط عنهما الطلب والصلاة نافلة، أما في الصبي فلكونها نفلاً. وفي البحر عن الخلاصة: غلام صلى العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتى طلع الفجر، عليه إعادة العشاء، وهو المختار، وإن انتبه قبله عليه قضاء العشاء إجماعاً، وهي واقعة محمد سألها أبا حنيفة فأجابه بما قلنا. شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلماً من الأفعال، ط: سعيد كراچی. بدائع: ۱/۱۳۳، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الأركان، ط: سعيد كراچی۔

لئے بالغ کے لئے نابالغ کی اقتداء کرنا درست نہیں، اس میں فرض اور غیر فرض دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

☆ بالغ لوگوں کے لئے نابالغ بچے کے پیچھے فرض، تراویح، وتر، نفل، فرض کوئی بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔(۲)

نابالغ ایک ہے

اگر نابالغ ایک ہے تو بالغوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔(۳)

نابالغ لڑکی مقتدی ہے

اگر مقتدی نابالغ لڑکی ہے، تو اس کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے، چاہے ایک

---

(۱) (قوله ولا يصح اقتداء الخ) ... وأما غير البالغ فإن كان ذكرا تصح إمامته لمثله من ذكر وأنثى وخنثى. شامي: ۱/۵۷۷، ط: سعيد، باب الإمامة، قبيل مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده. ط: سعيد كراچي. وصبي بمثله، البحر مع الدر: ۱/۳۸۲، ط: سعيد كراچي

وإمامة الصبي المراهق لصبيان مثله يجوز كذا في الخلاصة، وعلى قول أئمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان في التراويح والسنن المطلقة ... المختار أنه لا يجوز في الصلوات كلها، كذا في الهداية، وهو الأصح، هكذا في المحيط، وهو قول العامة وهو ظاهر الرواية. هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وعلى قول أئمة بلخ يصح الاقتداء بالصبيان في التراويح والسنن المطلقة كذا في فتاوى قاضيخان، المختار أنه لا يجوز في الصلوات كلها كذا في الهداية وهو الأصح هكذا في المحيط وهو قول العامة وهو ظاهر الرواية. هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۷۷، ط: سعيد كراچي

(۳) ثم الصبيان ظاهره تعددهم، فلو واحدا دخل الصف (قوله فلو واحدا دخل الصف) ذكره في البحر بحثا. قال: وكذا لو كان المقتدي رجلا وصبيا يصفهما خلفه لحديث أنس: فصففت أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا، وهذا بخلاف المرأة الواحدة فإنها تتأخر مطلقا كالمتعددات للحديث المذكور. شامي: ۱/۵۷۱، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول. ط: سعيد كراچي.

ہو یا ایک سے زیادہ ہوں دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۱)

نابالغ کی اقتداء

☆……نابالغ کی اقتداء بالغ اور نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔ (۲)

☆……نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔ (۳)

نابالغ مقتدی سے جماعت کا ثواب مل جائے گا

اگر امام کے پیچھے ایک نابالغ، سمجھ دار، عاقل بچے نے بھی اقتداء کی، تو اس کو باجماعت نماز کہا جائے گا، اور جماعت کا پورا ثواب ملے گا۔ (۴)

نابینا کا رخ صحیح کرنا

☆……اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو اس کو زبان سے کہہ کر یا ہاتھ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واما غیر البالغ فان کان ذکرا تصح امامته بمثله من ذکر وانثی وخنثی ویصح اقتداء ه بالذکر مطلقا، فقط، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی.

(۳) واما غیر البالغ ——— وان کان انثی یصح اقتداء ها بالکل، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۴) (و اقلها اثنان) واحد مع الامام ولو ممیزا او ملکا الخ، الدر المختار، (قوله و اقلها اثنان) لحدیث "اثنان فما فوقهما جماعة" اخرجه السیوطی فی الجامع الصغیر ورمز لضعفه، قال فی البحر: لانه ما خوذة من الاجتماع وهما اقل ما تتحقق به، وهذا فی غیر جمعة، الخ، (قوله ولو ممیزا) ای ولو کان الواحد المقتدی صبیا ممیزا، قال فی السراج لو حلف لا یصلی جماعة وام صبیا یعقل حنث آه ولا عبرة بغیر العاقل بحر، قال: ط: ویوخذ منه انه یحصل ثواب الجماعة باقتداء المتنفل بالمفترض، لان الصبی متنفل، ولم ار حکم اقتداء المتنفل بمثله هل یزید ثوابه علی المنفرد فلیحرر، الخ، شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

سے پکڑ کر قبلہ رخ سیدھا کرنا درست ہے، اس سے نابینا کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر غلط رخ پر نماز پڑھنے والے نابینا کو سیدھے رخ پر کرنے والا آدمی نماز میں ہے تو اس کو صرف ایک ہاتھ کی مدد سے صحیح رخ پر کر دینا جائز ہوگا، کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، ہاں اگر نماز پڑھنے والا آدمی زبان سے بول کر نابینا کا رخ سیدھا کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور سیدھے رخ پر کرنے والے آدمی کی نماز بولنے کی وجہ سے فاسد ہو جائے گی۔

☆..... اگر ایک ہاتھ کے اشارہ اور حرکت سے نماز کے اندر قریب میں کھڑے ہوئے نابینا کے رخ کو ٹھیک کر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور ٹھیک کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اگر نابینا کا رخ ٹھیک کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ قریب کھڑے ہوئے آدمی دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کر دیں۔

---

(۱) (ولو أعمى) فسواه رجل بنى. الدر المختار. (قوله ولو أعمى) قال في شرح المنية: ولو صلى الأعمى ركعة إلى غير القبلة فجاء رجل فسواه إلى القبلة واقتدى به، إن وجد الأعمى وقت الشروع من يسأله فلم يسأله لم تجز صلاتهما، وإلا جازت صلاة الأعمى دون المقتدي لأن عنده أن الإمام بنى صلاته على الفاسد وهو الركعة الأولى اهـ، ومثله في الفتح والسراج ومفاده أن الأعمى لا يلزمه مس المحراب إذا لم يجد من يسأله، وأنه لو ترك السؤال مع إمكانه وأصاب القبلة جازت صلاته وإلا فلا. شامي: ۱/۴۳۳، باب شروط الصلاة، مطلب مسائل التحري في القبلة، ط: سعيد كراچی۔

اور ان دونوں قسم کے لوگوں کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ یہی نفرت ہے۔(۱)

نابینا کی امامت

نابینا کی اقتداء مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر یہ نابینا سب سے افضل ہے، اور مسائل سے زیادہ واقف ہے تو کوئی کراہت نہیں، بلکہ اس کو امام بنانا افضل ہے۔(۲)

نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھی

اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو لوگوں کو چاہئے کہ زبان سے کہہ کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کے رخ کو سیدھا کردیں، اور اگر قریب والا آدمی نماز میں ہے تو زبان سے کہہ کر تو رخ ٹھیک نہیں کراسکتا، باقی ایک ہاتھ سے پکڑ کر یا اشارہ سے اس کے رخ کو درست کرسکتا ہے، دونوں کی نماز صحیح ہوجائے گی، اور اگر دونوں ہاتھ سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے ٹھیک کرنے والے آدمی کی نماز نہیں ہوگی۔

اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور اس نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہوجائے گی، کیونکہ نابینا کے لئے بالکل قبلہ کے رخ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں۔(۳)

ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا

ناپاک جگہ پر سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پاک جگہ

---

(۱) ایضاً

(۲) قوله ای غیر الفاسق، حیث قال: قید کراهة امامة الاعمی فی المحیط وغیره بان لا یکون افضل القوم، فان کان افضلهم فهو اولی الخ، شامی ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام، ط. سعید کراچی۔

(۳) "نابینا کا رخ صحیح کرنا" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں

پر پڑھنا لازم ہے۔(۱)

ناپاک جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا

کسی ناپاک جگہ پر شیشہ کا تختہ بچھا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

ناپاک جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا

اگر ناپاک جگہ خشک ہے، اور اس کے اوپر اتنا موٹا کپڑا بچھایا گیا ہے کہ نیچے سے نجاست نظر نہیں آتی تو اس پر نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) (وطهارة مكانه) ... (قوله ومكانه) أي موضع قدميه أو إحداهما إن رفع الأخرى، وموضع سجوده اتفاقا في الأصح، الدر المختار. (قوله اتفاقا في الأصح) وفي رواية عن الإمام: لا يشترط طهارة موضع السجود آه ح، أي بناء على رواية جواز الاقتصار على الأنف في السجود فلا يشترط طهارة موضع الأنف، لأنه أقل من قدر الدرهم كما في شرح المنية، لكن لو سجد على نجس ففي المنية تفسد الصلاة، وعند أبي يوسف تفسد السجدة، فإن أعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والأولى ظاهر الرواية. كما في الحلية. شامي: ۱/۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۲، ۳) (قوله ومكانه) فلا تمنع النجاسة في طرف البساط ولو صغيرا في الأصح، ولو كان رقيقا وبسطه على موضع نجس إن صلح ساترا للعورة تجوز الصلاة كما في البحر عن الخلاصة، وفي القنية: لو صلى على زجاج يصف ما تحته قالوا جميعا يجوز، وأما لو صلى على لبنة أو آجر أو خشبة غليظة أو ثوب مخيط مضربة أو غير مضرب فسيأتي الكلام عليه في باب مفسدات الصلاة. شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(قوله وصلاته على مصلى مضرب) ... وفي المنية بعد حكايته القول الثاني: وعلى هذا لو صلى على حجر الرحى أو باب أو بساط غليظ أو مكعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عند أبي يوسف لا يجوز نظرا إلى اتحاد المحل، فاستوى ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق، وعند محمد يجوز لأنه صلى في موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس، بخلاف الثوب الصفيق لأن الظاهر تنفذ الرطوبة إلى الوجه الآخر آه وظاهره ترجيح قول محمد وهو الأشبه اه. شامي: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

ناپاک چیز جیب میں ہے

جیب میں ناپاک چیز رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے جیب میں ناپاک چیز رکھ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(١)

ناپاک کپڑا بدلنے کا انتظام ہے

اگر ناپاک کپڑا بدل کر پاک کپڑا پہننے کا انتظام ہے، اس کے باوجود ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی، پاک کپڑا بدل کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(٢)

ناپاک کپڑے

ایک بیمار جس کے جسم کے نیچے ناپاک کپڑے ہوں، اور جب بھی اس کے نیچے کوئی چیز بچھائی جاتی ہے وہ ناپاک ہوجاتی ہے تو وہ اسی حال میں نماز پڑھے گا، کیونکہ

---

(١) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل. الدر المختار: ١/٣١٦. (قوله وإن كره تحريما) ... وفي المجتبى: يكره أن يصلي ومعه قدر درهم أو دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه الخ. شامي: ١/٣١٦، باب الأنجاس، ط: سعيد كراتشي. وفي التجنيس رجل صلى وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة أو لم تكن لأن هذا ليس في مظانه ومعدنه. هندية: ١/٦٢، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ط: رشيدية كوئٹہ. شامي: ١/٤٠٢، باب شروط الصلاة، قوله (وكشف ربع عضو)، ط: سعيد كراتشي. البحر: ١/٢٨٠، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي.

(٢) (فمن معه ثوب طاهر ...) ... الدر مع الرد: ١/٤٠٢، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراتشي. (وإن سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له أن لا يغسله إن كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) أي الصلاة (وإلا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترك غسله، هو المختار للفتوى. الدر المختار (قوله هو المختار للفتوى) وقيل لا يجب غسله أصلا، وقيل إن كان مفيدا بأن لا يصيبه مرة أخرى يجب الخ. شامي: ١/٣٠٦، قبيل باب الأنجاس، ط: سعيد كراتشي.

بیمار کے لئے حکماً پاک ہے۔(۱)

ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی

اگر ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی تو فرائض اور واجب نمازوں کا اعادہ وقت کے اندر اور وقت کے بعد ہر حال میں لازم ہے، سنن مؤکدہ اور نوافل کا اعادہ وقت کے اندر ضروری ہے، وقت کے بعد نہیں، کیونکہ نوافل شروع کرنے سے لازم ہوتے ہیں اور یہاں شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا۔(۲)

ناپاک کپڑے سے لگ جانا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے قریب ناپاک کپڑا پڑا ہوا ہے، جب رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے تو وہ کپڑا ایک رکن کی مقدار تک بدن سے ملا ہوا رہتا ہے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اور اگر وہ کپڑا بدن کے کسی حصے سے چھو کر ذرا الگ ہو جاتا ہے تو نماز درست

---

(۱) (وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه الدر المختار (قوله وكذا مريض الخ) وفي الخلاصة: مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شيء الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله .. والظاهر ان المراد بقوله من ساعته ان يتنجس نجاسة مانعة قبل الفراغ من الصلاة. شامي: ۱/۲۰۳، قبيل باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

مريض تحته ثياب نجسة وكلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله، الخ. شامي: ۲/۱۰۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي، انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (و) يفسدها (اداء ركن) حقيقة اتفاقا (او تمكنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبيحات (مع كشف عورة او نجاسة) مانعة، الدر المختار، شامي: ۱/۶۲۵ - ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. ثم اشترط طهارة الملاقاة اللازمة وشرعا بموقف عليه الشيء ولا يدخل فيه (هي) ستة (طهارة بدنه) ...... وثوبه الخ. الدر المختار، شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ہوجائے گی۔(۱)

ناپاک کپڑے بچھے ہیں

مریض کے نیچے ناپاک کپڑے ہیں، اور حالت یہ ہے کہ جو بھی کپڑا اس کے نیچے بچھاتے ہیں وہ فوراً ناپاک ہوجاتا ہے تو وہ مریض اسی حالت میں نماز پڑھے، اور اگر دوسرا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا لیکن کپڑے وغیرہ بدلنے میں مریض کو تکلیف ہوتی ہے تو کپڑے بدلنے کی ضرورت نہیں، اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے نماز ہوجائے گی، بعد میں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

ناپاک مرہم

زخم یا مرض کی وجہ سے ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی باندھی گئی اور وہ اسی حالت میں

---

(۱) (ويفسدها) (أداء ركن) حقيقة اتفاقا (أو تمكنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبيحات (مع كشف عورة أو نجاسة) مانعة. (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۵ - ۶۲۶) (قوله على الظاهر) وعلله في شرح المنية بأن اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وإن كان وضع ذلك العضو ليس بفرض، وبهذا علم أن ما مشى عليه هنا تبعا للنور ضعيف، كما نبه عليه نوح أفندي. شامي: ۱/ ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي

(۲) مريض تحته ثياب نجسة وكلما بسط شيء تنجس من ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس إلا أنه يلحقه مشقة بتحريكه. (الدر المختار) (قوله من ساعته) المراد بها أن يكون بحيث لو توضأ وصلى يخرج من النجاسة القدر المانع قبل فراغه من الصلاة كما مر تحريره قبيل باب الأنجاس. (قوله إلا أن يلحقه مشقة بتحريكه) عبارة البحر عن الخلاصة إلا أنه يزداد مرضه والظاهر أنه غير قيد كما أشار إليه الشارح بل المراد حصول الضرر والمشقة نظير ما مر في المقام أول الباب. شامي: ۲/ ۱۰۳، قبيل باب سجود التلاوة، ط: سعيد كراچي.
شامي: ۱/ ۳۰۶، قبيل باب الأنجاس، ط: سعيد كراچي.

نماز پڑھ لے، تو عذر کی وجہ سے آپ کی نماز درست ہو جائے گی۔ (۱)

ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی

اگر امام نے بھولے سے ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی، تو وہ نماز نہیں ہوئی، اگر اسی وقت یاد آ جائے تو کسی اور آدمی کو امام بنا کر وہ نماز دوبارہ پڑھ لے، اور اگر امام کو اسی وقت یاد نہیں آیا، لوگوں کے جانے کے بعد یاد آیا، تو بعد والی نماز میں یہ اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن کو یہ اطلاع ملے گی ان کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور جن کو اس اعلان کی اطلاع نہیں ملے گی ان کی نماز صحیح شمار ہوگی، ہاں اگر امام صاحب کو ایسے لوگ بعد میں ملیں تو ان کو بھی اطلاع کردے، اور خود امام صاحب بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے، اور اس گناہ سے توبہ و استغفار بھی کرے۔ (۲)

---

(۱) ولقد صرحوا بأنه لو اكتحل بكحل نجس لا يجب غسله. ولما جرح صلى الله عليه وسلم في أحد جاءت فاطمة رضي الله عنها فأحرقت حصيرا وكمدت به حتى التصق بالجرح فاستمسك الدم، وفي مفسدات الصلاة من خزانة الفتاوى: كسر عظمه فوصل بعظم نجس ولا ينزع إلا بضرر، جازت الصلاة الخ. شامي: ۱/۳۳۰، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، ط: سعيد كراجي.

(۲) (وإذا ظهر حدث إمامه) وكذا كل مفسد في رأي مقتد (بطلت فيلزم إعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا (كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن. وهل عليهم إعادتها إن عدلا، نعم وإلا ندبت ..... وقيل لا لفسقه باعترافه، ولو زعم أنه كافر لم يقبل منه لأن الصلاة دليل الإسلام وأجبر عليه (بالقدر الممكن) بلسانه أو (بكتاب أو رسول على الأصح) لو معينين وإلا لا يلزمه. الدر المختار: ۱/۵۹۱-۵۹۲. (قوله لو معينين) أي معلومين، وقال ح: وإن تعين بعضهم لزمه إخبار من عرفه (وإلا) أي وإن لم يكونوا معينين كلهم أو بعضهم لا يلزمه. شامي: ۱/۵۹۲، باب الإمامة، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الإمام دون المؤتم، ط: سعيد كراجي. البحر: ۱/۳۶۳، باب الإمامة، (قوله وإن ظهر أن إمامه محدث أعاد) ط: سعيد كراجي. النهر الفائق: ص: ۲۵۵، باب الإمامة، ط: قديمي كراجي.

ناپاکی لگ گئی

اگر نماز کے دوران نمازی کو ناپاکی لگ گئی، اور ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ناپاکی لگی رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، جسم یا کپڑے کو ناپاکی سے پاک کرنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے

☆...اگر ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے تو وہ مسجد بن جائے گی، وارثوں کا حق اس سے ختم ہو جائے گا، اور اس میں مسجد کے تقدس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں ہوگا مثلاً اس کو شہید کرنا یا فروخت کرکے قیمت کی رقم دوسری مسجد میں لگانا جائز نہیں ہوگا، لیکن ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب نہیں ملے گا، اور پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ فرض ذمے سے ساقط ہو جائے گا، ہاں اگر جتنی ناجائز رقم سے مسجد بنائی گئی ہے اتنی جائز رقم غریبوں میں صدقہ کر دیا جائے تو خرابی ختم ہو جائے گی، اس کے بعد اس مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب ملے گا۔(۲)

---

(۱) اداء ركن او مضي زمن يسع اداء ركن مع كشف العورة او مع نجاسة مانعة من الصلاة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، رقم الحاشية ۱۰، الحنفية، ط: دار الفكر. ولو انتضح البول على ثوب المصلي فان كان اكثر من قدر الدرهم... وان ادى ركنا او مكث مقدار ما يتمكن من اداء ركن [illegible]، بدائع ۱/۲۲۳، فصل في شرائط جواز الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامي ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى، هندية ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه

(۲) (وشرطه شرط سائر التبرعات) كحرية وتكليف. الدر المختار، قوله (وشرطه شرط سائر التبرعات) افاد ان الواقف لا بد ان يكون مالكه وقت الوقف ملكا باتا ولو بسبب فاسد... وصح وقف ما شراه فاسدا بعد القبض وعليه القيمة للبائع، وكذا المشتراة الهبة الفاسدة بعد القبض، الخ. شامي ۴/۳۴۰، ۳۴۱، كتاب الوقف، مطلب قد يثبت الوقف بالضرورة، ط: سعيد كراچى.

☆ ... ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور گھر میں تنہا نماز پڑھنے سے ایسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے۔ (۱)

ناخن بڑھ جائے

اگر ناخن بڑھنے کی وجہ سے اس کے اندر کوئی ایسی چیز جم جائے جس کی وجہ سے وضو کرتے وقت پانی اندر نہ پہنچ سکے تو وضو بھی نہیں ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔ (۲)

= مولانا ولی الدین فتاوی در بعض تحریرات خود می نویسند: معلوم است کہ در زمین مغصوبہ پیش حنفیہ نماز ساقط از ذمہ می شود، پس در مسجد فاحشہ نماز خواہد شد لیکن نقصان ثواب بر فعل مصلی و محرومی ثواب بوتی بلا نیہ مقرر است، فی الحدیث: ان اللہ لا یقبل الا الطیب انتہی. فتاوی مولانا عبدالحی مع الخلاصۃ: ۱/ ۲۹۹.

لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسی مسجد کا دروازہ اہلِ اللہ سے بند کر کے صورت مسجد پر چھوڑ دیا جائے اور اس پر نماز نہ پڑھی جائے. امداد الاحکام: ۲/ ۴۳۳، کتاب الصلاۃ، "غلہ اتفاق کی پیلیں ہوئی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم" فصل فی احکام المسجد وآدابہ ط: مکتبہ دار العلوم کراچی.

وکذا تکرہ فی اماکن: کفوق کعبۃ وفی طریق ...... وارض مغصوبۃ او للغیر، شامی: ۱/ ۳۸۱، کتاب الصلاۃ، مطلب الصلاۃ فی الارض المغصوبۃ، ط: سعید کراچی.

وفی الواقعات: بنی مسجداً علی سور المدینۃ لا ینبغی ان یصلی فیہ لانہ حق العامۃ فلم یخلص للہ تعالی کالمبنی فی الارض المغصوبۃ، شامی ۱/ ۳۸۱، ط: سعید کراچی.

قال تاج الشریعۃ: اما لو انفق فی ذلک مالا خبیثا ومالا سببہ الخبیث والطیب فیکرہ: لان اللہ تعالی لا یقبل الا الطیب فیکرہ تلویث بیتہ بما لا یقبلہ، شامی. ۱/ ۶۵۸، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، قبیل مطلب فی الغرس فی المساجد، ط: سعید کراچی.

(۱) الصلاۃ فی ارض مغصوبۃ جائزۃ ...... الصلاۃ جائزۃ فی جمیع ذلک لاستجماع شرائطہا وارکانہا، ہندیۃ: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ وما لا یکرہ، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) وما تحت الاظافیر من اعضاء الوضوء حتی لو کان فیہ عجین یجب ایصال الماء الی ما تحتہ کذا فی الخلاصۃ واکثر المعتبرات، ذکر الشیخ الامام الزاہد ابو نصر الصفار فی شرحہ ان الظفر اذا کان طویلا بحیث یستر راس الانملۃ یجب ایصال الماء الی ما تحتہ وان کان قصیرا لا یجب کذا فی المحیط. الخ، ہندیۃ: ۱/ ۴، الفصل الاول فی فرائض الوضوء، ط: رشیدیہ کوئٹہ. ولو لصق باصل ظفرہ طین یابس ونحوہ او بقی قدر راس ابرۃ من موضع الغسل لم یجز، البحر: ۱/ ۱۳، کتاب الطہارۃ، (قولہ ویدیہ بمرفقیہ)، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۱۵۴، کتاب الطہارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل، بخلاف نحو عجین، ط: سعید کراچی.

اور اگر ناخن اندر سے بالکل صاف ہیں تو وضو بھی ہو جائے گا، نماز بھی ہو جائے گی، لیکن چالیس دن تک نہ کاٹنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا، اور نماز بھی مکروہ ہوگی۔(۱)

ناخن پالش

☆......"ناخن پالش" لگانے کی صورت میں کھال تک پانی نہیں پہنچتا ہے، اس لئے ناخن پالش لگی رہنے کی صورت میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہے گی تو وضو اور غسل نہیں ہوگا، جب وضو اور غسل نہیں ہوگا تو ناخن پالش لگا کر جو نماز پڑھی جائے گی وہ درست نہیں ہوگی، (۲) ایسی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا اور ساتھ ساتھ

---

(۱) (و) يستحب (حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة) والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشرة وكره تركه وراء الاربعين مجتبى، الدر المختار: ۶/۴۰۶-۴۰۷، (قوله وكره تركه) اى تحريما لقول المجتبى ولا عذر فيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد. آه. وفي ابي السعود عن شرح المشارق لابن ملك روى مسلم عن انس بن مالك: "وقت لنا في تقليم الاظفار وقص الشارب، ونتف الابط ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة" وهو من المقدرات التي ليس للرأى فيها مدخل فيكون كالمرفوع، شامي: ۶/۴۰۷، فصل في البيع، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد كراچي.

(۲) في فتاوى ما وراء النهر ان بقي من موضع الوضوء قدر رأس ابرة او لزق باصل ظفره طين يابس او رطب لم يجز، هندية: ۱/۴، كتاب الطهارة، ط: رشيدية كوئٹه. ويجب اى يفرض غسل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة ...... وقيل ان صلبا منع وهو الاصح، شامي: ۱/۱۵۲، باب اركان الوضوء، ط: سعيد كراچي. ولو لصق باصل ظفره طين يابس وبقي قدر رأس ابرة من موضع الغسل، لم يجز، البحر الرائق: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(قوله بخلاف نحو عجين) اى كعلك و شمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد، جوهرة لكن في النهر: ولو في اظفاره طين او عجين فالفتوى، على انه مغتفر قرويا كان او مدنيا آه. نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين واستظهر المنع لان فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء، شامي: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

توبہ استغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔(۱)

☆ ... اگر ناخن پالش لگانے کے بعد ناخن پر تہہ جم جاتی ہے، اور وضو کے دوران ناخن تک پانی نہیں پہنچا تو وضو درست نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

نادانوں کی بات

بعض نادانوں سے جب نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ کپڑے دھلنے گئے ہیں، جمعہ کے دن آئیں گے تب شروع کریں گے، اور بعض تو اس سے بڑی بات کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اب کی عید سے شروع کریں گے، شاید ان کے پاس کوئی پروانہ آگیا ہے کہ جمعہ یا عید تک ہم زندہ بھی رہیں گے؟(دولہا کو طعن ص ۲۳، مختصر از اصلاح عوام ص ۵۸)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی وجہ

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں عفت پاکدامنی اور ستر عورت کی درخواست کرنا اور ناف پر ہاتھ باندھنے میں عذاب الٰہی سے بچنے کی طرف اشارہ ہے۔(۳)

ناقص العقل

جو بالغ لڑکا پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت نہیں سمجھتا ہے، پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا ہے اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑا ہونے سے روکا جائے، اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے

(۱) اتفقوا علی ان التوبة من جمیع المعاصی واجبة علی الفور ولا یجوز تاخیرها سواء کانت المعصیة صغیرة او کبیرة. تفسیر روح المعانی ۲۸/۱۵۹، ط بیروت لبنان.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) ... ...

کیا جا سکتا ہے، فقہاء نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

ناک اور پیشانی

☆ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا فرض ہے، مگر ضرورت کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۲)

☆ بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے نماز ادا نہیں ہوگی، اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا اور ناک کو زمین سے الگ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله او معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب، وقد جعلوه في حكم الصبي، شامي: ۱/۵۷۸، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي

(۲) واما فرض السجود فيتأدى بوضع الجبهة او الانف والقدمين في قول ابي حنيفة رحمه الله وقال ابو يوسف و محمد رحمهما الله لا يتأدى بوضع الانف، وفي جامع الجوامع: كفه وقدم، الا اذا كان بجبهته عذر، وفي التعريف: يجوز عند ابي حنيفة مع الكراهة، ولو سجد على الجبهة دون الانف يجوز اتفاقا تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن كراچي.

(ومنها السجود) السجود الثاني فرض كالاول باجماع الامة. كذا في الزاهدي، وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا، ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره، وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره، وان كان بالعكس فكذلك عند ابي حنيفة رحمه الله، وقالا لا يجوز وعليه الفتوى ولو وضع خده او ذقنه لا يجوز الا في حالة العذر ولا في غيرها الا انه في حالة العذر يجب ان يومئ ايماء ولا يسجد الخ، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الخ، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع ۱/۱۰۵، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۴۹۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۴۴۸، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، الخ، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة

☆.....اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں زخمی ہیں تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کر سکتا ہے۔(۱)

ناک اور منہ بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

ناک پر سجدہ کرنا

صرف ناک پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

ناک سے چوہے نکالنا

نماز میں ناک سے چوہے یعنی میل نکالنا مکروہ ہے اگرچہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکرہ اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم وھو تغطیة الانف والفم فی الصلوٰۃ لانہ یشبہ فعل المجوس حال عبادتھم النیران... ونقل عن ابی السعود انھا تحریمیة، شامی: ۱/ ۶۵۲، باب ما یفسد الصلاة، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی. ویکرہ التلثم وھو تغطیة الانف والفم فی الصلاة، ھندیة: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ، ط: ماجدیہ کوئٹہ.

ویکرہ ان یغطی فاہ فی الصلاۃ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ذلک ولان فی التغطیة منعا من القراءة والاذکار المشروعة، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، فصل فی بیان ما یستحب فی الصلاة وما یکرہ، ط: سعید کراچی.

ویکرہ للمصلی ان یغطی فاہ وفی الخانیة وانفه فی الصلاة، تاتارخانیة: ۱/ ۵۹۱، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی الخ، ط: ادارۃ القرآن کراچی. اعلاء السنن: ۵/ ۹۳، باب النھی عن السدل وعن تغطیة الفم فی الصلاة، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۳) ”ناک اور پیشانی“ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے نماز سے پہلے یا نماز کے بعد صفائی کر لے۔(۱)

ناک صاف کرنا

نماز کی حالت میں ناک صاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں نزلہ وغیرہ کی وجہ سے ناک صاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

ن اَلَّذِیٌ

"اَلَّذِیٌ" اور "ن اَلَّذِیٌ" کے عنوان کو دیکھیں۔

نامحرم عورتوں کی امامت

صرف نامحرم عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر ان کے ساتھ کوئی

---

(۱) ویکرہ عبثہ بہ ای بثوبہ وبجسدہ للنہی الا لحاجۃ. شامی: ۱/۶۴۰، باب ما یکرہ فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی

ویکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او لحیتہ او جسدہ... ولا باس بان یمسح العرق عن جبہتہ فی الصلاۃ. ہندیۃ: ۱/۱۰۵، باب ما یکرہ فی الصلاۃ وما لا یکرہ، ط: ماجدیہ کوئٹہ.

ویکرہ عبثہ بثوبہ وبدنہ... ای العبث بیدہ فی بدنہ انما یکون عبثا اذا کان لغیر حاجۃ. البحر الرائق: ۲/۱۹، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی

ویکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او بجسدہ... فلو کان نفع کسلت العرق عن وجہہ او التراب فلیس بہ. فتح القدیر: ۱/۴۱۳، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) وکل عمل مفید لیس بمکروہ... فہو مکروہ کذا فی البحر الرائق. ہندیۃ: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ وما لا یکرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، شامی: ۱/۶۴۲، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحۃ، ط: سعید کراچی.

وحاصلہ ان کل عمل ہو مفید للمصلی فلا باس بان یاتی بہ، اصلہ ما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرق فی صلاۃ فسلت العرق عن جبینہ ای مسحہ لانہ کان یوذیہ فکان مفیدا، وفی زمن الصیف، کان اذا قام من السجود نفض ثوبہ یمنۃ او یسرۃ لانہ کان مفیدا کیلا یبقی صورۃ فاما ما لیس بمفید فہو العبث... وفرق بینہما بان المراد بالعرق الممسوح عرق لم یدع حاجۃ الی مسحہ، وبانکراہۃ الکراہۃ التنزیہیۃ، فحینئذ لا منافاۃ بینہما الخ. البحر: ۲/۱۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، (قولہ وکرہ عبثہ بثوبہ وبدنہ) ط: سعید کراچی.

مرد یا کوئی محرم عورت ہو تو مکروہ نہیں ہے، لیکن پھر بھی زمانہ کے فساد کی وجہ سے احتیاط ضروری ہے۔(۱)

نبی سے سہو نہیں ہوتا

نبی سے شرعی چیزوں کی خبر اور دینی احکام کے بیان میں کبھی بھی سہو اور بھول نہیں ہوئی، اور نہ یہ ممکن ہے، ہاں حکمت اور مصلحت کے پیش نظر بعض اوقات افعال میں سہو ہوتا کہ لوگوں کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نماز قضاء ہوئی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے صحابہ کرامؓ کے ساتھ واپس آرہے تھے تو راستے میں یہ واقعہ پیش آیا کہ اخیر رات میں ایک منزل پر قیام فرمایا، بہت تھکے ہوئے تھے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو بیدار کرنے کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لیتا ہوں، حضرت بلال کو نماز کے وقت بیدار کرنے کا ذمہ دار بنا کر تھوڑی دیر آرام کی غرض سے آپ علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابہ

---

(۱) (ویکرہ حضورهن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتى به لفساد الزمان ...... (كما تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه) كأخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا) يكره الدر المختار (قوله ليس معهن رجل غيره) ظاهره ان الخلوة بالاجنبية لا تنتفي لوجود امرأة اجنبية اخرى، وتنتفي بوجود رجل آخر، تامل، شامي: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا ؟ ط: سعيد كراچی.

۲) مظاهر حق جديد: ۱/ ۶۶۹، باب السهو، ط: دار الاشاعت كراچی.

ان السهو والنسيان جائز ان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام فيما طريقه التشريع، فتح الباری: ۳/ ۹۳، كتاب السهو، باب ما جاء في السهو اذا قام من ركعتي الفريضة، ط: رئاسة ادارات البحوث العلمية والدعوة والارشاد بالمملكة العربية السعودية.

کرام رضی اللہ عنہم سو گئے، حضرت بلالؓ نے بیدار رہنے کی بہت کوشش کی مگر آپ کی بھی آنکھ لگ گئی اور نتیجتاً سب کی نماز قضا ہوگئی، اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں قضا نماز ذکر کرنا، اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ، اور اس کا عملی نمونہ امت کے سامنے پیش کرنا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان و اقامت اور جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی، اور صحابہ کرامؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض کرلی تھیں، اگر وہ چاہتا تو طلوعِ آفتاب سے پہلے ہماری روحیں لوٹا دیتا، اور ہم بیدار ہو جاتے، جب تم میں سے کوئی سو رہے یا نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو لازم ہے کہ نماز پڑھ لے جس طرح (وہ نماز) پڑھا کرتا تھا''۔ یہ پوری حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے۔(۱)

نجاست

س... اگر بدن یا کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہو، اور اس کو دھوئے بغیر بھولے سے نماز شروع کردی، اور نماز میں یاد آیا تو فوراً نماز کو چھوڑ دے اور نجاست کو دھو کر دوبارہ نماز پڑھے، اور اگر نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تب بھی نجاست

---

(۱) عن زيد بن أسلم قال: عرّس رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة بطريق مكة، ووكّل بلالاً أن يوقظهم للصلاة فرقد بلال ورقدوا حتى استيقظوا وقد طلعت عليهم الشمس فاستيقظ القوم وقد فزعوا فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يركبوا حتى يخرجوا من ذلك الوادي، وقال: إن هذا واد به شيطان، فركبوا حتى خرجوا من ذلك الوادي ثم أمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينزلوا وأن يتوضؤوا وأمر بلالاً أن ينادي للصلاة أو يقيم فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس ثم انصرف وقد رأى من فزعهم فقال: يا أيها الناس إن الله قبض أرواحنا ولو شاء لردها إلينا في حين غير هذا، فإذا رقد أحدكم عن الصلاة أو نسيها ثم فزع إليها فليصلها كما كان يصليها في وقتها. الخ. مشكوٰة المصابيح: ۱/۶۸، باب تعجيل الصلاة، الفصل الثالث، وفي الفصل الأول أيضاً عن أبي هريرة رضي الله عنه، ط: قديمي كراچي، مسلم: ۱/۲۳۸، باب قضاء الصلوات الفائتة، ط: قديمي كراچي.

کو دور کر کے نماز دوبارہ پڑھے۔(۱)

☆ ... اگر بچے کے جسم یا کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آکر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

نجاست خفیفہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست خفیفہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں دلائل متعارض ہوں، اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک

---

(۱) (وصفنا) الشارح (عن الدر خوفهم) وإن كره تحريما فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل. الدر المختار، شامي ۱/۳۱۶، باب الأنجاس، ط: سعيد كراچي.

(۲) (تتمة) قال في الفتح وغيره: ثم إنما يعتبر المانع مضافا إلى المصلي، فلو جلس الصبي أو الحمام المتنجس في حجره جازت صلاته لو الصبي مستمسكا بنفسه لأنه هو الحامل لها، بخلاف غير المستمسك كالرضيع الصغير حيث يصير مضافا إليه، وبحث فيه في الحلية بأنه لا أثر فيما يظهر للاستمساك، لأن المصلي في المعنى حامل للنجاسة ومن ادعاه فعليه البيان. أقول: وهو قوي، ولكن المنقول خلافه، وروي بإسناد حسن عن علي رضي الله عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي والحسن على ظهره، فإذا سجد نحاه، ولا يخفى أن الصغير لا يخلو عن النجاسة عادة فهو مؤيد للمنقول. شامي ۱/۳۱۷-۳۱۸، باب الأنجاس، قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

(ولو بدنه) وكذا ما يتحرك بحركته أو يعد حاملا له كصبي عليه نجس إن لم يستمسك بنفسه منع وإلا لا. الدر المختار (قوله وإلا لا) أي وإن كان يستمسك بنفسه لا يمنع لأن حمل النجاسة حينئذ ينسب إليه لا إلى المصلي. شامي ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

إذا وضع في حجر المصلي الصبي الغير المستمسك وعليه نجاسة مانعة إن لم يمكث قدر ما يمكنه أداء ركن لا تفسد صلاته وإن مكث تفسد. هندية ۱/۶۲، قبل الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه كوئته. البحر ۱/۲۲۸، باب الأنجاس، ط: سعيد كراچي.

نجاست خفیفہ یعنی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں علماء کا اختلاف ہو یا عموم بلوی ہو۔(۱)

نجاست خفیفہ کا حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے، اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہے تو معاف نہیں۔ مثال کے طور پر اگر نجاست خفیفہ آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے یعنی جس عضو میں لگے اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے، دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله على مخففة) ثم اعلم أن المغلظ من النجاسة عند الإمام ما ورد فيه نص لم يعارضه نص آخر فإن عورض بنص آخر فمخفف كبول ما يؤكل لحمه، فإن حديث استنزهوا البول يدل على نجاسته، وحديث العرنيين يدل على طهارته، وعندهما ما اختلف الأئمة في نجاسته فهو مخفف، فالروث مغلظ عنده لأنه عليه الصلاة والسلام سماه ركسا ولم يعارضه نص آخر، وعندهما مخفف لقول مالك بطهارته لعموم البلوى، وتمام تحقيقه في المطولات.

شامي: ۱/۳۱۸، باب الأنجاس، قبيل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچی۔ البحر: ۱/۲۲۹، باب الأنجاس، قوله وعفي قدر الدرهم الخ، ط: سعيد كراچی۔ بدائع: ۱/۸۰، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، ط: سعيد كراچی۔ حلبي كبير ص: ۳۹، فصل في الأنجاس، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

(۲) (وعفي دون ربع) جميع بدن و (ثوب) ولو كبيرا هو المختار، ذكره الحلبي ورجحه في النهر على التقدير بربع المصاب كيد وكم وإن قال في الحقائق وعليه الفتوى (من) نجاسة (مخففة كبول مأكول) الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۲۰-۳۲۲، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة وبعرها وبول الهرة. وقوله (ولو كبيرا الخ) اعلم انهم اختلفوا في كيفية اعتبار الربع على ثلاثة أقوال: فقيل ربع طرف أصابته النجاسة كالذيل والكم والدخريص إن كان المصاب ثوبا، وربع العضو المصاب كاليد والرجل إن كان بدنا وصححه في التحفة والمحيط والمجتبى والسراج.

نجاست غلیظہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر دلائل متفق ہوں خواہ علماء کرام کا اس میں اختلاف ہو یا نہ ہو، اسی طرح عموم بلوی ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر علماء کرام کا اتفاق ہو اور اس میں عموم بلوی نہ ہو۔(۱)

= وهي المحلقق، وعليه الفتوى ..... ، فقد اختلف التصحيح كما ترى، لكن لرجح الأول، بأن المعول عليه الخ، شامي: ۱/ ۳۲۱، باب الأنجاس، مبحث في بول الفارة وبعرها وبول الهرة، ط: سعيد كراچي۔ هندية: ۱/ ۴۶، الفصل الثاني في الأعيان النجسة، الثاني المخففة، ط: رشيديه كوئٹه، البحر: ۱/ ۲۳۳، باب الأنجاس، قوله وما دون ربع الثوب من مخفف، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۱) وحاصله ان وورد نص واحد بنجاسة شئ فهو مغلظ وان تعارض نصان في طهارته ونجاسته فهو مخفف عنده وعندهما ان اتفق العلماء على النجاسة فهو مغلظ وان اختلفوا فهو مخفف فكلما سواء ثبت كنتهم مؤثر في الاختيار في تفسير الغليظة عنده ولا حرج في اجتنابه وفي تفسيرها عندهما ولا يعرف في اصابته الخ، البحر: ۱/ ۲۲۹، كتاب الانجاس، قوله وعفي قدر الدرهم، كعرض الكف، ط: سعيد كراچي

(قوله من مغلظة) ..... ثم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فيه نص لم يعارض بنص آخر، فان عورض بنص آخر فمخفف وعندهما ما اختلف الائمة في نجاسته فهو مخفف الخ، شامي: ۱/ ۳۱۸، باب الانجاس، قبيل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

وذكر الكرخي ان النجاسة الغليظة عند ابي حنيفة ما ورد نص على نجاسته ولم يرد نص على طهارته معارضا له، وان اختلف العلماء فيها والخفيفة ما تعارض نصان في طهارته ونجاسته وعند ابي يوسف و محمد الغليظة ما وقع الاتفاق على نجاسته، بدائع ۱/ ۸۰، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، الخ، ط: سعيد كراچي۔ حلبي كبير، ص: ۱۴۶، فصل في الانجاس، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے، اور اس کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے کم ہے (موجودہ دور کے ایک روپیہ کے بڑے سکے سے کم ہے) تو معاف ہے، ایسی حالت میں اگر دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن گنجائش ہونے کے باوجود دھوئے بغیر اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور اگر نجاست کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو معاف نہیں، ایسی حالت میں نجاست کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

اور اگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے مرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہے تو دھوئے بغیر بھی نماز درست ہو جائے گی اور اگر مقدار اس سے زیادہ ہوگی تو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) النجاسة ان كانت غليظة وهي اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة، وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة، وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها تمنع جواز الصلاة حتى تفحش كذا في المضمرات. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة وستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه.
(وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۱۶ - ۳۱۷، (قوله وان كره تحريما) في المحيط: يكره ان يصلي ومعه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه. الخ، شامي: ۱/۳۱۶ - ۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(۲) وهي نوعان: (الاول) المغلظة وعفي منها قدر الدرهم واختلفت الروايات فيه، والصحيح ان يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير المثقال وبالمساحة في غيرها وهو قدر عرض الكف هكذا في التبيين، والكافي واكثر الفتاوى، والمثقال وزنه عشرون قيراطا. الخ، هندية: ۱/۴۵، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيديه كوئٹه.
البحر: ۱/۲۲۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

نجاست کی حالت میں مریض کے لئے نماز پڑھنا

”مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

نجاست کی شیشی

اگر نجاست اپنے معدن سے الگ ہو جائے تو خواہ وہ کسی چیز میں بند ہو نماز نہیں ہوگی، اگر کسی آدمی نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ اس کی آستین یا جیب میں شراب، پیشاب یا کسی اور نجاست کی شیشی ہے تو نماز نہیں ہوگی خواہ وہ بھری ہوئی ہو یا بھری ہوئی نہ ہو کیونکہ وہ شراب، پیشاب، اور نجاست اپنے معدن یعنی پیدائش کی جگہ پر نہیں ہے۔ (۱)

نجاست والا کپڑا:

☆...... اگر کسی کپڑے میں ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو یا ایک چوتھائی سے زیادہ نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہو تو ایسے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

---

(۱) وفي النصاب رجل صلى وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة أو لم تكن لأن هذا ليس في مظانه ومعدنه، هندية: ۱/۶۲، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة، ط: رشيديه كوئته، شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچي، أو يعد حاملا له، الدر، شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار، شامي: ۱/۳۱۶، باب الأنجاس، ط: سعيد كراچي.

(وعفي دون ربع) جميع بدن (و) ثوب (ولو كبير هو المختار، شامي: ۱/۳۲۱، أيضا.

فإذا أصاب الثوب أكثر من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة كذا في المحيط، هندية: ۱/۴۵، الفصل الثاني في الأعيان النجسة، ط: رشيديه كوئته.

☆ ...اور اگر کسی کپڑے میں ایک درہم یا اس سے کم نجاست غلیظہ لگی ہو یا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نجاست خفیفہ لگی ہو تو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، کپڑے کو پاک کرنے کے بعد یا دوسرا پاک کپڑا پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

نذر کی نماز

اگر نذر کی نماز مقررہ وقت پر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد بھی ادا کرنا واجب ہے۔(۲)

نسوار

نسوار بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا

---

(۱) إن كانت النجاسة قدر الدرهم تكره الصلاة معها إجماعاً، وإن كانت أقل وقد دخل في الصلاة نظر إن كان في الوقت سعة فالأفضل إعادتها واستقبال الصلاة، وإن كانت تفوته الجماعة فإن كان يجد الماء ويجد جماعة آخرين في موضع آخر فكذلك أيضاً ليكون مؤدياً للصلاة الجائزة بيقين، وإن كان في آخر الوقت أو لا يدرك الجماعة في موضع آخر يمضي على صلاته ولا يقطعها، اهـ والظاهر أن الكراهة تحريمية لتجويزهم رفض الصلاة لأجلها، ولا ترفض لأجل المكروه تنزيهاً. البحر الرائق: ١/٢٣٨، باب الأنجاس، قوله وعفي قدر الدرهم الخ، ط: سعيد كراچی.

(۲) (والمنذورة المطلق) أما المعين فوقته يجب أداؤه في وقته إن كان معيناً وفي عمره وقد يكون قضاء، شامی ۲/۷۵، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراچی

فإن قال لله علي أن أصلي ركعتين اليوم فلم يصلهما قضاهما. الهندية: ١/١٥٠، الباب العاشر في النوافل ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه

درست نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

نسیان

"ترتیب ساقط ہو جاتی ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

نشہ کی حالت میں اذان دینا

نشہ کی حالت میں اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر کسی نے نشہ کی حالت میں اذان دی ہے تو اس صورت میں اذان دوبارہ دینا مستحب ہے۔(۲)

نظر

نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع

---

(۱) الاولیٰ فیما تنصان منه: لسما جاء بحب ان تصان عن ادخال الرائحة الكريهة لقوله عليه السلام من اكل الثوم والبصل والكراث فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم متفق عليه، حلبی کبیر ص ۶۱۰، فصل فی احکام المسجد، ط. سہیل اکیڈمی لاہور، (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد... ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره الخ، شامی ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة مطلب فى الغرس فى المسجد، ط. سعید کراچی.

(۲) ويكره اذان الجنب ... واذان المرأة والفاسق والسكران ... وذكر الشارح ان اعادة اذان المرأة والسكران مستحبة، البحر الرائق: ۱/۲۶۳، ۲۶۴، باب الاذان، ط. سعید کراچی.
ويكره اذان السكران ويستحب اعادته كذا فى التبيين، الهندية. ۱/۵۴، الباب الثانى فى الاذان وله فصلان ط: رشیدیه کوئٹه.
ويكره اذان جنب ... وسكران ... (وكذا يعاد) اذان امرأة و مجنون و معتوه وسكران (الدر المختار) قوله ويكره اذان جنب) ... وظاهر ان الكراهة تحريمية، شامی: ۱/۳۹۲، باب الاذان، مطلب فى المؤذن اذا كان غير محتسب فى اذانه، ط. سعید کراچی

میں قدم پر، سجدے میں ناک پر، بیٹھنے کی حالت میں دونوں رانوں پر، سلام کی حالت میں کندھوں پر ہو۔ (۱)

نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔ (۲)

نفاس

☆ ... بچے کی ولادت کے بعد عورت کے رحم سے جو خون نکلتا ہے اس کو "نفاس" کہا جاتا ہے، اور اس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے، اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔ (۳)

---

(۱) ونظره إلى موضع سجوده حال قيامه وإلى ظهر قدميه حال ركوعه وإلى أرنبة أنفه حال سجوده وإلى حجره حال قعوده. الدر المختار مع الشامي: ۱/ ۴۷۷، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئته. بدائع: ۱/ ۲۱۵، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة وما يكره، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۳) النفاس: وهو دم يعقب الولادة ... أقل النفاس ما يوجد ولو ساعة، وعليه الفتوى، وأكثره أربعون، هندية: ۱/ ۳۷، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته.

والنفاس: دم ... (يخرج) من رحم ... عقب ولد ... لا حد لأقله ... (وأكثره أربعون يوماً) كذا رواه الترمذي وغيره. الدر المختار مع الشامي: ۱/ ۲۹۹، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچي.

وأما النفاس فهو في عرف الشرع اسم للدم الخارج من الرحم عقيب الولادة ... وأما الكلام في مقداره فأقله غير مقدر بلا خلاف ... وأما أكثر النفاس فأربعون يوماً عند أصحابنا. بدائع: ۱/ ۴۱، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد كراچي.

☆.... نفاس کے دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ہمبستری کرنا ناجائز اور حرام ہے۔(۱)

☆.... نفاس کے ایام کی نماز کی قضاء نہیں، البتہ روزے کی قضاء ہے لہٰذا اس حالت میں جتنے روزے نہیں رکھ سکی پاک ہونے کے بعد ان تمام روزوں کو رکھنا فرض ہے۔(۲)

☆.... اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو

---

(۱) الأحكام التي يشترك فيها الحيض والنفاس ثمانية. منها أن يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضي ... ومنها أن يحرم عليهما الصوم فتقضيانه ... ومنها أنه يحرم عليهما وعلى الجنب الدخول في المسجد سواء كان للجلوس أو للعبور ... ومنها حرمة الطواف لهما بالبيت وإن طافتا خارج المسجد ... ومنها حرمة قراءة القرآن لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئا من القرآن والآية وما دونها سواء في التحريم على الأصح ... ومنها حرمة مس المصحف لايجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف إلا بغلاف متجاف عنه ... ومنها حرمة الجماع ... ومنها وجوب الاغتسال عند الانقطاع الخ. (هندية: ۱/۳۸-۳۹، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۲۹۲، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ومن بذكره نجاسة، ط. سعيد كراچي. بدائع: ۱/۴۴، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد كراچي)

(۲) ولهن لا يقضين الصلاة لأن الحيض يتكرر في كل شهر ثلاثة أيام إلى العشرة فيجتمع عليها صلوات كثيرة فتحرج في قضائها ولا حرج في قضاء صيام ثلاثة أيام أو عشرة أيام في السنة. (بدائع: ۱/۳۶، قبيل فصل في التيمم، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۲۹۱، باب الحيض، مطلب لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة طلبا للتيسير كان حسنا، ط: سعيد كراچي. وانظر إلى الحاشية السابقة بعينها، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۱۳۲، مبحث ما يحرم على الحائض، ط: دار الفكر)

غسل کر کے نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور اگر رمضان ہے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆... اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہوگیا تھا اور اس نے چالیس دن تک نمازیں ادا نہیں کی تو ان دنوں کا حساب کر کے فوت شدہ نمازوں کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆... عورت کو نفاس کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، لیکن تسبیح پڑھ سکتی ہے۔(۴)

☆... نفاس کی حالت میں جو نمازیں نہیں پڑھی گئی ہیں وہ معاف ہیں، ان کی قضا نہیں ہے ہاں اگر نفاس سے کسی ایسے وقت میں فراغت حاصل ہوئی کہ اس میں تکبیر

---

(۱) اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة وعليه الفتوى، واكثره اربعون، وان زاد الدم على الاربعين فالاربعون في المبتدأة والمعروفة في المعتادة نفاس. هندية: ۱/۳۷، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئٹه.

(واكثره اربعون يوما) (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدأة اما المعتادة فترد لعادتها الخ. الدر المختار، شامي: ۱/۳۰۰، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد، كراچي

فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت بناء على الظاهر، لان معاودة الدم موهوم فلا يترك المعلوم بالموهوم. بدائع: ۱/۴۳، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد كراچي.

وذكر شيخ الاسلام في مبسوطه اتفق اصحابنا على ان اقل النفاس ما يوجد فانها كما ولدت اذا رأت الدم ساعة ثم انقطع الدم عنها فانها تصوم وتصلي. البحر: ۱/۲۱۸، باب الحيض، قوله ولا حد لاقله، ط: سعيد كراچي

(۳) انظر الى الحاشية السابقة ورقم ۱ في الصفحة الماضية.

(۴) ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلك كذا في السراجية. هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس الخ، ط: ماجدية كوئٹه

تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے، تو اس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنا لازم ہوگی، اور اگر وقت میں زیادہ گنجائش ہے تو اسی وقت اس نماز کو پڑھ لے۔(١)

نفاس آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو آخر وقت میں نفاس آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔(٢)

---

(١) (فالسبب) هو (الجزء الاخير) ولو ناقصا حتى تجب على مجنون و مغمى عليه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا. الدر المختار. (قوله طهرتا) اى ولو كان الباقي من الوقت مقدار ما يسع التحريمة اذا كان الانقطاع على العشرة او الاربعين. فان كان اقل والباقي قدر الغسل مع مقدماته كالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعين والتحريمة فعليهما القضاء والا فلا. شامي: ١/٣٥٦-٣٥٧، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراجي، و: ١/٢٩٥، باب الحيض الا ان الحائض والنفساء اذا زال عذرهما بانقطاع الحيض والنفاس فان كان ذلك الانقطاع لاكثر المدة المحددة لكل منهما وجب عليهما قضاء الفرض ان بقي من الوقت ما يسع التحريمة فقط، كغيرهما، وان كان الانقطاع لاقل المدة لايجب عليهما القضاء الا اذا بقي من الوقت مايسع الغسل والتحريمة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/٢٨٩، الاعذار التي تسقط بها الصلاة وأنسه، ط: دار الفكر بيروت، شامي: ١/٢٩٧، باب الحيض، ط: سعيد كراجي، مجمع الانهر: ١/٥٣، باب الحيض، ط: مصر، تبيين الحقائق: ١/٥٠١، باب الحيض، ط: سعيد كراجي.

(٢) (قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) اى في الصلاة والصوم اما الفرض ففي الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضى من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه لان العبرة عندنا لآخر الوقت كما في المنح، شامي: ١/٢٩١، باب الحيض، ط: سعيد كراجي.

ثم المعتبر آخر الوقت عندنا فاذا حاضت في آخر الوقت سقطت وان طهرت فيه وجبت، مجمع الانهر: ١/٥٣، باب الحيض، ط: مصر، وحكمه كالحيض في كل شئ الا في سبعة، الدر المختار، شامي: ١/٢٩٩، باب الحيض، ط: سعيد كراجي.

نفاس آخری وقت میں آیا

اگر آخری وقت میں بچے کی ولادت کے بعد نفاس کا سلسلہ شروع ہوا، اور اس نے ابھی تک وہ نماز نہیں پڑھی تو وہ نماز معاف ہے، نفاس کے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

نفاس سے پاک ہوجائے

اگر نفاس والی عورت تراویح کے وقت پاک ہوجائے تو اس عورت کے لئے بھی غسل کرکے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگرچہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

نفاس سے پاک ہوئی

☆ ... اگر نفاس والی عورت نفاس سے چالیس دن پورا کرکے پاک ہوئی، اور اس وقت پاک ہونے کے بعد صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہوجائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) وهي سنة الوقت لا سنة الصوم في الأصح فمن صار أهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض إذا طهرت والمسافر والمريض المفطر. مراقي الفلاح. (قوله والمسافر) والمريض لا يحسن عطفهما على الحائض لأنها أهل لها قبل آخر اليوم وعبارته في الشرح أولى حيث قال: والأصح أنها سنة الوقت لقوله صلى الله عليه وسلم "سننت لكم قيامه" حتى أن المسافر بعض المفطر والمسافر والحائض والنفساء إذا طهرتا والكافر إذا أسلم في آخر اليوم يسن لهم التراويح فيكتفي بعذر المشقة المصحح لمسافر تركها الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۱۶، فصل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمي كراچي.

ہوا اگر پاک ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے نماز کا جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔ (۱)

☆...... اور اگر نفاس سے چالیس دن سے پہلے پاک ہوگی، تو اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد صرف تکبیر "اللہ اکبر" کہنے کی مقدار وقت باقی رہے گا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

نفل پڑھنے کا طریقہ

نفل نمازوں کے پڑھنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فرض نماز پڑھنے کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے دوسری سورت نہ پڑھے، نوافل اور سنتوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا ضروری ہے۔ (۳)

دوسرا فرق یہ ہے کہ نوافل اور سنتوں کی سب رکعتوں میں جو سورتیں پڑھی جاتی

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة رقم ۲۰۰ السابقة

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (وضم) اقصر (سورة) کالکوثر او ما قام مقامها.... (فی الاولیین من الفرض).... (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه صلاة (و) کل (الوتر) احتیاطا. الدر المختار، شامی: ۱/۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۲۲۴، باب الوتر والنوافل ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة ط: رشیدیه کوئٹه فتح القدیر: ۱/۳۹۵، ط: رشیدیة کوئٹه شامی: ۲/۲۸-۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة ط: سعید کراچی.

ہیں ان سب کا برابر ہونا سنت کے خلاف نہیں۔(۱)

نفل پڑھنے والا امام

☆ نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں، البتہ نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆..... نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے درست نہیں کیونکہ نذر کی نماز واجب ہے، اور واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفي الخزانة: وإطالة الركعة الثانية على الأولى بثلاث آيات فصاعداً في الفرائض مكروه، وفي السنن والنوافل لا يكره لأن أمرها سهل، تبيين الحقائق: ۱/۳۳۵، باب صفة الصلاة، ط سعيد كراچي.

(واستظهر في النفل عدم الكراهة مطلقاً) الدر المختار (قوله مطلقاً) أطلق في جامع المحبوبي عدم كراهة إطالة الأولى على الثانية في السنن والنوافل، لأن أمرها سهل، واختاره أبو اليسر ومشى عليه في خزانة الفتاوى، فكان الظاهر عدم الكراهة الخ، شامي: ۱/۵۴۳، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضاً آخر) لأن اتحاد الصلاتين شرط عندنا، شامي: ۱/۵۷۹، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية، ط. سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۱۴۲، ط. سعيد كراچي، هندية: ۱/۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً لغيره، ط: رشيديه كوئٹه.

(وصح اقتداء ... (ومتنفل بمفترض في غير التراويح) شامي: ۱/۵۹۰، باب الإمامة، مطلب الكافي معتبر الأربعمائة مقطع، ط. سعيد كراچي، هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً لغيره، ط. رشيديه كوئٹه.

(۳) (و) لا (ناذر) بمتنفل ولا بمفترض، شامي: ۱/۵۷۹، باب الإمامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي، ط. سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۶۹، باب الإمامة، (قوله ومفترض بمتنفل ومفترض آخر) ط. سعيد كراچي.

نفل پڑھنے والے کی اقتداء

☆......نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۱)

☆......نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے، البتہ فرض یا واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں،(۲) حاصل یہ ہے کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتداء درست ہو جائے گی۔(۳)

نفل شروع کر کے فاسد کر دی

اگر نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کر دی، تو صرف دو رکعت کی قضاء واجب ہوگی، اگر چہ دو رکعت سے زیادہ نماز پڑھنے کی نیت کی ہو، اس لئے کہ نفل نماز کی ہر دو رکعت الگ نماز کے حکم میں ہے، مثلاً اگر چار رکعت نفل نماز پڑھنے کی نیت سے نماز شروع کر دی، اور نماز فاسد ہوگئی تو صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی چار رکعت کی نہیں، اور اگر دو رکعت نفل نماز کی نیت کی اور نماز فاسد ہوگئی، تو بھی دو رکعت کی قضاء لازم

---

(۱) [فروع] صح اقتداء متنفل بمتنفل، الدر المختار، شامی: ۱/۵۹۱، باب الامامة، قبل مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ومتنفل بمفترض) ای لایفسد اقتداء متنفل بمفترض لانه بناء الضعیف علی القوی ..... واشار الی ان اقتداء المتنفل بمثله جائز، الخ، البحر: ۱/۳۶۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئته، شامی: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی.

(۳) والاصل فی هذه المسائل ان حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقه جازت صلاة الکل وان کان دون حال المقتدی صحت صلاة الامام ولا تصح صلاة المقتدی هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئته.

ہوگی۔(۱)

نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو

اگر کسی وجہ سے نفل نماز شروع کرنا صحیح نہ ہو، اور اس نے شروع کردی، تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں، اور اگر فاسد ہوجائے گی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کرے تو یہ شروع کرنا ہی صحیح نہیں، اس لئے اس کو پورا کرنا اور فاسد ہونے کی صورت میں قضا کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

نفل شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے

مسئلہ:- نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے، اگر کسی نے نفل نماز

---

(۱) قوله: (وقضى ركعتين لو نوى أربعا وأفسده بعد القعود الأول أو قبله) يعني فيلزمه الشفع الثاني إن أفسده بعد القعود الأول والشروع في الثاني، والشفع الأول فقط إن أفسده قبل القعود بناء على أنه لا يلزمه بتحريمة النفل أكثر من ركعتين وإن نوى أكثر منهما، وهو ظاهر الرواية عن أصحابنا. البحر الرائق: ۲/۵۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ۱/۴۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۱/۴۶۳، باب النوافل، فصل في القراءة، وفي نسخة: ۱/۴۷۳، ط: رشيدية كوئٹہ. شامی: ۲/۳۱-۳۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه بتكبيرة الإحرام أو بقيام الثالثة شروعا صحيحا) قصدا (إلا إذا شرع متنفلا خلف مفترض ثم قطعه واقتدى ناويا ذلك الفرض بعد قطعه، أو قطعها أحد في صلاة ظان أو أمي أو امرأة أو محدث أو أفسدها في الحال. الدر المختار. (قوله شروعا صحيحا) احترز به عن اقتدائه متنفلا بمحدث أو امرأة كما يأتي. (وقوله قصدا) احترز به عما لو ظن أن عليه فرضا ثم تذكر خلافه كما يأتي (قوله إلا إذا شرع الخ) أي فلا يلزمه قضاء ما قطعه، ووجهه كما في البدائع أنه ما التزم إلا أداء هذه الصلاة مع الإمام، وقد أداها. شامی: ۲/۲۹-۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/۵۵، باب الوتر والنوافل، (قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع) ط: سعيد كراچی. النهر الفائق: ۱/۳۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان

شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر وقت کے اندر اندر دوبارہ نہیں پڑھی تو وقت کے بعد بھی پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ ...نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے، پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں کا اختیار ہے، پڑھنے کی صورت میں ثواب ملے گا اور نہ پڑھنے کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا۔

باقی نفل نماز کی نیت باندھ کر شروع کر دینے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، اگرچہ وہ کسی مکروہ وقت میں شروع کی گئی ہے، اور شروع کرنے سے واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نماز کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر کسی وجہ سے وہ نماز فاسد ہوگئی یا اس میں کراہت تحریمی آگئی، تو اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، بشرطیکہ وہ نماز قصداً شروع کی گئی ہو، اور اس کا شروع کرنا صحیح ہو، اور اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی، اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کرتے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی، فرض نماز کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے تو اب کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس

(۱) (و) لزم نفل شرع فیه بتکبیرة الاحرام او بقیام الثالثة شروعاً صحیحاً قصداً) الدر المختار (قوله ولزم نفل الخ) ای لزم المضی فیه، حتی اذا افسده لزم قضاؤه ای قضاء رکعتین وان نوی اکثر علی ما یأتی الخ. شامی: ۲/۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی. البحر: ۲/۵۶، باب الوتر والنوافل، قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع، ط: سعید کراچی. النهر الفائق: ۱/۳۰۲، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان. حلبی کبیر ص: ۳۹۲، فصل فی النوافل، فروع نوکر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. فتح القدیر: ۱/۳۹۶، باب النوافل فصل فی القراءة، ط: رشیدیة کوئٹه.

کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہوجائے گی تو قضا پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سہواً (بھول سے) کھڑا ہوجائے اور مزید دو رکعت پڑھ لے تو یہ دو رکعت نفل ہوجائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا بھی ضروری نہیں، اور یہ دونوں رکعت فاسد ہونے کی صورت میں قضا بھی ضروری نہیں۔(۲)

مسئلہ: اور اگر نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو، تو شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضا کرنا لازم نہیں ہوگا، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کردے، تو اس کا یہ شروع کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

---

(١) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الإحرام أو بقيام الثالثة شروعا صحيحا (قصدا) (ولو عند غروب وطلوع واستواء) على الظاهر (فإن أفسده حرم) لقوله تعالى ﴿ولا تبطلوا أعمالكم﴾ (إلا بعذر، ووجب قضاؤه) لقوله بعدي وأفسده في الحال ... قال في المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا، كما إذا ظن أنه لم يصل فرضا فشرع فيه فتذكر أنه قد صلاه صار ما شرع فيه نفلا لا يجب إتمامه حتى لو نقضه لا يجب القضاء. شامي: ٢/ ٢٩ - ٣٠، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراتشي.

(٢) (وإن قعد في الرابعة ثم قام عاد وسلم) وإن سجد للخامسة سلموا وضم إليها سادسة لتصير الركعتان نفلا، والضم هنا آكد، ولا عهدة لو قطع. وقال في الرد: قوله (ولا عهدة لو قطع) أي لا يطالب بقضائه لو قطعه أو سلم لأنه لم يشرع به مقصودا. شامي: ٢/ ٨٦، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ٢/ ١٠٠، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ١/ ٤٣٦ : ٤٣٩، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ.

(٣) (لزم نفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع) أطلق الشروع فانصرف إلى الصحيح فلو لم يكن صحيحا لا قضاء عليه كما لو شرع في صلاة أمي متطوعا أو في صلاة امرأة أو جنب أو محدث كما في البدائع. البحر الرائق: ٢/ ٥٦ - ٥٧، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراتشي. شامي: ٢/ ٢٩، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراتشي. النهر الفائق: ١/ ٣٠٠، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

نفل قصداً شروع نہیں کی

☆... اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہے، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی ہے، فرض کی نیت سے نماز شروع کردی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے، تو اس کی یہ نماز نفل ہوجائے گی، اور اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہوجائے گی تو قضا پڑھنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆... اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہوگیا اور مزید دو رکعت پڑھ لی تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہوجائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا لازم نہیں تھا، اور اگر یہ دونوں رکعت فاسد ہوجائیں گی تو قضا پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

نفل کی بعض رکعتوں میں قرأت نہیں کی

اگر کسی شخص نے چار رکعت نفل نماز کی نیت کی، اور ہر شفع کی ایک ایک رکعت میں قرأت کی، اور ایک ایک میں قرأت نہیں کی یا پہلے شفع کی ایک رکعت میں اور دوسرے

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه) ... (قصدا) (قوله يعني بالتسمية في المحل) ... قال في المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا، كما إذا ظن أنه لم يصل فرضا فشرع فيه فتذكر أنه قد صلاه صار ما شرع فيه تطوعا لا يجب المضي حتى لو نقضه لا يجب القضاء۔ شامی ۲/۲۹ تا ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچی۔

(۲) وإن قعد في الرابعة ثم قام عاد وسلم، وإن سجد للخامسة سلموا، وضم إليها سادسة لتصير الركعتان له نفلا، والضم هنا آكد، ولا عهدة لو قطع ... الدر المختار (قوله ولا عهدة لو قطع) أي لا يلزمه القضاء لو لم يضم وسلم، لأنه لم يشرع به مقصودا۔ شامی ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی۔ البحر الرائق ۲/۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی، فتح القدير: ۱/۴۴۳-۴۴۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹہ

شفع کی دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی تو ان دونوں صورتوں میں چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔ اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں پہلے شفع کی تکبیر تحریمہ فاسد نہیں ہوئی۔ لہذا دوسرے شفع کی بنا اس پر صحیح ہوئی، اور فساد دونوں شفعوں میں آیا ہے۔ اس لئے چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

نوٹ: نماز کی ہر دو رکعت کو ایک ''شفع'' کہتے ہیں۔(۲)

نفل کی رکعت

نوافل دن میں اور رات میں چار رکعت تک ایک ہی سلام سے پڑھنا افضل ہے مگر ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر ''التحیات'' پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

(۱) (ولو قرأ في احدى الاوليين واحدى الاخريين على قول ابي يوسف رحمه الله قضاء الاربع وكذا عند ابي حنيفة رحمه الله) لان التحريمة باقية ... (ولو قرأ في احدى الاوليين لا غير قضى اربعا عندهما) هداية. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، ط: رشيديه كوئته، البحر الرائق: ۲/ ۶۰، باب الوتر والنوافل، ط. سعيد كراچي، شامي. ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل، ستة عشرية، ط. سعيد كراچي.

(۲) والشفع ... في كل ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة على حدة، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۲۰، باب شروط الصلاة واركانها، ط: قديمي كراچي. البحر. ۲/ ۵۱، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) (ثم الافضل في صلاة الليل والنهار) من التطوع المطلق من حيث الكيفية كصلوة الضحى والتهجد وتحيتهما (اربع ركعات بتحريمة واحدة) وسلام واحد (عنده) اى عند ابي حنيفة رحمه الله (وقالا) اى ابو يوسف ومحمد الافضل (في) صلاة (الليل ركعتان) بتحريمة وقال الشافعي الافضل في الليل والنهار ركعتان، بتسليمة واحدة الخ ... بل المعارضة في الافضلية ثابتة والترجيح لمرجح وهو في الاربع لانه اشق على النفس بسبب طول تقييدها في مقام الخدمة، وقد قال عليه الصلاة والسلام انما اجرك على قدر نصبك فترجح ان الاربع افضل، حلبي كبير، ۳۹۰-۳۹۱، فصل في النوافل، الروع لو ترك، ط. سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/ ۱۵-۱۶، باب الوتر والنوافل، مطلب في لفظة ثمان، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۵۳، باب الوتر والنوافل، قوله والافضل فيهما الرباع. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۳۸۳، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي.

نفل کی قدر قیامت میں ہوگی

احادیث میں پنج وقتہ کی فرض نمازوں سے پہلے یا بعد جن سنن اور نوافل کا ذکر آتا ہے، یہ بہت اہم ہیں، ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ فرائض کی کمی کو سنن و نوافل سے پورا کریں گے۔ اس لئے ان کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئیں اور محتاج نہ ہونا پڑے۔(۱)

نفل کی قراءت

☆... نفل نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت یا کم سے کم کسی سورت کی تین آیتیں پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہیں پڑھی تو سجدۂ سہو لازم ہوگا، اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہئے۔(۲)

---

(۱) وعن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوته فإن صلحت فقد أفلح وأنجح وإن فسدت فقد خاب وخسر فإن انتقص من فريضته شيء قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله كذلك، وفي رواية ثم الزكوة مثل ذلك، ثم تؤخذ الأعمال على حسب ذلك، رواه أبو داؤد ورواه أحمد عن رجل. مشكوة المصابيح ص: ۱۱۶، باب التطوع، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

قال عليه السلام في سنة الفجر صلوهما ولو طردتكم الخيل وقال في الأخرى من ترك الأربع قبل الظهر لم تنله شفاعتي وقيل هذا في الجميع لأنه عليه السلام واظب عليها عند أداء المكتوبات بجماعة ولا سنة دون المواظبة والأولى أن لا يتركها في الأحوال كلها لكونها مكملات للفرائض، الا اذا خاف فوت الوقت، هداية. فتح القدير: ۱/ ۴۰۸-۴۱۲، باب ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وضم) أقصر (سورة) كالكوثر أو ما قام مقامها، وهو ثلاث آيات قصار ..... (في الأوليين من الفرض وجميع) ركعات (النفل و) كل (الوتر) احتياطا، شامي: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۲۴۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة.

☆.....دن کی نفل اور سنتوں میں قرأت آہستہ ہی پڑھنی چاہئے، البتہ رات کی نفل اور سنتوں میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

نفل کی قضاء

نفل نماز کی قضاء نہیں ہے، ہاں اگر شروع کرنے کے بعد فاسد کردی تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر وقت کے اندر ادا کردی تو بہتر ورنہ وقت کے بعد بھی ادا کرنی لازم ہے۔(۲)

نفل کی نیت سے اقتداء کرنا

اگر امام فرض نماز پڑھا رہا ہے اور کوئی شخص نفل کی نیت سے اقتداء کرکے جماعت میں شامل ہوا ہے تو اقتداء صحیح ہے، کیونکہ نفل نماز فرض کی منافی نہیں البتہ فجر اور عصر میں امام کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہونا جائز نہیں۔(۳)

ـ ط: رشیدیة کوئٹه.

(ومنها) قراءة الفاتحة والسورة ... ولو تركها في الأخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه كذا في البحر الرائق، هندية: ۱/۱۲۶، باب سجود السهو.
ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) وفي التطوع بالنهار يخافت وفي الليل يتخير، فتح القدير: ۱/۲۸۵، باب القراءة، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) ... (قوله ولزم نفل الخ) ... اي لزم المضي فيه حتى اذا افسده لزم قضاءه فهي قضاء وكفتيه، شامي: ۲/۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۹۶، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويصلي المتنفل خلف المفترض كذا في الهداية، عالمگيري: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۵۸۰، باب الامامة، مطلب القياس بعد

نفل کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

نفل کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں بھی سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

نفل کے درمیان میں بیٹھنا

اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھ رہا ہے، وہ درمیان میں تھک جانے کی وجہ سے لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر نماز پوری کرے یا بیٹھ کر نماز پوری کرے تو جائز ہے، عذر کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر عذر کے بغیر بیٹھے گا تو مکروہ ہوگا، دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، کیونکہ نفل پڑھنے والا بلا کراہت ہر حال میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، جب

— العصر الخ، ط: سعید کراچی

(وكره التنفل) قصدا (بعد صلاة الفجر) و(بعد صلاة العصر). شامی ۱/۳۷۴-۳۷۵، کتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۵۲-۵۳، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير ۱/۲۰۱، فصل في الأوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(وإن صلى ثلاثا منها) أي الرباعية (أتمها منفردا ثم اقتدى) بالإمام (متنفلا ويدرك) بذلك (فضيلة الجماعة) حاوي (إلا في العصر) فلا يقتدي لكراهة النفل بعده (والشارع في نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه ركعتين الخ. الدر المختار مع الشامي ۲/۵۲-۵۳، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۱) (وضم) أقصر (سورة) كالكوثر أو ما قام مقامها وهو ثلاث آيات قصار ... (في الأوليين من الفرض) و(جميع) (ركعات النفل) و(كل الوتر) احتياطا. شامی: ۱/۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة أديت مع الخ، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق ۱/۲۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۱، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير ۱/۳۹۵، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

(ولا يجب السجود إلا بترك واجب) الخ. هندية ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز جیسے کہ شروع میں بیٹھ کر پڑھنے کا اختیار ہوتا ہے ویسا ہی کھڑے ہوکر نفل نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے درمیان میں بیٹھ جانے کا اختیار بھی ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔(١)

نفل نماز شروع کرکے فاسد کردی

نفل نماز شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا واجب ہے، اس لئے اگر کسی نے نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کردی، تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر اسی وقت کے اندر اندر ادا کردی تو بہتر ورنہ وقت گذرنے کے بعد بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(٢)

---

(١) (ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لا مضطجعا إلا بعذر (ابتداء و) كذا (بناء) بعد الشروع بلا كراهة. الدر المختار. (قوله وكذا بناء الخ) ... قال في النهر: ومعنى البناء أن يشرع قائما ثم يقعد في الأولى أو الثانية بلا عذر استحسانا صلاة لهما، وهل يكره عنده؟ الأصح لا، وأما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا. شامي: ٢/٣٦، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ١/٤٠٠، باب النوافل فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق: ٢/٦٢، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(يجوز النفل) إنما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح إذا صلاها (قاعدا مع القدرة على القيام) وقد حكي فيه إجماع العلماء، وعلى غير المعتمد يقال: الأسنة الفجر لقائل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ. مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٤٠٢-٤٠٣، فصل في صلاة النفل جالسا وفي الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچی.

(وجاز إتمامه) أي النفل القائم (قاعدا) سواء كان في الأولى أو الثانية (بعد افتتاحه قائما) عند أبي حنيفة رحمه الله لأن القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ. مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٤٠٣، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچی.

(٢) (ولزم نفل شرع فيه) ... وقال في الدر: أي لزوم المضي فيه حتى إذا أفسده لزم قضاؤه. شامي: ٢/٢٩، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ١/٣٩٦، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق: ٢/٥٩، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

نفل نماز میں قراءت کیسے پڑھے

جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قراءت کرنا واجب ہے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قراءت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

نفل نماز میں قراءت نہیں کی

چار رکعات والی نماز میں قراءت ترک کرنے کی چھ صورتیں ہیں، اور وہ تمام صورتیں یہ ہیں:

۱.....چار رکعت نفل کی نیت کر کے چاروں رکعتوں میں قراءت نہیں کی۔

۲.....چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں قراءت نہیں کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قراءت کی۔

۳.....چار رکعت نفل میں سے شروع کی دونوں رکعتوں میں قراءت کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قراءت نہیں کی۔

۴.....چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں قراءت نہیں کی۔

۵.....چار رکعت نفل میں سے آخری دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت

---

(۱) وهي التطوع بالنهار يخافت وفي الليل يتخير. فتح القدير: ۲۸۵/۱، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

(كمتنفل بالنهار) فإنه يسر (ويخير المنفرد في الجهر) وهو أفضل ويكتفي بأدناه (إن أدى) وفي السرية يخافت حتماً على المذهب كمتنفل بالنهار منفرداً الخ. الدر المختار، شامي: ۵۳۳/۱، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

میں قراءت نہیں کی۔

۶ ... چار رکعت نفل میں سے شروع کی دو رکعت میں اور تیسری اور چوتھی رکعت کی کسی ایک رکعت میں قراءت نہیں کی۔

ان چھ صورتوں میں صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

پہلی اور دوسری صورت میں صرف پہلی دو رکعت کی قضاء لازم ہے، کیونکہ پہلی دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دو رکعتوں کی بناء اس پر صحیح نہیں ہوئی، گویا کہ آخری دو رکعت شروع ہی نہیں کی گئی اس لئے اس کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

تیسری صورت میں پہلی دونوں رکعت صحیح ہیں آخری دونوں رکعت صحیح نہیں ہوئیں، اس لیے آخری دونوں رکعت کی قضاء لازم ہے۔ (۳)

---

(۱) (كما) يقضي ركعتين (لو ترك القراءة في شفعيه أو لم يقرأ في الأول) فقط (أو الثاني أو إحدى ركعتي) الثاني أو إحدى ركعتي (الأول أو الأول) وإحدى الثاني لا غير) لأن الأول لما بطل لم يصح بناء الثاني عليه. شامي: ۲/ ۳۲-۳۳، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۷-۳۹۹، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۵۹-۶۰، باب الوتر والنوافل، قوله أو لم يقرأ فيهن شيئا - الخ، ط: سعيد كراتشي.

(۲) (قوله في شفعيه) فيقضي الشفع الأول فقط لبطلان التحريمة وعدم صحة الشروع في الثاني ... (قوله في الأول فقط) أي فيقضي ركعتين اجماعا. شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۷-۳۹۹، ط: رشيدية كوئته.

(۳) (قوله أو الثاني) أي فيقضيه فقط اجماعا لصحة الأول وصحة الشروع في الثاني وفساده بترك القراءة فيه. شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراتشي. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، ط: رشيدية كوئته.

چوتھی صورت میں آخری دونوں رکعت صحیح ہیں، شروع کی دونوں رکعت فاسد ہیں، اس لئے شروع کی دونوں رکعتوں کی قضا لازم ہوگی۔(۱)

پانچویں صورت میں شروع کی دونوں رکعتیں صحیح ہیں، اور آخری دونوں رکعتیں فاسد ہیں، اس لئے ان دونوں رکعتوں کی قضا لازم ہے۔(۲)

چھٹی صورت میں پہلی دونوں رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دونوں رکعتوں کا اس پر بنا کرنا صحیح نہیں ہوا، اس لئے صرف شروع کی دو رکعتوں کی قضا لازم ہے آخری دونوں رکعتوں کی قضا لازم نہیں۔(۳)

نفل وتر کے بعد پڑھنا

"وتر کے بعد نفل پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله او احدى ركعتي الاولى) فيه صورتان ايضا: اي فيلزمه قضاء ها فقط اجماعا ايضا لافساده بترك القراءة في ركعة منه ولفساد التحريمة، وعدم صحة الشروع في الثاني عند محمد، ولبقائها مع صحته اداء الثاني عندهما. شامي: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي، البحر الرائق: ۲/۱۰۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي، فتح القدير: ۱/۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئته

(۲) (قوله او احدى ركعتي الثاني) اي فيقضيه فقط اجماعا ايضا لما قلنا. شامي: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي، البحر الرائق: ۲/۱۰۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي، فتح القدير: ۱/۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئته

(۳) (قوله او الاولى واحدى الثاني) فيه صورتان ايضا، اي لو ترك القراءة في الشفع الاول وفي ركعة من الثاني، اي او لا او ثانيا، يقضي الشفع الاول عند الامام محمد لفساد التحريمة وعدم صحة الشروع في الثاني. شامي: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي، البحر الرائق: ۲/۱۰۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراجي، فتح القدير: ۱/۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئته.

نقش ونگار والے مصلے

نقش ونگار والے مصلے پر نماز پڑھنے سے نماز ادا ہوجاتی ہے لیکن نقش ونگار والے مصلے کو پیش نظر رکھنا اور ترجیح دینا اچھا نہیں، بلکہ سادہ مصلے زیادہ بہتر ہیں تا کہ نماز کے دوران نقش ونگار میں دل مشغول نہ ہوجائے۔(١)

نقشہ

نماز کے وقتوں کے لیے اصل تو آسمانی علامات ہی ہیں جو اپنی اپنی جگہ ذکر کی گئی ہیں لیکن گھڑی اور نقشوں وغیرہ سے اس کے ساتھ مطابقت ہوتا یقینی یا گمان غالب کے درجہ میں ہو تو گھڑی، نقشے اور جنتریوں پر عمل کرنا بلا کراہت جائز بلکہ بہتر ہے اور مساجد میں ان کے ذریعہ وقت کی پابندی کرنا نمازیوں کی سہولت کے لیے انتظامی مصلحت کے

---

(١) (او لغير ذي روح لا) يكره لانها لا تعبد، وخبر جبريل مخصوص بغير المهانة كما بسطه ابن الكمال. الدر المختار، شامي: ١/ ٦٤٩، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولى، ط: سعيد كراتشي.

(ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه يكره لانه يلهي المصلي. الدر المختار: قوله لانه يلهي المصلي) اي فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية، فافهم. شامي: ١/ ٦٥٨، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراتشي.

(الشامية: ... منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب الخ) شامي: ٦٥٣/١، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراتشي.

ورنہ نظر جائز ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

نقصان کا خطرہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے

اگر نماز کی نیت باندھنے کے بعد ایک درہم کی مقدار مالی نقصان ہو رہا ہو تو نماز توڑ دینا درست ہے، اور ایک درہم ساڑھے تین ماشے (۳۰۶۱۸ گرام) چاندی ہے، اور چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، لہٰذا ہر زمانہ میں بازار سے اس کی قیمت معلوم کر لی جائے۔(۲)

نماز

جو نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ امور سے مانع ہے، وہی نماز ہے جس میں بندہ اپنے رب کی عظمت کا اعتراف کرے، اس کے عذاب سے ڈرے، اور اس کی

---

(۱) (قوله كالقطب) ... والجدي إلا العمدة في أوقات الصلاة وفي القبلة، على ما ذكره العلماء الثقات في كتب المواقيت وعلى ما وضعوه لها من الآلات كالربع والاسطرلاب فإنها إن لم تفد اليقين تفيد غلبة الظن للعالم بها، وغلبة الظن كافية في ذلك. شامي ۱/ ۴۳۰، باب شروط الصلاة، مبحث مسائل القبلة، ط: سعيد كراچی

(۲) ويباح قطعها لنحو قتل حية، وندّ دابة، وفور قدر، وضياع ما قيمته درهم له أو لغيره. الدر المختار. (قوله وضياع ما قيمته درهم) قال في مجمع الروايات: لأن ما دونه حقير فلا يقطع الصلاة لأجله، لكن ذكر في المحيط في الكفالة أن الحبس بالدانق يجوز فقطع الصلاة أولى، وهذا في مال الغير، أما في ماله لا يقطع، والأصح جوازه فيهما، والذي مشى عليه في الفتح التقييد بالدرهم. شامي ۲/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد، كراچی. (وحاصله) إذا كان في الصلاة فسرق منه شيء قيمته درهم له أن يقطع الصلاة، ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعاً لأن الدرهم مال. عالمگیری ۱/ ۱۰۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير ۱/ ۳۶۵، فصل ويكره للمصلي الخ، ط: رشيدية كوئٹه.

رحمت کا امیدوار ہو۔(۱)

نمازِ احرام

''احرام کی نماز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز اور جسمانی صحت

نماز ایک بہترین ورزش ہے سستی کاہلی اور بے عملی کے اس دور میں صرف نماز ہی ایک ایسی ورزش ہے کہ اگر اس کو صحیح طرز پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔

نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی وخوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں اندرونی اعضاء مثلاً دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے (GLANDS) گلینڈز کی نشوونما کرتی ہیں بلکہ جسم کو سڈول اور خوبصورت بناتی ہیں۔

---

(۱) قال الله تعالى: ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر، قال الامام الرازي: المسألة الثالثة.....
قال بعض المفسرين " الصلاة هي التي تكون مع الحضور وهي تنهى، حتى نقل عنه صلى الله عليه وسلم: " من لم تنهه صلاته عن المعاصي لم يزدد بها الا بعدا" التفسير الكبير، للامام الفخر الرازي، سورة العنكبوت، آية: ۴۵، ۲۵/۶۲، بالطبعة البهية * قال في الجامع لاحكام القرآن تحت هذه الآية: المسألة... "اقم الصلوة" اداميها والقيام بحدودها..... فاذا دخل المصلي في المحراب وخشع واخبت لربه وادكر انه واقف بين يديه وانه مطلع عليه ويراه صلحت لذلك نفسه وتذللت، وظهرت على جوارحه هيبتها.. لان صلاة المؤمن هكذا ينبغي ان تكون.
الجامع لاحكام القرآن، لابي عبدالله محمد بن احمد الانصاري القرطبي، جزء: ۱۳، ص: ۳۴۰، سورة العنكبوت، آية: ۴۵، ت: ۱۲/۷۴، ۳۰۳، ۳۲۸، ط: الهيئة المصرية العامة للكتب.
فالصلاة التي تنهى عن الفحشاء والمنكر هي تلك الصلاة التي يكون العبد فيها معظما ربه خائفا منه، راجيا رحمته الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۴۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

یہ ورزشیں ایسی ہیں جن سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ ایسی بھی ہیں جن سے چہرے کے نقش و نگار خوبصورت اور حسین نظر آتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۳۰)

نماز اور دیوان سنگھ مفتون

دیوان سنگھ مفتون مشہور جرنلسٹ (Journalist) اور حریت پسند ہندوستانی لیڈر گزرا ہے۔ اس کا رسالہ ''ریاست'' کے نام سے نکلتا تھا جس کی تقسیم ہند سے ادبی علمی حلقوں میں بڑی دھوم تھی وہ اپنے رسالہ میں لکھتا ہے۔

''نماز اوقات کی پابندی سکھاتی ہے جس نے ڈسپلن (Discipline) اور باقاعدگی سیکھنی ہو وہ نماز پر غور کرے نماز سے مالک اور ملازم کا فرق ختم ہوتا ہے، جب اس کی صف میں محمود و ایاز کھڑے ہوتے ہیں''۔

اگر تمام مسلمان نماز پڑھنا شروع کر دیں تو وہی غالب ہوں جیسا کہ ان کا قرآن کہتا ہے۔

نماز جسم اور معاشرے کی اصلاح کی بہترین چابی اور چمن ہے اس سے رام (اللہ تعالیٰ) بھی راضی اور مخلوق بھی راضی۔

بحوالہ ریاست ایڈیٹر دیوان سنگھ مفتون (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۲)

نماز اور یوگا

یوگی ماہرین نے نماز کو سانس کی مشق کا مکمل آسان طریقہ قرار دیا ہے۔ اس میں وہ تین مقام خاص طور پر بیان کرتے ہیں ایک قیام، اور اس میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا ارتکاز، دوسرا رکوع اس میں پاؤں کی جگہ نگاہ کا ارتکاز اور سجدہ میں سانس کی مشق اور

سائنس کا ارتکاز۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۴۵)

نماز اہم عبادت ہونے کی وجہ

۱..... اسلام کے تمام فرائض حج، زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ زمین پر فرض ہوئے، اور نماز آسمان بلکہ اللہ کے عرش کے پاس فرض ہوئی، رب العالمین کی خاص حضوری میں آمنے سامنے فرض ہوئی، (۱) اس لئے نماز کا جس قدر اہتمام کیا گیا ہے اس قدر کسی اور عبادت کا نہیں کیا گیا اور قرآن وحدیث میں جس قدر نماز کی تاکید کی گئی کسی اور عبادت کے بارے میں اتنی تاکید نہیں کی گئی۔

۲..... دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے، تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہیں، اور جب کوئی بدقسمت محروم نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لے جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے ہم تیرے سامنے ہیں، تو ہماری طرف نہیں دیکھتا، کیا ہم سے بھی کوئی اچھی چیز تجھ کو نظر آ گئی، جو ہم کو چھوڑ کر تو اس طرف متوجہ ہو گیا۔

۳..... تیسری وجہ (الف) جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھتا ہے تو اس کی حالت اور کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ادھر تکبیر ختم کی ادھر اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے اور وہ ایسا پاک وصاف ہو گیا جیسے کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

---

(۱) وكان فرض الصلوات الخمس ليلة المعراج وهي ليلة السبت لسبع عشرة ليلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانية عشر شهرا من مكة إلى السماء. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراجي. شامي: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراجي. مشكوة شريف، ص: ۵۲۸، باب في المعراج، الفصل الأول، ط: قديمي كراجي.

(ب) جب نمازی نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللّٰھم الخ کے بعد اعوذ باللہ۔ پڑھتا ہے تو نمازی کے ایک ایک بال کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

(ج) جب سورۂ فاتحہ الحمد ..... پڑھتا ہے تو ایک حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(د) جب رکوع کرتا ہے اور سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کہ اس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھی ہوں اور ان پر ثواب ملے۔

(ہ) جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

(و) جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو تمام جنات اور انسانوں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(ز) جب سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا ہے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(ح) جب سلام پھیرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(۱)

(مجالس سنیہ شرح اربعین نوویہ)

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان العبد اذا قام الی الصلاۃ وقال: اللہ اکبر خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ واذا قال: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، کتب اللہ لہ بکل شعرۃ علی بدنہ حسنۃ واذا قرأ الفاتحۃ فکانما حج واعتمر، واذا رکع فکانما تصدق بوزنہ ذھبا واذا قال: سبحان ربی العظیم فکانما قرأ کل کتاب نزل من السماء واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ نظر اللہ الیہ بالرحمۃ واذا سجد اعطاہ اللہ تعالی بعدد الانس والجن حسنات واذا قال: سبحان ربی الاعلی فکانما اعتق بکل سورۃ رقبۃ ولیا واذا تشھد اعطاہ اللہ ثواب الصابرین واذا سلم فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایھما شاء۔ المجالس السنیۃ فی الکلام علی الاربعین النوویۃ، ص: ۵۵، الحدیث الثانی والعشرون، ط: المطبعۃ المصریۃ بمصر.

۴... چوتھی وجہ: حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کے لئے تین خصوصی عزتیں ہیں، پہلی عزت یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک اللہ کی رحمت کا بادل چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے، اور نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ فرشتے نماز پڑھنے والے کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں، اور اس کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے، اے نمازی اگر تو دیکھ لے تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے بات کرتا ہے، تو اللہ کی قسم تو قیامت تک نماز سے سلام نہ پھیرے اور نماز ہی میں مشغول رہے حتیٰ کہ مر جائے اور کسی کی پروا نہ کرے۔(۱)

چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب قیامت کے دن نمازیوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو سب سے پہلے ایک جماعت جنت میں جائے گی، جن کے چہروں کی چمک سورج کی طرح ہوگی، فرشتے ان سے دریافت کریں گے، تم کون لوگ ہو، اور دنیا میں کیا عمل کیا کرتے تھے؟ یہ جماعت جواب دے گی ہم مسلمان ہیں اور نماز کی حفاظت کرنا ہمارا عمل تھا، فرشتے دریافت کریں گے، نماز کی حفاظت کس طرح کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم لوگ ہمیشہ پانچوں وقت نماز سے پہلے ہی آ کر مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔

ان کے بعد دوسری جماعت پل صراط سے گزرے گی، ان کے چہرے چودھویں

---

(۱) قال أبو الليث السمرقندي: وروي عن الحسن البصري رحمه الله عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: للمصلي ثلاث كرامات ينثر البر على رأسه من عنان السماء إلى مفرق رأسه والملائكة محفوظة من قدميه إلى عنان السماء وملك ينادي: لو يعلم العبد من يناجي ما انفتل من صلاته. تنبيه الغافلين، ص: ٢٦٣، باب الصلوات الخمس، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے فرشتے ان سے پوچھیں گے تم کون ہو اور دنیا میں کیا عمل کرتے تھے؟ جواب دیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں، فرشتے پھر دریافت کریں گے کہ تم کس طرح حفاظت کرتے تھے؟ یہ مسلمان جواب دیں گے ہم اذان سے پہلے وضو کر کے بیٹھ جاتے اور اذان سنتے ہی مسجد میں پہنچ جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

اس کے بعد تیسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، جن کے چہرے تاروں کی مانند چمک دار اور روشن ہوں گے، ان سے بھی فرشتے یہی سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ اور تمہارا عمل کیا تھا، یہ جواب دیں گے کہ ہم اذان سن کر وضو کرتے اور پھر فوراً ہی مسجد میں پہنچ جاتے، اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کا خیال کرتے تھے۔(۱)

پانچویں وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے (۲) نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے (۳) نماز

(۱) ويقال: انه اذا كان يوم القيامة يحشر قوم وجوههم كالكوكب الدري: فتقول لهم الملائكة: ما كانت اعمالكم، فيقولون: كنا اذا سمعنا الاذان قمنا الى الطهارة لا يشغلنا غيرها، ثم تحشر طائفة وجوههم كالاقمار فيقولون بعد السوال، كنا نتوضأ قبل الوقت، ثم تحشر طائفة وجوههم كالشمس فيقولون: كنا نسمع الاذان في المسجد. احياء علوم الدين للغزالي: ۱/۱۸۹، كتاب اسرار الصلاة ومهماتها، فضيلة الجماعة، ط: دار الخير دمشق حلبوني.

اذا كان يوم القيامة امر بطبقات المصلين الى الجنة فتاتي اول زمرة كالشمس. فتقول الملائكة: من انتم؟ قالوا: نحن المحافظون على الصلاة، قالوا: كيف كانت محافظتكم على الصلاة، قالوا: كنا نسمع الاذان ونحن في المسجد. ثم تاتي زمرة اخرى كالقمر ليلة البدر، فتقول الملائكة من انتم؟ قالوا. نحن المحافظون على الصلاة، قالوا: كيف كانت محافظتكم على الصلاة، قالوا: كنا نتوضأ قبل الوقت ثم نحضر مع سماع الاذان ثم تاتي زمرة اخرى كالكواكب، فتقول الملائكة من انتم؟ قالوا نحن المحافظون على الصلاة، قالوا: كيف كانت محافظتكم على الصلاة، قالوا: كنا نتوضأ بعد الاذان. نزهة المجالس ومنتخب النفائس: ۱/۱۳۱، باب فضل الصلاة ليلا ونهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعة فتح الكريم، بمبئی هند

گذرے ہوئے تمام انبیاء کا طریقہ ہے (۴) نماز اللہ کی معرفت کی مشعل ہے (۵) نماز اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے (۶) نماز دعا قبول ہونے کا سبب ہے (۷) نماز کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی (۸) نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۹) نماز نفس اور شیطان کے مقابلہ کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہے (۱۰) نماز موت کے وقت موت کے فرشتہ سے نمازی کے لئے سفارش کرے گی کہ اس کی جان آسانی سے نکالنا (۱۱) نماز مومن کے دل کا نور ہے، نماز قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔ (۱۲) نماز قبر میں مردہ کی طرف سے منکر نکیر کو جواب دے گی (۱۳) نماز قبر میں قیامت تک مردہ کی غمخوار اور ساتھی رہے گی (۱۴) نماز قیامت کے دن نمازی پر سایہ کرے گی (۱۵) نماز نمازی کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ہوگی (۱۶) نماز قیامت کے اندھیرے میں مشعل بن کر نمازی کے آگے چلے گی (۱۷) نماز حساب وکتاب کے وقت جہنم کے درمیان آڑ ہو جائے گی (۱۸) نماز اللہ کے سامنے معاف کرانے کے لئے حجت اور بحث وتکرار کرے گی (۱۹) نماز کا وزن سب گناہوں سے بڑھ جائے گا (۲۰) نماز پل صراط سے گذر جانے کے لئے اجازت نامہ اور پاسپورٹ ہے (۲۱) نماز جنت کی کنجی ہے جو جنت کے بند دروازہ کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرا دے گی۔ (۱)

---

(۱) عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن على بن ابى طالب عن النبى صلى الله عليه وسلم: الصلاة مرضاة للرب وحب الملائكة وسنة الانبياء ونور المعرفة واصل الايمان، واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبركة فى الرزق، وسلاح فى الاعداء وكراهية للشيطان وشفيع بين صاحبها وبين ملك الموت، ونور فى قلبه وفراش تحت جنبه وجواب مع منكر و نكير ومونس وزائر معه فى قبره الى يوم القيامة فاذا كانت يوم القيامة كانت الصلاة ظلا فوقه و تاجا على رأسه، ولباسا على بدنه ونورا يسعى بين يديه وسترا بينه وبين النار وحجة للمؤمنين بين يدى رب العالمين وثقلا فى الميزان وجوازا على الصراط ومفتاحا للجنة، لان الصلاة تحميد و تسبيح وتقديس وتعظيم وقراءة ودعاء و تمجيد ولان افضل الاعمال كلها الصلوة لوقتها، نزهة المجالس و منتخب النفائس: ١/١٤١، باب فضل الصلوات ليلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعة فتح الكريم بمبئى هند.

نماز ایک مکمل اور جامع مراقبہ ہے

آج مغرب کی دنیا اس کو (Meditation) کے نام دے رہی ہے۔ (Meditation) کے کلب بنے ہوئے ہیں۔ مرد عورتیں جاتی ہیں۔ میں نے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی آف پیلوونیا میں لیکچر دیا۔ مجھ سے لوگوں نے سوال کیا کہ یہ (Meditation) کیا ہے؟ میں نے ایک Counter Question کیا کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہر جگہ محلہ محلہ Meditation Centre کھلے ہوئے ہیں مرد عورتیں جاتی ہیں وہ ان کو بٹھا دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اپنی ناک کے سرے پر توجہ مرکوز کرو، کبھی کہتے ہیں اپنی ناف پر توجہ کو مرکوز کرو، ہر چیز بھول جاؤ Feel Relax وغیرہ وغیرہ۔

وہ لوگ گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھے رہتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں، ٹائم بھی دیتے ہیں اور ان کے احسان مند بھی ہوتے ہیں کہ ہم نے Relax Feel کیا۔

اب سوچئے کہ وہ تھک تھکا کر ہماری راہ پر آ رہے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اللہ نے جو سکون اپنی یاد کے اندر رکھا ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۷)

نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی

جیسا کہ جسم کی تقویت کے لئے بار بار غذا کی ضرورت ہوتی ہے ایسا ہی روح کی صحت، صفائی اور تقویت کے لئے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کی تقویت کے لئے ایک دن میں متعدد مرتبہ غذا کھانا ضروری ہے اسی طرح روح جو لطیف اور نازک ترین چیز ہے اس کی صحت، صفائی اور قوت قائم رکھنے کے لئے دن

میں متعدد مرتبہ غذا کھانے کی ضرورت ہے، اور روحانی غذا کے لئے رات دن میں پانچ وقت مقرر ہوئے۔ (احکام اسلام ص ۲۷)

نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

نماز پڑھنے والے آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کے تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے، اور جو نماز نہیں پڑھتے ان کے چہرے پر ایک افسردگی سی چھائی ہوتی ہے، اس لئے حدیث میں کہا گیا جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر نور ہوتا ہے۔ (خطبات فقیر ص ۲۰۰ ج ۱)

نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں کے زمانے میں جب کہ پتے جھڑتے ہیں باہر تشریف لائے، اور ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں ان سے بکثرت پتے گرنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب کوئی خلوص دل سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔(۱)

نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر بالغ ہوا

اگر کوئی نابالغ بچہ یا بچی کوئی نماز پڑھنے کے بعد سویا اور نیند میں احتلام ہونے کی

---

(۱) عن ابی ذرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فاخذ بغصنین من شجرۃ قال فجعل ذلک الورق یتھافت قال فقال یا ابا ذر! قلت لبیک یا رسول اللہ! قال: ان العبد المسلم لیصلی الصلوۃ یرید بھا وجہ اللہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما تھافت ھذا الورق عن ھذہ الشجرۃ، رواہ احمد. مشکوۃ شریف، ص: ۵۸، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث، ط. قدیمی کراچی.

وجہ سے بالغ ہوگیا تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہے، کیونکہ جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ فرض نہیں تھی، بلکہ نفل تھی اور جو نماز دوبارہ پڑھنی ہے وہ فرض ہے نفل نہیں ہے۔(۱)

نماز تراویح اور سائنسی انکشافات

رمضان المبارک کے ایام اور معمولات کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں نماز تراویح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

افطار کے وقت مختلف نوع کے کھانے سامنے ہوتے ہیں اور یہ فطری حریص انسان کھانا کھاتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ سارا دن معدہ خالی ہوتا ہے اور اگر اس کے اندر زیادہ کھانا ایک ہی وقت میں سمولیا جائے تو اس کا معاملہ کیا ہوگا لیکن یہ بے خبر اور غافل انسان اپنے ساتھ ظلم پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حبیب بھی ہے اور طبیب بھی۔ اس کی طبابت کے انداز مختلف اور ہر کسی کے ساتھ نرالے ہوتے ہیں۔ اس پر معدہ انسان کا علاج یہی کیا ہے کہ اس کو نماز عشاء کے بعد ایسی ورزش پر لگا دیا جاتا ہے کہ مسلسل اس میں مصروف رہے اور افطار مختصر ہے۔ حتیٰ کہ وہ مضر اثرات جو کہ اس کے جسم پر مرتب ہونے تھے وہ اس ورزش تراویح سے کافور ہو جاتے ہیں اور یہ از سر نو ہشاش بشاش گھر لوٹتا ہے۔

---

(۱) وصبي بلغ، ومرتد اسلم وان صليا في اول الوقت: الدر المختار (قوله وان صليا في اول الوقت) بمعنى ان صلاتهما في اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه اما في الصبي فلكونها نفلا...... وفي البحر عن الخلاصة: غلام صلى العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتى طلع الفجر، عليه اعادة العشاء هو المختار، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهي واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئته، بدائع: ۱/۹۵، فصل في بيان ما يصير به المقيم مسافرا، ط: سعيد كراچي.

اگر تراویح کی نماز نہ ہو تو سحری بالکل نہ کھائی جائے اور اگر پھر بھی کھالی جائے تو بے شمار امراض کو دامن میں سمیٹ لے گا۔

اگر تراویح نہ ہوتی تو یہ آدمی کھانے کے بعد سو جاتا جس سے مندرجہ ذیل امراض کے پیدا ہونے کے قوی خطرات ہوتے:

دل کی گھٹن اور تنگی

دل کی دھڑکن کی زیادتی اور ہائی بلڈ پریشر

دل کی دھڑکن کی کمی اور لو بلڈ پریشر

معدے کی تیزابیت

دماغی چکر اور الٹی کی کیفیت

مسوڑوں کے امراض اور عام طور پر پائیوریا

بلغمی رطوبات اور دائمی نزلہ

بدن کی سستی اور خشکی

دست اور ہیضہ

آپ مذکورہ خطرناک اور فوری اثر امراض کی طرف بنظر غور دیکھیں تو احساس ہوگا کہ صرف ایک سنت تراویح کی وجہ سے ہم مہلک امراض سے بچ جاتے ہیں۔

تراویح ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جس کے بعد سکون اور آرام کی نیند آتی ہے۔

بے خوابی کے مریضوں کے لئے تراویح اکسیر لاجواب ہے۔

بدخوابی کے مریضوں کے لئے تراویح علاج بھی ہے اور ورزش بھی۔

ایک فارماسسٹ کہنے لگے:

''تراویح سے جنسی امراض ختم ہوتے ہیں اور اعصابی کھچاؤ اور دباؤ کم ہوتا ہے، رانوں اور پنڈلیوں کے پٹھے (Muscles) مضبوط ہوتے ہیں، معدے کے امراض اور دل کے امراض کم ہوتے ہیں چونکہ رمضان المبارک میں شام کے بعد بدن میں سستی آجاتی ہے اس کا علاج صرف تراویح ہی ہے''۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۸۶ ج ۱)

نماز ترک کرنے والا

تمام وہ احادیث جن سے نماز کی تاکید اور فضیلت کا تعلق ہے اگر ایک جگہ جمع کی جائیں تو قطعی طور پر اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز ترک کرنے والا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گنہگار، سرکش اور نافرمان ہے، اور نماز کا ترک کرنا تمام گناہوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وتارکھا عمداً مجانة) ای تکاسلا فاسق (یحبس حتیٰ یصلی) لانه یحبس لحق العبد فحق الحق احق وقیل یضرب حتیٰ یسیل منه الدم وعند الشافعی یقتل بصلاة واحدة حدا وقیل کفرا، الدر المختار، شامی: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

واما ترهیب تارکها و تخویفه: فیکفی فیه قول رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا سهم فی الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله "بین الرجل وبین الکفر ترک الصلاة"، وفی هذا الحدیث زجر شدید للمسلم الذی یتسلط علیه الکسل فیحمله علی ترک الصلاة التی یمتاز بها عن الکافر، حتیٰ قال بعض ائمة المالکیة: ان تارک الصلاة عمدا کافر، وعلی کل حال فقد اجمعوا علی انها رکن من ارکان الاسلام، فمن ترکها فقد هدم رکنا من اقوی ارکانه، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۲، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

نماز توڑنا

✿ ... نماز توڑنا کبھی حرام ہوتا ہے، کبھی مستحب، کبھی مباح، اور کبھی فرض۔(۱)

✿ ...... نماز شروع کرنے کے بعد کسی عذر کے بغیر توڑنا حرام ہے، خواہ فرض نماز ہو یا واجب نماز یا سنت نماز یا نفل نماز سب کا حکم ایک ہے۔(۲)

✿ ... مال ضائع ہونے کے خوف سے نماز توڑنا جائز ہے، خواہ اپنا مال ہو یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کا مال ہو، دونوں کی حفاظت کے لئے نماز توڑنا جائز ہے، البتہ بعد میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳) مثلاً کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے، اور کسی شخص

(۱، ۲) نصه: ونقل عن خط صاحب البحر على هامشه أن القطع يكون حراما ومباحا ومستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر، والمباح إذا خاف فوت مال، والمستحب القطع للإكمال، والواجب لإحياء نفس. شامي ۲/۵۰، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. شامي ۱/۶۵۴، سنن مفسد الصلاة ومكروهاتها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويقطعها لعذر إحراز الجماعة كما لو ندت دابته أو فار قدرها أو خاف ضياع درهم من ماله، أو كان في النفل فجيء بجنازة وخاف فوتها قطعه لإمكان قضائه، ويجب القطع لنحو إنجاء غريق أو حريق، ولو دعاه أحد أبويه في الفرض لا يجيبه إلا أن يستغيث به، وفي النفل إن علم أنه في الصلاة فدعاه لا يجيبه وإلا أجابه، فإنه لأن القطع مشروط للتحلل، وهذا القطع لا للتحلل ويكتفي بتسليمة واحدة، هو الأصح غاية. الدر المختار مع الرد: ۲/۵۰، باب ادراك الفريضة.

(قوله ويقطعها) قال في المستصفى: من شرع في الصلاة منفردا لإحراز الجماعة، وظاهر التعليل الاستحباب، وليس المراد بالجواز مستوي الطرفين، وقد يقال: إن إحراز الجماعة واجب على أعدل الأقوال فيقتضي وجوب القطع، وقد يقال إنه عارضه الشروع في العمل ... (قوله أو خاف ضياع درهم من ماله) قال في الظهيرية: لم يفصل في الكتاب بين المال القليل والكثير، وعامة المشايخ قدروه بدرهم ... (قوله ويجب) أي يفترض (قوله لا يجيبه) ظاهره الحرمة بناء على أنه في الصلاة أو لا (قوله إلا أن يستغيث به) أي يطلب منه الغوث والإعانة، وظاهره ولو في أمر غير مهلك، والاستغاثة غير الأبوين كذلك، والحاصل أن المصلي متى سمع أحدا يستغيث وإن لم يقصده بالنداء، أو كان أجنبيا وإن لم يعلم ما حل به أو علم وكان له

☆...... اپنی یا کسی دوسرے آدمی کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا فرض ہے۔(۱)

☆...... اگر کوئی شخص کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کے لئے بلائے تو ایسی حالت میں بھی نماز توڑ دینا فرض ہے، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کونسی مصیبت آئی ہے یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا۔(۲)

☆...... اگر کسی کو نماز پڑھنے کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہو تو نہ توڑے، اور اگر نفل نماز پڑھ رہا ہے، اور والدین کو معلوم ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے اس کے باوجود پکاریں، تو نہ توڑنا بہتر ہے اور اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو معلوم نہیں ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں والدین کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینی چاہئے، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

☆...... جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یا اس کی اجازت ہے ان حالتوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں دائیں طرف ایک سلام پھیر کر نماز

---

(۱) ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق والواجب لاحياء نفس. شامي: ۲/ ۵۱-۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ومما يتصل بذلك مسائل. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والحاصل ان المصلي متى سمع احدا يستغيث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اغاثته وتخليصه وجب عليه اغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت او غيره. شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. خانية: ۱/ ۹۰، ط: ماجدية كوئٹه.

(۳) ولو دعاه احد ابويه في الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به وفي النفل ان علم انه في الصلاة فدعاه لا يجيبه والا اجابه. شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/ ۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد

توڑ دے۔ (۱)

نماز جامع عبادت ہے

نماز ایسے چند مخصوص اقوال اور افعال کے مجموعہ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار یعنی تکبیر تحریمہ سے شروع ہو کر سلام پر ختم ہو جاتے ہیں، (۲) جس میں گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنی خاکساری، نیازمندی اور فروتنی کا اظہار، اور اللہ کی ذات کی عزت، رفعت اور عظمت اور برتری کا اعتراف ہوتا ہے اور اس میں اپنے قول و فعل اور ہر حرکت و سکون سے اس بات کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ اے مالک الملک، بادشاہوں کے بادشاہ اور اے مربی حقیقی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمارا سر نیاز تیری عالی شان چوکھٹ پر خم ہے، ہمارا ہر عمل آپ ہی کے لئے ہے، اور ہمارا رخ آپ ہی کی جانب ہے، اور ہر قسم کی مدد اور اعانت صرف آپ ہی سے چاہتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) يقطعها قائما بتسليمة واحدة هو الأصح، شامي: ۲/۲۱۵، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) معنى الصلاة في اللغة: الدعاء بخير، قال تعالى: وصل عليهم أي ادع لهم وأنزل رحمتك عليهم، ومعناه في اصطلاح الفقهاء: أقوال وأفعال مفتتحة بالتكبير، مختتمة بالتسليم بشرائط مخصوصة، وهذا التعريف يشمل كل صلاة مفتتحة بتكبيرة الإحرام ومختتمة بالسلام ... الخ. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۱۵۵، تعريف الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۳) الغرض الحقيقي من الصلاة إنما هو تعظيم الإله الواحد خالق السماوات والأرض بالخشوع له والخضوع لعظمته القاهرة وعزته الأبدية، فلا يكون المرء مصليا لربه حقا إلا إذا كان قلبه حاضرا مضطربا بخشية الله وحده فلا يغيب عن مناجاته بالوساوس الشيطانية أو الخواطر الضارة ومن وقف بين يدي خالقه وقلبه على هذه الحالة ذليلا خاشعا، خاضعا وجلا من جلال ذلك الخالق القادر المقتدر ذي السطوة التي لا تحد والعظمة التي لا تقهر، فإنه بذلك يكون تائبا من ذنبه، منيبا إلى ربه تصلح أعماله الظاهرة والباطنة وتقوى علاقته بربه ويستقيم مع عباده تعالى، ويقف عند حدود الدين ويبتعد عما نهى عنه رب العالمين، كما قال: "إن الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر" وبذلك يكون من المصلين حقا. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۱۴۳، كتاب الصلاة حكمة مشروعيتها، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

نماز چھوڑنے کا نقصان

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کی ایک نماز فوت ہوگئی اس کا اس قدر نقصان ہوا جیسے اس کے بال بچے اور سارا مال و دولت چھن جانے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔(۱)

☆...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس وصیتیں فرمائیں، جن میں سے دو یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواہ تو اس بارے میں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (۲) فرض نماز کسی صورت میں نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داری اس سے ہٹا لیتے ہیں۔(۲)

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ

---

(۱) [۱۴۵۰] اخبرنا ابو خلیفة قال: حدثنا القعنبی عن مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: " الذی یفوته صلاة العصر کانما وتر اهله و ماله ، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: ۳/۷، ذکر البیان بان قوله صلی اللہ علیه وسلم " من فاتته الصلاة " اراد به صلاة العصر، ط: دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان.

عن نوفل بن معاویة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: " من فاتته الصلاة فکانما وتر اهله وماله" الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: ۱۳/۳ ذکر الزجر عن ترک مواظبة المرء علی الصلوات، (رقم الحدیث: ۱۴۶۶) باب الوعید علی ترک الصلاة، ط: دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان.

(۲) عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعشر کلمات قال: لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت و حرقت ...... ولا تترکن صلاة مکتوبة متعمدا فان من ترک صلوة مکتوبة متعمدا فقد برئت منه ذمة اللہ الخ، مشکوة المصابیح: ۱۸/۱، باب الکبائر و علامات النفاق، الفصل الثالث ط: قدیمی کراچی، کتاب الکبائر، ص: ۲۰/ ۲۱، الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ط: المکتبة التجاریة

نہیں یعنی اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔(۱)

نمازِ حاجت

☆ جب کسی انسان کو دنیا یا آخرت کی کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے (خواہ وہ حاجت بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو یا بواسطہ یعنی کسی بندے سے اس حاجت کا پورا ہونا مقصود ہو مثلاً نوکری کی خواہش ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) تو اس کو مستحب ہے کہ عام نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نفل نماز پڑھ کر الحمد للہ کہے اور درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرکے اس دعا کو پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (۲)

اس دعا کو پڑھنے کے بعد جو حاجت ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے

---

(۱) ویروی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قیل لہ: الصلاۃ یا امیر المؤمنین، قال: نعم، اما انہ لا حظ لاحد فی الاسلام اضاع الصلاۃ، وصلی رضی اللہ عنہ وجرحہ یثعب دما. کتاب الکبائر ص: ۲۰، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ط: المکتبۃ التجاریۃ.

(۲) واخرج الترمذی عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم. الخ. شامی: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

سبب من کانت لہ حاجۃ مشروعیۃ ان یصلی رکعتین الخ. کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ۱/۳۳۵، صلاۃ قضاء الحوائج، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان. الترمذی: ۱/۱۰۸، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

کرے یہ نماز حاجت پوری ہونے کے لئے مجرب ہے، بعض بزرگوں نے اپنی حاجت پوری ہونے کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام پورا کردیا۔(۱)

ایک مرتبہ ایک نابینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عنایت فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو بہت ثواب ہوگا، اگر کہو تو میں دعا کروں، انہوں نے خواہش کی کہ آپ دعا فرمایئے، اس وقت آپ نے ان کو یہ نماز سکھادی۔(۲)

☆...... ہر دنیوی اور اخروی ضرورت کے لئے "صلوۃ الحاجات" پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ "اے اللہ! مجھے اور میرے گھر والوں کو دین پر عمل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور جنت نصیب فرما اور ہر مشکل آسان فرما آمین، تو ان شاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔

نماز حد فاصل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل

---

(۱) قال مشايخنا: صلينا هذه الصلاة فقضيت حوائجنا، شامي: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچی.

(۲) عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: ادع الله لي ان يعافيني فقال: ان شئت اخرت لك وهو خير وان شئت دعوت فقال ادعه فامره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويصلي ركعتين ويدعو بهذا الدعاء اللّٰهم اني اسألك واتوجه اليك بمحمد نبي الرحمة يا محمد اني قد توجهت بك الى ربي في حاجتي هذه لتقضى اللّٰهم فشفعه فيّ، قال ابو اسحاق هذا حديث صحيح، سنن ابن ماجة، ص: ۹۹، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ط: قديمي كراچی. جامع الترمذي: ۲/۱۹۷، ابواب الدعوات، باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم وتعوذه في دبر كل صلاة، ط: سعيد كراچی.

نماز ہے۔(۱)

نماز ختم کرنے کے بعد دعائیں پڑھنے کا راز

احادیث نبویہ میں کچھ کلمات اور کچھ مسنون دعائیں وارد ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے، یہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی عالی شان دربار سے رخصت ہونے کے وقت آداب وسلام بجا لاتے ہیں، اور یونہی چپ چاپ رخصت نہیں ہوتے بلکہ دربار سے رخصت ہونے کے وقت بھی آداب ونیاز اور درخواست کرتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز ادا کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے مل سکتی ہے، اور سلامتی کا مرجع تو ہی ہے، بڑی برکت والا ہے، اے جلال اور عزت والے۔

اسی طرح اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ (احکام اسلام ص ۴۷)

نماز دکھوں کا علاج

نماز دراصل ایسا نظام ہے جو انسان کو اپنی روح سے قریب کرتا ہے۔ جب کوئی بندہ اپنی روح کو جان لیتا ہے۔ تو اس کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ خود اللہ تعالی

---

(۱) عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة، سنن دار قطني، ۲/۶۳، باب التشديد في ترك الصلاة، ط. دار الفكر بيروت، لبنان

اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اب آپ اس بات سے اندازہ لگائیے کہ آپ کی ہستی اس وقت کیا ہوتی ہے اور آپ اللہ کے کتنے قریب ہوتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ اس طرز عمل کی ہر تحریک اللہ کی تحریک پر مبنی ہوتی ہے۔

اس طرز عمل کی نفسیاتی گہرائی پر غور کریں کہ انسان جب خالص اللہ کا ہو کر کوئی کام کرتا ہے تو اسے کتنی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ خوشی اس کے اندر سما جاتی ہے، جو اس کی روح کے کونے کونے کو منور کر دیتی ہے۔ اس خوشی سے اس کی روح اس قدر ہلکی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو بھول جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات زندگی پر نظر ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گویا وہ اس طرح زندگی گذارتے تھے جس طرح ایک عام آدمی زندگی گذارتا ہے۔ لیکن فرق صرف یہ ہے کہ وہ طرز عمل کی لذت سے آشنا تھے جبکہ ہم اس سے آشنا نہیں۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کے لئے یہ ممکن نہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں کے لئے یہ ممکن ہوا۔ یقیناً ہم سب کے لئے ممکن ہے لیکن ہم غفلت میں ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے اس لذت سے آشنا ہو کر نماز اور حقیقی نماز کی برکت سے ایک بڑی جماعت کی شکل اختیار کی اور چند لوگوں کی جمعیت نے الٹ پلٹ کر اس کائنات کا نقشہ بدل دیا۔

مقدس کیمیا اثر عبادت کو ایک رسم بنا لینے قدرت نے اس پاداش عمل میں ہم سے سرداری اور حاکمیت چھین لی۔ سوز و گداز، فکر و نظر، علم و تمنا، عجز و انکساری، حلم و علم، فہم و فراست، اور فکر سلیم سے ہم تہی دامن ہو گئے۔ نماز میں ارتکاز توجہ، ادراک خالق، فراموشی مخلوق، روح کا عرفان، دل کا گداز، الغرض خشوع اور خضوع نہ ہو یہ نماز اس جسم کی طرح

بے حس میں روح نہیں اگر ہم اپنی نمازیں اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر ادا کرتے ہیں تو پھر ہماری نمازیں بے اثر کیوں ہیں؟

ہم ان برکات و انعامات سے کیوں بے بہرہ ہیں جن سے ہمارے اسلاف مالا مال تھے۔

اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نماز ہمارے تمام دکھوں کا علاج اور ہمارے تمام زخموں کو مندمل کرنے کا مرہم اور درد کا مداوا ہے لیکن ہم نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اس عمل خیر کو بے روح بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔

جب نماز تمام دکھوں کا علاج بتایا گیا ہے تو کیا یہ دکھ صرف آخرت کے ہیں؟ یا دنیا میں بھی ہیں؟ یعنی نماز دنیا اور آخرت کے تمام دکھوں کا علاج ہے بقول "جب مسلمانوں کا عمل درست ہوگا یعنی حقیقت عمل کے حقیقی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوگی تو مسلمان غالب اور کافر مغلوب ہوگا۔ اور جب سے ہم نے کچھ نماز کی محنت کو چھوڑا تو اس کی حقیقت دلوں سے کافور ہو گئی۔"

اور جس چیز کی حقیقت باقی نہیں رہتی وہ چیز بھی بے اثر اور ختم ہوتی ہے۔

آج ہماری نمازیں بے اثر کیوں ہیں جبکہ وہی چار سجدے اور وہی رکعتیں ہیں جن سے صحابہ اہل بیت اور اولیائے کرام نے کائنات کے نظام کو پلٹ دیا تھا۔ لیکن وہ نماز حقیقت سے لبریز اور ہماری نمازیں بے حقیقت اور بے اثر۔

مثلاً ایک صاحب نے رستم کی گولی شیر کو ماری کہ جس سے شیر مر جاتا ہے لیکن شیر نے کیا مرنا تھا اسے بڑی مشکل سے اپنی جان بچانی پڑی اب یہ

لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے کہ یہ بات قطعی جھوٹی ہے کہ گولی سے شیر مرتا ہے۔ ایک صاحب عقل نے اس مرد نادان کو سمجھایا کہ گولی باثر ہے لیکن اثر اس کو رائفل میں رکھ کر استعمال کیا جائے کیونکہ بغیر رائفل کے گولی کی کوئی حیثیت نہیں بالکل اسی طرح آج ہماری نمازیں بھی گولی تو ہے لیکن ایمان تقویٰ اور خشوع وخضوع کی رائفل نہیں ہے اس لئے یہ نمازیں بے اثر ہیں تو بے اثر نمازیں جہاں دنیا کے کام نہیں بنا سکتیں سوچنے کی بات ہے وہ اتنی بڑی جنت جس کی لمبائی کائنات سے زیادہ ہے کیسے دلوائیں گی؟

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق اور سب سے بڑا فرق صرف نماز کا ہے جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو جہاں اس کی آخرت بنتی ہے وہاں دنیا بھی بنتی ہے تو آئیے تحقیق کی نظر سے نماز کو دیکھیں کہ اس سے دنیا کے کتنے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (۱)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۳۸-۴۰)

نماز سے ڈاکٹر نے منع کر دیا

"ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز سے فیض ملتا ہے

جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جتنا زیادہ ڈر و خوف ہوتا ہے اور قلب اللہ کی جانب جتنا زیادہ مائل ہوتا ہے اس آدمی کو نماز سے اتنا ہی زیادہ فیض ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے اس کی ظاہری صورت پر نہیں جاتا اس لئے ارشاد فرمایا: واقم الصلوۃ لذکری جس کا دل اپنے رب کی یاد سے غافل ہو وہ اللہ تعالیٰ

(۱) "نماز کے بعد (۱) نماز اور جسمانی صحت، (۲) نماز کا نفسیاتی (۳) نماز کا روحانی پہلو، (۴) ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی (۵) ایک فرانسیسی کا اعتراف، (۶) امریکی کے ڈاکٹر کا مشورہ، (۷) نماز پر سائنس کی تحقیق، (۸) ایک ماہر ڈاکٹر پر نماز کا تجربہ، (۹) نماز اور یوگا، (۱۰) ایک یہودی کے تاثرات وغیرہ" عنوانات کو دیکھیں۔

کو عبادت گزار نہیں ہے لہذا حقیقی معنوں میں ایسا شخص نمازی نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے(۱)

لاینظر اللہ الی صلوۃ لا یحضر الرجل فیھا قلبہ مع بدنہ (۲)

جب کوئی شخص تن من کے ساتھ حاضر نہ ہو اللہ رب العزت اس کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا ہے۔

نماز سے گناہ معاف ہونے کا راز

نماز سے تزکیہ نفس (نفس کو خواہش نفسانی سے پاک کرنا) اور اخبات نفس (عجز و انکساری کا اظہار کرنا) دونوں باتیں جمع ہیں، جس کی وجہ سے نفس کو پاک ہو کر عالم ملکوت تک رسائی ہو جاتی ہے اور نفس کی خاصیت میں یہ بات داخل ہو جاتی ہے کہ جب وہ ایک صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے تو دوسری صفت جو اس صفت کی ضد ہوتی ہے نفس سے اس طرح جدا ہو جاتی ہے کہ گویا کبھی اس کا نام بھی اس میں نہ تھا۔

اب جس شخص نے نماز کو پورے طور پر ادا کیا، اور اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر اس کو پڑھا، اور رکوع وسجود اور خشوع اور اس کے اذکار اور افعال کو عمدہ طور پر ادا کیا،

(۱) الصلاة التي تنهى عن الفحشاء والمنكر هي تلك الصلاة التي يكون العبد فيها معظما ربه خائفا منه راجيا رحمته فيحقق كل واحد من صلاته انما هو بقدر خوفه من الله ورجائه فله محبته لان الله سبحانه انما ينظر الى قلوب عباده لا الى صورهم الظاهرة. ولهذا قال تعالى: أقم الصلاة لذكري، ومن غفل قلبه عن ربه لا يكون ذاكرا له، فلا يكون مصليا صلاة حقيقية وقال صلى الله عليه وسلم "لا ينظر الله الى صلاة لا يحضر الرجل فيها قلبه مع بدنه". كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۴۰، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر. حجة الله البالغة: ۱/۲۴۰-۲۴۳، باب اسرار الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي

(۲) وقال صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى صلوة لا يحضر الرجل فيها قلبه مع بدنه. احياء علوم الدين: ۱/۱۹۹، كتاب اسرار الصلاة ومهماتها الصفة المخشوع، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان

نماز صحیح ہونے کی شرائط

چونکہ نماز کا اہتمام تمام عبادتوں سے زیادہ ہے اس وجہ سے اس کی شرائط بھی زیادہ ہیں:

شرط (۱) طہارت (پاکی)۔

نماز پڑھنے والے کا جسم حقیقی نجاست سے پاک ہونا چاہئے خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، نظر آتا ہو یا نظر نہ آتا ہو۔(۱) ہاں اگر معافی کی مقدار ہو تو کوئی بات نہیں مگر معافی کی مقدار سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔(۲)

اسی طرح حکمی نجاست یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔(۳)

نماز عشق

بعض حضرات ”نماز عشق“ اس طرح پڑھتے ہیں کہ قیام میں بیس دفعہ اللہ

(۱) (هي ستة) (طهارة بدنه) أي جسده لدخول الأطراف في الجسد دون الفم (من حدث) بنوعيه (وخبث) مانع كذلك. الدر مع الرد: (كذلك) أي بنوعيه وهما الغليظة والخفيفة. شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وإن كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض. الدر مع الرد ۱/۳۱۶ (قوله وإن كره تحريما)، والأقرب أن غسل الدرهم وما دونه مستحب مع العلم والقدرة على غسله، فتركه حينئذ خلاف الأولى الخ. شامي: ۱/۳۱۶، ۳۱۷، باب الأنجاس، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (الطهارة من الحدث) الأصغر والأكبر والحيض والنفاس لآية الوضوء الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۴، باب شروط الصلاة وأركانها، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کا ذکر کرتے ہیں، اور اس کے بعد قومہ، سجدہ اور جلسہ میں دس دس دفعہ پڑھتے ہیں۔ اس نماز کی شریعت میں کچھ اصل اور بنیاد نہیں ہے، یعنی ایسی نماز قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں، اس لئے اس طرح نماز پڑھنا صحیح نہیں۔(۱)

نماز فرض عین ہے

ہر مسلمان عاقل بالغ پر ہر روز پانچ وقت نماز فرض عین ہے، امیر ہو یا فقیر، تندرست ہو یا مریض، مسافر ہو یا مقیم، یہاں تک کہ دشمن کے مقابلے میں جب جنگ ہوتی ہے اس وقت بھی اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، عورت کو جب وہ دردِزہ میں مبتلا ہو جو کہ سخت مصیبت کا وقت ہے نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۲)

نماز فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے نماز کی عبادت کو ہر مسلمان عاقل بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت اور آزاد ہو یا غلام سب پر فرض کیا ہے، ہر ایک شخص اپنے اپنے درجے اور استعداد کے مطابق اس سے نفع اٹھا سکتا ہے، یہی وہ عظیم الشان عبادت ہے جس کو قصداً چھوڑنے والے کو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کافر کہتے ہیں، اور امام شافعی علیہ الرحمۃ اس کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا آدمی جب تک توبہ نہ کرے

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/۲۳۳، مسائل سنن غیر مؤکدہ، ط: دار الاشاعت کراچی

(۲) هي فرض عين على كل مكلف (قوله هي) اى الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة ... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثى او عبدا. الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۵۱ ــ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/۹۱، فصل في عدد الصلوات، ط: سعيد كراچي.

ومن المعجز الحكمي ايضا مالو خرج بعض الولد وتخاف خروج الوقت تصلي بحيث لا يلحق الولد ضرر، شامي: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي

اور نماز شروع نہ کرے جس میں بند رکھا جائے۔(۱)

نمازِ قتل

اگر کسی آدمی کو قتل کیا جا رہا ہے تو اس آدمی کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرے تاکہ یہی نماز اور استغفار دنیا میں اس کا آخری عمل ہو۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام میں سے چند قاری صحابۂ کرام کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا، مکہ کے کافروں نے ان لوگوں کو راستہ میں گرفتار کر لیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کو وہیں شہید کر دیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جا کر بڑی دھوم دھام اور بڑے اہتمام سے شہید کرنے کا پروگرام بنایا، اس وقت حضرت خبیبؓ نے ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز ادا کی، اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔(۲)

---

(۱) (وتارکها عمداً مجانة) أي تکاسلاً فاسق (يحبس حتى يصلي) لأنه يحبس لحق العبد فحق الحق أحق وقيل يضرب حتى يسيل منه الدم، وعند الشافعي يقتل بصلاة واحدة حداً وقيل كفراً. الدر مع الرد: ۱/۳۵۲-۳۵۳ (قوله وعند الشافعي يقتل) وكذا عند مالك وأحمد، وفي رواية عن أحمد وهي المختارة عند جمهور أصحابه أنه يقتل كفراً، وبسط ذلك في الحلية. شامي ۱/۳۵۲-۳۵۳، كتاب الصلاة، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۶۰۰ ط. سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن أبي هريرة قال: بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية عيناً وأمر عليهم عاصم بن ثابت ... فلما انتهى عاصم وأصحابه لجؤوا إلى فدفد وجاء القوم فأحاطوا بهم فقالوا لكم العهد والميثاق إن نزلتم إلينا أن لا نقتل منكم رجلاً، فقال عاصم: أما أنا فلا أنزل في ذمة كافر، اللهم أخبر عنا رسولك. فقاتلوهم فرموهم حتى قتلوا عاصماً في سبعة نفر ... وكان خبيب هو قتل الحارث يوم بدر فمكث عندهم أسيراً حتى إذا أجمعوا قتله ... فخرجوا به من الحرم ليقتلوه فقال دعوني أصلي ركعتين، ثم انصرف إليهم فقال لولا أن تروا أن ما بي جزع من الموت لزدت، فكان أول من سن ركعتين عند القتل، الخ. صحيح البخاري: ۲/۵۸۵، ۵۸۶، باب غزوة الرجيع، كتاب المغازي، ط. قديمي كراچي

نماز کا ثواب

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جب امت محمدیہ ﷺ صبح کے وقت کی دو رکعت نماز ادا کرے گی تو ہم ان دو رکعتوں کے بدلے اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف کر کے اپنے امن کے قلعہ میں داخل کریں گے۔

اے موسیٰ! جب وہ لوگ ظہر کی چار رکعات پڑھیں گے، تو ہر ایک رکعت کا ثواب الگ الگ ملے گا، پہلی رکعت کا بدلہ گناہوں کی مغفرت ہے، دوسری رکعت کا بدلہ قیامت کے دن اس کے نیک عملوں کا وزنی ہونا ہے، تیسری رکعت کا بدلہ فرشتوں کا ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کے لئے ہماری رحمت طلب کرنا ہے، چوتھی رکعت کا بدلہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جاتا ہے اور جنت کی حوروں کا ان کی طرف دیکھنا۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر اور ان کی امت جب عصر کی چار رکعت پڑھیں گے تو آسمان و زمین کے تمام فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں گے، اور جن لوگوں کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے، ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر کی امت جب مغرب کے وقت کی تین رکعت پڑھے گی، اس نماز کے وقت آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر جو حاجت اور مراد مانگیں گے وہ ہم پوری کریں گے۔

اے موسیٰ! عشاء کی چار رکعتیں ان کے لئے تمام دنیا کی بادشاہت، سلطنت اور دولت سے بہتر ہیں، اس نماز کے پڑھنے کے بعد وہ لوگ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جائیں گے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج کا پیدا ہونے والا بچہ بالکل پاک

صاف سے ہٹا ہوتا ہے۔(۱)

نماز کا حقیقی مقصد

نماز کا اصل مقصد یہ ہے کہ کائنات کے خالق کی عظمت کا نقش ذہن میں بیٹھ جائے یہاں تک کہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا آسان ہو جائے۔

اس میں تمام انسانوں کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے الگ رہے، اس سے بھلائی اور نفع کے سوا اور کوئی بات سرزد نہیں ہو سکتی۔ نماز کا حقیقی مقصد نیازمندی کے ساتھ آسمان و زمین کے خالق اللہ تعالیٰ کی برتری کا اعتراف اور اس

---

(۱) وعن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت فی بعض ما انزل اللہ علی موسیٰ علیہ السلام: یا موسیٰ رکعتان یصلیهما احمد وامته وهی صلاة الغداة من یصلیهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من لیله ویومه ذلک ویکون فی ذمتی، یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد وامته وهی صلاة الظهر اعطیهم باول رکعة منها المغفرة وبالثانیة اثقل میزانهم وبالثالثة اوکل علیهم الملائکة یسبحون ویستغفرون لهم وبالرابعة افتح لهم ابواب السماء ویشرفن علیهم الحور العین، یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد وامته وهی صلاة العصر فلا یبقی ملک فی السموات والارض الا استغفر لهم ومن استغفرت له الملائکة لم اعذبه، یا موسیٰ ثلاث رکعات یصلیها احمد وامته حین تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا یسألون من حاجة الا قضیتها لهم، یا موسیٰ اربع رکعات یصلیها احمد وامته حین یغیب الشفق وهی خیر لهم من الدنیا وما فیها ویخرجون من ذنوبهم کیوم ولدتهم امهم. تنبیه الغافلین فی الموعظة باحادیث سید الانبیاء والمرسلین ص: ۲۳۰-۲۳۷ باب فضل امة محمد صلی اللہ علیه وسلم ط: مکتبة ملکیه لاهور، و ص: ۲۷۷، ط: رشیدیه کوئٹه

کی لازوال عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے سرنگوں ہوتا ہے۔(۱)

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی تمام شرائط کی پابندی کے ساتھ کھڑے ہوکر مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو چادر یا آستین وغیرہ سے باہر نکال کر کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر میں آجائیں، اور ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو،(۲) ایسی حالت میں جس نماز کو پڑھنا

---

(۱) ان الغرض الحقيقي من الصلاة ، انما هو اشعار القلب بعظمة الاله الخالق حتى يكون منه على وجل فيأتمر بامره وينتهي عما نهاه عنه وفي ذلك الخير كله للنوع الانساني ، لان من يفعل الصالحات ويجتنب السيئات لا يصدر عنه للناس الا المنفعة والخير ...... فالغرض الحقيقي من الصلاة انما هو تعظيم الاله، فاطر السموات والارض بالخشوع له والخضوع لعظمته الخالدة وعزته الابدية فلا يكون المرء مصليا لربه حقا الا اذا كان قلبه حاضرا مملوء بخشية الله وحده، فلا يغيب عن مناجاته بالوساوس الكاذبة او الخواطر الضارة، ومن يقف بين يدي خالقه وقلبه على هذه الحالة ذليلا خاشعا ، خائفاً وجلا من جلال ذلك الخالق القادر القاهر ، ذي السطوة التي لا تحد والمشيئة التي لا ترد ، فانه بذلك يكون تائبا من ذنبه، منيبا الى ربه، و تصلح اعماله الظاهرة والباطنة وتقوى علاقته بربه ويستقيم مع عبادة تعالىٰ ، ويقف عند حدود الدين وينتهي عما نهاه عنه رب العالمين ،كما قال: " ان الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر " وبذلك يكون من المسلمين حقا. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۲۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر ، بيروت.

(۲) اذا اراد الدخول في الصلاة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه حتىٰ يحاذي بابهامه شحمتي اذنيه وبرؤس الاصابع فروع اذنيه ...... ولا يطاطئ راسه عند التكبير ، قال الفقيه ابو جعفر يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما، ...... واذا رفع يديه لا يضم اصابعه كل الضم ولا يفرج كل التفريج بل يتركها على ما كانت عليه بين الضم والتفريج ، هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها ، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۲۳۲ ـ ۲۳۵، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

چاہئیں، اسی کی نیت دل میں کرلیں اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر شخص اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتا ہے، اور نیت اس طرح کریں کہ ”میں فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہا ہوں“ (۲) پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھیں کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے اوپر ہو، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو، (۳) پھر فوراً یہ دعا پڑھے ”سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

---

(۱) اذا اراد الرجل الدخول في الصلاة اي صلاة كانت (اخرج كفيه من كميه) بخلاف المرأة و حاذى بالصورة كما سلف (ورفعهما حذاء اذنيه) حتى يحاذي بابهاميه شحمتي الاذنين و يجعل باطن كفيه نحو القبلة، ولا يفرج اصابعه ولا يضمها واذا كان به عذر يرفع بقدر الامكان الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۷۸، ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي، حلبي كبير ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۸۲، ۴۸۳، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) والشرط ان يعلم بقلبه اي صلاة يصلي و ادناها ما لو سئل لامكنه ان يجيب على البديهة ولا عبرة للذكر باللسان فان فعله لتجتمع عزيمة قلبه فهو حسن ... فلا بد من التعيين فيقول نويت ظهر اليوم او عصر اليوم او فرض الوقت او ظهر الوقت، هندية: ۱/۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۴۱۷، ۴۱۸، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد كراچي.

(۳) ووضع يده اليمنى على اليسرى تحت السرة كما فرغ من التكبير ... وذلك بان يضع باطن كف اليمنى على ظاهر كف اليسرى و يأخذ الرسغ بالخنصر و الابهام و يرسل الباقي على الساعد، عالمگيري: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، تاتارخانية: ۱/۵۳۲، ط: ادارة القرآن كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي، فتح القدير: ۱/۲۴۹، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، حلبي كبير ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۸۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچي

وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ" اگر نمازی کسی امام کے پیچھے اقتداء کرکے نماز پڑھ رہا ہے، تو اس دعا کو پڑھ کر خاموش رہے،(۱) اور اگر امام نے قرأت شروع کردی تو اس دعا کو نہ پڑھے بلکہ اللّٰہ اکبر کہہ کر خاموش رہے، اور اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا امام ہے تو اس دعا کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھے اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کے بعد تنہا نماز پڑھنے والا اور امام آہستہ سے "آمین" کہیں، اگر کسی ایسے وقت کی نماز ہو جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے تو تمام مقتدی بھی "ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، آمین کے الف

---

(۱) ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك، إماما كان أو مقتديا أو منفردا. عالمگیری: ١ / ٧٣، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ٣٠١، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. تاتارخانیہ: ١ / ٥٢٢، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته بعد الافتتاح، ط: إدارة القرآن كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٢٨٠، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچی. فتح القدير: ١ / ٢٤٣، ط: دار إحياء التراث العربي. شامي: ١ / ٤٨٩، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچی.

(۲) (لا إذا) شرع الإمام في القراءة سواء كان مسبوقا أو مدركا، وسواء كان إمامه يجهر بالقراءة أو لا، (فـ) إنه (لا يأتي به) لما في البحر عن الصغرى: أدرك الإمام في القيام يثني ما لم يبدأ بالقراءة، وقيل في المخافتة يثني. الدر مع الرد: ١ / ٤٨٨، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچی.

تعوذ کرنے کے بعد تسمیہ پڑھنا چاہیے، (۱) اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھے پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے، (۲) اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں "سورۂ حجرات" سے "سورۂ بروج" تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے بڑی سورت پڑھنی چاہیے۔

عصر اور عشاء کی نماز میں "والسماء والطارق" سے "لم یکن" تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور مغرب کی نماز میں "اذا زلزلت" سے آخر تک میں سے کوئی سورت پڑھے۔ (۳)

---

(۱) ثم يتعوذ وصورته أعوذ بالله من الشيطان الرجيم... ثم يأتي بالتسمية ويخفيها... ثم يقرأ فاتحة الكتاب، وإذا فرغ من الفاتحة قال آمين، والسنة فيه الإخفاء، المنفرد والإمام سواء وكذا المأموم إذا سمع. هندية: ۱/۷۴-۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۳۴-۵۳۳، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته بعد الافتتاح، ط: إدارة القرآن كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي. فتح القدير: ۱/۲۹۵-۲۹۱، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير، ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۱/۴۹۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم بعد ما فرغ من الفاتحة سورة أو ثلاث آيات. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/۳۰۵، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت.

وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو أن يسمي قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة. شامي: ۱/۴۹۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، قبيل مطلب لفظ الفتوى آكد وأبلغ من لفظ المختار، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) واستحسنوا في الحضر طوال المفصل في الفجر والظهر، وأوساطه في العصر والعشاء، وقصاره في المغرب، وطوال المفصل من الحجرات إلى البروج، والأوساط من سورة البروج إلى

اور سورتوں کی یہ تحدید اس صورت میں ہے جب وہ سورتیں یاد ہوں، اور اگر وہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو بھی سورت یاد ہو پڑھ لیا کرے۔

سورت پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اور رکوع کی ابتداء "اللہ اکبر" کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

رکوع اس طرح کیا جائے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لے، اور سرین (کولہے)، گردن اور پشت ایک ہی سطح پر برابر ہوں، ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا ہو اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو، پیر کی پنڈلیاں سیدھی ہوں خم کی نہ ہوں، کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ٹیڑھی نہ ہوں اور نظر پاؤں کی طرف ہو، اور دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں، اور رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم"

علم يمكن والقصار من سورة لم يمكن الى الآخر ... وطالة القراءة في الركعة الاولى على الثانية من الفجر مسنونة بالاجماع، هندية: ۱/۷۷، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئته، فتح القدير: ۱/۲۹۶، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۴۰، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۳۱۰، ۳۱۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

(۱) ويركع حين يفرغ من القراءة وهو منتصب ... ليكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للركوع، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته. الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراتشي. فتح القدير: ۱/۳۰۷، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، حلبي كبير، ص: ۳۱۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور۔

کہے، (۱) پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے، اور نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف ”سمع اللّٰہ لمن حمدہ“ کہے، اور مقتدی صرف ”ربنا لک الحمد“ کہے اور تنہا نماز پڑھنے والا ”سمع اللّٰہ لمن حمدہ“ اور ”ربنا لک الحمد“ دونوں کہے، (۲) پھر اللّٰہ اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے، ”اللّٰہ اکبر“ اور سجدہ کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنوں کو موڑ کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھے، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں اور دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر

---

(۱) ويعتمد بيديه على ركبتيه ويفرج بين أصابعه ولا يندب إلى التفريج إلا في هذه الحالة.... ويبسط ظهره حتى لو وضع على ظهره قدح من ماء لاستقر ... ويقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وذلك أدناه، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. فتح القدير: ۱/۲۵۸، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، حلبي كبير ص: ۳۰۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۹۳، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي.

(قوله ومنها القيام) ... ويكره القيام على أحد القدمين في الصلاة بلا عذر، شامي: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.

(۲) فإذا اطمأن راكعا رفع رأسه ... فإن كان إماما يقول سمع الله لمن حمده بالإجماع وإن كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع بلا خلاف وإن كان منفردا الأصح أنه يأتي بهما، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ، حلبي كبير ص: ۳۱۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۶، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۲۶۰، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوں، پیٹ رانوں سے الگ اور بغل سے جدا ہو، پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا چھوٹا سا بچہ درمیان سے نکل سکے، اور سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر لگی ہوئی نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہوں ملے ہوئے نہ ہوں، ہر سجدے کے دوران دونوں پاؤں زمین سے لگے ہوئے ہوں اٹھے ہوئے نہ ہوں، سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہے(۱) پھر سجدہ سے اٹھ کر اچھی طرح بیٹھ جائے، اس طرح کہ دایاں پیر اس طرح کھڑا کرلے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہوجائیں، اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے، اس طرح کہ انگلیاں جڑی ہوئی ہوں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، نہ انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو، نہ بہت ہی زیادہ ملی ہوئی ہوں اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھے، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا

---

(۱) ثم إذا استوى قائماً كبر وسجد ويكبر في حالة الخرور ويقول في سجوده سبحان ربي الأعلى ثلاثاً وذلك أدناه ... قالوا إذا أراد السجود يضع أولاً ما كان أقرب إلى الأرض، فيضع ركبتيه أولاً ثم يديه ثم أنفه ثم جبهته ... ويضع يديه في السجود حذاء أذنيه ويوجه أصابعه نحو القبلة وكذا أصابع رجليه ويعتمد على راحتيه ويبدي ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه ويجافي بطنه عن فخذيه، هندية ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، تاتارخانية: ۱/ ۵۳۸، ط: ادارة القرآن كراچي. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

جا سکے۔ (۱)

سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک پھر ہاتھ، اطمینان سے دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے جیسے پہلا سجدہ کیا تھا یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللہ اکبر" کہے اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی۔ (۲)

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتا ہوا فوراً کھڑا ہو جائے، کھڑے ہوتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہو، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔ (۳)

---

(۱) ثم يرفع رأسه مكبراً ويكفي فيه ... ويجلس بين السجدتين مطمئنا لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد ... وليس بينهما ذكر مسنون. الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراجي.

(ثم يرفع رأسه ويكبر) والسنة فيه أن يرفع رأسه حتى يستوي جالسا، وليس في هذا الجلوس ذكر مسنون عندنا. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۶۰، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۲) وإذا أراد الرفع يرفع أولاً جبهته ثم أنفه ثم يديه ثم ركبتيه ... ثم يكبر ويحط للسجدة الثانية ويسبح فيها مثل ما سبح في السجدة الأولى. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۰۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراجي

(۳) ثم إذا فرغ من السجدة ينهض على صدور قدميه ولا يقعد ولا يعتمد على الأرض بيديه عند قيامه وإنما يعتمد على ركبتيه وترك الاعتماد مستحب لمن ليس به عذر عندنا. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. التاتارخانية: ۱/۵۳۶، ط: ادارة القرآن كراجي. فتح القدير: ۱/۲۶۹، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراجي.

دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اور اعوذ باللہ نہ پڑھے، اگر مقتدی ہے تو خاموش رہے اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو صرف "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور "ولا الضالین" کے بعد آہستہ "آمین" کہے پھر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کوئی دوسری سورت ملا لے، پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کرے۔(۱) دوسرے سجدہ کے بعد اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اور اس میں "التحیات" پڑھے۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔(۲)

اور التحیات پڑھتے وقت جب "اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی و

---

(۱) ويفعل في الركعة الثانية مثل ما فعل في الركعة الأولى إلا أنه لا يستفتح ولا يتعوذ، عالمگیری: ۷۶/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، تاتارخانیہ: ۵۳۹/۱، ط: ادارۃ القرآن کراچی، فتح القدیر: ۳۱۸/۱، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، کنز مع البحر: ۳۰۹/۱، الفصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۲) وإذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه أصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه ويبسط أصابعه، ويقرأ تشهد ابن مسعود رضي الله عنه، هندیہ: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، تاتارخانیہ: ۵۳۷/۱، ط: ادارۃ القرآن کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۲۹، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، فتح القدیر: ۲۱۰/۱، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، کنز مع البحر: ۵۰۸/۱، الفصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعید کراچی

اٹھا کر اشارہ کرے، اور "إِلَّا اللّٰہُ" پر گرا دے۔ (۱)

اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنائے، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو بند کرلے، اور "أَشْهَدُ أَنْ لَا" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائے اور "إِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو نیچے جھکا دے، اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے۔ (۲) اور اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۳)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

(۱) وإذا انتهى إلى قوله أشهد أن لا إله إلا الله يشير بالمسبحة. حلبية: ۱/۷۵، ط: رشیدیہ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ووضعها أن يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الإبهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر ويشير بالمسبحة... ويرفع الأصبع عند النفي ويضعها عند الإثبات. شامی: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، تاتارخانیة: ۱/۵۳۲، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) وإذا فرغ من التشهد يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم. وسئل محمد عن كيفية الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال: تقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد. عالمگیری: ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. تاتارخانیة: ۱/۵۲۹، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدير: ۱/۲۷۳، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۱۰، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعید کراچی.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.(۱)

اس کے بعد نماز ختم کر دے، اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے کا رخسار نظر آئے، اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

اگر امام ہے تو سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین، فرشتے اور مقتدیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۳)

اور اگر مقتدی ہے تو دائیں طرف سلام کرتے وقت دائیں طرف جو انسان اور

---

(۱) ومن الادعية المأثورة ما روى عن ابى بكر رضى الله عنه انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمنى دعاء ادعو به فى صلاتى فقال قل: اللّٰهم انى ظلمت نفسى ظلماً كثيراً وانه لا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم، هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئته، حلبى كبير، ص: ۳۳۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/۲۷۷، ط: دار احياء التراث العربى بيروت.

(۲) ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمة الاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفى التسليمة الثانية عن يساره حتى يرى بياض خده الايسر ويقول السلام عليكم ورحمة الله، هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئته. شامى: ۱/۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲۷۸، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، تاتارخانية: ۱/۵۵۴، ط: ادارة القرآن كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۳۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (وينوى) الامام بخطابه (السلام على من فى يمينه ويساره) ممن معه فى صلاته ولو جنا او نساء ــــ (والحفظة فيهما) الدر مع الرد: ۱/۵۲۶، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۷، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته. حلبى كبير، ص: ۳۳۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر کھڑا ہو جائے درود شریف اور دعا نہ پڑھے، باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں، فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائے، اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے تو تیسری رکعت میں اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کر دے۔(۱)

فجر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت اور سمع اللہ لمن حمدہ اور تمام تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور تنہا نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے چاہے بلند آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے، اور ظہر اور عصر کی فرض نماز میں امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ اور تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے، اور تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔(۲)

---

(۱) فاذا فرغ من قراءة التشهد قام ... وإذا قام يفعل في الشفع الثاني ما فعل في الشفع الأول من الخفض والرفع والركوع والسجود ويقرأ الفاتحة فقط ويكره الزيادة ... ويجلس في الأخيرة كما جلس في الأولى ويتشهد فاذا فرغ من التشهد يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ... ويدعو لنفسه ولغيره ... ثم يسلم تسليمتين. هندية: ١/٧٦، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته، فتح القدير: ١/٣٠٢، ط: دار احياء التراث العربي بيروت لبنان. تاتارخانية: ١/٢٨٣، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراچي

(۲) (ثم يرفع رأسه من ركوعه مسمعا) ... (ويكتفي به) الإمام (فلا يضم التحميد سرا (و) يكتفي (بالتحميد المؤتم) ... (ويجمع بينهما لو منفردا) على المعتمد يسمع رافعا ويحمد مستويا. الدر المختار مع شامي: ١/٤٩٦، ٤٩٧، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي

ويجهر الإمام بالتكبير بقدر حاجته للإعلام بالدخول والانتقال وكذا بالتسميع والسلام، وأما المؤتم والمنفرد فيسمع نفسه. الدر المختار مع شامي: ١/٤٧٥، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ط: سعيد كراچي و: ١/٥٩٨، باب الإمامة، فيه مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچي

نماز کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا

جب میدان حشر میں حساب وکتاب کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے، تو اس وقت سب عبادتوں سے پہلے نماز ہی کا محاسبہ کیا جائے گا،(۱) اس لئے ایمان کی درستی اور عقائد کی اصلاح کے بعد نماز ہی کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور بچیوں کو سات سال کی عمر میں اس کی عادت بنانے کا حکم دیا ہے(۲) ابوداؤد شریف میں ہے:

مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین.(۳)

---

(۱)(قوله لما ورد الخ) اى فى قوله صلى الله عليه وسلم "اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد فى القبر" رواه الطبرانى باسناد حسن، وفى قوله صلى الله عليه وسلم "اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته قال العراقى فى شرح الترمذى ولا يعارضه حديث الصحيح" ان اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة فى الدماء لحمل الاول على حق الله تعالىٰ على العبد والثانى على حقوق الآدميين فيما بينهم .شامى: ۱/ ۳۵۰، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. كتاب الكبائر: ص: ۲۸، الكبيرة الرابعة قبيل فصل فى عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الخير دمشق.

(۲)(وان وجب ضرب ابن عشر عليها بيد لا بخشبة لحديث "مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع واضربوهم عليها وهم ابناء عشر" الدر المختار (قوله لحديث الخ) استدلال على الضرب المطلق، واما كونه لا بخشبة فلان الضرب بها ورد فى جناية المكلف آه، وتمام الحديث "وفرقوا بينهم فى المضاجع" رواه ابو داؤد، والترمذى ولفظه "علموا الصبى الصلاة ابن سبع واضربوه عليها ابن عشر وقال حسن صحيح وصححه ابن خزيمة والحاكم والبيهقى، آه، اسماعيل. والظاهر ان الوجوب بعد استكمال السبع والعشر بان يكون فى اول الثامنة والحادى عشر كما قالوا فى مدة الحضانة. شامى: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. كتاب الكبائر، ص: ۲۳، الكبيرة الرابعة، فصل متى يؤمر الصبى بالصلاة، ط: دار الخير دمشق.

(۳) مشكوة، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانى، ط: قديمى كراچى.

اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس (کے چھوڑنے) پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔

نماز کا معنی

نماز کو عربی میں "صلوۃ" کہتے ہیں۔(۱)

۱..... "صلوۃ" کے لفظ کو یا تو صلی سے بنایا گیا ہے، اس کا معنی ہے کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ کی گرمی اور تپش پہنچا کر سیدھا کیا جائے، اس معنی کے اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ انسان میں نفس امارہ کی وجہ سے کجی اور ٹیڑھا پن موجود ہے، اس لئے اس کو حکم دیا گیا کہ روزانہ پانچ وقت پابندی سے نماز پڑھے، تا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت، ہیبت اور ڈر وخوف کی حرارت اور گرمی پہنچ کر اس کا ٹیڑھا پن اور کجی دور ہو جائے، اور وہ آگ سے سیدھے کئے ہوئے بانس کی طرح سیدھا ہو جائے (۲)، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

(۱) قال ابن الاثیر: وهى العبادة المخصوصة، واصلها فى اللغة: الدعاء فسميت ببعض اجزائها، وقيل: ان اصلها فى اللغة التعظيم، وسميت العبادة المخصوصة صلاة لما فيها من تعظيم الرب تعالى، النهاية فى غريب الحديث والاثر: ۵۰/۳، (صلا) تحقيق: طاهر احمد الزاوى محمود محمد الطناحى، ط: المكتبة العلمية، بيروت، وفى مجمع بحار الانوار: ...... الصلاة لغة، الدعاء وقيل: التعظيم، مجمع بحار الانوار: ۳۴۷/۳، صلا، ط: مكتبة دار الايمان المدينة المنورة.

(۲) قال ابو منصور محمد بن احمد الازهرى فى "تهذيب اللغة" قلت، والاصل فى تصلية العصا انها اذا اعوجت الدمها مقومها حر النار حتى تلين له وتجب التثقيف، يقال: صليت العصا النار اذا الزمتها حرها حتى تلين لغامزها. تهذيب اللغة: ۲۹/۳، (عصا)، تحقيق: الدكتور عبد الحليم النجار، ط: الدار المصرية، للتاليف والترجمة.

قال العينى: هى مشتقة من صليت العود على النار اذا قومته وايضا قال الجوهرى "وصليت العصاء بالنار اذا لينتها وقومتها، البناية على شرح الهداية: ۳/۲-۵، كتاب الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت.

اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ اختیار نہیں کرتا وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

بین الکفر و الایمان ترک الصلوۃ کفر اور ایمان کے درمیان نماز چھوڑنے ہی کا فرق ہے۔(۱)

دوسری جگہ پر ہے۔

علم الایمان الصلوۃ (۲) ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی خاص علامت نماز ہے۔

نماز کا منکر

جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ (۳) نماز کی تاکید اور

---

(۱) عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بين الكفر والايمان ترك الصلوة، ترمذي: ۲/۹۰، كتاب الايمان، باب ما جاء في ترك الصلوة، ط: سعيد كراچي. قال صلى الله عليه وسلم ان بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلوة، مسلم: ۱/۶۱، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، ط: قديمي كراچي

(۲) علم الايمان الصلوة، فمن فرغ لها قلبه، وحاد عليها بحدها ووقتها وسننها فهو مؤمن (رواه ابو سفيان طريف بن شهاب عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري، وطريف هذا ضعيف ذخيرة الحفاظ للمقدسي، رقم: ۳۴۰۰، ۳/۱۵۶۳، ط: دار السلف، رياض، ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۶ء

علم الاسلام الصلوة، فمن فرغ لها قلبه، وحافظ عليها بحدها ووقتها وسننها فهو مؤمن (خط وابن النجار عن ابي سعيد) كنز العمال: ۷/۲۸۹، رقم: ۱۸۸۶۰، كتاب الصلوة من قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الاول في الوجوب، ط: موسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء،

(۳) ويكفر جاحدها لثبوتها بدليل قطعي، الدر المختار مع الشامي: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي

وضاحت سے قرآن مجید اور احادیث کے بڑے صفحات بھرے ہیں، کسی اور عبادت کی اس قدر تاکید شریعت میں نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابہ کرام نماز چھوڑنے والے کو کافر قرار دیتے ہیں، امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اگرچہ کفر کے قائل نہیں ہیں مگر ان کے نزدیک بھی نماز چھوڑنے والے کے لیے سخت تعزیر ہے۔(۱)

نماز کا ورزشی چارٹ

آدمی تمام رات سویا رہتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء معطل و سست ہو جاتے ہیں، جسم کا دوران خون سست ہو جاتا ہے، اب اس جسم کو ایک ورزش کی ضرورت ہے جس

---

(۱) (ويكفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي (وتاركها عمدا مجانة) أي تكاسلا فاسق (يحبس حتى يصلي) لأنه يحبس لحق العبد فحق الحق أحق، وقيل يضرب حتى يسيل منه الدم، وعند الشافعي يقتل بصلاة واحدة حدا، وقيل كفرا. الدر المختار. (قوله وقيل يضرب) نقله الإمام المحبوبي عن الصحيح، وظاهر الحلية أنه المذهب فإنه قال: وقال أصحابنا في جماعة منهم الزهري لا يقتل بل يعزر ويحبس حتى يموت أو يتوب (قوله وعند الشافعي يقتل) وكذا عند مالك وأحمد في رواية عن أحمد، وهي المختارة عند جمهور أصحابه أنه يقتل كفرا. وبسط ذلك في الحلية. شامي ۱/۳۵۲-۳۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي

أما ترهيب تاركها وتحذيره، فيكفي فيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا سهم في الإسلام لمن لا صلاة له" وقوله: "بين الرجل وبين الكفر ترك الصلاة" وفي هذا الحديث زجر شديد للمسلم الذي يسقط عنه التكليف فيحمله على ترك الصلاة التي يمتاز بها عن الكافر، حتى قال بعض أئمة الحنابلة: إن تارك الصلاة عمدا كافر، وعلى كل حال فقد أجمعوا على أنه ركن من أركان الإسلام فمن تركها فقد هدم ركنا من أركانه. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۱/۱۸۲، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت.

سے خون پھر سے پورے جسم میں مکمل طور پر پہنچ سکے اور جسم از سر نو بالکل چست اور صحت مند ہو جائے تو اس کے لئے تہجد کی نماز ہے۔ اور فجر کی نماز۔ پھر وقفہ پھر اشراق کی نماز۔ پھر وقفہ پھر چاشت کی نماز۔ اور پھر طویل وقفہ اور آدمی کام کاج کرتے کرتے پریشان ہو جاتا ہے تو پھر ظہر کی نماز کے لئے ورزشی پروگرام تیار ہوتا ہے حتیٰ کہ سوتے وقت نماز عشاء کا ورزشی پروگرام کچھ طویل ہوتا ہے کہ آدمی کھانا کھاتا ہے کچھ پیتا ہے نماز عشاء کی رکعتیں زیادہ ہیں تاکہ کھایا پیا ہضم ہو جائے اور غیر ہضم کھانا جسم اور صحت کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۱)

نماز کا وقت مقرر ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا. (۱) بلاشبہ نماز ایمان داروں پر فرض ہے جن کے اوقات مقرر ہیں۔

اور لفظ ''موقوت'' کا معنی یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے اوقات کی حد مقرر ہے، اس آیت شریفہ میں یہ فرمایا کہ نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے، اور ان کے اوقات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو بتادیں، ساتھ ہی لوگوں کو یہ حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح فرمائیں اس کی پیروی کرو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۲) جو کچھ رسول اللہ

---

(۱) النساء، الآية: ۱۰۳.

(۲) سورة الحشر الآية: ۷.

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شروع میں دو وقت کی نماز فرض تھی، ایک سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز اور ایک سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز۔ ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج" سے نوازا گیا تو فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے پانچ وقتوں کی نماز فرض کی گئی۔ (۱)

ان پانچ وقتوں کی نماز صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ خاص ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی امتوں میں سے کسی امت پر صرف فجر کی نماز فرض تھی، کسی امت پر ظہر کی، کسی امت پر عصر کی وغیرہ۔ (۲)

نماز کی پابندی

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص نماز کو پابندی سے پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو پانچ خصوصی عزتیں عطا فرماتے ہیں۔

۱..... اس کی غربت اور تنگ دستی دور فرما دیتے ہیں۔

۲..... قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔

۳..... قیامت کے دن اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یعنی اس کی نجات ہوگی اور ایسا شخص نہایت ہی آرام میں رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) وفي شرح المنظومة. وكان فرض الصلوات الخمس ليلة المعراج وهي ليلة السبت لسبع عشرة ليلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانية عشر شهرا من مكة إلى السماء، فكانت الصلاة قبل الإسراء صلاتين صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة قبل غروبها. قال تعالى: وسبح بحمد ربك بالعشي والإبكار. البحر: ۱ / ۲۲۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فرضت في الإسراء ليلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة بسنة ونصف الخ.

شامي: ۱ / ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ايضاً.

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (سورہ حاقہ)

۴..... اور ایسا نمازی پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا۔

۵..... نماز کی پابندی کرنے والے سب بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔(۱)

نماز کی حقیقت

جب انسان اللہ تعالیٰ سے کسی مصیبت کے دور ہونے یا کسی نعمت کے ملنے کی درخواست کرتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے تعظیمی افعال اور تعظیمی اقوال میں مستغرق ہو جانا زیادہ مناسب ہے، تاکہ درخواست کی روح جو اس کی ہمت ہے اس پر مرتب اثر پڑے نماز میں تین بنیادی باتیں ہیں:

۱..... اللہ تعالیٰ کی عظمت بزرگی اور جلال کو دیکھ کر دل سے عاجزی کرنا۔

۲..... اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی خاکساری اور عاجزی کو زبان سے اچھے سے اچھے الفاظ میں ظاہر کرنا۔

(۳) اس خاکساری اور عاجزی کی حالت کے مطابق اعضاء میں بھی ادب واحترام کا استعمال کرنا جیسے شاعر نے کہا ہے:

افادتکم النعماء منی ثلاثۃ ۔۔۔ یدی ولسانی والضمیر المحجبا

---

(۱) وقد ورد فی الحدیث: ان من حافظ علی الصلوات المکتوبۃ اکرمہ اللہ تعالیٰ بخمس کرامات: یرفع عنہ ضیق العیش، وعذاب القبر، ویعطیہ کتابہ بیمینہ ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویدخل الجنۃ بغیر حساب۔ کتاب الکبائر ص: ۳۲ فصل فی المحافظۃ علی الصلوات التھاون بھا، الکبیرۃ الرابعۃ فی ترک الصلاۃ، ط: دار الخیر دمشق۔

ترجمہ: تمہاری نعمتوں نے میری تین چیزیں تم کو حوالہ کر دیں، میرے ہاتھ، زبان اور پوشیدہ دل۔

تعظیمی افعال میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر مناجات کرے، اور کھڑے ہونے سے بھی زیادہ تعظیم اس میں ہے کہ اپنی عاجزی اور پروردگار کی عزت اور برتری کا خیال کر کے جھک جائے، کیونکہ تمام انسانوں اور جانوروں میں گردن اٹھانا غرور اور تکبر کی علامت ہے اور جھکنا فرمانبرداری اور عاجزی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فظلت اعناقهم لها خاضعين (ان کی گردنیں عاجزی سے اس نشانی کے سامنے جھک جائیں)۔

اور اس سے بھی زیادہ تعظیم کی بات یہ ہے کہ اللہ کے سامنے اپنے سر کو زمین پر رگڑے جو تمام اعضاء میں سب سے زیادہ عزت والا، اور انسانی حواس جمع ہونے کی جگہ ہے اور یہی تینوں قسم کی تعظیمیں تمام لوگوں میں رائج ہیں، وہ ہمیشہ اپنے بادشاہ سلاطین اور امراء کے حضور میں انہی کو استعمال کرتے ہیں، اور ان سب صورتوں میں وہ صورت سب سے عمدہ ہے جس میں یہ تینوں چیزیں جمع ہوں، ساتھ ساتھ ادنیٰ تعظیمی حالات سے اعلیٰ تعظیمی حالات کی طرف ترقی بھی ہو، تاکہ گھڑی گھڑی عاجزی اور فرمانبرداری کی حالت میں زیادتی ہونا معلوم ہو، اور نماز میں یہی عمدہ صورت پائی جاتی ہے، اور اللہ کے قریب ہونے کے لئے اسی ترتیب سے اعمال کو اصل قرار دیے گئے ہیں۔(۱)

---

(۱) وربما يسأل الانسان من ربه دفع بلاء او ظهور نعمة، فيكون اقرب حينئذ الاستغراق في افعال واقوال تعظيمية لنوله همته التي هي روح السؤال وذلك ما سن من صلاة الاستسقاء واصل الصلاة ثلاثة اشياء ان يخضع القلب عند ملاحظة جلال الله وعظمته، ويعبر اللسان عن تلك العظمة وذلك الخضوع افصح عبارة وان يودب الجوارح حسب ذلك الخضوع قال القائل (شعر) افادتكم النعماء مني ثلاثة يدي ولساني والضمير المحجبا، ومن الافعال التعظيمية

نماز کی رکعتوں کی گنتی یاد نہیں رہتی

”رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے، کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کردی ہیں، ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔ (۱)

أن يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها وأشد من ذلك أن يستشعر ذله وعزة ربه فيكبّر رأسه الذي هو الأمر المحمول في فطرة البشر والبهائم أن رفع العنق آية التيه والتكبر وتنكيسه آية الخشوع والإخبات وهو قوله تعالى: (فظلت أعناقهم لها خاضعين.) وأشد من ذلك أن يعفر وجهه الذي هو أشرف أعضائه ومجمع حواسه بين يديه، فلتلك التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة في طوائف البشر لا يزالون يفعلونها في صلواتهم وعند ملوكهم وأمرائهم وأحسن الصلاة ما كان جامعا بين الأوضاع الثلاثة مترقيا من الأدنى إلى الأعلى ليحصل الترقي في استشعار الخضوع والتذلل، وفي الترقي من الفائدة ما ليس في الفرد الأعظم الأقصى ولا في الانحطاط من الأعلى إلى الأدنى، وإنما جعلت الصلاة أُم الأعمال المقربة دون التفكر في عظمة الله ودوام الذكر له لأن التفكر الصحيح فيها لا يتأتى إلا من قوم عالية نفوسهم وقليل ما هم وسوى أولئك لو خاضوا فيه تبلدوا وابطلوا ولم ينالوا فضلا عن فائدة أخرى والذكر بدون أن يشرحه ويعضده عمل تعظيمي يعمله بجوارحه ويعنو إليه آونتها لقلقة خالية عن الفائدة في حق الأكثرين. حجة الله البالغة: ۱/۲۰۷-۲۰۸، باب أسرار الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي، و: ۱/۲۸۷-۲۸۸، ط: قديمي كراچي.

(۲) عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس صلوات افترضهن الله تعالى من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وأتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد أن يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد إن شاء غفر له وإن شاء عذبه. مشكوة المصابيح: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي. بدائع: ۱/۹۰، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مسند الإمام أحمد: ۵/۳۱۷، حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه، ط: المكتب الإسلامي. أبو داود: ۱/۶۱، باب المحافظة على الصلوات، ط: مير محمد كتب خانه.

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اچھی طرح وضو کیا کرے اور خوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے بڑے گناہ سب بخش دے گا، اور جنت عطا فرمائے گا۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے، سو جس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرا دیا (یعنی نماز نہیں پڑھی) اس نے دین کو برباد کر دیا۔(۲)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نمازی کی پوچھ ہوگی(۳) اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے،(۴) اور بے نمازی اس رونق سے محروم رہیں گے، اور نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں، اور ولیوں کے ساتھ ہوگا، اور بے نمازیوں کا حشر فرعون، ہامان،

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) قال صلى الله عليه وسلم: الصلوة عماد الدين، فمن تركها فقد هدم الدين. إحياء علوم الدين: ۱/۱۴۷، كتاب أسرار الصلاة، فضيلة المكتوبة، ط: المطبعة الأزهرية المصرية. إتحاف السادة المتقين: ۳/۲، فضيلة المكتوبة، ط: ...... الفردوس بمأثور الخطاب للديلمي ۲/۴۰۴، رقم: ۳۷۹۵، ذكر الفصول من ذوات الألف واللام، ط: دار الفكر، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان. حلبي كبير ص: ۱۰، ط: سهيل اكيڈمی لاہور. كشف الخفاء ومزيل الإلباس للعجلوني: ۲/۳۰، رقم: ۱۶۲۱ "الصلوة عماد الدين" ط: دار الكتب العلمية.

(۳) قال النبي صلى الله عليه وسلم: "أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله الصلاة، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح وإن نقصت فقد خاب وخسر. كتاب الكبائر، ص: ۲۰، الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ط: المكتبة النحوية، مكتبة القرآن، ص: ۱۸۰، الباب التاسع في بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۴) عن نعيم المجمر قال رقيت مع أبي هريرة على ظهر المسجد فتوضأ فقال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن أمتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل. بخاري ۱/۲۵، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، ط: قديمي كراچی.

اور قارون و غیرہ جیسے بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔(۱) اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اور نہ پڑھنے سے دین اور دنیا دونوں کا بہت بڑا نقصان ہوتا ہے، اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ بے نمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

نماز کی نیت توڑنے کا طریقہ

جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یا اس کی اجازت ہے، تو ان حالتوں میں کھڑے کھڑے دائیں طرف ایک سلام پھیر کر نماز کی نیت توڑ دے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

اور نماز توڑنا کب جائز ہے اس کی تفصیل کے لئے "نماز توڑنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز کے بعد

فرض نمازوں کے بعد اگر سنت نہیں تو فوراً اور اگر سنت ہے تو سنت کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے، اور ایک مرتبہ آیت الکرسی، اور چاروں "قل" ایک ایک

---

(۱) وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلاة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف. رواه احمد والدارمي والبيهقي في شعب الايمان، مشكوة. ص ۵۹، كتاب الصلاة، الفصل الثالث. ط: قديمي كراچي.

(۲) يقطعها لعذر احراز الجماعة كما لو ندت دابته او فار قدرها او خاف ضياع درهم من ماله او كان في النفل فجئ بجنازة وخاف فوتها قطعه لامكان قضائه ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق، ولو دعاه احد ابويه في الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به، وفي النفل ان علم انه في الصلاة فدعاه لا يجيبه والا اجابه (والتسليم) لان القعود مشروط للتحلل، وهنا قطع لا تحلل ويكتفي بتسليمة واحدة) الدر المختار، شامي: ۲/ ۵۱، باب مكروهات الصلاة. ط: سعيد كراچي.

مرتبہ پڑھے، اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا چاہئے۔(۱)

نماز کے بعد کتاب سنانا

موجودہ دور میں عام طور پر مسلمان دنیا اور دنیوی علوم کے بارے میں بہت زیادہ ماہر ہیں، لیکن دین اور دینی علوم کے بارے میں زیرو ہیں، ساتھ ساتھ دین سے بے رغبتی، اور بے عملی کا دور دورہ ہے، اس لئے بے رغبتی اور بے عملی کو دور کرنے کے لئے نماز کے بعد دعا سے پہلے یا دعا کے بعد مصلے پر بیٹھ کر یا کسی اور مناسب جگہ پر بیٹھ کر کوئی دینی معتبر کتاب پڑھ کر نمازیوں کو سنانا بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ سب لوگ جماعت سے نماز پڑھیں، اگر کسی کی کوئی رکعت رہ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کرے، اس کے بعد کتاب سنائی جائے، جن لوگوں کو قرآن پاک

---

(۱) ویکرہ تاخیر السنۃ إلا بقدر اللّٰھم أنت السلام الخ. قال الحلوانی: لا بأس بالفصل بالأوراد، واختارہ الکمال. قال الحلبی: إن أرید بالکراھۃ التنزیھیۃ ارتفع الخلاف قلت: وفی حفظی حملہ علی القلیلۃ. ویستحب أن یستغفر ثلاثا ویقرأ آیۃ الکرسی والمعوذات ویسبح ویحمد ویکبر ثلاثا وثلاثین، ویھلل تمام المائۃ ویدعو ویختم بسبحان ربک. الدر المختار، شامی ۱/۵۳۰۔

(قولہ واختارہ الکمال) فیہ أن الذی اختارہ الکمال ھو الأول وھو قول البقالی. وردہ ما فی شرح الشھید من أن القیام إلی السنۃ متصلا بالفرض مسنون ثم قال: وعندی أن قول الحلوانی "لا بأس" لا یعارض القولین لأن المشھور فی ھذہ العبارۃ کون خلافہ أولی، فکان معناھا أن الأولی أن لا یقرأ قبل السنۃ ولو فعل لا بأس، فأفاد عدم سقوط السنۃ بذلک حتی إذا صلی بعد الأوراد تقع سنۃ لا علی وجہ السنۃ ولذا قالوا: لو تکلم بعد الفرض لا تسقط لکن ثوابھا أقل، فلا أقل من کون قراءۃ الأوراد لا تسقطھا اھـ. شامی ۱/۵۳۰ فصل فی بیان تألیف الصلاۃ، مطلب ھل یفارقہ الملکان، ط: سعید کراچی۔

کی تلاوت کرلی ہو وہ دوسرے وقت اس کی کرسکتے ہیں، تینوں نمازیوں کا مجمع پھر نماز کے بغیر جمع نہیں ہوگا، اور اگر دوسرے وقت تلاوت نہ کرسکتا ہو تو دوسری جگہ یا ایک طرف ہوکر اسے بھی تلاوت کرسکتے ہیں، اس طرح سب کے اتفاق کے ساتھ مشورے سے کام ہوگا تو یقیناً خیر و برکت اور اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

نماز کے پابند بننے کا طریقہ

نماز ترک کرنے پر جو وعیدیں آئی ہیں ان پر غور کیا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترک کرنے والے کو کافر فرمایا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسے لوگ فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

دوزخ کے حالات خود بھی پڑھیں اور دوسروں سے سنا بھی کریں، ان شاء اللہ نماز سے بے پرواہی، سستی اور غفلت جاتی رہے گی، نماز چھوٹنے پر کچھ مالی یا بدنی جرمانہ خود اپنے نفس پر مقرر کرلیں، نہ بہت کم ہو کہ نفس کو کچھ ناگوار ہی نہ ہو اور نہ بہت زیادہ کہ اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے، جب نماز ترک ہو جائے تو وہ جرمانہ فقیروں کو دے دیا کریں، اور جرمانہ کی یہ صورت سنت کے موافق ہے، یہ بدنی جرمانہ مقرر کرلیں کہ اگر ایک وقت کی نماز فوت ہو جائے گی تو اس کی قضا پڑھنے کے ساتھ اور بیس رکعت نفل پڑھ لیں، اس سے نفس دو یا تین دفعہ میں ٹھیک ہو جائے گا یا ایک نماز اگر قضاء ہو تو ایک وقت کا کھانا نہ کھائیں، اور اگر دو وقت کی قضاء ہو جائیں تو دو وقت کا کھانا نہ کھائیں، چونکہ یہ نفس پر بہت مشکل ہوگا لہذا جلد نماز کا پابند ہو جائے گا۔ (اغلاط العوام مع تغییر ص ۲۶) (۱)

---

(۱) تحفۃ العلماء، ص: ۳۲۰، نماز عید، صلاۃ، ط: زمزم پبلشرز، کراچی

نماز کے دوران بیمار ہو گیا

اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کی حالت میں بیمار ہو جائے تو باقی نماز جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھ کر پوری کرلے، مثلاً اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران ایسا بیمار ہو گیا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رہی تو اسی دوران بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر بقیہ نماز مکمل کرے۔(۱)

نماز کے دوران سجدے میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا

حکم یہی ہے کہ سجدے میں ہاتھوں کو بالکل سیدھا رکھا جائے دراصل ہم تمام دن رات اپنے ہاتھوں کو بالکل اکڑا کر نہیں رکھتے بلکہ ہمارے ہاتھ ڈھیلے ڈھالے رہتے ہیں۔ اگر مستقل ایسی حالت میں رہیں تو ایک بیماری ہاتھوں میں ہو جاتی ہے جس کی علامات میں گرفت کا ڈھیلا پن ہے، اس میں ہاتھوں کی گرفت (Grip) ڈھیلی اور سست پڑ جاتی ہے۔ ہاتھوں کی فطری حرکات اور طاقت میں کمی آ جاتی ہے۔

اور جب ہم سجدے میں ہاتھ سیدھے رکھتے ہیں تو یہ ہاتھوں، انگلیوں اور جوڑوں کی خاص قسم کی ورزش ہے، جس سے ہاتھ مذکورہ مرض سے محفوظ رہتے ہیں اور ہاتھوں کی

---

(۱) (ولو عرض له مرض في صلاته يتم بما قدر) على المعتمد، الدر المختار (قوله يتم بما قدر) اي ولو قاعداً مومئاً او مستلقياً (قوله على المعتمد) وعن الامام انه يستقبل لان تحريمته انعقدت موجبة للركوع والسجود، فلا تجوز بالايماء، قال في النهر، والصحيح المشهور هو الاول لان بناء الضعيف على القوي اولى من الاتيان بالكل ضعيفاً. شامي: ۱۰۲/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراتشي

نصرت، طاقت اور قوت باقی رہتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۹۷)

نماز کے شروع میں ایک مقتدی تھا بعد میں اور آ گئے

اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا، اور وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوا تھا، اس کے بعد اور مقتدی آ گئے، تو پہلے مقتدی کو چاہئے کہ نماز کی حالت میں پیچھے آ جائے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں، اور اگر وہ پیچھے نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہئے کہ اس کو پیچھے کھینچ لیں، اور اگر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے نہیں آتا تو امام کو چاہئے کہ خود آگے بڑھ جائے تاکہ تمام مقتدی ایک ہی صف میں آ جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں، اسی طرح اگر مقتدی کے لئے پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں تو اس صورت میں امام خود آگے بڑھ جائے۔(۱)

نماز کے نور سے فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول بھی کر لے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے، اور اس فرشتہ کی یہ

---

(۱) (تتمة) اذا اقتدى بامام فجاء آخر يتقدم الامام موضع سجوده كذا في مختارات النوازل. وفي القهستاني عن الجلابي أن المقتدي يتأخر عن اليمين الى خلف اذا جاء آخر اهـ. والذي يظهر انه ينبغي للمقتدي التأخر اذا جاء ثالث فان تأخر والا جذبه الثالث ان لم يخش افساد صلاته ... ويؤيده ما في الفتح عن صحيح مسلم قال جابر: سرت مع النبي ﷺ في غزوة فقام يصلي فجئت حتى قمت عن يساره فاخذ بيديه جميعا فدفعنا حتى اقامنا خلفه اهـ وهذا كله عند الامكان والا تعين الممكن. شامي: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعيد. فتح القدير: ۱/۳۰۸، باب الامامة، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/۶۲۰، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت. التجنيس والمزيد لصاحب الهداية: ۲/۱۹۰، فصل فيما يمنع صحة الاقتداء، مسألة ۶۳۳، ط: ادارة القرآن، كراتشي. هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشيدية.

ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے تاکہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کو ملتا رہے۔ (لطائف علمیہ) بحوالہ میری نماز ص:۴۳، ط: مکتبہ رحمانیہ۔

نماز مجموعہ عجائب

یورپ میں ایسے کلب موجود ہیں جہاں لوگ رقم دے کر ایسی محفل میں بیٹھتے ہیں جس میں انہیں ہنسایا جاتا ہے اور وہ ہنستے ہوئے غم زندگی وقتی طور پر بھول جاتے ہیں اور پھر وہی زندگی اور پھر وہی عذاب۔ یورپ میں ایسے سینٹر بھی ہیں جہاں لوگوں کو رلایا جاتا ہے اور وہ لوگ رو رو کر اپنا غم زندگی دور کرتے ہیں، لیکن غم زندگی کہاں جاتے۔

عقل کی عینک سے بنظر عمیق دیکھیں کیا یہ خوشی یعنی اللہ تعالیٰ سے نماز میں ملاقات اور نماز کا سکون اور غم یعنی گناہوں کے آنسو، اللہ تعالیٰ کی محبت اور ملاقات کے آنسو میں ممکن ہے۔ واقعی نماز خوشی اور غم کی ملی جلی کیفیت ہے۔ ایسا غم جس کے بعد سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے، اور اس کے بعد غم کی کوئی چیز قریب نہیں آتی۔

(بحوالہ ویکلی "سن" Weekly Sun)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۹)

نماز گناہوں کو دور کرنے والی ہے

اگر کبیرہ گناہ سے پرہیز کیا جائے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک اپنے درمیان کے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں۔(۱)

(۱) ولقوله صلى الله عليه وسلم "الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنب الكبائر، حجة الله البالغة: ۲/۱۸۷، من ابواب الصلاة، فضل الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

قال صلى الله عليه وسلم "ان الصلوات كفارة لما بينهن ما اجتنب الكبائر" كما قال تعالى "ان الحسنات يذهبن السيئات (هود، الآية: ۱۱۴). مكاشفة القلوب، ص: ۱۷۹، الباب الثامن والاربعون في فضائل الصلوات، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

نماز موقوف کب ہوتی ہے

اگر کوئی مریض مرض کی شدت کی وجہ سے لیٹ کر سر سے اشارہ کرکے رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں تو وہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ تندرست ہونے کے بعد اس نماز کی قضا پڑھ لے، پھر اگر اس کی یہی حالت پانچ نمازوں سے زیادہ دیر تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضا لازم نہیں ہوتی ہے۔(۱)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایزال اللہ تعالیٰ مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ مالم یلتفت فاذا التفت اعرض عنہ.

”جب تک بندہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ برابر اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے، پھر جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ نہیں رہتا“۔

---

(۱) (وإن تعذر الإيماء) برأسه (وكثرت الفوائت) بأن زادت على يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وإن كان يفهم في ظاهر الرواية (وعليه الفتوى) كما في الظهيرية؛ لأن مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب. وأفاد بسقوطه الأركان سقوط الشرائط عند العجز بالأولى، ولا يعيد في ظاهر الرواية. الدر المختار مع الرد ۹۹/۲-۱۰۰ (قوله بأن زادت على يوم وليلة) أما لو كانت يوما وليلة أو أقل وهو يعقل فلا تسقط بل تقضى اتفاقا، وهذا إذا صح، فلو مات ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء حتى لا يلزمه الإيصاء بها كالمسافر إذا أفطر ومات قبل الإقامة كما في الزيلعي. قال في الشرح: وينبغي أن يقال محمله ما إذا لم يقدر في مرضه على الإيماء بالرأس، أما إن قدر عليه بعد عجزه فإنه يلزمه القضاء وإن كان من عادته التساهل في الإيصاء بالإطعام عنه. اهـ. شامي ۹۹/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۴۳۰، باب صلاة المريض، ط: قديمي كراچی

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی توجہ اس سے ہٹ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اس کے لیے اللہ کی بخشش کا دروازہ کھل جاتا ہے اور جب بندہ اس سے اعراض کرتا ہے تو اس سے وہ صرف محروم نہیں رہتا بلکہ اپنے اعراض کی وجہ سے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے، جب ایک دنیوی بادشاہ اور حاکم کے دربار میں جاتا ہے تو اس کے روبرو ادھر ادھر نہیں دیکھتا ہے کسی اور سے بات چیت نہیں کرتا ہے، کوئی اور نامناسب کام نہیں کرتا ہے تو احکم الحاکمین، رب العالمین، بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں ایسے امور کب جائز ہو سکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ۔

"تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو کنکریوں کو صاف نہ کرے، کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے"۔(۱) (احکام اسلام ص ۵۸)

نماز میں تاخیر کرنا

☆......بچہ جنانے والی دائی یا ڈاکٹر کو جب یہ ڈر ہو کہ اگر نماز میں مشغول ہوگی تو بچہ مر جائے گا تو اس کو ولادت کے کام سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اس وجہ سے اگر نماز وقت سے تاخیر بھی ہو جائے گی تو گناہ نہیں ہوگا۔

☆......مریض کے آپریشن کے دوران اگر ڈاکٹر کے نماز پڑھنے کے لیے

(۱) وقوله صلى الله عليه وسلم " اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يمسح الحصى فان الرحمة تواجهه، وقوله صلى الله عليه وسلم :" لا يزال الله تعالى مقبلا على العبد وهو فى صلاته ما لم يلتفت فاذا التفت اعرض عنه، وكذا ما ورد من اجابة الله للعبد فى الصلاة (الى) هذا اشارة الى ان وجود الحق عام فائض وانه انما تتفاوت الطرق فيما بينها باستعدادها الجبلى او المكتسب، فاذا توجه الى شئ فتح له بابا من جوده، واذا اعرض حرمه بل استحق العقوبة باعراضه، حجة الله البالغة: ۲/ ۱۳۰، ما لا يجوز فى الصلاة وسجود السهو والتلاوة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

جانے سے مریض کے مر جانے کا خطرہ ہو تو آپریشن سے فارغ ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تاکہ مریض کی جان بچ جائے۔

☆ ... اگر ہوائی جہاز یا گاڑی یا ریل یا قافلہ نکل جانے کا خطرہ ہو تو نماز کو وقت سے تاخیر کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

نماز میں خوفزدہ ہو کر کھڑا ہونے کا راز

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی توجہ رکھ کر اپنی ہیئت بنا کر کھڑا ہوتا ہے جس طرح کہ وقت مجرم بنا ہوا ہو، جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے دل سے قید یا پھانسی کا حکم جاری ہونے والا ہوتا ہے، اس کی حالت حاکم اور جج کے سامنے کیا ہوتی ہے، ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا

---

(۱) (و) هو كما: اذا خافت (القابلة) وهي المرأة التي يقال لها الداية تتعلى الولد حال خروجه من بطن امه ان خافت على نفسه (موت الولد) او تلف عضو منه او امه بتركها وجب عليها تأخير الصلاة عن وقتها وقطعها ولو كانت فيها (والا فلا بأس بتأخيرها الصلاة وتقبل على الولد) لعذر كما أخر النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عن وقتها يوم الخندق، (وكذا المسافر) اذا خاف لصوص او قطاع الطريق او من سبع او سيل جاز له تأخير الوقتية كالمصلي اذا لم يقدروا على الاداء لعذر، مراقي الفلاح ص [illegible] قوله كما أخر النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة اي جنسها فان المشركين شغلوه عن اربع صلوات وقضاهن مرتب الظهر ثم العصر ثم المغرب ثم العشاء. (قوله اي المسافر في قضاء) [illegible] العطش [illegible] فيما يظهر [illegible] كذلك (قوله كالمطلوبين اذا لم يقدروا الخ) لانهم [illegible] بالاشتغال بالصلاة لا يمكنهم تداركه والصلاة يمكنهم تداركها بعد فوات منها، حاشية الطحطاوي على المراقي ص: [illegible] فصل في ما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمي كراچى.

ہونا چاہیے۔(۱) (ارکانِ اسلام ص ۸۷)

نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں

جو آدمی نماز میں لاپرواہی، سستی اور کاہلی کرتا ہے اس کے لئے اللہ کی طرف سے پندرہ سزائیں مقرر ہیں چھ سزائیں دنیا میں، تین سزائیں مرتے وقت، اور تین سزائیں مرنے کے بعد قبر میں اور تین سزائیں قبر سے نکلنے کے بعد میدان حشر میں۔

دنیا کی چھ سزائیں:

۱.....اس کے رزق سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

۲ اس کی عمر سے برکت اٹھالی جاتی ہے اور اس کی زندگی میں بے برکتی ہوتی ہے۔

۳..... اس کے چہرہ سے نیک لوگوں کی علامت مٹادی جاتی ہے۔

۴ ..... ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۵..... ایسا شخص جو بھی نیک کام کرتا ہے اس پر ثواب نہیں ملے گا۔

۶..... ایسا شخص جو بھی دعا کرتا ہے وہ قبول نہیں کی جاتی (اگر اللہ کے نیک بندے اس کے حق میں کوئی دعا کرتے ہیں تو اس کے حق میں ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)۔

موت کے وقت کی تین سزائیں:

۱..... ایسا بے نمازی ذلیل ہو کر مرے گا۔

---

(۱) والهيئات المستحدثة ترجع إلى معان، منها تحقيق الخضوع وضم الأطراف والتنبيه للنفس على مثل الحالة التي تعتري السوقة عند مناجاة الملوك من الهيبة والدهش، كصف القدمين، ووضع اليمنى على اليسرى، وقصر النظر، وترك الالتفات، حجة الله البالغة ۲/ ۸۰، الأمور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

۲ موت کے وقت بھوکا رہے گا۔

۳ .... پیاسا مرے گا، اگر دنیا کی تمام نہروں کا پانی بھی پلا دیا جائے تو پیاس نہیں بجھے گی، اور پیاس کی حالت میں ہی اس دنیا سے جائے گا۔

قبر کے اندر کی تین سزائیں:

۱..... بے نمازی کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس طرف کی پسلیاں اُس طرف اور اُس طرف کی اِس طرف آ جاتی ہیں۔

۲.... قبر تاریک کر دی جاتی ہے۔

۳ ....اور اس کو قیامت تک سزا دینے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے نمازی کو قبر میں سزا دینے کے لئے ایک بڑا سانپ مسلط کر دیا جائے گا، اس کا نام "شجاع الاقرع" ہے، اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے اور ہر ایک ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی، اور اس کے پاس لوہے کے دو ہتھوڑے ہوں گے، اور یہ سانپ میت سے باتیں کرے گا، اور اپنا نام بتائے گا کہ میں "شجاع الاقرع" ہوں، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح سخت خوفناک ہوگی، وہ مردہ سے کہے گا کہ میں تیری سزا کے لئے تجھ پر مسلط کیا گیا اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے مارتا رہوں ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک، اور عصر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے مغرب تک، اور مغرب کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک، اور عشاء کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے صبح تک مارتا رہوں۔

اللہ بچائے اس سانپ کی مار کی سختی سے، جب وہ سانپ ایک دفعہ اس بے نمازی کو مارے گا تو وہ بے نمازی ستر گز زمین کے نیچے دھنس جائے گا، اور یہ سانپ اپنا ناخن

زمین میں داخل کر کے اس بے نمازی کو نکالے گا، پھر دوبارہ اتنے ہی زور سے اس کو مارے گا، اور یہ مردہ قیامت تک اسی طرح مار کھاتا رہے گا، اور اسی عذاب میں مبتلا رہے گا، نعوذ باللہ من ذالک.

قیامت کی تین سزائیں:

۱..... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا تو سزا دینے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آئے گا، اور اس کے ہاتھ میں ستر گز لمبی زنجیر ہوگی، اور اس بے نمازی کی گردن پر رکھے گا، پھر اس کو منہ کے راستے سے پیٹ میں داخل کرے گا، اور اس کے پاخانہ کے راستے سے نکالے گا پھر کبھی منہ کے بل کبھی پیٹھ کے بل گھسیٹے گا، اور وہ فرشتہ اعلان کرے گا، یہ اس آدمی کا بدلہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ضائع اور برباد کیا ہے، پھر اس کو لے کر جہنم کی طرف چلا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: اگر اس زنجیر کا ایک حلقہ (کڑا) زمین پر گر جائے گا تو پوری زمین کو جلا کر اسی وقت راکھ کر دے گا۔

۲..... اللہ تعالیٰ بے نمازی پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے، اور اس پر خدائی قہر و عذاب ہوگا۔

۳..... اللہ تعالیٰ بے نمازی کو گناہوں سے پاک صاف نہیں کرے گا اور اس پر دردناک عذاب ہوگا۔(۱)

---

(۱) وروی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من تهاون بالصلاة عاقبه الله بخمسة عشر عقوبة ستة منها في الدنيا، وثلاثة عند الموت، وثلاثة في قبره وثلاثة عند لقاء ربه. قيل يا رسول الله! فما التي تصيب في الدنيا؟ قال: اولها: يرفع الله البركة من رزقه، والثانية: يرفع الله البركة من عمره، والثالثة: يمحو الله سيمة الصالحين من وجهه، والرابعة: لا حظ له في الاسلام، والخامسة: كل

نماز میں فرق

مرد اور عورت کی نماز میں چند چیزوں میں فرق ہے، وہ یہ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، اور عورتیں صرف

= فسل يحمله من اعمال البر لا يوجر عليه، والسادسة لا يرفع له دعاء الى السماء، قيل يا رسول الله! وما الذي نصيبه عند الموت؟ قال: يموت ذليلا، يموت جائعا، يموت عطشانا ولو سقي بانهار الدنيا لم يرو. قيل يا رسول الله! وما الذي نصيبه في قبره؟ قال: اولها يضيق الله عليه قبره ويظلم عليه لحده ويوكل به ملكا يعذبه الى يوم القيامة، وقيل: يسلط الله عليه في قبره ثعبان اسمه الشجاع الاقرع عيناه من نار واظفاره من حديد طول كل ظفر منها مسيرة يوم، ومعه عمودان من حديد فيكلم الميت ويقول له: انا الشجاع الاقرع وصوته مثل الرعد القاصف ويقول له: امرني ربي ان اضربك على تضييع الظهر من صلاة الظهر الى صلاة العصر، واضربك على تضييع صلاة العصر من صلاة العصر الى صلاة المغرب، واضربك على تضييع صلاة المغرب من صلاة المغرب الى صلاة العشاء، واضربك على تضييع صلاة العشاء من صلاة العشاء الى صلاة الصبح، وكلما ضربه ضربة يغور في الارض سبعين ذراعا فيدخل اظفاره في الارض، فيخرجه ثم يضربه فلا يبرح تحت الضرب الى يوم القيامة نعوذ بالله من ذلك، ومن الذي عند الله ربه اذا انشقت السماء يأتيه ملك من ملائكة العذاب وبيده سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فيجعلها في عنقه ثم يدخلها في جوفه من فمه ويخرجها من دبره ثم يجره على وجهه ومرة على ظهره وهو ينادي عليه، هذا جزاء من ضيع فرائض الله تعالى ثم ينطلق به الى النار، فقال عبد الله بن عباس رضي الله عنهما لو ان حلقة من تلك السلسلة وضعت على الارض لا حرقتها ثوقتها، والثانية لا ينظر الله اليه، والثالثة لا يزكيه وله عذاب اليم، الزواجر في عقوبة اهل الكبائر للشيخ العلامة زين الدين المليباري، ص: ٥ ـ ٦، الباب الاول في عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتاب العربي، دمشق، سورية، مكاشفة القلوب، ص: ١٨٨ ـ ١٨٩، الباب التاسع والاربعون في بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، كتاب الكبائر للذهبي، ص: ٢٣، الكبيرة الرابعة فصل في المحافظة على الصلوات والتهاون بها، ط: دار الخير دمشق، حلبوني

کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں۔(۱)

۲۔ مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے گٹے پر اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کا گٹا پکڑے اور بقیہ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے، اور بائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں دائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھے، پیچھے کی طرف لٹکی ہوئی نہ رہیں، اور عورت سینہ پر ہاتھ رکھے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے حلقہ نہ بنائے۔(۲)

---

(۱) (واذا اراد الرجل الدخول في الصلاة) اي صلاة كانت (اخرج كفيه من كميه) بخلاف المرأة وحالة الضرورة كما سيأتي (ثم رفعهما حذاء اذنيه) حتى يحاذي بابهاميه شحمتي اذنيه ويجعل باطن كفيه نحو القبلة ولا يفرج اصابعه ولا يضمها واذا كان به عذر يرفع بقدر الامكان، والمرأة الحرة حذو منكبيها، والامة كالرجل. مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۷۸ - ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ص: ۲۹۹ - ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۱/ ۴۸۲ - ۴۸۳، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب في حديث الاذان جزم، ط: سعيد كراچي

(۲) (و) وضع (الرجل) يمينه على يساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وابهامه) هو المختار وتضع المرأة والخنثى الكف على الكف تحت ثديها. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۸۶، ۴۸۷.
(قوله بخنصره وابهامه) اي يحلق الخنصر والابهام على الرسغ ويبسط الاصابع الثلاث كما في شرح المنية ونحوه في البحر والنهر والمعراج والكفاية والفتح والسراج وغيرها وقال في البدائع ويحلق ابهامه وخنصره وبنصره ويضع الوسطى والمسبحة على معصمه اهـ (قوله تحت ثديها) كذا في بعض نسخ المنية، وفي بعضها على ثديها قال في الحلية: وكان الاولى ان يقول على صدرها كما قاله الجم الغفير لا على ثديها وان كان بالوضع على الصدر قد يستلزم ذلك بان يقع بعض ساعد كل يد على الثدي لكن ليس هو المقصود بالافادة. شامي: ۱/ ۴۸۷، فصل في بيان تاليف الصلاة. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۳۰۰ - ۳۰۱، صفة الصلاة. ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

٣..... رکوع کا فرق: مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں اور عورت تھوڑا سا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کریں۔

٤..... مرد گھٹنے پر انگلیاں کھلی رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت اپنی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے، (١) مرد اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھے اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازو کو پہلو سے خوب ملائے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دے اور جتنا ہو سکے سمٹ کر رکوع کرے، اس لئے عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع، سجدہ اور قعدہ کرنا غلط ہے۔ (٢)

مزید "سجدہ کا فرق"، "جلسہ کا فرق" اور "رکوع میں مرد و عورت کے درمیان فرق" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی

(١، ٢) (وهو) كما في ج (كبر) مع الانحطاط (للركوع) (ويضع يديه) معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج أصابعه) للتمكن (ويسن أن يلصق كعبيه وينصب ساقيه و) يبسط ظهره (ويسوي ظهره بعجزه) غير رافع ولا منكس رأسه. الدر مع الرد ١/٤٩٣-٤٩٤. قوله ويسن أن يلصق كعبيه ... قال في المعراج وفي المجتبى هذا كله في حق الرجل، أما المرأة فتنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لأن ذلك أستر لها. شامي ١/٤٩٣-٤٩٤، فصل في تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي

ہے۔(۱)

نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام بدن کو سمیٹ لینا، نفس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے مؤدب کھڑا ہونے پر آگاہ کرنے کے لئے ہے، جیسا کہ عام لوگوں پر بادشاہوں کے سامنے درخواست کرتے وقت دہشت اور ہیبت کی حالت طاری ہوتی ہے مثلاً دونوں قدموں کو برابر رکھنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، نظر نیچی رکھنا، ادھر ادھر نہ دیکھنا، اسی طرح نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اللہ کے ماننے والوں کی فطرت کا تقاضا ہے، اور فرمانبرداری کے لئے بھی ایک تواضع ہے، اور سجدہ میں گرنا کمال عبودیت اور بندگی کا اظہار ہے۔(۲)	(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغییر ص ۵۷)

نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وقراءته من مصحف) أي ما فيه قرآن (مطلقاً) لأنه تعلم إلا إذا كان حافظاً لما قرأه وقرأ بلا حمل. (الدر المختار: ۱/۶۲۳-۶۲۴) (قوله أي ما فيه قرآن) عممه ليشمل المحراب، فإنه إذا قرأ ما فيه تفسد في الصحيح بحر. (قوله مطلقاً) أي قليلاً أو كثيراً، إماماً أو منفرداً، أمياً لا يمكنه القراءة إلا منه أو لا (قوله لأنه تعلم) ذكروا لأبي حنيفة في علة الفساد وجهين أحدهما: أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عمل كثير. والثاني أنه تلقن من المصحف فصار كما إذا تلقن من غيره، الخ. شامي: ۱/۶۲۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچی.

(۲) والهيئات المندوبة ترجع إلى معانٍ: منها تحقيق الخضوع وضم الأطراف والتنبيه للنفس على مثل الحالة التي تعتري السوقة عند مناجاة الملوك من الهيبة والدهش، كصف القدمين، ووضع اليمنى على اليسرى، وقصر النظر وترك الالتفات. حجة الله البالغة: ۲/۷، أذكار الصلاة وهيئاتها المندوبة إليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

نماز میں وضو ٹوٹ جائے

☆ ... اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے تو فوراً وضو کر کے پچھلی نماز پر ہی اپنی نماز کی بناء کر سکتا ہے خواہ یہ بات تشہد کے بعد ہی واقع ہوئی ہو، یہ بھی دونوں صورتوں میں بناء کر سکتا ہے یعنی وضو کر کے نماز کی جگہ پر آ کر نیت کے بغیر بقیہ نماز شروع کر دے، اگر پہلے وضو کے ساتھ مثلاً دو رکعت ادا کی ہے تب وضو کر کے آ کر نیت کے بغیر صرف باقی دو رکعت پڑھے اور سلام پھیر دے۔ اور بناء صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ وضو ٹوٹنے کے بعد بلا توقف فوراً وضو کے لئے چلا جائے اور راستے میں آتے جاتے کہیں نہ ٹھہرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے ورنہ بناء کرنا صحیح نہیں ہوگا، واضح رہے کہ نماز کی بناء کرنے کی بجائے شروع سے پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

---

(۱) (باب الحدث في الصلاة) وهو من سبقه حدث سماوي من بدنه موجب للوضوء في الصلاة، انصرف من فوره (أي فوراً من غير أن يمكث بمكث بلا عذر ضروري) في وضوئه وبنى على صلاته عندنا ان لم يعرض له ما ينافيها خلافاً للثلاثة لما روى الترمذي وحسنه أبو داود والنسائي عن علي بن طلق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فسا أحدكم في الصلاة فلينصرف وليتوضأ وليعد الصلاة، ولأن الحدث ينافي الصلاة لفوات شرطها ولا فرق بين الابتداء والبقاء في لزوم اشتراط الطهارة والمشي والانحراف يفسدانها أيضاً فصار كالحدث العمد ولنا ما اشتهر في نوافل أبو داود من حديث عائشة قال عليه الصلاة والسلام من أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته وهو في ذلك لا يتكلم رواه ابن ماجة والدارقطني ثم ليبن على صلاته ما لم يتكلم ... ولكن الاستئناف أفضل لتبعد عن شبهة الخلاف، وقيل ذلك في حق المنفرد، وأما الإمام والمقتدي فالبناء أفضل في حقهما احرازاً لفضيلة الجماعة وعلى هذا قالوا يكتسب الاستئناف بجماعة أخرى فيكون الفضل في حقهما أيضاً ثم المنفرد إن شاء أتمها في مكان وضوئه إن أمكن أو أقرب المواضع إليه إن لم يمكن، تحرزاً عن زيادة المشي وإن شاء رجع إلى مصلاه ليؤدي صلاته في مكان واحد والمقتدي يعود إلى مكانه إن لم يفرغ إمامه، ولو أتم في غيره لا يصح إذا كان بينه وبين إمامه ما يمنع صحة الاقتداء وإن كان إمامه قد فرغ يتخير كالمنفرد، والإمام حكمه حكم المقتدي لأنه يصير من

☆......اگر جماعت کی نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر وضو کرنے کے لئے نکل آئے اگر نکلنے کی جگہ ہے، اور وضو کر کے تکبیر تحریمہ کے بغیر امام کے ساتھ شریک ہوجائے، اگر اس دوران کوئی رکعت نہیں نکلی تو امام کے ساتھ سلام پھیر دے، اور اگر وضو کے دوران کوئی رکعت نکل گئی تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوکر پورا کرے اور اس میں فاتحہ یا سورت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کچھ دیر کھڑا ہوکر رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کرلے۔(۱)

☆......اور اگر نکلنے کی جگہ نہیں تو امام کے ساتھ قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ کرتے

= جملة المقتدي فإنه يستخلف غيره إذا سبقه الحدث ويصير هو مقتديا به، ثم استخلاف الإمام غيره إذا سبقه الحدث جائز اجماعا...... ثم جواز البناء مقيد بأمور: منها أن ينصرف على فوره فإن مكث بعد الحدث في مكانه قدر ركن فسدت . . ومنها أن يكون الحدث مما يخرج من بدنه، فلا يبني بإغماء وجنون، ومنها أن يكون موجبا للوضوء دون الغسل فلا يبني للاحتلام ومنها أن لا يستعمل بعضه غير ضروري بأن جاوز ماء يقدر على الوضوء منه إلى أبعد منه . . . ومنها أن لا يعرض له ما ينافي الصلاة من كلام ونحوه أو كشف عورة حتى لو كشفت رأسها للمسح أو ذراعيها للغسل تفسد ولا تبني في الصحيح، وكذا لو كشف الرجل أو المرأة للاستنجاء يستنجي من تحت الثياب الخ، حلبي كبير ص: ٤٥٢ - ٤٥٣ فصل فيما يفسد الصلاة ومفسدات الصلاة، فصل في الحدث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ١/ ٥٩٩ - ٦١٣، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. هندية ١/ ٩٣، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والسنة أن ينصرف محدودب الظهر آخذا بأنفه يوهم أنه قد رعف، حلبي كبير ص: ٤٥٣ قبيل فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(و) اللاحق (من فاتته) الركعات (كلها أو بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف، ومقيم ائتم بمسافر، وكذا بلا عذر بأن سبق إمامه في ركوع وسجود فإنه يقضي ركعة، وحكمه كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو، الدر المختار، شامي: ١/ ٥٩٤ - ٥٩٥، باب الإمامة مطلب في أحكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد كراچي.

رہے لیکن پڑھے کچھ نہیں امام کے سلام کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۱)

ج..... اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے وضو کرنے چلے جائے، اور نائب بقیہ نماز پڑھاتا رہے اور نماز پوری کر کے سلام پھیر دے اور اس دوران اگر امام وضو کر کے آگیا تو خلیفہ کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ لے، خلیفہ کو امامت سے نہ ہٹائے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام صاحب اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ لیں۔(۲)

نمازوں کا فدیہ

نمازوں کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں، اس لئے نمازوں کا فدیہ مرنے کے بعد ورثاء کو دینا چاہئے، زندگی میں نمازوں کا فدیہ ادا کرنے سے فدیہ ادا نہیں ہوگا، اور روزانہ وتر کی نماز کے ساتھ چھ فدیے ہیں، اور ایک نماز کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے، اور ایک صدقۂ فطر تقریباً دو کلو گندم بنتا ہے،(۳) اس حساب سے پورے ایک دن کے

(۱) قوله وقيل لا يتشبه بالمصلين اى احترما تلوفي. قال ط. ولا يقرأ كما في ابي السعود سواء كان حدثه اصغر او اكبر. قلت وظاهره انه لا ينوى ايضاً لانه تشبه لا صلاة حقيقة. تامل. شامي ۱/ ۲۵۲ ـ ۲۵۳، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين. ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر في الحاشية رقم ۰: تحت عنوان "نماز میں وضو ٹوٹ جائے"۔

(۳) (ولو مات وعليه صلوات فائتة وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح بخلاف الصوم. الدر مع الرد: ۲/ ۷۲ ـ ۷۳. (قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التاتارخانية عن التتمة: سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة في مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا. وسئل ابو يوسف عن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حي؟ فقال لا. وفي القنية: ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم. اقول: ووجه ذلك ان النص انما ورد في الشيخ الفاني انه يفطر ويفدي في حياته حتى ان المريض او المسافر اذا افطر يلزمه القضاء اذا ادرك اياما أخر والا فلا شيء عليه فان ادرك ولم يصم يلزمه الوصية

نمازوں کے فدیے بارہ کلو گندم یا آٹا یا اس کی نقد قیمت ہے، اور نقد روپے دینا بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خود لے سکے۔(١)

نمازی کا دوسرے نمازی کے کہنے پر عمل کرنا

اگر کوئی نمازی دوسرے نمازی کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی۔(٢)

نمازی کے آگے سے بے خیالی سے گذر گیا

اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں

= بالفدية عما قدر، هذا ما ظهر لي. ومقتضاه أن غير الشيخ الفاني ليس له أن يفدي عن صومه في حياته لعدم النص، ومثله الصلاة، ولعل وجهه أنه مطالب بالقضاء إذا قدر، ولا فدية عليه إلا بتحقق العجز عنه بالموت فيوصي بها، بخلاف الشيخ الفاني فإنه تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدي في حياته، ولا يتحقق عجزه عن الصلاة لأنه يصلي بما قدر ولو موميا برأسه، فإن عجز عن ذلك سقطت عنه إذا كثرت، ولا يلزمه قضاؤها إذا قدر كما سيأتي في باب صلاة المريض. وبما قررناه ظهر أن قول الشارح بخلاف الصوم أي فإن له أن يفدي عنه في حياته خاص بالشيخ الفاني، تأمل. شامي: ٢/ ٧٣، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراتشي.

(١) (قوله نصف صاع من بر) أي أو من دقيقه أو سويقه أو صاع تمر أو زبيب أو شعير أو قيمته وهي أفضل عندنا لإسراعها بسد حاجة الفقير. شامي: ٢/ ٧٢-٧٣، باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعيد كراتشي.

(٢) حتى لو امتثل أمر غيره فقيل له تقدم فتقدم أو دخل فرجة الصف أحد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه. الدر المختار. (قوله حتى لو امتثل الخ) هذا امتثال بالفعل، ومثله ما لو امتثل بالقول. وهو ما في البحر عن القنية: مسجد كبير يجهر المؤذن فيه بالتكبيرات فدخل فيه رجل أمر المؤذن أن يجهر بالتكبير وركع الإمام للحال فجهر المؤذن، إن قصد جوابه فسدت صلاته. شامي: ١/ ٦٢٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراتشي.

ہوگا۔(۱)

نمازی کے آگے سے عورت گذری

”عورت نمازی کے آگے سے گذری“ کے عنوان کو دیکھیں۔

نمازی کے آگے سے گذرنا

☆ نمازی کے آگے سے گذرنا حرام ہے، اگرچہ نمازی نے کسی عذر کے بغیر سترہ اور رکاوٹ نہ رکھا ہو، اسی طرح نماز پڑھنے والے کے لئے سترہ کے بغیر ایسی جگہ پر نماز پڑھنا بھی حرام ہے جہاں اس کے سامنے لوگوں کی کثرت سے آمد و رفت ہو، ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گذرے گا تو نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے سترہ کے بغیر ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں سے لوگوں کو گذرنا ہوتا ہے، اور اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نہیں گذرے گا تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر نماز پڑھنے والا سترہ کے بغیر نماز پڑھنے کی وجہ سے گذرنے والوں کے لئے رکاوٹ کا سبب بنا، لیکن نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش تھی، اس کے باوجود نمازی کے سامنے سے گذرا تو دونوں گنہگار ہوں گے۔

اس کے برعکس اگر نمازی کی وجہ سے رکاوٹ نہ تھی لیکن گذرنے والے کے لئے کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش نہ تھی، اس لئے نمازی کے آگے سے گذرنا پڑا تو اس صورت میں دونوں گنہگار نہیں ہوں گے۔

اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے کوتاہی ہوئی تو صرف وہی شخص

---

(۱) (قوله بالحديث) وهو قوله عليه الصلاة والسلام "رفع عن امتي الخطاء والنسيان." معناه رفع مأثم الخطاء اتفاقي، شامي: ۶/ ۱۸۰، كتاب الغصب، ط: سعيد كراچي.

گنہگار ہوگا۔ (۱)

نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی، اور اگر کوئی شخص بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں ہوگا۔ (۲)

نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال

☆...... اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا وبال کس قدر سخت اور سنگین ہے تو برسوں کھڑا رہے گا مگر نمازی کے آگے سے گذرنے کی ہمت نہ کرے گا۔ (۳)

---

(۱) يحرم المرور بين يدي المصلي، ولو لم يتخذ سترة بلا عذر، كما يحرم على المصلي أن يتعرض بصلاته لمرور الناس بين يديه بأن يصلي بدون سترة بمكان يكثر فيه المرور، فإن مر بين يديه أحد فيأثم بمرور الناس بين يديه بالفعل لا بترك السترة فلو لم يمر أحد لا يأثم، لأن اتخاذ السترة في ذاته ليس واجبا، وبالجملة فيأثمان معا إن تعرض المصلي، وكان للمار مندوحة، ولا يأثمان إن لم يتعرض المصلي، ولم يكن للمار مندوحة، وإذا قصر أحدهما دون الآخر أثم وحده، وهذه الأحكام متفق عليها بين الحنفية والمالكية، الخ. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/ ۲۷۴، كتاب الصلاة، حكم المرور بين يدي المصلي، فصل مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. شامي: ۱/ ۶۳۴ – ۶۳۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ تعالى جد، بدون ألف لا تفسد، ط: سعيد كراچی.

(۲) قوله أو مروره (بين يديه) مرفوع بالعطف على مرور مار، أي لا يفسدها أيضا مروره فلك وإن أثم المار الخ. شامي: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. (قوله وإن أثم المار) مبالغة على عدم الفساد لأن الإثم لا يستلزم الفساد. شامي: ۱/ ۶۳۵، ط: سعيد كراچی.

(۳) وعن أبي جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه قال أبو النضر: لا أدري قال: أربعين يوما أو شهرا أو سنة متفق عليه. مشكوة: ۷۴، باب السترة، الفصل الأول، ط: قديمي كراچی.
وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم أحدكم ما له في أن يمر بين يدي أخيه معترضا في الصلاة كان لأن يقيم مائة عام خير له من الخطوة التي خطا رواه ابن ماجه، مشكوة ص: ۷۴، باب السترة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچی. بخاری: ۱/ ۷۳، كتاب الصلاة، باب إثم المار بين يدي المصلي، ط: قديمي كراچی. شامی: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ تعالى جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچی.

☆... دوسری روایت میں ہے کہ اگر (نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو) اس گناہ کا اندازہ ہو جائے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو اس گناہ کے مقابلے میں اپنے لئے زیادہ آسان سمجھے گا۔ (۱)

نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد

☆... اگر نمازی کھڑے ہونے کی حالت میں سنت کے مطابق سجدہ کی جگہ پر نگاہ رکھے تو اس کو جتنی جگہ نظر آئے گی اس کے اندر کسی کے لئے گذرنا منع ہے۔

☆... اگر کوئی شخص میدان یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے تو نمازی جس صف میں کھڑا ہے اس کو شامل کر کے تین صف کے اندر کوئی نہ گذرے بلکہ تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گذرے تو گناہ نہیں ہوگا۔

اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے سے گذرنے کی کسی حال میں بھی گنجائش نہیں ہے۔

☆... بڑی مسجد اور جنگل میں تو نمازی سے اتنے فاصلے پر گذرنا جائز ہے کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر نمازی کی نظر پہنچے۔ (۲)

---

(۱) وعن كعب الأحبار قال لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يخسف به خيراً له من أن يمر بين يديه وفي رواية أهون عليه رواه مالك. مشكوة ص: ٧٤، باب السترة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ومرور مار في الصحراء أو في مسجد كبير بموضع سجوده) في الأصح (أو) مروره (بين يديه) إلى حائط القبلة (في بيت و) مسجد (صغير فإنه كبقعة واحدة مطلقاً) الدر المختار. (قوله بموضع سجوده) أي من موضع قدمه إلى موضع سجوده كما في الدرر، وهذا مع القيود التي بعده إنما هو للإثم وإلا فالفساد منتف مطلقاً. (قوله في الأصح) هو ما اختاره شمس الأئمة والسرخسي وصاحب الهداية، واستحسنه في المحيط، وصححه الزيلعي، ومقابله ما صححه التمرتاشي وصاحب البدائع واختاره فخر الإسلام ورجحه في النهاية والفتح أنه قدر ما يقع بصره على المار لو صلى بخشوع أي رامياً ببصره إلى موضع سجوده الخ. شامي: ١/ ٦٣٤، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ تعالى جده بدون ألف لا تفسد، ط: سعيد كراچي.

نمازی کے آگے سے ہٹنا

☆ ..... اگر دو نمازی آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، آگے والا پہلے فارغ ہو گیا اب وہ دائیں جانب یا بائیں جانب کو جا سکتا ہے/ ہٹ سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت یا ممانعت نہیں، کیونکہ یہ گذرنا نہیں بلکہ ہٹنا ہے، اور ہٹنا منع نہیں ہے۔(۱)

☆.....نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے لیکن دائیں بائیں ہٹنا جائز ہے۔(۲)

نمازی کے سامنے سے گذرنا

☆.....اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے آدمی کے سامنے سے گذر جائے، تو نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ نمازی کے سامنے سے گذرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

☆..... اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نمازی کی حالت میں

(۱، ۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كنت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فاذا اردت ان اقوم كرهت ان اقوم فامر بين يديه انسللت انسلالا ، (اي خرجت بتأن وتدريج) ، سنن النسائي: ۱/۸۷، كتاب القبلة، ذكر ما يقطع الصلاة وما لا يقطع اذا لم يكن بين يدي المصلي سترة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۱۲۳، ط: قديمي كراچي.

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت: كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته فاذا سجد غمزني ، فقبضت رجلي فاذا قام بسطتهما ، قالت: والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح، بخاري: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، باب التطوع خلف المرأة، ط: قديمي كراچي.

(۳) "نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی" اور "نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال" عنوانوں کے تحت تخریج دیکھیں۔

اس سے عزاحمت کرنا، اور گذرنے والے کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

☆.....اگر نمازی نے ایک طرف سلام پھیر دیا، دوسری طرف نہیں پھیرا تو اس کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، اور گذرنے والا گنہگار نہیں ہوگا کیونکہ نماز پہلے سلام سے ختم ہوجاتی ہے، بلکہ لفظ "السلام" یعنی "علیکم" کہنے سے پہلے ہی نماز پوری ہوجاتی ہے، دونوں سلام واجب ہیں، مگر دوسرا سلام نماز سے باہر واجب ہے، اس لئے اگر کوئی پہلا "سلام" کہنے کے بعد اور "علیکم" کہنے سے قبل اقتداء کرے تو اقتداء صحیح نہیں۔(۲)

نمازیں سب سے پہلے کس نے پڑھیں

☆.....فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی

---

(۱) (ويدفعه) هو رخصة، فتركه افضل، بدائع، قال الباقاني: فلو ضربه فمات لا شيء عليه عند الشافعي رضي الله عنه خلافا لنا على ما يفهم من كتبنا الدر المختار (قوله ويدفعه) اى المار بين يديه ولم تكن له سترة او كانت ومر بينه وبينها كما في الحلية والبحر، ومفاده انه المار وان لم تكن سترة كما قدمناه، وفي القهستاني، واذا دفعه وجل آخر لا بأس به سواء كان في الصلاة او لا (قوله فلو ضربه الخ) اى فما لم يمكن دفعه الا بالملك، لان الشافعية صرحوا بانه يلزمه التدافع بالحرى الاسهل كما في دفع الصائل (قوله خلافا لنا الخ) اى ان المفهوم من كتب مذهبنا ان ما يقول الشافعي خلاف لنا فانهم صرحوا في كتبنا بانه رخصة والعزيمة عدم التعرض له الخ، شامي ۱/۶۳۷ - ۶۳۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فروع مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي۔

(۲) (ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الاصح "برهان" دون عليكم وتنقضي القدوة بالاول قبل عليكم على المشهور عندنا وعليه الشافعية خلافا للتكملة. الدر المختار (قوله وتنقضي القدوة بالاول) اى بالسلام الاول. قال في التجنيس: الامام اذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لا يصير داخلا في صلاته، لان هذا سلام الا ترى انه لو اراد ان يسلم على احد في صلاته ساهيا فقال السلام، ثم علم فسكت تفسد صلاته، شامي ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي۔

جب آپ جنت سے نکل باہر آئے اور رات کی تاریکی کے بعد صبح ہوئی۔(۱)

☆......اور ظہر کی نماز سب سے پہلے سورج کے زوال کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور یہ اس وقت پڑھی تھی جب آپ کو اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا تھا۔

☆......اور عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی جس وقت آپ مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم نکلے اور دوبارہ زندگی پائی۔

☆......اور مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر ادا کی۔

☆......اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت ادا کی جب آپ مدین سے نکلے تھے۔(۲)

---

(۱) (وقت) صلاة (الفجر) قدمه لانه لا خلاف في طرفيه، واول من صلاه آدم. الدر المختار. (قوله واول من صلاه آدم) اى حين اهبط من الجنة وجن عليه الليل ولم يكن رآه قبل فخاف، فلما انشق الفجر صلى ركعتين، شكرا لله تعالى. شامي: ۱/ ۳۵۱، كتاب الصلاة، ط سعيد كراچی.

(۲) فان قلت ما الحكم في كون الظهر والعصر والعشاء اربع ركعات، والصبح ركعتين، والمغرب ثلاثا، قلت كل صلاة صلاها نبي فالفجر صلاها آدم عليه السلام حين خرج من الجنة، والظلمات التي عليه وهي الليل، فلما انشق الفجر صلى ركعتين الاولى شكرا للنجاة من ظلمة الليل والثانية شكرا لرجوع ضوء ذلك النهار، فكان متطوعا عليه، وفرضا علينا، والظهر صلاها ابراهيم عليه السلام حين امر بذبح الولد وذلك عند الزوال الاولى شكرا لزوال هم الولد، والثانية لمجيء الفداء، والثالثة لرضى الله تعالى، والرابعة شكرا لصبر ولده، وكان متطوعا وفرض علينا، والعصر صلاها يونس عليه السلام، حين انجاه الله تعالى من اربع ظلمات ظلمة الزلة، وظلمة البحر، وظلمة الحوت، وظلمة الليل والمغرب صلاها عيسى عليه السلام الاولى لنفي الالوهية عن نفسه، والثانية لنفي الالوهية عن امه والثالثة لاثبات الالوهية لله تعالى،

اور اب ہم سب مسلمانوں پر یہ پانچوں نمازیں فرض ہیں۔

نمازیوں کا حشر

نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا۔(۱)

نمازیوں کی مثال

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جارہے تھے، آپ نے ایک سفید رنگ کا جانور دیکھا کہ وہ دریا کے گندے کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہورہا تھا، اور وہ صاف ستھرا جانور کیچڑ اور گارے میں خوب لت پت ہوگیا، پھر وہاں سے نکل کر دریا میں نہایا اور پہلے کی طرح صاف ستھرا اور سفید ہوگیا، اور تھوڑی دیر بعد یہ کام پانچ مرتبہ کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جانور کی یہ حرکت دیکھ کر بہت ہی زیادہ تعجب کرنے لگے، جب آپ کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عیسیٰ! یہ جانور آپ کو اس لئے دکھایا گیا ہے تاکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نمازیوں کی مثال آپ سمجھ سکیں، یہ کیچڑ ان کے گناہ ہیں، اور یہ دریا ان کی نماز ہے اور یہ کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونا گناہ کرنے کی مثال ہے، ادھر انہوں نے گناہ

= والعشاء صلاها موسى عليه السلام حين خرج من التيه ودخل الطريق، وكان في غم الغرماء، وغم اخيه هارون وغم غرق فرعون، وغم اولاده، وشكرا لله تعالى حيث نجاه من الغرق والغرق عدوه، فلما نجاه الله من ذلك كله ونودي من شاطئ الوادي صلى اربعا شكرا تطوعا فامر بذلك ليجنا الله من شر الشيطان. البناية في شرح الهداية لابي محمد محمود بن احمد العيني: ۲/۲-۵، كتاب الصلاة، تمهيد من العلامة العيني، قبيل باب المواقيت، ط: دار الفكر، بيروت۔

(۱) بہشتی زیور: ۲/۹، باب سوم نماز کا بیان ص۱، دارالاشاعت کراچی۔

کیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر گناہ کی تمام گندگی صاف ہو گئی۔ (۱)

ننگا آدمی

اگر کسی آدمی کو سیلاب یا طوفان وغیرہ کی وجہ سے کپڑا میسر نہیں، اور وہ اسی حالت میں نماز کا وقت ہونے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران پردہ پوشی کے لئے کپڑے وغیرہ مل جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کپڑے پہن کر اسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

ننگا امام

کپڑے پہنے ہوئے لوگوں کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔ (۳)

---

(۱) ومما یحکی ان سیدنا عیسی علیہ السلام مر علی شاطئ البحر، فرأی طیرا من نور منغمس فی الطین ثم خرج فاغتسل فعاد الی حسنه فعل هذا خمس مرات، فتعجب من ذلک فجاء جبریل وقال له یا عیسی ان الطیر جعله الله مثلا لمن صلی الصلوات الخمس من امة محمد صلی الله علیه وسلم فالطین کالذنوب، والاغتسال کفعل الصلاة، الخ. الجواهر فی عقوبة اهل الکبائر، للشیخ العلامة زین الدین الملیباری، ص: ۲۲، الباب الاول فی عقوبة تارک الصلاة، ط: دار الکتاب العربی، دمشق سوریه۔

(۲) (قوله ولو ابیح له ثوب) فی التاتارخانیة: ولو کان بحضرته من له ثوب یسأله، فان لم یعطه صلی عریانا، ولو وجد فی خلال صلاته ثوبا استقبل، شامی ۱/ ۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط. سعید کراچی.

او کان المصلی عاریا فوجد ثوبا بعد ما قعد قدر التشهد بان قدر علی لبس الثوب او القی علیه الثوب ولم یتکلف فی لبسه .... فسدت صلوته عند ابی حنیفة، حلبی کبیر، ص: ۴۹۳، السابعة الخروج بصنعه، ط: سهیل اکیڈمی لاهور

(۳) (و) لا مستور عورة بعار، البحر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط. سعید کراچی.

العاری اذا ام العراة واللابسین تجوز صلاة الامام والعارین ولا تجوز صلاة اللابسین بالاجماع، هندیة: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط. رشیدیة کوئٹه.

ننگے پاؤں چلنے والا

اگر ننگے پاؤں چلنے والے کے پیر پاک تھے یا نجاست لگی ہوئی نہیں ہے تو پاؤں کو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پیر پر نجاست لگی ہوئی ہے تو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

ننگے سر

کاہلی، سستی اور لاپرواہی کی بنا پر ٹوپی کے بغیر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر اتفاق سے ٹوپی ساتھ نہیں، اور فوری طور پر کسی جگہ سے میسر بھی نہ آ جائے تو اس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے کراہت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله وطين شارع) ... (قوله والعفو مقيد بما إذا لم يظهر فيه أثر النجاسة) كما نقله في الفتح عن التجنيس، وقال القهستاني: إنه الصحيح لكن حكى في القنية قولين وارتضاهما، فحكى عن أبي نصر الدبوسي أنه طاهر إلا إذا رأى عين النجاسة، وقال: وهو صحيح من حيث الرواية وقريب من حيث المنصوص ثم نقل عن غيره فقال: إن غلبت النجاسة لم يجز، وإن غلب الطين فطاهر، ثم قال: وإنه حسن عند المنصف دون المعاند اهـ والقول الثاني مبني على القول بأنه إذا اختلط ماء وتراب وأحدهما نجس فالعبرة للغالب وفيه أقوال ستأتي في الفروع اهـ. شامي: ١/٣٢٤، باب الأنجاس، مطلب في العفو عن طين الشارع، ط: سعيد كراچی.

(٢) (وصلاته حاسرا) أي كاشفا (رأسه للتكاسل) ولا بأس به للتذلل، وأما للإهانة بها فكفر. الدر مع الرد: ١/٦٤١، (قوله للتكاسل) أي لأجل الكسل، بأن استثقل تغطيته ولم يرها أمرا مهما في الصلاة فتركها لذلك، وهذا معنى قولهم تهاونا بالصلاة، وليس معناه الاستخفاف بها والاحتقار لأنه كفر، شرح المنية. قال في الحلية. وأصل الكسل ترك العمل لعدم الإرادة، فلو لعدم القدرة فهو العجز، شامي: ١/٦٤٢، مكروهات الصلاة، مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچی. وتكره الصلاة حاسرا رأسه إذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا أو تهاونا بالصلاة، ولا بأس به إذا فعله تذللا وخشوعا بل هو حسن، هندية: ١/١٠٦، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ.

ننگے سر نماز پڑھنا

☆......ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر اپنی عاجزی، انکساری کو ظاہر کرنے کے لیے ننگے سر نماز پڑھے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ننگے سر نہیں رہتے تھے، یا ٹوپی پہنتے تھے یا عمامہ، یا دونوں ایک ساتھ پہنتے تھے یعنی ٹوپی کے اوپر پگڑی باندھتے تھے۔(۲)

ننگے کو کپڑا مل گیا

اگر کسی آدمی کے پاس کسی وجہ سے کپڑے نہیں تھے مثلاً سیلاب یا طوفان وغیرہ میں اور وہ ننگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھ رہا تھا، اس دوران اس کو کپڑا مل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

ننگے ہو کر نماز پڑھنا

کپڑوں کے لباس ہوتے ہوئے تنہائی میں بھی ننگے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) انظر في الحاشية السابقة.

(۲) قال الإمام المحقق في الهدي: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة، وكان إذا اعتم أرخى عمامته بين كتفيه كما في حديث عمرو بن حريث، غذاء الألباب: ۲/۲۳۶، للشيخ محمد السفاريني، ط: مؤسسة قرطبة.

(۳) ”ننگا آدمی“ عنوان کی تخریج دیکھیں۔

(۴) وإن صلى في الحجرة عرياناً ولو في بيت مظلم وله ثوب طاهر لا يجوز اجماعاً. شامي: ۱/۴۰۲، كتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

نوافل

"نوافل" نفل کی جمع ہے، اور نوافل کے اصل معنی زوائد کے ہیں، اور حدیث شریف میں فرض نمازوں کے علاوہ باقی سب نمازوں کو نوافل کہا گیا ہے۔(۱)

نوافل کا فائدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اور اس کی نماز کی جانچ پڑتال کی جائے گی، پس اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب ہو جائے گا، اور اگر وہ خراب نکلی تو بندہ ناکام ونامراد ہو جائے گا، پھر اس کے فرائض کے علاوہ کچھ نیکیاں (مثلاً سنت یا نوافل) ہیں تو ان سے فرائض کی کمی وکسر کو پورا کیا جائے گا ورنہ نہیں، پھر نماز کے علاوہ باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔(۲)

نوافل کی حکمت

"سنت ونوافل کی حکمت" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) النوافل جمع نافلة، والنفل في اللغة: الزيادة وفي الشريعة زيادة عبادة شرعت لنا لا علينا، شامي: ۲/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن حريث بن قبيصة قال: قدمت المدينة، فقلت: اللهم يسر لي جليسا صالحا قال: فجلست إلى أبي هريرة فقلت: إني سألت الله أن يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله أن ينفعني به، فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فإن صلحت فقد أفلح وأنجح وإن فسدت فقد خاب وخسر فإن انتقص من فريضته شيئا قال الرب تبارك وتعالى: انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله على ذلك.

الترمذي: ۱/۵۵، أبواب الصلاة، باب: ما جاء أن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة، ط: فاروقي كتب خانه.

نوافل کی کثرت

فرائض، واجب اور سنت کے علاوہ کثرت سے نفل پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے زیادہ سے زیادہ ثواب بھی ملتا ہے، آخرت کے اعتبار سے درجات میں ترقی بھی ہوتی ہے اور بندہ اللہ کا قریب بھی ہوتا ہے، اور اگر فرض ادا کرنے کے باوجود اس میں کوئی کمی رہ جاتی ہے اس کی تلافی بھی ہو جاتی ہے، خاص طور پر ان اوقات میں نفل کثرت سے پڑھنے چاہئیں جن میں خاص طور پر حدیث شریف میں فضیلت وارد ہوئی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں عبادت کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی رات اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات میں نفل نماز زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں۔ (۱)

نوٹ

اگر تصویر والے نوٹ جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی، اور تصویر کی وجہ سے حکومت گنہگار ہوگی، اس لئے حکومت کو چاہئے ایسے نوٹ رائج کرے جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو، اگر تصویر ہی ہے تو غیر جاندار کی بے شمار تصاویر ہیں ان میں سے کوئی ایک تصویر دیدے۔ (۲)

---

۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ

۲) ویکرہ التصاویر علی الثوب صلی فیہ او لم یصل اما اذا کانت فی یدہ وھو یصلی فلا بأس لانہ مستور بثیابہ ... وفی علم الکراھۃ فیما اذا کانت فی یدہ اشکال لانھا محمولۃ عن ستۃ صح وھو مکروہ بغیر الصلوۃ فکیف بھا اللھم الا ان یراد ان لا یمسکھا بل تکون معلقۃ بیدہ او نحو ذلک واللہ اعلم الخ، حلبی کبیر ص: ۳۰۲، کراھۃ الصلاۃ، فروع فی الخلاصۃ الخ، (الکبیری لاھور ...) او فی یدہ عبارۃ الشمنی بدنہ لانھا مستورۃ بثوبہ او علی (خاتمہ) بنقش غیر مستبین قال فی البحر. ومفادہ کراھۃ المستبین لا المستتر او صرۃ او ثوب

نورانی نماز

جب مومن بندہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اس کی نماز نورانی نماز ہوتی ہے فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں، اور وہ نماز اپنے نمازی کے لئے دعا کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ "اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی"، اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو وہ نماز سیاہ اور کالی رہتی ہے، اور فرشتوں کو وہ نماز پسند نہیں ہوتی، اور اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے اور وہ نماز کہتی ہے کہ "اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا"۔(۱)

نئے کپڑے

اگر نئے کپڑوں میں بظاہر کوئی نجاست اور گندگی نہیں ہے تو دھونے سے پہلے ان

= أخرجه البحر مع المنحة: ١/٢٨/٢، (وقوله أو بثوب آخر) فلو كان فوق الثوب الذي فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب. شامي: ١/٦٤٨، مكروهات الصلاة، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة راجحا، ط. سعيد كراچی.

(۱) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، نمبر ۲۹، دفتر دوم: ۲/۲۸/۲، فارسی، ص: ۲/۶۶/۳، اردو، ط: ادارۂ مجددیہ کراچی۔

قال صلى الله عليه وسلم: لا ينظر الله يوم القيامة إلى العبد الذي لا يقيم صلبه بين ركوعه وسجوده. وقال صلى الله عليه وسلم: من صلى صلاة لوقتها وأسبغ وضوءها وأتم ركوعها وسجودها وخشوعها عرجت وهي بيضاء مسفرة تقول: حفظك الله كما حفظتني، ومن صلى لغير وقتها ولم يسبغ وضوءها ولم يتم ركوعها ولا سجودها ولا خشوعها عرجت وهي سوداء مظلمة تقول: ضيعك الله كما ضيعتني، حتى إذا كانت حيث شاء الله لف كما يلف الثوب الخلق فيضرب بها وجهه. مكاشفة القلوب للإمام الغزالي، ص: ٤٦، الباب الخامس عشر في بيان الخشوع في الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

کو پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

نئے نمازی لوٹائی جانے والی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں

”جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

نیت سے مراد اللہ تعالیٰ نے نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا ہے اس کو اللہ کو راضی کرنے کے لئے پوری پوری بجا آوری کا تہہ دل سے ارادہ کرنا یعنی اس طرح عمل کرنے کا مکمل ارادہ کرنا جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے، جب کوئی شخص یہ عمل دن رات میں پانچ بار انجام دے گا تو اس کا بہترین اثر اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑے گا۔

انسانی معاشرے کے لئے قول وفعل میں خلوص نیت سے زیادہ فائدہ مند کوئی دوسری چیز نہیں ہے، اگر لوگ اپنے قول وفعل میں باہم پرخلوص ہوں تو یقیناً ان کی زندگی نہایت دل پسند اور خوشگوار ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو شك في نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم يعتبر، ونظمه في الأشباه. الدر مع الرد ۱/۱۵۱. (قوله ولو شك إلخ) في التاترخانية من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والجباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما يتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب اهـ ملخصا. شامي ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في أبحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

(۲) النية وهي عزم القلب على امتثال أمر الله تعالى بأداء الصلاة كاملة، كما أمر بها الله مع الإخلاص له وحده، ومن يفعل ذلك في اليوم والليلة خمس مرات، فلا ريب في أن الإخلاص سيطبع في نفسه، ويصبح صفة من صفاته الخاصة التي لها أجمل الأثر في حياة الأفراد والجماعات، فلا شيء أنفع في حياة المجتمع الإنساني من الإخلاص في القول والعمل، فلو أن الناس أخلصوا لبعضهم بعضا في أقوالهم وأعمالهم لعاشوا عيشة راضية مرضية وصلحت حالهم في الدنيا والآخرة وكانوا من الفائزين. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۱/۱۷۶، ۱۷۷، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر. شامي ۱/۴۱۲، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد كراچي.

نیت باندھنا اور سبحانک

دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور خلیوں میں برقی رو دوڑتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعے خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں۔ دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح خانے بھی ہوتے ہیں۔ دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی رو فوٹو کی طرح رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے۔ یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چمک دار۔ ایک دوسرا خانہ ہے جس میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں ان اہم باتوں میں وہ اہم باتیں بھی ہوتی ہیں جنہیں شعور نے نظرانداز کر دیا ہوتا ہے اور جن کو ہم روحانی صلاحیتوں کا نام دے سکتے ہیں۔ نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں طرف کانوں کی لو کے قریب لے جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی برقی رو بہت باریک رگ اپنا کنڈنسر (Condecsor) بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے خلیوں (Cells) کو چارج کر دیتی ہے جس کو شعور نے نظرانداز کر دیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکا ہوتا ہے اور اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رو دماغ سے منتقل ہو جاتی ہے۔ جب کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کی طرف لے جاتے ہیں اور پھر باندھتے ہیں تو ہاتھوں کے کنڈنسر (Condensor) سے ناف (زیر جگر) میں بجلی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ زیرِ ناف باندھنے سے جنسی نظام میں تعدیل اور اس جسم کے لئے موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے تاکہ نوع انسانی کی نسل دوسری نوعوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔ اب "سبحانک اللّٰھم" پڑھا جاتا ہے جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہو جاتے ہیں روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفاتِ الٰہیہ میں جذب ہو جاتی

ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات روشنی بن کر سرایت ہو جاتی ہے۔ جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۲۳-۲۴)

نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے

وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً کوئی شخص مسافر تھا، اس نے وقت کے اندر اقامت کی نیت کر لی یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی تو اب پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں پڑھے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص مقیم تھا اور اس نے وقت کے اندر سفر کی نیت کر لی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

نیت زبان سے غلط نکل گئی

اگر نماز شروع کرتے وقت مثلاً عصر کی نیت تھی مگر زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) (والقضاء يحكي) أي يشابه (الأداء سفراً وحضراً) لأنه بعد ما تقرر لا يتغير. الدر مع الرد. (قوله لأنه بعد ما تقرر) أي بخروج الوقت، فإن الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، أما قبله فإنه قابل للتغيير بنية الإقامة أو إنشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم. شامي: ۲/۱۳۵، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الأصلي ووطن الإقامة، ط. سعيد كراچی.

(۲) (والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة) فلا عبرة للذكر باللسان إن خالف القلب لأنه كلام لا نية. الدر مع الرد. (قوله إن خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهواً أجزأه كما في الزاهدي قهستاني. (قوله فيكفيه اللسان) أي بدلاً عن النية، فتح. شامي: ۱/۴۱۵، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط. سعيد كراچی.

نیت کے بغیر نماز شروع کردی

☆…اگر کسی نے نیت کے بغیر نماز شروع کردی، پھر یاد آیا کہ نیت نہیں کی تھی یا غلط نیت کی مثلاً عصر کی جگہ ظہر کی نیت کرلی تو نماز درست نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ دوبارہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے۔(۱)

☆…اور اگر نماز شروع کرتے وقت دل میں جو نماز شروع کر رہا تھا اس کی نیت تھی لیکن زبان سے کسی اور نماز کا نام لے لیا تو نماز اور اقتداء درست ہوجائے گی کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

---

(۱) (ولا عبرة بنية متأخرة عنها على المذهب. الدر مع الرد. (قوله ولا عبرة بنية متأخرة عنها) لأن الجزء الخالي عن النية لا يقع عبادة فلا ينبني الباقي عليه، وفي الصوم جوزت للضرورة حتى لو نوى عند قوله "الله" قبل "أكبر" لا يجوز، لأن الشروع يصح بقوله الله فكأنه نوى بعد الشروع. شامي ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر إلى الحاشية رقم ۲، في الصفحة السابقة.

٤... ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی دوسری سورت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں واجب ہے اور یہ دوسری سورت کم سے کم تین آیتوں سے کم نہ ہو اگر سورہ فاتحہ کے بعد تین آیتیں پڑھ لی گئی ہیں خواہ کسی بھی سورت کا جزء ہوں یا خود سورت ہو کافی ہے۔(۱)

٥... پہلے سورہ فاتحہ کا پڑھنا، پھر اس کے بعد دوسری سورت کا پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے پہلے سورت پڑھ لی پھر اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

٦... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر کسی نے تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت کی اور پہلی اور دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہیں ہوگا، اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا ایسے آدمی کے لئے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) الدر مع الرد: ۱/۴۶۹، (قوله على كل السورة) حتى إذا قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة، ويلزمه سجود السهو. شامي: ۱/۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب كل شيء من أنفل صلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور.

(۳) (وتعيين القراءة في الأوليين) من الفرض على المذهب الدر مع الرد: ۱/۴۶۹؛ قوله وتعيين القراءة في الأوليين لا يتكرر هذا مع قوله قبله في الأوليين، لأن المراد هنا تعيين القراءة، ولو لا إفادة لتعيين القراءة فيهما مطلقا فيهما واجب وضم السورة مع الفاتحة واجب آخر شامي ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شيء من أنفل صلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۳۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچی.

۷۔ رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوجانا اس کو فقہاء کرام "قومہ" کہتے ہیں۔(۱)

۸۔ ...سجدے میں پورے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور دونوں پیروں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔(۲)

۹۔ ...دوسرے سجدے کو اس کے بعد کے ارکان سے پہلے ادا کرنا مثلاً کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کئے بغیر کھڑا ہوجائے تو اس کا واجب ترک ہوجائے گا کیونکہ اس

---

(۱) (وتعديل الأركان) أي تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۴، (قوله على ما اختاره الكمال) قال في البحر. ومقتضى الدليل وجوب الطمأنينة في الأربعة أي في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة ووجوب نفس الرفع من الركوع، والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللأمر في حديث المسيء صلاته ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا في المحيط فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لأن الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن أمير حاج حتى قال إنه الصواب. شامي: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الإشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچی.

(۲) (ويسجد واضعا ركبتيه) أولا لقربهما من الأرض (ثم يديه) إلا لعذر (ثم وجهه) مقدما أنفه لما مر (بين كفيه). الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۷، (قوله واضعا ركبتيه ثم يديه) قدمنا الخلاف في أنه سنة أو فرض أو واجب وأن الأخير أعدل الأقوال، وهو اختيار الكمال. شامي: ۱/ ۴۹۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچی.

(قوله ووضع يديه وركبتيه) في السجود هو ما صرح به كثير من المشايخ واختار الفقيه أبو الليث الافتراض، ومشى عليه الشرنبلالي والفتوى على عدمه كما في التجنيس والخلاصة، واختار في الفتح الوجوب لأنه مقتضى الحديث مع المواظبة قال في البحر وهو إن شاء الله تعالى أعدل الأقوال لموافقته الأصول، وقال في الحلية وهو حسن ماش على القواعد المذهبية ثم ذكرنا ما يؤيده. شامي: ۱/ ۴۶۷، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الإمام، ط: سعيد كراچی.

نے دوسرے سجدہ سے پہلے قیام کیا۔(۱)

۱۰۔۔۔ رکوع میں ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ اور سجدوں میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

۱۱۔۔۔ دو سجدوں کے درمیان اٹھ کر بیٹھنا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "جلسہ" کہتے ہیں۔(۳)

۱۲۔۔۔ رکوع سے کھڑا ہو کر "قومہ" اور دونوں سجدوں کے درمیان "جلسہ" میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۴)

۱۳۔۔۔ اگر نماز دو رکعت سے زائد ہے، تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے بیٹھنا واجب ہے۔(۵)

---

(۱) (قوله كما سجدة) الكاف استقصائية إذ لم يتكرر في الركعة سواها، ومثله الكاف في قوله كسجدة "ح" (والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب. شامي ۱/۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط: سعيد كراچي
حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط. قديمي كراچي

(۲، ۳) انظر إلى الحاشية رقم (۱) في الصفحة السابقة.

(۴) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۵) (والقعود الأول) ولو في النفل في الأصح. الدر مع الرد ۱/۴۶۹. (قوله في الأصح) وعزاه المصنف في الخزائن عن قعدة كل شفع نفل، وللطحاوي والكرخي في أولهما أنه غير فرض منه لكن في البحر ... قال في البحر: وأكثر مشايخنا يطلقون عليه اسم السنة إما لأن وجوبه عرف بها أو لأن المؤكدة في معنى الواجب، وهذا يقتضي رفع الخلاف. شامي ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية. ط: سعيد كراچي. (قوله والمراد بالأول غير الأخير) يشمل ما إذا صلى أربع ركعات من النفل بتسليمة واحدة، فإن ما عدا القعود الأخير واجب. شامي ۱/۴۶۹، ط: سعيد كراچي

۱۴..... "قعدہ اولیٰ" میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے۔(۱)

۱۵..... دونوں قعدوں میں ایک ایک مرتبہ "التحیات" پڑھنا واجب ہے، اگر التحیات نہیں پڑھی گئی یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی گئی تو واجب ترک ہو جائے گا۔(۲)

۱۶..... وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔(۳)

۱۷..... عیدین کی چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے۔(۴)

---

(۱) قوله: (ويجب القعود الأول) مقدار قراءة التشهد بأسرع ما يكون، لا فرق في ذلك بين الفرض والنفل والواجبات والسنن استحسانا عندهما وهو ظاهر الرواية، وهو الأصح، الخ. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۰، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي

(۲) ومنها قراءة التشهد فإنها واجبة في القعدتين الأولى والأخيرة، وإلى هذا مال صاحب الهداية في باب سجود السهو، فأوجب السجود بترك التشهد في القعدة الأولى كما في القعدة الأخيرة وهو ظاهر الرواية. حلبي كبير، ص: ۲۹۸، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. شامي: ۱/ ۴۶۶، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته. ولو كرر التشهد في القعدة الأولى فعليه السهو ... ولو كرره في القعدة الثانية فلا سهو عليه. هندية: ۱/ ۱۲۷، ط: رشيدية كوئته. ويجب التشهد في القعدة الأخيرة وكذا في القعدة الأولى وهو الصحيح. هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته

(۳) (و) قراءة (قنوت الوتر) وهو مطلق الدعاء. الدر مع الرد. قوله: (وهو مطلق الدعاء) أي القنوت الواجب يحصل بأي دعاء كان في النهر: وأما خصوص اللهم إنا نستعينك فسنة فقط حتى لو أتى بغيره جاز إجماعا. شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۲، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۴) (و) يجب (تكبيرات العيدين) وكل تكبيرة منها واجبة يجب بتركها سجود السهو. مراقي الفلاح. ويجب تكبيرات العيدين وهي ثلاث في كل ركعة وأما كونها في الأولى قبل القراءة وفي الثانية بعدها فمندوب فقط. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۳، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(و) تكبيرات العيدين) وكذا أخذها وتكبير ركوع ركعته الثانية كلفظ التكبير في الافتتاح بكل ثلاثة وجوبه في كل صلاة بحر. فليحفظ. الدر مع الرد ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد

۱۸- عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا واجب ہے۔ (۱)

۱۹- امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی دو رکعتوں میں، خواہ قضا ہو یا ادا، اور جمعہ، عیدین، تراویح کی نماز اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند آواز سے کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کی آواز کوئی دوسرا شخص سنے اور آہستہ آواز کی حد یہ ہے کہ خود سنے، دوسرا نہ سنے۔ (۲)

۲۰- امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔ (۳)

---

(۱) العمر الی الحنفیۃ السابقۃ

(۲) قولہ والجهر للامام ... والمخیر به في المنفرد فانه يخير بين الجهر والاسرار ... يعني ان الجهر يجب على الامام فيما يجهر فيه وهو صلاة الصبح والاوليان من المغرب والعشاء وصلاة العيدين والجمعة والتراويح والوتر في رمضان (شامي ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي)

وادنى الجهر اسماع الغير وادنى الاسرار هو اسماع النفس في التصحيح (حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۳، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي، شامي ۱/ ۵۳۴، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي)

(۳) قوله والجهر للامام ... والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخريان من العشاء وصلاة الكسوف والاستسقاء كما في البحر ولكن وجوب الاسرار على الامام بالاتفاق واما على المنفرد فقال في البحر انه الاصح وذكر في الفصل الآتي انه الظاهر من المذهب وفيه كلام ستعرفه هناك (شامي ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي)

۲۱..... جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جاتی ہے، ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے، اور جو نفل نمازیں رات کو پڑھی جاتی ہیں ان میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

۲۲..... اگر اکیلا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں کرے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے، اور اگر رات کو قضا کرے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۲)

۲۳..... اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو اسے تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری

---

(۱) (والإسرار في) (تنفل النهار) للمواظبة على ذلك (والمنفرد) مخير (فيما يجهر) الإمام فيه، وقد بيناه وفيما يقضيه مما سبق به في الجمعة والعيدين (كمتنفل بالليل) فإنه مخير. مراقي الفلاح، ص: ۲۵۳. قوله (كمتنفل بالليل) والجهر أفضل ما لم يؤذ نائما. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۵۳، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي. الإسرار للإمام والمنفرد في القراءة في نفل النهار الخ. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۱/ ۲۰۳، واجبات الصلاة ط. دار الفكر بيروت.

(۲) (ويخافت) المنفرد (حتما) أي وجوبا (إن قضى) الجهرية في وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس، كذا ذكره المصنف بعد عد الواجبات. قلت: ومكذا ذكره في المسالک في شرح المنار من بحث القضاء (على الأصح) كما في الهداية لكن تعقبه غير واحد ورجحوا التخيير كمن سبق بركعة من الجمعة فقام يقضيها يخير. الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۳ - ۵۳۴. (قوله كما في الهداية) قال فيها لأن الجهر مختص إما بالجماعة حتما أو بالوقت في حق المنفرد على وجه التخيير ولم يوجد أحدهما. شامي ۱/ ۵۳۳، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۵۳، فصل في بيان واجب الصلاة ط. قديمي كراچي

سورت پڑھنا چاہئے اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۱)

۲۴... نماز کو "السلام علیکم" کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

۲۵... دومرتبہ "السلام علیکم" کہنا واجب ہے۔(۲)

واجب ترک کرنا

۲۶... قصداً واجب ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور مکروہ تحریمی کے ارتکاب سے انسان فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔(۳)

۲۷... واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہوتی ہے، اگر بھولے سے چھوڑ گیا تو

---

(۱) (وترك سورة أولى العشاء) مثلا (ولو عمداً قرأها وجوباً وقيل ندباً مع الفاتحة جهراً في الأخريين) لأن الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع. الدر مع الرد: ۱/۵۳۳-۵۳۴. (قوله وجوباً وقيل ندباً) أشار إلى أن الأصح الوجوب لأن محمداً أشار إليه في الجامع الصغير، النهر. شامي: ۱/۵۳۴، باب صفة الصلاة فصل في القراءة، ط. سعيد كراچى

(۲) (ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الأصح برهان، دون "عليكم" وتنقضي قدوة بالأول قبل "عليكم" على المشهور عندنا، وعليه الشافعية خلافاً للتكملة. الدر مع الرد ۱/۴۶۸. (قوله ولفظ السلام) فيه إشارة إلى أن لفظاً آخر لا يقوم مقامه ولو كان بمعناه حيث كان قادراً عليه (قوله دون "عليكم") فليس بواجب عندنا. شامي: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية إذا وافقتها رواية، ط. سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط. رشيدية كوئٹہ. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۱، فصل في بيان واجب الصلاة، ط. قديمي كراچى. حلبي كبير، ص: ۲۹۰، قبيل صفة الصلاة، ط. سهيل اكيڈمى لاهور. كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۲۳۳، واجبات الصلاة، ط. دار الفكر.

(۳) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوباً في العمد والسهو إن لم يسجد له وإن لم يعدها يكون فاسقاً آثماً. كذا الدر مع الرد: ۱/۴۵۶. (قوله إن لم يسجد له) أي للسهو وهذا قيد لقوله والسهو، إذ لا سجود في العمد. الخ شامي: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط. سعيد كراچى.

آخر میں سجدہ سہو کر لے، اور اگر قصداً واجب چھوڑ دیا ہے تو نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

واجب ترک ہو جائے

واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اور تلافی کے لئے سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے، ورنہ وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

واجب چھوٹ جائے

☆ ...اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

☆ ...اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی ہو سکتی ہے، اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لے

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۲) [تنبیہ] قید فی البحر فی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادۃ فی اداء الصلاۃ مع کراھۃ التحریم بما قبل خروج الوقت، اما بعدہ فتستحب. شامی: ۱/۴۵۷، مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) الحنفیۃ قالوا: واجبات الصلاۃ لا تبطل الصلاۃ بترکھا، ولکن المصلی ان ترکھا سھوا فانہ یجب علیہ ان یسجد للسھو بعد السلام، وان ترکھا عمدا فانہ یجب علیہ اعادۃ الصلاۃ فان لم یعد کانت صلاتہ صحیحۃ مع الاثم ودلیل کونھا واجبۃ عندھم مواظبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی فعلھا. کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ، ۱/۲۲۹، واجبات الصلاۃ، ط: دار الفکر، شامی: ۱/۴۵۶، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب واجبات الصلاۃ، ط: سعید کراچی. شامی: ۲/۸۰، باب سجود السھو، ط: سعید کراچی

جائیں اور سجدہ کے بعد پھر قعدہ کیا جائے، پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔(۱)

واجب رہ جائے

واجب رہ جانے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اگر بھول ہونے کی وجہ سے کوئی واجب رہ جائے تو سجدۂ سہو سے تلافی ہو سکتی ہے یعنی التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیر دے۔(۲)

واجب رہ گیا امام کے پیچھے

اگر امام کے پیچھے کوئی واجب چھوٹ گیا مثلاً مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی تو بعد میں اس کا اعادہ نہیں ہے، اور سجدۂ سہو بھی اس پر واجب نہیں ہے۔(۳)

واجب قرأت کی مقدار

سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرض نمازوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کا پڑھنا واجب ہے، چھوٹی سے چھوٹی سورت جیسے سورہ کوثر یا

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۳) (و) المقتدي بسهو إمامه إن سجد إمامه لوجوب المتابعة (لا بسهوه) أصلا. الدر مع الرد: ۲/۸۲. وقوله لا بسهوه أصلا، قيل لا فائدة لقوله أصلا، وليس بشيء بل هو تأكيد لنفي الوجوب لأن معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الإمام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الإمام، لأنه سلام عمد ممن لا سهو عليه . . . ولما روى ابن عمر عنه صلى الله عليه وسلم "ليس على من خلفه الإمام سهو" شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي۔

اس کے برابر قرآن کریم کی آیتیں مثلاً تین چھوٹی چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا، چھوٹی آیت مثلاً "ثم نظر، ثم عبس و بسر ثم ادبر و استکبر" اس میں دس الفاظ ہیں، اور مشدد حروف کو دو حرف شمار کرکے تیس حروف تہجاء ہیں، لمبی آیات میں سے ہر رکعت میں اتنی مقدار قرآن مجید پڑھ لیا جائے تو واجب ادا ہو جائے گا لہٰذا اگر آیت الکرسی میں سے صرف اتنا پڑھ لیا جائے کہ "اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم" تو واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

واجب قصداً چھوڑ دے

اگر کسی نے نماز کے دوران کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا ہے، تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

واجب کا منکر

واجب کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، لیکن فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔

---

(۱) ضم سورة الى الفاتحة في جميع ركعات النفل والوتر والاوليين من الفرض ويكفي في اداء الواجب اقصر سورة او ما قام مقامها كثلاث آيات قصار او آية طويلة، والآيات القصار الثلاث كقوله تعالى "ثم نظر، ثم عبس وبسر، ثم ادبر واستكبر" وهي عشر كلمات، وثلاثون حرفاً من حروف الهجاء، مع حسبان الحرف المشدد بحرفين، فلو قرأ من الآية الطويلة هذا المقدار في كل ركعة خرج عن الواجب فعلى هذا يكفي ان يقرأ من آية الكرسي قوله تعالى "الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۰ واجبات الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت، شامي: ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولها واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

اور بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے آدمی کو اپنا عقیدہ درست کر کے توبہ و استغفار کر لینا چاہئے۔(١)

واجب نمازیں

تین نمازیں واجب ہیں:

١...... وتر کی تین رکعت، ہر روز عشاء کے بعد پڑھنا واجب ہیں۔(٢)

٢ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دو رکعت واجب ہیں۔(٣)

٣...... جو نماز نذر کی جائے وہ بھی واجب ہے۔(۴) اور ہر نفل نماز شروع کرنے

---

(١) (قوله وأنها واجبات) لما في أوائل كتاب الطهارة: الفرق بين الفرض والواجب، وتقسيم الواجب الى قسمين: أحدهما وهو أعلاهما يسمى فرضا عمليا وهو ما يفوت الجواز بفوته كالوتر، والآخر ما لا يفوت بفوته، وهو المراد هنا وحكمه استحقاق العقاب بتركه، وعدم إكفار جاحده، والثواب بفعله. شامي: ١/٤٥٦، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(٢) (الوتر فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا ... وهو ثلاث ركعات بتسليمة. (الدر المختار) وقال الشامي: والفرض كالوتر فانه فرض عملا كما ذكرنا، وليس بفرض علما أي لا يفترض اعتقاده، حتى انه لا يكفر منكره لظنية دليله وشبهة الاختلاف فيه، ولذا يسمى واجبا. رد المحتار ٢/٥-٣ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ١٢١، ٣٠٣، ٣٠٤، صلاة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوى عالمگيري: ١/١١٠، ١١١، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئته.

(٣) (العيدين يجب صلاتهما) في الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة (سوى الخطبة) الدر المختار مع الرد، كتاب الصلاة، باب العيدين ٢/١٦٥، ١٦٦، ط: سعيد كراچي. فتاوى عالمگيري: ١/١٤٩، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ٢/١٥٥، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۴) (ومن نذر نذرا ... لزم الناذر) لحديث "من نذر وسمى فعليه الوفاء بما سمى" كصوم وصلاة وصدقة ووقف واعتكاف (الدر المختار) وفي الشامية في لزوم المنذور الكتاب والسنة والإجماع، قال تعالى وليوفوا نذورهم، وصرح المصنف أي صاحب الهداية في كتاب الصوم بأنه واجب للآية. رد المحتار ٣/٧٣٥، كتاب الأيمان، مطلب في احكام النذر. ط: سعيد كراچي، فتاوى عالمگيري: ١/١١٥، الباب التاسع في النوافل ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ٣٩٢، فصل في النوافل، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کے بعد واجب ہوجاتی ہے، یعنی نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

واحد کو جمع پڑھنا

نماز میں قرأت کے دوران واحد کے صیغہ کو جمع کے صیغہ کے ساتھ، اور جمع کے صیغہ کو واحد کے صیغہ کے ساتھ پڑھنا مثلاً "آیت" کو "آیات" پڑھنا غلط ہے، قصداً ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ باقی نماز ہوجائے گی ایسی صورت میں تجوید سیکھ کر قرأت درست کرنا لازم ہوگا۔(۲)

وبائی امراض

"مصیبت" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ومن شرع في صلاة التطوع او في صوم التطوع ثم افسدهما فعليه قضاؤهما لان الشروع في العبادة التي تلزم بالنذر ويتوقف ابتداؤها على ما بعده في الصحة سبب لوجوب التمامه وقضائه ان افسده عندنا وعند مالک وهو قول ابي بكر الصديق وابن عباس واكثر من الصحابة والتابعين. (حلبي كبير ص: ۳۴۲، باب النوافل، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوىٰ عالمگيري: ۱/۱۱۳ الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار ۲/۲۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ومنها زيادة حرف، ان زاد حرفا فان كان لا يغير المعنى لا تفسد صلاته عند عامة المشايخ نحو ان يقرأ "وانهى عن المنكر" بزيادة الياء هكذا في الخلاصة فتاوىٰ عالمگيرية ۱/۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته رد المحتار ۱/۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مسائل زلة القارى ط: سعيد كراچي. قال القاضي الامام ابو الحسن والقاضي الامام ابو عاصم، ان تعمد فسدت وان جرى على لسانه او كان لا يعرف التميز لا تفسد وهو اعدل الاقاويل والمختار هكذا في الوجيز للكردري، ومن لا يحسن بعض الحروف ينبغي ان يجهد ولا يعذر في ذلك. فتاوىٰ عالمگيري: ۱/۷۹، كتاب الصلوة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته.

وبرکاتہ

نماز کا سلام "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" تک ہے، اور "وبرکاتہ" نہیں ہے۔(۱)

وتر کا آخری قعدہ بھول گیا

☆... اگر وتر کی نماز میں آخری قعدہ نہیں کیا، اور چوتھی رکعت ادا کر لی، تو وتر کی نماز نہیں ہوگی، اور یہ چار رکعات نفل ہو جائیں گی، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں، وتر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

☆... اور اگر وتر کے قعدۂ اخیرہ کے بعد چوتھی رکعت پڑھی تو وتر کی نماز صحیح ہو جائے گی، بہتر یہ کہ ایک رکعت اور ملائے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، آخری دو رکعات نفل

---

(۱) ولا يقول في هذا السلام في آخره "وبركاته" عندنا. فتاوىٰ عالمگیری: ۱/۷۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ

(۲) ولو سها عن القعود الأخير كله أو بعضه عاد ما لم يقيدها بسجدة، وإن قيدها تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة ولو في العصر والمغرب إن شاء ولا سجدة للسهو على الأصح درر الأصح. وفي الشامي: تنبيه: لم يصرح بالمغرب كما صرح بالفجر والعصر مع أنه صرح به القهستاني، ومقتضاه أنه يضم إلى المغرب خامسة، لكن في الحلبة: لا يضم إليها أخرى لنصهم على كراهة التنفل قبلها وعلى كراهة التنفل بالوتر مطلقا اه. رد المحتار: ۲/۸۵، ۸۶، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير ص: ۴۶۴، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

ہو جو تعلیم کی۔(۱)

وتر کا فدیہ

اگر کسی میت نے فرض نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کی ہے تو پانچ وقت فرض نمازوں کے ساتھ وتر کا فدیہ دیا جائے گا، جب ہی یعنی روزانہ کل چھ فدیے بنیں گے۔(۲)

وتر کا وقت

☆ وتر کا وقت عشاء کا وقت ہے، یعنی شفق احمر غائب ہونے کے بعد وتر کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے البتہ وتر کی نماز کو عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھنا واجب ہے کیونکہ ان دونوں نمازوں میں ترتیب لازمی ہے، تاہم اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، اسی طرح اگر عشاء کے فرض اور وتر ترتیب سے ادا کئے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز باطل ہوگئی اور وتر کی نماز صحیح ہے تو اس صورت میں صرف عشاء کے فرض کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ

---

(۱) (وإن لم يقعد الرابعة) مثلا قدر التشهد (لو أتم عند وسلّم) ولو ساهيا (فأتمه صحيح) ... (وإن سجد للخامسة سلموا) لأنه تم فرضه إذ لم يبق عليه إلا السلام (وضم إليها سادسة) لو في العصر، وخامسة في المغرب ورابعة في الفجر، به يفتى (لتصير الركعتان له نفلا) والسجود للسهو في الصورتين لنقصان فرضه بتأخير السلام في الأولى وتركه في الثانية. رد المحتار ۲/ ۸۷، ۸۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط. سعيد كراتشي. حلبي كبير ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط. سهيل اكيدمي لاهور.

(۲) (ولو مات وعليه صلوات فائتة وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) والصوم. رد المحتار ۲/ ۷۲. كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط. سعيد كراتشي. حلبي كبير ص ۵۳۵، فصل في قضاء الفوائت، ط. سهيل اكيدمي لاهور.

پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہوتی ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو بعد میں اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور بلا وجہ دیر کرنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔(۲)

☆......وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے، جو شخص رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہے اور تہجد پڑھنے کی عادت ہے اس شخص کے لئے تہجد وغیرہ سے فارغ ہوکر

---

(۱) ووقت العشاء والوتر منه الى الصبح ولكن لا يصح ان يقدم عليها الوتر الا ناسيا لوجوب الترتيب، (قوله منه) اى من غروب الشفق على الخلاف فيه بحر، (قوله ولكن الخ) جواب عن سوال مقدر تقديره لم لا يجوز تقديمه بعد دخول وقته، أجاب بانه انما لا يجوز للترتيب لا لكون الوقت لم يدخل وهذا على قوله وعلى قولهما لانه تبع للعشاء واثر الخلاف يظهر فيما لو قدم الوتر عليها ناسيا او تذكر انه صلاها فقط على غير الوضوء لا يعيده عنده وعندهما يعيد، نهر. رد المحتار: ۱/ ۳۶۱، ۳۶۲، كتاب الصلاة، مطلب فى صلاة الوسطى. ط: سعيد كراچى. وفى الحلبى: ووقت صلاة الوتر ما هو وقت العشاء الا انه مأمور بتقديم العشاء عليه لوجوب الترتيب بما روى ابوداود والترمذى وابن ماجه من حديث خارجة بن حذافة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالىٰ امدكم بصلوة هى خير لكم من حمر النعم وهى الوتر فجعلها لكم بين العشاء الى طلوع الفجر وفى بعض طرقه فيما بين صلوة العشاء الى طلوع الفجر ، فعلى هذا لو صلىٰ الوتر قبل العشاء قصدا لا تصح...... حتىٰ ان الرجل اذا صلى العشاء بثوب ثم نزعه وصلى الوتر بثوب آخر ثم تبين له بعد ذالك ان الثوب الذى صلى العشاء به كان نجسا وان العشاء فاسدة فانه يعيد العشاء دون الوتر عند ابى حنيفة رحمه الله خلافا لهما لما قلنا ، حلبى كبير ،ص: ۲۲۹، ۲۳۰ ، الشرط الخامس الوقت ط: سهيل اكيڈمى لاهور ، وفتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۱۵ ، كتاب الصلاة، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (قوله: ولكنه يقضى) ..... اى انه يقضى وجوبا اتفاقا، اما عنده فظاهر واما عندهما فهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر او نسيه فليصله اذا ذكره كما فى البحر عن المحيط. رد المحتار: ۲/ ۵، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچى، ويجب القضاء بتركه ناسيا او عامدا وان طالت المدة ولا يجوز بدون نية الوتر كذا فى الكفاية، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱ كتاب الصلوة، الباب الثامن فى صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئته.

بالکل آخر میں وتر کی نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر آخری رات میں اٹھنے میں شک ہے تو پھر وتر کی نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تاکہ قضاء ہونے کا خطرہ نہ ہو، ایسے آدمی کے لئے مطلق افضل ہے، اگر ایسا شخص جو پورا بھروسہ نہ ہونے کی وجہ سے وتر کی نماز سونے سے پہلے پڑھ لے پھر وہ تہجد کی نماز کے لئے اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ یہ مستحب ہے، اور وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔(۱)

وتر کب پڑھے

وتر کی نماز کو عشاء کے فرض کے بعد پڑھنا واجب ہے، کیونکہ ان دونوں میں ترتیب لازمی ہے، اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، وتر کو فرض کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اگر عشاء کے فرض اور وتر کی نماز کو ترتیب سے پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز باطل ہوگئی ہے اور وتر صحیح ہے، تو اس صورت میں صرف فرض نماز کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) وكذا يستحب تأخير العشاء إلى ثلث الليل والوتر إلى آخر الليل لمن يثق بالانتباه ومن لم يثق بالانتباه أوتر قبل النوم هكذا في التبيين. (فتاوى عالمگیری: ۱/۵۲، كتاب الصلوة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات، ط: رشيدية كوئٹه). إذا أوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيد الوتر لكن فاته الأفضل المفاد بحديث الصحيحين. امداد. ولا يقال: إن من لم يثق بالانتباه فالتعجيل في حقه أفضل كما في الخانية، فإذا انتبه بعد ما عجل يتنفل ولا تفوته الأفضلية لأنا نقول: المراد بالأفضلية في الحديث السابق هي المترتبة على ختم الصلاة بالوتر وقد فاتت، والتي حصلها هي أفضلية التعجيل عند خوف الفوت على التأخير، فافهم. (رد المحتار: ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراتشي. حلبي كبير، ص: ۲۳۵، الشرط الخامس في الوقت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور).

(۲) "وتر کا وقت" کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

وتر کی تیسری رکعت میں سیدھا رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ، سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو ایسی حالت میں رکوع سے اٹھ کر سورہ فاتحہ، سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے، اور اگر رکوع دوبارہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن آخر میں سجدہ سہو کرنا ہر حال میں لازم ہے۔ (۱)

وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا (یعنی تیسری رکعت کے قیام یا رکوع میں شامل ہوا) تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے جب ایک دفعہ دعائے قنوت پڑھ لی تو امام کے سلام کے بعد بقیہ رکعات پڑھتے ہوئے دعائے قنوت دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر تیسری رکعت نہیں ملی بلکہ رکوع کے بعد شریک ہوا تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے آخری رکعت

---

(۱) وإذا نسي الفاتحة وقراءة السورة والقنوت وركع، فإنه يرفع رأسه ويقرأ الفاتحة والسورة والقنوت، ويعيد الركوع فإن لم يعده صحت صلاته ويسجد للسهو على كل حال، كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ۱/۳۴۶، صلاة الوتر وصيغة القنوت الواردة فيه وفي غيره من الصلوات ط: دار الفكر ومباحث صلاة التطوع وإن تركها أي قراءة الفاتحة والسورة في الأخريين لا يجب إن كان في الفرض وإن كان في النفل أو الوتر وجب عليه كذا في البحر الرائق. الفتاوى عالمگیری: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه۔

میں پڑھے۔(۱)

وتر کی جماعت

☆.....وتر کی نماز رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا مستحب ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ تمام دنوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆.....تہجد گزار کے لئے بھی افضل یہی کہ رمضان المبارک میں وتر جماعت

---

(۱) والمسبوق في الوتر يقنت مع الامام ولا شك ان هذا على القول بان المقتدي يقنت وهو الصحيح على ما سياتي فيه من الخلاف ان شاء الله تعالى واذا قنت مع الامام لا يقنت بعدها اى بعد الركعة التي قنت فيها مع الامام لانه قنت في موضعه لانه آخر صلاته وما يقضيه اولها حكما في القراءة وما يشبهها وهو القنوت اذا وقع في موضعه بيقين لا يكرر لان تكراره غير مشروع. حلبي كبير، ص: ۴۲۱، صلوة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، عالمگيري: ۱/۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيديه كوئٹه. واما المسبوق فيقنت مع امامه فقط، ويصير مدركا بادراك ركوع الثالثة. الدر مع الرد: ۲/۱۲، (قوله فيقنت مع امامه فقط) لانه آخر صلاته، وما يقضيه اولها حكما في حق القراءة وما اشبهها وهو القنوت واذا وقع قنوته في موضعه بيقين لا يكرر لان تكراره غير مشروع. شرح المنية، شامي: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مطلب في القنوت النازلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويوتر بجماعة في رمضان فقط عليه اجماع المسلمين كذا في التبيين. الوتر في رمضان بالجماعة افضل من ادائها في منزله وهو الصحيح هكذا في السراج الوهاج. عالمگيري: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوة، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. والجماعة سنة مؤكدة للرجال... وفي وتر رمضان مستحبة على قول وفي وتر غيره، وتطوع على سبيل التداعي مكروهة (قوله وفي وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور، وذكره القدوري في مختصره، وذكر في غيره عدم الكراهة، ووفق في الحلية بحمل الاول على المواظبة والثاني على الفعل احيانا، وسياتي تمام تحقيقه ان شاء الله تعالى. رد المحتار: ۱/۵۵۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. وايضا رد المحتار: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، صلاة التراويح، ط: سعيد. و: ۲/۴۹. (قوله تستحبان) ط: سعيد كراچي.

کے ساتھ پڑھے، اور پھر تہجد کے وقت تہجد کی نماز پڑھے۔ (۱)

وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے

وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے، اس لئے یہ رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔ (۲)

وتر کی جماعت میں شامل ہونا

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے، اگر کسی نے رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی بلکہ جماعت ہونے کے بعد تنہا فرض نماز پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شامل ہو گیا، چاہے پوری تراویح امام کے ساتھ جماعت سے پڑھی یا کم، یہاں تک کہ دو رکعت تراویح امام کے ساتھ جماعت سے پڑھی، دونوں صورتوں میں وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے، اور اس صورت میں تراویح رہ گئی ہے تو بقیہ تراویح وتر سے فارغ ہو کر پڑھ لے۔

اور اگر تراویح کی دو رکعت نماز بھی جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی تو اس صورت میں وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ پہلے عشاء کے فرض، اور تراویح پڑھے

---

(۱) وصلاته مع الجماعة في رمضان أفضل من أدائه منفردا آخر الليل في اختيار قاضيخان، قال هو الصحيح وصحح غيره خلافه. (قوله: الاختيار) باب الوتر (قوله: هو الصحيح) لأنه لما جوزت الجماعة كانت أفضل ولأن عمر رضي الله عنه كان يؤمهم في الوتر. (مراقي الفلاح حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۸۶، باب الوتر وأحكامه، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

(۲) (قوله: وتصلى الوتر) ... رد المحتار: الذي يظهر أن جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وإن كان الوتر نفسه أصلا في ذاته لأن سنة الجماعة في الوتر إنما عرفت بالأثر تابعة للتراويح، على أنهم اختلفوا في أفضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح كما يأتي. (رد المحتار: ۲/۴۸، كتاب الصلوة، صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي)

پھر اس کے بعد وتر پڑھے۔(۱)

وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی

اگر بھولے سے وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی تو وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، البتہ اگر نفل کی نیت نہیں باندھی اور نماز فاسد ہونے والا کوئی کام نہیں کیا تو تیسری رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو لم يصلها اى التراويح بالامام او صلاها مع غيره له ان يصلى الوتر معه ، الدر مع الرد؛ قوله ولو لم يصلها الخ) ذكر هذا الفرع والذى قبله فى البحر عن القنية وكذا فى متن الدرر ، لكن فى التتارخانية عن التتمة انه سأل على بن احمد عمن صلى الفرض والتراويح وحده او التراويح فقط هل يصلى الوتر مع الامام ؟فقال لا ، ثم رأيت القهستانى ذكر تصحيح ما ذكره المصنف ثم قال: لكنه اذا لم يصل الفرض معه لا يتبعه فى الوتر آه فقوله ولو لم يصلها اى وقد صلى الفرض معه، لكن ينبغى ان يكون قول القهستانى معه احترازا عن صلاتها منفردا ، اما لو صلاها جماعة مع غيره ثم صلى الوتر معه لا كراهة تأمل .رد المحتار: ۴۸/۲، كتاب الصلاة، مسائل التراويح ، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۱۱۷، كتاب الصلوة، فصل فى التراويح. بقى لو تركها الكل هل يصلون الوتر بجماعة فليراجع .الدر مع الرد: ۴۸/۲، (قوله بقى الخ) الذى يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلافى ذاته ، لان سنة الجماعة فى الوتر انما عرفت بالاثرتابعة للتراويح ،على انهم اختلفوا فى افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح ، كما يأتى.شامى: ۴۸/۲،باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح قبيل مطلب فى كراهة الاقتداء فى النفل على سبيل التداعى وفى صلاة الرغائب، ط: سعيد كراچى.

(۲) يفسدها التكلم الا السلام ساهيا للتحليل، اى للخروج من الصلاة ، قبل اتمامها على ظن اكمالها فلا يفسد .رد المحتار: ۱/۶۱۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة . ط: سعيد كراچى. سهيا عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا..... ثم تذكر عاد اليه وتشهد ، ولا سهو عليه فى الاصح ما لم يستقم قائما..... لا يعود لا شتغاله بفرض القيام وسجد للسهو لترك الواجب (قوله ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائما على قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۸۳/۲، ۸۴، كتاب الصلوة باب سجود السهو ،ط:سعيد كراچى. وكذا فى الحلبى

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر کی نماز نہیں پڑھے گا وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوگا۔(۱)

وتر کی نماز کا طریقہ

وتر کی نماز بھی مغرب کی طرح تین رکعت ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو فرض نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض کی صرف دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملائی جاتی ہے، اور وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ "اللہ اکبر" کہہ کر کانوں تک اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھا کر پھر باندھے اور دعائے قنوت کو آہستہ

= الحلبي الكبير، ص: ٤٥٨، كتاب الصلوة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في فتاوى عالمگيري: ١/ ١٢٤، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ومن صلى من المغرب ركعتين وقعد قدر التشهد وزعم انه اتمها فسلم ثم قام فكبر، ونوى التطوع في سنة المغرب وقد سجد للسهو اولا، فصلاة المغرب فاسدة لانه صار منتقلا من الفرض الى النفل قبل ان يتمها اما اذا سلم وقد كبر انه لم يصح فحسب ان صلاتها لست فقام وكبر للمغرب ثانيا وصلى ثلاثا ان صلى ركعة وقعد قدر التشهد اجزأه المغرب والا فلا. هندية: ١/ ٩٥، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(١) الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا بهذا وفقوا بين الروايات (قوله وسنة ثبوتا) اى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن، وهي قوله صلى الله عليه وسلم: الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا، قاله ثلاثا، رواه ابو داود والحاكم وصححه، رد المحتار: ٢/ ٣، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

سے پڑھے، اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں تو امام اور مقتدی دونوں آہستہ سے دعائے قنوت پڑھیں(۱) اور دعائے قنوت یہ ہے:

اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونؤمن بك ونتوكل عليك ونثني عليك الخير ونشكرك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعى ونحفد ونرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق.

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو جب تک یاد نہ ہو یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ تین مرتبہ پڑھے یا "یا رب" تین مرتبہ پڑھے(۲)

---

(۱) وهو ثلاث ركعات بتسليمة كالمغرب ... ولكنه يقرأ في كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة احتياطاً ... ويكبر قبل ركوع ثالثة رافعاً يديه ... ويقنت فيه ... مخافتاً على الأصح مطلقاً ولو إماماً. الدر المختار مع الرد: ۲/۵-۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن في صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئٹہ. كنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق: ۲/۳۸-۴۳، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۲) والأولى أن يقرأ اللهم إنا نستعينك ويقرأ بعده اللهم اهدنا فيمن هديت ومن لم يحسن القنوت يقول ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار كذا في المحيط أو يقول اللهم اغفر لنا ويكرر ذلك ثلاثاً، عالمگیری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن في صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار: ۲/۶-۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۴۳-۴۴، كتاب الصلوة، باب الوتر، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۸۳، باب الوتر وأحكامه، ط: قديمي كراچی.

وتر کی نماز کے لئے اذان دینا

وتر کی نماز کے لئے اذان دینا شریعت سے ثابت نہیں ہے، اس لئے وتر کی نماز سے پہلے اذان نہ دی جائے۔(۱)

وتر کی نیت

☆... وتر کی نیت میں یہ کہے کہ ”میں وتر کی نماز کی نیت کرتا ہوں“ یا دل میں یہ ہو کہ ”میں وتر کی نماز پڑھ رہا ہوں“۔(۲)

☆... وتر کی نماز امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے، لہٰذا وتر کی نماز کی نیت کرتے وقت ”واجب“ کا لفظ کہنا بھی صحیح ہے، اور اگر واجب لفظ کہے بغیر صرف ”وتر“

---

(۱) وهو سنة مؤكدة للفرائض الخمس... لا يسن لغيرها كعيد (قوله كعيد) أي ووتر وجنازة. رد المحتار: ۱/۳۸۵، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۵۳، كتاب الصلوة، الباب الثاني في الأذان، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۵۵-۲۵۶، كتاب الصلاة، باب الأذان، ط: سعيد كراچى. (قوله احتياطا) أي لما ظهرت آثار السنية فيه، من أنه لا يؤذن ولا يقام، أعطيناه حكم السنة في حق القراءة احتياطا. شامى: ۲/۳۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) والنية هي الإرادة... والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة... والتلفظ بها مستحب وهو المختار وتكون بلفظ الماضي ولو فارسيا ويكون بلفظ الماضي مثل نويت صلاة كذا. رد المحتار: ۱/۴۱۵-۴۱۶، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۲۷۶-۲۷۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۶۶، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئٹه. وانظر الحاشية اللاحقة أيضا.

نماز ادا کررہا ہوں" کہے تب بھی نماز وتر ادا ہو جائے گی۔(۱)

وتر کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

وتر کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے اگر کسی نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت نہیں ملائی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

وتر کے بعد تہجد پڑھنا

"تہجد وتر کے بعد پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔(۳)

---

(۱) (ولا بد من التعيين عند النية لفرض أو واجب أنه وتر) قوله: أنه وتر أشار إلى أنه لا ينوي فيه أنه واجب للاختلاف فيه (زيلعي) أي لا يلزمه تعيين الوجوب وليس المراد منعه من أن ينوي وجوبه، لأنه إن كان حنفيا ينبغي أن ينويه ليطابق اعتقاده الخ. رد المحتار: ١/٤٢٢، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ١/٢٨٢، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ١/٦٦، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (وقرأ في كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة) بيان لمخالفته للفرض فيقرأ في كل ركعة منه حتما وحقق في الهداية أنه بالإجماع وفي التجنيس لو ترك القراءة في الركعة الثالثة منه لم يجز في قولهم جميعا. البحر الرائق: ٢/٤٣، كتاب الصلوة، باب الوتر، ط: سعيد كراچی. ردالمحتار: ٢/٧، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ١/١١١، كتاب الصلوة، الباب الثامن في صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. (وهي ... قراءة فاتحة الكتاب ... وضم ... سورة ... في الأوليين من الفرض ... وفي جميع ركعات النفل لأن كل شفع منه صلاة وكل الوتر احتياطا. الدر مع الرد: ١/٤٥٨-٤٥٩، (قوله احتياطا) أي لشبهة آثار السنة فيه من أنه لا يؤذن له ولا يقام أعطيناه حكم السنة في حق القراءة احتياطا. شامي: ١/٤٥٩، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) "وتر کی جماعت" کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے وتر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

وتر کے بعد نفل

وتر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنا یا کھڑے ہو کر، دونوں طرح درست ہے، البتہ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں جتنا ثواب ملے گا، کھڑے ہو کر پڑھنے کی صورت میں اس کا دگنا ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد دو رکعت نفل نماز بیٹھ کر پڑھی ہے، لیکن آپ کو بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملتا تھا، امتی کو آدھا ثواب ملتا ہے، اس لئے اگر کسی کے جسم میں طاقت ہے تو کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ثواب بھی زیادہ ملے۔(۲)

---

(۱) الفی صحیح مسلم فی حدیث طویل (۱/ ۲۵۶): ثم یصلی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) بعد الوتر) رکعتین بعد ما یسلم وھو قاعد آھ واخرج الدارقطنی فی "سننہ" عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین بعد الوتر وھو جالس: ۱/ ۲۷۱ (اعلاء السنن: ۶/ ۱۰۵، کتاب الصلوٰۃ، ابواب الوتر، حکم الرکعتین بعد الوتر، ط: ادارۃ القرآن کراچی، مسلم: ۱/ ۲۵۶، کتاب المساجد، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعۃ الخ، ط: قدیمی کراچی۔ وانظر کذالک حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/ ۴۰۸، فصل فی صلاۃ النفل جالسا وفی الصلاۃ علی الدابۃ وصلاۃ الماشی، ط: قدیمی موقع نسخۃ، ص: ۴۰۲، ط: قدیمی

(۲) یجوز النفل قاعدا مع القدرۃ علی القیام لکن لہ نصف اجر القائم الا من عذر ...... وقد حکی فیہ اجماع العلماء وعلی غیر المعتمد یقال: الا سنۃ الفجر لما قیل بوجوبھا وقوۃ تاکیدھا والا التراویح علی غیر الصحیح لان الاصح جوازھا قاعدا من غیر عذر فلا یستثنی من جواز النفل جالسا بلا عذر شئ علی الصحیح، لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر قاعدا وکان یجلس فی عامۃ صلاتہ باللیل تخفیفا (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح) (قولہ بعد الوتر) ای

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کو دین کی تعلیم دینا لازم تھا، اور نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا فرض نہیں، اس بات کی تعلیم دینے کے لئے نفل کو بیٹھ کر ادا کیا ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں بھی ثواب پورا ہوتا تھا۔

وتر کے بعد نفل پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت اور قباحت نہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی بات غلط ہے۔(۱)

وتر کے قعدہ اولیٰ

مسئلہ: وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے، اگر اس میں کسی نے التحیات کے

= غير الوتر لأن المقصود الاستدلال على جواز كل النفل قاعدا. الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۲۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا، ط: قديمي. أما النبي صلى الله عليه وسلم فمن خصائصه أن نافلته قاعدا مع القدرة على القيام كنافلته قائما، ففي صحيح مسلم عن عبد الله بن عمرو قلت: حدثت يا رسول الله أنك قلت: صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة، وأنت تصلي قاعدا قال: أجل ولكني لست كأحد منكم ومحمل منعه أي لأنه تشريع لجواز النفل قاعدا وهو راغب عنه. رد المحتار ۲/۳۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/۱۵۰، كتاب الصلاة، ط: قديمي. وص: ۲۰۳، ط: قديمي كراچي

(۱) فإن فاته وصلى بوقتها والحاصل أنه صلى الوتر أول الليل فإنه الأفضل ... ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيده الوتر لكن فاته الأفضل المفاد بحديث الصحيحين. اهـ. رد المحتار ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۱/۲۴۰، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. امداد الفتاح شرح نور الإيضاح، ص: ۱۴۳، كتاب الصلاة، المستحب من أوقات الصلاة، ط: صديقي پبلشرز. مزید [illegible]

بعد درود شریف پڑھ لیا "اللھم صل علی محمد" تک پڑھ لیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۱)

☆...... اگر وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہوگیا تو دوبارہ نہ بیٹھے بلکہ باقی نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔(۲)

☆...... اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑے ہوتے وقت یاد آگیا تو اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب ہے تو بیٹھ جائے، اور اگر کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہے تو کھڑا ہو جائے بیٹھے نہیں اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔(۳)

☆...... اور کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے گھٹنے تک کا جو حصہ ہے وہ اگر سیدھا ہوگیا تو کھڑے ہونے کے قریب ہے ورنہ

---

(۱) ويجب القعدة الأولى قدر التشهد إذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية في ذوات الأربع والثلاث وهو الأصح هكذا في الظهيرية. عالمگيري: ۱/۷۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

ولكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كذا في التبيين وعليه الفتوى كذا في المضمرات. واختلفوا في قدر الزيادة فقال بعضهم يجب عليه سجود السهو بقوله اللهم صل على محمد وقال بعضهم لا يجب عليه حتى يقول وعلى آل محمد والأول أصح. عالمگيري: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۰۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۲۷۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی

(۲، ۳) سها عن القعود الأول من الفرض ولو عمليا. ثم تذكره عاد إليه ما لم يستقم قائما. وإلا أي وإن استقام قائما لا يعود... ويسجد للسهو لترك الواجب (قوله: ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه إذا استتم قائما وعلى قولهما يعود لأنه من النفل. رد المحتار: ۲/۸۳، ۸۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی۔

وإن سها عن القعود الأول وهو إليه أقرب عاد وإلا لا ويسجد للسهو... فإن كان أقرب إلى القعود بأن رفع أليتيه من الأرض وركبتاه عليها أو ما لم ينتصب النصف الأسفل. البحر الرائق: ۲/۱۰۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۴۹۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

بیٹھنے کے قریب ہے۔(۱)

☆ ..... چار رکعت والی سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

☆ ..... وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اور دعائے قنوت کو امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے تمام نمازیوں کے لئے آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۳)

☆ ..... رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس میں امام اور مقتدی دونوں کے لیے دعائے قنوت آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۴)

وتر میں دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کر لیا

"مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کر لیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

وتر میں دعائے قنوت سے پہلے ہاتھ باندھ لے

وتر کی نماز کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ

---

(۱) ملاحظہ الحاشیۃ السابقۃ.

(۲) قولہ (وتمامہ فی البحر) قال فیہ فی شرح الشمر نلالی لو نہض فی التطوع بالاربع الی الثالثۃ فستتم قائما قیل لا یعود وقیل یعود وذکر الشہید عن محمد انہ یعود والاوجہ انہ لا یعود (تقریرات الرافعی علی حاشیۃ ابن عابدین: ۲/۱۰۰، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی، وانظر رد المحتار: ۲/۸۳، باب سجود السہو، وکذا النہر الفائق شرح کنز الدقائق: ۱/۳۲۸، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ط: قدیمی کراچی

(۳،۴) والقنوت واجب علی الصحیح کذا فی الجوہرۃ النیرۃ . والمختار فی القنوت الاخفاء فی حق الامام والقوم کذا فی النہایۃ (عالمگیری: ۱/۱۱۱، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، رد المحتار: ۱/۴۶۸، کتاب الصلوۃ، واجبات الصلاۃ، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۴۴، کتاب الصلاۃ، باب الوتر، ط: سعید کراچی

سے پھر دعائے قنوت پڑھے۔ (۱)

وتر میں فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور سورت اور دعائے قنوت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں رکوع سے اٹھ کر سورت اور دعائے قنوت دونوں چیزوں کو پڑھے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر رکوع کو دوبارہ نہیں کیا لیکن آخر میں سجدہ سہو کیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (۲)

وسوسہ

نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اپنے اختیار سے دنیوی خیالات نہیں لانے چاہئیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو دور کرنے چاہئیں۔ (۳)

---

(۱) اذا فرغ من القراءة في الركعة الثالثة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع في جميع السنة... واختلفوا انه يرسل يديه في القنوت ام يعتمد والمختار انه يعتمد هكذا في فتاوى قاضيخان، عالمگیری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۶، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۴۲۵، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو قرأ الفاتحة وترك السورة فانه يرفع رأسه ويقرأ السورة ويعيد القنوت والركوع ويسجد للسهو ..... ولو انه لم يعد الركوع اجزأه كذا في السراج الوهاج. عالمگیری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن في الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۸۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير شرح الهداية: ۱/۵۰۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه. مشكوة المصابيح: ۱/۱۸، كتاب الايمان، باب في الوسوسة، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي. وفي شرح مقدمة الكيداني للعلامة القهستاني: يجب حضور القلب عند التحريمة فلو اشتغل قلبه بتفكر مسألة مثلا في اثناء الاركان

وسوسہ کا علاج

وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے اس پر عمل نہ کرے، اس کو اہمیت نہ دے اگر نماز میں وسوسہ آتا ہے تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا تصور کر کے نماز پوری کر لے، اور یہ تصور کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے، اور ہر رکن کے آداب کی رعایت رکھے، اور وسوسہ کی طرف خیال نہ دے، حدیث شریف میں اس کا علاج یہی بتایا گیا ہے۔(۱)

وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا

اگر میت نے نمازوں کی فدیہ دینے کی وصیت کی، اور اس کے ایک تہائی مال سے نمازوں کا فدیہ ادا ہو سکتا ہے، اس کے باوجود وارثوں نے فدیہ ادا نہیں کیا تو وارث گنہگار ہوں گے، اور میت بھی آخرت کی پکڑ سے بری نہیں ہوگا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل

— فلا تستحب الاعادة، وقال البقالي: لم ينقص اجره الا اذا قصر وقيل: يلزم كل ركن ولا يؤخذ بالسهو لانه معفو عنه، لكنه لم يستحق ثوابا كما في المنية، رد المحتار: ۱/ ۳۰۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي.

والصواب الذي عليه اكثر الفقهاء والمحدثين انه يؤاخذ على العزم دون الهم، لمعات التنقيح شرح مشكوة المصابيح: ۱/ ۲۹۱، ط: المكتبة العلميه لاهور.

(۱) عن عثمان بن ابي العاص قال قلت يا رسول الله ان الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وبين قراءتي يلبسها علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك شيطان يقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارك ثلاثا ففعلت ذلك فاذهبه الله عني، رواه مسلم. مشكوة المصابيح: ۱/ ۱۹، كتاب الايمان باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي. عن القاسم بن محمد ان رجلا سأله فقال اني أهم في صلاتي فيكثر ذلك علي فقال له امض في صلاتك فانه لن يذهب ذلك عنك حتى تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتي، رواه مالك. مشكوة المصابيح: ۱/ ۱۹، باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

وکرم سے معاف کردیں گے تو معاف ہوگا ورنہ جہنم میں جانا پڑے گا۔(۱)

وضو ٹوٹ جائے

اگر جماعت کی نماز میں کے دوران کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز کے دوران صفوں کو چیرتا ہوا نکل سکتا ہے۔ البتہ ایسی صورت میں نمازی کو اس بات کا اندازہ لگانا چاہئے کہ آسانی سے نکلنا ممکن ہے یا نہیں، اگر آسانی سے نکلنا ممکن ہے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر نکل جائے تاکہ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ ناک سے خون آرہا ہے یا الٹی آرہی ہے، اور یہ نہ سمجھیں کہ وضو ٹوٹ گیا ہے کیونکہ یہ عیب کی بات ہے۔(۲)

اور اگر آسانی سے نکلنا ممکن نہیں تو امام کے ساتھ رکوع سجدے وغیرہ کرتا رہے لیکن کچھ پڑھے نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد نکل کر وضو کرکے اپنی نماز پڑھ لیا کرے۔

وضو ٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے سے گزرنا

اگر جماعت کی نماز کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے گزرنا جائز ہے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے اور نماز کی اصلاح کے لئے نمازیوں

---

(۱) وهي الوصية، واجبة بالزكاة والكفارة وفدية الصيام والصلاة التي فرط فيها. رد المحتار: ۶/۶۴۸، كتاب الوصية. ط: سعيد كراچی. (بالوصايا) وعليه صلوات فائتة وأوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة: الدر مع الرد: ۲/۷۲ (قوله يعطى) ... اي يعطي عنه وليه: اي من له ولاية التصرف في ماله بوصاية أو وراثة فيلزمه ذلك من الثلث ان أوصى، وإلا فلا يلزم الولي ذلك لأنها عبادة فلا بد فيها من الاختيار، فإذا لم يوص فات الشرط فيسقط في حق أحكام الدنيا للتعذر الخ. شامي: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت. ط: سعيد كراچی

(۲) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذا صلى احدكم فأحدث، فليمسك على انفه ثم لينصرف. رواه ابن ماجه. اعلاء السنن: ۵/۱۰، كتاب الصلاة، باب جواز البناء لمن حدث في الصلاة. ط: ادارة القرآن كراچی.

کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، البتہ وضو کے لئے جاتے وقت سامنے سے گذر جائے اور دوبارہ اپنی جگہ تک آ کر، جگہ خالی ہے تو سامنے سے گذر کر اس جگہ کو پر کرے، بلکہ سامنے سے جانے کی جگہ نہ ہو تو صف کو چیر کر بھی جا سکتا ہے۔(۱)

وضو ٹوٹ گیا

اگر نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ٹھہرا رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

وضو کے بعد شک ہو گیا

اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا کہ وضو صحیح ہوا یا نہیں، تو اس صورت میں دوبارہ

---

(۱) ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث: من سد فرجة غفرله وصح "خياركم الينكم مناكب في الصلاة" (قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا، وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم: من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فان لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فانه لا حرمة له، اى فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة. اه رد المحتار: ۱/۵۷۰، كتاب الصلاة، باب في الامامة، ط: سعيد كراچي، احسن الفتاوى: ۳/۴۰۲، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم لجواز البناء شروط... ومنها ان ينصرف من ساعته حتى لو ادى ركنا مع الحدث او مكث مكانه قدر ما يؤدي ركنا فسدت صلاته، عالمگيري: ۱/۹۳، كتاب الصلوة، الباب السادس في الحدث في الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۶۰۰، كتاب الصلوة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي، قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الصلوة، فصل في مسائل الشك، ۱/۱۰۸، ط: رشيدية كوئٹه.

وضو کرنے کی ضرورت نہیں، جو وضو کیا ہے وہ صحیح ہے۔(۱)

وضو کے بغیر نماز پڑھادی

اگر امام نے بے وضو نماز پڑھادی تو نماز نہیں ہوئی، اگر فوراً معلوم ہو گیا تو وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھے، یا کسی اور کو امام بنا کر نماز پڑھے، اور اگر امام کو اسی وقت یاد نہیں آیا بلکہ وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو اس صورت میں مسجد میں اعلان کر دے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن لوگوں کو اطلاع ہو جائے وہ نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، اور جن کو اطلاع نہیں ہوئی ان کی نماز صحیح شمار کی جائے گی، اور امام صاحب بھی خود اپنی نماز دوبارہ پڑھ لیں اور جو گناہ ہو گیا ہے اس سے توبہ و استغفار کر لیں، اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔(۲)

وضو میں شبہ ہو گیا

اگر کسی آدمی کو نماز کی حالت میں شبہ ہو گیا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر مسجد سے نکلنے سے پہلے یاد آ گیا کہ

---

(۱) ولو علم انه لم يغسل عضوا وشك في تعيينه يغسل رجله اليسرى لانه آخر العمل. الدر المختار مع الرد ۱/۱۵۰، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچي. الذي كان بعد الفراغ من الوضوء ولم يتيقن في ذلك. عالمگيري ۱/۱۳، كتاب الوضوء، الفصل الخامس في نواقض الوضوء الخ. رشيدية كوئٹہ.

(۲) واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأي مقتدي بطلت فيلزم اعادتها... كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول على الاصح. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۱ـ ۵۹۲، كتاب الصلوة، باب الامامة. ط: سعيد كراچي.

وضو ہے، اور نماز میں داخل ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

وضو میں شک ہو گیا

ایک آدمی کو وضو ہونے کا یقین ہے، لیکن نہ ہونے کا شک ہے، تو اس صورت میں اس کا وضو باقی ہے، اور اگر وضو نہ ہونے کا یقین ہے اور وضو ہونے کا شک ہے تو اس صورت میں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

وضو نہ ہونے کا خیال آیا

نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، اور وہ اس وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا، تو نماز باطل ہو جائے گی، اگرچہ مسجد سے باہر نہ گیا ہو، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

وقت تنگ ہو جائے

جب کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس کے فرض کے علاوہ اور سب نمازیں مکروہ تحریمی ہیں، خواہ نفل ہوں یا سنت یا واجب یا فوت شدہ نمازیں ہوں، اگرچہ وہ صاحب ترتیب بھی ہو، اور ایسے وقت فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

---

(۱) و خروجه من المسجد بظن الحدث، لوجود المنافي وهو المشي بغير عذر والقياس فسادها بالانحراف عن القبلة مطلقا ولكن الاستحسان بقاؤها عند عدم الخروج من المسجد لانه لقصد الاصلاح فاغتفر منه مالم يختلف المكان والدار والبيت والجبانة ومصلى الجنازة كالمسجد. امداد الفتاح شرح نور الايضاح، ص: ۳۶۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ،ط: صديقي پبلشرز. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۲۳، كتاب الصلوة، ما يفسد الصلاة ،ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچي.

(قوله بظن حدث) ومن ظن انه احدث فخرج من المسجد ثم علم انه لم يحدث استقبل الصلاة وإن لم يكن خرج من المسجد يصلي ما بقي. هندية: ۱/ ۹۷، فصل في الاستخلاف ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولو ايقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعكس أخذ باليقين، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۱۵۰، كتاب الصلاة، باب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي.

(۳) وهذا بخلاف ما لو ظن انه افتتح على غير وضوء او كان ما سحا على الخفين وظن ان مدة مسحه قد انقضت ... فانصرف حيث تفسد صلاته، هندية: ۱/ ۹۷، فصل في الاستخلاف ،ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف، (قوله بظن حدث) ،ط: سعيد كراچي.

وقت کی تنگی سے مراد مستحب وقت کی تنگی ہے، مستحب وقت کی تنگی کے باعث ترتیب ساقط ہوجاتی ہے، نیز نماز کو بلا عذر تنگ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

وقت دو دفعہ آئے

جب ایک مرتبہ کوئی نماز پڑھ لی گئی تو پھر اگر اسی نماز کا وقت دوبارہ آجائے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، ایک دن میں ایک بار جو پڑھی ہے وہ کافی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے، اور منزل پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس پر ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، کیونکہ اس دن ظہر کی نماز جو پڑھ کر آیا تھا وہ کافی ہے، ایک دن میں ایک ہی نماز دو دفعہ فرض نہیں ہوتی۔(۲)

وقت کم ہو تو چھوٹی سورتیں پڑھنا

”فجر میں چھوٹی سورتیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وكذا يكره غير المكروهة عند ضيق الوقت) (قوله: وكذا يكره غير المكروهة) "أل" فيه للعهد: أي المكروهة الوقتية فشملت الكراهة النفل والواجب والفائتة ولو كان بينها وبين الوقتية ترتيب. وكذلك أل في الوقت للعهد: أي الوقت المعهود الكائن وهو المستحب لما سيأتي في باب قضاء الفوائت من أن الترتيب يسقط بضيق الوقت المستحب. ولو قال وكذا يكره غير المكروه عند ضيق الوقت المستحب لكان أولى (الدر مع رد المحتار: ۱/۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب في تكرار الجماعة والاقتداء بالمخالف، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۰۳-۱۰۴، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. الهداية مع فتح القدير: ۱/۴۲۲-۴۲۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وإذا انتهوا إلى الظهر بعد حل مع القوم والذي يصلي معهم نافلة لأن الفرض لا يتكرر في وقت واحد (هداية: ۱/۱۵۲، باب إدراك الفريضة، ط: مكتبة شركة علمية بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. وقوله وإن صلى ثلاثا يتم ويقتدي متطوعا لأن للأكثر حكم الكل فلا يحتمل النقض، وإنما يقتدي متطوعا لأن الفرض لا يتكرر في وقت واحد. البحر: ۲/۷۶، باب إدراك الفريضة، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ۱/۱۸۱، باب إدراك الفريضة، ط: مكتبه امداديه ملتان.

وقتِ متعین کا اہتمام لازم ہے

موجودہ زمانے کے لوگ ایک طرف دنیوی مشاغل میں بہت زیادہ مصروف ہیں، دوسری طرف دین سے بے انتہا غافل اور لاپرواہ ہیں، اگر مقررہ وقت پر جماعت کھڑی نہیں کی جائے گی تو لوگ بھاگ جائیں گے، اس لئے متعینہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے کا اہتمام کرنا اور اس کی پابندی کرنا بے انتہا ضروری ہے تا کہ جماعت میں لوگ کم نہ ہو جائیں۔

البتہ اگر کسی بشری تقاضا کی وجہ سے کبھی کبھار امام کو چار پانچ منٹ تاخیر ہو جائے تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں، اور اگر امام صاحب ہمیشہ تاخیر سے آنے کے عادی ہیں تو انہیں نرمی سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر سمجھ جاتے ہیں اور وقت کی پابندی کرتے ہیں تو بہتر ورنہ ان کو عزت کے ساتھ معزول کرنے کی اجازت ہوگی، لیکن بدزبانی اور غیبت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

ولادت

اگر بچے کی پیدائش کے وقت عورت کے ہوش و حواس درست ہیں، بظاہر بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے، اور خون یا دوسری رطوبت جاری ہے، یا بچے کا کچھ حصہ جسم سے نکلنا باقی ہے، اور نماز کا وقت ہو گیا، تو ایسی حالت میں نماز کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہے، تو اس عورت کے لئے وضو کرنا ممکن ہے تو وضو کرے اور اگر وضو کرنا ممکن نہیں تو تیمم کرے اور نماز ادا کرے، اور بچہ مکمل طور پر پیدا ہونے سے پہلے درمیان میں جو خون نکلتا ہے وہ

---

(۱) احسن الفتاوی: ۳/۳۰۰، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، ط: سعید کراچی۔ وکذا فی فتاوی محمودیہ ۶/۸۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: دار الافتاء فاروقیہ کراچی۔

نفاس کا خون نہیں بلکہ استحاضہ ہے یعنی بیماری کا خون ہے، اور استحاضہ کے خون کے دوران نماز پڑھنا منع نہیں، ہاں بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کا خون ہے اور نفاس کے دوران نماز پڑھنا حرام ہے۔

مختصر یہ کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس کا خون نکلنے تک عورت پر نماز فرض ہے اگر اس دوران نماز نہیں پڑھے گی تو بعد میں قضا کرنا لازم ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے۔ (۱)

---

(۱) والنفاس دم يخرج عقب ولد أو أكثره ولو متقطعا عضوا عضوا لا أقله فتتوضأ إن قدرت أو تتيمم وتومئ بصلاة ولا تؤخر فما عذر الصحيح القادر. (قوله وتومئ بصلاة) أي إن لم تقدر على الركوع والسجود قال في البحر عن الظهيرية ولو لم تصل تكون عاصية لربها ثم كيف تصلي؟ قالوا يؤتى بقدر فيجعل القدر تحتها أو يحفر لها وتجلس هناك وتصلي كي لا تؤذي ولدها (رد المحتار: ۱/۲۹۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئٹہ. ودم الحامل استحاضة) لانسداد فم الرحم بالولد فلا يخرج منه دم ثم يخرج بخروج الولد فلا انفتاح به ولذا حكم الشارع بكون وجود الدم دليلا على فراغ الرحم في قوله صلى الله عليه وسلم: "ألا لا تنكح الحبالى حتى يضعن ولا الحبالى حتى يستبرأن بحيضة" وأفاد أن ما تراه من الدم في حال ولادتها قبل خروج الأكثر (قوله استحاضة فتتوضأ إن قدرت) في هذه الحالة أو تتيمم وتومئ بالصلاة ولا تؤخر فما عذر الصحيح القادر كذا في المجتبى. (البحر الرائق: ۱/۲۲۸، ۲۲۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: رشيدية كوئٹہ. ۱/۲۰۸، ط: سعيد كراچی.

ولد الزنا کی امامت

ولد الزنا والد کے نہ ہونے کی وجہ سے صحیح تربیت یافتہ نہیں ہوتا، نیز اس سے طبعاً نفرت ہوتی ہے، اس لئے اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر اس میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہ عالم، متقی ہے تو اس کی امامت میں کراہت نہیں ہوگی، بلکہ دوسروں کی بنسبت اس کی امامت افضل اور بہتر ہوگی۔ (۱)

وہم کا علاج

"وہم" کو دور کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے، اہمیت نہ دے، اور اس پر عمل نہ کرے اور نماز پوری کرے۔ (۲)

"وہم" بجلی کی ننگی تار کے مانند ہے، اس کو ہاتھ سے پکڑ کرنا اور ہاتھ سے پکڑ کر ہٹانا دونوں منع ہے، دونوں صورتوں میں ہلاکت ہے، اسی طرح "وہم" کو خود اپنے اختیار سے لانا بھی نہیں چاہئے، اور اگر وہم ہوتا ہے تو اس کی طرف التفات بھی نہیں کرنا چاہئے، دونوں صورتوں میں پریشانی ہوتی ہے۔

---

(۱) (وولد الزنا) هذا إن وجد غيرهم وإلا فلا كراهة، الدر مع الرد. (قوله وولد الزنا) إذ ليس له أب يربيه ويؤدبه ويعلمه فيغلب عليه الجهل، بحر، أو لنفرة الناس عنه. شامي: ۱/۵۶۲، باب الإمامة، مطلب في إمامة الأمرد، ط: سعيد كراچي. (قوله أي غير الفاسق) ... قال: ولو عدمت أي علة الكراهة بأن كان الأعرابي أفضل من الحضري والعبد من الحر وولد الزنا من ولد الرشدة والأعمى من البصير فالحكم بالضد. شامي: ۱/۵۶۲، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة أقسام، ط: سعيد كراچي. ويكره إمامة ... وولد الزنا لأنه ليس له أب يعلمه فيغلب عليه الجهل وإن تقدموا جاز لقوله عليه الصلاة والسلام: صلوا خلف كل بر وفاجر. تبيين الحقائق: ۱/۳۴۶، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد كراچي.

ولأن في تقديم هؤلاء تنفير الجماعة فيكره. هداية مع فتح القدير: ۱/۳۰۴، كتاب الصلوة، باب الإمامة، ط: رشيدية كوئٹه. عالمگیری: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في بيان من يصلح إماماً لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) عن القاسم بن محمد أن رجلاً سأله فقال: إني أهم في صلاتي فيكثر ذلك علي، فقال له: امض في صلاتك فإنه لن يذهب ذلك عنك حتى تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلاتي. رواه مالك. مشكوة المصابيح، ص: ۱۹، باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

ہاتھ

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں ہاتھوں کے اوپر اور نیچے کا حصہ نماز میں ڈھانکنا ضروری نہیں، اس کے کھلے رہنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور ہاتھ سے مراد گٹے سے انگلیوں کے سرے تک ہے۔(۱)

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شرعاً ثابت ہے اور مستحب ہے، لیکن اگر اتفاق سے کوئی شخص کبھی دعا کرنا ترک کر دے تو اس پر اعتراض کرنا درست نہیں۔(۲)

---

(۱) بدن الحرة عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون. عالمگیری: ۱/۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. رد المحتار: ۱/۴۰۵، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۲۵۶، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) عن أبي أمامة رضي الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم أي الدعاء أسمع؟ قال: جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات. جامع الترمذي، أبواب الدعوات، باب بلا ترجمة: ۲/۱۸۹، ط: سعید کراچی. أوقات الإجابة ... ودبر الصلوات المكتوبات. الحصن الحصين للجزري، ص: ۶۳، ط: دار الاشاعت کراچی.

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: ما من عبد بسط كفيه في دبر كل صلاة ثم يقول: اللهم إلهي وإله إبراهيم وإسحاق ويعقوب وإله جبرئيل وميكائيل وإسرافيل عليهم السلام أسألك أن تستجيب دعوتي فإني مضطر، وتعصمني في ديني فإني مبتلى، وتنالني برحمتك فإني مذنب، وتنفي عني الفقر فإني متمسكن، إلا كان حقا على الله أن لا يرد يديه خائبتين. عمل اليوم والليلة لابن السني، باب ما يقول في دبر صلاة الصبح، ص: ۱۲۱، ط: مكتبة الشيخ.

ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی وجہ

نماز میں دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے میں احتیاج، افتقار، مسکنت، عجز و نیاز اور ذلت کی طرف اشارہ ہے، اور سوالی ہونا ظاہر ہے، کیونکہ نماز شعار الٰہی میں سے ہے، اس لئے اس میں شاہی دربار کے درباریوں کی حالت کے ساتھ مشابہت کو ظاہر کرتا ہے، اور درباری لوگ بادشاہ کے سامنے دونوں ہاتھوں کو باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، اور اس حالت میں وہاں عاجزانہ درخواست کی جاتی ہے، اس لئے نماز میں بھی "اھدنا الصراط المستقیم" کے لفظ سے دعا کرنے سے پہلے اللہ کی تعریف کی جاتی ہے، اور نماز میں ایسی ہیئتیں اختیار کرنی پڑتی ہیں جو مناجات کے وقت بادشاہوں کے سامنے اختیار کی جاتی ہیں، چنانچہ تمام ہاتھ پاؤں سمیٹ لئے جاتے ہیں، اور کسی قسم کی بے توجہی نہیں کی جاتی اور سر سے پاؤں تک مؤدب ہو کر کھڑا ہونا پڑتا ہے، خلاصہ یہ کہ نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا فطرت کے قانون کی رو سے بھی عبادت اور بندگی کے بالکل مناسب ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

ہاتھ باندھے

۱۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے۔ ۲۔ وتر میں دعائے قنوت سے پہلے

= وقال أبو موسى رضي الله عنه دعا النبي صلى الله عليه وسلم ثم رفع يديه ورأيت بياض إبطيه.
البخاري: ٢/٩٣٨، كتاب الدعوات باب رفع الأيدي في الدعاء، ط. قديمي كراچي.
الإصرار على المندوب يبلغه إلى حد الكراهة (السعاية ٢/٢٦٥، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط. سهيل اكيدمي لاهور، وقال الطيبي: وفيه من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال فكيف من أصر على بدعة أو منكر.
مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب في الدعاء في التشهد، ٣/٣١، ط: رشيدية كوئٹه.

ہاتھ باندھنے-۳ عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھنے کے عنوانات دیکھ لیں۔

ہاتھ باندھنا

مردوں کے لئے ناف کے اوپر اور ناف کے نیچے دونوں طرح ہاتھ باندھنا جائز ہے البتہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے اور حنفیہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ (۱)

ہاتھ باندھنا اور سائنس

☆ عورتیں (Females)

عورتیں نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہو جاتی ہے اور وہ غدود نشوونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے، نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر انوارات کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن (Pattern) بن جاتا ہے جو بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے۔

---

(۱) وجمهور العلماء على انه يسن وضع اليمين على الشمال في الصلاة الا في رواية عن مالك وهي المشهورة انه يرسل يديه ارسالا وقال الاوزاعي بالتخيير واختلفوا في محل وضع اليدين فقال ابو حنيفة: تحت السرة وقال مالك والشافعي: تحت صدره وفوق سرته وعن احمد روايتان اشهرهما وهي التي اختارها الخرقي كمذهب ابي حنيفة. (اعلاء السنن: ۲/۲۰۲، كتاب الصلاة، باب وضع اليدين تحت السرة وكيفيته، ط: ادارة القرآن كراچی)

وذكر عن علي من السنة في الصلاة وضع الاكف على الاكف تحت السرة، رواه ابو داؤد واحمد، واللفظ له الخ. (حلبي كبير ص ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

ولنا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ثلاث من سنن المرسلين: تعجيل الافطار وتاخير السحور، ووضع الشمال باليمين في الصلاة، وفي رواية وضع اليمين على الشمال تحت السرة. (بدائع الصنائع: ۱/۲۰۱، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي)

جدید تحقیق میں یہ بات ثابت ہے کہ عورتیں جب سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص مراقبہ کرتی ہیں جس سے دنیا سے کٹ کر کسی پرسکون خیال میں کھو جاتی ہیں (یعنی اللہ کی طرف جب نمازی عورت متوجہ ہوتی ہے) تو ایسی حالت میں ایک خاص قسم کی ریز (Rays) پیدا ہو جاتی ہے جو بعض ڈاکٹر ز اور ان ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے جو اس کے جسم میں داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے اور اس جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے وہ جسم کبھی بھی خلیات کے سرطان (Cancer Of Cell) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

☆..... مرد (Males)

مرد جب ناف پر یا اس کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں تو جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا کہ دونوں ہاتھوں سے لہریں نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہیں۔ اب ان لہروں کے اخراج سے ایک خاص اثر ہوتا ہے جو ناف کے ذریعے نظام اعصاب تک پہنچتا ہے جس سے گردے اور غدود فوق الکلیہ (Adrenal Glands) قوی ہوتے ہیں جس سے جنسی قوت قوی اور تحریک ہوتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس ص ۲۶/۲۵)

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

☆ تکبیر تحریمہ کے فوراً ہاتھ باندھ لینا چاہئے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر ہاتھ باندھیں۔ (۱)

---

(۱) (ثم وضع يمينه على يساره) قوله صفته (تحت سرته عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام في ظاهر المذهب وعند محمد سنة القراءة (قوله بلا مهلة) بفتح الميم اى تراخ وبضمها عكارة الزيت، حاشية الطحطاوى على المراقي ص ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة. ط- قديمى كراچى

مرد حضرات اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے پہنچے (گٹے) کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو۔(۱)

۲۔ خواتین سینے پر اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں، عورتوں کے لئے مردوں کی طرح انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی پکڑنا ثابت نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ دیں یہ کافی ہے، اور خواتین مردوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ نہ باندھیں بلکہ سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۲)

ہاتھ پاؤں نہیں

اگر کسی کے دونوں ہاتھ کہنی اور دونوں ٹخنے سے کٹے ہوئے ہوں اور اس کے

---

(۱) ووضع الرجل يمينه على يساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وإبهامه هو المختار (قوله بخنصره وإبهامه) أي يحلق الخنصر والإبهام على الرسغ ويبسط الأصابع الثلاث كما في شرح المنية ونحوه في النهر والسراج والكفاية والفتح والمعراج وغيرها. رد المحتار: ۱/۴۸۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۲۸۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هداية مع فتح القدير: ۱/۲۵۹، ۲۶۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. عالمگيري: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية.

(۲) وتضع المرأة والخنثى الكف على الكف تحت ثديها (قوله تحت ثديها) كذا في بعض نسخ المنية وفي بعضها على ثديها قال في الحلية وكأن الأولى أن يقول على صدرها كما قاله الجم الغفير لا على ثديها وإن كان الوضع على الصدر قد يستلزم ذلك بأن يقع بعض ساعد كل يد على الثدي، لكن هذا ليس هو المقصود بالإفادة. رد المحتار: ۱/۴۸۷، ۴۸۸، هداية مع فتح القدير: ۱/۲۵۹، ۲۶۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ.

چہرے پر زخم ہو تو ایسا شخص وضو اور تیمم کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، پھر چہرے کا زخم صحیح ہونے
کے بعد ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر ہاتھ کہنی سے کم کٹا ہوا ہو، اور کوئی وضو کرانے والا موجود ہو تو دھونا واجب
ہے اور اگر کوئی شخص موجود نہ ہو تو پھر دھونا واجب نہیں ہے۔ (۲)

ہاتھ ٹیک کر اٹھنا

نماز میں سجدے سے کھڑے ہوتے وقت بیماری اور مجبوری کے بغیر زمین
پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنا مکروہ ہے، اور اگر بیماری یا مجبوری کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (۳)

---

(۱) وإذا لم يقدر المريض على الوضوء والتيمم وليس عنده من يوضئه أو ييممه فإنه لا يصلي عندهما. قال الشيخ الإمام محمد بن الفضل رحمه الله: رأيت في الجامع الصغير للكرخي أن مقطوع اليدين والرجلين إذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا يتيمم ولا يعيد، وهذا هو الأصح، كذا في الظهيرية. (عالمگیری: ۱/۳۸، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيدية كوئٹه).

(۲) قال في البحر: ولو قطعت يده أو رجله فلم يبق من المرفق والكعب شيء سقط الغسل، ولو بقي وجب. (رد المحتار: ۱/۱۰۲، كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، قبيل "مطلب في التسمية وتعريفه"، ط: سعيد كراچی).

(۳) ويكره النهوض على صدور القدمين بلا اعتماد وقعود استراحة ولو فعل لا بأس. (قوله: بلا اعتماد الخ) ... قال في الحلية: والأشبه أنه سنة أو مستحب عند عدم العذر، فيكره فعله تنزيها لمن ليس به عذر، ويحمل في البحر إليه بقوله: لا بأس لأنه يغلب فيما تركه أولى. (رد المحتار: ۱/۵۰۶، كتاب الصلوة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هداية مع فتح القدير: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه).

ہاتھ کانوں تک اٹھانے کا طریقہ

مرد نماز شروع کرتے وقت نیت کرکے تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں اور بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک ہی لیتے ہیں اور بعض لوگ پوری طرح ہاتھ کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں، بعض لوگ ہاتھوں سے کان کی لو کو پکڑ لیتے ہیں یہ سب غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے، اور سنت کے طریقے کے مطابق ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

اور خواتین نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ صرف کندھوں تک اٹھائیں، اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھائیں، دوپٹے سے باہر نہ نکالیں۔(۱)

---

(۱) وإذا أراد الدخول في الصلاة كبر ورفع يديه حذاء أذنيه حتى يحاذي بإبهاميه شحمتي أذنيه وبرؤوس الأصابع فروع أذنيه كذا في التبيين. ولا يطأطئ رأسه عند التكبير كذا في الخلاصة. قال الفقيه أبو جعفر: يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر أصابعه ويرفعهما، فإذا استقرتا في موضعهما محاذية بالإبهامين شحمتي الأذنين يكبر. قال شمس الأئمة السرخسي عليه عامة المشايخ كذا في المحيط. والرفع قبل التكبير هو الأصح هكذا في الهداية. وهكذا تكبيرات القنوت وصلاة العيدين .. والمرأة ترفع حذاء منكبيها هو الصحيح كذا في الهداية والتبيين ... ينشر أصابعه كل النشر ولا يفرج كل التفريج بل يتركها على ما كانت عليه بين الضم والتفريج هكذا في النهاية. هو المعتمد هكذا في المحيط. عالمگیری ۱/ ۷۳، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة ط: رشيديه كوئٹه. التبيين ۱/ ۲۸۴، ۲۸۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچی. رد المحتار ۱/ ۴۸۲، ۴۸۳، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی

کر کے گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، رکوع اور سجدے کے علاوہ باقی حالات میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھنا چاہئے نہ کھولے نہ بند کرے۔(۱)

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا اور سائنسی حقائق

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا نماز کی سنت اور ضروریات میں شامل ہے، جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں، اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔

دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے، اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۰۵)

ہائی بلڈ پریشر کا علاج

نماز قائم کرنے کے لئے ہم سب سے پہلے وضو کا اہتمام کرتے ہیں، وضو کے دوران جب ہم اپنا چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوتے ہیں، پاؤں دھوتے ہیں اور سر کا مسح کرتے ہیں تو ہمارے اندر دوڑنے والے خون کو ایک نئی زندگی ملتی ہے جس سے ہمیں سکون ملتا ہے، اس تسکین سے ہمارا سارا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے، پرسکون اعصاب سے دماغ کو آرام ملتا ہے، اعضائے رئیسہ، سر، پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ کی کارکردگی بحال ہوتی ہے، ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر نارمل ہو جاتا ہے، چہرے پر رونق اور ہاتھوں میں رعنائی اور خوبصورتی

---

(۱) ويضع يديه في السجود حذاء اذنيه ويوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه. عالمگیری: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. هداية مع فتح القدير: ۱/۲۶۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۰۰، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

آجاتی ہے، وضو کرنے سے اعصاب کا اضمحلال ختم ہو جاتا ہے، آنکھیں پرکشش ہو جاتی ہیں، سستی اور کاہلی دور ہو جاتی ہے۔ آپ کبھی بھی تجربہ کر سکتے ہیں کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرائیں بلڈ پریشر کم ہو جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۲۷)

ہائے

نماز کے دوران رنج و غم کی وجہ سے "ہائے" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر کسی مرض یا غم کی وجہ سے "ہائے" کہا ہے جس کو ضبط کرنا ممکن نہیں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (۱)

ہائے ہائے کرنا

"کراہنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ہر رکعت کے شروع میں

پہلی رکعت کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ سے پہلے ثناء پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے

---

(۱) (والأنين هو قوله "آه" بالقصر والتأوه هو قوله "آوه" بالمد والتأفيف أف أو تف والبكاء بصوت يحصل به حروف لوجع أو مصيبة) قيد للأربعة إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين أو تأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وإن حصل حروف للضرورة (رد المحتار: ۱/۶۱۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. تبيين الحقائق: ۱/۳۸۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی۔

ثناء اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم نہ پڑھے، اور یہ حکم امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے ہے مقتدی کے لئے نہیں۔(١)

ہسپتال کے یونیفارم میں نماز پڑھنا

اگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے پاک ہیں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے زخمیوں کے خون وغیرہ لگنے سے ناپاک ہوگئے ہیں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ان کپڑوں کو تبدیل کرکے دوسرے پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دوسرے پاک کپڑے میسر نہیں تو اس صورت میں مجبوراً انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(٢)

ہلکی نماز پڑھنا

امام کو نماز میں تخفیف اور آسانی کرنی چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت

---

(١) ويصلي في الركعة الثانية مثل ما فعل في الأولى لأنه تكرار الأركان إلا أنه لا يستفتح ولا يتعوذ لأنهما لم يشرعا إلا مرة واحدة. هداية مع فتح القدير: ١/٢٦٨، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط. رشيدية كوئته. كذا في فتاوى عالمگيري ١/٧٦، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط. رشيدية كوئته. كذا في تبيين الحقائق ١/٣٠٩، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچي

(٢) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. فإذا كانت بحيث يجب إزالتها وأمكن إزالتها من غير ارتكاب ما هو أشد حتى لو لم يتمكن من إزالتها إلا بإبداء عورته للناس يصلي معها، ولو أبداها للإزالة فسق هكذا في البحر الرائق. عالمگيري ١/٥٨، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط. رشيدية كوئته. رد المحتار ١/٤٠٢، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچي. تبيين الحقائق ١/٢٠٣، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچي

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ڈانٹا کیونکہ وہ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے جس سے ان کے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔(۱)

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر صرف قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پر اکتفا کیا تھا کیونکہ اس بچے کی ماں نماز میں شریک تھی۔(۲)

ہنسنا

☆ نماز میں ہنسنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو برقرار رہتا ہے، اس لئے اس نماز کو دوبارہ نیت باندھ کر پڑھنا لازم ہے۔(۳) ہنسنے سے مراد ایسے ہنسنے کی آواز خود

---

(۱) ولا يطول الإمام بهم الصلاة لقوله عليه السلام من أم قوما فليصل بهم صلاة أضعفهم فإن فيهم المريض والكبير وذا الحاجة (وقوله لقوله صلى الله عليه وسلم)... على ما في مسلم أن معاذا افتتح سورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى وحده وانصرف فقال له صلى الله عليه وسلم إذا أممت بالناس فاقرأ بالشمس وضحاها وسبح اسم ربك الأعلى واقرأ باسم ربك والليل إذا يغشى لأنها كانت العشاء. فتح القدير: ١/٣٠٥، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه. ويكره تحريما تطويل الصلاة على القوم زائدا على قدر السنة في قراءة وأذكار رضي القوم أو لا، لإطلاق الأمر بالتخفيف اهـ. الدر مع الرد: ١/٥٦٤. (قوله لإطلاق الأمر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين "إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم الضعيف والسقيم والكبير، وإذا صلى لنفسه فليطول ما شاء" شامي: ١/٥٦٤، ٥٦٥، باب الإمامة، مطلب إذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الأفضل الصلاة مع الشافعي أم لا؟ ط: سعيد كراچی

(۲) كما ذكر أنه صلى الله عليه وسلم قرأ بالمعوذتين في الفجر، فلما فرغ قالوا له: أوجزت، قال: سمعت بكاء صبي فخشيت أن تفتن أمه. رد المحتار: ١/٥٦٥، كتاب الصلوة، باب الإمامة، مطلب إذا صلى الشافعي قبل الحنفي، ط: سعيد كراچی. وكذا في فتح القدير ١/٣٠٥، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) والقهقهة يبطل الصلاة ولا يبطل الطهارة. عالمگیری ١/١٢، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار ١/١٤٥، كتاب الطهارة، باب ما ينقض الوضوء، ط: سعيد كراچی. هداية مع فتح القدير ١/٤٦، كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيديه كوئٹه

ہو کر اشارے سے سجدہ کرے اور بیٹھ کر سجدہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا

اگر ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کرے ورنہ تیمم کر کے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ بیت اللہ زمین سے آسمان تک ہے فضاء میں بھی اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور جو نماز ہوائی جہاز میں وضو یا تیمم کے ساتھ ادا کی گئی ہے اس کو زمین پر اترنے کے بعد دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲)

---

(۱) يجب رد عذره او تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا وبرده لا يبقى ذا عذر (قوله ولو بصلاته موميا) اي كما اذا سال عند السجود ولم يسل بدونه فيومي قائما او قاعدا، وكذا لو سال عند القيام يصلي قاعدا بخلاف ما لو استلقى لم يسل فانه لا يصلي مستلقيا الخ كذا في رد المحتار: ۱/۳۰۵-۳۰۶، كتاب الصلاة، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچی. فتح القدير على هامش الهداية: ۱/۳۶۱، صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ. وكذا في الحكم الشرعي لمن تاج المدني المحشي (۲۰۰۱م) ص: ۹۵، كتاب الصلاة، ط: دولة قطر، سنة ۲۰۰۱م.

(۲) ومن اراد ان يصلي في سفينة تطوعا او فريضة فعليه ان يستقبل القبلة ولا يجوز له ان يصلي حيثما كان وجهه كذا في الخلاصة، حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه الى القبلة حيث دارت كذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج. عالمگیری: ۱/۱۴۳، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار: ۲/۱۰۱، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراچی.

والمعتبر في القبلة العرصة لا البناء فهي من الارض السابعة الى العرش (قوله فهي من الارض السابعة الى العرش) صرح بذلك في الفتاوى الصوفية معزيا للحجة ثم قال فمن صلى في الجبال العالية والآبار العميقة السافلة جاز كما جاز على سطح الكعبة وفي جوفها فلو كان المعتبر البناء لا العرصة لم يجز ذلك، والتفريع صحيح فافهم رد المحتار: ۱/۴۳۲، كتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. ومحل كل ذلك اذا خاف خروج الوقت قبل ان تصل السفينة او الطيارة الى المكان الذي يصلي فيه صلاة كاملة ولا تجب عليه الاعادة ومثل سفينة البحر السيارة البرية والطائرات الجوية ونحوها. الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۰۹، كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة وعلى الدابة ونحوها، ط: دار الفكر بيروت لبنان.

یا اللہ کہنا

فرض نماز کے دوران زور زور سے "یا اللہ" کہنا مکروہ ہے، اس کی عادت کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

"یرحمک اللہ" کہنا

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) المصلي إذا مر بآية فيها ذكر النار أو ذكر الموت، فوقف عندها وتعوذ من النار واستغفر أو مر بآية فيها ذكر الرحمة فوقف عندها أو سأل الله الرحمة، فهاهنا ثلاث مسائل: مسألة المنفرد والجواب فيها أنه إن كان في التطوع فهو حسن، وإن كان في الفرض يكره۔ تاتارخانية: ۱/۵۹۵، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: إدارة القرآن كراچی۔

(۲) رجل عطس فقال له المصلي يرحمك الله تفسد صلاته كما في الصحيحين۔ عالمگیری: ۱/۹۸، کتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلوة، ط: رشيدية كوئٹہ۔ هداية مع فتح القدير: ۱/۳۴۳، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ۔ رد المحتار: ۱/۶۲۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة، ط: سعيد كراچی۔

روزے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق

متن الكافي

في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القنائي ٨٥٨ھ

مع حاشية الكاملة الشافي لـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلامية
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت العلم كراتشي

زکوٰۃ کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالتخصص جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی